

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہر آفاق کتاب کمال صلیب اردو ترجمہ اور نحو

صحیح مسلم شریف
مترجم عربی
اردو

الحائز الصبیح للإمام المسلم

الامام الحافظ أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

ادانہ لامیہ لاہور کراچی
پاکستان

صحیح مسلم شریف
جلد اول

©
پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں
خلاف ورزی پر متعلقہ فرد یا ادارے کے خلاف
قانونی کارروائی کی جائے گی

نام کتاب
صحیح مسلم شریف

نام مصنف
الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۳۴۱ھ
اشاعت اول

رنج الاول ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارۃ اشاعتیں پبلیشرز، ایکسپورٹرز ایمیشن

۱۴- دینا ناٹھ مینشن مال روڈ، لاہور فون ۳۳۳۳۱۲-۳۳۳۳۱۳ فیکس ۸۵-۷۳۳۳۳۳-۳۳۳۳۳۳+
۱۹۰- اتارکلی، لاہور- پاکستان..... فون ۹۹۱-۷۳۳۳۳۳-۳۳۳۳۳۳
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان..... فون ۲۷۲۲۳۰۱

ملنے کے چے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک ایسیلہ، کراچی
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، نامہ روڈ، لاہور

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب مکمل سلیس اردو ترجمہ و رجوشی

صحیح مسلم شریف

الحاج المصنف للإمام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱۲ھ

جلد اول

اردو ترجمہ - فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن صدیقی کانہ صلوٰی

جدید رجوشی از فقہ الہم و کلام فقہ الہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب قلم تخصصی فی الافاق تبارک و العلوٰی کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود شرف عثمانی دامت کاتہم

مفتی واستاذ الحدیث جامعہ ارا العلوم کراچی

الاحادیث الامیاء
پاکستان لاہور - کراچی

تقریظ

از مولانا محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث۔ جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ اَمَّا بَعْدُ

بھم اللہ ادارہ اسلامیات کو اللہ تعالیٰ نے اکابر علماء کی مستند دینی کتابوں کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور مستند اسلامی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ بھم اللہ ادارہ کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے۔ ادارہ کے خدام کی عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ احادیث شریفہ کا مستند اردو ترجمہ شایان شان طریقہ سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔ لیکن خالی ترجمہ بعض اوقات شکوک و شبہات پیدا کرنے کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ایسے مختصر تشریحی فوائد ہمراہ ہوں جن کے ذریعہ شکوک و شبہات دور ہوں اور حدیث کا صحیح مفہوم قارئین کے سامنے آ سکے۔ نیز اگر اس حدیث سے متعلق کچھ مباحث ہوں اور وہ جملہ مباحث یہاں بیان کرنا مشکل ہوں تو ان مباحث سے رجوع کرنے کے لئے مناسب تحقیقی حوالے شامل کر لئے جائیں تاکہ بوقت ضرورت ان حوالہ جات کی طرف مراجعت کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ عزیز گرامی مولانا محمد عبداللہ صاحب استاد جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کو جزاء خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے یہ اہم کام بہت حکمت اور محنت سے انجام دیا ہے۔ اس سے قبل وہ صحیح بخاری شریف مترجم عربی اردو تین جلدوں پر یہ خدمت سرانجام دے چکے تھے۔ جسے احقر بھی بھم لند دیکھتا رہا ہے۔ اب انہوں نے اسی جیسی خدمت صحیح مسلم شریف (مترجم عربی اردو تین جلد) پر کی ہے جو اس وقت آپ حضرات کے سامنے ہے۔ احقر اپنی مصروفیت اور پھر اپنی علالت کی وجہ سے صحیح مسلم کی یہ خدمت تفصیل سے نہ دیکھ سکا لیکن امید ہے کہ صحیح بخاری شریف کی طرح صحیح مسلم شریف کی خدمت بھی مفید بخانا اور مقبول ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں، اور اس ترجمہ اور مختصر تشریحی فوائد کو عوام و خواص کے لئے نافع

بنادیں۔ آمین

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

یکم اپریل ۲۰۰۶ء

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد اول

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۳	ہمسایہ کو ایذا دینے کی حرمت۔	۱۷	۱۴	مقدمہ از مترجم	
۱۰۳	ہمسایہ اور مہمان کی خاطر امور خیر کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت اور ان تمام باتوں کا ایمان میں داخل ہونا۔	۱۸	۲۳	مقدمہ کتاب از امام مسلم	
۱۰۴	نہی عن المنکر ایمان میں داخل ہے اور کیفیت ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔	۱۹	۶۳	کتاب الایمان	
۱۰۷	ایمان کے مراتب اور یمن والوں کے ایمان کی خوبی۔	۲۰	۶۹	۱ نمازوں کا بیان جو اسلام کے رکن ہیں۔	
۱۱۰	جنت میں مومن ہی جائیں گے، مومنوں سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور بکثرت سلام کرنا یا بھی محبت کا باعث ہے۔	۲۱	۷۰	۲ ارکان اسلام اور ان کی تحقیق۔	
۱۱۱	دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔	۲۲	۷۲	۳ کونے ایمان کے بعد دخول جنت کا مستحق ہے۔	
۱۱۲	معاصی کی بنا پر ایمان میں نقص پیدا ہو جانا اور بوقت معصیت کمال ایمان نہ ہونا۔	۲۳	۷۵	۴ ارکان اسلام۔	
۱۱۵	خصال منافق۔	۲۴	۷۶	۵ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا اور دین کے احکاموں کی تبلیغ کرنا۔	
۱۱۶	مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کی ایمانی حالت۔	۲۵	۸۱	۶ شہادتین کی تبلیغ اور ارکان اسلام۔	
۱۱۷	دانستہ اپنے والد کے باپ ہونے سے انکار کرنے والے کی ایمانی حالت۔	۲۶	۸۲	۷ شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کے قائل ہونے سے پہلے پہلے قائل واجب ہے۔	
۱۱۸	مسلمان کو برا کہنا منافق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔	۲۷	۸۵	۸ نزع سے پہلے پہلے اسلام قائل قبول ہے اور مشرک کے لئے دعا کرنا درست نہیں، مشرک پر مرنوالا جہنمی ہے۔	
۱۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔	۲۸	۸۷	۹ جو شخص توحید کی حالت پر انتقال کرے گا وہ بہر صورت جنت میں داخل ہوگا۔	
۱۲۰	نسب میں طعن کرنے والے اور میت پر لودہ کرنے والے پر کفر کا اطلاق۔	۲۹	۹۶	۱۰ جو شخص توحید الہی دین اسلام اور رسالت نبوی پر راضی ہو جائے وہ مومن ہے۔	
۱۲۰	غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا کفر کے برابر ہے۔	۳۰	۹۷	۱۱ ایمان کے شعبے اور حیا کی فضیلت۔	
۱۲۱	جو شخص بارش ہونے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہو تو وہ کافر ہے۔	۳۱	۹۹	۱۲ اسلام کے جامع اوصاف۔	
۱۲۳	انصار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔	۳۲	۹۹	۱۳ اسلام کی فضیلت اور اس کے مراتب۔	
			۱۰۱	۱۴ کن خصلتوں کے بعد ایمان میں حلاوت حاصل ہوتی ہے	
			۱۰۲	۱۵ مومن وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا و مافیہا سے زائد محبت ہو۔	
			۱۰۲	۱۶ ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لئے جو پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے منتخب کرے۔	

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳	طااعت کی کمی سے ایمان میں نقص پیدا ہونا اور	۱۶۳	۵۰	فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت۔	۱۵۱
۳۴	ناشکری و کفران نعمت پر کفر کا اطلاق۔	۱۶۴	۵۱	مومن کو اپنے اعمال کے جہٹ ہو جانے سے ڈرنا چاہئے۔	۱۵۲
۳۵	تارک صلوٰۃ پر کفر کا اطلاق۔	۱۶۵	۵۲	کیا اعمال جاہلیت پر بھی مواخذہ ہوگا۔	۱۵۳
۳۶	خدائے واحد پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔	۱۶۶	۵۳	اسلام، حج اور ہجرت سے سابقہ گناہوں کی معافی۔	۱۵۴
۳۷	شرک کی تمام گناہوں پر فوقیت اور اس سے چھوٹے گناہ۔	۱۶۹	۵۴	کافر کے ان اعمال صالحہ کا حکم جن کے بعد وہ مشرف بہ اسلام ہو جائے۔	۱۵۶
۳۸	اکبر کہاؤ کا بیان۔	۱۳۰	۵۵	ایمان کی سچائی اور اخلاص۔	۱۵۸
۳۹	کبر کی حرمت۔	۱۳۱	۵۶	قلب میں جو وسوسے آتے ہیں جب تک وہ راسخ نہ ہوں ان پر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی تکلیف دی ہے جتنی انسان میں طاقت ہے اور نیکی و برائی کا ارادہ کیا حکم رکھتا ہے۔	۱۵۹
۴۰	جس شخص کا ایمان کی حالت میں انتقال ہو وہ جنت میں جائے گا اور جو حالت شرک میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔	۱۳۲	۵۷	حالت ایمان میں وسوسوں کا آنا اور ان کے آنے پر کیا کہنا چاہئے۔	۱۶۵
۴۱	کافر جب کلمہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہو جائے تو پھر اس کا قتل حرام ہے۔	۱۳۳	۵۸	جو شخص جھوٹی قسم کھا کر حق دبا لے اس کی سزا جہنم کے علاوہ اور کچھ نہیں۔	۱۶۸
۴۲	جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ مسلمان نہیں۔	۱۳۸	۵۹	جو شخص دوسرے کا مال لینا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر وہ مارا جائے تو دوزخ میں جائے گا اور جو شخص اپنا مال بچانے میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔	۱۷۲
۴۳	جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ مسلمان نہیں۔	۱۳۹	۶۰	جو حاکم اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔	۱۷۳
۴۴	منہ پینٹنا، گریبان چاک کرنا اور جاہلیت کی ہر قسم کی باتیں کرنا حرام ہے۔	۱۴۰	۶۱	بعض دلوں سے امانت کا مرتفع ہونا اور فتنوں کا ان پر طاری ہونا۔	۱۷۵
۴۵	چغلی خوری کی شدید حرمت۔	۱۴۱	۶۲	اسلام کی ابتداء مسافرت کی حالت میں ہوئی ہے اور اسی حالت میں پھر واپس ہو جائے گا اور یہ کہ سٹ کر دونوں مسجدوں یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی کے درمیان آ جائے گا۔	۱۷۸
۴۶	پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنے کی حرمت اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۱۴۲	۶۳	آخر زمانہ میں ایمان کا ختم ہو جانا۔	۱۷۹
۴۷	خودکشی کی شدید حرمت اور اس کی وجہ سے عذاب جہنم میں مبتلا ہونا اور جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔	۱۴۳	۶۴	خوف زدہ کو ایمان پوشیدہ رکھنے کی اجازت۔	۱۷۹
۴۸	مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت اور جنت میں صرف ایماندار ہی داخل ہوں گے۔	۱۴۹	۶۵	کمزور ایمان والے کی تالیف قلی کرنا اور بغیر دلیل قطعی کے کسی کو مومن نہ کہنا چاہئے۔	۱۸۰
۴۹	خودکشی کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔	۱۵۰			
۵۰	وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی اور جس کے دل میں رتی بھر بھی ایمان ہوگا اسے سلب کر لے گی۔	۱۵۱			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۲۶۷	وضو کا طریقہ اور اس کا کمال۔	۸۴	۱۸۲	کثرت دلائل سے قلب کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔	۶۶
۲۶۸	وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۸۵	۱۸۳	ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور تمام شریعتوں کو آپ کی شریعت سے منسوخ ماننا واجب اور ضروری ہے۔	۶۷
۲۷۳	وضو کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	۸۶			
۲۷۴	طریقہ وضو پر دوبارہ نظر۔	۸۷			
۲۷۵	طاق مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور طاق مرتبہ استنجا کرنا بہتر ہے۔	۸۸	۱۸۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمانا۔	۶۸
۲۷۷	وضو میں پیروں کا اچھی طرح دھونا ضروری ہے۔	۸۹	۱۸۷	وہ زمانہ جس میں ایمان قبول نہ ہوگا۔	۶۹
۲۷۹	وضو میں تمام اعضاء کو پورے طریقہ پر دھونا واجب ہے۔	۹۰	۱۹۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کس طرح ہوئی۔	۷۰
۲۷۹	وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔	۹۱	۱۹۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا۔	۷۱
۲۸۰	اپنی پیشانی کی نورانیت اور ہاتھ پیر کے منور کرنے کے لئے وضو میں زیادتی کرنا۔	۹۲			
۲۸۴	شدت اور ہنگامی حالت میں کامل وضو کرنے کی فضیلت۔	۹۳	۲۱۱	وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ کا کیا مطلب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شبہ معراج دیدار الہی ہوا یا نہیں۔	۷۲
۲۸۵	مسواک کی فضیلت اور اس کا اہتمام۔	۹۴	۲۱۶	آخرت میں مومنین کو دیدار الہی نصیب ہوگا۔	۷۳
۲۸۶	دین کی مسنون باتیں۔	۹۵	۲۲۶	شفاعت کا ثبوت اور موحدین کا دوزخ سے نکالا جانا۔	۷۴
۲۸۹	استنجا کا طریقہ۔	۹۶	۲۵۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا اور ان کے حال پر بطور شفقت کے رونا۔	۷۵
۲۹۳	موزوں پر مسح کرنے کا ثبوت۔	۹۷			
۲۹۸	موزوں پر مسح کرنے کی مدت۔	۹۸	۲۵۲	جو شخص کفر کی حالت میں مر جائے وہ جہنمی ہے اسے شفاعت اور بزرگوں کی عزیز داری کچھ سودمند نہ ہوگی۔	۷۶
۲۹۹	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔	۹۹			
۳۰۰	تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا مکروہ ہے۔	۱۰۰	۲۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف۔	۷۷
۳۰۱	کتے کا جھوٹا اور اس کا حکم۔	۱۰۱	۲۵۸	حالت کفر پر مرنے والے کو اس کا کوئی عمل سودمند نہ ہوگا۔	۷۸
۳۰۳	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۱۰۲			
۳۰۴	ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت۔	۱۰۳	۲۵۸	مومن سے دوستی رکھنا اور غیر مومن سے قطع تعلقات کرنا۔	۷۹
۳۰۴	مسجد میں نجاست لگے تو اس کا دھونا ضروری ہے زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔	۱۰۴	۲۵۸	مسلمانوں کی جماعت کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونا۔	۸۰
۳۰۵	شیر خوار بچے کے پیشاب کو کس طرح دھونا چاہئے۔	۱۰۵	۳۶۳	آدمی جنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوئے۔	۸۱
۳۰۷	منی کا حکم۔	۱۰۶	۳۶۶	کتاب الطہارت	
۳۰۹	خون نجس ہے اور اسے کس طرح دھونا چاہئے۔	۱۰۷			
۳۰۹	پیشاب ناپاک ہے اور اس کی چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے۔	۱۰۸	۳۶۶	وضو کی فضیلت۔	۸۲
			۳۶۶	نماز کے لئے پاکی ضروری ہے۔	۸۳

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۴۰	ابتداء اسلام میں بدون اخراج منی محض جماع سے غسل واجب نہ تھا وہ حکم منسوخ ہو گیا، صرف جماع سے غسل واجب ہے۔	۱۲۹	۳۰۹	کتاب الحيض	۱۰۹
۳۴۳	جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کے متعلق وضو اور عدم وضو کا حکم۔	۱۳۰	۳۱۱	ازار کے ساتھ حائضہ عورت سے مباشرت کرنا۔	۱۱۰
۳۴۷	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا بیان۔	۱۳۱	۳۱۲	حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔	۱۱۱
۳۴۸	جس شخص کو با وضو ہونے کا یقین ہو پھر شک ہو جائے تو ایسے وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔	۱۳۲	۳۱۵	حائضہ عورت اپنے شوہر کا سر دھو سکتی اور کنگھا کر سکتی ہے اس کا جھوٹا پاک ہے اس کی گود میں بکیہ لگا کر بیٹھنا اور قرآن پڑھنا درست ہے۔	۱۱۲
۳۴۹	مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔	۱۳۳	۳۱۶	مذی کا حکم۔	۱۱۳
۳۵۲	تیمم کے احکام۔	۱۳۴	۳۱۶	نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ اور چہرہ کا دھونا۔	۱۱۴
۳۵۵	مسلمان نجس نہیں ہوتا۔	۱۳۵	۳۱۶	جبئی کو بغیر غسل کے سونا جائز ہے مگر کھاتے پیتے اور صحبت کرتے ہوئے شرمگاہ کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے۔	۱۱۵
۳۵۶	حالت جنابت میں صرف ذکر اللہ کا جواز۔	۱۳۶	۳۱۹	عورت پر منی نکلنے کے بعد غسل واجب ہے۔	۱۱۶
۳۵۷	بے وضو کھانا کھانا درست ہے۔	۱۳۷	۳۲۱	عورت اور مرد کی منی کا بیان، بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔	۱۱۷
۳۵۸	بیت الخلاء جاتے وقت کیا دعا پڑھنا چاہئے۔	۱۳۸	۳۲۲	غسل جنابت کا طریقہ۔	۱۱۸
۳۵۸	بیٹھنے کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۳۹	۳۲۵	غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے، مرد و عورت کا ایک ساتھ اور ایک حالت میں اور ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔	۱۱۹
۳۶۰	کتاب الصلوة		۳۲۸	سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا استحباب۔	۱۲۰
۳۶۰	اذان کی ابتداء۔	۱۴۰	۳۲۹	حالت غسل میں چوٹیوں کا حکم۔	۱۲۱
۳۶۱	اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور کلمات اقامت۔	۱۴۱	۳۳۱	حیض کا غسل کر لینے کے بعد خون کے مقام پر مشک وغیرہ لگانے کا استحباب۔	۱۲۲
۳۶۲	اذان کا طریقہ۔	۱۴۲	۳۳۲	مستحاضہ اور اس کے غسل و نماز کا حال۔	۱۲۳
۳۶۲	ایک مسجد کے لئے دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔	۱۴۳	۳۳۵	حائضہ عورت پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا نہیں۔	۱۲۴
۳۶۳	اندھا اذان دے سکتا ہے جبکہ بیٹا اس کے ساتھ ہو۔	۱۴۴	۳۳۶	غسل کرنے والے کو کپڑے وغیرہ سے پردہ کرنا چاہئے۔	۱۲۵
۳۶۳	دار الکفر میں اگر اذان ہوتی ہو تو وہاں لوٹ مار نہ کرے۔	۱۴۵	۳۳۷	کسی کے سر کو دیکھنا حرام ہے۔	۱۲۶
۳۶۳	اذان سننے والا وہی کلمات ادا کرے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ پر درود بھیجے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے۔	۱۴۶	۳۳۸	تہائی میں ننگے نہانا جائز ہے۔	۱۲۷
۳۶۵	اذان کی فضیلت اور اذان سننے ہی شیطان کا بھاگ جانا۔	۱۴۷	۳۳۸	ستر کی حفاظت میں کوشش کرنا۔	۱۲۸
۳۶۸	تکبیر تحریمہ رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کا شانوں تک اٹھانا اور سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا نہ اٹھانا۔	۱۴۸	۳۴۰	پیشاب کرتے وقت پردہ کرنا۔	
۳۷۰	نماز میں ہر ایک رفع و خفض پر تکبیر کہے، رکوع سے اٹھتے وقت سبح اللہ لہن حمد کہے۔	۱۴۹			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۱۴	جہری نماز میں درمیانی آواز سے قرآن پڑھنا اور جس وقت قنہ کا خدشہ ہو تو پھر آہستہ پڑھنا۔	۱۶۹	۳۷۲	نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی نہ پڑھ سکے تو اور کوئی سورت پڑھ لے۔	۱۵۰
۳۱۵	قرآن سننے کا حکم۔	۱۷۰	۳۷۶	مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنے کی ممانعت۔	۱۵۱
۳۱۶	صبح کی نماز میں زور سے قرآن پڑھنا اور جنوں کے سامنے تلاوت قرآن۔	۱۷۱	۳۷۷	بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے والوں کے دلائل۔	۱۵۲
۳۱۹	ظہر اور عصر کی قرأت۔	۱۷۲	۳۷۸	سورۃ براءت کے علاوہ بسم اللہ کو ہر ایک سورت کا جزء کہنے والوں کی دلیل۔	۱۵۳
۳۲۲	صبح کی نماز میں قرأت کا بیان	۱۷۳	۳۷۹	گھبراہٹ میں بعد سینے کے نیچے ہاتھ باندھنا اور ہاتھوں کو زمین پر موڑنے کے برابر رکھنا۔	۱۵۴
۳۲۶	عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان۔	۱۷۴	۳۸۰	نماز میں تشہد پڑھنا۔	۱۵۵
۳۲۸	اماموں کو نماز کا مکمل اور ہلکی پڑھانے کا حکم۔	۱۷۵	۳۸۳	تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا مسنون ہے۔	۱۵۶
۳۳۱	نماز میں تمام ارکان کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنا۔	۱۷۶	۳۸۶	صبح اللہ میں حمد، ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا بیان۔	۱۵۷
۳۳۳	امام کی اقتداء کرنا اور ہر رکن کو اس کے بعد ادا کرنا۔	۱۷۷	۳۸۷	مقتدی کو امام کی اتباع ضروری ہے۔	۱۵۸
۳۳۴	رکوع سے سر اٹھانے تو کیا دعا پڑھے۔	۱۷۸	۳۹۲	امام عذر کے وقت کسی اور کو خلیفہ بنا سکتا ہے، امام قیام نہ کر سکے۔ مقتدی قیام پر قادر ہوں تو کھڑا ہونا واجب ہے۔	۱۵۹
۳۳۶	رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت۔	۱۷۹	۳۹۹	امام کے آنے میں دیر ہو اور فساد کا خدشہ نہ ہو تو کسی اور کو امام بنا سکتے ہیں۔	۱۶۰
۳۳۹	رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہئے۔	۱۸۰	۴۰۲	جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔	۱۶۱
۳۴۳	سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۱۸۱	۴۰۳	نماز کو کمال ضروری اور خشوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم۔	۱۶۲
۳۴۴	اعضاء سجود، بالوں اور کپڑوں کے سینٹے اور سر پر جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت۔	۱۸۲	۴۰۴	امام سے پہلے رکوع سجدہ کرنا حرام ہے۔	۱۶۳
۳۴۵	سجدہ کی حالت میں اعتدال، دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلو سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان۔	۱۸۳	۴۰۵	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔	۱۶۴
۳۴۷	نماز کی صفت جامعیت آغاز و اختتام، رکوع اور سجدہ کا طریقہ، چار رکعت والی نماز میں دو کے بعد تشہد سجدوں کے درمیان اور تشہد میں بیٹھنا۔	۱۸۴	۴۰۶	نماز سکون کے ساتھ پڑھنے کا حکم، ہاتھ وغیرہ اٹھانے کی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنے کا حکم۔	۱۶۵
۳۴۸	ستر قائم کرنے کا احتیاج، نماز کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنا، نماز کے آگے لیٹنے کا جواز وغیرہ۔	۱۸۵	۴۰۷	صفوں کو برابر اور سیدھا رکھنے کا حکم۔ پہلی صفوں اور امام سے قریب ہونے کی فضیلت۔	۱۶۶
۳۵۹	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کے سینے کا طریقہ۔	۱۸۶	۴۱۱	عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو ان سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔	۱۶۷
۳۶۲	کتاب المساجد		۴۱۱	قنہ کا خدشہ نہ ہو تو عورتوں کو نماز کے لئے جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت۔	۱۶۸
۳۶۶	بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ کا بدل جانا۔				

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۸	قبروں پر مسجد بنانے، ان میں مرنے والوں کی تصویریں رکھنے اور قبروں کو تجدد گاہ بنانے کی ممانعت۔	۴۶۸	۲۰۹	تشہید اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور صبح و چال کے فتنہ اور گناہ، وقرقرض سے پنہ مانگنے کا احتساب۔	۵۱۲
۱۸۹	مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۴۷۱	۵۱۷	نماز کے بعد ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا طریقہ۔	۵۱۷
۱۹۰	حالت رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا۔	۴۷۲	۵۲۳	تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی دعائیں۔	۵۲۳
۱۹۱	نماز میں ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا۔	۴۷۳	۵۲۵	نماز میں وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کا احتساب اور دوڑ کر آنے کی ممانعت۔	۵۲۵
۱۹۲	نماز میں کلام کی حرمت اور اپاحت کلام کی تنفیخ۔	۴۷۴	۵۲۷	نماز میں نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں۔	۵۲۷
۱۹۳	نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کا جواز۔	۴۷۸	۵۲۹	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے اس نماز کو پایا۔	۵۲۹
۱۹۴	نماز میں بچوں کا اٹھ لین درست ہے، نجاست کا جب تک تحقق نہ ہو ان کے پیڑے پاک ہیں، عمل قلیل اور متفرق سے نماز باطل نہیں ہوتی۔	۴۸۰	۵۳۱	پانچوں نمازوں کے اوقات۔	۵۳۱
۱۹۵	نماز میں دو ایک قدم چننا اور امام کا مقتدیوں سے بندہ جگہ پر ہونا۔	۴۸۱	۵۳۷	گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا احتساب۔	۵۳۷
۱۹۶	نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔	۴۸۲	۵۴۰	جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔	۵۴۰
۱۹۷	نماز میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔	۴۸۳	۵۴۱	عصر اول وقت پڑھنے کا احتساب۔	۵۴۱
۱۹۸	مسجد میں نماز کی حالت میں تھوکنے کی ممانعت۔	۴۸۳	۵۴۲	عصر کی نماز فوت کر دینے پر عذاب کی وعید۔	۵۴۲
۱۹۹	جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔	۴۸۷	۵۴۴	نماز وسطی نماز عصر ہے۔	۵۴۴
۲۰۰	تیل بوئے والے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۴۸۷	۵۴۸	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس پر محافظت کا حکم۔	۵۴۸
۲۰۱	جب کھانا سامنے آ جائے اور قلب اس کا مشتاق ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۴۸۸	۵۵۰	مغرب کا اول وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد ہے۔	۵۵۰
۲۰۲	سہن پیاز یا کوئی اور بدبو دار چیز کھ کر مسجد میں جانا تا وقتیکہ اس کی بدبو منہ سے نہ جائے ممنوع ہے۔	۴۹۰	۵۵۱	نماز عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر۔	۵۵۱
۲۰۳	مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت اور تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہئے۔	۴۹۵	۵۵۶	صبح کی نماز کے لئے جلدی جانا اور اس میں قرأت کرنے کی مقدار۔	۵۵۶
۲۰۴	نماز میں بھولنے اور تجدد سو کرنے کا بیان۔	۴۹۶	۵۵۹	وقت مستحب سے نماز کو موخر کرنا مکروہ ہے اور امام جب ایسا کرے تو مقتدی کیا کریں۔	۵۵۹
۲۰۵	تجدد تلاوت اور اس کے احکام۔	۵۰۵	۵۶۲	نماز کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ترک کی شدید مخالفت اور اس کا فرض کفایہ ہونا۔	۵۶۲
۲۰۶	نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ۔	۵۰۹	۵۶۸	کسی خاص عذر کی وجہ سے جماعت ترک کرنے کی گنجائش۔	۵۶۸
۲۰۷	نماز کے اختتام پر سلام کس طرح پھیرنا چاہئے۔	۵۱۱	۵۷۱	نفل نماز باجماعت اور چٹائی وغیرہ پر پڑھنے کا جواز۔	۵۷۱
۲۰۸	نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہئے۔	۵۱۱	۵۷۳	فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتہا کرنے اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنے کی فضیلت۔	۵۷۳

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۵۴	تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۲۴۹	۵۷۹	صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت۔	۲۳۰
۶۵۷	شب قدر میں نماز پڑھنے کی تاکید اور ستائیسویں رات کو شب قدر ہونے کی دلیل۔	۲۵۰	۵۸۰	امامت کا کون زائد مستحق ہے۔	۲۳۱
۶۵۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دعائے شب کا بیان۔	۲۵۱	۵۸۲	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں قنوت پڑھنا اور اللہ سے پناہ مانگنا مستحب ہے اور صبح کی نماز میں اس کا محل دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے۔	۲۳۲
۶۷۰	تہجد کی نماز میں لمبی قرأت کا استحباب۔	۲۵۲	۵۸۸	قضا نماز اور اس کی جلدی ادائیگی کا استحباب۔	۲۳۳
۶۷۱	تہجد کی ترغیب اگرچہ کم ہی ہو۔	۲۵۳			
۶۷۲	نفل نماز کا گھر میں استحباب۔	۲۵۴			
۶۷۴	عمل دائم کی فضیلت۔	۲۵۵			
۶۷۶	نماز یا تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی حالت میں آنکھ اور سستی کے غلبہ پر اس کے زائل ہونے تک بیٹھ جانا یا سو جانا۔	۲۵۶	۵۹۶	کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا	۲۳۴
			۶۰۵	بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا جواز۔	۲۳۵
			۶۰۷	سفر میں سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہو نفل نماز پڑھنے کا جواز۔	۲۳۶
۶۷۷	کتاب فضائل القرآن			سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا۔	۲۳۷
۶۷۷	قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے یاد رکھنے کا حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔	۲۵۷	۶۱۰	نماز پڑھنے کے بعد دو تین اور پائیں جانب سے پھرنے کا بیان۔	۲۳۸
۶۷۹	خوش الحالی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔	۲۵۸	۶۱۵	امام کی داہنی طرف کھڑے ہونے کا استحباب۔	۲۳۹
۶۸۲	قرآن کریم کی قرأت پر سکینت کا نازل ہونا۔	۲۵۹	۶۱۶	فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت۔	۲۴۰
۶۸۳	حافظ قرآن کی فضیلت۔	۲۶۰	۶۱۸	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھے۔	۲۴۱
۶۸۵	افضل کا اپنے سے کم مرتبہ والے کے سامنے قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔	۲۶۱	۶۱۹	تختیہ المسجد کی دو رکعت پڑھنے کا استحباب اور یہ ہمہ وقت شروع ہے۔	۲۴۲
۶۸۵	حافظ سے قرآن کریم سننے کی درخواست کرنا اور بوقت قرأت رونا اور اس کے معافی پر غور کرنا۔	۲۶۲	۶۱۹	مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنے کا استحباب۔	۲۴۳
۶۸۷	نماز میں قرآن کریم پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی فضیلت۔	۲۶۳	۶۲۱	نماز چاشت اور اس کی تعداد کا بیان۔	۲۴۴
۶۸۸	قرأت قرآن اور سورۃ بقرہ کی فضیلت۔	۲۶۴	۶۲۵	سنت فجر کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۲۴۵
۶۸۹	سورۃ فاتحہ اور ختمہ سورۃ بقرہ اور بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت۔	۲۶۵	۶۲۹	سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد۔	۲۴۶
۶۹۰	سورۃ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت۔	۲۶۶	۶۳۱	نفل کھڑے اور بیٹھ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھ کر پڑھنے کا جواز۔	۲۴۷
۶۹۲	سورۃ قل هو اللہ احد کی فضیلت۔	۲۶۷	۶۳۶	تہجد کی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعداد و روتر پڑھنا۔	۲۴۸
۶۹۴	معوذتین پڑھنے کی فضیلت۔	۲۶۸			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۸۳۶	اقرباء، شوہر، اولاد اور ماں باپ پر اگرچہ وہ مشرک ہوں خرچ اور صدقہ کرنے کی فضیلت۔	۲۸۳	۶۹۳	قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت۔	۲۶۹
۸۵۰	میت کی طرف سے صدقہ دینے کا ثواب اس کو پہنچ جاتا ہے۔	۲۸۴	۶۹۶	قرآن کریم کا سات حرفوں پر نازل ہونا اور اس کا مطلب۔	۲۷۰
۸۵۱	اس چیز کا بیان کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔	۲۸۵	۷۰۰	قرآن کریم ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان۔	۲۷۱
۸۵۷	صدقہ اور خیرات کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا اچھی بات ہی کیوں نہ ہو اور یہ کہ صدقہ جہنم سے روکتا ہے۔	۲۸۶	۷۰۳	قرأت کے متعلقات۔	۲۷۲
۸۶۰	محنت و محرومی کر کے صدقہ دینا اور صدقہ کم دینے والے کی برائی کرنے کی ممانعت۔	۲۸۷	۷۰۵	ان اوقات کا بیان کہ جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔	۲۷۳
۸۶۱	دودھ کے جانور مانگنے پر دینے کی ممانعت۔	۲۸۸	۷۱۳	مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کا بیان۔	۲۷۴
۸۶۱	سچی اور بخیل کی مثال۔	۲۸۹	۷۱۴	نماز خوف کا بیان۔	۲۷۵
۸۶۳	صدقہ دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اگرچہ صدقہ کسی فاسق وغیرہ کو دیا جائے۔	۲۹۰	۷۱۹	کتاب الجمعة	
۸۶۳	خازن امین اور اس عورت کا ثواب جو کہ اپنے شوہر کے مکان سے شوہر کی کسی بھی اجازت کے بعد صدقہ دے۔	۲۹۱	۷۴۶	کتاب صلوٰۃ العیدین	
۸۶۶	جو صدقہ کے ساتھ اور دیگر امور خیر کرے اس کی فضیلت۔	۲۹۲	۷۵۵	کتاب صلوٰۃ الاستسقاء	
۸۶۸	خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی ممانعت۔	۲۹۳	۷۶۲	کتاب الخسوف	
۸۶۹	تھوڑے صدقہ کی ترغیب اور اس کی کمی کی وجہ سے دینے سے رکنا نہ چاہئے۔	۲۹۴	۷۷۷	کتاب الجنائز	
۸۶۹	پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔	۲۹۵	۸۲۳	کتاب الزکوٰۃ	
۸۷۰	سب سے افضل صدقہ حریص تندرست انسان کا ہے۔	۲۹۶	۸۲۸	صدقہ فطر اور اس کا وجوب۔	۲۷۶
۸۷۱	اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نچلے ہاتھ لینے والا ہے۔	۲۹۷	۸۳۲	زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔	۲۷۷
۸۷۲	سوال کرنے کی ممانعت۔	۲۹۸	۸۳۸	عمال زکوٰۃ کو راضی رکھنا۔	۲۷۸
۸۷۶	سوال کرنا کس کے لئے جائز ہے۔	۲۹۹	۸۳۸	زکوٰۃ نہ دینے والے پر سخت عذاب۔	۲۷۹
۸۷۷	بغیر سوال اور اطلاع کے اگر کوئی چیز آجائے تو اس کا حکم	۳۰۰	۸۴۳	صدقہ کی فضیلت اور خرچ کرنے والے کیلئے بشارت۔	۲۸۰
۸۷۹	حرص دنیا کی مذمت۔	۳۰۱	۸۴۳	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان پر نیکی کرنے کی ممانعت اور اس کا گناہ۔	۲۸۱
۸۸۱	قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب، دنیا کی زینت اور وسعت پر مغرور ہونے کی ممانعت۔	۳۰۲	۸۴۵	پہلے اپنی ذات اور پھر گھر والوں اور اس کے بعد رشتہ داروں پر خرچ کرنا۔	۲۸۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۰۳	صفت صبر و قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۸۸۲	۳۰۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کیلئے ہدایا کا حلال ہونا اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ کے طریقہ سے مالک ہوا ہو اور صدقہ لینے والا جب اس پر قبضہ کرے تو وہ ہر ایک کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔	۹۱۲
۳۰۴	تعقّف صبر و قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۸۸۳	۳۰۸	صدقہ لانے والے کو دعا دینا۔	۹۱۳
۳۰۵	مواظفہ قلوب (یعنی وہ لوگ جن کو اسلام کی طرف رغبت دلانے کے لئے دیا جائے) اور جن لوگوں کو نہ دینے میں ان کے ایمان کا خدشہ ہو اور خوارج اور ان کے احکام۔	۸۸۵	۳۰۹	زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا تا وقتیکہ وہ مال حرام طلب نہ کرے۔	۹۱۵
۳۰۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک یعنی بنی ہاشم و بنو المطلب پر زکوٰۃ کا حرام ہونا۔	۹۰۸			

مقدمہ از مترجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اُمّا بعد علم حدیث کی خدمت اور اپنے قیمتی اوقات کو اس مبارک مشغلہ میں صرف کرنا یہ بارگاہ الہی میں رسائی کی قبولیت کا پیش خیمہ اور نبی ہاشمی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب بننے کا وسیلہ ہے۔
حضرات علماء حدیث ہی دراصل مشکوٰۃ نبوت سے فیض پانے والے ہیں اگرچہ انہیں اپنے جسموں کے ساتھ شرف صحبت نبویؐ حاصل نہیں، لیکن ان کے قلوب ہمہ وقت بارگاہ الہی کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آدمی جو احوال اختیار کرتا ہے اور جس پیشہ کو پسند کرتا ہے اس کے اثرات اس پر نمایاں اور ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی زندگی کے طور و طریق بھی وہی ہوتے ہیں جس میں اس نے نشوونما پائی ہے۔

ٹھیک اسی طرح جو اللہ کے بندے دین اور علم و دین کی خدمت میں رات دن مشغول ہیں اور شب و روز ان کا مشغلہ حیات ہی اللہ کی برحق کتاب اور اس کے برگزیدہ نبیؐ کی سنت ہے۔ ان کی زندگیوں پر بھی ان کے پیشہ کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔ جزئی بات اُن سے پوشیدہ نہ رہی ہو تو ضروری ہے کہ وہ بھی مشرف صحبت نبویؐ سے ممتاز سمجھے جائیں۔ اس کوشش کا نتیجہ کتاب صحیح مسلم شریف ہے جو امام اعظم و الحدیث اور اس العلم مسلم بن حجاج بن حجاج قشیری کی تصنیف ہے۔

جس کا مقام علماء و عوام کے اندر یہ ہے کہ اس کا ذکر ہوتے ہی نظریں اس جانب متوجہ ہو جاتی ہیں اور کان اس کی تعریف سننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ امام مسلم کے متعلق تو ہم جیسے ناکارہ لوگوں کو کچھ لکھنا ہی گستاخی ہے۔ سورج کو چراغ دکھنا کوئی مفہمندی ہے۔ امام مسلم کی تالیف صحیح مسلم ہی ان کی شرافت و بزرگی کے لئے کافی ہے۔ اسی نظریہ کے تحت بندہ مترجم کو اس کی برکت کی بناء پر فلاح دارین کی امید ہے مگر پھر بھی تبرکاً بزرگان دین و علماء کرام کے اقوال ہی کو نقل کرنا دولت عظیم ہے اگر ان تمام اقوال کو جو امام کی منقبت اور شان کے متعلق منقول ہیں، جمع کیا جائے تو جمع کرنا ہی دشوار اور مشکل ہے اس لئے چند نقول ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

سوانح حجتہ الاسلام امام مسلم بن حجاج قشیریؒ

خاندان و ولادت

امام مسلمؒ ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بعضوں نے کہا ۲۰۳ ہجری اور بعض ۲۰۶ ہجری بیان کرتے ہیں۔ ابن الاثیر نے جامع الاصول کے مقدمہ میں اسی چیز کو اختیار کیا ہے۔ حافظ وہابی لکھتے ہیں مشہور یہ ہے کہ ان کی ولادت ۲۰۲ ہجری میں ہوئی ہے البتہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت ۲۰۰ ہجری کے بعد ہوئی۔

ابوالحسن کنیت، عساکر الدین لقب اور مسلم ان کا اسم گرامی تھا۔ بنی قشیر عرب کے مشہور قبیلہ کی طرف منسوب تھے۔ نیشاپور خراسان میں ایک بہت بڑا اور مشہور شہر ہے۔ اسی بنا پر نیشاپوری بھی کہے جاتے ہیں۔

(منہاج، فتح الملہم، مقدمہ تحفہ الاحوذی، بستان المحمدین)

تعلیم و تربیت

امام مسلم نے والدین کی نگرانی میں بہترین تربیت حاصل کی جس کا اثر یہ ہوا کہ ابتداء عمر سے اخیر سانس تک آپ نے پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی بسر کی۔ کبھی کسی کو اپنی زبان سے برا نہ کہا یہاں تک کہ کسی کی غیبت بھی نہیں کی اور نہ کسی کو اپنے ہاتھوں سے راپٹا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے نیشاپور میں حاصل کی۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذکاوت، ذہانت اور قوت حافظہ عطا کی تھی۔ بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے رسی علوم و فنون کو حاصل کر لیا اور پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحصیل کی جانب متوجہ ہوئے۔

علم حدیث کی تعلیم و تحصیل

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت امام مسلمؒ نے حدیث کی تعلیم محمد بن یحییٰ ذہلی اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری سے حاصل کی۔ یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے آئمہ حدیث تھے ان کا حلقہ درس بہت وسیع تھا حتیٰ کہ امام بخاری وغیرہ اکابر محدثین نے ان ہی سے تحصیل علم کی ہے۔

مگر اس کے علاوہ آپ نے یحییٰ التمیمی، قعنی، احمد بن یونس، یربوعی، اسماعیل ابن ابی اویس، سعید بن منصور، قتیبہ، عون بن سلام، احمد بن حنبل وغیرہ جلیل القدر محدثین کرام سے علم حاصل کیا۔ حدیث کی تلاش میں عراق، حجاز، مصر، شام، بغداد وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین کرام سے احادیث حاصل کیں۔ ابتداء میں امام بخاری سے کچھ مانوس نہ تھے لیکن جب آخر عمر میں امام بخاریؒ نیشاپور پہنچے اور امام مسلمؒ نے ان کی جلالت حدیث اپنی آنکھوں سے دیکھی تو ان کے تمام پہلے خیالات عقیدت و محبت میں بدل گئے۔ امام کی آنکھوں کو بوسہ دیا اور قدموں کو بوسہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔ استاد الاستاذین سید المحمدین کے خطابات سے یاد کیا۔ خلق قرآن کے مسئلہ میں محمد بن

یہی ذیلی اور امام بخاریؒ کا اختلاف جب حد سے بڑھ گیا حتیٰ کہ ذیلی نے اعلان کر دیا جو بخاری کا ہم خیال ہو وہ ہمارے حلقہ دُرس میں شرکت نہ کرے، اس طرح اکثر لوگ امام بخاریؒ سے کٹ گئے، لیکن ایک امام مسلم تھے جو علوم بخاری سے کچھ ایسے مخدور ہو چکے تھے کہ انہیں اب کسی دوسرے محدث کے علوم میں اور کوئی ذائقہ ہی نہیں آتا تھا، فوراً چادر سنبھال، عمامہ سر پر رکھ ذیلی کی مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے علوم کا جو ذخیرہ اب تک حاصل کیا تھا وہ بھی ایک خادم کے سر پر رکھ کر ان کے مکان پر واپس کر دیا اور امام بخاریؒ کے مقابلہ میں اپنے استاذ محمد بن یحییٰ ذیلی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔ بہر حال امام مسلم حدیث کے علماء اعلام میں سے ہیں اور اس فن کے جسے علماء حدیث نے تسلیم کیا ہے امام اور مقتدی ہیں۔ طلب حدیث میں اطراف و اکناف میں پھرے۔ محمد بن مہران، ابو غسان عمر بن سوار، جزیه بن یحییٰ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

صحیح مسلم کی ترتیب

ممالک اسلام کے طویل دورہ کے بعد امام مسلم نے چار لاکھ حدیثیں جمع و فراہم کیں اور ان میں سے ایک لاکھ نوے احادیث کو ترک کر کے تین لاکھ کو ایک جگہ جمع کیا اور پھر ان تین لاکھ احادیث کی کافی عرصہ تک جانچ پڑتال کی۔ اور ان میں جو احادیث ہر اعتبار سے مستند ثابت ہوئیں ان کا انتخاب کر کے صحیح مسلم کو مرتب فرمایا۔ امام مسلمؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تین لاکھ احادیث سے مرتب فرمایا اگر کوئی تمام دنیا میں دو سو سال تک احادیث جمع کرے آخر میں اس کا مدار اسی کتاب پر رہے گا۔ روایت میں آپ کا ورع اور احتیاط اس قدر ہے کہ آپ شرائط عدالت کے علاوہ شرائط شہادت کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔

احمد بن مسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمؒ کے ساتھ اس کتاب کی تدوین میں پندرہ برس تک رہا اور اس میں بارہ ہزار حدیثیں ہیں۔ کئی بن عبدان بیان کرتے ہیں میں نے مسلمؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اس کتاب کو ابوزرہ کے سامنے پیش کیا انہوں نے جس حدیث میں کوئی علت نکالی اسے خارج کر دیا اور جس کی خوبی ظاہر کی اسے رہنے دیا۔

خلاصہ یہ کہ مسلمؒ نے نہایت تورع اور احتیاط کے ساتھ اپنی صحیح کو مدون فرمایا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلم نے اس کتاب کے ابواب بھی خود قائم کئے تھے مگر طوالت کی وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کے بعد دیگر محدثین اپنے اپنے مذاق کے مطابق صحیح مسلم کے ابواب قائم کرتے رہے۔ میں نے ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ایک عمدہ طریقہ پر ابواب کی ترتیب قائم کی ہے مگر انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آج تک کما حقہ صحیح مسلم کے ابواب کی ترتیب نہ ہو سکی۔ ۱۲ منہاج نفع اللہم۔

تالیفات امام مسلمؒ

صحیح مسلم کے علاوہ امام مسلمؒ نے چند اور نہایت مفید و معتمد کتابیں لکھی ہیں۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ کی اور تصانیف میں کتاب المسند الکبیر علی الرجال، جامع کبیر، کتاب الاسماء والکنی، کتاب العلل، کتاب الوجہان، کتاب حدیث، عمرو بن شعیب، کتاب مشائخ مالک، کتاب مشائخ ثوری، کتاب ذکر ابواب المحدثین اور کتاب طبقات التابعین، کتاب التیمیز، کتاب الافراد، کتاب الافران، کتاب المحضین اور کتاب اولاد الصحابہ، کتاب الطبقات افراد الشائمین، کتاب رواد الاعتبار وغیرہ ہیں۔ ابن شریقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمؒ سے سنا فرماتے تھے میں نے اپنی کتاب میں کوئی بات بغیر حجت اور دلیل کے ذکر نہیں کی اور ایسے ہی جس چیز کو ترک کیا وہ

بھی کسی حجت و دلیل کے ماتحت ترک کیا ہے۔ (فتح الملہم، منہاجستان الحمد شین)

تلاذہ امام مسلم

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ سے ان کے زمانہ کے اکابر محدثین اور حفاظ اعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے ابو حاتم رازی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن سلمہ، ابو یوسفؒ، ترمذی، ابو بکر بن خزیمہ، یحییٰ بن مساعد، ابو عوانہ، الاسفرائینی، ابراہیم بن ابی طالب، سراج، ابو حامد بن الشرق، ابو حامد الاعمش، حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے تلاذہ کے مندرجہ ذیل اسماء اور گنائے ہیں۔ ابراہیم بن محمد بن سفیان الثقفی، یحییٰ بن عبدان، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن مخلد الطار اور ان کے علاوہ اور دیگر حضرات نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۵۰ و منہاج شرح مسلم)

مذہب اصحاب ستہ اور مذہب امام مسلم

جہاں تک ارباب صحاح ستہ کے مذہب کا تعلق ہے تو کہا گیا ہے کہ بخاری کسی کے مقلد نہ تھے مجتہد وقت تھے۔ امام مسلمؒ کے متعلق صحیح طور سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے کس کے مقلد تھے۔ ابن ماجہ اور ترمذی شافعی المذہب تھے ایسے ہی ابو داؤد اور نسائی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھی شافعی تھے مگر حق یہ ہے کہ ابو داؤد اور نسائی حنبلی تھے۔ (العرف الشدی)

بعض علماء حدیث کا یہ قول ہے کہ بخاری اور ابو داؤد کسی کے مقلد نہ تھے بلکہ مجتہد تھے اور مسلم و نسائی اور ابن ماجہ اہل حدیث کے مذہب پر تھے، علماء اہل حدیث میں جس کے قول کو رائج سمجھا اسی کو اختیار کر لیتے تھے۔ باقی امام مسلمؒ کے جو شاگرد ابو اسحاق ہیں جنہوں نے مسلمؒ کو روایت کیا ہے وہ حنفی المذہب تھے۔

رباعیات مسلم

اعلیٰ سے اعلیٰ امام مسلم کی وہ سند ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چار واسطے ہوں۔ صحیح مسلم میں اس قسم کی احادیث اسی سے زائد ہیں۔ اور ثلاثیات جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین واسطے ہیں بخاری میں تقریباً ۲۲ ہیں۔ علماء کرام نے بخاری کی ثلاثیات ہی کے ساتھ کیا ہے اور اس کی شرحیں لکھیں ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی موجود ہے۔ سنن ابن ماجہ میں چند ایک ثلاثیات ہیں البتہ داری کی ثلاثیات بخاری سے زائد ہیں اور مسند احمد میں تین سو سے زائد ثلاثیات موجود ہیں۔ صحیح مسلم، ابو داؤد اور سنن نسائی میں کوئی ثلاثی موجود نہیں ہے۔

حلیہ امام مسلمؒ اور ان کا پیشہ

امام حاکمؒ فرماتے ہیں آپ دراز قامت، حسین و جمیل انسان تھے، داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے، عمامہ کا سراپنے شلوں کے درمیان لٹکائے رکھا کرتے تھے۔ آپ کے بارے میں آپ کے استاد محمد بن عبد الوہابؒ فرماتے ہیں مسلم کا شمار علماء اور علم کے چشموں میں سے ہے میں نے ان میں خیر اور بھلائی کے علاوہ اور کوئی چیز دیکھی ہی نہیں اور آپ حقیقت میں بزاز تھے۔

وفات امام مسلمؒ

امام مسلمؒ کی وفات پر علماء امت کا اتفاق ہے کہ ان کا انتقال یک شنبہ کی شام کو ہوا اور ۲۵ رجب ۲۶۱ ہجری میں دوشنبہ کے دن دفن کئے گئے۔ امام حاکم کی ایک کتاب میں یہ تحریر ہے کہ آپ کی عمر ۵۵ سال کی ہوئی ہے اس سے آپ کا سنہ ولادت متعین ہو جاتا ہے کہ اس حساب سے آپ کی ولادت ۲۰۶ میں ہوئی۔ اسی چیز کی ابن الاثیر نے تصریح کی ہے۔

امام مسلمؒ کی وفات کا سبب بھی عجیب و غریب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز مجلس مذاکرہ حدیث میں آپ سے کوئی حدیث دریافت کی گئی آپ اسے نہ پہچان سکے اپنے مکان پر تشریف لائے اور کتابوں میں اسے تلاش کرنے لگے۔ کھجوروں کا ایک ٹوکرا ان کے قریب رکھا تھا آپ اسی حالت میں ایک ایک کھجور اس میں سے کھاتے رہے، امام مسلمؒ حدیث کی فکر و جستجو میں کچھ ایسے مستغرق رہے کہ حدیث کے منے تک تمام کھجوروں کو تناول فرما گئے اور کچھ احساس نہ ہوا بس یہی زائد کھجوریں کھا لیا ان کی موت کا سبب بنا۔

امام مسلمؒ کی جلالت علم

امام مسلمؒ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہر قرن اور زمانہ میں علماء اور محدثین آپ کی ذات گرامی اور تصنیف سے محفوظ ہوتے اور آپ کے اسم گرامی کو باعث خیر و فلاح اور موجب برکت سمجھتے رہے۔ امام مسلمؒ اپنے زمانہ کے پیشوائے امت حافظ حدیث اور محبت ہیں۔ فن حدیث کے اکابرین میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ ابو زرہ رازی اور ابو حاتم جیسے جلیل القدر محدثین نے آپ کی امامت کی گواہی دی ہے اور آپ کو محدثین کا پیشوا تسلیم کیا ہے۔ ترمذی جیسے جلیل القدر امام اور اس زمانہ کے دیگر اکابر محدثین آپ سے روایت کرنے والوں کی فہرست میں داخل ہیں۔ ابن عقدہ فرماتے ہیں امام بخاری کی اکثر روایات اہل شام سے بطریقہ منوالہ ہیں یعنی ان کی کتابوں سے لی گئی ہیں خود ان کے مؤلفین سے نہیں سنی اس لئے ان کے راویوں میں کبھی کبھی امام بخاریؒ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ ایک ہی راوی کہیں اپنے نام اور کنیت سے مذکور ہوتا ہے امام بخاریؒ اسے دو راوی سمجھ لیتے ہیں۔ یہ مغالطہ امام مسلمؒ کو پیش نہیں آتا نیز حدیث میں امام بخاریؒ کے تصرفات مثلاً حذف و اختصار کی بنا پر بسا اوقات تعقید پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر چند کہ بخاری کے دوسرے طرق دیکھ کر وہ صاف بھی ہو جاتی ہے لیکن امام مسلمؒ نے یہ طریقہ اختیار ہی نہیں کیا بلکہ متون حدیث کو موتوں کی طرح روایت کیا ہے کہ تعقید کے بجائے اس کے معانی اور چمکتے چلے جاتے ہیں۔

ابن اخرم نے آپ کا شمار حفاظ حدیث میں سے کیا ہے اور جارد آپ کو علم کے چشمہ کے ساتھ یاد فرماتے ہیں اور مسلم بن قاسم آپ کی منقبت میں ثقہ جلیل القدر امام کا لقب دیتے ہیں۔

اور ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں میں نے مسلمؒ سے روایات نقل کی ہیں، آپ ثقہ حافظ حدیث اور صدوق ہیں۔ ہندار بیان کرتے ہیں حافظ حدیث چار ہیں ابو زرہ، بخاری، مسلم، داری۔

بہر نوع امام مسلمؒ کا پایہ محدثین میں اس قدر بلند ہے کہ اس درجہ پر امام بخاری کے علاوہ اور کوئی دوسرا محدث نہیں پہنچ سکتا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں حاکم عبد اللہ بیان کرتے ہیں ہم سے ابو الفضل محمد بن ابراہیم نے احمد بن سلمہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ابو زرہ اور حاتم کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ کے مشائخ پر مسلمؒ کو ترجیح دیتے تھے۔ ابو قریش فرماتے ہیں حفاظ حدیث دنیا میں چار

ہیں اور ان میں سے ایک امام مسلم کا بھی نام لیتے ہیں۔

ابو حاتم رازی جو اکابر محدثین میں سے ہیں انہوں نے امام مسلم کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا۔ امام مسلم نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لئے مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔

(بستان المحمد ثین منہاج، مقدمہ تختہ الاحوذی)

کتب حدیث میں صحیح مسلم کا مقام اور اس کی خصوصیات

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد اصح الکتاب بخاری اور مسلم ہیں اگرچہ بعض وجوہ سے بخاری کو صحیح مسلم پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہے مگر اہل اعتدال اور علماء یارین کا یہی مسک ہے۔ حافظ ابن صلاحؒ تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے علوم حدیث میں امام بخاریؒ نے صحیح بخاری تصنیف کی اور اس کے بعد امام مسلمؒ نے صحیح مسلم تالیف فرمائی ہے باوجودیکہ مسلم نے بخاری سے استفادہ کیا ہے مگر ان دونوں کتابوں کا مقام صحت میں قرآن کریم کے بعد ہے، غرضیکہ امام مسلمؒ کی فن حدیث میں بہت سی تصانیف ہیں مگر صحیح مسلم ان کی تصانیف میں اس پایہ کی کتاب ہے کہ بعض مغربہ نے اس کتاب کے متعلق یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں کہ کتاب اللہ کے بعد آسمان کے نیچے اس سے زائد اور کوئی صحیح کتاب نہیں۔

حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے علماء کرام نے چھ کتابوں کو زیادہ مستند و معتبر قرار دے کر صحیح کا خطاب دیا ہے جنہیں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ ان کے مراتب بھی اسی ترتیب کے ساتھ ہیں۔ باقی ان کتابوں میں سب سے زائد مستند صحیح بخاری و مسلم کو قرار دیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کون زیادہ معتبر اور کس کا مقام بلند ہے اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض صحیح بخاری کو فوقیت دیتے ہیں تو بعض صحیح مسلم کو مگر حق یہ ہے کہ بعض وجوہ سے صحیح بخاری کو فوقیت اور فضیلت ہے اور بعض اعتبارات سے صحیح مسلم کا درجہ بلند ہے۔

حافظ عبدالرحمن بن علی الریج یمنی شافعی بیان کرتے ہیں:

تنازع قوم فی البخاری و مسلم لدی وقالو ای ذین تقدم فقلت لقد فاق البخاری صحة کما فاق فی حسن الصناعة مسلم یعنی ایک جماعت نے میرے سامنے بخاری و مسلم میں ترجیح و فضیلت کے بارے میں گفتگو کی، جواباً کہہ دیا کہ صحت میں بخاری اور حسن ترتیب وغیرہ مسلم قابل ترجیح ہے۔

ابو عمر بن احمد بن حمدان بیان کرتے ہیں میں نے ابو العیاس بن عقدہ سے دریافت کیا کہ بخاری و مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ فرمایا وہ بھی محدث یہ بھی محدث۔ میں نے پھر دوبارہ دریافت کیا تو فرمایا بخاری اکثر اسماء و کنی کے مخالف میں آجاتے ہیں مگر مسلم اس مخالف سے بری ہیں۔ غرضیکہ مسلم کا سرد اسانید، متون کا حسن سیاق تلخیص طرق اور ضبط انتشار صحیح بخاری پر بھی فائق ہے۔ متون احادیث کو موتیوں کی طرح اس طرح روایت کیا ہے کہ احادیث کے معانی چمکتے چلے جاتے ہیں۔ (منہاج۔ فتح المہم)

شہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم میں خصوصیت کے ساتھ فن حدیث کے عجائبات بیان کئے گئے ہیں اور ان میں بھی اخص خصوص سرد اسانید اور متون کا حسن سیاق ہے اور روایت میں تو آپ کا دورِ عام اور احتیاط اس قدر ہے کہ جس میں کلام کرنے

کی گنجائش نہیں۔ اختصار کے ساتھ طرق اسانید کی تلخیص اور ضبط انتشار میں یہ کتاب بے نظیر واقع ہوئی ہے اسی لئے حافظ ابوعلی نیشاپوری ان کی صحیح کو تمام تصانیف علم حدیث پر ترجیح دیا کرتے اور کہا کرتے تھے (ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث) یعنی علم حدیث میں روئے زمین پر مسلم سے بڑھ کر صحیح ترین اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ اہل مغرب کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے کیونکہ مسلم نے اپنی صحیح میں یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ احادیث بیان کریں گے جسے کم از کم دو ثقہ تابعین نے دو ثقہ راویوں سے نقل کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقات تابعین اور تبع تابعین میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ روایت مسلم پر آ کر منتہی ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت کو ملحوظ نہیں رکھتے بلکہ شرائط شہادت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ بخاری کے نزدیک اس قدر پابندی نہیں ہے اور حدیث انما الاعمال بالنیات جو صحیح میں موجود ہے اس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی مگر بنظر ترک اور بخیاں صحیح و مشہور ہونے کے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (منہاج، بستان المحمدین، مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

امام نووی تحریر فرماتے ہیں مسلم نے علم حدیث میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جس میں سب سے زیادہ صحیح اور مشہور یہ کتاب ہے اور یہ کتاب بتواتر امام مسلم سے مروی ہے اس لئے اسے مسلم کی کتاب کہنا صحیح اور درست ہے۔ اور ایک فائدہ خاص جو اس کتاب میں ہے وہ یہ ہے کہ امام مسلم نے ہر ایک حدیث کو جو اس کے لئے مناسب مقام تھا وہیں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام طریقوں کو اسی مقام پر بیان کر دیا اور اس کے مختلف الفاظ کو ایک ہی مقام پر بیان کر دیا تاکہ ناظرین کو آسانی ہو اور طالب ان چیزوں سے متنبہ ہو سکے۔ اور یہ بات صحیح بخاری میں نہیں۔

امام حافظ عبدالرحمن بن علی شافعی نے چند اشعار مسلم کی تعریف میں کہے ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ اے پڑھنے والے، صحیح مسلم علم کا دریا ہے، جس میں پانی بہنے کے راستے نہیں یعنی تمام پانی ایک ہی مقام پر موجود ہے۔

اور ساتھ ساتھ مسلم کی روایتوں کی سلاست بخاری کی روایتوں سے بلند اور فائق ہے۔ حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں مسلم کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل الاسناد ہو، اول سے لے کر آخر تک ایک ثقہ دوسرے ثقہ سے روایت نقل کرتا ہو، اس میں کسی قسم کا شذوذ اور علت نہ ہو۔ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ راوی مسلم کے نزدیک ثقہ ہو کیونکہ مسلم نے ۶۱۵ احادیث ایسے حضرات سے روایت کی ہیں کہ جن سے بخاری نے روایت نہیں کی ہے۔ اور ایسے ہی بخاری نے ۱۳۳۳ احادیث ایسے راویوں سے ذکر کی ہیں جن سے مسلم نے روایت نہیں کی ہے۔ پھر مسلم نے اپنی کتاب میں ایسے طریقہ کو اختیار کیا ہے جس کی بنا پر ان کی کتاب کو صحیح بخاری پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ یہ کہ امام مسلم حدیث کے تمام طرق اور مستون کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیتے ہیں۔ باب کے ترجمہ میں اس کے اجزاء نہیں کرتے حتیٰ الوسع الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں نقل بالمعنی نہیں کرتے۔

چنانچہ راویوں کے الفاظ کو بھی علیحدہ علیحدہ بیان کر دیتے ہیں کہ فلاں نے خبرنا سے روایت کی اور فلاں نے تحدیث اور اتبانا کی شکل اختیار کی ہے اور فلاں راوی نے عن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور حدیث کے ساتھ اقوال صحابہ اور تابعین نہیں لاتے۔ ابن الصلاح فرماتے ہیں وہ تمام احادیث جن کا امام مسلم نے اپنی کتاب میں صحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے یقینی طور پر صحیح اور درست ہیں اور جن باتوں کی بنا پر مسلم کی کتاب بخاری کی کتاب سے ممتاز ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلم نے اپنی کتاب میں تعلیقات بہت کم ذکر کی ہیں برخلاف بخاری کے کہ ان کی کتاب میں تعلیقات بکثرت ہیں۔

نوویؒ فرماتے ہیں مسلم نے اپنی کتاب میں عمدہ طریقوں کو اختیار کیا اور نہایت احتیاط اور ورع کے ساتھ احادیث کو نقل کیا ہے جس سے ان کا علوم مرتبہ کمال ورع علم و تقویٰ اور جلالت شان ظاہر ہے۔

امام مسلمؒ نے احادیث کو تین قسموں پر بیان کیا ہے۔ ایک تو وہ جسے بڑے عمدہ حافظوں نے روایت کیا ہے دوسرے وہ جنہیں متوسط حضرات نے ذکر کیا ہے تیسرے وہ جسے ضعیف اور متروک لوگوں نے نقل کیا ہے۔ مسلم نے اپنی کتاب میں صرف پہلی ہی قسم کی احادیث بیان کی ہیں۔ حاکم اور بیہقی فرماتے ہیں دوسری قسم کی احادیث بیان کرنا چاہتے تھے مگر اس سے قبل ان کی موت آگئی۔ مسلمؒ کے بعد اور کئی حضرات نے مسلمؒ کی طرح اور کتابیں لکھیں اور عالی سندوں کو حاصل کیا لیکن شیخ ابو عمر و فرماتے ہیں کہ یہ کتابیں اگرچہ صحیح احادیث کے ساتھ مدون کی گئی ہیں مگر پھر بھی صحیح مسلمؒ کا کسی بھی شکل میں موازنہ نہیں کر سکتیں۔ (منہاج)

ان تمام خوبیوں کے بعد مسلمؒ نے شروع کتاب میں علوم حدیث پر ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے فوائد جمع کر دیئے ہیں۔ اور یہ مقدمہ لکھ کر فن اصول حدیث کی بنیاد قائم کر دی۔ ابوطی زاغونی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کس عمل کی بناء پر تمہاری نجات ہوئی۔ انہوں نے صحیح مسلمؒ کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان اجزاء کی بدولت بارگاہ رب العالمین میں نجات حاصل ہوئی۔ (بستان المحدثین)

احادیث صحیح مسلم

احادیث صحیحہ کی ترتیب و تدوین کی بنیاد پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح تصنیف فرما کر اس کی تکمیل کی۔ امام مسلمؒ نے نہایت تورع اور احتیاط کے ساتھ اپنی سنی ہوئی تین لاکھ احادیث سے اس کا انتخاب کیا ہے۔ اثری بیان کرتے ہیں صحیح مسلمؒ میں بعد حذف مکررات چار ہزار احادیث ہیں۔ شیخ ابن الصلاح بیان کرتے ہیں کہ مسلمؒ ابو زرعہ رازی کے پاس آئے اور کچھ دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ جب وہاں سے اٹھنے لگے تو حاضرین میں سے کسی نے کہا انہوں نے چار ہزار حدیثیں اپنی تصنیف میں جمع کی ہیں۔ ابو زرعہ نے فرمایا باقی حدیثیں کس کے لئے چھوڑ دیں۔ شیخ بیان کرتے ہیں کہ اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ علاوہ مکررات کے چار ہزار احادیث ہیں اور مکررات کو ملا کر ۷۲۷۵ احادیث ہیں۔

احمد بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ صحیح مسلمؒ میں بارہ ہزار احادیث موجود ہیں۔ اور ابو حفص بیان کرتے ہیں کہ آٹھ ہزار حدیثیں ہیں غرضیکہ مکررات سمیت اس میں بارہ ہزار احادیث ہیں۔ نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلمؒ نے طوالت کی وجہ سے ابواب کو صحیح مسلمؒ میں داخل نہیں فرمایا ورنہ درحقیقت ابواب ہی کے ساتھ اس کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔ (فتح الملہم۔ منہاج شرح صحیح مسلم)

شروع صحیح مسلم

صحیح مسلمؒ کی علماء کرام نے بکثرت شرحیں لکھی ہیں جن کی تعداد تین سے زائد ہے۔ ان میں سب سے عمدہ اور معروف و مشہور شرح منہاج شیخ ابو زکریا نووی شافعیؒ کی ہے جو علماء امت میں مقبول ہے اور صحیح مسلمؒ کے ساتھ ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے۔ (۲) اور اسی شرح کا خلاصہ شمس الدین محمد یوسف قونوی حنفی متوفی ۷۸۸ھ نے مرتب کیا ہے۔ (۳) اکمال شرح قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۳ھ۔

(۴) اور ایک شرح ابوالعباس قرطبی متوفی ۶۶۵ھ نے تالیف کی ہے۔

(۵) العلم بلوائند کتب مسمیٰ امام ازری متوفی ۵۳۶ھ کی ہے۔

(۶) امام ابو عبد اللہ محمد بن خلیفہ مالکی نے بھی چار ضخیم جلدوں میں صحیح مسلم کی شرح تصنیف کی ہے۔

(۷) اور اسی طرح شیخ عماد الدین نے بھی صحیح مسلم کی شرح لکھی ہے۔

(۸) المفہم فی غرائب مسلم مؤلفہ عبدالغافر اسماعیل فارسی۔

(۹) شرح سبط ابن جوزی کی۔

(۱۰) اور ابوالضرع نے بھی ۵ جلدوں میں شرح لکھی ہے۔

(۱۱) ایک شرح قاضی زین الدین زکریا انصاری کی موجود ہے۔

(۱۲) شیخ جلال الدین سیوطی کی تصنیف شدہ ہے۔

(۱۳) قوام الدین مؤلفہ ابوالقاسم۔

(۱۴) اور شیخ تقی الدین شافعی نے بھی صحیح مسلم کی شرح تالیف کی ہے۔

(۱۵) منہاج الدینیج، علامہ قسطلانی کی تالیف کردہ ہے۔

(۶) اور ملا علی قاری حنفی نے بھی چار جلدوں میں صحیح مسلم کی شرح تصنیف فرمائی ہے۔

(۱۷) موجودہ زمانہ کی شرح فتح الملہم کے نام کے ساتھ عوام و خواص میں مشہور ہے جو علامہ شبیر احمد عثمانی کی تالیف فرمائی ہوئی ہے۔

جس کی تین جدید عرصہ ہوا ہندوستان سے طبع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم کے مختصرات بھی بکثرت ہیں۔

(۱) مختصر ابو عبد اللہ شریف الدین۔

(۲) مختصر حافظ زکی الدین منذری۔

(۳) اور سراج الدین عمر بن علی شافعی کی مختصر چار جلدوں میں موجود ہے۔ وغیر ذلک۔

آخر میں بندہ گنہگار عرض پرواز ہے کہ اس نے بفضلہ تعالیٰ عطاء امت و اساتذہ کرام اور بزرگان دین کی جوتیوں کے طفیل صحیح مسلم کا

ترجمہ کیا ہے جس میں حتی الوسع مطلب کو واضح کرنے اور ترجمہ کو سلیس کرنے کی کوشش کی ہے اور جن مقامات پر فوائد ضروری سمجھے وہاں

مختصر فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے اور کتب کے شروع میں یہ مختصر مقدمہ امام مسلم کے احوال پر مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احقر کی اس سعی کو

قبول فرمائے اور اس کے والدین و اساتذہ کرام اور اخوان و احباب کے لئے وسیلہ نجات اور باعث فلاح و ارین بنائے اور اس سعی کو

شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمۃ الکتاب

تمام تعریفیں اس ذات الہی کے لئے ثابت ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (امام مسلم اپنے شاگرد ابو اسحاق کو مخی طبع کرتے ہوئے فرماتے ہیں) بعد حمد و صلوة کے اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کہ تو نے اپنے خالق ہی کی توفیق سے جس امر کا ارادہ کیا تھا اس میں کامیاب ہو کر شروع کر دیا، وہ یہ کہ ان تمام احادیث کی معرفت کی تلاش و جستجو کی جائے جو کہ دین کے طریقوں اور اس کے احکامات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ وروہ احادیث جو ثواب و عذاب ترغیب و ترہیب وغیرہ کے متعلق وارد ہیں اور ایسے ہی وہ احادیث جو مختلف احکامات کے متعلق ہیں۔ ان احادیث کو ایسی سندوں کے ساتھ (معلوم کرے) جنہیں علماء کرام نے دست بدست لیا اور قبول کیا ہے۔ سو تو نے اس چیز کا ارادہ کر لیا، اللہ تعالیٰ تجھے راست پر رکھے یہ کہ احادیث کو اس طرح حاصل کر لے کہ وہ تمام ایک مجموعہ کی شکل میں ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں۔

اور تو نے اس بات کا سوال کیا ہے کہ میں تیرے لئے احادیث کو بلا کثرت و تکرار ایک تالیف میں جمع کر دوں اس لئے کہ تکرار تیرے مقاصد یعنی احادیث میں غور و خوض کرنے اور ان سے مسائل کے استنباط کرنے میں رکاوٹ بنے گا اور اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے جس وقت میں نے تیرے سوال کے متعلق غور و خوض کیا اور اس کے مستقبل کو ملحوظ رکھا تو بفضلہ تعالیٰ اس کا انجام بہتر اور نفع سامنے پایا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ *

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي بِرَحْمَتِ اللَّهِ بِتَوْفِيقِ خَالِقِيكَ ذَكَرْتُ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعْرِفِ حَمْدِ الْخَادِرِ لِمَا نُورَةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُئِ الدِّيِّ وَأَحْكَامِهِ وَمَا كَانَ مِنْهُ فِي لُتُوبٍ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهيبِ وَعَبَّرَ بِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ وَالْمُسَائِدِ تَتَىٰ بِهَا يُقَسُّ وَتَذَاوُلُهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فَمَا سَنُهُمْ وَرَدَّتْ أَرْشَدُكَ اللَّهُ أَنَّ تَوْقِفَ عَلَى حَمْدِهِ مُنِغَةً مُخَصَّةً *

وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلْخَصَّهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بَلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَإِنَّ ذِكْرَكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَ مِنَ التَّفْهِيمِ فِيهَا وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا وَلِلَّذِي سَأَلْتُ أَكْرَمَكَ اللَّهُ حِينَ رَجَعْتُ إِلَىٰ تَذَكُّرِهِ وَمَا تَقُولُ بِهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَاقِبَةُ مَحْمُودَةٍ وَمَنْفَعَةٌ مُّوْجُودَةٌ *

اور اے شاگرد رشید جس وقت تو نے اس تصنیف کے متعلق مجھے تعب میں مبتلا کرنے کا سوال کیا سو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر اس تصنیف سے مقصود اوستا الہی ہے اور قضائے الہی سے یہ چیز پایہ تکمیل کو پہنچے تو سب سے پہلے اس کا فائدہ خاص کر میری ہی ذات کو حاصل ہو گا اور اس تصنیف کے فوائد اور مصالح بکثرت ہیں جنہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے سے کلام طویل ہو جائیگا۔

لیکن اس عظیم اشان بیان میں سے قلیل حصہ کو مضبوط کرنا اور اس کا محفوظ رکھنا انسان پر بہت آسان ہے خصوصیت کے ساتھ اُن انسانوں کے لئے جنہیں (صحیح اور غیر صحیح) احادیث میں جس وقت تک اور حضرات واقف نہ کرائیں تمیز ہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو جب اس فن کی یہ شان ہے تو ضعیف روایات کی کثرت سے صحیح کو بیان کرنا جو کہ کم ہوں زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے۔

البتہ مکرر اور بکثرت روایات کے جمع کرنے سے ان حضرات سے کچھ توقع کی جا سکتی ہے جنہیں اس فن کا کچھ ذائقہ حاصل ہے اور وہ فن حدیث اور اس کے اسباب و علتوں سے واقف ہیں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مکرر احادیث کے تذکرہ سے کسی نہ کسی فائدہ کو حاصل کر سکیں گے، لیکن عوام جو خواص کی صفت بیداری اور معرفت حدیث کے برعکس ہیں، ان حضرات کے لئے تو کثرت احادیث کی طلب اور قصد و ارادہ جبکہ وہ قلیل احادیث ہی کی معرفت سے عاجز اور قاصر ہیں لغو اور بیکار ہے۔

سو انشاء اللہ تعالیٰ ہم تخریج احادیث کو تیری فہمائش کے مطابق شروع کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ایک شرط کو ملحوظ رکھتے ہیں وہ یہ کہ ہم ان تمام احادیث کو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصلوٰ منقول ہیں تین قسموں اور بغیر تکرار کے تین طبقوں پر منقسم کرتے ہیں۔ مگر کوئی مقام ایسا ہے جو تکرار حدیث سے مستغنی نہ ہو اور اس تکرار کی بنا پر اس سے کوئی مزید فائدہ حاصل ہو یا ایسی سند آجائے جو دوسری سند کے

وَضَنَنْتُ حِينَ سَأَلْتَنِي تَحَشُّمَ ذَلِكَ أَنْ لَوْ عَزَمَ بِي عَلَيْهِ وَقَضَىٰ لِي تَمَامَهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذِكِّ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ بِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ*

إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَاتِّقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بَأَن يُوقِفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ اِزْدِيَادِ السَّقِيمِ وَإِنَّمَا يُرْجَىٰ بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الْإِسْتِكْثَارِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِنْ رُزْقٍ فِيهِ بَعْضُ التِّيْقَظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَهْجُمُ بَمَا أَوْتِيَتْ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْإِسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التِّيْقَظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَىٰ لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ*

ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْيِيفِهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ إِيَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةٍ مَا أَسْنَدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْسِمُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ النَّاسِ عَلَى غَيْرِ تَكَرَّرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَغْنَىٰ فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ فِيهِ زِيَادَةٌ مَعْنَىٰ أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَىٰ جَنْبِ

ساتھ کسی خاص وجہ سے وابستہ ہو۔

اس لئے کہ حدیث میں ایسے زائد معنی کا محتاج ہونا جس کے ہم محتاج ہیں یہ ایک مستقل حدیث کے قائم مقام ہے لہذا ایسی احادیث کو ہم تکرر بیان کرتے ہیں۔ یا اگر ممکن ہو تو ہم پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ اس معنی زائد کو جدا بیان کر دیں گے لیکن بسا اوقات پوری حدیث سے معنی زائد کا بیان کرنا مشکل اور دشوار ہوتا ہے تو ایسی شکل میں حدیث کا اعادہ ہی بہتر اور اولیٰ ہے، مگر جب تکرر حدیث کے برخلاف کوئی سبیل نکل آئے تو پھر اس چیز کا ارتکاب نہیں کریں۔

پہلی قسم کی احادیث میں ہم ان حدیثوں کو پہلے بیان کرنا چاہتے ہیں جو نسبت دیگر احادیث کے غلطی اور سقم سے پاک ہیں اور جن کے نقل کرنے والے اہل استقامت اور صاحب اتقان حضرات ہیں جن کی روایات ظاہری اختلاف اور واضح غلطیوں سے پاک ہیں۔ جب ہم اس قسم کے لوگوں کی روایتیں پوری طرح بیان کریں گے تو اس کے بعد ایسی روایتیں ذکر کریں گے جن کی سندوں میں بعض ایسے راوی ہوں گے جو صداقت، امانت، ستر اور علم و معرفت میں تو بہتر لیکن حفظ و اتقان اور قوت یادداشت میں ان کا پایہ اول طبقہ کے مرتبہ سے کم ہے۔

جیسے عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد اور لیث بن ابی سلیم اور ان کے علاوہ دیگر راویان حدیث و ناقلین۔ یہ حضرات اگرچہ اہل علم کے نزدیک ستر عیب اور تحصیل علم کے ساتھ مشہور و معروف ہیں مگر حفظ حدیث، استقامت اور قوت یادداشت میں اس کا وہ مقام نہیں جو ان کے ہم عصر دیگر علماء کرام کا روایات اور حال میں مرتبہ و مقام ہے کیونکہ یہ حدیث میں پختگی اہل علم کے نزدیک بلند مقام اور درجہ عالیہ ہے۔

إِسْنَادٌ لِّعَلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ*

يَأْنُ الْمَعْنَى الرَّائِدُ فِي الْحَدِيثِ الْمُحْتَاجُ إِلَيْهِ يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الرَّيَادَةِ أَوْ أَنْ يُفْصَلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أُمِكنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسَرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَأَعَادَتْهُ بِهَيْئَتِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمَ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مَنَا إِلَيْهِ فَلَا تَتَوَلَّى فَعْنَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى*

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِبُوهَا أَهْلُ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَوْا لَمْ يُوْجَدْ فِي رَوَايَتِهِمْ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ وَلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عَثِرَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هَذَا الصَّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتَبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصَّنْفِ الْمَقْدَمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا ذُوْنَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السُّتْرِ وَالصَّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ*

كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَأَضْرَابُهُمْ مِنْ حُمَالِ الْأَثَارِ وَنَقَالَ الْأَخْبَارَ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسُّتْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالْإِسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضَلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَحَصْلَةُ سَنِيَّةٍ أَلَّا تَرَى أَنَّكَ*

اور اگر تو ان تینوں حضرات کا موازنہ جنہیں ہم نے بیان کیا ہے یعنی عطاء، یزید، لیث کا منصور بن عمر، سلیمان، اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے صحت حافظہ اور استقامت حدیث میں کرے تو صاف اور نمایاں امتیاز نظر آئے گا اور عطاء، یزید، لیث، منصور، سلیمان، اعمش اور اسماعیل بن خالد کا کسی بھی دست میں مقابلہ نہیں کر سکتے (اور اس فرق مراتب میں) علماء محدثین کے نزدیک کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اس لئے کہ منصور، اعمش اور اسماعیل کی صحت حافظہ اور حدیث کی پختگی محدثین میں مشہور ہو چکی ہے اور وہ یہ مقام عطاء، یزید اور لیث کو نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر ایک ہی طبقہ میں پھر موازنہ کیا جائے تب بھی نمایاں فرق نظر آئے گا۔ مثلاً اگر ابن عوف اور ایوب سختیاتی کا موازنہ عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حرانی سے کیا جائے باوجودیکہ یہ چاروں حضرات حسن بصری اور ابن میرین کے اصحاب اور ہم عصر تھے مگر کمال فضل اور صحت نقل کا جو حصہ مقدم الذکر ہر دو صاحبان کے لئے تھا وہ مؤخر الذکر حضرات کو نصیب نہ ہوا اگرچہ عوف اور اشعث کا صدق و امانت اور علم و معرفت علماء فن حدیث کے نزدیک مسلم ہے مگر پھر بھی اہل علم کے درمیان مرتبہ اور مقام میں تفاوت اور فرق ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں میں نے ان کے نام لے لے کر اس لئے مثال دی ہے تاکہ وہ ایک ایسی نشانی اور علامت ہو جس کے سمجھنے سے اس شخص کو پوری فراست حاصل ہو جس پر طرق محدثین مخفی ہیں اور جس سے اہل علم کا مرتبہ فی علم معلوم ہوتا ہے تاکہ بلند مرتبہ والے سے اس کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا جائے اور کم مرتبہ والے کو اس کے مقام سے بلند نہ کیا جائے اور علماء میں سے ہر ایک کو اس کا مرتبہ دے دیا جائے اور ہر ایک کو اپنے مرتبہ میں رکھا جائے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمیں حکم ملا ہے کہ ہر شخص کی وقعت اس کے درجہ

۱۰ وَرَبُّ هَؤُلَاءِ الثَّمَانَةِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ عَطَاءً وَيَزِيدٌ وَبَشِيرٌ مَنصُورٌ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَسَلِّمَانَ لُغَمَسٍ وَبَشِيرٌ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي إِتْقَانِ حَدِيثِهِ وَبِاسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتُهُمْ مُبَايِنِينَ لَّهُمْ لَا يَدُوسُهُمْ لَا شَيْءَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي دَيْتِ بَنِي سُدْيِ اسْتِعَاضَ عَنْهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَبَشِيرٍ وَبَشِيرٍ بِحَدِيثِهِمْ وَنَهْمُ سَمِ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدٍ وَبَشِيرٍ وَفِي مِثْلِ مَجْرَى هَؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ لُفْرَنْ كَابِنِ عَوْفٍ وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَائِي وَهُمَا صَاحِبَا حَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْفٍ وَأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا بِأَنَّ ابْنَ الْبُؤْنَ يَتَّبِعُهُمَا وَيَبْنِي هَذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ لُفْظِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَأَشْعَثٌ غَيْرَ مَذْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَمَدِيَّةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنْ لَمَنْزَلَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَإِنَّمَا مَثَلْنَا هَؤُلَاءِ فِي اسْتِمَامَةِ بِيَكُونِ تَمْثِيلُهُ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مِنْ غَيْبِ عَيْنِهِ صَرِيحٌ هَلِ الْعِلْمُ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ فَدَ يُقْصَرُ بِنَاحِلِ الْعِلْمِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَبِأَيُّ رُفْعٍ مُتَضَعٍ الْقَدَرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزَلَتِهِ وَيُعْطَى كُلُّ دِي حَقِّ فِيهِ حَقُّهُ وَيَنْزِلُ مَنْزَلَتَهُ وَقَدْ ذَكَرَ عَنْ عَبْدِئِثَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْزَلَ أَسْسُ مَنْزِلَتِهِمْ مَعَ مَا نَطْلُقُ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ) *

کے مطابق کریں اور اسی درجہ پر اسے رکھیں جس کا وہ اہل ہے اور قرآن کریم بھی اس چیز کا ناطق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

اور وہ حضرات جو علماء فن حدیث کے نزدیک متہم فی الحدیث ہیں ہم ایسے راویوں کی حدیث قطعاً نہیں ذکر کریں گے جیسا کہ ابو جعفر عبد اللہ بن مسعود، کنی، عمرو بن خالد، عہد، نقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیث بن ابراہیم، سیمان بن عمرو، ابو داؤد القسبی اور ایسے ہی وہ راوی جو احادیث کو وضع کرنے والے اور تولید اخبار کے ساتھ متہم اور بدنام ہیں۔ وہ ایسے ہی وہ حضرات جو عموماً منکر الحدیث ہیں اور ان کی خبر میں غلطیاں ہیں۔

ان حضرات کی احادیث کے ذکر سے ہم اجتناب کریں گے اور محدث کی حدیث میں منکر کی علامت یہ ہے کہ وہ دوسرے حفاظ حدیث کی احادیث سے مختلف ہو کسی شکل میں اس میں مطابقت نہ ہو سکتی ہو یا ان دونوں روایتوں میں توفیق اور قرب کا شائبہ بھی نہ ہو۔ جب اس کی حدیث کی اکثر یہی حالت ہو تو ایسے راویوں کی روایت کردہ احادیث ناقدین فن کے نزدیک متروک، غیر مقبول اور غیر مستعمل ہیں مثلاً اس قسم کے راویان حدیث عبد اللہ بن محرز، یحییٰ بن ابی انیسہ، ابو العطف اور عباد بن کثیر، حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ، عمر بن صہبان اور جو منکر احادیث کے بیان کرنے میں ان کے طریقے کو اختیار کرے اس قسم کے راویوں کی روایات کا ہم نے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور نہ ان لوگوں کی احادیث کے ساتھ مشغول ہوں گے اس لئے کہ اہل علم کا حکم اور ان حضرات کا مذہب اس روایت کے قبول کرنے میں جس کا راوی کیا ہو یہ ہے کہ یہ

فَعَنَى نَحْوُ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ نُوَلِّفُ مَا سَأَلْتُ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَهَمُونَ أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَعَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ الشَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ وَغِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُهَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنْ أَتَاهُمْ بَوَاضِعُ الْأَحَادِيثِ وَتَوَلَّيْدُ الْأَخْبَارِ وَكَذَلِكَ مِنَ الْغَائِبِ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوْ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ *

ہی حدیث المحدث إذا ما عرضت روايته بحديث عن رواية غيره من أهل الحفظ وأرضاً خالفت روايته روايتهم أو لم تكلف توافقها فإذا كان الأغلب من حديثه كذلك كان مهجوراً الحديث غير مقبوله ولا مستعمله فمن هذا اضرب من المحدثين عبد الله بن محرز ويحيى بن أبي أنيسة والخراج بن المنهال أبو العطف وعباد بن كثير وحسين بن عبد الله بن ضميرة وعمر بن صهبان ومن نحو هؤلاء في رواية المنكر من الحديث فسنن نعرض عن حديثهم ولا نتشغل به لأن حكم أهل العلم والدي نعرف من مذهبهم في قلوب ما يتفرد به المحدث من الحديث أن يكون قد سارت الثقة من أهل العلم والحفظ

محدث بعض ان روایتوں میں جنہیں اہل علم اور حفاظ نے روایت کیا ہے شریک رہے اور ان کی موافقت میں کوشاں رہے لہذا جب یہ موافقت پائی جائے اور اس موافقت کے بعد ایسی زیادتی کرے جو ان کے اصحاب نے نہیں کی ہے تو یہ زیادتی قابل قبول ہوگی۔ لیکن وہ شخص جو کہ جلالت شان اور کثرت طائفہ میں امام زہری کا قصد وارادہ کرتا ہے باوجودیکہ امام زہری کے شاگرد امام زہری اور دوسرے محدثین سے حفظ حدیث اور اتقان حدیث میں نمایاں شخصیت رکھتے ہیں اور اس کے مقابل وہ شخص جو ہشام بن عروہ کی احادیث کو محفوظ رکھتا ہے۔

حالانکہ ان دونوں کی حدیثیں اہل علم کے نزدیک شائع اور مشہور ہیں۔ ان کے شاگردوں نے ان سے اکثر روایتیں بالاتفاق نقل کی ہیں۔ سو وہ شخص زہری یا ہشام یا ان دونوں سے متعدد ایسی روایتیں نقل کرتا ہے جو کہ ان کے شاگردوں میں سے اور کوئی بیان نہیں کرتا اور یہ شخص ان راویوں میں سے بھی نہیں ہے جو صحیح روایتوں میں ان کے شاگردوں کے شریک رہا ہو تو ایسی شکل میں ان لوگوں کی احادیث کو قبول کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

ہم نے طریقہ حدیث اور اہل حدیث میں سے بعض ان چیزوں کو بیان کر دیا ہے تاکہ اس کی جانب وہ شخص متوجہ ہو سکے جو محدثین کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے اور اسے اس چیز کی (منجانب اللہ) توفیق دی گئی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کی مزید شرح اور ایضاً ان مقامات پر کریں گے جہاں اخبار معللہ کا تذکرہ ہو گا اور جب ہم ان مقامات پر پہنچیں گے تو مناسب مقام پر ان مقامات کی شرح کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اگر ہم بہت سے ایسے حضرات سے جو کہ اپنے کو محدث کہتے ہیں یہ برا فعل نہ دیکھتے کہ ان پر احادیث ضعیفہ اور روایات منکرہ کا ترک اور چھوڑ دینا لازم اور ضروری تھا اور احادیث مشہورہ صحیحہ پر جان بوجھ کر اکتفا نہ کرنے پر کہ جن احادیث کو

فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَأَمَعَنَ فِي ذَلِكَ عَلَى الْمَوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وَجَدَ كَذَلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قَبْلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي حِلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحِفَاطِ الْمُتَقِينِ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثُهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيُرَوِّي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ *

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ وَوَفَّقَ لَهَا وَسَنَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى شَرْحًا وَابْضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعْلَلَةِ إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْأَمَاكِينِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِبْضَاحُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَبَعْدَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرَحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ وَالرَّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَتَرْكِهِمُ الْبَاقِصَارَ عَنِ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ مِمَّا نَفَقَهُ الثَّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصَّدْقِ وَالْأَمَانَةِ

بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِفْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا يَفْذِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَغْيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَكْرَرٌ وَمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيٍّ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَيْمَةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاحِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَيْمَةِ لَمَّا سَهَّلَ عَلَيْنَا الْإِنْتِصَابَ بِمَا سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالْتَحْصِيلِ وَلَكِنْ مِنْ أَجْلِ مَا أَعْمَمْنَاكَ مِنْ نَشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارِ الْمُنْكَرَةِ بِالْأَسَانِيدِ الضَّعَافِ الْمَجْهُولَةِ وَقَدْ بَهَمَ بِهَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلَيَّ مَا سَأَلْتَ *

وَأَعْلَمْتُ وَقَفَكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا وَبَقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَهَمِينَ أَنَّ لَا يَرْوِي مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخْرَجِهِ وَالسُّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ وَأَنْ يَتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهْمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هَذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ *

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ) وَقَالَ جَلَّ نَزَاوُهُ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ) فَذَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْآيِ أَنَّ حَبْرَ الْمَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ

ایسے ثقات نے نقل کیا ہے جو صدق و امانت کے ساتھ معروف و مشہور ہیں، ان حضرات کا خود اپنی زبانوں سے یہ اقرار ہے کہ اکثر وہ روایتیں جو کہ ناواقف لوگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ منکر اور غیر مقبول حضرات سے منقول ہیں جن سے روایت کرنے کو فن حدیث کے اہل علموں نے مذمت اور برائی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ امام مالک بن انسؒ و شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی اور ان کے علاوہ اور ائمہ کرام (اور اگر یہ برائی نہ دیکھتے) تو ہمیں اس کام کے لئے جس کے متعلق تیرا سوال تھا تیار ہونا آسان نہ ہوتا یعنی صحیح اور سقیم کو جدا جدا کر دینا۔ لیکن وہ سبب جو ہم بیان کر چکے یعنی لوگوں کا احادیث منکرہ کو جو ضعیف اور مجہول سندوں کے ساتھ منقول ہیں بیان کرنا اور عوام کے سامنے جو کہ ان کے عیوب سے واقف نہیں نقل کرنا یہ چیز تیرے سوال کے قبول کرنے میں مددگار ہوئی۔ ہر اس شخص پر جو کہ صحیح اور غیر صحیح احادیث کے درمیان تمیز رکھتا ہو اور ان روایات کے ناقلین میں ثقات اور تہمت شدہ حضرات سے واقف ہو اس پر یہ چیز واجب ہے کہ ان روایات میں سے کوئی روایت نہ نقل کرے مگر جو حدیث صحیح المخرج ہو اور اس کا ناقل صاحب ستر اور جامع صفات روایات ہو اور جس حدیث کا راوی متہم الہ بدعت اور معاند سنت ہو اس کی روایت نہ بیان کرے اور نہ قبول کرے۔ اور ہمارے بیان کردہ امور کی تائید اللہ رب العزت کے اس فرمان سے ہوتی ہے

اے مومنو! اگر کوئی فاسق انسان تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس ڈر سے تحقیق کر لو کہ کہیں تم کسی قوم کو نادانی سے کچھ کہہ بیٹھو اور پھر اس کے بعد اپنے کئے ہوئے پر نادم اور پشیمان ہو اور اللہ جل شانہ فرماتا ہے اور ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرو، اور فرماتا ہے اپنے میں سے دو عدالت والوں کو گواہ بناؤ۔ کلام اللہ کی یہ آیتیں اس بات پر دلالت کر

رہی ہیں کہ فاسق کی خبر ناقابل قبول اور غیر عدس کی شہادت مردود ہے اور روایت کے معنی اگرچہ شہادت کے معنی سے بعض باتوں میں جدا ہیں لیکن پھر بھی دونوں اکثر معانی میں شریک ہیں کیونکہ فاسق کی روایت اہل علم کے نزدیک غیر مقبول ہے جیسا کہ اس کی شہادت سب علماء کے نزدیک مردود ہے۔

اور جس طرح قرآن کریم سے فاسق کی خبر کا ناقابل قبول ہونا ظاہر ہوتا ہے اسی طرح حدیث سے بھی خبر منکر کا عدم قبول ثابت ہے اور اس بارے میں حدیث مشہور بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف منسوب کردہ جھوٹی حدیث بیان کرے گا وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہو گا۔ اس روایت کو ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، حکم، عبد الرحمن ابن ابی لیس نے بواسطہ سمرہ بن جندب اور ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، سفیان، حبیب، میمون بن ابی شیبہ نے بواسطہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے۔

باب (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت۔

۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (تحویل) محمد بن المثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو اس لئے کہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں مجھے زیادہ حدیثیں بیان

الْعَدْلُ مَرْدُودَةٌ وَالْخَبَرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَكْثَرِ مَعَانِيهِمَا إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَذَلِكَ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ *

كَتَبُوا دَلَالَةَ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ لَأَثَرُ الْمَشْهُورِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَ وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسَفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ *

(۱) بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَشَرَّافًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَنِّي فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبُ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ *

۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي عُمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر قصد اجموت بولے گا (۱) اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔

۳۔ محمد بن عبید الغمری، ابو عوانہ، ابی حصین، ابی صالح، حضرت ابی ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر قصد اجموت باندھے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔

۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، سعید بن عبید، علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں آیا اور اس وقت مغیرہ کوفہ کے حاکم تھے۔ مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے مجھ پر جھوٹ بندی کرنا کوئی معمولی بہتان تراشی نہیں، جو شخص مجھ پر قصد آدروغ انگیزی کرے اسے اپنا ٹھکانا جہنم بنالینا چاہئے۔

مَالِكُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَنِّي كَذِبًا فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

۳ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

۴ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمَغِيرَةَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمَغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَيَّ أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ الْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَيَّ أَحَدٍ *

باب (۲) بلا تحقیق ہر سنی ہوئی بات نقل کرنے کی ممانعت۔

(۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۶۔ عبید اللہ بن معاذ العنمری، (تحویل) محمد بن لہثی، شعبہ، ضعیف بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ نقل

۶ - و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۱) یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی احتیاط فی الروایۃ کا حال تھا کہ اس اندیشہ سے کہ غلطی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ نے ارشاد نہیں فرمائی آپ کی طرف نسبت کر کے روایات بیان کرنے میں بہت ہی احتیاط فرماتے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک موقع پر اسی اندیشہ کا اظہار کر کے فرمایا تھا کہ میں اسی لئے زیادہ حدیثیں بیان نہیں کرتا۔ بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام جیسے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت زبیر، حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے بھی بہت تھوڑی روایات مروی ہیں۔ اس لئے حدیث بیان کرنے میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی ہی چیز بہت کافی ہے کہ ہر شنیدہ بات کو نقل کر دے۔

۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عی بن حفص، شعبہ، ضیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیمان التیمی، ابی عثمان النہدی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہر شنیدہ بات کو (بلا تحقیق) بیان کرنا جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔

۹۔ ابو اظہر احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن سرح، ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک نے فرمایا یہ بات بخوبی سمجھ لو کہ ہر شنیدہ بات کو نقل کرنے والا (غلطی سے) نہیں بچ سکتا اور ایسا شخص کبھی امام بھی نہیں ہو سکتا (۱)۔

۱۰۔ محمد بن المثنیٰ، عبد الرحمن، سفیان، ابی اسحاق، ابی الخوص، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہر شنیدہ بات کو (بلا تحقیق) بیان کرنا ہی دروغ گوئی کے لئے کافی ہے۔

۱۱۔ محمد بن المثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے سنا، فرما رہے تھے جب تک کہ انسان بعض شنیدہ باتوں سے زبان کو نہیں روکے گا قابل اقتداء امام نہیں بنے گا۔

الرَّحْمَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ اْعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدَى بِهِ حَتَّى يُنْسَبَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ *

(۱) لوگ عام طور پر یحییٰ، جھوٹی ہر طرح کی باتیں کرتے ہی رہتے ہیں تو جب کوئی شخص لوگوں سے سنی ہوئی ہر بات آگے بیان کرے گا تو یقیناً جھوٹی باتیں بھی اس کی باتوں میں شامل ہوں گی اب اس کے سامعین اور تحقیق کرنے والے لوگ اس کی باتوں کو پرکھیں گے تو بعض باتوں کو جھوٹا اور غلط پائیں گے جس کی بنا پر ان کا اس شخص سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اسی لئے ہر سنی ہوئی بات آگے نقل کرنا جائز نہیں جب تک اس کی تصدیق نہ ہو جائے۔

۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عمر بن علی بن مقدم، سفیان بن حسین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا کہ تم علم قرآن کے زیادہ ماہر نظر آتے ہو میرے سامنے کوئی سورت پڑھ کر اس کی تفسیر تو بیان کرو تاکہ میں بھی تمہارے علم کا اندازہ کروں، چنانچہ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی، ایاس بن معاویہ نے کہا میں جو تمہیں نصیحت کروں اسے محفوظ رکھنا وہ یہ کہ غیر قابل اعتبار روایت نہ بیان کرنا ان اشیاء کا مرتکب خود ہی اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے اور دوسرے حضرات بھی اس کی بات کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

۱۳۔ ابو طاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان کرو گے جس کا مطلب ان کی عقلوں سے بالا ہو تو بعض حضرات فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

باب (۳) ناقابل اعتبار انسانوں سے روایت کرنے کی ممانعت۔

۱۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، عبد اللہ ابن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابویہانی، ابی عثمان، مسلم بن یسار، حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت کے اخیر میں کچھ لوگ ایسی باتیں بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے اور نہ تمہارے اسلاف نے سنا ہوگا۔ لہذا ایسے حضرات سے دوری اور علیحدگی اختیار کرنی چاہئے۔

۱۵۔ حرمہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن حرمہ بن عمران التمیمی، ابن وہب، ابو شریح، شراحیل بن یزید، مسلم بن یسار، ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں کچھ دجال کذاب تمہارے سامنے ایسی

۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَأَلَنِي إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنِّي أَرَأَيْكَ قَدْ كَلَّمْتَ بَعْلِمَ الْقُرْآنِ فَأَقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً وَفَسِّرْ حَتَّى أَنْظُرَ فِيمَا عَنِتُّ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِي احْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ إِيَّاكَ وَالشَّاعَةَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ قَمَا حَمَمَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكَذَّبَ فِي حَدِيثِهِ *

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَتَيْتُ بِمُحَدَّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ يَلْعَضُّهُمْ فِتْنَةٌ *

(۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرَّوَايَةِ عَنِ الضَّعَفَاءِ وَالْإِحْتِيَاظِ فِي تَحْمِيلِهَا *

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أَنْاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَلْيَاكُمْ وَإِيَّاهُمْ *

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرَمَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَّاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ هُرَيْرَةَ

احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہو گا اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، تمہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنے میں نہ مبتلا کر دیں۔

۱۶۔ ابو سعید الانصاری، وکیع، اعمش، مسیب، ابن رافع، عمر بن عبدہ، عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ شیطان انسان کی شکل میں آتا ہے اور مجمع کے سامنے آکر کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے مجمع منتشر ہو جاتا ہے اور اس میں سے بعض انسان بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ایک آدمی جس کو میں صورت سے پہچانتا ہوں نام معلوم نہیں یہ بیان کر رہا تھا۔

۱۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، عبد اللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ سمندر میں بہت سے شیاطین قید ہیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے قید کر رکھا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کر انسان کے سامنے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیں۔

۱۸۔ محمد بن عباد اور سعید بن عمرو الاقطع، ابن عیینہ، سعید، سفیان، ہشام بن حجر، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور آکر حدیث سنائی شروع کر دیں، ابن عباسؓ نے فرمایا فلاں فلاں حدیث کا پھر اعادہ کرو، چنانچہ اس نے پھر بیان کیا، ابن عباسؓ نے دوبارہ اعادے کا حکم دیا، اس کے بعد بشیر بن کعب نے پھر حدیث بیان کرنا شروع کر دی، ابن عباسؓ نے فرمایا فلاں فلاں حدیث کو پھر بیان کرو، چنانچہ اس نے بیان کیا، اس کے بعد بشیر نے عرض کیا مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ نے میری تمام روایات کا انکار کیا اور ان احادیث کو پہچان لیا۔ ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیا کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی دروغ گوئی ہی نہیں کرتا تھا لیکن

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمُ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَلْيَاكُمُ وَإِيَّاهُمْ لَا يَضِلُّوكُمْ وَلَا يَقْتِنُونَكُمْ *

۱۶۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَ كَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُم بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرَفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ *

۱۷۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْتِقَهَا سُلَيْمَانُ يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا *

وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشَجِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُحَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ هَذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَ كَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَ كَذَا فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْرِي أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هَذَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصُّعْبَ وَالدَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ *

جب سے انسانوں نے اچھی بری سچی اور جھوٹی ہر ایک قسم کی باتیں اختیار کر لیں تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کرنی چھوڑ دی۔

۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث (ضرور) یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی بیان کی جاتی تھیں لیکن اب جبکہ تم لوگوں نے ہر اچھی بری سچی اور جھوٹی باتیں اختیار کر رکھیں ہیں تو اس وقت اعتماد اور وثوق چا تا رہا۔

۲۰۔ ابویوب، سلیمان بن عبید اللہ الغیلانی، ابوعمر العقدی، ربیع، قیس بن سعد، مجاہد بیان کرتے ہیں بشیر بن کعب عدوی ابن عباسؓ کے پاس آکر حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے لیکن ابن عباسؓ نے نہ تو ان کی بیان کردہ حدیث غور سے سنی اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ بشیر کہنے لگے ابن عباسؓ کیا وجہ ہے میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے بھی نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ایک وقت وہ تھا کہ جب کوئی آدمی کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تو ہماری نظریں اس جانب اٹھ جایا کرتی تھیں اور کان اس طرف متوجہ ہو جایا کرتے تھے لیکن اب جبکہ انسانوں نے اچھی بری، سچی اور جھوٹی ہر قسم کی باتیں اختیار کر لیں تو ہم نے بھی علاوہ ان احادیث کے جن سے ہم واقف ہیں لوگوں کی نقل کردہ احادیث کو چھوڑ دیا۔

۲۱۔ داؤد بن عمرو القسی، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھ کر بھیج دیجئے اور انہیں میرے پاس مخفی طور پر روانہ کیجئے (کیونکہ ان احادیث کے ظہور سے اختلاف کا خدشہ تھا) ابن عباسؓ نے فرمایا لا کا خیر خواہوں میں ہے میں اسے پییدہ پییدہ چیزیں

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذُلُولٍ فَهَيِّهَاتَ *

۲۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ بُشَيْرُ الْعَدَوِيِّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْدُنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي أَخَذْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَرْتُهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِأَذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذُّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ *

۲۱۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِيَ عَنِّي فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ

لکھوں گا اور (نا قابل اعتبار اشیاء کو) ذکر نہ کروں گا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کے فیصلے منگوائے اور اس میں سے بہت سی باتیں لکھنا شروع کیں لیکن بعض چیزوں پر جس وقت نظر پڑتی تھی تو فرماتے تھے خدا کی قسم اس چیز کے ساتھ حضرت علیؓ فیصلہ نہیں فرما سکتے (اگر ایسا ہوتا) تو وہ حق سے عدول کر جاتے (یعنی لوگوں نے اس میں تغیر و تبدل کر دیا ہے)۔

۲۲۔ عمرو الناقہ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن جعفر، طاؤس بین کرتے ہیں، ابن عباسؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علیؓ کے فیصلے تھے آپ نے کل کتاب کو مٹا دیا اور ایک ذراع کے بقدر رہنے دیا، اس چیز کو سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

۲۳۔ حسن بن علی الحلوانی، یحییٰ بن آدم، ابن ادریس، اعمش، ابی اسحاق نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے بعد جب لوگوں نے ان چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا تو حضرت علیؓ کے کسی ساتھی نے کہا ان پر خدا کی پھٹکار ہو علم کو کس طرح خراب اور برباد کیا ہے۔

۲۴۔ علی بن خثرم، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے علاوہ اگر اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں تو اسے سچا نہیں مانا جاتا۔

باب (۴) اسناد حدیث دین کا ایک جز ہے ہذا قابل اعتماد راویوں کی روایت کردہ احادیث ہی قابل قبول ہیں اور تنقید راوی ناجائز نہیں نہ غیبت میں داخل ہے بلکہ دین کا ایک اہم ستون ہے۔

۲۵۔ حسن بن ربیع، حماد بن زید، ایوب و ہشام، محمد بن سیرین (تحویل) فضیل، ہشام، مخلد بن حسین، ہشام، محمد بن سیرین

عَلَيَّ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا قَضَىٰ بِهَذَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَلًّا *

۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُنِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرًا وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ *

۲۳۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَمَّا أَحَدُنَا بَلَكَ الْأَشْيَاءَ نَعُدُّ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَنَهُمُ اللَّهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا *

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ يَغْيِي ابْنُ عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلَيَّ عَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ *

(۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثَّقَاتِ وَأَنَّ جَرَحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغَيْبَةِ الْمُحَرَّمَةِ بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمَكْرَمَةِ *

۲۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا فَضِيلُ

بیان کرتے ہیں کہ عم حدیث دین ہے لہذا تم کو دیکھنا چاہئے کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

۲۶۔ ابو جعفر محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم الاحول، ابن سیرین بیان کرتے ہیں پہلے حضرات اسناد حدیث دریافت نہ کرتے تھے لیکن فتنہ پھا ہو جانے کے بعد راویان حدیث کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی چنانچہ غور و خوض کے بعد اہل سنت کی حدیث قبول کر لی جاتی تھی اور اہل بدعت کی حدیث رد کر دی جاتی تھی۔

۲۷۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے ملاقات کی اور کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے، طاؤس نے جو اس دیا کہ اگر وہ ثقہ قابل اعتماد حافظ اور دیندار آدمی ہو تو اس کی حدیث قبول کر لو۔

۲۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، مروان بن محمد امشدیقی، سعید بن عبد العزیز، سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے، فرمایا اگر تمہارا دوست ثقہ قابل اعتماد مفتی اور دیندار آدمی ہو تو پھر اس کی حدیث قبول کر لو۔

۲۹۔ نصر بن علی الجھضمی، اصمعی، ابن ابی الزناد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو آدمی ایسے پائے جو دروغ گوئی سے پاک تھے مگر ان کی روایت کردہ حدیث قابل قبول نہ تھی اور انہیں اس کا اہل نہ سمجھا جاتا تھا۔

۳۰۔ محمد بن ابی عمر المکی، سفیان (تحویل) ابو بکر بن خلاد الباہلی، سفیان بن عیینہ، مسعر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا فرما رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ثقہ حضرات کے علاوہ کسی اور سے نہ نقل کرو۔

عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينَ فَاَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ *

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَمَتَى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمَوْا لَنَا رَجَالُكُمْ فَيَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيَنْصَرُّ إِلَى أَهْلِ الْبِدْعِ فَيَأْخُذُ حَدِيثُهُمْ *

۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ قَالَ بَلَى صَاحِبُتُ مَبِيتًا فَخَذَ عَنْهُ *

۲۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لَطَاوُسُ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُتُ مَبِيتًا فَخَذَ عَنْهُ *

۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا الْأَصْمَعِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةَ كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمْ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ *

۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْطُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الثَّقَاتُ *

۳۱- محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ المروری، عبدان بن عثمان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے اسناد حدیث دین کا جز ہے اور اگر اسناد حدیث دین کا جز نہ ہو تو جو شخص جو چاہے اپنی مرضی سے کہنے لگے۔ اور محمد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عباس بن ابی رزمہ نے نقل کیا کہ عبد اللہ بن مبارک فرماتے تھے ہمارے اور قوم کے درمیان اسناد حدیث کا سلسلہ قائم ہے۔ اور محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبد الرحمن اس حدیث کے متعلق کیا خیال ہے کہ بھلائی پر بھلائی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اپنے (فوت شدہ) والدین کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزہ کے ساتھ اپنے والدین کے لئے روزہ رکھے، اس پر ابن مبارک نے ابو اسحاق کو مخاطب کر کے فرمایا یہ حدیث کس کی روایت کردہ ہے، میں نے کہا شہاب بن خراش کی، فرمایا وہ ثقہ ہے لیکن اس نے کس سے روایت نقل کی، میں نے کہا حجاج بن دینار سے، فرمایا حجاج بھی قابل اعتماد ہے لیکن اس نے کس سے روایت نقل کی، میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے، ابن مبارک نے فرمایا ابو اسحاق بن دینار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تو بہت بعید ترین زمانہ ہے وہاں تک پہنچتے پہنچتے اونٹوں کی گردنیں ٹوٹ جائیں گی۔ (یہ تیج تابعین سے ہیں) ہاں صدقہ کا ثواب پہنچنے میں اختلاف نہیں۔ محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن شقیق سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے عام انسانوں کے سامنے یہ فرماتے ہوئے سنا عمرو بن ثابت کی روایت کردہ احادیث کو قبول نہ کرو اس لئے کہ یہ اسلاف کو برا کہتا ہے۔

۳۲- ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، ابو النضر ہاشم بن القاسم، ابو عقیل صاحب یہ بیان کرتے ہیں کہ میں قاسم بن عبید اللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا تو یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ محمد

۳۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادَ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ يَبْنَانَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْنَادَ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ عَيْسَى الطَّلَقَانِيَّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ إِنْ مِنْ الْبَرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تَصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَنَا إِسْحَقَ عَمَّنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَّةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ ثِقَّةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ دَعُوا حَدِيثَ عَمْرٍو. بِنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السُّلَفَ *

۳۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ النُّضْرِ بْنُ أَبِي النُّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بَيْتِهِ قَالَ كُنْتُ

آپ جیسے عالی قدر شخص کے لئے یہ بری بات ہے کہ آپ سے دین کے متعلق دریافت کیا جائے اور آپ کے پاس اس کے متعلق کچھ علم نہ ہو اور شافی جواب نہ ہو، یا علم تو ہو مگر اس سے مطمئن نہ کر سکیں۔ قاسم نے کہا کیوں، یحییٰ نے کہا اس لئے کہ آپ ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و دو ہادی اماموں کی اولاد میں ہیں، تو اس پر قاسم نے فرمایا جن کے پاس خداداد عقل ہے اس کے نزدیک مذکورہ فعل سے بھی بری بات ہے کہ میں باوجود نہ جاننے کے کچھ (اپنی طرف سے) کہوں یا کسی غیر معتبر شخص کی روایت نقل کروں۔ یحییٰ خاموش ہو گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔

۳۳۔ بشر بن الحکم، سفیان بن عیینہ، ابن عقیل صاحب ہیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے صاحبزادہ سے لوگوں نے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا جس کا انہیں کوئی علم نہ تھا تو یحییٰ بن سعید ان سے کہنے لگے خدا کی قسم مجھے تو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہے کہ آپ جیسے جلیل القدر آدمی سے کچھ دریافت کیا جائے اور آپ اس سے لاعلمی ظاہر کر دیں، حالانکہ آپ دو ہادی اماموں عمر فاروقؓ اور ابن عمرؓ کے صاحبزادے ہیں، فرمانے لگے خدا کی قسم اللہ کے نزدیک اس شخص کے نزدیک جس کے پاس خداداد عقل ہے مذکورہ فعل سے بڑھ کر یہ چیز ہے کہ میں باوجود لاعلمی کے کچھ جواب دوں یا غیر معتبر شخص کی روایت بیان کروں۔ سفیان راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس گفتگو میں ابو عقیل یحییٰ بن التوکل بھی موجود تھا۔

۳۴۔ عمرو بن ابو حفص، یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے دریافت کیا کہ بعض آدمی میرے پاس آتے ہیں اور ایسے آدمی کی حالت دریافت کرتے ہیں جو نقل حدیث میں قابل اعتبار نہیں ہوتا میں کیا جواب دوں، ان حضرات نے فرمایا کہہ دو یہ قابل اعتبار نہیں۔

۳۵۔ عبید اللہ بن سعید، نصر بیان کرتے ہیں ابن عون دروازہ

جالسہ عند انقاسم بن عبید اللہ و یحییٰ بن سعید فقال یحییٰ لبقاسم یا ابا محمد اہ فیح عی مئید عظیم ان تسأل عن شیء من أمر هذا الدین فما یوجد عندک منہ عنہ ولا فرج او عنہ ولا مخرج فقال لہ القاسم وعم ذاک قال لانت ابن امامی ہدی ابن ابی بکر وعمر قال یقول لہ القاسم اقبیح من ذاک عند من عقل عن اللہ ان اقول بغیر عنہ او اخذ عن غیر یقہ قال فسکت فما احابہ *

۳۳۔ حدثنی بشر بن الحکم العبدی قال سمعت سفیان بن عیینہ یقول أخبرونی عن ابي عقیل صاحب بیہ ان ابناء لعبد اللہ بن عمر سألوه عن شیء لم یکن عنده فیہ علم فقال لہ یحییٰ بن سعید واللہ انی لأعظم ان یكون مئید وانت ابن امامی الہدی یعنی عمر وابن عمر تسأل عن أمر لیس عندک فیہ علم فقال أعظم من ذلک واللہ عند اللہ وعند من عقل عن اللہ ان اقول بغیر عنہ او أخبر عن غیر یقہ قال وشهدہما ابو عقیل یحییٰ بن التوکل حیث قال ذلک *

۳۴۔ وحدثنا عمرو بن علی ابو حفص قال سمعت یحییٰ بن سعید قال سألت سفیان الثوری وشعبہ ومالک وابن عیینہ عن الرجل لا یكون ثبنا فی الحدیث فیاینی الرجل فیسألنی عنہ قالوا أخبر عنہ انه لیس بثبت *

۳۵۔ وحدثنا عبید اللہ بن سعید قال سمعت

کی دہلیز پر کھڑے ہوئے تھے، ان سے شہر بن حوشب کی حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا، ابن عون نے فرمایا شہر کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے، امام مسلمؒ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ محدثین نے ان کی احادیث کے متعلق گفت و شنید کی ہے۔

۳۶۔ حجاج بن اسحاق، شہاب، شعبہؒ بیان کرتے ہیں میں شہر سے ملا لیکن ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

۳۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، علی بن حسین بن واقد، عبد اللہ بن مبارک نے سفین ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی حالت سے آپ واقف ہیں یہ اگر کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو عجیب بیان کرتے ہیں، کیا آپ کی رائے میں یہ منسب ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ عباد کی حدیث نہ لیں، سفین ثوری نے فرمایا بے شک ایسا ہی کرو۔ عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں اس کے بعد اگر میں کسی جلسہ میں ہوتا اور وہاں عباد کا تذکرہ آجاتا تو عباد کی دینداری کی تعریف تو کر دیتا مگر یہ بھی کہہ دیتا کہ ان کی روایت نہ لیا کرو۔

۳۸۔ محمد، عبد اللہ بن عثمان، عثمان، عبد اللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اس عباد بن کثیر کی حدیث سے بچو۔

۳۹۔ فضل بن اہلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معلىؒ رازی سے محمد بن سعید کی حالت دریافت کی جن کی روایات عباد بن کثیر نے بیان کی ہیں۔ معلىؒ نے جواب دیا کہ مجھ سے عیسیٰ بن یونس کہتے تھے کہ ایک روز میں محمد بن سعید کے دروازہ پر تھا اور سفیان اندران کے پاس موجود تھے جب سفیان باہر نکل کر آئے تو میں نے ان کے متعلق دریافت کیا، کہنے لگے وہ بڑا جھوٹا ہے۔

۴۰۔ محمد بن ابی عتاب، عفان، محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نے نیک آدمیوں کا جھوٹ کذب فی الحدیث سے بڑھ کر نہیں دیکھا، ابن ابی عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں محمد بن یحییٰ بن سعید

النضرؒ یقول سئل ابن عون عن حدیث لشہر وهو قائم علی أسکفة الباب فقال إن شہراً نرکوه إن شہراً نرکوه قال مسلم رحمہ اللہ یقول أخذته السنة الناس تکلموا فیہ *

۳۶۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدْ بِهِ *

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَاذٍ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ إِنَّ عَبَادَ بْنَ كَثِيرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ فَتَرَى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ بَنَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذَكَرَ فِيهِ عَبَادٌ أَتَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ *

۳۸۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهَيْتُ إِلَى شُعْبَةَ فَقَالَ هَذَا عَبَادُ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْذَرُوهُ *

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُعْلَى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبَادٌ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ *

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَابٍ فَلَقِيتُ أَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ

القطان سے ملا اور اس چیز کے بارے میں ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حدیث سے بڑھ کر تو صالحین کو اور کسی چیز میں جھوٹ بولنے والا نہیں دیکھے گا۔ امام مسلم فرماتے ہیں یعنی نیک لوگوں کی زبان پر بلا قصد جھوٹ آجاتا ہے وہ قصد اچھوٹ نہیں بولتے (لہذا جب تک روایت حدیث کی شرطیں نہ موجود ہوں تو) نیک آدمیوں کی روایت بھی معتبر نہیں۔

فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ تَرَ أَهْلَ الْحَبِيرِ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُسْنِمٌ يَقُولُ يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَكَانَ يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ *

۴۱۔ فضل بن سہل، یزید بن ہارون، خیفہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبید اللہ کے پاس آیا تو وہ مجھے مکحول کے واسطے سے حدیث سنانے لگے کہ حدیثی مکحول، اچانک ان کو پیشاب آگیا وہ پیشاب کرنے چلے گئے، میں نے ان کی فاکل میں دیکھا تو اس میں یہ عبارت تھی حدیثی ابان عن اسس و ابان عن فلان، چنانچہ میں اسے وہیں چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے حسن بن علی الحلوانی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عفان کی کتاب میں عمر بن عبد العزیز والی حدیث ہشام ابی مقدم کی سند سے دیکھی ہے۔ ہشام نے کہا مجھے ایک شخص نے حدیث سنائی جسے یحییٰ بن فداں کہا جاتا ہے اور وہ محمد بن کعب سے نقل کرتا ہے۔ حسن بن علی الحلوانی کہتے ہیں میں نے عفان سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے، عفان نے کہا اسی بنا پر تو ہشام کو ضعیف کہا جاتا ہے۔ پہلے ہشام کہتا تھا مجھ سے یحییٰ نے اور یحییٰ نے محمد بن کعب سے نقل کیا ہے مگر بعد میں کہنے لگا کہ میں نے خود محمد بن کعب سے سنا ہے۔

۴۱ - حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ فَأَخَذَهُ الْبُؤْسُ فَقَامَ فَطَطَرْتُ فِي الْكَرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَنَا عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانٍ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ عَمَدٍ حَدِيثَ هِشَامِ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قَبْلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ *

۴۲۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، عبد اللہ بن عثمان بن جبلة بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے دریافت کیا کہ وہ شخص کون ہے جس سے آپ عبد اللہ بن عمرو کی یہ روایت نقل کرتے ہیں، عید الفطر کا دن تھا کاف کا دن ہے۔ ابن مبارک نے جواب دیا سیمان بن حجاج نے اور جو حدیث

۴۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهَزَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ حَبَّةٍ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْحَوَارِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ انْظُرْ مَا

میں نے سلیمان سے روایت کر کے تمہیں دی اس میں غور و فکر کرو۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں نے حدیث ادم قدر الدرہم کے راوی روح بن غطیف کو دیکھا اور ان کے پاس ایک جلسہ میں بیٹھا بھی تھا لیکن چونکہ ان کی حدیث ناقابل قبول سمجھی جاتی تھی اس لئے ان کے ساتھ بیٹھنے سے مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم معلوم ہوتی تھی۔

وَضَعْتُ فِي يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قُهَزَادَ وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدِّمِ قَدَرَ الدَّرْهَمَ وَحَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرُونِي جَالِسًا مَعَهُ كَرَّةَ حَدِيثِهِ *

(فائدہ) یوم الفطر والی حدیث یہ ہے کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو راستوں پر فرشتے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اے گروہ اہل اسلام پروردگار رحیم کی طرف صبح کو آؤ اور وہ تم کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور ثواب جزیل عطا فرمائے گا۔ تم نے اس کے حکم کے موافق روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی اب اس کے انعامات کو قبول کرو وغیرہ ذلک۔ اور ایسے ہی الدم قدر الدرہم والی حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ بقدر درہم خون نکلے سے دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے پہلی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو اپنی تاریخ میں نقل کیا مگر علماء حدیث کے نزدیک یہ حدیث غلط اور موضوع ہے۔ (نووی ملخصاً)

۴۳۔ محمد بن قہزاد، وہب، سفیان، عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں بقیۃ زبان کا تو بہت سچا ہے مگر آنے جانے والے سے حدیث لے لیتا ہے۔

۴۳ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ قُهَزَادَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةُ صَدُوقِ النَّسَانِ وَلَكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ *

۴۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، شععی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حارث اعمور ہمدانی نے حدیث بیان کی مگر وہ کذاب تھا۔

۴۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ وَكَانَ كَذَّابًا *

۴۵۔ ابو عامر عبد اللہ بن براد الاشعری، ابواسامہ، مفضل، مغیرہ، شععی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حارث اعمور نے حدیث بیان کی اور شععی گواہی دیا کرتے تھے کہ حارث اعمور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ *

۴۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ فرمانے لگے میں نے قرآن کریم دو سال میں سیکھا، اس پر حارث اعمور بول کر قرآن کریم آسان ہے اور وحی بہت مشکل ہے۔

۴۶ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سِتِّينَ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْآنُ هَيِّنٌ الْوَحْيُ أَشَدُّ *

۴۷۔ حجاج بن شاعر، احمد بن یونس، زائدہ، اعمش، ابراہیم، حارث نے کہا میں نے قرآن کریم تین سال میں اور حدیث دو سال میں یا حدیث تین سال میں اور قرآن دو سال میں سیکھا ہے۔

۴۷ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْوَحْيَ فِي سِتِّينَ أَوْ قَالَ الْوَحْيَ

فِي ثَلَاثِ سِنِينَ الْقُرْآنَ فِي سِتِّينَ *

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ أَنَّهُمْ *

۴۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةٌ وَأَخَذَ سَيْفَهُ قَالَ وَأَحْسَ الْحَارِثُ بِالْشَّرِّ فَذَهَبَ *

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ *

۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَخْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّسَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَا تُحَالِسُوا الْقِصَاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَخْوَصِ وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هَذَا يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَيْسَ بِأَبِي وَإِلِ *

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَمَنْ أَكْتَبَ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ *

(فائدہ) شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ میں ہیں اور ان کی اولاد میں ایک امام برحق پیدا ہوں گے اُن کے حق میں حضرت علیؑ پکاریں گے کہ ان کی مدد کرو، تب ہم ان کی مدد کے لئے نکلیں گے۔ یہ چیز سر اسر غلط اور خود تراش ہوا باطل عقیدہ ہے جس کی کوئی اصلیت کہیں سے ثابت نہیں۔ ۱۲ مترجم

۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قُلْتُ أَنْ يُحَدِّثَ مَا أَخَذْتُ *

۴۸۔ حجاج، احمد بن یونس، زائدہ منصور سے اور مغیرہ ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ حارث کو (کذب یا رفض کے ساتھ) متہم کیا گیا۔

۴۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حمزہ الزیات، مرثد ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) بات سنی تو حارث سے کہا دروازہ پر بیٹھ جاؤ، مرثد اندر گئے اور اپنی تلوار اٹھائی، حارث کو بھی اس معاملہ کا احساس ہو گیا اس لئے فوراً چلا گیا۔

۵۰۔ عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم نے کہا مغیرہ بن سعید اور عبد الرحیم سے احتیاط رکھو اس لئے کہ یہ دونوں بہت جھوٹے ہیں۔

۵۱۔ ابو کامل الحخدري، حماد بن زید، عاصم بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو عبد الرحمن سلکی کے پاس آیا کرتے تھے اور ہم نوخیز جوان تھے، عبد الرحمن سلکی ہم سے فرمایا کرتے تھے ابی الاخوص کے علاوہ اور احادیث بیان کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھو اور شقیق سے کلی طور پر احتیاط رکھو اس لئے کہ شقیق خوارج کے عقائد کو درست جانا کرتا تھا اور یہ شقیق ابو وائل تابعی نہیں ہیں (بلکہ شقیق ضعیف خارجی ہے)

۵۲۔ ابو غسان، محمد بن عمرو الرازی، جریر بیان کرتے ہیں کہ میں جابر بن یزید جعفی سے ملا ہوں مگر اس کی کوئی روایت میں نے نہیں لی ہے اس لئے کہ وہ رجعت کا اعتقاد رکھتا تھا۔

(فائدہ) شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ میں ہیں اور ان کی اولاد میں ایک امام برحق پیدا ہوں گے اُن کے حق میں حضرت علیؑ پکاریں گے کہ ان کی مدد کرو، تب ہم ان کی مدد کے لئے نکلیں گے۔ یہ چیز سر اسر غلط اور خود تراش ہوا باطل عقیدہ ہے جس کی کوئی اصلیت کہیں سے ثابت نہیں۔ ۱۲ مترجم

۵۳۔ حسن حلوانی، یحییٰ بن آدم، مسعر بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن یزید سے اس کے اعتقادات کے ظاہر ہونے سے پہلے روایت کیا کرتے تھے۔

۵۴۔ سلمہ بن ھیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں جابر نے جب تک اپنے جھوٹے عقیدہ کا اظہار نہیں کیا تھا تو لوگ اس کی روایت لیا کرتے تھے لیکن جب اس نے اس عقیدہ کا اظہار کیا تو لوگوں کی نظر میں وہ متہم فی الحدیث ہو گیا اور بعض حضرات نے اس کی روایت لینا ترک کر دی۔ حمیدی نے سفیان سے دریافت کیا کہ جابر نے کس عقیدہ کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے جواب دیا: رجعت کے عقیدہ کا۔

۵۵۔ حسن الکلوانی، ابویحییٰ الحمائی، قبیصہ اور ان کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جراح بن ملیح سے سنا دیا ہے کہ میں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس ستر ہزار احادیث ایسی ہیں جنہیں ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۶۔ حجاج بن شاعر، احمد بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جابر نے کہا یا جابر سے کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں ایسی ہیں جن میں سے میں نے ایک بھی نہیں بیان کی، کچھ دنوں کے بعد جابر نے ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ ان ہی پچاس ہزار احادیث میں سے ہے۔

۵۷۔ ابراہیم بن خالد اللیثکری، ابوالولید، سلام بن ابی المطیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچاس ہزار حدیثیں ہیں۔

۵۸۔ سلمہ بن ھیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو اس آیت کی تفسیر جابر سے دریافت کرتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ۔ جابر کہنے لگا کہ اس کے تفسیری معنی ابھی ظاہر نہیں ہوئے، سفیان نے کہا جابر نے یہ چیز غلط بیان کی، حاضرین نے سفیان سے

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي سَمْعَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُظْهَرَ مَا أَظْهَرَ فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ قَلِيلٌ لَهُ وَمَا أَظْهَرَ قَانَ الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ *

۵۵۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْكَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَّالِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْخَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عِنْدِي سِتُّونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ سَيِّ صَنَى لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهَا *

۵۶۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لِحَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ الْحَمْسِينَ أَلْفًا *

۵۷۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ أَبِي مَطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجَعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۸۔ وَحَدَّثَنِي سَمْعَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ) فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ

وَمَا أَرَادَ بِهَذَا فَقَالَ إِنَّ الرَّاغِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَيْنًا فِي السَّحَابِ فَمَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فَلَانٍ يَقُولُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ *

دریافت کیا جابر کی آخر اس سے مراد کیا ہے، کہنے لگے کہ رافضیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ بادل میں ہیں، ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان کی طرف سے علیؑ ندا دیں گے کہ فلاں شخص کے ساتھ خروج کرو۔ جابر کا مقصود اس آیت سے یہی ہے مگر وہ جھوٹ بولتا ہے، آیت کریم حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے متعلق ہے۔

۵۹- وَحَدَّثَنِي سَمَةُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بَنَحْوٍ مِنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا أَسْتَجِلُّ أَنْ أَذْكَرَ مِنْهَا شَيْئًا وَأَنْ لِي كَذَا وَكَذَا وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَقَسْتُ الْخَارِتُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيْتُهُ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ يُصْبِرُ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ *

۵۹۔ سلمہ، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا تقریباً وہ تیس ہزار حدیثیں بیان کیا کرتے تھے جن میں سے ایک کا ذکر بھی میں حل نہیں سمجھتا اگرچہ میرے لئے اتنا اتنا (مال) ہو۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں میں نے ابوغسان محمد بن عمرو الرازی سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے جریر بن عبد الحمید سے دریافت کیا کہ حارث بن حصیرہ سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے، کہنے لگے ہاں وہ بوڑھا طویل السکوت انسان تھا عجیب باتوں پر جما ہوا تھا۔

۶۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمٍ اللِّسَانِ وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ *

۶۰۔ احمد بن ابراہیم الدورقی، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن زید بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی نے ایک دن ایک شخص کا تذکرہ کیا فرمایا وہ راست گو نہیں ہے اور پھر دوسرے کے بارے میں فرمایا کہ وہ تحریر میں زیادتی کرتا ہے۔

۶۱- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضِيلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلَى ثَمَرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً *

۶۱۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید بیان کرتے ہیں، ایوب نے اپنے ہمسایہ کا تذکرہ کیا اور اس کے فضائل بیان کئے اور یہ بات بھی بیان کی کہ اگر دو کھجوروں پر میرے سامنے وہ شہادت دے تو اس کی شہادت کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

۶۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ

۶۲۔ محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبد الرزاق، معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو عبد الکریم بن امیہ کے علاوہ اور کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ عبد الکریم کے متعلق انہوں نے ضرور کہا تھا خدا اس پر رحم کرے وہ

قابل اعتبار نہیں ہے، عبدالکریم نے عکرمہ کی روایت کردہ حدیث مجھ سے دریافت کی تھی اور پھر خود ہی عکرمہ سے سماعت کا مدعی ہو گیا۔

اللَّهُ كَانَ غَيْرَ بَقِيَّةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعِكْرَمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ *

۶۳۔ فضل بن سہل، عقیان بن مسلم، ہمام بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابو داؤد اعلیٰ آکر کہنے لگا مجھ سے حضرات براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ نے روایتیں بیان کی ہیں، ہم نے قنادہ سے جا کر اس کا تذکرہ کیا، قنادہؓ نے فرمایا ابو داؤد جھوٹا ہے اس نے ان سے کوئی حدیث نہیں سنی یہ تو طاعون چارف کے زمانہ میں لوگوں کے سامنے بھیک مانگتا پھر تا تھا۔

۶۳۔ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَقِيَانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَحَقَّلَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لِقَنَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْحَارِفِ *

(فائدہ) طاعون چارف کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں ۱۳۶ھ میں واقع ہوا تھا اور بعض کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر کے زمانہ خدمت ۶۷ھ میں واقع ہوا۔ اور بعض کے نزدیک ۱۱۹ھ میں۔ ممکن ہے ان سب سالوں میں طاعون واقع ہوا ہو اور ہر ایک کا سبب شدت کے یہی نام رکھ دیے گئے ہو (امام نوویؒ فرماتے ہیں اس طاعون سے دو طاعونوں میں سے ایک طاعون معلوم ہوتا ہے یا ۶۷ھ یا ۸۷ھ کا) مؤخر مذکور ہی زائد قوی اور مناسب ہے۔ ۱۲ مترجم

۶۴۔ حسن بن علی الحلوانی، یزید بن ہارون، ہمام بیان کرتے ہیں ابو داؤد اعلیٰ حضرت قنادہؓ کے پاس آیا جب اٹھا کر چلا گیا تو حاضرین نے کہا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ میں اٹھارہ بدری صحابیوں سے ملا ہوں، قنادہؓ نے فرمایا یہ طاعون چارف سے قبل بھیک مانگا کرتا تھا، اس کو اس فن حدیث سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ اس کے متعلق کوئی گفتگو کیا کرتا تھا۔ حسن بصریؒ نے کسی بدری صحابی سے بالشفہ روایت نہیں کی اور سعید بن المسیبؒ نے (باوجودیکہ علم حدیث کے ماہر اور سن رسیدہ ہیں) کسی بدری صحابی سے رو برو اور بالشفہ حدیث سنایا بیان نہیں کیا بجز سعد بن مالک کے۔

۶۴۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَنَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هَذَا يَرَعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَنَادَةُ هَذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْحَارِفِ لَا يَعْزُزُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ قَوْلًا لَلَّهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ *

۶۵۔ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، رقبہ بیان کرتے ہیں ابو جعفر ہاشمی مدنیؒ سچے اور حکمت آمیز کلام کو حدیث کا درجہ دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا کرتے تھے حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ ہوتی تھیں۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۶۔ حسن الحلوانی، نعیم بن حماد، ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن سفیان، محمد بن یحییٰ، نعیم بن حماد، ابو داؤد الطیلسی، شعبہ، یونس بن عبید بن کربہ ہیں کہ عمرو بن عبیدہ کاذب فی الحدیث تھا۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُفْيَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ *

۶۷۔ عمرو بن علی ابو حفص، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے دریافت کیا کہ عمرو بن عبیدہ کہتا ہے ہم سے حسن بصریؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عوف بن جمیلہ نے یہ سن تو کہنے لگے خدا کی قسم عمرو جھوٹا ہے وہ اس روایت سے اپنے خبیث عقیدہ کی تائید کرنا چاہتا ہے۔

۶۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ قُتِلَ لِعُوفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ إِنَّ عَمْرُو بْنَ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّيَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللَّهِ عَمْرُو وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلَى قَوْلِهِ الْحَبِثِ *

۶۸۔ عبید اللہ بن عمر اقواریری، حماد بن زید بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایوب کو لازم پکڑا تھا اور ان سے حدیث سنی تھی، ایوب کو ایک روز یہ شخص نظر نہ آیا تو اس پر حاضریں نے کہا اے ابو بکر (ان کی کنیت ہے) اس نے عمرو بن عبیدہ کی صحبت کو اختیار کیا ہے، حماد بیان کرتے ہیں ایک روز ہم ایوب کے ساتھ صبح کو بازار جا رہے تھے ایوب کو ایک آدمی ملے انہوں نے اس سے السلام علیک کرنے کے بعد دریافت کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اس شخص، حماد کہتے ہیں یعنی عمرو بن عبیدہ کے ساتھ زائد رہتے ہو، اس شخص نے جواب دیا ہاں اے ابو بکر وہ ہم سے عجیب عجیب باتیں بیان کرتا ہے، ایوب کہنے لگے ہم تو ایسے عجبات سے بھاگتے یا خوف کرتے ہیں۔

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَقَفَّذَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرُو بْنَ عَبِيدٍ قَالَ حَمَادٌ قَبِينَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّرُقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَمِعَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَنَغْنِي أَنْتَ لَزِمْتَ ذَلِكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَادٌ سَمَاءُ يَعْنِي عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يَجِينُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفَرٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ *

۶۹۔ حجاج بن شرع، سلیمان بن حرب، ابن زید حماد بیان کرتے ہیں ایوب سے کہا گیا عمرو بن عبیدہ حسن بصریؒ کی یہ روایت نقل کرتا ہے جو شخص نبیؐ کی گرد ہوش ہو جائے اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ ایوب نے کہ جھوٹ کہتا ہے

۶۹۔ وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِي حَمَادًا قَالَ قِيلَ لِأَيُّوبَ إِنَّ عَمْرُو بْنَ عَبِيدٍ رَوَى عَنْ لُحْسٍ قَالَ لَا يُحَدِّثُ السُّكْرَانُ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ

میں نے خود حسن بھری سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو شخص نبیؐ کی کریم ہوش ہو جائے اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۷۰۔ حجاج، سلیمان بن حرب، سلام بن ابی مطیع بیان کرتے ہیں کہ ابوب کو یہ اطلاع ملی کہ میں عمرو بن عبید کے پاس چلا کر تاہوں چنانچہ ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے بھلا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی دینداری کا تمہیں اعتبار نہیں اس کی روایت حدیث کا کیسے اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

۷۱۔ سمہ بن شیب، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں ہم سے عمرو بن عبید نے اختراع حدیث سے قبل حدیث بیان کی تھی۔

۷۲۔ عبید اللہ بن معاذ العمری، معاذ العمری نقل کرتے ہیں میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسطہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، شعبہ نے مجھے جواب لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو چھڑ دینا۔

۷۳۔ حلوانی، عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سمہ کے سامنے صالح مری کی حدیث جو ثابت سے مروی تھی بیان کی، حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہم کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہم نے بھی کہا کہ صالح جھوٹا ہے۔

۷۴۔ محمود بن غیلان، ابو داؤد کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبہ نے کہا جریر بن حازم سے جو کہہ دو کہ حسن بن عمرہ کی نقل کردہ کوئی روایت تمہارے لئے بیان کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا یہ کس طرح؟ کہنے لگے حسن نے بحوالہ حکم ہم سے بعض باتیں ایسی بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، میں نے شعبہ سے دریافت کیا وہ ایسی کونسی روایت ہے، کہنے لگے میں نے حکم سے دریافت کیا تھا کہ کیا شہداء واحد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، حکم نے جواب دیا نہیں

كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُحَدِّثُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيِّ *

۷۰۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ أَبِي مُطَيْعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ أَيْ أَنَبِيَّ عَمْرًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ *

۷۱۔ وَحَدَّثَنِي سَمَّةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ قَبْلَ أَنْ يُحَدِّثَ *

۷۲۔ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَمَزَقَ كِتَابِي *

۷۳۔ وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحِ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ *

۷۴۔ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ أَتَيْتُ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُتِلَ لِشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أُجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُتِلَ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ قُتِلَ لِلْحَكَمِ أَصْنَى السِّيِّ صَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي قَتْلَى أَحَدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أَنَسٍ

عَمَّاسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَذَفَّهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزُّنَا قَالَ يُصْنَى عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيثٍ مَنْ يُرَوَّى قَالَ يُرَوَّى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ *

پڑھی تھی لیکن حسن بن عمارہ نے بروایت حکم بحوالہ مقسم از ابن عباس بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز پڑھی اور پھر اُن کو دفن کیا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے حکم سے اولاد زنا کی نماز کا حکم دریافت کیا، حکم نے جواب دیا ہاں ایسے لوگوں پر نماز پڑھی جائے گی، میں نے دریافت کیا آپ کس کی روایت سے ایسے کہتے ہیں، فرمایا حسن بصری کی روایت سے لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث بحوالہ حکم بروایت یحییٰ بن جزار حضرت علیؑ سے نقل کی ہے (گویا کہ حسن بن عمارہ نے سند میں غلطی کی)۔

۷۵۔ حسن حلوانی، یزید بن ہارون نے زیاد بن میمون کا تذکرہ کر کے کہا میں قسم کھا چکا ہوں کہ اس کی روایت قبول نہ کروں گا اور خالد بن معدون کی روایت کو قابل اعتبار سمجھوں گا۔ ایک مرتبہ میں نے زیاد بن میمون سے ایک حدیث دریافت کی، زیاد نے بکر مزنی کے حوالہ سے بیان کی، دوبارہ جب میں اس سے ملا تو اس نے وہی حدیث بروایت مورق نقل کی، سہ بارہ ملاقات ہوئی تو وہی حدیث بروایت حسن بیان کی، ابن ہارون زیاد اور خالد دونوں کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الصمد سے سنا اور ان کے سامنے زیاد بن میمون کا تذکرہ کیا انہوں نے بھی اُسے جھوٹا قرار دیا۔

۷۶۔ محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد طیسی سے کہا کہ آپ عباد بن منصور کی روایت تو بکثرت بیان کرتے ہیں کیا آپ نے عطر فروش عورت کی وہ حدیث عباد سے نہیں سنی جو نضر بن سمیل نے ہم سے بیان کی تھی، ابو داؤد یہ سن کر بولے خاموش ہو جاؤ، ایک بار میں اور عبد الرحمن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے تھے اور اس سے دریافت کیا تھا کہ یہ تمام حدیثیں تم بروایت انسؓ بیان کرتے ہو (کہاں تک درست ہیں) زیاد نے جواب دیا اگر کوئی شخص کوئی قصور کرے اور پھر توبہ کر لے تو کیا تمہاری دونوں کی رائے میں اللہ تعالیٰ اس کی

۷۵- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَقَالَ خَفْتُ نَأْيَ أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدُونٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرِ الْمَزْنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُورِقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَيَّ لَكُذِبَ قَالَ الْحُلَوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذَكَرْتُ عَنْهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَنَسَبَهُ إِلَيَّ لَكُذِبَ *

۷۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عِبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ لِي اسْكُتْ فَإِنَّا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرَوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ

النَّاسُ فَأَتَيْنَا لَا تَعْمَانُ أَيُّ نَمَ أَلْقَى أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَسَعَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَمَرَّ كَنَاهُ *

توبہ کو قبول نہ کرے گا، ہم نے کہا بیشک قبول کرے گا، زیاد نے کہا میں نے حدیث کا کوئی چھوٹا بڑا حصہ حضرت انسؓ سے نہیں سنا اور لوگ اگرچہ واقف نہیں مگر تم دونوں واقف ہو کہ میں انسؓ سے کبھی نہیں ملا اور نہ اُن کا زمانہ پایا۔ ابو داؤد بیان کرتے ہیں کچھ زمانہ کے بعد ہمیں پھر احادیث ملی کہ زیاد پھر حضرت انسؓ کی روایتیں بیان کرتا ہے، میں اور عبد الرحمن مہدی اس کے پاس گئے تو کہنے لگا کہ میں توبہ کرتا ہوں لیکن پھر وہ اسی طرح احادیث بیان کرنے لگا۔ بالآخر ہم نے اُسے چھوڑ دیا۔

۷۷۔ حسن الحلوانی، شاہ بیان کرتے ہیں عبد القدوس نے ہم سے بیان کیا کہ سوید بن عقیقہ کہتے تھے (حال تکہ عقلہ غلط ہے صحیح غفلہ ہے) اور شاہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد القدوس سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح کو عرض میں بنانے سے منع فرمایا ہے، ان سے اس کا مطلب دریافت کیا گیا، فرمایا مطلب یہ ہے کہ دیوار میں ہوا آنے کے لئے کوئی دریچہ نہ بنایا جائے (یہ بھی ان کی غلطی ہے اصل الفاظ روح اور غرض ہیں مطلب یہ کہ ذی روح کو نشانہ نہ بنانا چاہئے) امام مسلمؒ فرماتے ہیں میں نے عبید اللہ بن عمر القواریری سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حماد بن زید نے ایک شخص سے جو کہ مہدی بن ہلال کے پاس چند روز بیٹھا تھا اشارہ کر کے کہا کہ یہ نمکین چشمہ تمہاری طرف سے پھوٹ نکلا ہے، اس شخص نے کہا ہاں ابوا سلعیل ایسا ہی ہے۔

۷۷- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقِصَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ الرُّوحُ عَرَضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرُّوحُ وَسَمِعْتُ عَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ ابْنِ هِبَالٍ بِأَيَّامِ مَا هَذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةِ إِلَيَّ نَبَعْتُ قَبْسُكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ *

۷۸- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَغْنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ *

۷۹- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحَمَزَةُ الزُّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ نَحْنُ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ عِيَّاشُ

۷۸۔ حسن حلوانی، عفان، ابو عوانہ بیان کرتے ہیں مجھے جو حدیث حسن کی روایت سے پہنچی میں اسے فوراً ابان بن عیاش کے پاس لے کر پہنچا اور ابان نے فوراً وہ حدیث مجھے پڑھ کر سنادی۔

۷۹۔ علی بن مسہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور حمزہ الزیات نے تقریباً ایک ہزار حدیثیں ابان بن عیاش سے سنی، کچھ روز کے بعد جب میری ملاقات حمزہ سے ہوئی تو انہوں نے

مجھے بتلایا کہ میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے ابان سے سنی ہوئی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیں لیکن حضورؐ نے سوائے قلیل مقدار یعنی پانچ یا چھ احادیث کے علاوہ اور احادیث کو نہیں پہچانا۔

۸۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ذکر کیا بن عدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو اسحاق فزاری نے کہا بقیہ کی وہ روایات جو مشہور حضرات سے منقول ہوں انہیں لکھ لینا اور جو غیر معروف حضرات سے منقول ہوں انہیں نہ قبول کرنا لیکن اسماعیل بن عیاش کی کوئی روایت نہ لینا (۱) خواہ مشہور حضرات سے منقول ہو یا غیر مشہور حضرات سے۔

۸۱۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، عبد اللہ ابن مبارک فرماتے ہیں بقیہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ناموں کو کنبیوں کے ساتھ اور کنبیوں کو ناموں کے ساتھ نہ تبدیل کرے۔ ایک زمانہ تک وہ ہم سے ابو سعید وحاطی سے روایت بیان کرتا رہا غور کے بعد معلوم ہوا کہ وہ عبد القدوس ہے (جو کہ فن حدیث میں غیر معتبر ہے)۔

۸۲۔ احمد بن یوسف الازدی، عبد الرزاق بیان کرتے ہیں میں نے ابن مبارک کو نہیں دیکھا کہ کسی کو صراحۃً کذاب کہتے ہوں ہاں عبد القدوس کو کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو نعیم سے سنان سے معلیٰ بن عرفان نے ابو داؤد کا قول نقل کیا کہ ہمارے سامنے ابن مسعودؓ جنگ صفین کے میدان میں نکل کر آئے تھے، ابو نعیم بولے تمہارا خیل ہے

فَقَبِيتُ حَمْرَةً فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَهْبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا حَمْسَةً أَوْ سِتَّةً *

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ أَكْتُبُ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوَيْ عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا رَوَيْ عَنْ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ *

۸۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ نَعَضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَعَمَ الرَّحْلُ بَقِيَّةَ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِي وَيُسَمِّي الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ *

۸۲۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفَصِّحُ بِقَوْلِهِ كَذَابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ كَذَابٌ *

۸۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَعِيمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنُ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصَفِينٍ فَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ أَتَرَاهُ

(۱) حضرت اسماعیل بن عیاش کے بارے میں ابو اسحاق فزاری کا یہ قول جمہور ائمہ کے اقوال سے مختلف ہے اس لئے کہ بڑے بڑے ائمہ جرح و تعدیل نے ان کی توثیق فرمائی ہے اور انہیں قابل اعتماد شمار فرمایا ہے۔ ان میں حضرت یحییٰ بن معین، امام بخاری، عمرو بن علی، امام ترمذی اور ابو خاتم جیسے حضرات شامل ہیں۔

بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ *

۸۴- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبِيٍّ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَانَ بْنِ مُسْنِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا كَيْسٌ بَشْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبَيْتَهُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلَكِنَّهُ حَكَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِبَشْتٍ *

۸۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكُ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِي الْخُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هَوْدَاءِ الْحُمَسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثَقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثَقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي *

۸۶- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ مِنْهُمَا *

۸۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الطَّلَقَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولًا لَوْ خَيْرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أُلْقَى عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ لَخَيْرْتُ أَنْ أُلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ نَعْرَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ *

کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر آئے ہوں گے۔

۸۴- عمرو بن علی، حسن حلوانی، عفان بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم اسماعیل بن علیہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کی روایت بیان کی، میں نے کہا وہ غیر معتبر شخص ہے، عفان کہتے ہیں کہ وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے، اس پر اسماعیل بولے انہوں نے غیبت نہیں کی بلکہ اس چیز کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر معتبر ہے۔

۸۵- ابو جعفر الدارمی، بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمن جو کہ سعید بن مسیب سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے متعلق دریافت کیا، فرمایا وہ غیر معتبر ہیں اور ابی الخویرث کے متعلق فرمایا وہ غیر معتبر ہیں اور اس شعبہ کے متعلق جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں اور حرم بن عثمان کے متعلق پوچھ تو جواب دیا یہ حضرت بھی غیر معتبر ہیں غرض کہ ام مالک سے میں نے ان پانچوں حضرات کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا یہ اپنی احادیث میں معتبر نہیں ہیں، میں نے ایک اور شخص کے متعلق دریافت کیا جس کا نام بھول گیا، فرمایا کیا تم نے اس کا نام میری کتابوں میں دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا اگر وہ ثقہ ہو تا تو اس کا نام تم میری کتابوں میں دیکھتے۔

۸۶- فضل بن سہل، یحییٰ بن معین، حجاج بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے ہم سے شرحبیل بن سعد کی روایت بیان کی مگر شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

۸۷- محمد بن عبداللہ بن قہراز، ابواسحاق طالقانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک سے سنا فرمایا ہے تھے کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ اول جنت میں داخل ہوں یا اول عبداللہ بن محرز سے ملاقات کروں تو میں اول عبداللہ بن محرز سے ملاقات کو پسند کرتا اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوتا مگر جب میں نے اسے دیکھا تو (اونٹ وغیرہ) کی میٹھی مجھے اس

سے زائد محبوب معلوم ہوئی۔

۸۸۔ فضل بن سہل، ولید بن صالح، عبید اللہ بن عمرو نے کہا زید بن ابی ائیسہ کا قول ہے کہ میرے بھائی (یحییٰ) کی روایت نہ لیا کرو۔

۸۹۔ احمد بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبد السلام ابو اصبی، عبد اللہ بن جعفر الرقی، عبید اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی ائیسہ کذاب تھا۔

۹۰۔ احمد بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ فرقہ کا تذکرہ ایوب کے سامنے کیا گیا، ایوب نے کہا فرقہ حدیث کا اہل نہیں ہے۔

۹۱۔ عبد الرحمن بن بشر العبدي، یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو یحییٰ نے محمد بن عبد اللہ کی بہت زیادہ تضعیف کی، یحییٰ سے کہا گیا کہ کیا یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف فی الحدیث ہے، جواب دیا ہاں میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر کی حدیث نہیں بیان کرے گا۔

۹۲۔ بشر بن الحکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے سنا کہ انہوں نے حکیم بن جبیر اور عبد الہی کی تضعیف کی اور یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کی بھی تضعیف کی اور ان کے متعلق تو یہاں تک بھی فرمایا کہ ان کی روایت کردہ حدیث ریح کی طرح ہے۔ ابن سعید نے موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کی بھی تضعیف کی ہے، حسن بن عیسیٰ کہتے ہیں مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا تھا جس وقت تم جریہ کے پاس جاؤ تو ان کا تمام علم لکھ لینا مگر تین حضرات کی روایت کردہ احادیث نہ لکھنا عبیدہ بن مقب، سری بن اسمعیل اور محمد بن سالم۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں ہم نے مذکورہ بالا سطور میں راویان

۸۸۔ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَحْيَى *

۸۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ لَسَّامِ الْوَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أَيْسَةَ كَذَابًا *

۹۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ فِرْقَةً عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ فِرْقَةً نِيسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ *

۹۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ الْقَطَّانِ ذَكَرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهُ جَدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضَعَّفَ مِنْ يَعْقُوبَ بْنَ عَطَاءٍ قَالَ بَعَمَّ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ *

۹۲۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ الْقَطَّانِ ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ لُغْنَى وَضَعَّفَ يَحْيَى ابْنَ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَضَعَّفَ مُوسَى بْنُ دَهْقَانَ وَعِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيُّ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيَّ حَرِيرٌ فَاتَّكِبْ عَنْهُمْ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكُتِبْ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ ابْنِ مُعْتَبِرٍ وَالسَّرَّيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ *

قَالَ مُسْلِمٌ وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ

فِي مُتَهَمِي رُؤَاةِ الْحَدِيثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ
مَعَايِهِمْ كَثِيرٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى
اسْتِقْصَائِهِ وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةً لِمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ
مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذَلِكَ وَبَيَّنَّا وَإِنَّمَا
أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكُشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُؤَاةِ
الْحَدِيثِ وَنَاقِبِي الْأَخْبَارِ وَأَفْتَوْا بِذَلِكَ حِينَ
سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْحَظَرِ إِذَا الْأَخْبَارُ فِي
أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ
أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيْبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاوي
لَهَا لَيْسَ بِمَعْبُودٍ لِلصَّدَقِ وَالْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى
الرَّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يَبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ
مِمَّنْ حَقَّ مَعْرِفَتُهُ كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذَلِكَ عَشَا
لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ
سَمِعَ بَلَدَ الْأَخْبَارِ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ
نَعَضَهَا وَلَعْنَهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا
مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصَّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثَّقَاتِ وَأَهْلِ
الْفَتَاوَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ
بِثِقَةٍ وَلَا مَقْنَعٍ وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعْرَجُ مِنْ
النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ
الضَّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ وَيَعْتَنِدُ بِرِوَايَتِهَا
بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُنِ وَالضَّعْفِ إِلَى
أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا وَالْعَيْتَادِ بِهَا
إِرَادَةُ التَّكْثُرِ بِذَلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَلَئِنْ يُقَالَ مَا
أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فَلَانٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَالْفَ مِنْ
الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هَذَا الْمَذْهَبَ
وَسَلَّكَ هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ
بِأَنْ يُسَمَّى جَاهِلًا أَوْ لَى مَنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى
عِلْمٍ*

حدیث کے جو معایب لکھے ہیں اور ناقلین اخبار پر جو تبصرہ کیا
ہے وہ بصیرت والا دماغ رکھنے والے کے لئے بہت کافی ہے۔
اگر وہ کل تنقیدات ذکر کر دی جائیں جو علماء نے راویان حدیث
کے متعلق بیان کی ہیں اور عدل و جرح کی وہ تمام تشریحات
بیان کی جائیں جو ماہرین حدیث نے مفصل بیان کی ہیں تو
موجب طوالت ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ علماء
حدیث نے خود بھی انتہائی کوشش سے راویان حدیث اور
ناقلین اخبار کے احوال و عیوب کی پردہ کشی کی ہے اور اس
کے جواز بلکہ ضروری ہونے پر فتویٰ بھی دیا ہے اس لئے کہ اس
میں عظیم الشان ثواب ہے کیونکہ اخبار واحدیت ہی سے حلت
حرمت، امر نہی اور ترغیب و ترہیب کے احکامات معلوم
ہوتے ہیں اب اگر راوی خود صداقت و امانت کا حامل نہ ہو اور
پھر کسی حدیث کو نقل کرے اور دوسرا شخص اپنے نچلے طبقے
کے سامنے اس کی بیان کردہ روایت نقل کرے اور اوّل راوی
کے احوال معلوم ہونے کے باوجود ذیل کے طبقے سے مخفی
رکھے اور کوئی تنقید و تبصرہ اور اظہار نہ کرے تو یہ کھانا ہوا گندہ
اہل اسلام کی خیانت اور دینی نقصان ہے کیونکہ حدیث کو سننے
والوں کی ایک غیر معمولی جماعت اس پر عمل کرے گی (اور
اپنی لاعلمی کی بنا پر گنہگار ہوگی) کیونکہ واقع میں وہ حدیث ہی
نہیں یا کم از کم اس میں رد و بدل اور کمی بیشی کر دی گئی ہے جن
کی اکثریت جھوٹی ہے کہ اس کی کوئی اصلیت ہے۔ علاوہ ازیں
جب معتبر اور ثقہ راویوں کی روایت کردہ صحیح احادیث ہی غیر
معمولی کثرت اور کفایت رکھتی ہیں پھر کیوں غیر معتبر مجروح
ناقلوں کی روایت کی طرف توجہ کی جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ
اب اتنی وضاحت کے بعد اور اس ضعف و کمزوری ثابت
کرنے کے بعد اب کوئی شخص ضعیف الاسناد احادیث کو اہمیت
نہ دے گا اور نہ ان کی روایت کی پروا کرے گا ہاں ایک وجہ
ضعیف الاسناد احادیث کو نقل کرنے کی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ

جب صحیح اور غلط تمام حدیثیں لوگوں کے سامنے بیان کی جائیں
تو ان کے دماغوں میں یہ بات ضرور پیدا ہوگی کہ اس شخص کو
کس قدر احادیث یاد ہیں اور اس کا علم کتنا وسیع ہے اور فن
حدیث میں اس کی کس قدر تالیفات ہیں لیکن اہل علم اور
عقلاء کے نزدیک ایسے عالم کو جاہل کہا جائے گا اور اس کی اس
وسعت علمی کو نادانی سے تعبیر کیا جائے گا۔

باب (۴) حدیث معنعن کے حجت ہونے پر دلائل۔

ہمارے زمانہ کے بعض دعویدار ان علم کا حدیثوں کی صحت اور
غصی اور ایسے ہی راویان حدیث کی جرح و تعدیل کے متعلق
یہ خیال ہے کہ غلط حدیثوں اور مجروح راویوں کی طرف توجہ
نہ کی جائے اگر ہم اس قول کے بیان اور اس کے افساد کے
تذکرہ سے اعراض کریں گے تو یہ عمدہ اور بہترین تجویز ہے
اس لئے قول متروک سے اس کے ذکر سے قبل ہی اعراض
کرنا اولیٰ اور بہتر ہے اور یہ بھی مناسب ہے کہ اس بیکار قول
کے تذکرہ سے جاہلوں کو اس پر نہ مطمح کیا جائے۔ مگر جب
ہمیں اس کے انجام کی برائیوں اور جاہلوں کے اس پر فریفتہ
ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوا اس لئے کہ جاہل طبقہ نئی نئی تعجب
خیز روایتوں کا زیادہ، دندادہ غلط گو طبقہ کے غلط اقوال اور
کاذبوں کے خود تراشیدہ اقوال کا زیادہ معتقد ہوتا ہے لہذا
مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجروح راوی کے احوال کا
تذکرہ بقدر کفایت کر دیا جائے اور حتیٰ الوسع اس کے اقوال کی
تردید کر دی جائے تاکہ عوام کے لئے فائدہ مند اور انجام کے
اعتبار سے بہتر ثابت ہو۔ چنانچہ مدعی مذکور کا یہ خیال ہے کہ
جس حدیث کی اسناد میں فلاں عن فلاں ہو اور اس نے گمان
کے موافق یہ حدیث بیان کی ہو اور تحقیقی طور پر یہ بھی

(۴) بَابُ صِحَّةِ الْإِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ
الْمُعْنَعَنِ إِذَا أَمَكَنَ لِقَاءَ الْمُعْنَعَيْنِ وَلَمْ
يَكُنْ فِيهِمْ مُدْلِسٌ *

وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ مُتَحَبِّبِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ
عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلِ
لَوْ صَرَّحْتُ عَنْ حِكَايَتِهِ وَذَكَرْتُ فُسَادَهُ صَفْحًا
لَكَانَ رَأْيَا مَبْنِيًّا وَمَذْهَبًا صَحِيحًا بِدِ الْإِعْرَاصِ
عَنِ الْقَوْلِ الْمَطْرُوحِ أُخْرَى لِإِمَانَتِهِ وَإِحْصَالِ ذِكْرِ
قَائِلِهِ وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ تَسْبِيحًا لِلْجَهْلِ
عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ
وَأَغْتَرَارِ الْجَهَنَةِ بِمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ وَإِسْرَاعِهِمْ
إِلَى اعْتِقَادِ خَطَا الْمُخْطِئِينَ وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ
عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأَيْنَا الْكُشْفَ عَنْ فُسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ
مَقَالَتِهِ بِقَدَرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ أَحْدَى عَلَى
الْأَنَامِ وَأَحْمَدُ لِعَاقِبَةٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ
الَّذِي افْتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ
وَالْإِحْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوَيْتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ
فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ
كَانَا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَخَازِرٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ
أَبْدَى رَوَى الرَّأْيِ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ
مِنْهُ وَشَافَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْمَ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا

وَلَمْ يَحْذَرْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهَا التَّقْيَا
قَطُّ أَوْ تَشَافَهًا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ
بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمَجِيءُ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ
الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ اجْتَمَعَا مِنْ ذَهْرِهِمَا مَرَّةً
فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهًا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ
خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا وَتَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ
ذَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ ذَلِكَ
وَلَمْ تَأْتِ رَوَايَةٌ صَحِيحَةً تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاويَ
عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهِ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ
يَكُنْ فِي نَفْلِهِ الْخَبَرُ عَنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمٌ ذَلِكَ
وَالْمُرُّ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةً وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ
مَوْقُوفًا حَتَّى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِنْ
لَحْدِيثٍ قَلٌّ أَوْ كَثَرٌ فِي رَوَايَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَ *

ب. صِحَّةُ الْاِجْتِمَاعِ بِالْحَدِيثِ الْمُعْتَمَدِ وَهَذَا
الْقَوْلُ يُرْجَحُكَ اللَّهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلُ
بُخَارِيٍّ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا
مُسْتَعْدِلُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ
الْمُتَّفِقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ
وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ يَقَعُ رَوَى
عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزٌ مُمَكِّنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ
وَالسَّمَاعُ مِنْهُ يَكُونُهُمَا جَمِيعًا كَمَا فِي عَصَرِ
وَاجِبٍ وَإِنْ سَمِ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنََّّهُمَا اجْتَمَعَا
وَنَا تَشَافَهًا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا
لَازِمَةٌ إِنْ أَنْ يَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ أَنَّ هَذَا
نَرَوَى لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ
شَيْئًا فَأَمَّا وَالْمُرُّ مِنْهُمْ عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي
فَسَرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ
الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيْنَا فَيَقَالُ لِمُخْتَرَعِ هَذَا الْقَوْلِ

معلوم ہو جائے کہ راوی اور وہ شخص جس سے روایت کی گئی
ہے دونوں ہم عصر تھے اور یہ بھی جائز ہو کہ مؤخر انداز سے
مقدم الذکر نے حدیث کی سماعت کی ہے اور دونوں کی
ملاقات ہونا ممکن ہو لیکن ہمیں کوئی روایت ایسی معلوم نہ
ہوئی ہو کہ دونوں کی کبھی ملاقات یا کم از کم ایک بار بھی
بالمشافہ گفتگو ہوئی ہو اور ایسی کوئی خبر اور نقل نہ ہو جس سے
ہمیں کم از کم ان کے ایک بار باہم ملنے کا یقین آجائے تو
صرف احتمال اور امکان ملاقات کافی نہیں اور ایسی روایت
قابل اعتبار نہیں۔ ہم کہتے ہیں ایسی روایت ضرور قابل حجت
ہے زیادہ سے زیادہ روایت اول پر جا کر ٹھہر جائے گی اور اسے
موقوف کیا جائے گا قول مذکور بالکل خود تراشیدہ اور اختراعی
ہے سلف میں سے کسی عالم حدیث نے اس کا تذکرہ نہیں کیا
بلکہ متقدمین و متاخرین کا تو اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ
جو ثقہ عادل شخص دوسرے ثقہ عادل کی روایت سے کوئی
حدیث بیان کرے اور دونوں کی باہمی ملاقات ایک دوسرے
سے ملنا اور سماعت کرنا ممکن ہو تو ایسی احادیث اور روایت
معتبر اور قابل حجت ہیں اگرچہ کسی خبر اور روایت سے یہ
معلوم نہ ہو کہ دونوں کی ملاقات ہوئی ہے اور بالمشافہ دونوں
نے گفتگو کی ہے۔ ہاں اگر کھلا ہوا ثبوت اس امر کا ہو کہ راوی
کی مروی حدیث سے ملاقات ہی نہیں ہوئی ہے یا مدت ہوئی
ہے مگر آپس میں کلام نہیں ہوا ہے تو بے شک یہ روایت
قابل اعتبار نہ ہوگی ورنہ ابہام اور امکان ملاقات کی شکل میں
تو ضرور قابل حجت ہوگی۔ ہم قائل مذکور سے ایک سوال
کرتے ہیں کہ یہ تو آپ کو بھی تسلیم ہے کہ معتبر ثقہ کی
روایت دوسرے ثقہ معتبر شخص کے توسط سے صحیح اور زہم
العمل ہے لیکن آپ نے اپنی طرف سے اس میں یہ شرط زائد
کر دی کہ کسی طرح دونوں کی کم از کم ایک مرتبہ ملاقات کا علم
ہونا ضروری ہے۔ تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ یہ شرط علماء

لَدِي وَصَفَتْ مَقَالَتَهُ أَوْ لَبَذَابٌ عَنْهُ قَدْ أُعْصِيَتْ
 فِي جُمْلَتِهِ قَوْلُكَ أَنَّ حَبْرَ الْوَاحِدِ التَّقَى عَنِ
 الْوَاحِدِ التَّقَى حُجَّةٌ يَزْمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ أَدْخَلَتْ
 فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدَ فَقُلْتُ حَتَّى نَعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا
 تَقَفَا مَرَّةً فَصَاعِدٌ أَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ
 هَذَا الشَّرْطَ بِيَدِي شَرْطَتُهُ عَنْ أَحَدٍ يَزْمُ قَوْلُهُ
 وَإِنَّ فَهْمَهُ دَلِيلٌ عَلَى مَا زَعَمْتُ فَإِنْ ادَّعَى قَوْلُ
 أَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ السَّيْفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ
 لَشَرْيْطَةٍ فِي تَثْبِيهِ الْخَبَرِ صَوْلِبَ بِهِ وَلَكِنْ يَجِدُ
 هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلَى إِجَادِهِ سَبِيلًا وَإِنْ هُوَ ادَّعَى
 بِيَمِينِ رَعْمِهِ دَلِيلٌ يَحْتَاجُ بِهِ قِيلَ لَهُ وَمَا ذَلِكَ بِدَلِيلٍ
 فَإِنْ قَالَ قَوْلُهُ بِلَايَ وَجَدْتُ رُوَّةً لَأَعْدَارٍ قَدِيمَةٍ
 وَحَدِيثٌ يَرَوِي حَدِيثَهُمْ عَنْ لُحَرٍ لِحَدِيثٍ وَمَا
 يُعِينُهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَمَا رَأَيْتُهُمْ
 سَخَرُوا رُوْيَةَ الْحَدِيثِ نِسْبَتُهُمْ هَكَذَا عَنِ
 الْبَارِسِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمَرْسَلِ مِنَ الرُّوَايَاتِ
 فِي أَصْلِ قَوْلِهِ وَقَوْلِهِ هَلْ نَعْلَمُ بِأَخْبَارِ لَيْسَ
 بِحُجَّةٍ احْتَجَّتْ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ إِلَى
 تَبْحُثِ عَنْ سَمَاعٍ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَاوِيهِ
 قَدْ أَنَا هَجَمْتُ عَلَى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَذْنِي شَيْءٌ
 تَبَيَّنَ عَنْهُ عِنْدِي بِذَلِكَ جَمِيعُ مَا يَرَوِي عَنْهُ بَعْدَ
 فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذَلِكَ أَوْ قَفْتُ الْخَبَرَ وَنَهْ
 يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعٌ حُجَّةٌ بِإِمْكَانِ الْبَارِسَالِ فِيهِ
 فَيَقَارَ لَهُ فَإِنْ كُنْتَ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِ الْخَبَرِ
 وَتَرْكِتِ الْإِحْتِجَاجِ بِهِ إِمْكَانِ الْبَارِسَالِ فِيهِ
 سَمِعْتُ أَنْ لَا تُثَبِّتَ إِسْنَادًا مُعْتَمَدًا حَتَّى تَرَى فِيهِ
 سَمَاعٍ مِنْ وَبِهِ بَلَى أَخْبَرَهُ *

وَذَلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ

صف میں سے کس نے لگائی ہے یا آپ کے پاس اس اختراع
 اور اضافہ کی کوئی دلیل ہے اول شق تو یقینی طور پر معدوم ہے
 اور شق ثانی بھی آپ ثابت نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے کہ آپ
 اپنے قول کے ثبوت میں یہ دیں پیش کریں کہ روایان
 حدیث نے بہت سی روایتیں اس طرح بھی پیش کی ہیں اور
 روایت کرتے وقت یہ الفاظ بھی استعمال کئے ہیں کہ میں یہ
 حدیث فلاں راوی کی وسط سے بیان کر رہا ہوں اور پھر
 علماء حدیث کو یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ اس راوی کی مروی
 عنہ سے نہ مدت ہوئی نہ اس نے اس کو دیکھا ہے نہ اس سے
 سماعت کی ہے ایسی حدیث کو ماہرین فن نے مرسل کے نام
 سے موسوم کیا ہے اور مرسل بالتحقق قابلِ حجت اور ناقص
 اعتبار نہیں۔ اس سبب میں نے بھی شرط لگائی کہ ہر راوی کا
 اپنے راوی سے سماع ضروری ہے اب اگر ہم کو کسی طریقہ
 سے اس بات کا کچھ بھی ثبوت مل گیا اور کسی خبر اور روایت
 سے معلوم ہو گیا کہ اس راوی نے اپنے راوی سے سماعت کی
 ہے تو پھر اس کی کل روایت کردہ احادیث قابلِ اعتبار ہوں گی
 اور اگر ہم کو اس کا علم نہ ہو مگر تو ایسی حدیث کو ہم موقوف
 چھوڑ دیں گے اور قابلِ حجت نہ سمجھیں گے کیونکہ مرسل
 ہونے کا احتمال باقی ہے۔ ہم جواباً کہتے ہیں کہ آپ کی تقریر
 سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جن اسناد میں عن عن کا لفظ آئے
 (یعنی فلاں راوی نے فلاں کے ذریعہ سے یہ حدیث بیان کی
 ہے) تو وہ اسناد جب تک اول سے آخر تک سماع ثابت نہ ہو
 قابلِ اعتبار نہ ہوں گی مثلاً کوئی حدیث اس طرح آئے عن
 ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ تو یہ اسناد معتبر نہ
 ہوئی تاوقتیکہ ہشام یہ لفظ نہ کہیں کہ میں نے عروہ سے نہ
 یہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا اور یہ عروہ یہ نہ کہیں کہ میں نے
 عائشہ سے خود سنا ہے یا عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ
 ممکن ہے کہ ہشام اور عروہ کے درمیان تیسرے شخص راوی ہو

اور ہشام نے خود عروہ سے نہ سنا ہو جبکہ ان دونوں کے درمیان سماعت کا تذکرہ ہی نہیں اور پھر یہ کہ ہشام کا مقصود یہ ہو کہ حدیث مرسل رہے اسی سبب انہوں نے بیچ و بے آدمی کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ اور یہ شکل جیسا کہ ہشام اور عروہ میں متفق ہو سکتی ہے اسی طرح عروہ اور عائشہ کے درمیان بھی ممکن ہے۔ مزید برآں ایک بات یہ بھی ہے کہ جس حدیث کی اسناد میں سماعت کا تذکرہ نہ ہو (تو وہ ناقابل اعتبار ہوگی) اگرچہ ہمیں یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس راوی نے مروی عنہ سے بہت سی روایتیں خود سماعت کی ہیں کیونکہ اس خاص حدیث کی سماعت کا اظہار اس نے خود سے نہیں کیا اس لئے ممکن ہے کہ مرسل ہو اور ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص دوسرے سے بعض حدیثیں سنے اور بیان کرتے وقت کسی حدیث کی اسناد میں تو کہہ دے کہ میں نے فلاں شخص سے سنی ہے اور کسی حدیث کو مرسل چھوڑ دے اور اسناد میں مروی عنہ کا نام نہ لے بلکہ مروی عنہ سے اوپر وائے راوی کا نام ظاہر کر دے اور یہ فقط ممکن ہی نہیں بلکہ بہت سی حدیثوں میں ایسا ہے اور ثقہ محدثین اور علماء کرام کے نزدیک یہ چیز قابل اعتبار ہے۔ ہم ثبوت کے لئے چند مثالیں پیش کرتے ہیں چنانچہ ابوبختیاری، ابن مبارک، وکیع، ابن نمیر اور ایک جماعت نے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور عروہ نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ میرے پاس عمدہ خوشبو ہوا کرتی تھی وہ لگایا کرتی تھی۔ لیکن اس حدیث کو لیث بن سعد، داؤد الطرار، حمید بن اسود، وہیب بن خالد اور ابواسامہ نے ہشام کی روایت سے اس طرح بیان کیا ہے کہ ہشام کہتے ہیں مجھ سے عثمان بن عروہ نے بیان کیا اور عثمان نے عروہ کی روایت سے اور عروہ نے حضرت عائشہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَيَقْبِرُ نَعْمُ أَنْ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَحْزُرُ إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ فِي رَوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تَبَتُّ الرُّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسَيِّدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَمَا يُمَكِّنُ ذَلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمَكِّنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ بِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعٍ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمُعَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرُّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِيَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّي مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشِطُ أَحْيَانًا فَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرَكَ الْإِسْنَادَ وَمَا قُلْتُ مِنْ هَذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيزٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَائِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رَوَايَاتِهِمْ عَلَى الْحِفَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرِ مِثْلِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَإِسْمَاعِيلَ الْمُبَارَكِيَّ وَوَكَيْعَ وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبِّهِ وَلِحَرَمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ

اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اور دوسری روایت ہشام کی ہے وہ اپنے والد عروہ اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی۔ اسی روایت کو یحییٰ ابن ابی کثیر نے زہری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عروہ سے اور عروہ نے بواسطہ عروہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں اور ایسے ہی تیسری روایت زہری اور صالح بن ابی حسن نے ابوسلمہ کے واسطہ سے عائشہ صدیقہؓ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے اس بوسہ کی روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عمر بن عبد العزیز نے بیان کیا اور انہیں عروہ نے بواسطہ عائشہؓ خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اور چوتھی روایت سفین بن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے کی ہے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔ اسی حدیث کو حماد بن زید نے عروہ سے انہوں نے باقر محمد بن علی سے اور انہوں نے بحوالہ جابرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس قسم کی احادیث بکثرت ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے باقی جو ہم نے بیان کر دیں وہی عقل وادوں کے لئے کافی ہیں۔

جس کا قول ہم نے اوپر بیان کر دیا تو جب حدیث کی خامی اور خرابی کی علت اس کے نزدیک یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہو تو اس سال ممکن ہے تو اس قول کے بموجب تمام ان روایتوں کے ساتھ جس میں ایک راوی کا سماع دوسرے راوی سے ہو چکا ہے حجت کا ترک

فَرَوَى هَذِهِ الرَّوَايَةَ بَعْثُهَا اللَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوَهْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعتَكَفَ يُذْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأَرْجِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بَعْثُهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هِيَ هَذَا الْحَبْرُ فِي الْقُنَّةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِلْيَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا النَّحْوُ فِي الرَّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِدَوِي الْفَهْمِ *

فَإِذَا كَانَتْ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوَهُّبِهِ إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّوَايَةَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا إِمَّا كَانَ إِبْرَاسِيلَ فِيهِ لَزَمَهُ تَرْكُ الْإِحتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرَوَايَةٍ مَنْ يُعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا

فِي نَفْسِ الْحَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنْ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُمْ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتُ يُرْسِيُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ وَتَارَاتُ يَنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسَيِّدُونَ الْحَبَرَ عَلَى هَيْفَةٍ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنَّزُولِ فِيهِ إِنْ نَزَلُوا وَبِالصُّعُودِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذَلِكَ عَنْهُمْ وَمَا عَيَّمْنَا أَحَدًا مِنْ أَيْمَةِ السَّنَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسَقَمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْنِيَانِيِّ وَابْنِ عَوْنٍ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ وَمَنْ عَدَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَشَوْا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدٌ مِنْ تَفَقُّدٍ مِنْهُمْ سَمَاعٍ رَوَاهُ أَحَدٌ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيلِ فِي الْحَدِيثِ وَشَهْرٌ بِهِ فَحَبِيبٌ يَسْتَحْتُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رَوَايَتِهِ وَيَتَفَقَّدُونَ ذَلِكَ مِنْهُ كَمَا تَنَزَّاهُ عَنْهُمْ عِيَّةُ التَّدْلِيلِ فَمَنْ بَقِيَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدْلَسٍ عَلَى الْمَوْجِهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذَلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمِعْنَا وَلَمْ نَسْمَعْ مِنَ الْأَئِمَّةِ* فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي رَوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حِفْظُنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ شَفَعَهُ حُذَيْفَةَ

کرنا لازم آتا ہے مگر اس شخص کے نزدیک تو وہی روایت قبل حجت ہوگی جس میں سماع کی تصریح ہو۔ کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ حدیث کے روایت کرنے والے اماموں کے احوال مختلف ہوتے ہیں کبھی تو وہ ارسال کرتے ہیں کہ جس سے انہوں نے سنا ہوتا ہے اس کا نام نہیں لیتے اور کبھی نشاط کی حالت میں ہوتے ہیں اور حدیث کی پوری سند جس طرح انہوں نے سنی ہوتی ہے بیان کر دیتے ہیں اور اتار چڑھاؤ تمام چیزیں بتلا دیتے ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اور ائمہ سلف جو احادیث بیان کرتے تھے اور اس کی صحت اور سقم کو دریافت کرتے تھے جیسا کہ ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبد الرحمن بن مہدی اور ان کے بعد والے حضرات۔ ان میں سے کسی سے اس شخص کے طریقہ پر جس کا قول ہم اوپر بیان کر چکے ہیں نہیں سنا کہ وہ اسناد حدیث میں سماع کی قید لگاتے ہوں البتہ جن حضرات نے راویوں کے سماع کی تحقیق کی ہے تو وہ راوی جو تدلیس میں مشہور ہیں۔ بے شک ان راویوں کے سماع سے بحث کرتے ہیں اور اس چیز کی تحقیق کرتے ہیں تاکہ ان سے تدلیس کا مرض دور ہو جائے لیکن جو راوی مدلس نہ ہو تو اس میں اس شخص کی طرح سماع کی تحقیق نہیں کرتے اور یہ چیز ہم نے کسی امام سے نہیں سنی خواہ وہ ائمہ کرام جن کا ہم نے تذکرہ کیا یا وہ کہ جن کا اس مقام پر ذکر نہیں ہو۔

اس قسم کی روایت میں عبد اللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حذیفہ بن الیمان اور ابو مسعود انصاری ان میں سے ہر ایک سے روایت کی ہے جسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کیا ہے مگر ان دونوں روایتوں میں اس چیز کی تصریح نہیں کہ عبد اللہ بن یزید نے ان دونوں حضرات سے سنا ہو اور نہ کسی روایت میں یہ چیز ملی کہ عبد اللہ، حذیفہ اور ابو مسعود

وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ
رُؤْيَيْهِ بَيْنَهُمَا فِي رِوَايَةٍ بَعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ
أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ مَضَى وَلَا مِنْ
أَدْرَكْنَا أَنَّهُ طَعَنَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ
رَوَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي
مَسْعُودٍ بَضْعَفٍ فِيهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا أَشَبَّهُهُمَا
عِنْدَ مَنْ لَقِينَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ مِنْ
صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيَّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا
نَقَلَ بِهَا وَالْإِحتِجَاجَ بِمَا أَنْتَ مِنْ سُنَنِ وَأَثَارِ
وَهِيَ فِي زَعْمٍ مِنْ حَكَمِنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ
مُهِمَّةٌ حَتَّى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّأْيِ عَمَّنْ رَوَى
وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدُّ الْأَخْبَارَ الصَّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ يَهْنُ بِرْغَمِ هَذَا الْقَائِلِ وَنَحْصِيهَا
عَجْرًا عَنْ تَقْصِي ذِكْرَهَا وَإِخْصَاصِهَا كُلَّهَا
وَلَكِنَّا أَحَبَبْنَا أَنْ نَنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ
سِمَةً لِمَا سَكَنَّا عَنْهُ مِنْهَا *

سے بالمشافہ ملے اور ان سے کوئی روایت سنی ہے اور نہ کسی
مقام پر یہ چیز دیکھی ہے کہ عبد اللہ نے کسی خاص روایت میں
ان دونوں کو دیکھا ہو مگر چونکہ عبد اللہ خود صحابی تھے اور ان
کے لئے اتنا تھا کہ ان دونوں حضرات سے ملاقات ممکن ہے
(اس لئے یہ روایتیں قابل قبول ہیں) اور کسی علم والے سے یہ
چیز نہیں سنی گئی نہ اگلے لوگوں سے اور نہ اُن سے کہ جن سے
ہم نے ملاقات کی ہے کہ ان دونوں حدیثوں کو جن میں
عبد اللہ نے حدیفہ اور ابو مسعود سے نقل کیا ہے صحت کیا ہو اور
انہیں ضعیف بتلایا ہو بلکہ ان ائمہ کے نزدیک جن سے ہم ملے
ہیں ان روایتوں کا شمار صحیح اور قوی احادیث میں ہے اور وہ ان کا
استعمال جائز سمجھتے ہیں اور ان سے حجت پکڑتے ہیں حالانکہ
یہی احادیث ان کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر بیان کیا ہے
جب تک کہ (عبد اللہ کا) حدیفہ اور ابو مسعود سے سماع تحقیق نہ
ہو وہابی اور بیکار ہیں۔ اور اگر ہم ان تمام احادیث کو جو اہل علم
کے نزدیک صحیح اور اس شخص کے نزدیک ضعیف ہیں بیان
کریں تو ہم بیان کرتے کرتے پریشان ہو جائیں گے مگر ہماری
خواہش یہ ہے کہ کچھ ان میں سے بیان کر دیں تاکہ بقیہ
حضرات کے لئے وہ نمونہ ہو سکیں۔

چنانچہ مجملہ ان اصحاب کے ابو عثمان نہدی اور ابو رافع صائغ
مدنی ہیں ان دونوں حضرات نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے بدری صحابیوں
سے ملے ہیں اور ان سے روایتیں کی ہیں۔ اور اس کے علاوہ
اور صحابہ کرامؓ سے حتیٰ کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی
روایت نقل کی ہے اور ان میں ہر ایک نے ابی بن کعبؓ سے
بھی روایت نقل کی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے، حالانکہ کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں
ہے کہ ان دونوں نے ابی بن کعبؓ کو دیکھا ہو اور ان سے کچھ
سنا ہو۔ اور ابو عمرو شیبانی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور رسول

وَهَذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ وَأَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ
وَهُمَا مَنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحَابَا أَصْحَابَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ
هَلُمَّ جَرًّا وَنَقِمَا عَنْهُمْ الْأَخْبَارَ حَتَّى نَزَلَا إِلَى مِثْلِ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوَيْهِمَا قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ
بَعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَابَنَا أَبْيَا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا وَأَسْنَدَ
أَبُو عَمْرٍو شَيْبَانِي وَهُوَ مِنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ
وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلًا وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ وَأَسْنَدُ عُبَيْدُ
بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدُ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَقَدْ
أَذْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ وَأَسْنَدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
لَيْلَى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَحِبَ
عَبِيًّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ رَبِيعُ بْنُ جَرَّاشٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ خُصَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَقَدْ سَمِعَ رَبِيعُ بْنُ عَلِيٍّ
بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَى عَنْهُ وَأَسْنَدُ رَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ النُّعْمَانُ بْنُ
أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدُ عَطَاءُ بْنُ
يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ سُبَيْمَانُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا وَأَسْنَدُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَادِيثَ فَكُلُّ هَؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْتُ
رَوَاتَهُمْ عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمَّيْتَهُمْ لَمْ يُحْفَظْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو انہر د تھا، اور ابو معمر
عبداللہ بن سخرہ۔ ان میں سے ہر ایک نے دو روایتیں ابو
مسعود انصاری سے نقل کی ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے۔ اور عبید بن عمیر نے ام المؤمنین ام سلمہ سے
ایک حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں پیدا ہوئے، اور قیس بن ابی حازم جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو مسعود انصاری سے تین
حدیثیں بیان کی ہیں اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ جس نے
حضرت عمرؓ سے سنا اور حضرت علیؓ کی صحبت میں رہا انس بن
مالک سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ربیع بن جرّاش نے
عمران بن حصین سے دو حدیثیں نقل کی ہیں اور انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسے ہی ابو بکرہ سے ایک
روایت اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
ربیع بن جرّاش نے حضرت علیؓ سے بھی سنا ہے اور ان سے
بھی روایت نقل کی ہے اور نافع بن جبیر بن مطعم نے ابو
شریح خزاعی سے ایک حدیث اور انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور نعمان بن ابی عیّاش نے ابو
سعید خدری کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
تین حدیثیں نقل کی ہیں اور عطاء بن یزید لیثی نے تمیم داری
سے ایک حدیث اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقل کی ہے اور سلیمان بن یسر نے بھی بواسطہ رافع بن
خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت نقل کی
ہے اور عبید الرحمن جمیری نے ابو ہریرہؓ سے کئی حدیثیں نقل
کی ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
۔ چنانچہ یہ سب تابعین جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے روایتیں
کی ہیں اور جن کی روایتیں ہم نے اوپر بیان کی ہیں ان کا سماع
صحیح ہے کسی معین روایت میں معلوم نہیں ہوا اور نہ ان کی

عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَمِنَاهُ مِنْهُمْ فِي رَوَايَةٍ بَعْضُهَا وَلَا
 أَنَّهُمْ لَقَوْهُمْ فِي نَفْسٍ حَبْرٍ بَعْثِيهِ وَهِيَ أَسَابِيذُ
 عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَحْبَارِ وَالرَّوَايَاتِ مِنْ
 صَحَاحِ الْأَسَانِيدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ
 وَلَا التَّمَسُّوا فِيهَا سَمَاعٌ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ إِذِ
 السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُمَكِّنٌ مِنْ صَاحِبِهِ
 غَيْرُ مُسْتَنَكِرٍ بِكُونِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ
 الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ وَكَانَ هَذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحَدَنَهُ
 الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْتُهُ فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِإِنْعِ
 الْبِي وَصَفَ أَقْلٌ مِنْ أَنْ يُعْرَجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ
 إِذْ كَانَ قَوْلًا مُحَدَّثًا وَكَلَامًا خَلْفًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ
 مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفٌ وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ
 خَلَفَ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرِ مِمَّا شَرَحْنَا
 إِذْ كَانَ قَدَرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلُهَا الْقَدَرُ الَّذِي
 وَصَفْنَاهُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَنِّي دَفْعَ مَا خَالَفَ
 مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ وَعَيْتِهِ التَّكْدَانُ *

ملاقات ان صحابہ سے کسی روایت سے ثابت ہوئی۔ ان تمام
 وجوہ کے پیش نظر یہ سب روایتیں حدیث اور روایت کے
 ماہرین (ائمہ حدیث) کے نزدیک معتبر اور صحیح اسناد ہیں۔
 اور ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے ان روایتوں کو ضعیف کہا ہو
 اور ان میں سماع کو تلاش کیا ہو۔ کیونکہ سماع ممکن ہے اور اس
 کا انکار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں تھے
 اور رہا وہ قول جس کا ہم اوپر تذکرہ کر چکے اور جسے اس شخص
 نے حدیث کی عداوت مذکورہ کے پیش نظر تصنیف کرنے
 کے لئے ایجاد کیا ہے اس قابل نہیں کہ اس کی جانب التفات
 کریں یا اس مقام پر اس کا تذکرہ کریں اس لئے کہ یہ قول بیغبط
 اور فاسد ہے اور کوئی علماء سلف میں سے اس کا قائل نہیں ہوا
 اور جو حضرات سلف کے بعد آئے ہیں انہوں نے بھی اس کا
 رد کیا ہے تو اس سے بڑھ کر اس قول کے رد کرنے کے لئے
 اور کیا دلیل ہو سکتی ہے اور جب اس قول اور اس کے قائل کی
 یہ وقعت ہوئی اور اللہ تعالیٰ علماء کے خلاف باتوں کے رد
 کرنے پر مددگار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

(فائدہ) حدیث معنی اسے کہتے ہیں کہ جس میں فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ ہو اور سماع و ملاقات کی تصریح نہ ہو تو اس میں شبہ رہ جاتا ہے کہ ایک
 راوی نے دوسرے سے سنا ہے یا نہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر علماء کرام کا اس کے حجت ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ اگر
 ایک راوی نے دوسرے کا زمانہ پایا ہو اور آپس میں سماع کا امکان ہو تو یہ روایت حجت اور اتصال پر محمول ہوگی۔ امام مسلم کا یہی مذہب ہے
 اور اس مقدمہ میں اسی چیز کو ثابت کیا ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ کم از کم ایک مرتبہ ایک
 راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات ثابت ہو جائے۔ علماء محققین نے اسی قول کو پسند کیا ہے اور امام مسلم کے مذہب کی تردید کی ہے اور یہی
 امام بخاری اور علی بن المدینی کا مسلک ہے۔ ۱۲ مترجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابُ الْإِيمَانِ

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج (اس کتاب کے مصنف) فرماتے ہیں ہم اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسی کو کافی سمجھتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ اور اللہ جل جلالہ کے علاوہ اور کوئی ذات توفیق عطا کرنے والی نہیں۔

۱۔ ا۔ ابو خثیمہ، زہیر بن حرب، وکیع، کھمس، عبد اللہ ابن بریدہ، یحییٰ بن یحمر۔ (تحویل) عبید اللہ بن معاذ عمیری، بواسطہ واند، کھمس، ابن بریدہ۔ یحییٰ بن یحمر بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ میں معبد جحفی نے انکار تقدیر کا قول اختیار کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبد الرحمن حمیری دونوں ساتھ حج پر عمرہ کے لئے روانہ ہوئے اور ہماری خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی مل جائے جن سے ہم اس چیز کے متعلق دریافت کریں جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں۔ اتفاق سے ہمیں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب مسجد کو جاتے ہوئے مل گئے۔ ہم دونوں نے انہیں دائیں اور بائیں سے گھیر لیا۔ چونکہ میرا خیال تھا کہ میرا اس تھی گفتگو کا موقع مجھے ہی دے گا اس لئے میں نے کلام کرنا شروع کیا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ ابن عمر کی کنیت ہے) ہماری طرف کچھ ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور علم کا شوق رکھتے اور اس کے متعلق باریکیاں نکالتے ہیں مگر ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر الہی کوئی چیز نہیں ہر بات بغیر تقدیر کے خود بخود ہوتی ہے۔ ابن عمر نے فرمایا اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ نہ میرا ان سے کوئی تعلق نہ ان کا مجھ سے اور قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کی ابن عمر قسم کھایا کرتا ہے اگر ان میں سے کسی کے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور وہ سب کے سب راہ خدا میں خیرات کر دے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی یہ خیرات

۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو خَثِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَكَيْعٌ وَكُهْمَسُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كُهْمَسٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيِّ فَأَنْصَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيُّ حَاجِّينَ أَوْ مُعْتَمِرِينَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفَّقَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاسْتَفْتَانَا أَنَا وَصَاحِبِي أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكْبُرُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقَسْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ طَهَرَ قَبْلَنَا نَاسٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ أَعْنَمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ لَنَا قَدْرًا وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنْفَ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أَوْلَيْكَ فَأَحْزِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَاءٌ مِنِّي وَالَّذِي يَخْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِحَدِيثِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ

قبول نہیں فرمائے گا تا وقتیکہ تقدیر پر ایمان نہ دے۔ اس کے بعد فرمایا مجھ سے میرے والد عمر بن الخطاب نے حدیث بیان کی ہے فرمایا ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتفاق سے ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بال سفر کا اس پر کوئی اثر (۱) نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانو بہ زانو ہو کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیے اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت و قوت پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا ایمان کے متعلق بتلائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے یہ معنی ہیں کہ تم خدا کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کو سچا جانو۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد دریافت کیا کہ احسان کی حقیقت بتلائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے

رَأَى الْخَصَّابَ قَالَ نَسِمًا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضَ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَسَسَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسَدْتُ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجَبْنَا لَهُ بِسُنَّةٍ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا أَسْئَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ مَرَاتِبِهَا قَالَ أَنْ تَبْدَأَ الْأُمَّةَ رَبَّتْهَا وَأَنْ تَرَى الْخُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي

(۱) اس واقعہ میں حضرت جبریل علیہ السلام کا مطلع نظریہ تھا کہ لوگوں کو حیرت میں ڈال کر اپنی شخصیت کو مکمل طور پر مخفی رکھ کر چنانچہ اوداؤ زانو ہو کر بیٹھے اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لئے اور سوال کرتے ہوئے یا رسول اللہ فرمایا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا شخص بڑا مہذب اور عظیم و تعظیم کے آداب سے واقف ہے اور بعد میں اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے، ورنہ محمد کہہ کر خطاب فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا شخص بدو اور دیہاتی ہے جو آداب سے عاری ہے۔ اسی طرح سوال کرنے سے ظاہر کیا کہ پوچھنے والا ہے اور سوال کا جواب سن کر تصدیق کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے تو پہلے ہی علم تھا۔ اسی طرح صاف ستھرے کپڑوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسافر نہیں مقامی آدمی ہے جو کہ قریب ہی سے آیا ہے اور صحابہ کرام اسے پہچانتے نہ تھے جس سے اس کا مسافر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

الْبَنِيَانُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنْ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْنَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَنَا كُمْ يَعْلَمُكُمْ دِينَكُمْ *

کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو خداوند تعالیٰ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا اب قیامت کے متعلق بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے زیادہ اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامت ہی بتا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت یہ ہیں کہ باندی اپنی مالک کو جنے گی اور برہنہ پائنگے مفلس چرواہے اونچے اونچے مکان بنا کر اترائیں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چل گیا۔ عمر فاروقؓ فرماتے ہیں میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس چیز سے بخوبی واقف ہیں۔ فرمایا جبریل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(فائدہ) ابن عمرؓ کا یہ قول قدر یہ کہ کافر ہونے پر صاف طور سے دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک جہل میں سارے تصوف اور سلوک کو جمع فرمادیا ہے کیونکہ تصوف کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ کو خدا سے محبت اور الفت پیدا ہو اور ہر وقت بندہ کے دل میں خدا کا خیل موجود رہے۔ یہ اعلیٰ مقام ہے کہ بندہ خدا کی ذات میں ایسا مستغرق ہو جائے کہ دل خدا سے لگا ہو اور آنکھ کان مردے کی آنکھ کان کی طرح کھلے ہوئے ہوں یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جو اولیاء کرام اور صوفیاء کو حاصل ہوتا ہے اور ان کی مقام یہ ہے کہ خدا کو ہر وقت حاضر و نظر سمجھے اور یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام حرکات سے باخبر اور سمجھ و بصیر ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام امور شریعت کو اس میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ۱۲

۲۔ محمد بن عبید العنبري، ابو کامل الحُدري، احمد ابن عہدہ، حماد بن زید، مطر الوراق، عبد اللہ ابن بریدہ۔ یحییٰ بن یحمر بیان کرتے ہیں کہ جب جھنی نے تقدیر کے متعلق گفت و شنید کی تو ہم نے اس کا انکار کیا، اس کے بعد میں نے اور حمید بن عبد الرحمن حمیری نے ایک حج کیا۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کے طریقہ پر ہے لیکن بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْحُدْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمْتُ مَعْبُدًا بِمَا تَكَلَّمْتُ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أُنْكَرْنَا ذَلِكَ قَالَ فَحَجَّجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيُّ حَجَّةً وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِيهِ بَعْضُ رِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ أَحْرَفُ *

۳۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، عثمان بن غیاث، عبد اللہ بن بریدہ۔ یحییٰ بن یحمر اور حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں

۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ اَنْ تُرِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَدْ كَرِهْنَا الْقَدْرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ كَتَخُو حَدِيثَهُمْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا *

۴- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُو حَدِيثَهُمْ *

۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بِسَمْعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي رُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِئًا لِنَاسٍ فَتَأَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْيَمْنُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَحْدِثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِجَاءُ

کہ ہم دونوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور ہم نے تقدیر اور اس کے متعلق جو کچھ لوگ بیان کرتے ہیں وہ ان کے سامنے بیان کیا، بقیہ حدیث پہلی ہی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں کمی زیادتی ہے۔

۴- حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، معتمر بواسطہ والد یحییٰ بن عمر، ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی حدیثوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابی حیان، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف فرماتے تھے اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کیا چیز ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ تم خدا کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین رکھو اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کو حق سمجھو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، فرض نماز قائم کرو اور جس قدر زکوٰۃ فرض ہے وہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے دریافت کیا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے (تو یہ تصور کرو کہ) کم از کم وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اقامت کب قائم ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا وہ سال کے زائد نہیں جانتا مگر میں تمہیں قیامت کی علامتیں بتائے دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک

الْبُهِمِ فِي الْبُنْيَانِ فَمَّا كَانَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي حَمْسٍ
لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مِمَّاذَا
تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) قَالَ ثُمَّ أَذْبَرَ
الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا
شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ *

کو جنے تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے اور جب ننگے بدن ننگے سر
والے لوگوں کے حاکم و سردار بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی
علامت ہے اور ایسے ہی جب اونٹوں کے چرواہے اونٹنی اونٹنی
عمار میں بنا کر اترنا شروع کر دیں گے تو یہ بھی قیامت کی نشانی
ہے۔ روز قیامت اللہ پانچ چیزوں میں سے ہے کہ جن سے اللہ
تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی واقف نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس
قیامت کا علم ہے اور وہی پانی کو نازل فرماتا ہے اور ماں کے رحم
میں جو کچھ ہے اس سے وہی واقف ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ
وہ کل کیا کرے گا اور کہاں اس کا انتقال ہوگا، بیشک اللہ تعالیٰ ہی
علیم وخبیر ہے۔ اس کے بعد وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اس شخص کو واپس لاؤ۔
لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن کچھ پتہ نہیں چلا۔ آپؐ نے فرمایا
یہ جبریل تھے تمہیں دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر۔ ابو حیان تمیمی سے
دوسری روایت بھی اسی طرح منقول ہے صرف بجائے رب
کے بعل کا لفظ ہے مطلب یہ کہ جب باندی اپنے شوہر کی والدہ
ہوگی (شوہر سے مراد بھی مالک ہے)۔

۷۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابی زرہ۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (دین کی ضروری باتیں) دریافت
کرو۔ حاضرین کو آپؐ سے دریافت کرتے ہوئے خوف محسوس
ہوا کہ اچانک ایک شخص آیا اور آپؐ کے زانوئے مبارک کے
قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز قائم
کرے، زکوٰۃ دے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔
اس شخص نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد دریافت کیا یا
رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ پر، اس کی کتابوں

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ
بِعُيْهَا يَعْنِي السَّرَّارِي *

۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ جَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَلُونِي فَمَا يَوْهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ فَجَاءَ رَجُلٌ
فَحَسَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ
وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ
وَمَنَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ
وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ

پر، اس سے ملنے پر اور اس کے رسولوں پر یقین کرے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جانے اور تمام تقدیر پر یقین کرے۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر دریافت کیا یا رسول اللہ احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرے وہ اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو (یہ تصور کرے کہ) وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اس پر بھی اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس سے تم دریافت کرتے ہو وہ مسائل سے زیادہ اس چیز سے واقف نہیں البتہ میں تم سے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کئے دیتا ہوں کہ جب باندی کو دیکھے کہ وہ اپنے قے کو بنے تو قیامت کی علامت اور نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن بہروں اور گورگوں کو زمین کی بادشاہت کرتے ہوئے دیکھے تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے اور ایسے ہی جس وقت بکریاں چرانے والے محلات اور اونچی اونچی عمارتوں میں اترتے ہوں تو یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے۔ قیامت غیب کی ان پانچ باتوں میں سے ہے کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی برساتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کون سے ملک میں مرے گا؟ پھر وہ شخص کھڑا ہوا (اور چلا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ تلاش اور جستجو کی مگر نہ ملا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے انہوں نے چاہا کہ تم بھی ان چیزوں سے واقف ہو جاؤ جبکہ تم نے ان چیزوں کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔

باب (۱) نمازوں کا بیان جو اسلام کا ایک رکن ہیں۔

۸۔ قثم بن سعید، مالک بن انس، ابی سہیل بواسطہ والد۔

اللَّهُ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا رَأَيْتِ الْمَرْأَةَ تَلَدَّتْ رَحْلَهَا فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتِ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتِ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُيُوتِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مِمَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ غَيْبٌ خَبِيرٌ) قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتَمِسْ فَمَنْ يَجِدُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعْلَمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوهُ *

(۱) بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ *

۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال پرانے تھے، سواڑ کی گنگناہٹ سنی جاتی تھی مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا، تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دن رات میں پانچ نمازوں کا پڑھنا فرض اور ضروری ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ ان کے علاوہ اور کچھ نمازیں مجھ پر (فرض) ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نوافل وغیرہ پڑھنا چاہے اور (ایسے ہی) رمضان المبارک کے روزے ہیں، اس نے دریافت کیا کہ مجھ پر رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ (فرض) ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھنا چاہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا بھی تذکرہ فرمایا، آنے والے نے عرض کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور کچھ واجب ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقات دینا چاہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا اور کہتا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم ان (امور کی ادائیگی) میں نہ کی کروں گا اور نہ (خلاف شریعت کسی قسم کی) زیادتی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص سچا ہے تو اس نے کامیابی حاصل کر لی۔

۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسمعیل بن جعفر، ابی سہیل بواسطہ والد۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ام مہک والی حدیث کی طرح نقل کیا ہے مگر اس میں یہ اضافہ اور ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو اس نے نجات پائی یا قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو جنت میں جائے گا۔

باب (۲) ارکان اسلام اور ان کی تحقیق۔

طَرِيفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ حِمْيَرَ ثَابِرُ الرَّأْسِ نَسَمْعُ دَوِيٍّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَسُ صَنَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ وَصِيَامٌ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ قَالَ فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ *

۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَحَلَ الْحُكْمَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ *

(۲) بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ *

۱۰. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ
الْقَائِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَيْنَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِزُنَا أَنْ
يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُهُ
وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَرَعَمَ لَنَا أَنْتَ تَزْعُمُ
أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ
السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ
اللَّهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا
مَا جَعَلَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ
وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ اللَّهُ
أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَيْنَنَا
خَمْسَ صُنُوفٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ
قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا
قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ
بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَيْنَنَا
صَوْمَ شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ
فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنْ
اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى
قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُرِيدُ عَلَيْهِمْ وَلَا

۱۰۔ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد، ہاشم بن القاسم ابو النضر، سیمان بن
مخیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات
کرنے کی ممانعت ہو گئی تھی اس لئے ہمیں اچھا معلوم ہوتا تھا کہ
دیہات کے رہنے والوں میں سے کوئی سمجھ دار شخص آئے اور
آپ سے کچھ دریافت کرے اور ہم سنیں۔ چنانچہ دیہات کے
رہنے والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد آپ کا
قاصد (۱) ہمارے پاس آیا ہے اور کہنے لگا کہ آپ فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اس
قاصد نے سچ کہا۔ اس شخص نے دریافت کیا تو آسمان کو کس نے
پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ پھر اس نے پوچھا زمین کس نے
پیدا کی؟ فرمایا اللہ نے۔ اس کے بعد اس نے دریافت کیا پہاڑوں
کو کس نے قائم کیا اور ان میں جو جو چیزیں ہیں وہ کس نے پیدا
کیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس پر اس نے کہا تو قسم ہے
اس ذات کی جس نے آسمان پیدا کیا، زمین بنائی اور پہاڑوں کو
قائم کیا، کیا اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا
ہاں۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا کہ آپ کے قاصد نے یہ
بتایا ہے کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے
فرمایا یہ چیز بھی اس نے صحیح بیان کی۔ وہ شخص بولا قسم ہے اس
ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان
نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ بدوی بولا کہ آپ
کے قاصد نے یہ چیز بھی بتائی کہ ہمیں اپنے مالوں کی زکوٰۃ دین
واجب ہے۔ آپ نے فرمایا یہ چیز بھی اس نے سچ بیان کی۔ اس پر
وہ بولا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا

(۱) آنے والے شخص حضرت ضام بن ثعلبہ تھے اور رائج قول کے مطابق وہ ۹ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ پھر اس
بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں کہ حضرت ضام آپ کے پاس آنے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے یا اس آنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔
علاء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے بعد میں تشریف لائے۔ حضرت امام بخاری کا رجحان انہی رائے کی طرف
ہے اور علماء کی دوسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ آنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

أَنْقَضُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ *

اللہ نے آپ کو زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے اچھی نے یہ چیز بھی بتائی کہ ہم پر ہر سال رمضان کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا درست کہہ۔ اس پر وہ بولا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان روزوں کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ بدوی نے کہا کہ آپ کے اچھی نے یہ بھی بتایا کہ جس کے پاس زادہ راہ اور طاقت ہو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا جی کہہ۔ یہ سن کر وہ شخص پشت پھر کر چل دیا اور کہنے لگا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں ان امور کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اپنے قول میں سچ ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے کثرت سواں کی اس وجہ سے ممانعت فرمادی تھی کہ بے وجہ دریافت اور سوال کرنے سے جو چیز واجب نہیں ہوتی وہ واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ لوگ ایک حلال چیز کے متعلق سواں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ حرام کر دی جاتی ہے اس کے بعد اس کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے مروی ہے کہ سب سے بڑا گنہ اس شخص پر ہے کہ جس کے سواں کرنے کی بناء پر کوئی حلال شے حرام کر دی جائے۔ ان امور کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے غیر ضروری امور دریافت کرنے کی ممانعت فرمادی تھی۔ ۱۲ مترجم

۱۱- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُهَيِّنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ *

۱۱- عبد اللہ بن ہاشم العبدی، بھڑ، سلیمان بن المغیرہ، ثابت۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کی باتیں دریافت کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی اور بقیہ حدیث مذکورہ ہل حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

(۳) بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

باب (۳) کون سے ایمان کے بعد دخول جنت کا مستحق ہے۔

۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا

۱۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر بن نمیر بواسطہ واعد، عمرو بن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف لے جا رہے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی رسی یا ٹکیں پکڑ کر کہا یا رسول اللہ یا محمد! مجھے وہ چیز بتائیے جو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اور اپنے اصحاب کی طرف دیکھ۔ پھر فرمایا اسے توفیق یا ہدایت (منجانب اللہ) عطا کی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پھر اس دیہاتی سے دریافت کیا کہ تو نے کیا کہا تھا، چنانچہ اس نے پھر ان ہی کلمات کا اعادہ کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ایسے ہی نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صدقہ رحمی کو اختیار کرو اور (اب) اونٹنی کو چھوڑ دے۔ (سبحان اللہ)

۱۳۔ محمد بن حاتم و عبد الرحمن بشر، بکھر، شعبہ، محمد بن عبد اللہ بن مویہ، عثمان، موسیٰ بن طلحہ۔ ابی ایوبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابوالاحوص، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابی اسحق، موسیٰ بن طلحہ، ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی یہ عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ چنانچہ وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے ان باتوں پر پابندی اختیار کی جن کا حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں حد لفظ ان

مُوسَىٰ بْنُ صَلَاحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِحِطَامٍ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وَفَّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ *

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَهْمَا سَمِعَا مُوسَىٰ بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَىٰ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِيَنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمَتِكَ فَمَا أَذْكَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ إِنَّ تَمَسَّكَ بِهِ *

تَمَسَّكَ بِهِ۔

۱۵۔ ابو بکر بن اسحاق، عفان، وہیب، یحییٰ بن سعید، ابی زرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ اگر میں اس پر کاربند ہو جاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ فرمایا خدا کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو اور ایسے ہی زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اعرابی بولا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس کی ادائیگی میں کبھی بھی کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنتی آدمی کے دیکھنے سے خوش ہوتا ہو تو اسے دیکھ لے۔

۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، ابو معاویہ، اعثم، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمان بن قوقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں، حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے بچتا رہوں اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رائے میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا بیشک۔

۱۷۔ حجاج بن شاعر و قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعثم، ابی صالح، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت بھی اسی طرح ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ نعمان بن قوقل نے فرمایا یا رسول اللہ اس سے زائد کچھ نہ کروں (تو کیا پھر بھی دخول جنت ہو سکتا ہے)۔

۱۸۔ سلمہ بن وہیب، حسن بن اعین، معقل بن عبد اللہ، ابی الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

۱۵ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ- وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وُلِّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْصُرَ إِلَى رَحُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْطَرُقَ إِلَى هَذَا *

۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَاسْتَفْضَلَنِي كَرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى اسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقِلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ *

۱۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَنْتَبِهِ وَزَادَ، فِيهِ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا *

۱۸- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ أَمْرُ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَحُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

عرض کیا کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کسی قسم کی زیادتی نہ کروں تو کیا حضورؐ کی رائے میں میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا بیشک۔ اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم میں اس پر کچھ زیادتی نہ کروں گا۔

باب (۴) ارکان اسلام۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَبَّحْتَ الصُّبُوحَ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتَ رَمَضَانَ وَأَحْسَنْتَ الْحَدَالَ وَحَرَمْتَ الْحَرَامَ وَلَمْ تُزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَأُزِيدَ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا *

(۴) بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ *

۱۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ابہدانی، ابو خالد سلیمان بن حیان، احمد، ابی مالک اشجعی، سعد بن عبیدہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے توحید الہی، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا۔ ایک شخص بوجھ اور رمضان کے روزے (یعنی حج مقدم ہے) ابن عمرؓ نے فرمایا نہیں رمضان کے روزے و حج میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُؤَحَّدَ لَهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامَ رَمَضَانَ وَلِحَجٍّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۔ سہل بن عثمان العسکری، یحییٰ بن زکریا، سعد بن طارق، سعد بن عبیدہ السہمی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اسلام پانچ ستونوں پر قائم ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ سب کا انکار کرنا، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

۲۰- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ صَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّهْمِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَيُكْفَرَ سِوَهُ وَتُؤَدَّى الصَّلَاةُ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ *

(فائدہ) عہد کرام نے فرمایا ہے ممکن ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث اور سب اس حدیث سے دو بار سنا ہو گا ایک مرتبہ بتقدیم صوم اور ایک مرتبہ بتقدیم حج، چنانچہ ان کے سامنے دو بار وہ روایت نقل کی گئی جو بتقدیم صوم تھی و اس پر تفسیر کی کہ تو اس چیز کو کیا جانتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۲۱۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ والد، عاصم بن محمد بن زید، بواسطہ

وانہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسدم کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

۲۲۔ ابن نمیر بواسطہ والد، حفصہ، عکرمہ بن خالد، حاکم نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے اسدام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہونا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

باب (۵) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور دین کے احکاموں کی تبلیغ کرنا۔

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عِنْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ *

۲۲۔ و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ صَاوِسًا أَنَّ رَحْمًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَلَا تَغْزُو فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَيْنِي عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ *

(۵) بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَائِعِ الدِّينِ وَالِدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ *

۲۳۔ حَدَّثَنَا حُفَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَالْمُقَطَّعُ لَهُ أَخْبَرَنَا عُمَادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۳۔ خلف بن هشام، حماد بن زید، ابی جمرہ، ابن عباس (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عبد، ابی جمرہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ عبد القیس (۱) کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی

(۱) وفد عبد القیس کے آنے کا سبب یہ ہے کہ اس قبیلہ کا ایک شخص منافق بن حیان زمانہ جاہلیت سے ہی بغرض تجارت مدینہ منورہ آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ میں آیا ہو، تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملے اس کا نام لے کر اس کا حال پوچھا اور اس کے قبیلے کے رؤسا کا فردا فردا نام لے کر ان کی خیریت بھی دریافت کی تو یہ دیکھ کر منافق بن حیان بہت حیران ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا اور سورۃ اقراء باسم ربک اور سورۃ فاتحہ سیکھ کر اپنے علاقے میں واپس چلے گئے۔ ابتداءً اپنا اسلام چھپائے رکھا مگر رفتہ رفتہ قوم کے سردار کو علم ہو ہی گیا تو اس کے پوچھنے پر انہوں نے اپنا اسدم لانے کا واقعہ بتا دیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے، اور پھر ایک وفد انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے تیار کیا۔ یہی وفد عبد القیس ہے۔

فَبَقَدَمِهِ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رِبْعَةٍ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَتْ كُفْرًا مُضَرًّا فَلَا نَحْصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ أَمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَأُكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تَوَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَأُكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّفِيرِ وَالْمُقِيرِ زَادَ حَنْفٌ فِي رِوَايَتِهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ *

اور عرض کیا یا رسول اللہ ہماری یہ جماعت خاندان ربیعہ کی ہیں ہمارے اور حضور کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر حاکم ہیں اور ہم ماہ حرام (ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) کے علاوہ اور کسی مہینے میں (امن کے ساتھ) آپ کی خدمت میں نہیں حاضر ہو سکتے لہذا ہمیں کوئی ایسی چیز بتادیتجئے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور ادھر والوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تبلیغ کریں۔ آپ نے فرمایا میں انہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اولاً خدا پر ایمان لانا اور پھر اس کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور غنیمت کے بار میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی توہنی سے، سبز گھڑیا سے، لکڑی کے گھڑے سے اور اس برتن سے جس پر روغن قار ملا ہو (کیونکہ عرب میں ان برتنوں میں شراب پی جاتی تھی) اور خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں اتنا زائد کیا ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی سچا معبود نہیں اور پھر آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(فائدہ) ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شراب کی حرمت بیان کی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت فرمادی تھی جن میں شراب پی جاتی ہے تاکہ کلی طور پر اس کا انسداد ہو جائے مگر بعد میں پھر ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی جیسا کہ بریدہ کی روایت میں اس کی تصریح فرمادی۔ اسی وجہ سے جمہور علماء نے فرمایا یہ حرمت منسوخ ہو گئی اور خطابی نے فرمایا ہے یہی قول صحیح ہے۔ ۱۲

۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن بشر، ابو بکر بواسطہ غندر، شعبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا، اتنے میں ایک عورت آئی جو گھڑے کی نیزہ کے متعلق دریافت کرتی تھی، ابن عباس نے جواب دیا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کونسا وفد ہے اور کونسی جماعت ہے؟ اہل وفد نے عرض کیا خاندان

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفَافِطُ مَتَّارِيَّةٌ قَالَ أَبُو نُكَيْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ لَأَخْرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُنْرَجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَنْتَهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذٍ لَحَرٍّ فَقَالَ إِنَّ وَقَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

رجع۔ آپؐ نے فرمایا قوم یا وفد کو مرجع ہو جو کہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ۔ وفد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ کی خدمت میں مسافت طویلہ قطع کر کے حاضر ہوئے ہیں حضورؐ کے اور ہماری درمیان میں قبائل مضر کے کفار حاکم ہیں اس لئے ماہ حرام کے علاوہ اور کسی مہینہ میں ہم خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہو سکتے آپؐ ہمیں کوئی امر فیصل بتا دیجئے جس کی اصداع ہم ادھر والوں کو بھی کر دیں (اور خود بھی عمل پیرا ہو کر) جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپؐ نے انہیں چار باتوں کا حکم فرمایا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ انہیں خدائے واحد پر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور خود ہی فرمادیا کہ تمہیں معلوم ہے خدائے واحد پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے۔ اہل وفد نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس چیز سے خوب واقف ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنے اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا اور منع فرمایا انہیں کہ وہ کی توہنی، سبز گھڑیا اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے۔ شعبہ نے بھی نقیر بیان کیا اور کبھی مقیر (دونوں کے معنی اوپر گزر چکے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں خود بھی محفوظ رکھو اور وہاں والوں کو بھی اطلاع کر دو۔ ابو بکر بن ابی شیبہ کی روایت میں مَنْ وَرَأَيْكُمْ (زیر کے ساتھ) ہے اور ان کی روایت میں مقیر کا ذکر نہیں۔

۲۵۔ عبید اللہ بن معوذ، بواسطہ واد (تحویل) نصر بن علی جہضمی بواسطہ والد، قرہ بن خالد، ابی جمرہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو شعبہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ میں تم کو اس نبی سے منع کرتا ہوں جو کہ وہ کی توہنی، لکڑی کے کھلے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں بنائی جائے اور ابن معوذ نے بواسطہ اپنے والد اپنی حدیث میں یہ الفاظ اور زائد نقل کئے ہیں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَفْدِ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا رِبْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ حَزَابٍ وَلَا النَّدَامَى قَالُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَدَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارٍ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَصِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَضْلُ نُخْبِرَ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحَدُّهُ وَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَوَدُّوا حُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمَرْفَتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرَأَيْتُ قَالَ النَّقِيرُ قَالَ شُعْبَةُ وَرَأَيْتُ قَالَ الْمُقِيرُ وَقَالَ اخْفُضُوهُ وَأَحْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ وَرَأَيْكُمْ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقِيرُ *

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنَّهُكُمْ عَمَّا يُنْسَدُ فِي الدُّبَاءِ وَالْقَبِيرِ وَالْحَتَمِ وَالْمَرْفَتِ وَرَأَى ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس سے (جو کہ سردار قبیلہ تھا) فرمایا تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بردباری اور قوت تحمل۔

۲۶۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے روایت نقل کی ہے جو قبیلہ عبد القیس کے وفد سے ملا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے ابو نضرہ کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے نقل کیا ہے۔ کچھ لوگ قبیلہ عبد القیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ خاندان سے ہیں اور ہمارے اور حضورؐ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے سوائے حرام مہینوں کے اور کسی وقت حاضری ممکن نہیں لہذا حضورؐ ہمیں کوئی ایسی بات بتادیں جس کا حکم ہم ادھر والوں کو بتادیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور فرمایا چار باتوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں کدو کی توبی، سبز گھڑیا، روغن قیر ملا ہوا برتن، لکڑی کا بنا ہوا کٹھلا۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ کو معلوم ہے کھٹلا کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لکڑی کو تم کھود لیتے ہو اور اس میں ایک قسم کی چھوٹی کھجوریں بھگودیتے ہو۔ سعید نے کہا یا تر (پختہ کھجوریں) بھگودیتے ہو جس سے ان کا جوش ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کو پیتے ہو اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ (نشہ میں آکر) تم میں سے بعض آدمی اپنے بچے کے بیٹے کو تلوار سے مارنے لگتے ہیں۔ حاضرین میں ایک شخص تھا جسے اسی چیز کی وجہ سے زخم لگا ہوا تھا اس نے کہا لیکن میں نے رسول اللہ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشْجِ أَشْجِ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ *

۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ سَعِيدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّ نَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا حَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ وَتَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مِنْ وَرَاءِنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْحَنَّةَ ذَا. نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَةِ وَالنَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلِمْتُكَ بِالنَّقِيرِ قَالَ بَلَى جَذَعٌ تَفْقَرُونَهُ فَتَقْدِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقَطِيعَاءِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ غَلْبَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ حَتَّى إِنْ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ أَنْزَ عَمَّهُ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَرَاخَةٌ كَذَلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَحْبَبُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَسَتْ فَعِيْمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فِي أُسْقِيَةِ الْآدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةٌ
لُحْرَدَانُ وَلَا تَبْقَى بِهَا أُسْقِيَةُ الْآدَمِ فَقَالَ
نَبِيُّ لِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَكَلْتَهَا
لُحْرَدَانُ وَإِنْ أَكَلْتَهَا لُحْرَدَانُ وَإِنْ أَكَلْتَهَا
لُحْرَدَانُ قَالَ وَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ
يُجِبُهُمَا اللَّهُ الْجِلْمُ وَالْأَنَانَةُ*

صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی وجہ سے اسے چھپا لیا تھا۔ چنانچہ
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو پھر ہم کس برتن میں (شربت
وغیرہ) پئیں؟ آپؐ نے فرمایا چڑوں کی ان مکھوں میں پیو جن
کے دھانے باندھے ہوئے ہوں۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی
اللہ ہماری سر زمین میں چوہے بکثرت ہیں وہاں چڑے کے
مٹکیزے وغیرہ نہیں رہ سکتے یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ان ہی چڑے کے برتنوں میں پیو اگرچہ چوہے
کاٹ ڈالیں اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں۔
اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راج عبد القیس سے
فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے
بردباری اور تحمل۔

۲۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرٌ وَاحِدٌ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ وَذَكَرَ
أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ
لُقَيْسٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ غَيْرُ أَنَّ فِيهِ
وَتَذْيِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقَطِيعَاءِ أَوْ التَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ
يَقْرَأَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ*

۲۷۔ محمد بن المثنیٰ و ابن بشار، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ سے
روایت ہے کہ مجھ سے بہت سے اُن حضرات نے بیان کیا جو کہ
وفد عبد القیس سے ملے اور قتادہ نے ابو نصرہ کے واسطے ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح بیان کی ہے مگر اس میں بجائے
تذیفون کے تذیفون (بمعنی ڈالتے ہیں) ہے اور سعید کا قول
من التمر بھی مذکور نہیں۔

۲۸ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَالْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ
وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ
وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلْنَا اللَّهُ فِدَاكَ مَاذَا
يَصْلُحُ لَنَا مِنْ شَأْنٍ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّعِيرِ
قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلْنَا اللَّهُ فِدَاكَ أَوْ تَذْرِي مَا

۲۸۔ محمد بن بکار بصری، ابو عاصم، ابن جریر (تحویل) محمد بن
رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، ابو قزعة، ابو نصرہ، حسن، ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا جب وفد عبد القیس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض
کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ پر قربان کرے ہمیں کس
قسم کی چیز میں پینا حلال ہے۔ آپؐ نے فرمایا لکڑی کے کھٹلے میں
نہ پیا کرو۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم آپؐ پر قربان کیا
حضور واقف ہیں کھٹلا کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، لکڑی
کے اندر سے کھود لیتے ہیں اور ایسے ہی کدو کی توبی اور سبز گھڑیا

میں بھی کچھ نہ پیا کرو۔ ہاں چیزوں کی مشکوں میں جن کا دھانا باندھا گیا ہو پی سکتے ہو۔

باب (۶) شہادتین کی تبلیغ اور ارکان اسلام۔

الْقَبِيرُ قَالَ نَعَمْ اَسْجُدْ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى *

(۶) بَاب الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ *

۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو نَكْرٍ رُتِمَا قَالَ وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ انْكِسَابٍ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ اللَّهِ بِأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا سَدَدْتُ عَنْهُمْ ثُمَّ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ حَمْسَ صَوَابٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ عَنْهُمْ ثُمَّ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْخِذُ مِنْ أَعْيُنَائِهِمْ فَرُدُّ فِي فَقَرَانِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَأَتَقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ *

۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۳۱ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ابو بکر بواسطہ وکیع، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صلی، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے بیان کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اہل کتاب سے چاکر ملو گے لہذا اولاً انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اسے مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس چیز کے لئے بھی تیار ہو جائیں تو بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو اغنیاء سے لے کر ان ہی کے محتاجوں کو دی جائے گی، اب اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو تم ان کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں۔

۳۰۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، زکریا بن اسحاق (تحویل) عبد بن حمید، ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۱۔ امیہ بن بسطام عیسیٰ، یزید بن زریج، روح، ابن قاسم،

اسلمیل بن امیہ، یحییٰ بن عبد اللہ ابن صفی، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا تو فرمادیا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاؤ گے تو سب سے پہلے جس کی دعوت دودہ عبادت الہی ہونی چاہئے، اگر وہ توحید الہی کے قائل ہو جائیں تو بتانا کہ خدا تعالیٰ نے شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کی بھی تعمیل کر جائیں تو بتانا کہ اللہ عز و جل نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالوں میں سے لے کر انہی کے محتاجوں کو دے دی جائے گی اور جب یہ چیز بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا مگر ان کے عمدہ مالوں سے بچنا۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ نے فرمایا اس سے پتہ چلا کہ اہل کتاب معنی یہود اور نصاریٰ خدا کو نہیں پہچانتے اگرچہ وہ ظاہری طور پر اس بات کے مدعی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور یہی قول اکثر متکلمین کا ہے کیونکہ جو شخص خدا کے لئے ایسے اوصاف اور اشیاء ثابت کرے جن سے اس کی ذات مبرا و منزہ ہے کہ حقیقت میں ان کا معبود خدا نہیں ہو سکتا گو ظاہری طور پر اسے خدا کہتے ہوں۔

باب (۷) شہادت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے قائل ہونے سے پہلے پہلے قائل واجب ہے۔

۳۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عتبہ بن مسعود، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے (۱) (اور ابو بکرؓ نے مرتدین پر لشکر کشی کرنی چاہی) تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے صدیق اکبرؓ سے عرض

(۷) بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخِيفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱) ان مائین زکوٰۃ میں دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو دین اسلام پر باقی رہے مگر انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یعنی بیت المال کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، دوسری قسم کے لوگ وہ تھے جنہوں نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا یا علی الاعلان مرتد ہو گئے۔ پہلے گروہ کی حیثیت باغی کی تھی جبکہ دوسرے گروہ کی حیثیت مرتد کی تھی۔ قتال دونوں سے کیا گیا البتہ پہلے گروہ سے قتال کرنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ شبہ تھا جس کا اظہار انہوں نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کے شبہ کو دور کیا جس کا حاصل یہ تھا کہ وہ باغی ہیں اور جس طرح مرتدین سے قتال جائز ہے اسی طرح باغیوں سے۔

کیا آپ ابن حضرات سے کس طرح جنگ کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے قائل ہو جائیں لہذا جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان و مال محفوظ کر لے گا مگر کسی حق کے پیش نظر ضرور اس سے تعرض کیا جائے گا اور باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق سمجھتا ہو، اس لئے کہ زکوٰۃ تو مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی بھی نہیں دیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے قتال کروں گا۔ عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا کہ میں نے دیکھ لیا کہ اللہ جل جلالہ نے ابو بکر صدیقؓ کے قلب کو قتال کے لئے منشرح کر دیا ہے تب میں نے یقین کیا کہ یہی چیز حق ہے۔

(فائدہ) حضرت عمر فاروقؓ کا اعتراض حدیث کے ظاہری حکم کے پیش نظر تھا مگر مطلب ابو بکر صدیقؓ کے فرمانے کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت دو شرطوں پر معلق کی ہے اور جو حکم دو شرطوں میں معلق ہو وہ ایک کے نہ ہونے سے متحقق نہیں ہوتا ہے۔ اسی بنا پر زکوٰۃ کو نماز پر قیاس کر کے بتلایا چنانچہ عمر فاروقؓ پر اسی چیز کا حق ہونا منکشف ہو گیا۔ ۱۲

۳۳- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے قائل ہو جائیں سو جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہو جائے وہ مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لے گا باقی اس کا (اندرونی) حساب اللہ تعالیٰ پر ہے ہاں حق پر اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا۔

۳۴- احمد بن عبد اللہ النضی، عبد العزیز الدردی، علاء (تحویل) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، علاء بن

لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤْذُونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَاتَلَتْهُمْ عَلَى مَنَعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ*

۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ*

۳۴- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ ح وَ

عبدالرحمن بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور میری لائی ہوئی تمام شریعت پر ایمان لے آئیں اگر وہ ایسا کریں تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے اور ان کا (اندرونی) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے باقی حق (کی خلاف ورزی) پر ان سے مقابلہ کیا جائے۔

۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیث، اعمش، ابی سفیان بواسطہ جابرؓ اور ابو صالحؓ بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن المسیبؓ والی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن المثنیٰ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ابی الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ وہ کہہ لے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے قائل ہو جائیں اگر وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے قائل ہو جائیں تو ان کا جان و مال مجھ سے محفوظ ہو جائے گا مگر اس کے حق کے پیش نظر ان سے مواخذہ کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لِّسْتِ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ یعنی آپ تو لوگوں کو نصیحت کرنے والے ہیں آپ کا ان پر کوئی زور نہیں۔

۳۷۔ ابو حسان سمعی، عبدالملک بن صباح، شعبہ، واقد بن محمد بواسطہ والد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہوا ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ سِنطَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۳۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (اِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لِّسْتِ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ) *

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسم اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اب اگر وہ اس پر کاربند ہو جائیں تو مجھ سے وہ اپنا جان و مال محفوظ کریں گے مگر حق کے تحت مواخذہ ہو گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

(نہدہ) امام شوکانی سے دریافت کیا گیا کہ جو لوگ جنگلات میں رہتے ہیں اور سوائے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے اور کوئی ارکان اسلام نہیں بتاتے اور نہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں صرف زبان سے کلمہ شہادت کے قائل ہیں یہ کافر ہیں یا مسلمان اور ان سے قتال واجب ہے یا نہیں تو جواباً تحریر فرمایا کہ جو شخص ارکان اسلام اور فرائض اسلام کو ترک کر دے اور زبانی اقرار کے علاوہ اور کوئی چیز اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ کافر ہے اور اس کا جان و مال سب حائل ہے اس لئے کہ صحیح حدیثوں سے یہ چیز ثابت ہے کہ جان و مال اس وقت بچے گی جب ارکان اسلام کو ادا کرے۔ ۱۲ مترجم

۳۸۔ سوید بن سعید اور ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابی مالک بواسطہ والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہو ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ فرما رہے تھے جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہو گیا اور سوائے خدا تعالیٰ کے تمام معبودان باضہ کا انکار کر دیا تو اس کا جان و مال سب حرام ہو گیا اور باقی حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر (تحویل) زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابی مالک بواسطہ والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت یہی فرمان نقل کرتے ہیں۔

باب (۸) نزع سے پہلے پہلے اسلام قابل قبول ہے اور مشرک کے لئے دعا کرنا درست نہیں نیز مشرک پر مرنے والا جہنمی ہے کوئی وسیلہ اس کے کام نہ آئے گا۔

أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

۳۸۔ وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ سِوَا يَعْنِي مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ مَالَهُ وَدَمَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ *

۳۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَحَدَّ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

(۸) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النِّزْعِ وَهُوَ الْغُرْغُرَةُ وَنَسْخَ حَوَازِ الْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَالِدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ فِي أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ *

۴۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتُرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُّضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَا أَسْتَغْفِرُكَ لَكَ مَا لَمْ أَنُكَّ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ) وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْسَنَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ) *

۴۰۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ بن مغیرہ کو ان کے پاس موجود پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم محترم ایک کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ گو میں خدا کے ہاں اس کا گواہ ہوں گا۔ ابو جہل اور امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرتے ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ابوطالب کو کلمہ پیش کرتے اور یہی بات دہراتے رہے بالآخر ابوطالب نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے انکار کر دیا اور آخری کلمات یہ کہے کہ میں اپنے باپ عبدالمطلب کے دین پر ہوں (۱)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (افرہ ہو کر) فرمایا خدا کی قسم میں تو جب تک ممانعت الہی نہ ہوگی تمہارے لئے برابر دعاء مغفرت کرتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ خُزْنِ الْخِزَانِ فرمائی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے یہ چیز زیبا نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں اگرچہ ان سے رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو جبکہ ان کا جہنمی ہونا معلوم ہو گیا اور ابوطالب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحَبَّبْتَ یعنی تم جسے چاہو راہ راست پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے راہ راست پر لا سکتا ہے اور وہ ہدایت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار چچا تھے اور اتفاق کی بات ہے کہ ان میں سے جن کے نام اسلامی ناموں کے منافی تھے وہ مسلمان نہیں ہوئے یعنی ابوطالب جن کا نام عبد مناف اور ابولہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا۔ اور جن کے نام اسلامی ناموں کے منافی و مخالف نہیں تھے وہ مسلمان ہو گئے تھے یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

جناب ابوطالب کا انتقال ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے ہوا۔ ان کے انتقال کے تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس سال کو عام الحزن بھی کہا جاتا ہے۔

پانے والوں سے بخوبی واقف ہے۔

۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (تحویل) حسن طوائی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن سعد بواسطہ والد، صالح، زہری سے بیعت یہی روایت منقول ہے مگر اس میں دونوں آیتوں کا تذکرہ نہیں۔

۴۲۔ محمد بن عباد اور ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابی حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم محترم کے انتقال کے وقت فرمایا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دو میں قیامت کے دن تمہارے لئے اس کا گواہ ہو جاؤں گا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ الخ۔

۴۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابی حازم، اشجعی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے فرمایا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دو میں اس چیز کا تمہارے لئے قیامت کے دن گواہ ہو جاؤں گا، ابوطالب نے جواب دیا قریش اگر مجھے عار نہ دلاتے تو میں ضرور آپ کی دلی خواہش پوری کر دیتا مگر یہ تو کہیں گے کہ ابوطالب نے ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ سے ایسا کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے (حضور کی تسلی کے لئے) یہ آیت نازل فرمائی إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ۔

باب (۹) جو شخص توحید کی حالت پر انتقال کرے گا وہ بہر صورت جنت میں داخل ہوگا۔

۴۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّائِيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَلَا بِهِ *

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) الْآيَةَ *

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْحَزْعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ *

(۹) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا *

۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابو بکر بواسطہ ابن علیہ، خالد، وید بن مسلم، حمران، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس چیز کا یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۵۔ محمد بن ابی بکر المقدمی، بشر بن المفضل، خالد حذاء، ولید ابی بشر، حمران، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۶۔ ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، ابو النضر ہاشم بن قاسم، عبید اللہ اشجعی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک) میں تھے کہ لشکر کے توشے ختم ہو گئے اور آپ نے لوگوں کے بعض اونٹ کاٹ ڈالنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ لوگوں کے بچے ہوئے تو شوں کو جمع کرا کے اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیتے (تاکہ اسی میں برکت ہو جاتی) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا سو جس کے پاس گیسوں تھا وہ گیسوں لے کر آیا اور کھجور والا کھجور اور ایسے ہی کھجولی جس کے پاس موجود تھی وہ لے کر حاضر ہو گیا (راوی حدیث بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کیا کھجولی کا کیا کرتے تھے، مجہد نے فرمایا اس کو چوس کر پانی پی لیتے تھے۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی حتیٰ کہ تمام جماعت نے اپنے توشہ دانوں کو بھر لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرُهَيْثُ بْنُ حَرْبٍ كِذَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْنِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ الْوَلِيدِ أَبِي بَشَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ النُّضْرِ بْنُ أَبِي النُّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَفِدَتْ أَرْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَرْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَلَيْهَا قَالَ ففَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو الْبُتْرِ بِبُتْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاقِ بِنَوَاهُ قَتْلُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى قَالَ كَانُوا يَمْصُونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَرْوَادَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

ہوں، جو بندہ اللہ عزوجل سے ان دونوں باتوں میں بغیر شک کئے ہوئے ملاقات کرے وہ جنت میں جائے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مسافروں کو چاہئے کہ سب اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع کر کے کھائیں خواہ کوئی کم کھائے یا زائد۔ یہ چیز باعث خیر و برکت و موجب نفعت و محبت ہوتی ہے جو نفسیاتی ایک اہم مسئلہ ہے اور یہ کہ اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص توحید کی حالت میں انتقال کر جائے وہ جنت میں جائے گا۔ اگر نیکو کار ہے تو جہنم میں اس کا داخلہ نہ ہو گا اور بدکردار اپنے اعمال کی سزا پر جنت میں داخل ہو جائے گا اور سیت کریمہ **وَأَن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** کا مطلب یہ ہے کہ جہنم پر سے گزر ہر ایک شخص کا ہو گا خواہ داخلہ ہو یا نہ ہو اس لئے کہ پل صراط جہنم کے اوپر بے تمام نصوص شریعہ اور احادیث متواترہ اسی قاعدہ پر دال ہیں لہذا اگر کوئی جزئی شکل یا اعتبار ظاہر کے اس کلیہ کے خلاف نظر آئے تو اسے بھی ان قاعدہ پر منطبق کرنا چاہئے واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

۴۷۔ سہل بن عثمان، ابو کریب، محمد بن عدا، ابی معاویہ، ابو کریب بواسطہ معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ یا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اعمش راوی کو شک ہے) سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے دن لوگوں کو بہت سخت بھوک لگی، صحابہؓ نے عرض کیا کاش یا رسول اللہ آپ ہمیں اجازت دیتے تو ہم اپنے ان اونٹوں کو جن پر پانی لاتے ہیں ذبح کر کے کھاپی لیتے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو، اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اگر ایسا کیا جائے گا تو سواریاں کم ہو جائیں گی مگر سب سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوا لیجئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت عطا فرمادے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اور پھر ایک دسترخوان منگا کر بچھا دیا پھر سب کا بچا ہوا توشہ منگوا لیا تو کوئی شخص مٹھی بھر جو اور کوئی کھجور لایا اور کوئی روٹی کے ٹکڑے حتیٰ کہ یہ سب مل کر کچھ دسترخوان پر جمع ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اپنے اپنے برتنوں میں توشہ بھر لو، تو سب ہی نے اپنے اپنے برتن بھر لئے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہیں باقی رہا جو کہ نہ بھرا گیا ہو۔ اس کے بعد پھر سب نے کھانا شروع کیا پھر بھی بچ گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

۴۷۔ وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَشْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذْنَتْ لَنَا فَتَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكْنَّا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتُ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُجِئُ بِكَفٍّ ذَرَّةٍ قَالَ وَيَجِئُ الْآخَرُ بِكَفٍّ تَمَرٌ قَالَ وَيَجِئُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكَوا فِي الْعَسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلْئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اس کا رسول (برحق) ہوں، نہذا جو شخص بھی ان دونوں باتوں پر یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے گا وہ جنت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۳۸۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، ابن جابر، عمیر بن ہانی، جنادہ بن ابی امیہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کا قائل ہو جائے کہ خدائے وحدہ لا شریک کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی بندی مریم کے بیٹے اور کلمۃ اللہ ہیں جو اللہ نے مریم کی جانب القا فرمایا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے اندر چنا چاہے گا خدا اس دروازہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۹۔ احمد بن دورق، مبشر بن اسماعیل، اوزاعی، عمیر، ابن ہانی سے یہی روایت ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس کے جو عمل بھی ہوں خدا اسے جنت میں داخل فرمائے گا لیکن اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے گا اندر چلا جائے گا۔

۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عبیدان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محرز، صابغی سے روایت ہے، عبادہ بن صامت نزع کی حالت میں تھے، میں حاضر ہوا اور (انہیں دیکھ کر) رونے لگا، انہوں نے فرمایا ہمیں روتا کیوں ہے خدا کی قسم اگر مجھے شاہد بنایا گیا تو میں تیرے لئے شہادت دوں گا، اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تیرے لئے شفاعت کروں گا اور اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو تجھے فائدہ پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد فرمایا کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں تمہارا فائدہ ہو اور میں نے تم سے نہ بیان کی ہو، ہاں ایک حدیث بیان نہیں کی وہ آج بیان کئے دیتا ہوں اس لئے کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَبْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُحْضَبُ عَنِ الْجَنَّةِ *

۴۸۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أُمَتِهِ وَكَيْمَتُهُ أُلْفَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَذْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ *

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيٍّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ *

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَبْدَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَرَّرٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلاً لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتَشْهَدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَأُشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ

روح پرواز کرنے کو ہے، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی (سچے دل سے) گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔

۵۱۔ ہداب بن خالد الازدی، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف کچھ کی بچ کی لکڑی کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں موجود ہوں، اس کے بعد آپ تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں اطاعت و فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا حاضر ہوں اور حکم کا منتظر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے، میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہے، فرمایا خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اس کے بعد حضور مکہ دیر تک چلتے رہے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ وسعدیک، فرمایا تجھے معلوم ہے بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں، میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم، فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے۔

۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سلام بن سلیم، ابی اسحاق، عمرو بن میمون، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیق نامی گدھے پر ردیف تھا، ارشاد فرمایا معاذ تم واقف ہو کہ خدا کا بندوں پر کیا حق اور بندوں کا خدا پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور

أُحَدِّثُكُمْوَهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ *

۵۱۔ حَدَّثَنَا هَدَابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُوْجِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عَقِيقٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ تَدْرِي مَا

اس کارسوں ہی زیادہ جاننے والا ہے، فرمایا خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے وہ عذاب نہ دے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس کی بشارت لوگوں کو نہ دے دوں، آپ نے فرمایا نہیں وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

۵۳۔ محمد بن المنثی وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی حصین، اشعث بن سلیم، اسود بن ہلال، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے۔ معاذ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ آپ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اس کے بعد دریافت کیا تو جانتا ہے بندوں کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے جب وہ ایسا کریں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۴۔ قاسم بن زکریا، حسین، زائدہ، ابی حصین، اسود بن ہلال، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدایا، میں نے جواب دیا، فرمایا تم واقف ہو خدا کے عزوجل کا بندوں پر کیا حق ہے۔ بقی حدیث وہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔

۵۵۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس الحنفی، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ جماعت میں ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ بھی شامل تھے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک تشریف نہ لائے ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدا نخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اس لئے ہم گھبرا

حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قَالَ قُتِلَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْمَ قَالَ فَوَيْلٌ حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبَدُوا اللَّهُ وَلَا يُشْرَكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ لِعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزٌّ وَجَلٌّ أَنْ لَا يُعَذَّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ قُتِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَدَّ أَبْشَرُ النَّاسِ قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَبَرُوا *

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِبَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْمَ قَالَ أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْمَ قَالَ أَنْ لَا يُعَذَّبَهُمْ *

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِبَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۵۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِيبٍ أَطْهَرْنَا فَأَنَظَّ عَلَيْنَا وَحَسَبْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزَعْنَا

کر کھڑے ہو گئے، سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا۔ ہر چند باغ کے چاروں طرف پتھر لگایا مگر اندر جانے کا راستہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نامہ دکھائی دیا جو باہر کے کوئیں سے باغ کے اندر جا رہا تھا میں لومڑی کی طرح اس نالہ سے گھسٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہؓ، میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا، میں نے عرض کیا آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر اچانک اٹھ کر تشریف لے چے اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی اس لئے ہم گھبرا گئے کہ کہیں دشمن آپ کو تباہ دیکھ کر نہ پریشان کریں، اور سب سے پہلے میں گھبرایا اور اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر اندر آ گیا اور یہ سب (صحیہ) میرے پیچھے آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ اور مجھے اپنے نعین مبارک (بطور نشانی کے) عنایت کئے اور فرمایا میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور جو شخص اس باغ کے باہر یقین قلبی کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ سب سے پہلے مجھے عمر بن الخطابؓ اور انہوں نے دریافت کیا ابو ہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں ہیں آپ نے مجھے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین قلبی کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت سنا دوں۔ حضرت عر نے یہ سن کر ایک ہاتھ میرے سینے کے درمیان مارا (۱) جس

فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَخَرَجْتُ أُنَبِّئُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِصًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَلَدَرْتُ بِهِ هَرُ أَحَدٌ لَهُ نَأَى فَمَنْ أَحَدٌ فَإِذَا رِبْعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بَطْرِ خَارِجَةٍ وَالرَّبْعُ الْحَدُولُ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْثُ فَدَخَلْتُ عَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُتْ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُتْتُ فَأَنْطَأْتُ عَيْنَا فَحَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَرَعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْثُ وَهَوَّلَاءِ النَّاسُ وَرَأَيْي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلِي قَالَ أَذْهَبُ بِنَعْلِي هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضْرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ نَدْيَيْ فَخَرَرْتُ بِأَسْنِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَارْجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَنَى

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعین ہیں اس لئے نرمی، شفقت اور رحمت کی بنا پر فرمایا کہ یہ خوشخبری لوگوں کو سنا دو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اس خوشخبری کو سن کر لوگوں میں سستی پیدا ہوگی اور صرف شہادتین پر اکتفا کر کے عماد کو چھوڑ بیٹھیں گے اس لئے مصمت اس میں سمجھی کہ اس خوشخبری کو لوگوں کے سامنے عام طور پر بیان نہ کیا جائے۔ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی رائے کی موافقت فرمائی۔ اور بظاہر لگتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آرام سے روکا ہوگا لیکن وہ نہر کے تو پھر ان کے سینے پر مارا ہوگا اور مقصد، دنیا انہیں تکلیف دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنا نہیں تھا بلکہ اس بات کا اظہار مقصود تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد حاصل ہو گیا ہے اب مدین عام کی نہ درت نہیں۔

سے میں سرین کے بل گر اور فرمایا ابوہریرہؓ واپس ہو جا، میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے کے قریب ہی تھا کہ میرے سر پر سوار عمرؓ بھی آ پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ابوہریرہؓ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا حضور میری ملاقات اول عمرؓ سے ہوئی اور جو پیغام آپ نے مجھے دے کر بھیجا تھا میں نے انہیں پہنچا دیا۔ انہوں نے میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا جس سے میں سرین کے بل گر اور کہنے لگے لوٹ جا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ تم نے میرے پیغام میں کیوں رکاوٹ ڈالی، عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا حضور والا ہی نے اپنی جوتیاں دے کر ابوہریرہؓ کو بھیجا تھا کہ جو شخص یقین قلبی کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی شہادت دیتا ہوا ملے اسے جنت کی خوشخبری سناؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، عمرؓ نے عرض کیا ایسا نہ کیجئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ انہیں تو عمل کرنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا تو اچھا رہنے دو۔

۵۶۔ اسحاق بن منصور، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہ، انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے اور معاذ بن جبل آپ کے ردیف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا حضور حاضر ہوں خدمت میں موجود ہوں، آپ نے (پھر) فرمایا معاذ، حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں، اطاعت و فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں، اس کے بعد پھر فرمایا اے معاذ، عرض کیا الیک یا رسول اللہ وسعدیک۔ آپ نے فرمایا جو بھی بندہ اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس فرمان کی میں لوگوں کو اطلاع نہ

أَتُرِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَقِيَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَشَى أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّوْهُمْ يَفْعَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّوْهُمْ * بَعَثَنِي بِهِ فَضْرَبَ بَيْنَ نَدْيَيْ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِأَسْنِي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَا عُمَرُ مَا حَمَمَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِغَيْبِكَ مَنْ لَقِيَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَشَى أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّوْهُمْ يَفْعَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّوْهُمْ *

۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذَا يَتَكَبَّرَ فَأُخْبِرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا *

کردوں کہ وہ خوش ہو جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر وہ اسی چیز پر بھروسہ کر لیں گے۔ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے (کتمان علم کے) گناہ سے بچنے کی وجہ سے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی۔

(فائدہ) علم کا اس طرح چھپانا کہ وہ ضائع ہو جائے منع ہے اسی لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت اس چیز کو بتلادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیان کی ممانعت فرمائی تھی وہ بطور مصلحت تھی کہ کہیں عوام اور جاہل دھوکہ میں مبتلا ہو جائیں۔ شیخ ابن الصلاح نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام خوشخبری دینے سے منع فرمایا تھا باقی خواص سے بیان کرنے میں مضائقہ نہ تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمادیا اور معاذ نے بھی اسی طریق کو اختیار کیا۔ اور پہلی حدیث میں ابو ہریرہؓ کو جو عام خوشخبری دینے کے لئے روانہ کیا تھا یہ آپؐ کی پہلی رائے تھی اس کے بعد یہی رائے ہو گئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیلی آراء کا بھر پور حق حاصل تھا واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

۵۷۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک سے روایت ہے کہ مجھ سے محمود بن ربیع نے بواسطہ عتبہ بن مالک نقل کیا ہے محمود کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور عتبہ بن مالک سے ملا اور ان سے کہا تم سے مجھے ایک حدیث پہنچی ہے لہذا اسے بیان کرو۔ عتبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری آنکھوں میں کچھ خرابی ہو گئی تھی اس لئے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کے لئے متعین کر لوں۔ حسب استدعا حضور مع صحابہ کے تشریف لائے اور مکان میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگے مگر صحابہ باہم گفتگو میں مشغول رہے۔ مالک بن خثعم کا بھی تذکرہ آگیا۔ لوگوں نے اسے مغرور و متکبر کہا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع سن کر بھی وہ ضرور نہ ہوا) صحابہ نے کہا ہم دل سے چاہتے ہیں کہ حضور اس کے واسطے بددعا کرتے اور وہ ہلاک ہو جاتا یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی سچا معبود نہیں اور میں اس کا رسول برحق ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا (زبان سے تو)

۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَغْنَبِيُّ ابْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عِثْبَانَ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ تَأْتِنِي فَتُصَنِّيَ فِي مَنْزِلِي فَأَتَنِيهِ مُصَلًى قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَسْنَدُوا عَظُمَ ذَلِكَ وَكَبُرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُحْشَمٍ قَالُوا وَدَّوْا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَوَدَّوْا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَبْهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ قَالَ

أَنَسٌ فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِأَبْنِي
اكَتَنَّهُ فَكَتَنَهُ *

وہ اس کا قائل ہے مگر دل میں اس کے یہ چیز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا
جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا
یا دوزخ اسے نہ کھائے گی۔ انسؓ بن مالک فرماتے ہیں یہ حدیث
مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی میں نے اپنے لڑکے سے کہا اسے لکھ
لے اس نے لکھ لی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث (کی اسناد) میں دو عجیب باتیں ہیں ایک تو یہ کہ تین صحابی یعنی انسؓ بن مالک، محمودؓ، عتبہؓ بن مالک
برابر ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ بڑے نے چھوٹے سے روایت کی ہے کیونکہ انسؓ بن مالک محمودؓ سے علم،
مرتبہ اور عمر میں بڑے ہیں

۵۸۔ ابو بکر بن نافع عہدی، بھڑ، حماد، ثابت، انسؓ بن مالک
سے روایت ہے کہ مجھ سے عتبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بیان کیا کہ وہ اندھے ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میرے
مکان پر تشریف لا کر مسجد کی ایک جگہ متعین کرو دیجئے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور عتبہؓ بن مالک کے
خاندان والے بھی آئے مگر مالک بن دحشم نامی شخص نے آیا بقیہ
حدیث بدستور سابق ہے۔

باب (۱۰) جو شخص توحید الہی، دین اسلام اور
رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر راضی ہو جائے
وہ مومن ہے۔

۵۸ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَدِيُّ حَدَّثَنَا
بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ
فَحُطُّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنَعِيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشِمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ سُبَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ *

(۱۰) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ
بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنْ
ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ *

۵۹۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر کی، بشر بن حکم، عبد العزیز، یزید
ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد، عباس (۱) بن عبد المطلب

۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ
نُصَيْبِيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

(۱) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال زیادہ تھی۔ آپ کے کمال فہم اور کمال ادب کی دلیل یہ ہے کہ
ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے جواب دیا کہ بڑے وہ ہیں عمر میری زیادہ ہے۔
حضرت عباسؓ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ اگر مل گئے تو میں بیت اللہ پر کپڑا چڑھاؤں گی چنانچہ وہ مل گئے تو
ان کی والدہ نے ریشم دیج کے کپڑے بیت اللہ پر چڑھائے۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت سے رنکس تھے اور مسجد حرام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا یعنی اس کا ایمان صحیح اور درست ہو گیا۔

باب (۱۱) ایمان کے شعبے اور حیاء کی فضیلت۔

وَهُوَ اَنَّ مُحَمَّدَ الدَّرَّاورَدِيَّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا *
(۱۱) بَابُ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ *

۶۰۔ عبید اللہ بن سعید، عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، سلیمان ابن بلال، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کا ایک عظیم الشان شعبہ ہے۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

(فائدہ) دوسری روایت میں ساتھ شاخیں مذکور ہیں مگر اس میں راوی کو شک ہے اور امام بخاری نے بغیر شک کے ساتھ کی کئی روایتیں نقل کی ہیں اور ابو داؤد و ترمذی نے ستر کی ذکر کی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں چونسٹھ شعبوں کا تذکرہ ہے۔ اسی بناء پر علماء کرام میں اختلاف ہوا کہ کون سی روایت زائد صحیح ہے۔ حافظ ابن حبان بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں ایک طویل مدت تک غور و خوض کیا اور قرآن وحدیث میں بہت تلاش وجتو کے بعد تمام شعبوں کو شمار کیا تو وہ ۹۷ لکھے تب مجھے یقین ہوا کہ یہی چیز صحیح اور درست ہے۔ ۱۲ مترجم

۶۱۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں جس میں سب سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہونا ہے۔ اور سب سے سہل ترین شعبہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک عظیم الشان شعبہ ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ النَّادِي عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی تعمیر اور حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری انہیں کے سپرد تھی۔ حضرت عباسؓ بہت پہلے اسلام لے آئے تھے مگر انہوں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا اور بدر کے موقع پر مشرکین مکہ کے ساتھ ناچاہتے ہوئے بھی آگئے تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمادیا تھا کہ کوئی حضرت عباسؓ کو قتل نہ کرے اس لئے کہ وہ بادلِ خواستہ آئے ہیں۔

۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان کا شعبہ ہے۔

۶۳۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اس روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ بقیہ حدیث وہی ہے۔

۶۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو سوار، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حیا سے خیر ہی حاصل ہوتی ہے۔ بشیر بن کعب بولے حکمت کی کتابوں میں موجود ہے کہ حیا سے وقار اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران نے جواب دیا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کر رہا ہوں اور تم اپنی کتابوں کی باتیں بیان کر رہے ہو۔

۶۵۔ یحییٰ بن حبیب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابو قتادہ بیان کرتے ہیں ہم اپنی جماعت کے ساتھ عمران بن حصین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی موجود تھے۔ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روز ہم سے ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیا خیر ہی خیر ہے۔ بشیر بن کعب بولے ہم نے بعض کتابوں یا کتب حکمت میں دیکھا ہے کہ حیا سے سنجیدگی اور وقار الہی بھی حاصل ہوتا ہے اور کبھی کمزوری بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سن کر عمران بن حصین کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے میں تمہارے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کر رہا ہوں اور

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ *

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعْظُ أَخَاهُ *

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفَيْظُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةٌ فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفٍ *

۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ قَالَ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوْ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةٌ وَوَقَارًا لِلَّهِ وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى اخْمَرَتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي

تم اس کے خلاف بیان کرتے ہو یہ کہہ کر عمرانؑ نے دوبارہ حدیث بیان کی۔ بشر نے بھی دوبارہ اس بات کا تذکرہ کیا۔ عمرانؑ غضبناک ہو گئے اور ہم ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کہنے لگے ابو نجید (یہ ان کی کنیت ہے) بشرؑ ہم میں سے ہیں (منافق اور بدعتی نہیں) ان کے کہنے میں کوئی مضائقہ اور ہرج نہیں۔

۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر، ابو نعامہ عدوی، جحیر بن ربیع عدوی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی حماد بن زید والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۲) اسلام کے جامع اوصاف۔

۶۷۔ ابو بکر ابن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر (تحویل) قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، (تحویل) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں آپ کے بعد اسے کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپ نے فرمایا اس بات کا اقرار کر لے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اسی پر مضبوطی کے ساتھ جمارہ۔ ابواسامہؒ کی روایت میں غیر ک کا لفظ ہے (یعنی آپ کے سوا)۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کی طرف اشارہ ہے اور اسی استقامت کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس کی مانند اور سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔ استاذ ابوالقاسم قشیریؒ بیان کرتے ہیں استقامت وہ درجہ ہے جس سے تمام کام پورے اور کامل ہوتے ہیں اور تمام بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں اور جس میں صفت استقامت نہ ہو اس کی تمام کوششیں رایگاں اور بے سود ہیں اور استقامت ایسی صفت ہے جو خواص ہی کو حاصل ہو سکتی ہے اور امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں صرف یہی حدیث نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی کچھ زید دیتی کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے۔ ۱۳ مترجم

أَخْبَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ *

۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ *

(۱۲) بَابُ جَمَاعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ *

۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ فَاسْتَقِمْتُ *

(۱۳) بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ وَأَيِّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ *

باب (۱۳) اسلام کی فضیلت اور اس کے مراتب۔

۶۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن روح بن المبار، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مہمان اور بھوکوں کو) کھانا کھانا اور ہر ایک شخص کو خواہ جانتے ہو یا نہ جانتے ہو سلام کرنا۔

۶۹۔ ابو الطاہر المصري، ابن وہب، عمرو بن الحارث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا مسلمان بہتر ہے؟ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۷۰۔ حسن الحلوانی، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۷۱۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی بواسطہ والد، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس شخص کا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۷۲۔ ابراہیم بن سعید الجوهري، ابو اسامہ، یزید بن عبد اللہ سے یہ روایت بھی اسی طرح مذکور ہے باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا مسلمان

۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ *

۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولَانِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۷۰۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدُ أَتْنَانَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۷۱۔ وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۷۲۔ وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

افضل ہے۔

باب (۱۴) کن خصلتوں کے بعد ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے۔

۷۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، محمد بن بشار، ثقفی، ابن ابی عمرو بواسطہ عبد الوہاب، ایوب، ابی قلابہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت اور چاشنی پالے گا، ایک یہ کہ خدا اور اس کا رسولؐ اسے اور سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے جس شخص سے محبت کرے صرف خدا ہی کی وجہ سے کرے اور تیسرے یہ کہ جب خدا نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا برا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

(فائدہ) علماء کرام نے حلاوت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ عبادت الہی اور خدا اور رسولؐ کی رضامندی کے لئے مشقتیں برداشت کرنے میں لذت اور حلاوت پیدا ہو اور دنیا کے فوائد و منافع پر خدا اور رسولؐ کی رضامندی کو مقدم رکھے اور خدا کی محبت یہ ہے کہ اس کا حکم مانے اور اس کی نافرمانی کو قطعی طور پر ترک کر دے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مطلب ہے۔ قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں یہ حدیث اس حدیث کے جو کہ پہلے گزر چکی کہ ایمان کا مزہ کچھ لیا اس شخص نے جو کہ خدا کی خدائی پر راضی ہو گیا الخ اس کے ہم معنی ہے اور ایسے ہی خدا کے لئے کسی سے محبت رکھنا یہ خدا کی محبت کا پھل ہے۔ اور اصل خدا کی محبت یہ ہے کہ اپنی مرضیات کو اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے موافق کر دے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے گردن جھکا دے یہی حقیقی حلاوت اور چاشنی ہے۔ ۱۴ مترجم

۷۴۔ محمد بن حنفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کا مزہ پالے گا جس کسی سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوں اور جب خدا نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر کفر میں لوٹنے سے آگے میں ڈالے جانے کو زیادہ بھتر اور اچھا سمجھے۔

۷۵۔ اسحاق بن منصور، نصر بن شمل، حماد، ثابت، انس بن

وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *
(۱۴) بَابُ بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ *

۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ *

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجَعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ *

۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَبَانَا النَّضْرُ بْنُ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔ مگر اس میں اتنا لفظ زائد ہے کہ دوبارہ یہودی یا نصرانی ہونے سے آگ میں لوٹ جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

باب (۱۵) مومن وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبت ہو۔

ثُمَّ قَالَ أَنَبَانَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَوِ حَدِيثَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا *

(۱۵) بَابُ وَجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنَ الْإِثْمِ وَالْوَالِدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ لَمْ يُحِبَّهُ هَذِهِ الْمَحَبَّةُ *

۷۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۷۶۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ (تحویل) شیبان بن ابی شیبہ، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ یا کوئی شخص مومن نہیں ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے تمام متعقین مال و اسباب اور تمام آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

۷۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

(فائدہ) خطابی فرماتے ہیں اس محبت سے محبت طبعی مراد نہیں بلکہ محبت اختیاری مقصود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزوں پر مقدم رکھے۔ ماں باپ، بی بی، اولاد، دوست آشنا سب اگر ناراض ہو جائیں تو ہو جائیں مگر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہرگز سرزد نہ ہو۔ یہی محبت صادقہ ہے اور اسی پر ایمان کا مدار ہے۔ ۱۳

باب (۱۶) ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لئے جو چیز پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے منتخب کرے۔

۷۸۔ محمد بن ثنی، بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ

(۱۶) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ *

۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ یہ بات نہ ہو کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی یا پڑوسی کے لئے پسند کرے۔

۷۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، قتادہ، انس بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہ ہوگا جب تک اپنے ہمسایہ یا اپنے بھائی کے لئے وہ بات دل سے نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

باب (۱۷) ہمسایہ کو ایذا دینے کی حرمت۔

۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابن ایوب بواسطہ اسماعیل، علاء بواسطہ وائد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ مامون نہ ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(فائدہ) سماء نے کہا ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ستا جائز سمجھے حالانکہ وہ جتنا ہے کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ شخص کافر ہے کبھی جنت میں نہ جائے گا یہ کہ اولاً جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ اپنی سزا میں پھر توحید الہی کے قائل ہونے کی وجہ سے جنت میں جائے گا۔ ۱۲

باب (۱۸) ہمسایہ اور مہمان کی خاطر امور خیر کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت اور ان تمام باتوں کا ایمان میں داخل ہونا۔

۸۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابی سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموش رہے اور ایسے ہی جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ہو اسے اپنے ہمسایہ کی خاطر داری کرنی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ *

۷۹۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ *

(۱۷) بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِذَاءِ الْجَارِ *

۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْغَنَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِعَهُ *

(۱۸) بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ *

۸۱۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلْيُكْرِمُ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ ضَيْفَهُ *

چاہئے اور جو شخص خدا تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
اسے اپنے مہمان کی خاطر و عداوت کرنی چاہئے۔

(فائدہ) حق تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ یعنی جو بات انسان منہ سے نکالتا ہے اس کے لکھنے کے لئے ایک
شخص اس کے سامنے تیار رہتا ہے۔ اس آیت کے پیش نظر علماء کرام نے اختلاف کیا ہے کہ انسان کی ہر قسم کی باتیں لکھی جاتی ہیں یا نہیں۔
ابن عباسؓ فرماتے ہیں صرف وہی باتیں لکھی جاتی ہیں جن پر ثواب یا عذاب مرتب ہو گا اس صورت میں آیت خاص ہو جائے گی اور امام
شافعیؒ نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ انسان کو بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے پھر اگر یہ امر تحقق ہو جائے کہ اس کے بیان
کرنے میں کوئی نقصان نہیں تو بیان کر دے ورنہ خاموش رہے اور جن امور میں تردد ہو ان میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ ۱۲ مترجم

۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا
يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ *

۸۲۔ ابی بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، ابی حصین، ابی صالح،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہ خدا اور روز قیامت پر
ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ
تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر
کرے اور جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی
کی بات کرے یا خاموش رہے۔

۸۳- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابی صالح،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ روایت بھی مجددیث سابق نقل کرتے ہیں مگر اس میں یہ
الفاظ ہیں کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرے۔

۸۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حُصَيْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ *

۸۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ابْنُ عَيْنَةَ، ابْنُ
نُمَيْرٍ، بِوَسْطَةِ سَفْيَانَ، عُمَرُو، نَافِعُ بْنُ جَبْرِ، ابْنُ شَرِيحٍ الْخَزَاعِيُّ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، ابْنُ شَرِيحٍ الْخَزَاعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ *

۸۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن عیینہ، ابن
نمیر، بواسطہ سفیان، عمرو، نافع بن جبیر، ابی شریح الخزاعی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو
اسے اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنا چاہئے، جو شخص خدا اور
روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا
چاہئے اور ایسے ہی جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر
ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(۱۹) بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب (۱۹) نہی عن المنکر ایمان میں داخل ہے اور

کیفیت ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔

مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ *

۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (تحویل) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز نماز سے قبل جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مردان تھا اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا نماز خطبہ سے پہلے ہونی چاہئے، مردان نے جواب دیا وہ دستور اب موقوف ہو گیا۔ ابو سعیدؓ بولے اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کوئی بات دیکھے تو وہ اسے ہاتھ سے تبدیل کر دے اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان ہی سے اس کی تردید کر دے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے اس چیز کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمترین درجہ ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِنَانَهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْحُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْحُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تَرَكْتُ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ *

(فائدہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے یہ چیز ثابت ہے کہ نماز عید پہلے پڑھی اور بعد میں خطبہ دیا اور یہی تمام ائمہ سلف اور خلف کا قول ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ اب اگر کسی سے کوئی فعل اس کے خلاف سرزد ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔ ۱۲

۸۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، اسماعیل بن رجاہ بواسطہ والد، ابی سعید خدری، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی یحییٰ بن مذکور ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

۸۷۔ عمرو الناقد، ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب، ابن ابراہیم بن سعد بواسطہ والد، صالح بن کیسان، حارث، جعفر بن

۸۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَنْدُ بْنُ حَمِيدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

عبداللہ بن الحکم، عبدالرحمن بن المسور، ابی رافع، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس امت میں بھی جو نبی مبعوث کیا ہے اس کی امت میں سے اس کے کچھ ولی دوست اور صحابی بھی ہوتے ہیں جو اس کے طریقہ پر کار بند اور اس کے پیرو رہتے ہیں لیکن ان کے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں وہ نہیں کرتے اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں لہذا جس شخص نے اپنے ہاتھ سے ان لوگوں کا مقابلہ کیا وہ بھی مومن تھا جس نے زبان سے مقابلہ کیا وہ بھی مومن تھا اور جس نے دل سے مقابلہ کیا (ان امور کو برا سمجھو) وہ بھی مومن تھا۔ اس کے علاوہ رائی کے دائرہ کے برابر ایمان کا اور کوئی درجہ نہیں۔ ابورافع (راوی حدیث مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتے ہیں میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے بیان کی انہوں نے نہ مانا اور انکار کیا اتفاق سے عبداللہ بن مسعود آگئے اور قعدہ وادی مدینہ میں اترے تو عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعودؓ کی عیادت کو مجھے اپنے ساتھ لے گئے میں ان کے ساتھ چلا گیا جب ہم وہاں جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جیسا کہ میں نے ابن عمرؓ سے بیان کی تھی۔ صالح (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں یہ حدیث ابورافعؓ سے اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَبْشَانَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمَسُورِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُفُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بَيْنَهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِسُنَّتِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَتَّى حَرَدَلْ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَتَزَلَّ بَقَنَاءَ فَاسْتَشْعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعُوذُهُ فَاِنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ وَقَدْ تَحَدَّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ *

(فائدہ) اس حدیث میں گو آپ کی امت کا تذکرہ نہیں لیکن آپ نے فَمَنْ جَاهَدَهُمْ کے لفظ سے اس چیز کی طرف اشارہ کر دیا اور اعتبار الفاظ کے عموم کا ہوا کرتا ہے اور پھر دوسری احادیث میں اس چیز کی تشریح موجود ہے۔ علماء نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ دونوں واجب اور ضروری اور دین کے بڑے ستون ہیں مگر اس کے ساتھ ادب اور بہتریہ ہے کہ نرمی اور ملائمت ہو سختی اور شدت زیبا نہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی اسناد میں چار تابعی صالح، حارث، جعفر اور عبدالرحمن ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں، اس حدیث کی خوبی اور کمال ہے۔

۸۸۔ ابو بکر بن اسحاق بن محمد، ابن ابی مریم، عبدالعزیز بن محمد، حارث بن فضیل الحطمی، جعفر بن عبداللہ بن الحکم،

۸۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ

عبدالرحمن بن المسور بن مخرمہ، ابی رافع، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے کچھ ولی دوست ہوئے ہیں جو نبی کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اور اس کی سنت پر عامل رہے ہیں۔
بقیہ حدیث صالح کی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں ابن مسعود کے آنے اور ابن عمر کے منے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفَضِيلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهِدْيِهِ وَيَسْتَنُونَ بِسُنَّتِهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعِ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ *

باب (۲۰) ایمان کے مراتب اور یمن والوں کے ایمان کی خوبی۔

(۲۰) بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ *

۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تحويل) ابن نمیر بواسطہ والد (تحويل) ابو کریب، ابن ادريس، اسماعيل بن ابی خالد (تحويل) یحییٰ بن حبیب الحارثی، معمر، اسماعیل، قیس، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ایمان اس طرف سے ہے اور سختی و سنگدلی ربیعہ و مضر کے (پورب و مشرق) اونٹ والوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلتے چلے جاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دو سنگ لٹکیں گے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَالْفُظْ لَهُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرَ *

۹۰۔ ابو ریح الزہرانی، حماد، ایوب، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل ہیں اور ایمان بھی یمنی (اچھا) ہے دینی سمجھ بھی یمن والوں کی اچھی ہے اور حکمت بھی یمنی ہی ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَنبَأَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَقْبَدَةُ الْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ *

۹۱۔ محمد بن ثنی ابن ابی عدی (تحویل) عمرو الناقد، اسحاق بن یوسف ازرق، ابن عون، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۹۲۔ عمرو الناقد، حسن الحلوانی، یعقوب بواسطہ والد، صالح، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں ان کی بہت کمزور اور دل بہت نرم ہیں دینی سمجھ بھی یمن والوں کی بہتر اور حکمت بھی یعنی اچھی ہے۔

۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، امام مالک، ابی الزناد، اعرج، ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے فخر و غرور گھوڑے والوں اور اونٹ والوں میں ہے اور نرم اخلاق و مسکینی بکری والوں میں ہے (اس لئے کہ انبیاء کرام کی سنت ہے اور ظاہری طور پر یہ چیز نمایاں ہے)۔

۹۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابن ایوب بطور تحدیث، اسماعیل، علاء بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان تو یمن والوں میں ہے اور کفر مشرق کی طرف ہے، مسکینی اور نرمی خلق بکری والوں میں ہے اور غرور و ریاکاری گھوڑے والوں اور اونٹوں والوں میں ہے (جو سخت دل اور بد خلق ہوتے ہیں)۔

۹۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرما رہے تھے فخر و غرور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے اور نرمی خلق

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ كِذَاهُمَا عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْعِدَةً الْفَقَهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ *

۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ *

۹۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكَفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْمَدَّادِينَ أَهْلُ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ *

۹۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بکری والوں میں ہے۔

۹۶۔ عبد الرحمن بن عبد الرحمن داری، ابو الیمان شعیب زہری سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایمان بھی یعنی اور حکمت بھی یعنی ہے۔

۹۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان، شعیب زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل اور ضعیف القلب ہیں ایمان بھی یعنی اور حکمت بھی یعنی ہے، نرمی بکری والوں میں ہے اور فخر و غرور مشرق کی طرف سخت دل اونٹ والوں میں ہے۔

۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو بہت نرم دل اور رقیق القلب ہوتے ہیں ایمان بھی یمن والوں کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی۔ اور کفر کی چوٹی (بدعتوں کا زور) مشرق کی طرف ہے۔

۹۹۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ مذکور ہے مگر اس میں اخیر کا جملہ نہیں۔

۱۰۰۔ محمد بن ثنیٰ ابن ابی عدی (تحویل) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے یہ روایت حدیث سابق کی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ فخر و غرور اونٹ والوں میں ہے اور مسکینی و عاجزی بکری والوں میں۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْحَيْلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَيْرِ وَالسَّكِينَةِ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ *

۹۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةً *

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَقْفِدَةً وَأَضْعَفُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ السَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْيَمَنِ وَالْفَخْرُ وَالْحَيْلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَيْرِ قَبْلَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ *

۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَثْنَيْنِ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَقْفِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قَبْلَ الْمَشْرِقِ *

۹۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَأْسَ الْكُفْرِ قَبْلَ الْمَشْرِقِ *

۱۰۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ وَالْفَخْرُ وَالْحَيْلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ *

۱۰۱- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلِظُ الْقُلُوبِ وَالْحَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ *

۱۰۱- اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن حارث المخزومی، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سنگدلی اور سخت مزاجی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

(فائدہ) مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب قبیلہ مضر کے کافر رہتے تھے جو نہایت سخت دل تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والوں کو ستاتے تھے۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ مدینہ اور طائف داخل ہے۔ اس حدیث میں مشرق کی مذمت اور حجاز کی تعریف ہے اور یمن بھی حجاز میں داخل ہے۔ ہندوستان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اس میں اسلام اور مسلمانوں کو پھیلایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور بکثرت محدثین اس خطہ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جس کی دنیا شد اور ہر شجر و حجر گواہی دے رہا ہے۔

(۲۱) بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُولِهَا *

باب (۲۱) جنت میں مومن ہی جائیں گے مومنوں سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور بکثرت سلام کرنا بھی محبت کا باعث ہے۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا أَذْكَكُمْ عَنِ شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ *

۱۰۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جس وقت تک مومن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو گے اور جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے مومن نہ ہو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے، آپس میں سلام بکثرت کرو۔

۱۰۳- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٍ *

۱۰۳- زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہتھ قدرت میں میری جان ہے تم جب تک مومن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو گے۔ بقیہ حدیث ابو معاویہ اور وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

(فائدہ) ایمان کا مکمل اس وقت تک تحقق نہ ہو گا جب تک باہمی محبت اور الفت نہ پیدا ہوگی اور سلام رائج کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مسلمان کو سلام کرے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور سلام الفت کا پہلا سبب اور دوستی پیدا کرنے کی کنجی ہے اور سلام کے رائج کرنے میں مسلمانوں کے دلوں میں الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اسلام کا ایک خاص شعار ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سلام ایسی چیز ہے جو انہیں اور قوموں سے ممتاز کر دیتی ہے اور اس میں نفس کی ریاضت اور تواضع ہے اور دوسرے مسلمانوں کی تعظیم ہے۔ ۱۲

(۲۱) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ * باب (۲۲) دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔

۱۰۴۔ محمد بن عباد الحس، سفیان، سہیل، عطاء بن یزید، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کی؟ فرمایا اللہ کی، اس کی کتاب اور اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین اور سب مسلمانوں کی۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَعِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے اور اس پر اسلام کا دار و مدار ہے۔ ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں نصیحت ایک جامع لفظ ہے جس کا مطلب ہمہ قسم کی بھلائیوں کا جمع کرنا ہے جیسا کہ فلاح کا لفظ دنیا اور آخرت ہمہ قسم کی بھلائیوں کو شامل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اس کی صفات جمال اور کمال میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اس کی ذات کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھے۔ اور کتاب اللہ کے لئے نصیحت کے معنی یہ ہیں کہ پورے آداب کے ساتھ اس کی تلاوت کی جائے کسی قسم کی گستاخی سرزد نہ ہو۔ رسول کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اس کی رسالت کی تصدیق کی جائے جو دین وہ لے کر آئے ہیں اس کا ایک ایک حرف مانا جائے اور ائمہ مسلمین کی نصیحت ہر حق معاملہ میں ان کی اعانت کرنا ہے اور عام مسلمانوں کی نصیحت کے یہ معنی ہیں کہ دنیوی و اخروی تمام مصلحتیں انہیں بتادی جائیں اور ہر ایک معاملہ میں انہیں اپنے نفس کے برابر سمجھا جائے۔

۱۰۵۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، سہیل ابن ابی صالح، عطاء بن یزید لیثی، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَعِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، سہیل، عطاء بن یزید، ابو صالح، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی مثل سابق نقل کرتے ہیں۔

۱۰۶۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ

يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَعِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۱۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۱۰۹- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَنْتَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

(۲۳) بَابُ بَيَانِ نَقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبَّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ *

۱۱۰- حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ أَنَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ

۱۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

۱۰۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان، زید بن علاقہ، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بیعت کی۔

۱۰۹- سرج بن یونس اور یعقوب الدورقی، ہشیم، سیار، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم کو بسر و چشم قبول کرنے پر بیعت کی تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بقدر امکان عمل کی تلقین کی اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی بیعت کی تھی۔

باب (۲۳) معاصی کی بنا پر ایمان میں نقص پیدا ہو جانا اور بوقت معصیت کمال ایمان نہ ہونا۔

۱۱۰- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی زنا کرنے والا ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور نہ کوئی چور مومن ہونے کی حالت میں چوری میں مشغول ہوتا ہے اور نہ کوئی شرابی حالت ایمان میں شراب خوری میں مصروف ہوتا

ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے عبد الملک بن ابی بکر نے نقل کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث اس حدیث کو ابو ہریرہ سے نقل کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ابو ہریرہ اتنا جملہ اور اضافہ فرمادیتے تھے کہ نہ کوئی شخص مومن ہونے کی حالت میں کھلم کھلا لوگوں کی نظروں کے سامنے کسی کو لوٹتا ہے۔

السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي نَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا نَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں محققین نے اس حدیث کے معنی یوں بیان کئے ہیں کہ ان افعال کے ارتکاب کے وقت اس کا ایمان کامل نہیں رہتا اور ایسا محاورہ بہت ہے کہ ایک شے کی نفی کرتے ہیں اور مقصود کمال کی نفی ہوتی ہے اور بعض علماء نے فرمایا جو ان معاصی کو حلال سمجھتے ہوئے کرے تو وہ مومن نہیں کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا باقائے کفر ہے۔ حسن اور ابو جعفر طبری فرماتے ہیں مومن نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ تعریف کے قابل نہیں رہتا اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔ باقی پہلے معنی ہی زائد درست ہیں اور امام بخاریؒ نے بھی یہی چیز ذکر کی ہے۔ ۱۲ مترجم

۱۱۱۔ عبد الملک بن شعیب بواسطہ والد، لیث بن سعد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں شرف کے ہونے کا تذکرہ نہیں۔ اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کی ہے مگر اس میں لوٹ کا تذکرہ بھی نہیں۔

۱۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَأَقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ مَعَ ذِكْرِ النَّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلَّا النَّهْبَةَ *

۱۱۲۔ محمد بن مہران رازی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، زہری، ابن مسیب، ابی سلمہ، ابو بکر بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مثل سابق نقل کرتے ہیں اور اس میں لوٹ کا تذکرہ ہے مگر عمدہ بہترین کا ذکر نہیں۔

۱۱۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ

حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ *

۱۱۳- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّازَ وَرَدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ هَؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنُهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِيهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيَاكُمُ إِيَّاكُمْ *

۱۱۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ *

۱۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۳- حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم، عبد العزیز بن مطلب، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۴- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء بن عبد الرحمن بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ باقی یہ تمام حدیثیں زہری کی حدیث کی طرح ہے مگر عطاء اور صفوان بن سلیم کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ لوگ اپنی آنکھیں اس لوٹ کی طرف اٹھائیں اور ہمام کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے لوٹتے ہوئے مسلمان اس کی لوٹ کی طرف آنکھیں اٹھائیں تو وہ مومن نہیں اور یہ بھی زیادتی ہے کہ تم میں سے کوئی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے اس لئے کہ وہ اس خیانت کے وقت مومن نہیں لہذا ان چیزوں سے بچو اور احتراز کرو۔

۱۱۶- محمد بن عثی، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زنا کرنے والا ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور توبہ تو اس کے بعد بھی قبول ہو جاتی ہے۔

۱۱۷- محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، اعمش، ذکوان،

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً شعبہ والی حدیث ہی کی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ *

باب (۲۴) خصال منافق۔

(۲۴) بَابُ بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ *

۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، اعمش (تحویل) زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں چار باتیں ہوں گی وہ تو حقیقی منافق ہے اور جس میں چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو جب تک اسے نہ چھوڑ دے اس میں نفاق کی ایک عادت رہے گی ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے دوسرے جب وعدہ کرے تو اسے کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور چوتھے جب کسی سے جھگڑا کرے تو یہودہ بکواس اور فحش گوئی اختیار کرے۔ مگر سفیان کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر ان خصلتوں میں سے کوئی بھی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک نشانی ہوگی۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا حَاصِمٌ فَحَرَّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ *

(فائدہ) کلام نووی فرماتے ہیں کیونکہ اکثر یہ خصلتیں مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے حدیث کے معنی پر اشکال سا ہوتا ہے اور علماء نے فرمایا ہے جو دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے تو پھر وہ ان امور کے ارتکاب کے بعد نہ منافق ہے اور نہ کافر تو اس وقت حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ جس شخص میں یہ خصلتیں موجود ہوں گی وہ عملاً منافقوں کے مشابہ ہوگا کیونکہ نفاق یہی ہے کہ ظاہر، باطن کے خلاف ہو۔ اور یہ جو فرمایا گیا کہ وہ خالص منافق ہے تو معنی یہ کہ وہ نفاق کے اثرات سے زیادہ متاثر ہے اور حدیث کا مطلب یہی زیادہ بہتر ہے۔ اہم تر مذئی فرماتے ہیں اس سے عمل کا نفاق مراد ہے اعتقاد کا نفاق نہیں، غرضیکہ علماء کرام نے اس حدیث کی بکثرت توجیہات بیان کی ہیں مگر بندہ مترجم کہتا ہے کہ نفاق کے مراتب ہیں جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافق جن کے متعلق قرآن نے فی الذکر الأسفل کا اعلان کر دیا۔ اس لئے ہر ایک کو ان خصلتوں سے احتراز کرنا چاہئے کہیں کسی کا شیرازہ عنی نہ بکھر جائے۔ ۱۲ مترجم

۱۱۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسلمیل بن جعفر، ابو سہیل، نافع بن مالک بن ابی عامر بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے،

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۱۲۰۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین باتیں منافق کی علامتوں میں سے ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے، جس وقت وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۱۲۱۔ عقبہ بن کرم، یحییٰ بن محمد بن قیس، علاء بن عبد الرحمن سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ منقول ہے مگر یہ الفاظ زائد ہیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔

۱۲۲۔ ابو نصر تمار، عبد اللہ بن حماد، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی یحییٰ بن محمد کے طریقہ پر نقل کرتے ہیں اور اس میں بھی یہی الفاظ ہیں اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھتا رہے اور اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو۔

باب (۲۵) مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کی ایمانی حالت۔

۱۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبد اللہ بن نمیر، عید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو کفر کا رجوع دونوں میں سے ایک کی جانب ضرور ہوتا ہے۔

۱۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ *

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحَرْقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ *

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ قَيْسٍ أَبُو زَكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ *

۱۲۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَارُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ ذَكَرَ فِيهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ *

(۲۵) بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيْمَانٍ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرٌ *

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا *

۱۲۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ

اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتے ہیں تو کفر کا رجوع دونوں میں سے ایک کی جانب ضرورت ہوتا ہے۔ اگر واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے تو اس کا قول بجا ہے ورنہ وہ کفر قائل کی طرف لوٹ آتا ہے (۱)۔

۱۲۵۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث بواسطہ والد، حسین المعلم، ابن بریدہ، یحییٰ بن معمر، ابوالاسود، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جس نے غیر باپ کو دانستہ اپنا باپ بنایا اس نے کفر کیا اور جس نے غیر کی چیز کو اپنی ملک ظاہر کیا وہ ہم میں سے نہیں اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہئے اور جس شخص نے دوسرے کو کافر یا دشمن خدا کہہ کر پکارا اور واقع میں وہ ایسا نہیں ہے تو کفر اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔

باب (۲۶) دانستہ اپنے والد کے باپ ہونے سے انکار کرنے والے کی ایمانی حالت۔

۱۲۶۔ ہارون بن سعید الاہلی، ابن وہب، عمرو، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے والد کی طرف انتساب سے نفرت نہ کیا کرو، جس شخص نے اپنے والد سے رشتہ توڑا (اور کسی مشہور شخصیت سے جوڑا) تو یہ بھی کفر کی بات ہے۔

(فائدہ) آدمی خیال کرتا ہے کہ اقوال و افعال کا حیوانات کی طرح کوئی حساب نہیں حدیث سمجھاتی ہے کہ وہ سب سے اشرف نوع ہے اسے

(۱) جس کو کافر کہا ہے اگر واقعہ کافر ہو تو وہی کافر ہو اور اگر کسی مسلمان نے صحیح العقیدہ مسلمان کو کافر کہا تو یہ تکفیر خود اسی کہنے والے کی طرف لوٹے گی اس لئے کہ جیسے اس کے عقائد ہیں اسی جیسے اس کہنے والے کے عقائد ہیں تو اسے کافر قرار دینا خود اپنے آپ کو کافر قرار دینا ہوا۔

وَيَحْيَىٰ بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ *

۱۲۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيَتَبَوَّأَنَّ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ *

(۲۶) بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيْمَانٍ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ *

۱۲۶۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرُغِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ *

اپنے ایک ایک حرف کا حساب دینا ہو گا لہذا کسی کو کافر کہنا کوئی ایسی مذاق کی بات نہیں بلکہ بڑی ذمہ داری کی بات ہے اور بے محل اس کا استعمال اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ انسان اپنا رشتہ مخلوقیت خالق سے توڑ کر غیر خالق سے جوڑے اور دوسرے نمبر کا کفر یہ ہے کہ محض بڑائی کی بنا پر رشتہ ابھیت اپنے والد کے بجائے غیر والد سے قائم کرے لہذا اس قسم کی اشیاء سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ۱۲ مترجم

۱۲۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادَّعَى زَيْدٌ لَقِيْتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ أَذْنَابِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولَانِ سَمِعْتُهُ أَذْنَابِي وَوَعَاهُ قَتَنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ *

باب (۲۷) بَيَانُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابَ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ *

باب (۲۷) مسلمان کو برا کہنا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

۱۲۹۔ محمد بن بکار، الریان، عون بن سلام، محمد بن طلحہ (تحویل) محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان (تحویل) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید، ابی وائل، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم نے فرمایا مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ زبید بیان کرتے ہیں میں نے ابو وائل سے دریافت کیا کہ تم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا جی ہاں، مگر شعبہ کی روایت میں زبید کا کلام جو ابو وائل کے ساتھ منقول ہوا ہے وہ مذکورہ نہیں ہے۔

۱۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور (تحویل) ابن نمیر، عفان، شعبہ، اعمش، ابی وائل، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب (۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرنہ بن جانا۔

۱۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ والد، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرہ، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حجۃ الوداع میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرنہ بن جانا۔

۱۳۲۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ والد، شعبہ، واقد بن محمد بواسطہ والد، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو بکر بن خالد الباہلی، محمد بن

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقَتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زَيْدٌ فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ *

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ كِنَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۲۸) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَبِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْضُكُمْ رِقَابًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ۱۳۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید بواسطہ والد، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا خبردار میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنا شروع کر دو۔

۱۳۴۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطہ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ روایت بھی شعبہ عن واقد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۹) نسب میں طعن کرنے والے اور میت پر نوحہ کرنے والے پر کفر کا اطلاق۔

۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، محمد بن عبید، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں دو باتیں ایسی موجود ہیں جن کی بناء پر وہ کفر میں مبتلا ہیں نسب میں طعن کرنا، دوسرے میت پر نوحہ کرنا یعنی آواز کے ساتھ رونا۔

باب (۳۰) غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا کفر کے برابر ہے۔

۱۳۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن علیہ منصور بن عبد الرحمن، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو بھی غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگ جاتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے تا وقتیکہ وہ واپس نہ آئے۔ منصور نے کہا خدا کی قسم یہ روایت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً منقول ہے لیکن مجھے یہ چیز ناپسند ہے کہ بصرہ میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی جائے (کیونکہ

نُكِرَ بَنُ حَصَادٍ الْبَاهِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاqِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيَحْكُمُ أَوْ قَالَ وَيُنْكِمُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *
۱۳۴۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاqِدِ *
(۲۹) بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ *

۱۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمَا كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ *
(۳۰) بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْبَاقِ كَافِرًا *

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَالَ مَنْصُورٌ قَدْ وَاللَّهِ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرَوَى عَنِّي هَهُنَا بِالْبَصْرَةِ *

یہاں خوارج کا زور تھا جو مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے تھے۔

۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، داؤد، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بھی کوئی غلام بھاگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، جریر، مغیرہ، شعبی، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

باب (۳۱) جو شخص بارش ہونے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہو تو وہ کافر ہے۔

۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، صلیح بن کیسان، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، زید بن خالد الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مقام حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا، نماز سے فارغ ہو کر حاضرین کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا، صحابہ نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے بعض کی صحیح ایمان پر اور بعض کی کفر پر ہوئی ہے جس شخص نے کہا ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی اس نے مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا انکار کیا اور جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علماء کرام کا یہ قول ہے کہ بارش وغیرہ کے برسنے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہو اور یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ انہیں کی گردش سے ظہور میں آیا ہے تو ایسا شخص بالیقین علماء کافر ہے۔ یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔ باقی جو ان ستاروں کو محض واسطہ اور آلہ سمجھے اور اعتقاد یہ ہو کہ جو کچھ ہوا ہے وہ محض اللہ العالمین کے فضل و کرم سے ہوا ہے تو ایسا شخص کافر نہیں ہے مگر کیونکہ یہ کلمہ کفار کے مشابہ ہے اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے اور ان امور کو زبان سے ادا کرنا بھی علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔

۱۴۰۔ حرمہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد عامری، محمد بن سلمہ

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الذَّمَّةُ *

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ *

(۳۱) بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِيرُنَا بِالْبُتُوءِ *

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِيرُنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَلَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِيرُنَا بُتُوءٌ كَذَا وَكَذَا فَلَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ *

۱۴۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ

المرادی، عبد اللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے، اس نے فرمایا میں اپنے بندوں کو جو نعمت دیتا ہوں ان میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے اور کہتا ہے ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی، ستاروں نے بارش برسائی۔

۱۴۱۔ محمد بن سلمۃ المرادی، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث (تحویل) عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، ابو یونس مولیٰ ابو ہریرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان سے جو بھی برکت نازل فرماتا ہے انسانوں کا ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے، خدا بارش نازل کرتا ہے انسان کہتے ہیں فلاں فلاں ستارہ (کے اثر) سے بارش ہوئی یا فلاں فلاں ستارہ نے بارش برسائی۔

۱۴۲۔ عباس بن عبد العظیم عنبری، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابو زمیل، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو کچھ لوگ شاکر رہے اور کچھ کافر نعمت ہو گئے، شاکرین کہنے لگے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور کافر بولے یہ فلاں فلاں ستارہ کا اثر ہے تو یہ آیت فلاں افسیم بمواقع النجوم انا نازل ہوئی یعنی میں قسم کھاتا ہوں تارے ڈوبنے یا نکلنے کی اور اگر سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی ہے حتیٰ کہ فرمایا تم اپنی غذا جھٹلانے کو مانتے ہو۔

سَوَادُ الْغَامِرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكُؤُكِبُ وَالْكُؤُكِبُ *

۱۴۱۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكُؤُكِبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكُؤُكِبٍ كَذَا وَكَذَا *

۱۴۲۔ وَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِيرُ النَّاسِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَلَا أَفْسِيمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ) حَتَّى بَلَغَ (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تَكْذِبُونَ) *

باب (۳۲) انصار اور حضرت علیؑ سے محبت رکھنا
ایمان میں داخل ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق
کی نشانی ہے۔

۱۳۳۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، عبد اللہ بن
عبد اللہ بن جبیر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفاق کی نشانی انصار سے
بغض رکھنا (۱) اور ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے۔

۱۳۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن الحارث، شعبہ، عبد اللہ
بن عبد اللہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی
اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

۱۳۵۔ زبیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تحویل) عبید اللہ بن معاذ
بواسطہ والد، شعبہ، عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں میں نے براء
بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے انصار کے متعلق ارشاد
فرمایا کہ ان سے مومن ہی محبت اور منافق ہی بغض رکھتا ہے جو
ان سے محبت کرے گا خدا اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے
بغض رکھے گا تو خدا اس سے نفرت کرے گا۔ شعبہ بیان کرتے
ہیں میں نے عدی سے دریافت کیا تم نے یہ حدیث براء بن
عازب سے سنی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ براء نے مجھ سے یہ
حدیث بیان کی۔

(۳۲) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ
وَعَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعِلَامَاتِهِ
وَبُغْضِهِمْ مِنَ عِلَامَاتِ النِّفَاقِ *

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ
بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ *

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ
وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ *

۱۴۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ
وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ
بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا
يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ
أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ
شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيِّ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ إِيَّايَ
حَدَّثَ *

(۱) انصاری صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی خنق کی نشانی ہے۔ اگر بغض اس وجہ سے
نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے کسی انصاری صحابیؓ سے ناراضگی ہو گئی ہو تو یہ نفاق کی نشانی نہیں ہے لہذا مشاجرات صحابہ کے واقعات اس حدیث
میں داخل نہیں ہیں۔

۱۳۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔

۱۳۷۔ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، جریر (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، اعمش، ابو صالح، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔

۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جاندار کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے مومن کے علاوہ اور کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ اور کوئی شخص بغض نہیں رکھے گا۔

باب (۳۳) طاعات کی کمی سے ایمان میں نقص پیدا ہونا اور ناشکری و کفران نعمت پر کفر کا اطلاق۔

۱۳۹۔ محمد بن رحم بن مہاجر مصری، لیث، ابن ہاد، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کے گروہ صدقہ کیا کرو اور استغفار زیادہ کیا کرو اس لئے کہ دوزخیوں میں اکثر حصہ میں نے تمہارا ہی دیکھا ہے، ایک عقلمند دلیور عورت بولی یا رسول اللہ دوزخیوں میں ہمارا حصہ زیادہ کیوں ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو،

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهِيلِ بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ * ۱۴۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ *

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ *

(۳۳) بَابُ بَيَانِ نَقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللَّهِ كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحَقُّوقِ *

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزَلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ

ناقص العقل اور ناقص دین ہونے کے باوجود عقلمند کی عقل ختم کر دینے والا تم سے زائد میں نے کسی کو نہیں دیکھا، وہ عورت بولی یا رسول اللہ! ہمارا نقصان عقل اور دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا عقل کی کمی کا ثبوت تو اس سے ہوتا ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور (ہر مہینہ میں) کچھ زمانہ تک (حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھ سکتی اور ایسے ہی روزہ نہیں رکھ سکتی تو یہ نقصان دین ہے۔

۱۵۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد ابن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ، ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۵۱۔ (تحویل) یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر اسلمیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، مقبری، ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر کے طریقہ پر نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۴) تارک صلوة پر کفر کا اطلاق۔

قَالَ تَكْفِيرُ اللَّعْنِ وَتَكْفِيرُ الْعَشِيرِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالذِّينِ قَالَ أَمَّا نَقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمَكُّتُ النَّبَالِيِّ مَا تُصَلِّي وَتُقَطِّرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نَقْصَانُ الدِّينِ *

۱۵۱۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْنَمَ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۱۔ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۳۴) بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ *

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجُودَ فَسَجَدَ اغْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَنْكِحِي يَأِ وَيَلَهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِي النَّارُ *

۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے علیحدہ چلاتا ہے کہتا ہے افسوس ہے آدمی کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے تو حکم کی تعمیل کر لی اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اور ابو کریم کی روایت میں لفظ یا ویلی ہے یعنی افسوس ہے) اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔

۱۵۳۔ زہیر بن حرب، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نافرمانی کی تو میرے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں امام مسلم کا مقصود اس حدیث کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ بعض افعال کے ترک سے حقیقتاً حکماً کفر ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ وَاسْتَكْبَرُ وَتَكَاَنَ مِنَ الْكَافِرِیْنَ کہ شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور تکبر و غرور کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کافر ہو گیا۔ گو علم خداوندی میں اس کا کافر ہونا مقدر ہو چکا تھا مگر کفر کا صدور اس کے انکار اور تکبر پر ہی ہوا۔ ۱۲ مترجم

۱۵۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے انسان کے شرک اور کفر میں فرق (صرف) نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

۱۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ *

۱۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ *

۱۵۵۔ ابو غسان سمعی، ضحاک بن مخلد، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان فرق ترک صلوٰۃ ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ *

باب (۳۵) خدائے واحد پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔

(۳۵) بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ *

۱۵۶۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد (تحویل) محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے افضل کونسا عمل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا، عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا حج مبرور (جو فقیہ و فقور سے پاک ہو) محمد بن جعفر نے ایمان باللہ اور سولہ دونوں کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۵۶- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ *

۱۵۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۸۔ ابو ربیع زہرائی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ (تحویل) خلف بن ہشام، حماد بن زید، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، ابی مرواح لیثی، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے، فرمایا جو غلام اس کے مالک کے نزدیک بہترین اور زیادہ قیمتی ہو، میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں، فرمایا تو کسی کاری گر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کے لئے مزدوری کر، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض کاموں سے اگر میں خود ناتواں ہوں، فرمایا تو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ یہی تیری جان کے لئے صدقہ ہے۔

۱۵۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حبیب مولیٰ عروہ بن زبیر، عروہ بن زبیر، ابی مرواح، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی مثل سابق منقول ہے مگر کچھ معمولی سا الفاظ میں رد و بدل ہے۔

۱۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، ولید بن عیزار، سعد بن ایاس، ابو عمرو شیبانی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، میں نے دریافت کیا پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا، میں نے دریافت کیا اس کے

۱۵۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّوَحٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الرُّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكْفُ شَرِّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ *

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَّوَحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ *

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَّاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ

بعد کونسا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد بار خاطر ہونے کی بنا پر میں نے زائد دریافت کرنا چھوڑ دیا۔

۱۶۱۔ محمد بن ابی عمر کی، مروان بن معاویہ فزاری، ابو یحضور، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا نبی اللہ کونسا کام جنت سے زیادہ نزدیکی پیدا کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد اور کونسا نبی اللہ؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا، میں نے عرض کیا نبی اللہ اس کے بعد پھر کونسا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

۱۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عمری یواسطہ والد، شعبہ، ولید ابن عیزار، ابو عمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے بیان کیا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے بتلایا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے دریافت کیا پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔ آپ نے ان ہی کاموں کو مجھے بتلادیا اگر میں اور زائد دریافت کرتا اور زائد بتلا دیتے۔

۱۶۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں ذکر کیا۔

۱۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابو عمرو شیبانی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب کاموں سے افضل یا سب سے افضل کام نماز کا اس کے وقت پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا ہے۔

قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا بِرِغَاءٍ عَلَيْهِ *

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِفِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۶۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْفِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِمْ وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ لَزَادَنِي *

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا *

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَوْ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لَوَقْفِهَا وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ *

(فائدہ) روایتیں اعمال کے افضل ہونے میں مختلف منقول ہوئی ہیں۔ بعض میں سب سے افضل ایمان کو قرار دیا پھر جہاد اور پھر حج اور بعض میں کھانا کھلانے اور ہر ایک کو سلام کرنے اور بعض میں اپنی زبان و ہاتھ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے اور بعض مقامات میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کو، غرضیکہ بہت سی صحیح حدیثیں اسی طرح منقول ہوئی ہیں اس لئے شافعی کبیرؒ نے ان احادیث کو دو طرح جمع کیا ہے ایک تو یہ کہ اختلاف باعتبار احوال اور اشخاص کے ہے کہ کسی وقت کون سا عمل افضل ہے اور کبھی کونسا، یہ مقصود نہیں کہ ہر وقت اور ہر مقام پر اس عمل کی وہی فضیلت ہے اور دوسرے یہ کہ ہر مقام پر لفظ من مخذوف ہے، مطلب یہ کہ افضل کاموں میں سے ایمان باللہ، جہاد فی سبیل اللہ، برّ والدین وغیرہ ہیں۔

باب (۳۶) شرک کی تمام گناہوں پر فوقیت اور اس سے چھوٹے گناہ۔

۱۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، منصور، ابی وائل، عمرو بن شرحبیل، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے جبکہ اس نے تجھے پیدا بھی کیا ہے، میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے اب اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی اولاد اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ روٹی کھائے گی، میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے۔

۱۶۶۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو وائل، عمرو بن شرحبیل، عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے، اس شخص نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس کے ڈر کی وجہ سے قتل کر دے کہ کہیں وہ تیرے ساتھ نہ کھائے، اس نے دریافت کیا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

(۳۶) بَابُ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحُ الذُّنُوبِ وَبَيَانُ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ *

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْثَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيبَةَ جَارِكَ *

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيبَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقُهَا (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا

يَرْتُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) *

تعالیٰ کے وہ خاص بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی خدا کو نہیں یاد کرتے اور جس جان کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کر دیا اسے قتل بھی نہیں کرتے ہاں کسی حق کے بدلے اور زنا بھی نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اس کی سزا پالے گا۔
باب (۳۷) اکبر کبار کا بیان۔

۱۶۷۔ عمرو بن محمد ناقد، اسمعیل بن علیہ، سعید البحریری، عبد الرحمن بن ابی بکرہ، ابو بکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتلا دوں (چنانچہ آپ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ بیٹھ گئے اور بار بار اس جملہ کو دہرانے لگے حتیٰ کہ ہم اپنے دل میں کہنے لگے کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں (تاکہ آپ کو زیادہ افسوس نہ ہو)۔

(فائدہ) ہم نوویٰ فرماتے ہیں علمائے کرام کا گناہ کبیرہ کی تعریف میں اختلاف ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اس کا کرنا کبیرہ ہے۔ ابو اسحاق نے یہی چیز پسند کی ہے اور قاضی عیاض نے علماء متحققین کا یہی ملک نقل کیا ہے۔ اس کے بعد جمہور سلف اس طرف گئے ہیں کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک کبیرہ دوسرے صغیرہ جن کی تعریف میں علماء کرام نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مگر امام غزالیؒ بیہودہ میں لکھتے ہیں کہ جس گناہ کو انسان ہلکا اور معمولی سمجھ کر کرے اور اس پر کسی قسم کی ندامت و پشیمانی نہ ہو وہ کبیرہ ہے ورنہ پھر صغیرہ۔ اس طرح کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس گناہ پر حد قائم کی جائے، آگ یا عذاب یا اللہ تعالیٰ کے غضب یا لعنت کی وعید ہو وہ کبیرہ ہے۔

۱۶۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، عبید اللہ ابن ابی بکرہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبار کے بیان میں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔

۱۶۹۔ محمد بن ولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، عبید اللہ ابن ابی بکرہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبار کا تذکرہ فرمایا آپ سے

۱۶۸۔ وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ *

۱۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

کہاڑ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں اکبر کہہ رہا ہوں؟ بتاؤں فرمایا وہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا ہے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپؐ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا ہے۔

۱۷۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو، دریافت کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کا کرنا اور جس جان کا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے اسے قتل کرنا مگر حق کے ساتھ، یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور لڑائی کے دن پشت پھیر کر بھگنا اور خوند والی پاکدامن ایمان دار عورتوں کو تہمت لگانا۔

۱۷۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں سے اپنے والدین کو گالی دینا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں کوئی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور کوئی دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۱۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفین، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكِبَائِرِ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلَا أُنبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ طَنِي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّوْرِ *

۱۷۰۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفَوِّقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَكُّي يَوْمَ الزَّخْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ *

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ *

۱۷۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۳۸) کبر کی حرمت۔

(۳۸) بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ *

۱۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فَضِيلِ الْمُفْلِحِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّحَعِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ *

۱۷۳- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، ابراہیم بن دینار، یحیی بن حماد، شعبہ، ابان بن تغلب، فضیل بن عمرو، فقیہی، ابراہیم نخعی، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی چاہتا ہے اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جو تا عمدہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمل کو پسند کرتا ہے، کبر اور غرور تو حق کو ناحق کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ جل جلالہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور جمیل ہے اور وہ پاکیزگی خوبصورتی ستھرائی کو پسند کرتا ہے، عمدہ کپڑے اور جوتے جس قدر حلال ہیں وہ پہننا صحیح اور درست ہے بلکہ بہتر ہے کبر اور غرور میں داخل نہیں۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِنَانَهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ قَالَ مِنْجَابُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَبِيهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ لَيْمَانَ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَبِيهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرِيَاءَ *

۱۷۴- منجانب بن حارث تمیمی، سدید بن سعید، کنانہما، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو وہ جہنم میں نہ جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کبر و غرور ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۱۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فَضِيلِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ *

۱۷۵- محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ، ابان بن تغلب، فضیل، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی غرور و تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(۳۹) بَابُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ سَبِيًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ *

۱۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ والد، وکیع، اعمش، شقیق، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابن نمیر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں کہتا ہوں جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کوئی ہیں جو جنت اور جہنم کو واجب کرتی ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۱۷۸۔ ابو ایوب غیلانی، سلیمان بن عبید اللہ، حجاج بن شاعر، عبد الملک بن عمرو، قرہ، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حالت میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابو الزبیر نے بجائے حَدَّثَنَا کے عَنْ جَابِرِ کہا ہے۔

۱۷۹۔ اسحاق بن منصور، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَكَيْعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۷۷ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَاتُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ *

۱۷۸ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ *

۱۷۹ - وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمَّ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ *

۱۸۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَرَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ ابْنِ زُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبْيَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَيْضٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فِإِدَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَحَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى رَغَمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ *

(۴۰) بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۱۸۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، واصل احاد، معرور بن سوید، ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت جبریل میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ تمہاری امت میں سے جو شخص اس حالت میں انتقال کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا وہ جنت میں جائے گا، میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے، انہوں نے جواب دیا اگرچہ وہ زنا (۱) کرے یا چوری کرے۔

۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن حراش، عبدالصمد بن عبدالوارث بواسطہ والد، حسین معلم، ابن بریدہ، یحییٰ بن عمر، ابوالاسود دلی، ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے، پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تب بھی آپ سو رہے تھے، پھر میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ نے فرمایا جو بندہ بھی کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہو جائے اور اسی اعتقاد پر اس کا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، تین مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر چوتھی مرتبہ میں (بطور شفقت) فرمایا اگرچہ ابوذر کی ناک میں خاک لگے۔ چنانچہ ابوذر باہر نکلے (اور شوق و محبت میں) برابر کہتے جاتے تھے اگرچہ ابوذر کی ناک پر خاک لگے۔

باب (۴۰) کافر جبکہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا قائل ہو جائے تو پھر اس کا قتل حرام ہے۔

(۱) زنا اور سرقہ یعنی چوری کے دو گناہوں کے ذکر کرنے پر اکتفا فرمایا گیا۔ اس لئے کہ زنا سے حقوق اللہ اور سرقہ یعنی چوری سے حقوق العباد کی طرف اشارہ ہو گیا۔

۱۸۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عطاء بن یزید، لیث، عبد اللہ بن عدی ابن خیبار، مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور لڑائی میں وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور پھر میری زد سے بچنے کے لئے درخت کی پناہ پکڑ کر کہے میں مسلمان ہو گیا تو یا رسول اللہ کیا میں اسے اس لفظ کے کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اسے قتل مت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کانٹے کے بعد یہ کلمات کہے کیا مجھے اس کا قتل کر دینا جائز ہے؟ فرمایا اسے قتل نہ کرو، اگر قتل کر دو گے تو وہ اس درجہ پر پہنچ جائے گا جس پر اسے قتل کرنے سے پہلے تم فائز تھے اور تم (۱) اس درجہ پر ہو جاؤ گے جس پر یہ الفاظ کہنے سے پہلے وہ تھا۔

۱۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (تحویل) اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، اوزاعی (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اوزاعی اور ابن جریج کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام لے آیا اور معمر کی روایت میں ہے کہ جب میں اس کے قتل کے لئے جھکوں تو وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے۔

۱۸۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید، لیث، عبید اللہ بن عدی، مقداد بن عمرو بن اسود کنندی رضی

۱۸۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِيَّاهُ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذَى مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ إِلَيْهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قُلْ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قُلْ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ *

۱۸۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۱۸۴ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

(۱) جتنی پہلے تیرا خون مباح نہ تھا اور اس کا خون اس کے کف کی وجہ سے مباح تھا اب اگر کلمہ پڑھنے کے بعد تو اسے مارے گا تو مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے قصاصاً تیرا خون بہانا مباح ہو گا یا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو حق پر اور وہ باطل پر تھا اب اس کے اسلام لانے کے بعد اگر تو اسے مارے گا تو باطل پر ہو گا اور گناہ کا مرتکب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں موجود تھے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرا کسی کافر سے مقابلہ ہو۔ بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح ہے۔

حَدَّثَنِي عَصَاءُ بْنُ يَزِيدَ السُّبِّيُّ ثُمَّ الْجَنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَافِيًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر (تحویل) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعثم، ابوظبیان، اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا، ہم صبح ہی جہینہ کے حرقات (ایک قبیلہ ہے) کو پہنچ گئے میں نے ایک آدمی کو جا پکڑا اس نے فوراً لا الہ الا اللہ کہا میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا لیکن میرے دل میں اس کا کچھ خطرہ محسوس ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر ڈالا، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا، آپ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے دل سے کہا تھا یا نہیں، حضور وال برابر اس لفظ کو بار بار فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے آرزو پیدا ہو گئی کہ کاش کہ میں پہلے سے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا بلکہ اسی روز مسلمان ہوتا (تاکہ یہ گنہ میرے نامہ اعمال میں نہ لکھا جاتا) یہ حدیث سن کر سعدؓ کہنے لگے خدا کی قسم میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کروں گا تو قتیکہ ذوالبھین یعنی اسامہؓ قتل نہ کریں گے۔ یہ سن کر ایک شخص بولا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا کہ ان کافروں سے لڑو جب تک کہ فساد نہ رہے اور دین سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہم تو اسی لئے قتل کر چکے کہ فساد باقی نہ رہے مگر تم اور تمہارے ساتھیوں کا مقصود قتال سے فساد پیدا کرنا ہے۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْتَحَقَّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَحَّاهُ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَذْرَكَتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِنَسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكْرِّرُهَا عَنِّي حَتَّى تَمْنَيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدُ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (وَاقْتَابِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَتَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ بِهِ) فَقَالَ سَعْدُ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً *

۱۸۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَلْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنْ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنَتْهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتُهُ نَعْدُ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُتِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ أَقَتَلْتُهُ نَعْدُ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ *

۱۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَتَبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنَ مُحَرَّرٍ حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيَّ بَعَثَ إِلَى عُسَيْسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ

۱۸۶- یعقوب بن ابراہیم دورقی، ہشیم، حصین، ابو ظلیان، اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حرکہ کی طرف بھیجا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے، ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دی، میں نے اور ایک انصاری نے مل کر ایک شخص کو پکڑا جب اسے گھیرا تو وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے لگا، انصاری یہ سن کر علیحدہ ہو گیا اور میں نے اُسے نیزہ مار مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اسامہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تو بچنے کے لئے کہا تھا، پھر فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا، سرکار عالی برابر دیر تک یہی الفاظ فرماتے رہے یہاں تک مجھے آرزو پیدا ہو گئی کہ کاش اس دن سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

۱۸۷- احمد بن حسن بن خراش، عمرو بن عاصم، معتمر بواسطہ والد، خالد اتبج، صفوان بن محرز سے روایت ہے، جندب بن عبد اللہ بجلی نے عسحس بن سلامہ کے پاس ابن زبیرؓ کے فتنہ کے زمانہ میں پیام بھیجا کہ اپنے بھائی بندوں کی جماعت جمع کرو میں ان کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔ عسحس نے قاصد بھیج کر سب کو جمع کر لیا اور جندب زرد کپڑا اوڑھے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ جو کچھ بات کر رہے ہو سو کرو، لوگوں میں گفتگو ہونے لگی، جب بات چیت ہوئی تو جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر سے کپڑا علیحدہ کر دیا اور سر برہنہ کر کے فرمایا میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے قتل کے سارے روانہ فرمائی، مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا، ایک کافر مشرکین میں سے اتنا دلیر تھا کہ جس مسلمان کو مارنا چاہتا تھا مار ڈالتا تھا۔ ایک

مسلمان یعنی اسامہ بن زید بھی موقع کے منتظر تھے جب وہ ان کی تلوار کی زد پر چڑھ گیا تو فوراً آلہ اللہ بول اٹھا، اسامہ بن زید نے اسے قتل کر دیا۔ جب فتح کی خوشخبری دینے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور حضور نے اس سے کیفیت دریافت کی اور اس نے حضور سے کیفیت بیان کی اور اس شخص کا واقعہ بھی بیان کیا تو حضور نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کر دیا۔ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا اور چند آدمیوں کے نام لے کر بتایا کہ فداں فلاں کو مارا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا لیکن جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً آلہ اللہ بول اٹھا کہنے لگا، فرمایا تو کیا تم نے اسے قتل کر دیا، اسامہ نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جب قیامت کے دن وہ لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیے۔ فرمایا جب وہ قیامت کے دن وہ لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی فرماتے رہے جب قیامت کے دن وہ کلمہ لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے۔

باب (۴۱) جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ مسلمان نہیں۔

۱۸۸۔ زبیر بن حرب و محمد بن ثنی، یحیی القطان (تحویل) ابو بکر بن شیبہ، ابو اسامہ، ابن نمیر، نافع، ابن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) یحیی بن یحیی، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

مِنْ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُمْ لَتَقْوُوا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفَتَهُ قَالَ وَكُنَّا نَحْدِثُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتْلُ فُلَانٍ وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفْرًا وَإِنِّي حَمَمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِنَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِنَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(۴۱) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۸۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُتِبَتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السِّيفَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

(۴۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صَبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَاتُهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ

۱۸۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مصعب بن مقدم، عکرمہ بن عمار، ایس بن سلمہ بواسطہ واند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کھینچے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، بریدہ، ابی بردہ، ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

باب (۴۲) جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ مسلمان نہیں۔

۱۹۱- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن القاری (تحویل) ابو الاحوص، محمد بن حیان، ابن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص ہمیں دھوکا دے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔

۱۹۲- یحییٰ بن ابی یوسف و قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عطاء بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کھانے کے ڈھیر پر سے گزر ہوا، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا، آپ کی انگلیوں کو کچھ تری محسوس ہوئی، فرمایا غلہ والے یہ کیا بات ہے، غلہ کے مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر بارش ہو گئی تھی، فرمایا تو پھر اُسے اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ دیکھ سیتے جو شخص دھوکہ

کرتا ہے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

باب (۴۳) منہ پینا، گریبان چاک کرنا اور جاہلیت کی ہر قسم کی باتیں کرنا حرام ہے۔

۱۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، دو کعب (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص منہ پیئے اور گریبان چاک کرے یا جاہلیت کے زمانہ کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ یحییٰ کی روایت کے الفاظ ہیں، اور ابن نمیر و ابو بکر کی روایت میں لفظ او نہیں ہے۔

۱۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن خرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

۱۹۵۔ حکم بن موسیٰ قطری، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، قاسم بن خمیرہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے اور ان پر غشی جاری ہو گئی اس وقت آپ کا سر گھروالوں میں سے کسی عورت کی گود میں تھا، گھر کی ایک عورت چیختی لگی اور ابو موسیٰؓ اس کا جواب نہ دے سکے، جب ہوش آیا تو فرمایا میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی اور (گریبان) پھاڑنے والی عورت سے بیزار تھے۔

اللّٰهُ قَالَ اَفَا جَعَلْتُمْ فَوْقَ الصَّغَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مِنْ غَشٍّ فَنَيْسَ مِنِّي *

(۴۳) بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ

الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ *

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ الْفِيءِ *

۱۹۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا *

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيَّمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجَعَ أَبُو مُوسَى وَخَعًا فَغَشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجَرٍ أَمْرَأَةٍ مِنْ أَهْبِهِ فَصَاحَتْ أَمْرَأَةٌ مِنْ أَهْبِهِ قَالَتْ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّائِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ *

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

۱۹۶۔ عبد بن حمید، اسحاق بن منصور، جعفر بن عوان، ابو

عمیس، ابو سحر، عبدالرحمن بن یزید اور ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰؓ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ ام عبداللہ ان کی عورت چچی روتی ہوئی آئی۔ جب ابو موسیٰؓ کو ہوش آیا تو فرمایا کیا تجھے علم نہیں کہ حضور واد نے فرمایا ہے میں اس عورت سے بیزار ہوں جو (میت کے سوگ میں) سر منڈا دے، فوج کرے اور کپڑے پھاڑے۔

۱۹۷۔ عبداللہ بن مطیع، ہشیم، حصین، عیاض اشعری، زوجہ ابی موسیٰؓ، ابو موسیٰؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) حجاج بن شاعر، عبدالصمد، بواسطہ والد، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز، ابی موسیٰؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) حسن بن علی الحلوانی، عبدالصمد، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ربیع ابن حراش، ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر عیاض اشعری کی روایت میں لفظ بَرِیٌّ مذکور نہیں ہے۔

باب (۴۴) چغل خوری کی شدید حرمت۔

۱۹۸۔ شیبان بن فروخ، عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، مہدی بن میمون، واصل احدب، ابی وائل، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص (حاکم سے) لوگوں کی باتیں جا کر لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے خود سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۹۔ علی بن حجر سحدی، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

مَنْصُورٌ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَا أَعْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَأَقْبَلَتْ أَمْرُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْبِيحُ بَرْنَةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ *

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هَنْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ حَدِيثَ عِيَاضِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ *

(۴۴) بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ *

۱۹۸۔ وَحَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنْمُو الْحَدِيثَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ *

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ

ابراہیم، ہام بن حارثؓ سے روایت ہے ایک آدمی لوگوں کی باتیں حاکم شہر سے جا کر نقل کرتا تھا۔ ایک روز ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ شخص حاکم شہر کے پاس جا کر لوگوں کی باتیں نقل (۱) کرتا ہے پھر وہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش (تحویل) منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، ہام بن حارثؓ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ہمارے پاس آکر بیٹھ گیا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ شخص بادشاہ کے پاس جا کر باتیں لگاتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سنانے کے ارادہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا۔

باب (۴۵) پانچاںہ ٹخنوں سے نیچے لڑکانے، احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال کو فروخت کرنے کی حرمت اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ قیامت کے دن نہ بات فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۲۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر،

بُنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحَقُ اُخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيْثَ اِلَى الْاَمِيْرِ فَكُنَّا جُلُوْسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيْثَ اِلَى الْاَمِيْرِ قَالَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ اِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ *

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ اِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ اِنَّ هَذَا يَرْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ اَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اِرَادَةَ اَنْ يُسْمِعَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ *

(۴۵) بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ اِسْتِثَالِ الْاِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَتَنْفِيْقِ السَّلْعَةِ بِالْحَلْفِ وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ *

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

(۱) ایک کی بات دوسرے کی طرف نقل کرنے کا اگر شرعی سبب ہو جیسے کسی کو ظلم سے بچانے کے لئے اس کی طرف بات نقل کرنا، یہ جائز ہے چغل خوری میں نہیں آتا۔ اور اگر شرعی سبب نہ ہو تو چغل خوری ہے جو گناہ ہے۔ پھر اگر سامنے سن کر آگے بات نقل کرتا ہے تو یہ نمام ہے اور اگر چھپ کر سنتا ہے پھر آگے نقل کرتا ہے تو قات ہے۔

شعبہ، علی بن مدرک، ابی زرعہ، خرشہ بن حر، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حضور والا نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام بھی نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دردناک عذاب ہوگا۔ ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں یہ تو خائب وخاسر ہو گئے، فرمایا کپڑے کو نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا، جھوٹی قسمیں کھ کر سامان فروخت کرنے والا۔

۲۰۲۔ ابو بکر بن خالد باہلی، یحییٰ قطان، سفیان، سیمان، اعمش، سلیمان بن مسہر، خرشہ بن حر، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین شخصیتوں سے خدا تعالیٰ قیامت کے دن کلام تک نہیں فرمائے گا احسان جتانے والا جو ہر ایک چیز دے کر احسان جتنا ہے، اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور پانچواں شخص لٹکانے والا۔

۲۰۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے لیکن یہ الفاظ اس میں زائد ہیں کہ تین شخصیتوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دردناک عذاب ہوگا۔

۲۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش، ابی حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ ابو معاویہ اتنا اضافہ اور کرتے ہیں اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو بوڑھا زانی، دوسرے جھوٹا بادشاہ، تیسرے مغرور فقیر۔

الْمُثْنَىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَيْبِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَارًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَابُّوْا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَبْعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ *

۲۰۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنَانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مِنْهُ وَالْمُنْفِقُ سَبْعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْفَاحِشِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَةً *

۲۰۳۔ وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ *

۲۰۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخُ زَانَ وَمَلِكٌ كَذَابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ *

۲۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ایک تو وہ شخص جو جنگل میں حاجت سے زائد پانی رکھتا ہو اور پھر مسافر کو اس پانی سے روکے، دوسرے وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کی اور خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے اور خریدار نے اس کی تصدیق کی حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہو، تیسرے وہ شخص جو امام سے دنیا کی طمع کے پیش نظر بیعت کر لے اب اگر امام کچھ مال و دولت اسے دے دے تو بیعت کو پورا کرے ورنہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرے۔

۲۰۶۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) سعید بن عمرو، اشعث، عبثر، اعمش۔ یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں الفاظ ہیں کہ جس نے ایک سامان کا نرخ کیا۔

۲۰۷۔ عمرو الناقد، سفیان، عمرو، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی جانب نظر اٹھائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم کھائی پھر اس کا مال مار لیا، بقیہ حدیث اعمش کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۴۶) خود کشی کی شدید حرمت اور اس کی وجہ سے عذاب جہنم میں مبتلا ہونا، اور جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔

۲۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَمِيَ فَضَلَّ مَاءً بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَأُحْذِثَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدَبِّ فَإِنْ أَعْصَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ *

۲۰۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِثَامًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ *

۲۰۷۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَاهُ مَرْفُوعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى مَالٍ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

(۴۶) بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَ بِهِ فِي النَّارِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ *

۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الخدری، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے آپ کو خود دھاری دار چیز سے قتل کرے تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لئے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا کبھی رہائی نہ ہو گی اور جو شخص زہری کر خود کشی کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کے آگ میں زہر پیتا رہے گا کبھی رہائی نصیب نہ ہو گی اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خود کشی کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں گرفتار رہے گا کبھی اس سے رہائی نہ ہو گی۔

۲۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) سعید بن عمرو اشعثی، عشر (تحویل) یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سب طریقوں سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۲۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے شجرہ رضوان کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص دین اسلام کے علاوہ اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز سے خود کشی کی تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا اس پر لازم نہیں۔

۲۱۱۔ ابو عثمان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا واجب نہیں اور مسلمان پر

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْعَثُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا *

۲۰۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عِثْرٌ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُنْهُمْ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ دُكُوَانَ *

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ بْنُ أَبِي سَلَامٍ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا قَلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ *

۲۱۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْنُكُ
وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي
الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى
كَاذِبَةٍ لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَّةً وَمَنْ
خَفَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ فَاجِرَةٌ *

لعنت کرنا اس کے قتل کے برابر ہے، جو شخص کسی چیز سے
خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب ہوگا،
اور جو شخص (مال) بڑھانے کے لئے جھوٹا دعویٰ کرے گا اللہ
تعالیٰ اس کے مال میں اور کمی کر دے گا اور ایسے ہی جو شخص حاکم
کے حکم سے جھوٹی قسم کھائے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان پر لعنت کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کسی جانور پر لعنت کرنا
درست نہیں ایسے ہی کسی فاسق مسلمان اور کسی معین کافر پر خواہ زندہ ہو یا مر گیا ہو مگر جس کے کفر کی تصریح آگئی ہو اس پر لعنت کرنا
درست ہے جیسا کہ ابو جہل وغیرہ۔ ہاں مشرکین کی جماعت پر خواہ یہودی ہوں یا نصرانی ہوں لعنت درست ہے۔ ظاہر حدیث سے لعنت
اور خودکشی دونوں کی حرمت برابر ہی معلوم ہوتی ہے مگر قتل اور خودکشی وغیرہ کی حرمت بہت سخت ہے۔ اسی چیز کو امام بزرگ وغیرہ نے
اختیار کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۱۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ
مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ
عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ
الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ
بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ
كَأَنَّ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثٌ سَفِيانٌ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
خَفَفَ بِمِلَّةِ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۱۲- اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور اور عبد الوارث
بن عبد الصمد، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، ایوب،
ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک انصاری (تحویل) محمد بن رافع،
عبد الرزاق، ثوری، خالد حذاء، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اسلام چھوڑ کسی اور
مذہب کی جھوٹی قسم قصداً کھائی تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ اس
نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو خدا تعالیٰ
دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے اسے عذاب دے گا۔ یہ روایت
سفین کی ہے اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جس شخص
نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی
ہو گیا جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے اپنے کو کسی چیز سے
ذبح کیا تو وہ قیامت تک اسی چیز سے ذبح کیا جاتا رہے گا۔

۲۱۳- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،
ابن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم
جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدعی اسلام کے متعلق
فرمایا یہ دوزخی ہے، خیر جب ہم لڑائی میں پہنچے تو وہ شخص خوب

۲۱۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ

يُدْعَىٰ بِالْإِسْمِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ إِنْفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيَّنَمَا لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبُرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بَلَاءًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ *

۲۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عُسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا بِضَرْئِهَا يَسْتَفِيهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَحَلَّ الْمَوْتَ فَوُضِعَ نَضْلٌ سَتَفِيهِ بِالْأَرْضِ

لڑا اور اس کے بھی زخم لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کسی نے کہا یا رسول اللہ جس کے متعلق آپؐ نے ایسا فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں گیا، بعض مسلمانوں کے یہ بات سمجھ میں نہ آئی اتنے میں کسی شخص نے نہ کر عرض کیا یا رسول اللہ ابھی مرا نہیں ہے لیکن بہت زخمی ہوا ہے بالآخر رات ہوئی تو زخموں کی تکلیف وہ برداشت نہ کر سکا اور خود کشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع دی گئی تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف مسلمان ہی آدمی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاجر آدمی کے ذریعہ سے تقویت بخشتا رہتا ہے۔

۲۱۴- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں اور کافروں میں خوب کشت و خون ہوا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف چلے آئے اور کافر اپنے لشکر میں واپس ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک (قرآن نامی منافق) شخص تھا جو اکیلے اکیلے کافر کے پیچھے جا کر تلوار سے اُسے مار ڈالتا تھا چھوڑتا ہی نہ تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا آج فلاں شخص نے جیسا کام کیا ہم میں سے کسی نے نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخوبی سمجھ لو یہ شخص دوزخی ہے، جماعت میں سے ایک شخص نے کہا میں ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہوں گا (تاکہ دیکھوں کہ وہ دوزخی ہونے کا کیا کام کرتا ہے) چنانچہ یہ شخص اس کے ساتھ نکل کھڑا ہوا جہاں وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہرتا جب وہ دوزخ میں بھی دوزخ میں آتا تو یہ بھی شخص بہت سخت زخمی ہو گیا بعد از جلد موت کا

طالب ہوا تلوار زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں قائم کر کے خود اس پر زور دے کر خود کشی کر لی، یہ شخص فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا کیا بات ہے، عرض کیا جس شخص کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس کے ظاہری کارنامے دیکھتے ہوئے آپ کے اس فرمان پر تعجب ہوا تھا تو میں نے اس چیز کی ذمہ داری لے لی تھی چنانچہ میں تفتیش کے لئے نکل کھڑا ہوا جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو جلد از جلد موت کا طالب ہوا، تلوار کا پھل اس نے زمین پر رکھ کر اس کی دھار دونوں چھاتیوں کے درمیان قائم کر کے خود اوپر سے زور دے کر خود کشی کر لی۔ آپ نے فرمایا کہ بعض آدمی لوگوں کو دکھانے کے لئے جنتیوں کے سے کام کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ دوزخی ہوتے ہیں اور بعض آدمی لوگوں کے سامنے دوزخیوں کے سے کام کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ جنتی ہوتے ہیں۔

۲۱۵۔ محمد بن رافع، زبیدی یعنی محمد بن عبد اللہ بن زبیر، شیبان، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گزشتہ اقوام میں سے کسی ایک شخص کے ایک پھوڑا نکلا جب اس میں تکلیف ہوئی تو اس نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکال کر پھوڑے کو اس سے چیر ڈالا لیکن خون نہ رکا اور وہ مر گیا۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف دراز کیا اور فرمایا خدا کی قسم یہ حدیث مجھ سے اس مسجد میں جندبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔

۲۱۶۔ محمد بن ابی بکر مقدی، وہب بن جریر بواسطہ والد، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم سے جندب بن عبد اللہ بجلی نے اس مسجد میں حدیث بیان کی اور ہم اسے بھولے نہیں

وَذُبَابُهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جَرَحَ جَرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَنْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَنْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۲۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ فُرْجَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرَقْهَا الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ *

۲۱۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ

اور نہ ہمیں خوف ہے کہ جندبؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پھوڑا نکلا۔ پھر بقیہ حدیث مثل سابق بیان کی۔

باب (۴۷) مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت اور جنت میں صرف ایماندار ہی داخل ہوں گے۔

۲۱۷۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن القاسم، عکرمہ بن عمار، سہاک حنفی، ابو زمیل، عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خیر کا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت کہنے لگی فلاں شہید ہوا فلاں شہید ہوا، دوران ذکر ایک شخص کا تذکرہ آیا صحابہ کرام نے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ فلاں شہید ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں، میں نے اُسے دوزخ میں ایک چادر یا عبا کی وجہ سے دیکھا ہے جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن خطاب جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔ چنانچہ میں نے حسب حکم اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے۔

فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَحْشِي أَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

(۴۷) بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ *

۲۱۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَيْمَاءُ الْخَضَفِيُّ أَبُو زَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ عَلَيْهَا أَوْ عِبَاءَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَّا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ *

۲۱۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّؤَلِيِّ عَنْ سَالِمِ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ

۲۱۸۔ ابو طاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ثور بن زید الدؤلی، سالم، ابو الغیث، ابو ہریرہؓ (تحویل) قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، ثور، ابو الغیث، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی، وہاں ہمیں سونا چاندی مال غنیمت میں نہیں ملا بلکہ سامان غلہ اور کپڑے ملے، پھر ہم وہاں سے چل کر وادی کی طرف آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہم رکاب ایک غلام جو آپ کو جذام میں سے ایک شخص نے بہ کیا تھا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور بنی ضیب سے وہ تعلق رکھتا تھا جب ولوی میں پہنچے تو اس غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان کھولنا شروع کر دیا، اسی دوران میں اسے ایک تیر لگا اور اسی میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے شہادت مبارک ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دستہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو چادر اس نے فتح خیبر کے دن مال غنیمت میں سے لی تھی اور اس کے حصہ میں نہ آئی تھی وہی چادر بصورت آتش اس کے اوپر جل رہی ہے۔ یہ فرمان سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے ایک آدمی چڑے کا ایک تسمہ یادو تھے لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ خیبر کے دن یہ میں نے لے لئے تھے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک تسمہ یادو تھے بھی آگ کے ہیں۔

باب (۴۸) خود کشی کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

۲۱۹۔ ابی بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سلیمان، ابو بکر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج صواف، ابو الزبیر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا حضور کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی حاجت اور ضرورت ہے چونکہ جاہلیت کے زمانہ میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا کیونکہ یہ دولت تو اللہ تعالیٰ نے انصار کے حصہ میں لکھ دی تھی بالآخر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو طفیل بن عمرو دوسی بھی اپنی قوم کے ایک آدمی کے ہمراہ ہجرت کر کے خدمت اللہ میں

اللَّهُ عَيْنًا قَدِمَ نَعْمَ دَهَبًا وَلَا وَرَقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالتِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جَذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِي قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرَمِي بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هِنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهَبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تَصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكِ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكِ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ مِنْ نَارٍ *

(۴۸) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ *

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ

مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَمَرَضَ فَحَزَرَ
فَأَحْذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بِرَاجِمَةً فَشَحَبَتْ
يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَأَهُ الطُّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو فِي
مَنَامِهِ فَرَأَهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةً وَرَأَهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ
فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي
بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ
نُصْبِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفِيلُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاعْفِرْ*

(۴۹) بَاب فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ قُرْبَ
الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنَ
الْإِيمَانِ *

۲۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّيْبِيِّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ قَالَا
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْمَانَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْعَثُ رِيحًا مِنَ
الْيَمَنِ الْيَمَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَمَا تَدْعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ
أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ وَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مِثْقَالُ
ذَرَّةٍ مِنَ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ*

(۵۰) بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ
بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ *

آگئے۔ مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی طفیل کا سہیلی ہوا
گیا اور اس بیماری کو برداشت نہ کر سکا، ایک لمبا چوڑا تیر لے کر
انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے دونوں ہاتھوں سے جوش کے
ساتھ خون بہنے لگا اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا۔ طفیل نے
اسے خواب میں دیکھا کہ اچھی حالت میں ہے اور دونوں ہاتھوں
کو لپیٹے ہوئے ہے، دریافت کیا بولو پروردگار عالم نے تمہارے
ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے
بخش دیا، طفیل نے دریافت کیا یہ ہاتھوں کو کیوں لپیٹے ہوئے ہو،
جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کہا گیا ہے کہ جس چیز
کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ خواب بیان
کیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے
اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

باب (۴۹) وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی اور
جس دل میں رتی بھر بھی ایمان ہو گا اسے سلب کر
لے گی۔

۲۲۰۔ احمد بن عبدہ ضعی، عبد العزیز بن محمد، ابو علقمہ الفرووی،
صفوان بن سلیم، عبد اللہ بن سلمان بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے
ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے بھی زائد نرم ہوگی اور جس کے
دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اسے نہیں چھوڑے گی مگر یہ
کہ اُسے مار ڈالے گی۔

باب (۵۰) فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ
کی طرف سبقت۔

۲۲۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بَعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا *

(فائدہ) یعنی دنیا کی طمع اس وقت ایسی غالب ہوگی کہ ایمان کی محبت دل میں نہ رہے گی ذرا سے دنیوی فائدے کے لئے انسان دین و ایمان کو چھوڑ دے گا چنانچہ یہ بات اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہے کہ ایمان کی قدر و منزلت ہانک لیں مفقود ہو گئی جسے دیکھو دنیا کا طبکار ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں مراد حدیث یہ ہے کہ اس زمانے میں ایسے پے در پے فتنے ہوں گے کہ ایمان کا بچنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک ہی دن میں ایسا انقلاب پیدا ہو جائے گا کہ صبح کو آدمی مومن ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ مترجم

(۵۱) بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبِطَ عَمَلُهُ *

باب (۵۱) مومن کو اپنے اعمال کے حبط (۱) ہو جانے سے ڈرنا چاہئے۔

۲۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النُّنَائِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) (یعنی اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو) نازل ہوئی تو ثابت بن قیس بن شماس اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے میں تو دوزخی ہوں (کیونکہ ان کی آواز بلند تھی) بارگاہ رسالت میں حاضری سے جب چند روز کے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے دریافت فرمایا ابو عمرو اثابت کا کیا حال ہے، کیا بیمار ہو گئے؟ سعد بولے وہ تو میرے ہمسایہ ہیں مجھے اُن کی بیماری کا علم نہ ہوا، چنانچہ سعد (لوٹ کر) ثابت کے پاس آئے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرنا آپ کو تکلیف پہنچانے کا باعث ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا کفر ہے اس لئے یہ رفع صوت بھی کفر ہے اور کفر سے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آواز بلند کرنا جو تکلیف کا باعث نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں ہے جیسے لڑائی کے موقع پر آواز بلند کرنا یا دشمن کو بھگانے کے لئے آواز بلند کرنا وغیرہ۔

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ *

۲۲۳- وَحَدَّثَنَا قُطَيْبُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتٌ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَنَحُوا حَدِيثَ حَمَادٍ وَأَنَسٍ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ * ۲۲۴- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ *

۲۲۵- وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَزَادَ فَكُنَا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ *

(۵۲) بَابُ هَلْ يُؤَاخِذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ * ۲۲۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْوَاحُ بِمَا عَمَلْنَا فِي

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ان کے سامنے ذکر کیا۔ ثابت کہنے لگے یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں تم سب سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کیا کرتا تھا اس لئے میں تو دوزخی ہو گیا۔ سعدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ثابتؓ کا قول نقل کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ تو جنتی ہیں۔

۲۲۳۔ قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ ثابت بن قیس انصار کے خطیب تھے اور پھر جب کہ یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں سعد بن معاذ کا تذکرہ نہیں۔

۲۲۴۔ احمد بن سعید داری، حبان، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت بآئہا الدین لا ترفعوا اصواتکم نازل ہوئی اور اس روایت میں سعد بن معاذ کا تذکرہ نہیں۔

۲۲۵۔ ہریم بن عبد الاعلیٰ اسدی، معتمر بن سلیمان بواسطہ والد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح ہے اس میں بھی سعد بن معاذ کا تذکرہ نہیں، بس اتنے الفاظ زائد ہیں کہ سعد ہمارے درمیان چلتے پھرتے تھے اور ہم خیال کیا کرتے تھے کہ ایک جنتی آدمی ہمارے درمیان جا رہا ہے۔

باب (۵۲) کیا اعمال جاہلیت پر بھی مواخذہ ہوگا۔ ۲۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جاہلیت کے زمانہ کے اعمال کا بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟ فرمایا تم

لَجَاهِلِيَّةٍ قَالَتْ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ
فَمَا يُؤَاخِذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُنْجِذَ بِعَمَلِهِ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ *

میں سے اسلام کی حالت میں جس نے اچھے عمل کئے اس سے
اعمال جاہلیت کا مواخذہ نہ ہو گا اور جس نے حالت اسلام میں بھی
بد اعمالی کی اس سے جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانے کا مواخذہ ہو گا۔

(فائدہ) کیونکہ یہ شخص کفر پر قائم رہا اور حقیقت میں مسلمان ہی نہیں ہوا بلکہ منافق رہا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح میں ہے کہ
اسلام سے کفر کے زمانہ کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ مترجم

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَالْفُطَيْلَةُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخِذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُجِزَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ *

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۵۳) اسلام حج اور ہجرت سے سابقہ
گناہوں کی معافی۔

۲۲۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، ابُو مَعْنٍ رَقَاشٍ، اسحاق بن منصور، ابو
عاصم، ضحاک، حیوہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب، ابن شماسہ
مہری سے روایت ہے کہ ہم عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے، آپ
کے انتقال کا وقت قریب تھا، عمرو بن عاصؓ بہت دیر تک روتے
رہے اور دیوار کی طرف منہ پھیر لیا، بیٹے نے کہا ابا جان کیا آپ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں چیز کی بشارت
نہیں دی، پھر آپ ایسے کیوں غمگین ہوتے ہیں، تب انہوں
نے اپنا منہ ہماری جانب متوجہ کیا اور فرمایا ہمارے لئے بہترین
توشہ تو اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، میں
تین دور سے گزرا ہوں ایک دور تو وہ تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی

(۵۲) بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِيهِمْ مَا قَبْلَهُ
وَكَذَا الْهَجْرَةِ وَالْحَجَّ *

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ وَأَبُو
مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَابْنُ حَقٍّ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ
أَبِي عَاصِمٍ وَالْفُطَيْلَةَ لِبْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَنَا عَاصِمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَيَّوَةُ بْنُ
شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ
الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا
وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْحِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا
أَبَتَاهُ أَمَّا بَشْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكَذَا أَمَّا بَشْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ

أَفْصَلَ مَا نَعِدُ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقِ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَبْرِي اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مِتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَمَّا بَاعَكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُتِلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِي مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِي مَا كَانَ قَبْلُهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِي مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سِفِيتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَلَوْ مِتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلَيْنَا أَشْيَاءُ مَا أَذْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبَنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشْنُوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنَا ثُمَّ أَفِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدَرًا مَا تَنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقَسِّمُ لَحْمَهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ وَأَنْظُرْ مَاذَا أَرَا جِئْتُ بِرَسُولِ رَبِّي *

اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے بغض نہ تھا اور کوئی چیز میری نظر میں اتنی محبوب نہ تھی جتنی یہ بات عیاذ باللہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھے قدرت حاصل ہو جائے اور میں آپ کو شہید کر ڈالوں اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقینی طور پر دوزخی ہوتا، پھر (دوسرا دور وہ تھا) جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا خیال میرے دل میں پیدا کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہاتھ پھیلائیے میں بیعت کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ نے فرمایا عمرو کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں، فرمایا کیا شرط ہے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا یہ شرط ہے کہ میرے سابق گناہ معاف ہو جائیں۔ فرمایا عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج تمام پہلی حرکات کو ڈھ دیتا ہے (چنانچہ میں نے بیعت کر لی) اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کسی سے محبت نہ تھی اور نہ میری آنکھوں میں آپس سے زیادہ کوئی صاحب جلال تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و جلال کے مارے آنکھ بھر کر آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور چونکہ پورے طور پر چہرہ مبارک نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے اگر مجھ سے حضور والا کا حلیہ دریافت کیا جائے تو بیان نہیں کر سکتا۔ اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہم بہت سی باتوں کے ذمہ دار ہو گئے معلوم نہیں میرا ان میں کیا حال رہے گا لہذا اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی نوحہ گراور آگ نہ جائے اور جب مجھے دفن کر چکے تو میری قبر پر مٹی ڈال کر قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ مجھے تم سے انس حاصل ہو اور دیکھوں اپنے رب کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دے سکوں گا۔

۲۳۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ
وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ
جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ
الشَّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْفَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْفَرُوا ثُمَّ أَتَوْا
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي
تَقُولُ وَتَدْعُو لِحَسَنٍ وَلَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمَلْنَا
كَفَّارَةً فَنَزَلَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا)
وَنَزَلَ (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ) *

۲۳۰- محمد بن حاتم بن ميمون، ابراہیم بن دینار، حجج بن محمد، ابن جریر، یعلیٰ بن مسلم، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے بعض لوگوں نے (شرک کی حالت میں) بہت خوریزیاں اور زنا کئے تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ جو فرماتے ہیں اور جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ بہترین چیز ہے۔ اگر آپ ہمارے گناہوں کا کفارہ بتلا دیں تو ہم اسلام قبول کر لیں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ الْخ یعنی جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور دوسرے معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس جان کا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے اسے نہیں مارتے مگر کسی حق شرعی کی وجہ سے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ان کاموں کو کرے تو وہ اس چیز کا بدلہ پائے گا اور اسے قیامت کے روز دو گنا عذاب ہوگا اور ہمیشہ عذاب میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا، اور جو کوئی ایمان لایا اور توبہ کی اور نیک اعمال کئے تو اس کی تمام برائیاں مٹ کر نیکیاں ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور دوسری یہ آیت نازل ہوئی يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ الْخ یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے گناہ کر کے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور اللہ تعالیٰ تو تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

باب (۵۳) کافر کے اُن اعمالِ صالحہ کا حکم جن کے بعد وہ مشرف باسلام ہو جائے۔

۲۳۱- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے خیال میں میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو نیک کام عبادت

(۵۳) بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا
أَسْلَمَ بَعْدَهُ *

۲۳۱- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے طور پر کئے ہیں کیا ان پر مجھے ثواب ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی تمام سابقہ نیکیوں پر ایمان لایا ہے۔ تحنث کے معنی عبادت کے ہیں۔

وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنُّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا أَسَلَّمْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّتُ التَّعَبُّدُ *

(فائدہ) ابن بطل اور جملہ محققین فرماتے ہیں کہ کافر اگر اسلام قبول کرے تو اس کی وہ تمام نیکیاں جو کفر کے زمانہ میں کی ہیں غونہ ہوں گی خدا ان پر ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ دار قطنی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے کہ کافر جب مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام بھی اچھا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک اس نیکی کو جو کفر کے زمانہ میں کی ہے لکھے گا اور کفر کی ہر برائی کو ختم کر دے گا۔ مگر ابو عبد اللہ مازری فرماتے ہیں کہ ظاہر حدیث متعین شدہ قاعدہ کے خلاف ہے کہ کافر کا تقرب صحیح نہیں تو اس کی نیکیوں پر ثواب کے ترتیب کے کیا معنی؟ اسی بناء پر قاضی عیاض وغیرہ نے اس حدیث کے معنی میں کئی احتمالات ذکر کئے ہیں مگر صحیح قول ابن بطل وغیرہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بندوں پر جس طرح اور جتنی چاہے رحمتیں اور عنایتیں نازل فرمائے۔ ۱۲ مترجم

۲۳۲۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن سعد بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اُن نیک کاموں کے بارے میں جو کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں جیسے صدقہ و خیرات یا غلام کا آزاد کرنا، صدقہ رحمی کرنا، کیا ان میں مجھے ثواب ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان نیکیوں پر اسلام لایا جو کہ کر چکا ہے۔

۲۳۲- وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَسُولٍ اللَّهُ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنُّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَقَاقَةٍ أَوْ صَلَاةٍ رَجِمَ فِيهَا أَحَرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا أَسَلَّمْتَ مِنْ خَيْرٍ *

۲۳۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ۔ بواسطہ والد، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ امور میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا ہشام راوی بیان کرتے ہیں یعنی انہیں نیک سمجھ کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان نیکیوں پر اسلام لایا جو کہ تو نے کی ہیں، میں نے کہا سو خدا کی قسم یا رسول اللہ! جتنے نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں ان

۲۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءُ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامُ يَغْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا أَسَلَّمْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ

میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا، سب کو اسلام کی حالت میں بھی کروں گا۔

۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ بواسطہ والد نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاہلیت کے زمانہ میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سواونت سواری کے لئے راہ خدا میں دیئے تھے چنانچہ پھر انہوں نے اسلام کی حالت میں بھی سو غلاموں کو آزاد کیا اور ایسے ہی سو اونٹ راہ خدا میں سواری کے لئے دیئے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں، کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ فضیلت صرف ان ہی کو حاصل ہوئی ہے اور دوسری عجیب چیز یہ ہے کہ ان کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال حالت اسلام میں، فتح مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

باب (۵۵) ایمان کی سچائی اور اخلاص۔

۲۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، ابو معاویہ اور کعب، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پھر انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم نہیں کیا ان کو امن ہے اور یہی حضرات راہ پانے والے ہیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ آیت بہت گراں گزری۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ تم خیال کر بیٹھے ہو بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کر بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

قُلْتُ فَوَاللّٰهِ لَا اَدْعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا فَعَلْتُ فِي الْاِسْلَامِ مِثْلَهُ *

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ اعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ اعْتَقَ فِي الْاِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۵۵) بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ *

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ لَأَعْمَشَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِضَمٍّ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَتَيْنَا لَا يَضُرُّهُمْ نَفْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) *

(فائدہ) صحیح بخاری کی روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہ کیا ہو، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ شرک بڑا ظلم ہے تو اصحاب نے ظلم کے عمومی معنی سمجھے اس لئے وہ مضطرب اور پریشان ہو گئے مگر خود بہن ابی سے اس چیز کی شرح کر دی گئی ہے کہ ظلم سے سب سے بڑا ظلم مراد ہے جس کا نام شرک ہے۔ خطابی فرماتے ہیں کہ صحابہ کی گرائی کی وجہ یہی ہوئی ہے کہ انہوں نے ظلم کے ظاہری معنی ایک دوسرے کے حق کو دبایا سمجھ مگر ظلم کے حقیقی معنی ایک چیز کو اس جگہ سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھنے کے ہیں تو جس نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کی پرستش کی تو وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ لقمان بہت بڑے حکیم گزرے ہیں۔ امام ابواسحاق ثعلبی فرماتے ہیں کہ وہ ہاتفاق حکیم تھے مگر عکرمہ نے کہا ہے کہ وہ نبی بھی تھے اور لقمان کے بیٹے کا نام جنہیں لقمان نے نصیحت کیا انعم اور بعضوں نے فرمایا مستحکم تھو واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

۲۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) منہب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (تحویل) ابو کریب، ابن ادیس۔ اعمش سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

باب (۵۶) قلب میں جو دوسو سے آتے ہیں جب تک وہ راسخ نہ ہوں اُن پر مواخذہ نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی تکلیف دی ہے جتنی انسان میں طاقت ہے اور نیکی و برائی کا ارادہ کیا حکم رکھتا ہے۔

۲۳۷۔ محمد بن منہال ضریر، امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قسّم، علاء بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اگر تم اپنے دل کی بات کو ظاہر کر دیا اسے پوشیدہ رکھو، تو اس کا اللہ تعالیٰ تم سے حساب کرے گا، اس کے بعد جسے چاہے عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں گزری اور وہ رسول اللہ صلی

(۵۶) بَابُ بَيَانِ تَجَاوُزِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ ۲۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنِهَالٍ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْغَيْشِيُّ وَالنَّفْطُؤِيُّ لَأُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ

ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكْبِ فَقَالُوا أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كُلُّنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُنِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا نُنِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهِمَا أَلْسِنَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي إِثْرِهَا (أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَأَتْ كُتُبُهُ وَرُسُلُهُ لَا تَفَرُّقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَحَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَنَا طَاقَةً لَنَا بِهِ) قَالَ نَعَمْ (وَاعْفُ عَنَّا وَاعْمِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ) قَالَ نَعَمْ *

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر گھنٹوں کے بل گر پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اُن کاموں کا حکم ہوا جن کی ہم میں طاقت ہے جیسے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جس پر عمل کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے (کہ دل پر کیسے قابو حاصل کر سکتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو جیسا تم سے قبل اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) نے کہہ دیا تھا کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی بلکہ یہ کہہ دو کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور اس کی اطاعت کی، اے ہمارے مالک ہمیں بخش دے تیری ہی طرف ہمیں جانا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرام فوراً کہنے لگے سنا ہم نے اور اطاعت کی، اے ہمارے مالک ہمیں بخش دے تیری ہی طرف ہمیں جانا ہے۔ جب سب نے یہ بات کہی اور اپنی زبانوں سے اس چیز کا تھکم کیا تو فوراً یہ آیت نازل ہو گئی اَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ الْخ یعنی رسول کے پاس اس کے مالک کی طرف سے جو احکامات نازل ہوئے وہ اس پر ایمان لایا اور مومن بھی ایمان لائے سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لے آئے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفرق نہیں کرتے (کہ ایک پر ایمان لائیں اور دوسرے پر نہ لائیں) اور کہا انہوں نے ہم نے سنا اور مان لیا، اے ہمارے مالک بخش دے ہمیں، ہمیں تیری ہی طرف واپس ہونا ہے۔ جب انہوں نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے پہلے حکم کو منسوخ فرمادیا اور یہ آیت نازل کی لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی قوت و طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا، ہر ایک کو اس کی نیکیاں کام آئیں گی اور اسی پر اس کی برائیوں کا بوجھ ہوگا۔ اے ہمارے مالک اگر ہم بھول یا چوک جائیں تو اس پر ہماری گرفت نہ فرما۔ مالک نے فرمایا اچھا اے ہمارے مالک ہم پر ایسا بوجھ نہ لا دجیسا کہ ہم میں سے پہلے لوگوں پر لا د تھا۔ مالک

نے فرمایا اچھا، ہمارے مالک ہم پر وہ چیز نہ لاؤ جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہیں، مالک نے کہا اچھا، اور معاف کر دے ہماری خطائیں اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں کی جماعت پر ہماری مدد فرما، مالک نے کہا اچھا۔

۲۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، آدم بن سلیمان مولیٰ خالد، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَإِنْ تَبْذُؤْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (ترجمہ اوپر گزر گیا) تو لوگوں کے دلوں میں وہ بات سما گئی جو اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوئی تھی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ دو ہم نے سنا اور مان لیا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا الخ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے موافق جو اپنے لئے ٹیک کام کرے گا اس کا ثواب اسی کو ملے گا ایسے ہی جو برائی کرے گا اس کا عذاب بھی اسی کی گردن پر ہے۔ اے مالک ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ فرما (مالک نے کہا میں ایسا ہی کروں گا) اے ہمارے مالک ہم پر نہ لاؤ جو جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر لا دیا تھا (مالک نے کہا میں ایسا ہی کروں گا) اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے (مالک نے جواب دیا میں ایسا ہی کروں گا)۔

۲۳۹۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، محمد بن عبید العنمری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے اُن خیالوں سے جو کہ دل میں آتے ہیں درگزر فرمایا ہے جب تک انہیں زبان سے نہ نکالیں یا ان پر عمل نہ کریں۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِنْ تَبْذُؤْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمَْنَا قَالَ فَالْقَى اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (وَاعْفُ رَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ *

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهُ تَحَاوَزَ لِأَمْتِي مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ *

(فائدہ) امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام ماوردیؒ نے قاضی ابو بکر طیب کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ جو شخص گنہ کار ارادہ دل میں کرے اور اپنے نفس کو اس پر مستعد مضبوط کرے تو ایسی شکل میں اس پر مواخذہ ہو گا اور حدیث اور اس قسم کی اور حدیثیں ان خیالوں پر محمول ہیں جو دل میں آتے ہیں اور فوراً چلے جاتے ہیں اسی کو وہم کہتے ہیں اور حدیث میں لفظ ہم ہی مروی ہے۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اکثر سلف صالحین، فقہاء اور محدثین کا یہی مسلک ہے کیونکہ اور احادیث سے اسی چیز کا پتہ چلتا ہے کہ اعمال قلب پر مواخذہ نہ ہو گا اگر یہ مواخذہ اس برائی پر ہو گا جس کا قصد وارادہ کیا ہے اگرچہ اس برائی کا تو اس نے ارتکاب نہیں کیا مگر اس پر عزم اور ارادہ کیا اور یہ خود ایک برائی ہے پھر اگر وہ اس برائی کو کرتا ہے تو یہ دوسرا گناہ لکھا جاتا۔ اب اگر اس برائی کو چھوڑ دیا تو ایک نیکی لکھی جائے گی کیونکہ اس نے نفس مارا کے ساتھ مقابلہ کیا اور یہ خود ایک مستقل نیکی ہے لیکن جس چیز میں قطعاً برائی نہیں لکھی جاتی ہے وہ وہو سوسہ ہے جو دل میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے کسی قسم کا اُسے رسوخ نہیں حاصل ہوتا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں قاضی عیاضؒ کا کلام نہایت ہی عمدہ ہے کیونکہ اکثر نصوص شرح اسی چیز پر دلالت کرتی ہیں واللہ اعلم۔

۲۴۰۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (تحویل)
ابو بکر بن ابوشیبہ، علی بن مسمر، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابن
ثنی اور ابن بشار۔ ابن ابی عدی، سعید بن ابی عروہ، قتادہ، زرارہ
بن اوئی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری
امت کی باتوں کو جب تک کہ اُن پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ
نکالیں معاف فرمادیا۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ مُسْنَرٍ وَعَبْدَةُ
بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ تَحَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا
لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ *

۲۴۱۔ زہیر بن حرب، وکیع، مسمر، ہشام، (تحویل) اسحاق بن
منصور، حسین بن علی، زائدہ، شیبان، قتادہ سے یہ روایت بھی
اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۲۴۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
حَدَّثَنَا مُسْنَرٌ وَهَشَامٌ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ
مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ
شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم،
اسحاق بواسطہ سفیان۔ دوسرے بواسطہ ابن عیینہ، ابو الزناد،
اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب
میرا بندہ برائی کا قصد کرے تو جس وقت تک اس کا ارتکاب نہ
کرے اسے مت لکھو۔ پھر اگر وہ برائی کر لے تو ایک برائی لکھ لو

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ
بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي
بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ الْآخَرَانِ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي

اور جو نیکی اور بھلائی کا قصد کرے مگر ابھی تک اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ لو۔ اب اگر وہ بھلائی پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کے صلہ میں دس نیکیاں اس کے لئے لکھ لو۔

۲۴۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء یواسطہ والدہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اسے کرتا نہیں تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اور جو یہ نیکی کر لیتا ہے تو ایک کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھ لیتا ہوں۔ اور جب برائی کا قصد کرتا ہے لیکن اُسے کرتا نہیں تو وہ برائی میں نہیں لکھتا۔ اب اگر اسے کر لیتا ہے تو ایک برائی لکھ دیتا ہوں۔

۲۴۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ بیان کرتے ہیں یہ روایت اُن روایتوں میں سے ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میرا بندہ نیک کام کرنے کی دل میں نیت کرتا ہے جس وقت تک اسے کرتا نہیں تو اس کے لئے میں ایک نیکی لکھ لیتا ہوں۔ اب اگر وہ اسے کر لیتا ہے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ لیتا ہوں اور جب برائی کی دل میں نیت کرتا ہے تو جب تک کہ برائی نہ کرے میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور جب اس برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے تو صرف ایک ہی برائی لکھتا ہوں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار یہ تیرا بندہ برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ سچ و بصیر ہے، تو خدا فرمادیتا ہے اس کی تاک میں لگے رہو اگر وہ برائی کرے تو ایک برائی ویسی ہی لکھ لو اور اگر نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو کیونکہ اُس نے برائی کو میرے خوف سے چھوڑ دیا۔

بَسِيَّةٌ فَإِن تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ فَإِن عَمِلَهَا فَاتَّكَبُهَا سَيِّئَةٌ وَإِذَا هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاتَّكَبُهَا حَسَنَةٌ فَإِن عَمِلَهَا فَاتَّكَبُهَا عَشْرًا *

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هُمْ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِن عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ وَإِذَا هُمْ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِن عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً *

۲۴۴۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبُّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ ارْقُبُوهُ فَإِن عَمِلَهَا فَاتَّكَبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِن تَرَكَهَا فَاتَّكَبُهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّأِي *

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کا اسلام عمدہ (یعنی نفاق سے منزہ) ہو جاتا ہے پھر جو وہ نیکی کرتا ہے تو اس کے لئے ایک کے بدلے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے تو اسی کے مانند لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ اللہ رب العزت سے جا کر ملاقات کر لیتا ہے۔

۲۴۵۔ ابو کریب، ابو خالد احمر، ہشام، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کا قصد کرے پھر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص ارادہ کے بعد پھر نیکی کرے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص برائی کا قصد کرے مگر پھر برائی نہ کرے تو یہ برائی نہیں لکھی جاتی ہاں اس کے کر لینے پر ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

۲۴۶۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، جعد ابی عثمان، ابو رجاء العطاردی، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ لیا ہے پھر انہیں اس طریقہ سے بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر اسے نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھے گا اور اگر نیکی کے قصد کے بعد اسے کرے تو اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں بلکہ اس سے بھی بہت زائد۔ اور اگر برائی کا قصد کرے اور اسے کرے نہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر برائی کا ارتکاب کرے تو اس کے لئے صرف ایک ہی برائی لکھے گا۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا إِلَى سِتِّ مِائَةٍ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ *

۲۴۵۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سِتِّ مِائَةٍ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ *

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سِتِّ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکی کے دو چند ہونے کی کوئی انتہا اور حد نہیں ہے اور وردی نے جو بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ یہ دو چند سے سات سو سے متجاوز نہیں ہوتا اس کی حدیث سے تردید ہوتی ہے۔

۲۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ وَمَحَاهَا اللَّهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ *

(۵۷) بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا *

۲۴۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَبَّرَ بِهِ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ *

۲۴۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَبْلَةَ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۵۰- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَمْسِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

۲۴۷- یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، جعد ابی عثمان سے عبد الوارث کی حدیث کی طرح یہ روایت منقول ہے پس اتنا اضافہ ہے کہ اس برائی کو بھی اللہ تعالیٰ زائل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کسی کو تباہ نہ کرے گا مگر جس کی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی ہے۔

باب (۵۷) حالت ایمان میں وسوسوں کا آنا اور ان کے آنے پر کیا کہنا چاہئے۔

۲۴۸- زہیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ ہمارے دلوں میں وہ وہ خیالات گزرتے ہیں جن کا بیان کرنا ہم میں سے ہر ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا تم کو ایسے وساوس آتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا یہ تو عین ایمان ہے۔

۲۴۹- محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ (تحویل) محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رواد اور ابو بکر بن اسحاق، ابو الجواب، عمار بن زریق، الاعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۵۰- یوسف بن یعقوب الصفار، علی بن ہشام، سعید بن الحمس، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا یہ تو خالص (۱) ایمان ہے۔

(۱) یعنی ان وساوس کو برا سمجھنا، ان سے وحشت ہونا اور ان کا ذکر زبان پر نہ لانا یہ ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ جو شخص ان کا تذکرہ پسند نہیں کرتا وہ ان کے مطابق اعتقاد کیسے رکھ سکتا ہے۔ یا معنی یہ ہے کہ ان وساوس کا شیطان کی طرف سے ڈالنا ہی ایمان کی علامت ہے کہ وہ مومن کو گمراہ نہیں کر سکتا تو صرف وساوس کے ذریعے پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

الْوَسْوَۃَ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ *

۲۵۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونُ قَالَا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَيَقُولُ آمَنْتُ بِاللَّهِ *

۲۵۱- ہارون بن معروف، محمد بن عباد، سفیان، ہشام بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی کہے گا کہ اللہ نے تو سب کو پیدا کیا ہے پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا، لہذا جو کوئی اس قسم کا شبہ پائے تو امنت باللہ کہے (یعنی میں اللہ پر ایمان لایا)۔

(فائدہ) امام رازی فرماتے ہیں ظاہر حدیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اسی کی جانب متوجہ ہو جائے۔ ان شبہات کو زائل کرنے کے لئے دلائل کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم۔ مترجم

۲۵۲- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَرُسُلِهِ *

۲۵۲- محمود بن غیلان، ابو النضر، ابو سعید مودب، ہشام بن عروہ اسی سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا اور زمین کس نے پیدا کی تو وہ کہہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے، پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر ورسلہ کا اور اضافہ ہے (یعنی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔

۲۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَتَّهِ

۲۵۳- زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، بواسطہ عم، عروہ بن زہیر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے پاس آتا ہے پھر کہتا ہے کس نے یہ پیدا کیا اور وہ پیدا کیا حتیٰ کہ کہہ دیتا ہے کہ تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا، جب تم میں سے کسی کو ایسا شبہ پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور ایسے وساوس سے باز رہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کا مقصود یہ ہے کہ ان خیالات کو چھوڑ دے اور دوسرے کاموں میں مصروف ہو جائے اور سمجھ لے کہ یہ شیطان کا دوسرا ہے اور وہ مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ مترجم

۲۵۴۔ عبد الملک بن شعیب، لیث بن عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بندے کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا اور یہ کس نے پیدا کیا۔ اس کے بعد بقیہ حدیث کو ابن افی ابن شہاب کے طریقہ پر بیان کیا ہے۔

۲۵۵۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ والد، ایوب محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ تم سے علم کی باتیں دریافت کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ تک کہہ بیٹھیں گے کہ اللہ نے تو ہمیں پیدا کیا ہے پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ابو ہریرہؓ کسی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے کہنے لگے اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا ہے مجھ سے دو آدمی یہی سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا ہے۔ یا یہ فرمایا مجھ سے ایک آدمی یہی سوال کر چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

۲۵۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب الدورقی، اسماعیل بن علیہ، ایوب، محمد اس کو موقوفاً ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں اس حدیث کی سند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے لیکن اخیر حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا۔

۲۵۷۔ عبد اللہ بن رومی، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، یحییٰ، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ لوگ تجھ سے برابر دین کی باتیں دریافت کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ دیہاتی

۲۵۴ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبِي عَنْ حَدَّثِي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ *

۲۵۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِصْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ وَهُوَ أَحَدٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّلَاثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّانِي *

۲۵۶ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْنَادِ وَلَكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ *

۲۵۷ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي

آگئے اور کہنے لگے ابو ہریرہؓ اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا، یہ سن کر ابو ہریرہؓ نے ایک مٹھی بھر کنکریاں اُن کے دھریں اور کہا اٹھو اٹھو میرے غلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔

۲۵۸۔ محمد بن حاتم، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے لوگ ہر ایک بات دریافت کریں گے، یہاں تک یوں بھی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۲۵۹۔ عبد اللہ بن عامر بن زرارہ الحضرمی، محمد بن فضیل، مختار بن قفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری امت کے لوگ برابر کہتے رہیں گے یہ ایسا ہے یہ ایسا ہے حتیٰ کہ کہہ بیٹھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو خلق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۲۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، مختار، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت حسب سابق نقل کرتے ہیں مگر اسحاق نے اللہ تعالیٰ کا فرمان (کہ تیری امت) یہ ذکر نہیں کیا۔

باب (۵۸) جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق دبا لے اس کی سزا جہنم کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

۲۶۱۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسمعیل بن جعفر، ابن ایوب بواسطہ اسمعیل بن جعفر، علاء، معبد بن کعب السلمی، عبد اللہ بن کعب، ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ

الْمَسْحَدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَأَخَذَ حَصِيًّا بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ ثُمَّ قَالَ قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَلَنَّاكُمْ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ *

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ قُفْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَبَا مَا كَذَبَا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ *

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِنَّ أُمَّتَكَ *

(۵۸) بَاب وَعِيدٍ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجْرِعَ بِالنَّارِ *

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال اپنی قسم سے دبا لے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ کو ضروری کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ ذرا سی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى الْحَرْقَةِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْطَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ *

(قائد) مسلمانوں کی حق تلفی کتابواجرم ہے اور پھر اس پر جھوٹی قسم کھانا، معاذ اللہ ایسے شخص کی یہی سزا ہو کہ اسے فوری طور پر جنت سے محروم کر دیا جائے اور دوزخ میں داخل کیا جائے۔ اب چاہے یہ حق ذرا سا ہو یا بہت ہر حال میں یہی سزا ہے اس لئے کہ اس نے اسلام کو پیچنا اور پھر خدا کے نام کی قدر و منزلت بھی نہیں کی۔ مترجم

۲۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْخَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۳- ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) ابن نمیر، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم خطابی، وکیع، اعمش، ابو داؤد، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص حاکم کے حکم پر مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے اور واقعتاً اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں جا کر ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا (جب عبد اللہ بن مسعود حدیث بیان کر چکے) تو اشعث بن قیس حاضرین کے پاس آئے اور کہنے لگے ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے، حاضرین نے جواب دیا ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے۔ اشعث بولے ابو عبد الرحمن سچ فرماتے ہیں۔ میرے ہی بارے میں یہ حکم نازل ہوا ہے۔ ملک یمن میں میری ایک شخص د

۲۶۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَالْلفظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَفَ عَنَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاحِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا كَذًا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَ نَبِيَّيْنِ رَجُلٍ أَرْضَ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ
فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمِيبِنُهُ قُلْتُ إِذَنْ يَخْلِفُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ
أَمْرِي مُسْلِمٌ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانُ فَزَلْتُ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

شرکت میں زمین تھی، میرا اس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا ہوا، آپؐ نے فرمایا کیا تیرے
پاس گواہ ہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اس
فحش سے قسم لے لے، میں نے کہا وہ تو قسم کھالے گا، اس پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص ظالمانہ
کسی شخص کا حق دہانے کے لئے قسم کھالے اور وہ اپنی قسم میں
جھوٹا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں جا کر ملے گا کہ وہ اس
پر ناراض ہو گا۔ اس حکم کی سچائی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْخ یعنی
جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور قسم پر کچھ مال حاصل کرتے ہیں،
ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں
فرمائے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۲۶۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، عبد اللہ ابن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص کسی کا مال
دہانے کے لئے کوئی قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تو اللہ
تعالیٰ سے اس حال میں جا کر ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ پھر
اعمش کی روایت کی طرح بیان کیا مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ
میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنوئیں کے بارے میں
خصومت تھی چنانچہ ہم وہ جھگڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں لے کر آئے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس دو گواہ
ہونے چاہئیں یا پھر اس کی قسم ہوئی چاہئے۔

۲۶۵۔ ابن ابی عمر کی، سفیان، جامع بن راشد، عبد الملک بن
اعین، شقیق بن سلمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپؐ فرما رہے تھے جو شخص کسی کے مال پر ناحق قسم کھائے تو وہ
اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ عبد اللہ
بیان کرتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی

۲۶۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا
فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي
وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي بئرٍ فَأَخْصَمْتُمَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ *

۲۶۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ عَلَى مَالٍ
أَمْرِي مُسْلِمٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ

غَضَبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ آيَةٍ *

۲۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنْفِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَرْزَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَاكَ بَيْنُهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَاكَ بَيْنَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَيَّ مَا خَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلِقْ لِيُخْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَّا لَيْنٌ خَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَنْقِيَنَّ اللَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ *

۲۶۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هَذَا أَنْتَزَى عَلَيَّ أَرْضِي يَا

تصدیق کے لئے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

۲۶۶- قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری اور ابو عاصم، ابو الاحوص، ساک، علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضر موت اور ایک مقام کندہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے میری ایک زمین دہالی جو میرے باپ کی تھی، کندہ والے نے کہا وہ میری زمین ہے، میرے قبضہ میں ہے میں ہی اس میں کاشت کرتا ہوں اس زمین پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر موت والے سے کہا تیرے پاس گواہ ہیں۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس سے قسم لے لے۔ وہ بولا یا رسول اللہ یہ تو فاسق و فاجر ہے قسم کھانے میں اسے کوئی ہاک نہیں۔ آپ نے فرمایا بس اب تیرے لئے اس کے علاوہ اور کوئی سمیل نہیں چنانچہ وہ قسم کھانے کے لئے چل دیا۔ جب اس شخص نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اس نے دوسرے کا مال دبانے کے لئے ناحق قسم کھائی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ بھی اس شخص سے اعراض کرنے والا ہوگا۔

۲۶۷- زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، ابو الولید، زہیر بواسطہ ہشام، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، علقمہ بن وائل، وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اسے میں دو شخص ایک زمین کے بارے میں لڑتے ہوئے آئے۔ ایک بولا اس نے جاہلیت کے زمانہ میں میری زمین چھین لی ہے اور وہ امراء القیس تھا اور اس کا مقابل ربیعہ بن عبدان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے

پاس گواہ ہیں، وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اس پر قسم ہے، وہ بولا تب تو وہ (قسم کھا کر) میرا مال دہالے گا، آپؐ نے فرمایا بس تیرے لئے یہی ایک شکل ہے۔ چنانچہ جب وہ شخص قسم کھانے کے لئے کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی زمین ظلماً دہالے گا تو وہ خدا سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ اسحاق کی روایت میں ربیعہ بن عیدان (یا کے ساتھ) ہے۔

باب (۵۹) جو شخص دوسرے کا مال لینا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر وہ مارا جائے تو دوزخ میں جائے گا اور جو شخص اپنا مال بچانے میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۲۶۸۔ ابو کریب، محمد بن عطاء، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، عطاء بن عبد الرحمن بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو میرا مال ناحق چھینتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنا مال اسے مت دے، اس نے عرض کیا اگر مجھے مار دینا چاہے؟ آپؐ نے فرمایا تو بھی اس کا مقابلہ کر، اس شخص نے دریافت کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے، آپؐ نے فرمایا تو شہید ہے، اس نے پھر دریافت کیا کہ اگر میں اسے قتل کر دوں، آپؐ نے فرمایا تو وہ دوزخی ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ شخص ظالم ہونے کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہے اب اگر وہ اس فعل کو حلال جانتا ہے تو یقینی طور پر جہنم میں جائے گا ورنہ اپنی سزا پا کر اور مظلوم شخص کو شہید کے طریقہ پر ثواب ملے گا۔ گویا اعتبار ظاہر کے یہ شہید نہیں ہے یہ بھی شہید کی ایک قسم میں داخل ہے اور شہید کو شہید اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہے اور اس کی روح جنت میں حاضر ہے برخلاف اور اموات کے کہ وہ قیامت ہی کے دن جنت میں جائیں گے اور دوسرے یہ کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نے جنت کی گواہی دی ہے۔ پہلا قول نصر بن ضمیل کا اور دوسرا ابن نہاری کا ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۶۹۔ حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع،

رَسُولَ اللَّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنِ عَابِسِ الْكِنْدِيِّ وَحَصْنُهُ رِبْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيِّنْتُ قَالَ لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِينُهُ قَالَ إِذْ يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيُحْلِفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لِقِيَّ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ إِسْحَقُ فِي رَوَايَةٍ رِبْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ *

(۵۹) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخَذَ مَالَ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرِ الدَّمِ فِي حَقِّهِ وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ *

۲۶۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَحْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَدَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتَلْتُهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ *

۲۶۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْوَانِيُّ

عبدالرزاق، ابن جریج، سلیمان احول، ثابت مولیٰ عمرو بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو اور عنسہ بن ابی سفیان میں جھگڑا ہوا تو دونوں لڑنے کے لئے تیار ہو گئے، خالد بن ابی العاص یہ سن کر سوار ہوئے اور عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے اور انہیں سمجھایا، عبداللہ بن عمرو نے فرمایا تجھے معصوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

۲۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، (تحویل) احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

باب (۶۰) جو حاکم اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔

۲۷۱۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کو جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا پوچھنے کے لئے آیا، معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو میں تجھ سے حدیث نہ بیان کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کوئی بندہ بھی ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا ذمہ دار بنایا ہو اور جب وہ مرنے لگے تو اس حال میں مرے کہ اپنی رعیت کے ساتھ خیانت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث معقل نے عبید اللہ بن زیاد سے اپنے انتقال کے وقت بیان کی کیونکہ انہیں معصوم تھا کہ ابن زیاد کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ عم کی اشاعت ضروری تھی اور اس سے قبل بیان کرنے میں فتنے کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا کیونکہ جس شخص نے

وَأَسْحَقُ بْنُ مَنصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَاطِلُ بْنُ مُتْقَارِبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ تَبْسُرُوا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعِظَهُ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ *

۲۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۶۰) بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِيِ الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ *

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارِ الْمُرِّيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

(فائدہ) یہ حدیث معقل نے عبید اللہ بن زیاد سے اپنے انتقال کے وقت بیان کی کیونکہ انہیں معصوم تھا کہ ابن زیاد کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ عم کی اشاعت ضروری تھی اور اس سے قبل بیان کرنے میں فتنے کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا کیونکہ جس شخص نے

اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہیں کی دوسرے کی کیے کر سکتا ہے اس لئے آپ نے ان تمام مصلحتوں کے پیش نظر اپنے انتقال کے وقت یہ حدیث بیان کی۔ ۱۲

۲۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پاس گیا اور وہ بیمار تھے، ان کی مزاج پرسی کی، معقل نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے ابھی تک تجھ سے بیان نہیں کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو رعایا کا گران نہیں بناتا اور پھر وہ مرتے وقت ان کے حقوق میں خیانت کرتا ہوا مرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ابن زیاد بولا تم نے آج سے پہلے یہ حدیث بیان کی، معقل نے فرمایا میں نے نہیں بیان کی یا فرمایا میں اسے پہلے بیان نہیں کر سکا تھا۔

۲۷۳۔ قاسم بن زکریا، حسین ہضلی، زائدہ، ہشام سے روایت ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہم معقل بن یسار کے پاس تھے اتنے میں ان کی مزاج پرسی کے لئے عبید اللہ بن زیاد آیا۔ معقل نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، پھر معقل نے حدیث بیان کی دونوں ساتھ والی حدیثوں کی مانند۔

۲۷۴۔ ابو غسان سمعی اور محمد بن ثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہ، ابو المسیح سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی ان کی بیماری میں مزاج پرسی کی، معقل نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر مرنے والا نہ ہوتا تو تجھ سے حدیث بیان نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو مسلمانوں کا حاکم ہو اور پھر ان کی بھلائی کے لئے کوشش نہ کرتا ہو اور خالص نیت سے ان کی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجَعٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدِّثُكَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللَّهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَنَّةَ قَالَ أَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لَأَحَدٍ

۲۷۳۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُوذُ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي سَأَحَدُثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا

۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أَحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْحَنَّةَ

باب (۶۱) بعض دلوں سے امانت کا مرتفع ہونا اور
فتنوں کا ان پر طاری ہو جانا۔

۲۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل)
ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب، حذیفہ بن یمان
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو
حدیثیں بیان کی ہیں ایک تو دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار
ہے۔ پہلی حدیث تو یہ ہے کہ ہم سے بیان کیا امانت لوگوں کے
دلوں کی جزیراتی اور انہوں نے قرآن و حدیث کو حاصل
کیا، پھر آپ نے ہم سے دوسری حدیث امانت کے مرتفع ہو
جانے کے متعلق بیان کی، چنانچہ فرمایا ایک شخص تھوڑی دیر
سوئے گا اور اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اس کا نشان
ایک پھیکے رنگ کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد پھر سوئے گا تو
امانت دل سے اٹھ جائے گی اور اس کا نشان ایک چھالے کی
طرح رہ جائے گا جیسے انگارہ تو اپنے پیر پر رکھ لے اس کی وجہ
سے کھال پھول کر ایک چھالہ (آبلہ) سا ہو جائے اور اس کے
اندر کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے اپنے
پیر پر سے لڑھکایا اور فرمایا انسان خرید و فروخت کریں گے اور
ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو گا جو امانت کو ادا کرے حتیٰ کہ کہا
جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک شخص امانت دار ہے یہاں تک
کہ ایک شخص کو کہیں گے کیسا ہو شیار خوش مزاج اور عقل
مند ہے مگر اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان
نہ ہو گا۔ اس کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا میرے اوپر ایک زمانہ گزر چکا ہے جب میں بے کھٹکے اور
بغیر غور و فکر کے ہر ایک سے معاملہ کر لیتا تھا اس لئے کہ اگر وہ
مسلمان ہو تا تھا تو اس کا دین اسے بے ایمان سے باز رکھتا تھا اور
اگر نصرانی یا یہودی ہو تا تھا تو اس کا حاکم اسے بے ایمانی نہیں
کرنے دیتا تھا مگر آج تو فلاں فلاں شخص کے علاوہ اور کسی سے
میں معاملہ نہیں کر سکتا۔

(۶۱) بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ
الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ *
۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا
وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي
جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ
الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ
الْأَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَسْتِ ثُمَّ يَنَامُ
النَّوْمَةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلُ
الْمَخْلِ كَحَمْرِ دَحْرَجَتِهِ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقْبُضُ
فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصِيًّا
فَدَحْرَجَهُ عَلَى رَجُلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا
يَكَاذُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي
فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدُهُ
مَا أَظْرَفُهُ مَا أَعْقَلُهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبَّةٍ مِنْ
خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا
أَبَالِي أَيْكُمْ بَاتِعْتُ لِمَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيَرُدَّنِي
عَلَيَّ دِينَهُ وَلِمَنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لِيَرُدَّنِي
عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِلْأَبَايِعِ مِنْكُمْ
إِلَّا مُلَانًا وَقُلَانًا *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں بظہر امانت سے وہ تکلیف مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکلف بنایا ہے اور وہ اقرار ہے جو ان سے لیا ہے اور امام ابوالحسن واحدیؒ نے اِنَا عَزَّصْنَا الْاَمَانَةَ عَلٰی السَّمَوَاتِ کی تفسیر میں ابن عباسؓ کا یہی قول نقل کیا ہے سوا امانت اللہ تعالیٰ کے وہ فرائض ہیں جو اس نے اپنے بندوں پر فرض کئے ہیں۔ اور حسن بیان کرتے ہیں امانت سے مراد دین ہے اور دین سب امانت ہے۔ اور صاحب تحریروں کرتے ہیں حدیث میں امانت سے وہی مراد ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا اور وہ دین الیمان ہے تو جس وقت الیمان قلب میں راسخ ہو گا اسی وقت تمام امور شرع پر کار بند ہو سکتا ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے الیمان اور امانت دونوں لازم و ملزوم ہیں چنانچہ جس کے دس میں الیمان ہو اس کے دل میں امانت بھی ہے اور جہاں الیمان نہیں تو اس مقام پر امانت بھی نہیں۔ ۱۲

۲۷۶۔ ابن نمیر بواسطہ والد، وکج (تخویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۲۷۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو خالد سلیمان بن حبان، سعد بن طارق، ربیع، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں ہم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، بعض بولے ہم نے سنا ہے، آپ نے فرمایا تم فتنوں سے شاید وہ سمجھے ہو جو اس کے گھریال، مال اور ہمسائے میں ہوتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز روزہ اور زکوٰۃ سے ادا ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے ان فتنوں کے متعلق سنا ہے جو دریا کی طرح امد کر آئیں گے؟ حذیفہؓ بیان کرتے ہیں یہ بات سن کر سب خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا میں نے سنا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سنا ہے تیرا باپ بھی بہت اچھا تھا، حذیفہؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے دلوں پر فتنے ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے جیسے بوریا اور چٹائی کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں۔ اب جس دل میں فتنے شراب کی طرح رگ و پے میں داخل ہو جائیں گے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول نہیں کرے گا اس میں ایک سفید نشان پڑ جائے گا بہر حال

۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتْنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَنَكُمْ تَعُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْبِهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلٌ قَالَ تِلْكَ تُكْفَرُهَا الصَّادَةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتْنَ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَأَسْكْتَ الْقَوْمُ فَقُتُ أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نُكِبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرَبَّادًا كَالْكُوزِ مُحَحَّيًّا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُكْبِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ

مِنْ هَوَاهُ قَالَ حَذِيفَةُ وَحَدَّثَهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا
بَابًا مَغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكْسَرًا
لَا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فَتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لَا
بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثَهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ
أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى قَالَ أَبُو خَالِدٍ
فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرَبَّادًا قَالَ
شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ
مُحْجِيًا قَالَ مَنُكُوسًا *

فتنوں کو دو قسم کے دلوں سے واسطہ پڑے گا، ایک سفید دل جو
ایمان کے قبول کرنے کے لئے مستحکم رہے گا اور پتھر کی چٹان
کی طرح صاف رہے گا اسے جب تک زمین و آسمان کا قیام ہے
کوئی فتنہ ضرور نہ پہنچا سکے گا، دوسرا سیاہ خاکی رنگ کا دل جو
اوندھے لوٹنے کی طرح ہوگا، نہ بھلائی کو پہچانے گا اور نہ برائی کا
انکار کرے گا، وہی کرے گا جو اس کی نفسانی خواہش ہوگی۔
حدیفہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا لیکن
تمہارے اور ان فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے جو بند ہے
مگر قریب ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹوٹ
جائے گا تیرا باپ نہ ہو، اگر کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا، میں
نے کہا نہیں ٹوٹ جائے گا اور میں نے ان سے بیان کیا کہ یہ
دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جائے گا یا مر جائے گا اور پھر یہ
حدیث غلط باتوں میں سے نہ تھی۔ ابو خالد بیان کرتے ہیں میں
نے سعدؓ (راوی حدیث سے) دریافت کیا ابو مالک اسودؓ مر باد
سے کیا مراد ہے۔ فرمایا سیاہی میں سفیدی کی شدت، میں نے
دریافت کیا الکوز محجیا سے کیا مراد ہے، انہوں نے
جواب دیا وندھا کیا ہو اکوز۔

(فائدہ) یعنی فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے جو فتنوں کو روکے ہوئے ہے اور وہ ایک شخص کی ذات ہے جس کی وجہ سے تمام فتنے
رکے ہوئے ہیں جب وہ مر جائے گا یا مارا جائے گا تو یہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی اور فتنہ و فسادات بکثرت نمایاں ہوں گے۔ دوسری روایت میں
ہے کہ وہ ذات عمر فاروقؓ کی ہے شاید حدیفہ کو اس چیز کا علم ہو مگر عمر فاروقؓ کے سامنے صاف بیان کرنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا اس لئے
بطور خفاء کے اس چیز کا اظہار کر دیا۔ ۱۲

۲۷۸- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ
الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعٍ
قَالَ لَمَّا قَدِمَ حَذِيفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ
فَحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسَ لَمَّا
حَسَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ
وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ

۲۷۸- ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابو مالک اشجعی، ربیعؓ بیان
کرتے ہیں کہ حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امیر المؤمنین عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے آئے تو ہم سے حدیثیں بیان
کرنے بیٹھے اور کہنے لگے کل جب میں امیر المؤمنین کے پاس
بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان فتنوں کے بارے میں کسے یاد ہے اور بقیہ حدیث
کو ابو خالد کی روایت کی طرح نقل کیا ہے۔ اور اس میں ابو مالک

کی تشریح لفظ مر باد اور مسحیا کے متعلق مذکور نہیں۔

۲۷۹۔ محمد بن ثنی، عمرو بن علی، عقبہ بن مکرم، محمد بن ابی عدی، سلیمان بنی، نعیم بن ابی ہند، ربیع بن حراش، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا تم میں سے کون ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنوں کے بارے میں احادیث بیان کرتا ہے۔ ان میں حذیفہؓ بھی تھے انہوں نے جواب دیا میں بیان کرتا ہوں پھر حدیث کو ابو مالک والی حدیث کی طرح بیان کیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہؓ نے بیان کیا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی تھی۔

باب (۶۲) اسلام کی ابتداء مسافرت (۱) کی حالت میں ہوئی ہے اور اسی حالت پر واپس ہو جائے گا اور یہ کہ سمٹ کر دونوں مسجدوں یعنی مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کے درمیان آجائے گا۔

۲۸۰۔ محمد بن عباد اور ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کيسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی ابتدا غربت اور مسافرت کی حالت میں ہوئی ہے پھر اسی حالت پر لوٹ آئے گا جیسا کہ غربت کے ساتھ اس کی ابتدا ہوئی تھی لہذا مسافروں اور غریبوں کے لئے خوشخبری ہو۔

۲۸۱۔ محمد بن رافع، فضل بن سہل، الاعرج، شبابہ بن سوار، عاصم بن محمد العمری، بواسطہ والدہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ابتدا غربت کی حالت میں ہوئی ہے پھر وہی

يَذْكُرُ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًا مُنْحَحِيًا *
۲۷۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَبِيٍّ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَتَيْكُم يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حَذِيفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حَذِيفَةُ أَنَا وَسَاقُ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رَبِيعٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حَذِيفَةُ حَدَّثَنِي حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى وَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
(۶۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا وَأَنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ *

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ *

۲۸۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْبَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ابتداء میں اسلام اور مسلمان اجنبی مسافر کی طرح سمجھے جاتے تھے اور انہیں راحت اور شوکت حاصل نہ تھی جیسا کہ مسافر کو دوران سفر عموماً راحت اور شوکت حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اخیر زمانہ میں بھی اسلام اور اہل اسلام کو اجنبی سمجھا جائے گا۔

غریب ہو جائے گا جیسا کہ شروع میں تھا اور وہ سٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان آجائے گا جیسا سانپ سٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں ایمان اول و آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا۔ اس لئے کہ اول زمانہ میں جو سچا ایماندار تھا وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا آیا تھا اور ایسے ہی اس کے بعد جو حضرات اپنے زمانہ کے عالم اور پیشوا ہوتے رہے وہ بھی مدینہ منورہ ہجرت کر کے جاتے رہے۔ یہی سلسلہ اخیر تک جاری رہے گا لہذا خوشی اور بشارت ان ہی حضرات کے لئے ہے اور بعض نے طوبی سے جنت یا درخت مراد لیا ہے غرضیکہ سب معنی یناصح اور درست ہیں۔

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ ابن عمر، ضعیف بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان سٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا جیسے سانپ سٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔

باب (۶۳) اخیر زمانہ میں ایمان کا ختم ہو جانا۔

۲۸۳۔ زبیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔

۲۸۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو کہ اللہ اللہ کہتا رہے گا۔

باب (۶۴) خوف زدہ کو ایمان پوشیدہ رکھنے کی اجازت۔

۲۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

وَسَمَّ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا *

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا *

(۶۳) نَابِ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ * ۲۸۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ *

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ *

(۶۴) بَابُ الْإِسْتِسْرَارِ بِالْإِيمَانِ لِلْحَائِفِ *

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

بواسطہ عم، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور سعد انہیں میں بیٹھے ہوئے تھے، سعد بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ حضرات کو نہیں دیا حالانکہ وہ میرے نزدیک ان سب میں بہتر تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں کو نہیں دیا میں تو خدا کی قسم اُسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، سعد بیان کرتے ہیں پھر تھوڑی دیر تک میں خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد پھر مجھے اسی چیز کا غلبہ ہوا اور میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں کو نہیں دیا خدا کی قسم اُسے تو میں مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا اس کے بعد جس چیز کا مجھے علم تھا اس کا مجھ پر غلبہ ہوا اور پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو کیوں نہیں دیا خدا کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلم؟ اور فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور مجھے دوسرے سے اس سے زائد محبت ہوتی ہے مگر محض اس خوف سے کہ کہیں وہ لٹے منہ دوزخ میں نہ گر جائے۔

۲۸۸۔ حسن بن علی حوالی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عامر بن سعد، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور میں انہیں میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور بقیہ حدیث ابن اخی ابن شہاب کی طرح بیان کی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے خاموشی کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا۔

۲۸۹۔ حسن حوالی، یعقوب، بواسطہ والد، صالح، اسماعیل بن

یعقوب بن ابراہیم حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عِلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّرَ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ *

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ وَزَادَ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ *

۲۸۹۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا

محمد، محمد بن سعد سے یہی روایت نقل کی گئی ہے مگر اس میں یہ زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری گردن اور مونڈھے کے درمیان مارا اور فرمایا اے سعد کیا لڑنا چاہتا ہے میں ایک آدمی کو دیتا ہوں۔ اخیر تک۔

باب (۶۶) کثرت دلائل سے قلب کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۲۹۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے مستحق ہیں (اور ہمیں شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو کیسے شک ہو سکتا ہے) جس وقت کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! مجھے دکھ دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ پروردگار نے فرمایا کیا تجھے اس بات کا یقین نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں مجھے یقین ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے قلب کو اور زیادہ اطمینان حاصل ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ ایک مضبوط اور سخت کی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے زمانہ تک رہتا جتنا کہ یوسف علیہ اسلام تو میں برانے والے کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔

(فائدہ) امام، زری اور علماء کرام فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو کسی قسم کا شک ہونا محال ہے کیونکہ انہیں شک ہوتا تو اور پیغمبروں کو بھی ہوتا اور تم جانتے ہو کہ مجھے شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اور ایسے ہی لوط علیہ السلام کے پاس جب عذاب کے فرشتے آئے تو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے لوط علیہ السلام نے ان کی مہمان نوازی شروع کی اور ان کی قوم نے آکر انہیں پریشان کیا اس وقت انہوں نے یہ جملہ فرمایا اور اخیر میں یوسف علیہ السلام کے صبر و استقلال کی فضیلت بیان فرمائی کہ انہوں نے اتنے طویل عرصہ کے بعد بھی قید خانہ سے جانے میں جدی نہ کی بلکہ فرمایا جب تک معاملہ کی صفائی نہ ہو جائے اور عورتوں کے کمر کا عمل نہ ہو جائے میں یہاں سے نہ جاؤں گا۔

۲۹۱۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب اور ابو عبید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ

يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَيْفِي ثُمَّ قَالَ أَقْتُلَا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ *
(۶۶) بَابُ زِيَادَةِ طَمَآنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الدَّلِيلَةِ *

۲۹۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّ الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) قَالَ وَيَرْخُمُ اللَّهُ لُوطَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُحْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَشَأْ فِي السَّحْنِ طَوْلَ لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ *

۲۹۱۔ وَحَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ

روایت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن مالک کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس آیت کو پڑھا حتیٰ کہ اسے پورا کر دیا۔

۲۹۲۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابوالدیس، زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے مگر بعض الفاظ کا فرق ہے۔

باب (۶۷) ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور تمام شریعتوں کو آپ کی شریعت سے منسوخ ماننا واجب اور ضروری ہے۔

۲۹۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ وائد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک پیغمبر کو اسی قسم کے معجزے ملے جو اس سے پہلے دوسرے پیغمبروں کو مل چکے ہیں اور اسی پر مخلوق ایمان لائی ہے لیکن مجھے جو معجزہ ملا وہ وحی الہی اور قرآن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس بھیجا ہے (اور ایسا معجزہ اور کسی کو نہیں دیا گیا) اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے اور انبیاء کی پیروی کرنے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

۲۹۴۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، عمرو، ابو یونس، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت میں سے جو کوئی خواہ یہودی ہو یا عیسائی میری نبوت کو سنے گا اور جو

مَالِكُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ (وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ حَتَّى حَازَهَا *

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرَوَايَةٍ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ حَتَّى أَنْحَرَهَا *

(۶۷) بَابُ وَجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ *

۲۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُورِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۹۴۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ

شریعت مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان لائے بغیر مر جائے گا تو وہ دوزخی ہوگا۔

(فائدہ) امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ پہلی تمام شریعتیں ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئی ہیں اور یہ کہ جسے اسلام کی دعوت نہ پہنچے وہ معذور ہے اس لئے کہ اصول میں یہ چیز طے پا چکی کہ شریعت آنے سے پیشتر کوئی حکم انسان پر نافذ نہیں ہوتا۔

۲۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، صالح بن صالح ہمدانی، شععی سے روایت ہے کہ ایک شخص جو خراسان کا رہنے والا تھا اس نے شععی سے دریافت کیا ہمارے ملک کے کچھ لوگ کہتے ہیں جو شخص اپنی باندی کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کے جانور پر سواری کرے۔ شععی نے بیان کیا مجھ سے ابو بردہ اور انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کو دہرا ثواب ملے گا ایک تو وہ شخص ہے اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) میں سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو بھی پالیا اور آپ پر بھی ایمان لے آیا اور آپ کی پیروی کی اور آپ کو سچا جانا تو اس کے لئے دہرا ثواب ہے اور دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بھی ادا کرے اور اپنے آقا کے حقوق کی بھی بجا آوری کرے تو اس کے لئے دہرا ثواب ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی باندی ہو اور پھر اچھی طرح اسے کھلائے اور پھلائے اور اس کے بعد اچھی طرح اس کی تعلیم و تربیت کرے پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس شخص کو بھی دہرا ثواب ہے۔ اس کے بعد شععی نے خراسانی سے فرمایا تو یہ حدیث بغیر کسی چیز کے بدلے لے لے ورنہ تو اس جیسی حدیث کے لئے آدمی کو مدینہ تک سفر کرنا پڑتا ہے۔

۲۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان (تحویل) عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، صالح بن صالح

وَلَا نَصْرَانِي ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ *

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قَبَلْنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَدَاَهَا فَأَحْسَنَ غَدَاءَهَا ثُمَّ أَدْبَهَا فَأَحْسَنَ أَدْبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ حَدِّثْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ *

۲۹۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَرَ

سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ
صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۶۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور
ہمارے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
کے مطابق فیصلہ فرمانا۔

(۶۸) بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۹۷۔ قتیبہ بن سعید، سیف (تحویل) محمد بن ریح، سیف، ابن
شہب، ابن المسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس
ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ وقت
قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں نزول فرمائیں
گے، اس شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور انصاف کریں
گے۔ چنانچہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور
جزیرہ کو موقوف کر دیں گے اور مال کو بہا دیں گے حتیٰ کہ کوئی
قبول کرنے والا نہ رہے گا۔

۲۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح
و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ
فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا
مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْجَنْزِيرَ وَيَضَعَ
الْجَزِيرَةَ وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَهُ أَحَدٌ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ ڈالیں گے یعنی تمام منکرات، لہو و لعب، تصاویر، باجے وغیرہ سب کا خاتمہ کر
دیں گے اور اس زمانہ کے کافروں سے جزیرہ وغیرہ نہ لیا جائے گا یا ایمان ورنہ پھر تلوار۔ یہی امام خطابؒ اور جمہور علماء کی رائے ہے۔

۲۹۸۔ عبد اللہ بن حماد، ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب،
سفیان بن عیینہ (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس،
حسن حوالی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد،
صالح، زہریؒ سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول
ہے۔ اور ابن عیینہ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
اسلام انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم
ہوں گے۔ اور یونس کی روایت میں ہے کہ حاکم ہوں گے عدل
کرنے والے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ انصاف کرنے والے
امام ہوں گے۔ اور صالح کی روایت میں ہے انصاف کرنے
والے حاکم ہوں گے جیسا کہ لیث کی روایت میں ہے۔ اور اس

۲۹۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَأَبُو
بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ
بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ
ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا
عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَادِلًا وَلَمْ
يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا

میں اتنا اضافہ ہے کہ اس زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و دنیا بہت سے بہتر ہو گا۔ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہاری طبیعت چاہے تو اس کی تائید میں یہ آیت بھی پڑھ لو وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ یعنی کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی (اپنے) مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔

۲۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عطاء بن یزید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) نزول فرمائیں گے اور وہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف (۱) کر دیں گے جو ان اونٹوں کو چھوڑ دیں گے تو پھر کوئی ان سے بار برداری کا کام نہ لے گا، اور لوگوں کے دلوں سے بغض عداوت اور حسد ختم ہو جائے گا اور ہل دینے کے لئے بلائیں گے (تو کثرت مال کی بناء پر) کوئی مال قبول نہ کرے گا۔

۳۰۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، نافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے اندر اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔

۳۰۱۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن اجی ابن شہاب بواسطہ نعم، نافع مولیٰ ابوقحادہ انصاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہاری امامت فرمائیں گے۔

مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّحْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ) (الآيَةُ)*

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْغَنَازِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْحِزْيَةَ وَلَيَتَرَكََنَّ الْقِبَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَيَذْهَبَنَّ الشُّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ*

۳۰۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ*

۳۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ

(۱) جزیہ کو ختم فرمادیں گے یا تو اس لئے کہ اس وقت ایک ہی دین ہو گا یعنی دین اسلام، تمام لوگ دین اسلام پر ہوں گے اور کافر ذمّی ہوں گے ہی نہیں جن سے جزیہ لیا جاتا ہے یا اس لئے کہ اس وقت مال کی بہت کثرت ہو جائے گی کوئی جزیہ کا مصرف نہیں رہے گا اس لئے جزیہ کو موقوف کر دیں گے۔

إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ *

۳۰۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ
مِنْكُمْ فَقُلْتُ لَابْنِ أَبِي ذَنْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ
حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ تَذَرِي مَا
أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ
رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۰۳- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى
الْحَقِّ صَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ
أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ
عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تُكْرِمُهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ *

(۶۹) بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ

الْإِيمَانُ *

۳۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

۳۰۲- زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابن ابی ذنب، ابن
شہاب، نافع مولیٰ ابو قتادہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا
اس وقت کیا عالم ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے اندر نزول
فرمائیں گے اور تمہاری تم ہی میں سے ہو کر امامت فرمائیں
گے۔ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں میں نے ابن ابی ذنب سے
کہا مجھ سے اوزاعی نے بواسطہ زہری، نافع، ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ امام
تمہارا تم ہی میں سے ہو گا۔ ابن ابی ذنب نے فرمایا تو جانتا ہے کہ
اس کا کیا مطلب ہے کہ امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں
سے، میں نے کہا تلاء، انہوں نے جواب دیا عیسیٰ علیہ السلام
تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کے مطابق تمہاری امامت فرمائیں گے۔

۳۰۳- ولید بن شجاع اور ہارون بن عبد اللہ اور حجاج ابن
الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ بیان
کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرما رہے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتل کرتا
رہے گا (اور وہ) قیامت تک غالب رہے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام
نزول فرمائیں گے اور اس گروہ کا امام کہے گا آئیے نماز پڑھائیے،
حضرت عیسیٰ علیہ السلام (تواضعاً) اس امت کے اعزاز اور
بزرگی میں جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے فرمادیں گے۔
نہیں، تم ہی میں سے بعض بعض پر حاکم اور امیر رہیں گے۔

باب (۶۹) وہ زمانہ جس میں ایمان قبول نہ ہو گا۔

۳۰۴- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل
بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو گا قیامت قائم نہ ہو گی، سو جس وقت سورج مغرب سے نکلے گا تو سب (اتنی بڑی نشانی دیکھ کر) خدا تعالیٰ پر ایمان لے آئیں گے لیکن اس دن کا ایمان سود مند نہ ہو گا۔ اس شخص کو جو پہلے سے ایمان نہیں لایا اس نے ایمان کے ساتھ کسی قسم کی نیکی نہیں کی۔

يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا) *

(فائدہ) قاضی عیاض بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جملہ اہل حدیث فقہاء اور متکلمین اہل سنت والجماعت کی یہی رائے ہے اور اس وقت کسی کا ایمان قبول نہ ہو گا کیونکہ ایمان غیب پر ہوتا ہے اور جب تمام نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو پھر ساری دنیا خدا کی قائل ہو جائے گی اس لئے اس وقت کوئی چیز سود مند نہ ہوگی۔

۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب، ابن فضیل (تحویل) زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ابو بکر بن شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبد اللہ بن ذکوان، عبد الرحمن، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاء بن عبد الرحمن والی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۳۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ لُعَاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع (تحویل) زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف الازرق، فضیل بن غزوہ (تحویل) ابو کریب، محمد بن علاء، ابن فضیل بواسطہ والد، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین باتیں جس وقت ظاہر ہو

۳۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ

جائیں تو اس وقت جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا نیک کام نہ کئے ہوں تو اس وقت ایمان لانا کوئی مفید نہ ہو گا ایک تو سورج کا مغرب سے نکلنا، دوسرے دجال کا خروج، تیسرے دلیہ الارض کا ظاہر ہونا۔

فَصَبِلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذَّجَالُ وَذَاةُ الْأَرْضِ *

(فائدہ) یعنی زمین میں سے ایک جانور پیدا ہو گا جو مسلمان اور کافروں میں تمیز کر دے گا۔

۳۰۷۔ یحییٰ بن ایوب اور اسحاق بن ابراہیم، ابن علیہ، یونس، ابراہیم بن یزید تمیمی، بواسطہ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول اس چیز سے بخوبی واقف ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے جا پہنچتا ہے وہاں سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پھر اسی حالت پر رہتا ہے یہاں تک کہ اسے حکم ہوتا ہے مرتفع ہو جاوے جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔ چنانچہ وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے اور پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے آتا ہے پھر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اسی حال پر رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے اونچا ہو جاوے لوٹ جا جہاں سے آیا ہے چنانچہ وہ اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے اور اسی طرح چلتا رہتا ہے چنانچہ ایک بار اسی طرح چلے گا اور لوگوں کو اس کی چال میں کوئی فرق محسوس نہ ہو گا یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے آئے گا اس وقت اس سے کہا جائے گا بلند ہو جاوے اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکل چنانچہ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کب ہو گا۔ یہ اس وقت ہو گا جب کسی کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا اور نہ حالت ایمان میں اس نے نیک کام کئے ہوں گے۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَخْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَقِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَخْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً وَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَقِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَخْرِي لَا يَسْتَكْبِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالَ لَهَا ارْتَقِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكَ فَتَصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ ذَاكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا) *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں مفسرین کی ایک جماعت ظاہر حدیث کی طرف گئی ہے گو واحدی بیان کرتے ہیں کہ اس صورت میں اشکال ہوتا ہے کیونکہ آفتاب کا غروب و طلوع تو ہر ساعت جاری ہے تو اس کے پیش نظر واحدی بیان کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہرنا اسی وقت ہوگا جب قیامت قائم ہوگی لیکن اگر افاق سے افق حقیقی مراد ہو جس کی بنا پر زمین کے دو برابر حصے ہو جاتے ہیں ایک فوقانی اور دوسرا تحتانی تو بحمد اللہ یہ اشکال رفع ہو جائے گا۔ بندہ مترجم کے نزدیک یہی چیز زیادہ بہتر ہے۔ امت باللہ در سولہ واللہ اعلم بمرادہ۔

۳۰۸۔ عبد الحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبد اللہ، یونس، ابراہیم تمیمی، بواسطہ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۰۸- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمَةَ *

۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تمیمی، بواسطہ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ تجھے معلوم ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے، میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ بخوبی واقف ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت طلب کرتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے، ایک بار اس سے کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے، چنانچہ اس وقت وہ مغرب سے نکل آئے گا اور پھر حضرت عبد اللہ کی قرأت کے مطابق آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا یعنی یہی مقام آفتاب کے ٹھہرنے کا ہے۔

۳۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا *

۳۱۰۔ ابو سعید خدری، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، اعمش، ابراہیم تمیمی، بواسطہ والد، ابوذر بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا یعنی آفتاب چلا جا رہا ہے اپنی ٹھہرنے کی جگہ پر جانے کے لئے، کا مطلب دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔

۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَشَجِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ *

باب (۷۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی

(۷۰) بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کی ابتداء کس طرح ہوئی۔

۳۱۱۔ ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سچے خواب سے ہوئی، آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سامنے) آجاتا تھا۔ کچھ زمانہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی محبوب ہونے لگی، چند روز کے خورد و نوش کا سامان لے کر غار حرا میں گوشہ نشین ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے (جب سامان ختم ہو جاتا) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر اتنا ہی خورد و نوش کا سامان لے جاتے یہاں تک کہ اچانک وحی آگئی۔ آپ غار حرا ہی میں تھے کہ فرشتے نے آکر کہا پڑھو، آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، حضور بیان فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پڑ کر اتنا دیا کہ بے طاقت کر دیا، پھر مجھے چھوڑ کر فرمایا پڑھو، میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، چنانچہ پھر فرشتہ نے مجھے دوبارہ پڑ کر اتنا دیا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر چھوڑ کر کہا پڑھو، میں نے جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، چنانچہ فرشتہ نے سہ بارہ مجھے پڑ کر اتنا دیا کہ میں بے طاقت ہو گیا، اس کے بعد مجھے چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (یعنی اپنے مالک کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا، انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ تیرا مالک بڑی عزت والا ہے جس نے قلم سے سکھایا اور سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا)۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور آپ کی گردن اور شانوں کا گوشت (جلال وحی کی بنا پر) کانپ رہا تھا۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا مجھے کپڑا اوڑھاؤ، چنانچہ آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ جب خوف کی حالت ختم ہو گئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ

۳۱۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُدُ اللَّيَالِي أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجَتْهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ (اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجُّفُ بَوَادِرِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَرَمَتْهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَغُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيُّ خَدِيجَةَ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلَّا

عنها سے فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے اور واقعہ بیان کیا اور فرمایا مجھے اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ہرگز نہیں آپ خوش رہیں خدا کی قسم آپ کو خدا تعالیٰ کبھی رسوا نہ فرمائے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کمزوروں کا بار اٹھاتے ہیں، ناداروں کو مال دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور واقعی مصائب دور کرنے میں لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ جاہلیت کے زمانہ میں عیسائی تھے، عربی تحریر لکھا کرتے تھے اور انجیل کا حتی الوسع عربی زبان میں ترجمہ کیا کرتے تھے، بہت بوڑھے ہو گئے تھے، بینائی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہ نے فرمایا چچا اپنے بھتیجے کی تو بات سنئے۔ ورقہ بن نوفل نے دریافت کیا بھتیجے کیا دیکھ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھ تھا بیان کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا یہ تو وہی ناموس (جبریل) تھے جنہیں موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی بھیجا گیا تھا کاش میں ایام نبوت میں طاقتور اور جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کو آپ کی قوم نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا جو بھی آپ کی طرح نبوت لے کر آتا ہے اس سے دشمنی ہی کی گئی ہے۔ اگر مجھے وہ زمانہ ملا تو میں آپ کی نہایت قوی مدد کروں گا۔

۳۱۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی یونس کی روایت کی طرح نقل کی ہے مگر اس میں اتنا فرق ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہ کرے گا اور خدیجہ نے ورقہ سے کہا اے بچے کے بیٹے اپنے بھتیجے کی بات سن۔

أَبَشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهُ بِكَ لَتَصِلَ الرَّحِمَ وَتَصْدُقَ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلَ الْكُلَّ وَتَكْسِبَ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِيَ الضَّيْفَ وَتُعِينَ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَصَرَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيُّ عَمِّ اسْمُكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُرِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا *

۳۱۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الرَّهْزِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ قَالَتْ خَدِيجَةُ أَيُّ ابْنِ عَمِّ اسْمُكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔ باقی اس میں یہ ہے کہ میں ڈر کی وجہ سے سہم گیا یہاں تک کہ زمین پر گر پڑا اور ابو سلمہ نے بیان کیا پلیدی سے مراد بت ہیں۔ پھر وحی برابر آنے لگی اور تانتا بندھ گیا۔

عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَرَزَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتَرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجِئْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْتَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعُ *

۳۱۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے یہ روایت بھی یونس کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے یہ آیت یا ایہا المدثر وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ تک نازل ہوئی۔

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قُلْ أَنْ تَفْرَضَ الصَّلَاةَ وَهِيَ الْأَوْتَانُ وَقَالَ فَجِئْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلُ *

۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحیی بیان کرتے ہیں میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا سب سے پہلے قرآن میں کون سا حصہ نازل ہوا، انہوں نے جواب دیا یا ایہا المدثر، میں نے کہا یا اقراء، ابو سلمہ نے جواب دیا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ قرآن میں سب سے پہلے کون سا حصہ نازل ہوا، انہوں نے جواب دیا یا ایہا المدثر، میں نے کہا یا اقراء، جابر نے جواب دیا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی۔ آپ نے فرمایا میں غار حرا میں ایک مہینہ تک رہا جب میرے رہنے کی مدت پوری ہو گئی تو میں اتر اور وادی کے اندر چلا، کسی نے مجھے آواز دی میں نے سامنے اور پیچھے دائیں اور بائیں دیکھا کوئی نظر نہ آیا، پھر کسی نے مجھے آواز دی، پھر میں نے دیکھا گراب بھی کوئی نظر نہ آیا، پھر مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا کیا ہوں کہ وہ فض میں یعنی جبریل

۳۱۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْنِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا سَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوْ أَفْرَأَ فَقَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوْ أَفْرَأَ قَالَ جَابِرٌ أُنْزِلَ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرَتْ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرِ أَحَدًا ثُمَّ تَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا ثُمَّ تَوَدَّيْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْذَنِي رَجْفَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ حَدِيجَةَ

فَقُتْ ذَرُونِي فَدَثْرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ
وَرَبُّكَ فَكَبِّرْ وَتَيَّاكَ فَطَهِّرْ) *

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت سخت لرزہ
آیا، تب میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اور رھاؤ،
انہوں نے کپڑا اوڑھایا اور میرے اوپر پانی ڈالا۔ اس وقت اللہ
تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ
وَرَبُّكَ فَكَبِّرْ وَتَيَّاكَ فَطَهِّرْ۔

۳۱۸۔ محمد بن غثی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ ابن کثیر
سے اسی اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے
کہ وہ ایک تخت پر تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان تھا۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِذَا هُوَ
جَائِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

(فائدہ) سب سے پہلے سب پر سورۃ اتر آئی آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد ایک مدت تک وحی موقوف رہی جس کی تعیین میں
اختلاف ہے۔ اس کے بعد سورۃ مدثر کی شروع کی آیات نازل ہوئیں (اور پھر) وحی برابر آنے لگی۔

باب (۷۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آسمانوں (۱) پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض
ہونا۔

(۷۱) بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ
الصَّلَوَاتِ *

۳۱۹۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس براق لایا گیا، براق ایک
سفید لمبا گدھے سے بڑا اور نچر سے چھوٹا چوپایہ تھا اس کا قدم
اس جگہ پڑتا تھا جہاں نظر پہنچتی تھی، میں اس پر سوار ہو کر بیت
المقدس آیا جس حلقہ سے انبیاء کرام اپنی سواریوں کو باندھا
کرتے تھے میں بھی اس سے باندھ کر اندر گیا، پھر دور رکعت پڑھ
کر باہر آیا، جبریل ایک برتن میں شراب اور ایک میں دودھ سے
کر آئے، میں نے دودھ کو پسند کر لیا، جبریل نے کہا آپ نے

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَتَيْتُ بِالْبَرَقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَيْبَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ
الْجِمَارِ وَدُونَ الْبُغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مَنْتَهَى
طَرَفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ
قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرَبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ
ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ

(۱) معراج کا واقعہ کب پیش آیا تھا؟ اس بارے میں کئی قول ہیں۔ راجح یہ ہے کہ ہجرت سے ایک سال پہلے معراج کا واقعہ پیش آیا تھا۔
روایت میں آتا ہے کہ اس سفر میں ایک نخلستان والی زمین سے گزرے تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ یہاں اترے اور نماز پڑھیں۔ نماز
کے بعد جبریلؑ نے بتایا کہ یہ طیبہ ہے جو آپ کی ہجرت کی جگہ ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ اتر کر نماز پڑھنے کا کہا اور بتایا کہ یہ طور سینا ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی جگہ۔

فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر مجھے چڑھا کر آسمان تک لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہو؟ جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں، جبریلؑ نے کہا جی ہاں وہ بلائے گئے ہیں، دروازہ کھولنا گیا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، حضرت آدمؑ نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریلؑ ہمیں دوسرے آسمان تک لے گئے، دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریلؑ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں دو خالہ زادوں یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا سے ملاقات ہوئی، دونوں نے مرحبا کہا اور خیر کی دعا دی، پھر ہمیں تیسرے آسمان تک چڑھا گیا، جبریلؑ نے دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، انہیں لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے حسن کا آدھا حصہ انہیں عطا کیا تھا، انہوں نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریلؑ ہمیں چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوا دیا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے، جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے تھے، جبریلؑ نے جواب دیا ہوائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھلا تو میں نے اور یس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور اچھی دعا دی اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ہم نے اور یس علیہ السلام کو مقام علی کے ساتھ بندی عطا کی ہے (تو مقام عالیٰ یہی ہے) پھر جبریلؑ ہمارے ساتھ پانچویں

حَمْرُ وَإِبَاءٌ مِنْ لَسٍ فَاحْتَرَتْ اللَّبَنُ فَقَالَ
جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُ الْفِطْرَةَ
ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ
مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
فَفُتِحَ لَنَا فإِذَا أَنَا بِأَدَمَ فَرَحَبَ بِي وَدَعَا لِي
بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فإِذَا أَنَا بِإِبْنِ
الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا
صَوَّاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَرَحَبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ
عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ
فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ
إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فإِذَا أَنَا
بِيُوسُفَ صَنِىَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَدْ
أَعْطِي شَطْرَ الْحُسَيْنِ فَرَحَبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ
ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ
فَرَحَبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا غَيْرًا) ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ
الْحَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فإِذَا أَنَا
بِهَارُونَ صَنِىَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَبَ وَدَعَا

آسمان پر چڑھے، انہوں نے دروازہ کھلویا، فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ کہا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریلؑ نے جواب دیا ہاں بلائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھل تو میں نے ہارون علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے خیر کی دعا دی، پھر جبریلؑ مجھے چھنے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلویا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا اور کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں سننے کے لئے پیغام بھیجا ہے؟ جبریلؑ نے کہا ہاں بھیجا ہے، پھر دروازہ کھل تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا کہا اور نیک دعا دی، پھر جبریلؑ ہمیں ساتویں آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھلویا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ کہا جبریلؑ، پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں، جواب ملا جی ہاں انہیں بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھل تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کے ساتھ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بیت المعمور میں یومیہ ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لئے) داخل ہوتے ہیں جن کا پھر نمبر نہیں آتا۔ پھر جبریلؑ مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے اس کے پچے اتنے بڑے بڑے تھے جیسے کہ ہاتھی کے کان اور اس کے پھل (بیر) بڑے مکھوں کی طرح تھے چنانچہ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے گھیر لیا تو اس کی حالت ایسی ہو گئی کہ مخلوق میں سے کوئی شخص بھی اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو جو کچھ مجھے القاء فرمانا تھا فرمایا، اور ہر رات دن میں پچاس نمازیں فرض کیں، جب میں وہاں سے اتر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں

لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْحَبْ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ دَهَبَ بِي إِلَى السُّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَإِذَا وَرَقُهَا كَأَدَانِ الْفَيْسَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلْقَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَتْ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَقَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمِّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمِّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنِّي أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمِّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعْ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى

قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُمْ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ
وَلَيْسَ لَكَ صَلَاةٌ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً
وَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ
فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ
فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ فَتَزَلُّ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى
مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ
إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

نے جواب دیا پچاس نمازیں فرض کی ہیں، انہوں نے کہا اپنے
پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ اور اس میں تخفیف کراؤ کیونکہ
تمہاری امت اتنی طاقت نہ رکھے گی۔ اور میں بنی اسرائیل کو
خوب آزمایا چکا ہوں۔ چنانچہ میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ
گیا اور عرض کیا اے اللہ العالمین میری امت پر تخفیف کر، اللہ
تعالیٰ نے پانچ نمازیں گھٹا دیں، میں سوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس آیا اور کہا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف
کر دیں، انہوں نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی تم
اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں برابر اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ
اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ
اعمالین نے فرمادیا اے محمد وہ پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور رات
میں اور ہر ایک نماز پر دس نمازوں کا ثواب ہے تو وہی پچاس
نمازیں ہو گئیں، اور جو شخص نیک کام کرنے کی نیک کرے اور
پھر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو
اسے کرے تو اسے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، اور جو شخص
برائی کی نیت کرے اور پھر اس کا ارتکاب نہ کرے تو کچھ نہیں
لکھا جاتا اور اگر کرے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ آپؐ نے
فرمایا پھر میں اترا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا،
انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے پروردگار کے
پاس جاتا رہا حتیٰ کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اکثر سف صالحین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کا یہ مسلک ہے کہ آپؐ کو بیداری کی حالت میں معراج ہوئی
ہے اور آپؐ اپنے جسم اطہر کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کوئی مستبعد امر بھی نہیں اور نہ محل ہے
لہذا ظاہر سے عدول کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اور بعض راویان حدیث سے بعض مقامات پر کچھ اوہام کا صدور ہو گیا ہے جن سے علماء کرام
نے خود متنبہ فرمادیا ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

۳۲۰۔ عبد اللہ بن ہاشم عبدی، بزر بن اسد، سلیمان بن مغیرہ،
ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول

۳۲۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ
حَدَّثَنَا نَهْرُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس فرشتے آئے اور مجھے زمزم پر لے گئے اس کے بعد میرا سینہ چیرا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيتُ فَأَنْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ فَشَرَحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غَسَبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلَتْ *

۳۲۱۔ شبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بن نبی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امین تشریف لائے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آکر آپ کو پکڑا اور پچھاڑا اور دل کو چیر کر نکالا اور اس میں سے ایک پھٹکی جدا کر ڈالی اور کہا کہ اتنا حصہ تم میں شیطان کا تھا، اور پھر اس دل کو سونے کے ٹشت میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑا اور اپنے مقام پر رکھا اور لڑکے (یہ دیکھ کر) دوڑتے ہوئے آپ کی من یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انا کے پاس آئے اور کہہ محمد مار ڈالے گئے، یہ سن کر سب دوڑے دیکھا تو آپ صحیح، سالم ہیں، آپ کا رنگ (خوف کی بناء پر) بدلا ہوا ہے۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں میں نے اس سلائی کا (جو کہ جبریل امین نے کی تھی) آپ کے سینہ پر نشان دیکھا تھا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّامَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلْقَةً فَقَالَ هَذَا خَصَ الشَّيْطَانُ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَابِهِ وَجَاءَ الْغُلَّامَانِ يَسْتَعِينُ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي صُفْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُسْتَقْبَعُ النَّوَى قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أُرْمِي أَنَّ ذَلِكَ الْمِحْيطَ فِي صَدْرِهِ *

۳۲۲۔ ہارون بن سعید الايلي، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ اس رات کا تذکرہ کرتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ہے کہ وحی آنے سے پہلے کعبہ کی مسجد میں آپ کے پاس تین فرشتے آئے اور آپ مسجد میں سو رہے تھے پھر بقیہ حدیث کو ثابت والی روایت کی طرح نقل کیا مگر بعض باتوں کو مقدم اور بعض کو مؤخر ذکر کیا اور ایسے ہی کچھ کی اور زیادتی کی۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ *

۳۲۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوذر غفاری رضی اللہ

۳۲۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٌ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرَجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بَطْنُ سَيْدٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَنِيٍّ حِكْمَةً وَبَيَانًا فَأَفْرَعَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ يَدَيَّ فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جَبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَجَّكَ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْبَائِنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جَبْرِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَيْنَهُ فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَجَّكَ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِحَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ حَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَلَمْ يُنَسِّ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا

تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مکان کی چھت کھل گئی اور میں مکہ میں تھا، اور جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر ایک سونے کا ٹٹ لے کر آئے جس میں حکمت اور ایمان بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینہ میں ڈال دیا، اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبریل امین نے کلید بردار سے کہا دروازہ کھولو، اس نے دریافت کیا کون؟ جبریل نے جواب دیا جبریل، دریافت کیا اور بھی کوئی آپ کے ساتھ ہے؟ جبریل امین نے کہا جی ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا جی ہاں دروازہ کھولو، تب دروازہ کھولا، جب ہم آسمان پر گئے تو ایک شخص کو دیکھا جس کے داہنی طرف بھی روحوں کے جھنڈ تھے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہستے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو روتے، انہوں نے مجھ دیکھ کر کہا مرحبا اے ولد صالح اور نبی صالح۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ لوگوں کے گروہ جوان کے دائیں اور بائیں ہیں یہ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں جانب وہ لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے اور بائیں طرف والے دوزخ میں داخل ہوں گے اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی کی بناء پر ہستے ہیں اور جب بائیں جانب نظر کرتے ہیں تو روتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جبریل امین مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، اس کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو، اس نے بھی آسمان دنیا کے کلید بردار کے طریقہ پر سوال و جواب کئے پھر دروازہ کھولا۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم سے ملاقات کی

اور یہ بیان نہیں کیا کہ ان میں سے کون کون سے آسمان پر ما
صرف اتنا بیان کیا کہ آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چٹھے آسمان پر ملاقات ہوئی۔
جب جبریل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اور یس
علیہ السلام کے پاس سے گزرے انہوں نے فرمایا مرحبا نبی
صالح اور برادر صالح، آپ نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جبریل
علیہ السلام نے فرمایا یہ حضرت اور یس علیہ السلام ہیں، پھر میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے فرمایا
مرحبا نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون
ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، اس کے
بعد میرا گزر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سے ہوا انہوں نے کہا
مرحبا نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون
ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گزرا انہوں نے فرمایا مرحبا
اے نبی صالح اور فرزند صالح، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟
جواب ملا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں
مجھ سے ابن حزم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو حنیفہ
انصاری بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پھر میں ایک بلند ہموار مقام پر چڑھایا گیا، وہاں میں قلموں
کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم بیان کرتے ہیں اور انس بن مالک نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے
میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں لوٹ کر آیا جب
موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ
نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا ہے، میں نے کہا پچاس نمازیں
ان پر فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے
پروردگار سے مراجعت کرو اس لئے کہ تمہاری امت میں اتنی
طاقت نہیں، چنانچہ میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آیا،
اس نے ایک حصہ معاف کر دیا، پھر میں لوٹ کر حضرت موسیٰ

وإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ
جَبْرِئُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَاذُرَيْسَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ
هَذَا فَقَالَ هَذَا إِذُرَيْسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى قَالَ
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى
ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ
قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ
الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ
لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيحَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ
حَزْمٍ وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي
خَمْسِينَ صَدَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أُمِرْتُ
بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاذَا فَرَضَ
رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
خَمْسِينَ صَدَاةً قَالَ بِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَرَأَجَعْتُ رَّبِّي فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ
فَرَأَجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ رَأَجَعْتُ
رَبِّي فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَأَجَعْتُ
رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يَدُلُّ
الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي قَالَ
ثُمَّ نَصَقَ بِي جَبْرِيلُ حَتَّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى فَعَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ
أَدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُذُ اللَّوْلُو وَإِذَا
تُرَابُهَا الْمِسْكُ *

علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا لوٹ
جاؤ اپنے پروردگار کے پاس جاؤ چونکہ تمہاری امت میں اتنی
طاقت نہیں، میں رب کے پاس پھر لوٹ کر آیا، ارشاد ہوا پانچ
نمازیں ہیں اور وہی (ثواب میں) پچاس کے برابر ہیں میرے
یہاں قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں لوٹ کر
پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا اپنے پروردگار
کے پاس پھر جاؤ، میں نے جواب دیا مجھے اپنے پروردگار کے پاس
(بار بار) جانے سے شرم آنے لگی، اس کے بعد جبریل امینؑ مجھے
سدرۃ المنتہی پر لے گئے، اس پر ایسے رنگوں کا غلبہ ہو گیا کہ میں
اس کے سمجھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر مجھے جنت میں لے گئے
وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور مٹی اس کی مشک تھی۔

۳۲۴۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے شاید مالک بن
صعصعہ اپنی قوم کے ایک شخص سے سنا کہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس تھا اور میری حالت خوب
اور بیداری کے بیچ میں تھی، اتنے میں میں نے ایک شخص کو سنا
جو کہتا تھا ہم دونوں میں سے تیسرے یہ ہیں (۱) چنانچہ وہ میرے
پاس آئے اور مجھے لے گئے، اس کے بعد میرے پاس ایک
سونے کا طشت لایا گیا جس میں زمزم کا پانی تھا اور میرا سینہ چیرا
گیا یہاں تک قتادہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں میں نے اس کا
مطلب اپنے ساتھی سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا یعنی
پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا چنانچہ پھر میرا دل نکال گیا اور اسے
زمزم کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا اور اس میں
ایمان اور حکمت بھری گئی، پھر ایک جانور کو لایا گیا جس کا رنگ
سفید تھا اسے براق کہتے تھے، گدھے سے اونچا اور فخر سے نیچا اور
وہ اپنے قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی، مجھے

۳۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ لَعَنَهُ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ
مِنْ قَوْمِهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَنَا أَوْ عِنْدَ النَّبِيِّ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ
إِذْ سَمِعْتُ قَائِدًا يَقُولُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
فَأَتَيْتُ فَنَاطِطِقُ بِي فَأَتَيْتُ بَطَسْتُ مِنْ ذَهَبٍ
فِيهَا مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا
وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِيَ مَا يَعْنِي
قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي فَعَسِلَ
بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حَشِيَّ إِيمَانًا
وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبَرَاقُ
فَوْقَ الْحِمَارِ وَذَوْنُ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ
أَقْصَى طَرَفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى
أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے دو حضرات حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ
ایک ہی جگہ سوئے ہوئے تھے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور حسن اخلاق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اس پر سوار کیا گیا چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا پر آئے، جبریل نے دروازہ کھلویا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ کہا جبریل، دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بوائے گئے ہیں، جبریل نے کہا ہاں، پھر دروازہ کھل فرشتوں نے کہا مہربان ہو آپ کی تشریف آوری مبارک ہو۔ پھر ہم آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور بقیہ حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ دوسرے آسمان پر آپ نے عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام سے اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے اور پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی، اس کے بعد ہم چھ یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے انہیں میں نے سلام کیا، انہوں نے کہا مہربان ہو یحییٰ اور نیک نبی، جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، آواز سنی اے موسیٰ کیوں روتے ہو، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تو نے اس لڑکے کو میرے بعد پیغمبر بنایا اور میری امت سے زائد اس کے امتی جنت میں جائیں گے، پھر آپ نے فرمایا ہم چلے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچے، میں نے وہاں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے چار نہریں دیکھیں جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی تھیں، دو بیرونی اور دو اندرونی۔ میں نے پوچھا جبریل یہ نہریں کیسی ہیں؟ کہنے لگے اندرونی نہریں جنت میں جاری ہیں اور بیرونی نیل اور فرات میں، پھر مجھے بیت المعمور تک اٹھایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریل نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور نکلنے کے بعد پھر کبھی آخر تک اس میں ٹوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اس کے بعد میرے سامنے دو دروازے لائے گئے ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ میں نے دودھ کو

عَنِہِ وَسَلَّم فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِیلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَبِلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِہِ وَلِنَعْلَمَ الْمَجِیْءُ حَآءُ قَالَ فَاتَيْنَا عَلٰی اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِہِ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَقِيَ فِی السَّمَآءِ الثَّانیَةِ عِیْسٰی وَیَحٰیٰ عَنِہَا السَّلَامُ وَفِی الثَّالِثَةِ یُوْسُفَ وَفِی الرَّابِعَةِ اِدْرِیْسَ وَفِی الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہُمْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَنْتَهَيْنَا اِلٰی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَاتَّيْتُ عَنِی مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّابِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّابِحِ فَلَمَّا حَآوَزْتُهُ لَمْ یَكُنْ فِتْنُوْدِیْ مَا یُنْکِیْكَ قَالَ رَبُّ هَذَا غَنَامٌ بَعَثْتُهُ نَعْدِیْ یَدْخُلُ مِنْ اَمْتِہِ الْجَنَّةِ اَکْثَرُ مِمَّا یَدْخُلُ مِنْ اَمْتِیْ قَالَ ثُمَّ انْصَلَقْنَا حَتّٰی اَنْتَهَيْنَا اِلٰی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاتَّيْتُ عَنِی اِبْرٰہِیْمَ وَقَالَ فِی الْحَبِیْثِ وَحَدَّثَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَّهُ رَاٰی اَرْبَعَةَ اَنْہَارٍ یَخْرُجُ مِنْ اَصْبَہَا نَهْرَانِ صَٰہِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ یَا جَبْرِیْلُ مَا هٰذِہِ الْاَنْہَارُ قَالَ اَمَّا النَّہْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّٰہِرَانِ فَالنَّیْلُ وَالْفِرَاتُ ثُمَّ رَفَعَ لِیَ الْبَیْتَ الْمَعْمُورَ فَقُلْتُ یَا جَبْرِیْلُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُورُ یَدْخُلُہُ کُلُّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلٰٓئِکَہٍ اِذَا خَرَجُوْا مِنْہُ لَمْ یَعُوْدُوْا فِیْہِ اَخِرُ مَا عَلَیْہُمْ ثُمَّ اُنِیْتُ بِاِنَّاہِیْنِ اَحَدُہُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَعَرَضَا عَلَیَّ فَاحْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَبِیْلٌ اَصْبَبْتُ اَصَابَ اللّٰهُ بِکَ مُثْنٌ عَلٰی الْفِطْرَةِ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلٰی کُلِّ یَوْمٍ

الحدیث *

حَمْسُونَ صِنَاءَةً ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ *

پسند کیا پھر مجھ سے کہا گیا تم نے فطرت کو پالیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعہ تمہاری امت کو فطرت پر رکھنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ پھر روزانہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں اس کے بعد پھر راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

۳۲۵۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، انس بن مالک، مالک بن حصصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور پروالی روایت کی طرح بیان کیا، باقی اتنا زائد ہے کہ میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا، پھر سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا اور دھویا گیا زمرم کے پانی سے اور پھر ایمان و حکمت سے بھرا گیا۔

۳۲۶۔ محمد بن ثنی، ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا تذکرہ فرمایا تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام ایک دراز قامت انسان تھے جیسا کہ (قبیلہ) شنوہ کے آدمی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگھریالے بال والے مینہ قد اور مالک داروغہ جہنم اور دجال کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۳۲۷۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن محمد، عبد الرحمن، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو العالیہ سے سنا انہوں نے بیان کیا ہم سے تمہاری نبیؐ کے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر موسیٰ بن عمرانؑ کے پاس ہوا وہ ایک دراز قامت انسان تھے، گھونگھریالے بال والے جیسا قبیلہ شنوہ کے آدمی ہوتے ہیں اور میں نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو دیکھا وہ مینہ قد تھے اور رنگ ان کا سرخ اور سفید تھا اور بال ان کے سیدھے چمکدار تھے اور

۳۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئَةٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقُّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقٍ الْبُطْنِ فَعُسِلَ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ مِئِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا *

۳۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمَ طَوَالَ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَالَ *

۳۲۷۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي عَنَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحُلٌ آدَمُ طَوَالَ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْحَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبَطَ الرَّأْسِ وَأَرَى مَالِكًا

آپ کو ان نشانیوں میں جو دکھلائی گئیں مالک داروغہ جہنم اور دجال بھی دکھلایا گیا لہذا آپ کی ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے جو ہوئی ہے اس میں شک نہ کر، ابو قتادہؓ اس کی اس طرح تفسیر بیان کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ہے۔

۳۲۸۔ احمد بن حنبل، سراج بن یونس، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابو العالیہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر وادی ازرق پر سے ہوا تو دریافت کیا یہ کونسی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا وادی ازرق ہے، آپؐ نے فرمایا گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ بلندی پر سے اتر رہے ہیں اور بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کے سامنے تضرع کرتے ہوئے لبیک کہہ رہے ہیں، پھر آپؐ ہر شاکی چوٹی پر آئے (یہ شام اور مدینہ کے راستہ میں ایک پہاڑ ہے) آپؐ نے دریافت کیا یہ کونسی چوٹی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ہر شاکی چوٹی ہے، آپؐ نے فرمایا گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقتور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور ایک بالوں کا جبہ پہنے ہوئے ہیں اونٹنی کی تکمیل ظہر کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔ ابن حنبل اپنی روایت میں نقل کرتے ہیں ہشیم نے بیان کیا ظہر سے مراد لیف ہے (یعنی کھجور کے درخت کی چھال)۔

۳۲۹۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، داؤد، ابو العالیہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی پر سے گزرے، آپؐ نے دریافت کیا یہ کونسی وادی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ وادی ازرق ہے۔ آپؐ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر ان کا رنگ اور بالوں کا حال بیان کیا جو داؤد بن ابی ہند (راوی حدیث) کو یاد نہ رہا کہ کانوں میں انگلیاں دے رکھی ہیں اور بلند آواز سے لبیک کہہ کر خدا کو

خازن النار والدَجَّالِ فِي آيَاتِ أَرَاهَنَ اللَّهُ إِيَّاهُ (فَلَا تُكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ) قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۳۲۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ النَّبْتِ وَلَهُ جُورٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ هَرَشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرَشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٌ عَلَيْهِ جَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لَيْفًا *

۳۲۹ - وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاصْبَعًا إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنِهِ لَهُ جُورٌ إِلَى اللَّهِ

پکارتے ہوئے اس وادی میں سے گزر رہے ہیں۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک بلندی پر آئے، آپؐ نے فرمایا یہ کونسا ثنیہ (بندی) ہے؟ لوگوں نے کہا ہر شایا لقت، آپؐ نے فرمایا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر ایک جبہ صوف کا پہنے ہوئے ہیں اور ان کی اونٹنی کی ٹکیں کھجور کی چھال کی ہے اس وادی میں لہیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

۳۳۰۔ محمد بن ثقی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد بیان کرتے ہیں ہم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا یہ تو میں نے نہیں سنا لیکن آپؐ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام تو ایسے ہیں جیسے تم اپنے صاحب کو (یعنی مجھے) دیکھتے ہو اور موسیٰ علیہ السلام ایک شخص ہیں گندی رنگ گھونگھریالے بال والے یا گنٹھے ہوئے بدن کے سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی ٹکیں کھجور کی چھال کی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ جب وادی میں اترتے ہیں تو لہیک کہتے ہیں۔

۳۳۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رحم، لیث، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے انبیاء کرام مائے گئے تو موسیٰ علیہ السلام تو دور میانے قد کے انسان تھے جب قبیلہ شنوۃ کے آدمی ہوا کرتے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عروہ بن مسعود کو پاتا ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان سے سب سے زائد مشابہ تمہارے صاحب یعنی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں نے جبریل امین کو دیکھا تو سب سے زائد مشابہ ان کے وحیہ ہیں۔ اور ابن رحم کی روایت میں وحیہ بن خلیفہ کا لفظ ہے۔

بِالنَّسِيَةِ مَارًا بِهِذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِيرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرَشَشِي أَوْ لَفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لَيْفٌ نَحْسَةً مَارًا بِهِذَا الْوَادِي مُلْكِيَا *

۳۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَمْ أَسْمَعُهُ قَالَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَاَنْصُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمٌ جَعَدَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخَلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلْكِي *

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا مُوسَى ضَرَبَ مِنَ الرَّحَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عَرُودَ بْنَ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَوَاتِمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبِكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحِيَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ رُمَحٍ دَحِيَّةَ بْنُ خَلِيفَةَ *

۳۳۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آپ کو معراج ہوئی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے ملے، پھر آپ نے ان کی صورت بیان کی، میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا وہ لمبے چہرے تھے سیدھے بال والے جیسا کہ شنوۃ کے آدمی ہوتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی کہ وہ میانہ قد سرخ رنگ تھے جیسا کہ ابھی کوئی حمام سے نکلا ہو اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا تو میں ان کی اولاد میں سب سے زائد ان سے مشابہ ہوں، اس کے بعد میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب، مجھ سے کہا گیا جو سہا پو منتخب کرو۔ چنانچہ میں نے دودھ لے کر اسے پی لیا، اس فرشتہ نے کہا تم نے فطرت کو پالیا اور اگر آپ شراب کو پسند کر لیتے تو آپ کی مت گمراہ ہو جاتی۔

۳۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا کہ ایک شخص نہایت ہی حسین گندمی رنگ کا نظر پڑا جس کے سر کے بال کانوں کی لونک بہت ہی خوبصورت تھے، ہاں میں اس شخص نے منگھی بھی کر رکھی تھی اور ان سے پانی بھی ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے کاندھوں پر سہارا دیئے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ جواب ملا یہ مسیح بن مریم ہیں، پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھا اس کے بال بہت گھونگھریالے تھے اور دائیں آنکھ کا پیچھو لے ہوئے انگوڑی کی طرح تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا مسیح دجال ہے۔

۳۳۴۔ محمد بن اسحاق المسیبی، اس بن عیاض، موسیٰ بن

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةِ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَنَّةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ بَعْثِي حَمَامًا قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتِمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَشَبُّهُ وَلَدِي بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ يَانَاعَيْنِ فِيهِ أَحَدَهُمَا لَسَ وَفِي الْآخَرِ حَمَرٌ فَقِيلَ لِي خَذْ أَتَيْهُمَا شَيْئًا فَاحْذَتْ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقَالَ هُدَيْتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصْنَتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْحَمَرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ *

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَيْسَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى مِنَ النَّسَمِ قَدْ رَجَلَهَا فِيهِ تَقَطَّرُ مَاءٌ مُتَكِنًا عَنِّي رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعِدٍ قَطَطٍ أَعْوَرَ الْهَيْمِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ *

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَعْقِبٍ ابْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ عَيْنٍ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ صَافِيَةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ الْبَيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أَهْلِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَتِهِ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَأَيْتُ وَرَأَاهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطْصًا أَعْوَرَ عَيْنٍ الْيُمْنَى كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قُطَيْنَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ *

۳۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ سَبَطَ الرَّأْسَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوْ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ لَا نَذْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ وَرَأَيْتُ وَرَأَاهُ رَجُلًا أَحْمَرَ جَعْدَ الرَّأْسِ أَعْوَرَ الْعَيْنِ

عقبہ، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ تو یک چشم نہیں ہے مگر باخبر ہو جاؤ کہ مسیح دجال داعی آنکھ سے کان ہے۔ اس کی ایک آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک شب میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا، ایک آدمی نہایت ہی حسین گندی رنگ کا نظر پڑا جس کے سر کے بال دونوں مونڈھوں سے لگ رہے تھے اور سیدھے تھے جن سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا مسیح بن مریم ہیں ان کے بعد میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو نہایت ہی گھونگریالے بال والا اور دائیں آنکھ سے کان تھا، میری رائے میں انسانوں میں اس کی صورت ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ وہ بھی دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، (۱) میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا مسیح دجال ہے۔

۳۳۵- ابن نمیر، بواسطہ والد، حنظلہ، سالم، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے کعبہ کے پاس ایک شخص گندی رنگ جس کے بال لٹکے ہوئے تھے جن میں سے پانی ٹپک رہا تھا دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے شانوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا عیسیٰ بن مریم یا مسیح بن مریم۔ معلوم نہیں کونسا لفظ کہا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شخص سرخ رنگ خولیدہ سردائیں آنکھ سے کان دیکھا جس کی

(۱) مسیح دجال جب نکلے گا تو روئے زمین پر گمراہی پھیلانے کے لئے چکر لگائے گا مگر مکہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا یہاں پر جو طواف کرتے ہوئے دکھائی دیا یہ خواب کی بات ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہدایت پھیلانے کے لئے روئے زمین پر چکر لگائے گا اور مسیح دجال گمراہی پھیلانے کے لئے چکر لگائے گا۔

شکل میری رائے میں ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا مسیح دجال۔

۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قریش نے میری تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا، خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو میری نظر میں صاف طور پر نمایاں کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر بیت المقدس کی علامات قریش کو بتانے لگا۔

۳۳۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں، ایک شخص گندی رنگ سیدھے بالوں والا سر سے پانی ٹپکتا ہوا نظر آیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ ابن مریم ہیں، پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگا تو مجھے ایک شخص سرخ رنگ قد آور و ثلیدہ سر، یک چشم دکھائی دیا، اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح معلوم ہوتی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا دجال، اس کی صورت ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔

۳۳۸۔ زہیر بن حرب، حنن بن شعث، عبد العزیز بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن فضل، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں حطیم میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میری معراج کے واقعات دریافت کر رہے تھے اور انہوں نے بیت المقدس کی کچھ ایسی چیزیں دریافت کی تھیں جو مجھے محفوظ نہ تھیں اس لئے میں اتنا پریشان ہوا کہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو کر دیا اور میں بیت المقدس کو اپنی نگاہوں سے دیکھنے

الْیَمَنِی اَشْتَهُ مَنْ رَأٰیْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ *

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَحَدَّثَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِيقْتُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ *

۳۳۷۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبَطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَطْفُؤُ رَأْسَهُ مَاءً أَوْ يَهْرَاقُ رَأْسَهُ مَاءً قُتُّ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ أَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ حَسِيمٌ جَعَدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَائِمَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ *

۳۳۸۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجْبَةُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُونِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أَتُتَّهَا فَكُرْبْتُ كُرْبَةً مَا كُرْبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ

شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتَهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ
ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَإِذَا
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي
أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهَا عُرْوَةَ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ
وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ
النَّاسَ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَغْنِي نَفْسَهُ فَحَاضَتْ الصَّلَاةُ
فَأَمْتَنَهُمْ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا
مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ *

لگاب قریش جو بھی مجھ سے دریافت کرتے تھے میں انہیں بتلا
دیتا تھا، اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء کرام کی جماعت میں بھی
دیکھا، میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے
ہیں، چہرے بدن گھونگھریالے بال والے آدمی ہیں، معلوم
ہوتا ہے قبیلہ شنوہ کے شخصوں میں سے ہیں۔ میں نے عیسیٰ
ابن مریمؑ کو بھی کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ان کی شکل
عروہ بن مسعود ثقفی سے بہت ملتی جلتی تھی۔ ابراہیم علیہ
السلام بھی نماز پڑھتے ہوئے نظر آئے ان کی صورت سے بہت
زیادہ مشابہ تمہارا صاحب یعنی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
ہے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا میں نے سب کی امامت کی جب
نماز سے فارغ ہو گیا تو کسی نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالک
داروغہ جہنم ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے ان کی طرف دیکھا تو
انہوں نے مجھے خود ہی سلام کر لیا۔

۳۳۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ
طَلْحَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى
سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا
يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيَقْبِضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا
يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيَقْبِضُ مِنْهَا قَالَ (
إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى) قَالَ فَرَأَسْتُ مِنْ
ذَهَبٍ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِي
خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغَيْرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُفْجَمَاتُ *

۳۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، مالک بن مغول (تحويل)
ابن نمیر اور زہیر بن حرب، عبد اللہ بن نمیر بواسطہ والد، مالک
بن مغول، زبیر بن عدی، طلحہ، مرہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
ہوئی تو آپ کو سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا۔ سدرۃ المنتہی
چھ آسمان میں ہے یہاں پہنچ کر زمین سے اوپر چڑھنے والی اور
اوپر سے نیچے آنے والی چیز آکر رک جاتی ہے پھر اُسے لے جایا
جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب سدرۃ المنتہی کو ڈھانک لیتی
ہیں وہ چیزیں جو کہ ڈھانکتی ہیں، عبد اللہ نے کہا یعنی سونے کے
پتنگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی
گئی ہیں ایک تو پانچ نمازیں، دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں
تیسرے یہ کہ آپ کی امت میں سے اللہ تعالیٰ نے اس کی جو
شرک نہ کرے تمام ہلاک کر دیے والے گناہوں کی معافی
(توبہ کی شرط پر) کر دی (سزا پانے کے بعد جنت میں داخلہ ہو
جائے گا)۔

(۷۲) بَابُ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى) وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ *

۳۴۰- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا
عَبَادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ
سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى (قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ حَنَاحٍ *

۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زُرَّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) قَالَ
رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ حَنَاحٍ *

۳۴۲- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ
سَمِعَ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ (لَقَدْ
رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ
فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ حَنَاحٍ *

۳۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
 بْنُ مُسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ (وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ *

۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

بَاب (۷۲) وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى كَاكِيا مطلب
ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب
معراج میں دیدار الہی ہوا یا نہیں۔

۳۴۰۔ ابو الربیع زہرانی، عباد بن العوام شیبانی بیان کرتے ہیں
میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے فرمان فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى (یعنی پھر دو کمان یا اس سے بھی نزدیکی رہ گئی)
کا مطلب دریافت کیا، کہنے لگے کہ مجھ سے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت جبریلؑ کو چھ سو بازوؤں کے ساتھ دیکھا۔

۳۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، شیبانی، زر بن
حبیش، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مَا
كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى کے یہ معنی بیان کئے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ کو دیکھا ان کے چھ سو بازو ہیں۔

۳۴۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، سلیمان،
شیبانی، زر بن حبیش، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اللہ تعالیٰ کے فرمان لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى
(یعنی اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں) کے متعلق فرمایا ہے
کہ جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دیکھا کہ ان کے
چھ سو بازو تھے۔

۳۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبد الملک، عطاء،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى کے
متعلق فرمایا کہ آپؐ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔

۳۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، عبد الملک، عطاء، ابن عباس

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے جو منقول ہے وہ اکثر سلف کا مسلک ہے اور ابن زید اور محمد بن کعب سے
منقول ہے کہ مراد سدرۃ المنتہی کا دیکھنا ہے۔ اور اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ کو ان کی اصلی
صورت پر دیکھا اور آیت سے یہی مراد ہے مگر اکثر مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد دیکھنے سے حق سبحانہ و تعالیٰ کا دیکھنا ہے اور ابن عباسؓ
کا قول اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا۔

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید انصاری، وکیع، اعمش، زیاد بن حصین، ابو جحیم، ابو العالیہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ما کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں دو مرتبہ دیکھا۔

خَفَصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَاهُ بَقَلْبِهِ *

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَأَاهُ بِمُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ *

(فائدہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے کہ ان آیتوں سے دیدار الہی مراد ہے۔

۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابو جحیم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عِيَاتٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، شعبی، مسروق بیان کرتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا انہوں نے فرمایا اے ابو عائشہ (یہ ان کی کنیت ہے) تین باتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کا قائل ہو جائے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا، میں نے دریافت کیا وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ ہے کہ جو کوئی شخص سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا، مسروق بیان کرتے ہیں میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا یہ سن کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا ام المؤمنینؓ ذرا مجھے بات کرنے دو اور جلدی مت کرو کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ اور وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اس امت میں سب سے پہلے میں نے ان آیتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ان آیتوں سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انہیں ان کی اصلی صورت پر نہیں دیکھا سوائے دو مرتبہ کے جس کا ان آیتوں میں تذکرہ

۳۴۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَكِيًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَكِيًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَغْلِبِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ) (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) فَقَالَتْ أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظْمَ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (لَا

تُذَرِكُهُ الْإِنْبَصَارُ وَهُوَ يُذَرِكُ الْإِنْبَصَارَ وَهُوَ
اللطيفُ الخبيرُ) أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ
وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآيَاتِهِ مَا
يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ خَكِيمٌ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ
وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهُ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ
فِي غَيْبٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ
(قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ) *

ہے، میں نے دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کے تن
و توش کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک کو گھیر رکھا تھا، اس
کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو نے
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تُذَرِكُهُ الْإِنْبَصَارُ وَهُوَ
يُذَرِكُ الْإِنْبَصَارَ وَهُوَ اللطيفُ الخبيرُ کیا تو نے اللہ کا ارشاد
نہیں سنا؟ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ
وَرَاءِ حِجَابٍ اخیر تک یعنی اس کا آنکھیں ادراک نہیں کر
سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہی لطیف و خیر
ہے اور (کسی انسان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں
کرے مگر وحی یا پردے کے پیچھے سے) اور دوسری بات یہ ہے
کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا
بہتان باندھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ
یعنی اے رسول جو آپ پر آپ کے رب کی جانب سے اترا ہے
اس سب کی تبلیغ کر دیجئے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ حق
رسالت کو ادا نہ کریں گے اور تیسرے یہ کہ جو شخص یہ کہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ ہونے والی باتوں کو جانتے
تھے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اے محمد کہہ دو کہ آسمانوں اور زمینوں میں سوائے خدا
کے اور کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

۳۴۸۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، داؤد نے اسی سند کے ساتھ
ابن علیہ کی روایت کی طرح اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں
اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چھپانے والے ہوتے تو اسے
چھپاتے وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنْكَ
جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا
اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے

۳۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ
ابْنِ عُثَيْبَةَ وَرَدَّ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ
وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ

وَتَحْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَحْشَاهُ *

دے اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ تعالیٰ اخیر میں ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے ہوا ہے۔

۳۴۹۔ ابن نمیر بواسطہ والدہ اسماعیل شعفی، مسروق بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ (یہ بات سن کر تو) میرے روگنے کھڑے ہو گئے اور حدیث کو اسی طرح بیان کیا لیکن داؤد کی روایت مفصل اور پوری ہے۔

۳۵۰۔ ابن نمیر، ابو اسامہ، زکریاء ابن اشوع، عامر، مسروق بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہو گا تُم دَٰنِی فَنَدَلِی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ (یعنی پھر نزدیک ہوئے جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے اور دو کمانوں یا اس سے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی طرف وحی کی جو بھی کی) فرمایا اس آیت سے جبریل مراد ہیں وہ ہمیشہ آپ کے پاس مردوں کی صورت میں آتے تھے، اس مرتبہ خاص اپنی اصلی صورت میں آئے جس سے سارے آسمان کا کنارہ بھر گیا۔

۳۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، یزید بن ابراہیم، قتادہ، عبد اللہ بن شقیق، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا، آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے (زیادتی نور کی بنا پر) کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

۳۵۲۔ محمد بن بشار، معاویہ بن ہشام بواسطہ والد (تحویل) حجاج بن شاعر، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں میں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي لِمَا قُنْتُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَنْتُمْ وَأَطُولُ *

۳۵۰۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَغٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُنْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ (ثُمَّ دَنَا فَنَدَلِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ) قَالَتْ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ وَإِنَّهُ أَتَانِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أَفْقُ السَّمَاءِ *

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنَّىٰ أَرَاهُ *

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرتا۔ ابو ذرؓ نے کہا تو کیا پوچھتا، میں نے بیان کیا میں دریافت کرتا کہ آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں۔ ابو ذرؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی دریافت کیا تھا، آپؐ نے فرمایا میں نے ایک نور دیکھا۔

۳۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتائیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے۔ میزان اعمال کو جھکا تا اور بلند کرتا ہے اس کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے بلند کیا جاتا ہے اور اس کا حجاب نور ہے۔ اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ اس کا حجاب آگ ہے اگر وہ اسے کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نظریں پہنچتی ہیں مخلوق کو جلا دیں۔ اور ابو بکر کی روایت میں حدیث الاعمش کی بجائے عن الاعمش ہے۔

۳۵۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے مگر اس میں چار باتوں کا تذکرہ ہے اور مخلوق کا ذکر نہیں اور فرمایا اس کا حجاب نور ہے۔

۳۵۵۔ محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو ابن مرہ، ابو عبیدہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہم میں چار باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ عزوجل بلاشبہ نہیں سوتا ہے اور نہ سونا اس کے لئے زیبا ہے، اللہ تعالیٰ میزان اعمال کو اونچا نیچا کرتا ہے، دن کے اعمال رات کو اور رات کے اعمال دن کو اس کے

کِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُتِبْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُ فَقَالَ رَأَيْتُ نُورًا *

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْسٍ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنُوبُ لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَخْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ نَصْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا *

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّورُ *

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنُوبُ لَهُ أَنْ يَنَامَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ

سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

باب (۷۳) آخرت میں مومنین کو دیدار الہی نصیب ہوگا۔

۳۵۶۔ نصر بن علی جھضمی اور ابو غسان مسمعی، اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عبد الصمد، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس، عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو جہنمیں ہیں جن کے ظروف اور کل موجودہ سامان چاندی کا ہے اور دو جہنمیں ہیں جن کے ظروف اور کل موجودات سونے کی ہیں اور جنت العدن میں اہل جنت کے اور دیدار الہی کے درمیان صرف کبریاہ الہی کی چادر ہوگی جو خدا تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔

النَّهَارَ بِاللَّيْلِ وَعَمَلَ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ *

(۷۳) بَابُ إِثْبَاتِ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ فِي

الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى *

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَطْرِ لِأَبِي غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّاتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آتَيْنَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آتَيْنَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي حَنَّةٍ عَدَنَ *

(فائدہ) پھر جب خدا تعالیٰ اس چادر کو اپنے چہرے سے اٹھالے گا تو سب مومنین کو دیدار الہی نصیب ہوگا اور کفار اس سے محروم کر دیئے جائیں گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جو بیان سے باہر ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں تمام اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ دیدار الہی ممکن ہے محال نہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع صحابہؓ اور سلف امت سے یہ چیز ثابت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الہی نصیب ہوگا اور یہی اہل تحقیق کا مسلک ہے اور اس حدیث کو تقریباً میں صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ

قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَرِيدُونَ شَيْئًا

أُرِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وَجُوهَنَا أَلَمْ

تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ

الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ

النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ *

۳۵۷۔ عبید اللہ بن میسرہ، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبد الرحمن بن ابی لیلی، صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جہنمی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم اور کچھ زاد چاہتے ہو، وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید کئے ہیں جنت دی جنہم سے بچایا (اور اس کے بعد کس چیز کی حاجت ہو سکتی ہے) تو اس وقت حجاب اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو پروردگار عالم کے دیدار کے علاوہ اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہ معلوم ہوگی۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَمَةَ بِهِذَا
الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
الْحُسْنَى وَزِيَادَةً) *

۳۵۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ
دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ وَيَتَّبِعْ مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرُ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
الطَّوَاغِيتِ الطَّوَاغِيتِ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا
مُتَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ
غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى
يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ
تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ
الْعَصْرَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي
أَوَّلَ مَنْ يُحْجِزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ
وَدَعَا الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِي
جَهَنَّمَ كَدَالِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ

۳۵۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سمہ سے
اسی اسناد کے ساتھ یہ روایت منقول ہے اترا زائد ہے کہ آپ
نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةً
یعنی نیکوکاروں کے لئے نیکی ہے اور زیادہ (یعنی دیدار الہی)۔

۳۵۹- زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ وائد، ابن
شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے پروردگار کو
دیکھیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں
چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے؟
صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر کیا
جس وقت ہادل نہ ہو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت
ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اسی
طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز
لوگوں کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا جو جسے پوجتا تھا وہ اسی کے
ساتھ ہو جائے، سو جو شخص قباب کو پوجتا تھا وہ اسی کے ساتھ
ہو جائے گا اور ایسے ہی جو چاند کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے
ساتھ اور جو بتوں اور شیاطین کی عبادت کرتا تھا وہ ان کے
ساتھ ہو جائے گا اور یہ امت محمدیہ باقی رہ جائے گی اور اس میں
اس امت کے منافق بھی ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان
کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں
گے اور کہے گا میں تمہارا پروردگار ہوں، وہ جواب دیں گے کہ
ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور جب تک ہمارا
پروردگار نہ آئے ہم اسی مقام پر ٹھہرتے ہیں جب ہمارا
پروردگار آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان
کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور
کہے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ جواب دیں گے بے شک تو ہمارا
پروردگار ہے پھر سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ

السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَرُ
عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ فَجَنَّتْهُمْ
الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُحَازِي حَتَّى
يُنْجَى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ
كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى
أَنْ يَرْحِمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ
فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ
مِنْ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى
النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ
النَّارِ وَقَدْ امْتَحَشُوا فَيَصْبُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَسْتَوُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ
ثُمَّ يَمْرُغُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بَوَجهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ
أَهْلِ الْحَنَّةِ دُخُولًا الْحَنَّةَ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ
اصْصِرْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا
وَأَحْرَقَنِي ذُكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَدْعُوهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ
إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبُّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقَ
مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا
أَقْبَلَ عَلَى الْحَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ قَدَّمَنِي إِلَى بَابِ
الْحَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ عَهْدَكَ
وَمَوَاقِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطَيْتَكَ
وَيُلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ

کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا، میں اور میرے امتی سب
سے پہلے پار ہوں گے اور پیغمبروں کے علاوہ اس روز اور کسی کو
بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی، اور پیغمبروں کی گفتگو بھی اس
روز اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے اللہ محفوظ رکھ) ہوگی۔ اور دوزخ
میں آگئے ہوں گے جیسا کہ سعدان جہاز کے کانٹے ہوتے
ہیں۔ آپ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا تم نے
سعدان درخت کو دیکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا
رسول اللہ دیکھا ہے، آپ نے فرمایا تو وہ (چمکے) سعدان کے
کانٹوں کے طریقہ پر ہوں گے (یعنی سرخ) مگر اللہ تعالیٰ کے
علاوہ یہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ آگئے کتنے بڑے بڑے ہوں
گے، وہ لوگوں کو ان کی بد اعمالیوں کی بنا پر دوزخ میں
لیں گے، اب بعضے ان میں مومن ہوں گے جو اپنے عمل کی وجہ
سے بچ جائیں گے اور بعضوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا
حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فراغت پائے گا
اور چاہے گا کہ دوزخیوں میں سے اپنی رحمت سے جسے چاہے
نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا وہ دوزخ سے انہیں نکالیں گے
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو گا اور جس
پر خدا نے رحمت کرنی چاہی ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
دوزخ میں سے ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے، ان لوگوں کو ان
کے سجدہ کے نشان کی وجہ سے پہچانیں گے، آگ سجدہ کے
نشان کے علاوہ انسان کے سارے بدن کو جلا دے گی۔ اللہ تعالیٰ
نے سجدہ کے نشان کو جلانا آگ پر حرام کر دیا ہے، چنانچہ یہ
لوگ دوزخ سے جلے بجھے نکالے جائیں گے، جب ان پر آب
حیات ڈالا جائے گا تو وہ تازہ ہو کر ایسے جم اٹھیں گے جیسے دانہ
کچرے کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (اسی طرح یہ لوگ ترو تازہ ہو
جائیں گے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے
فراغت حاصل کرے گا اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا
منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور یہ جنت میں داخل ہونے والوں

میں سب سے آخری شخص ہو گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی بونے مجھے مار ڈالا اور اس کی لپٹوں نے مجھے جلا ڈالا اور پھر جب تک منظور خدا ہو گا اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا، وہ کہے گا نہیں پھر میں کچھ سوال نہ کروں گا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہ عہد و پیمان کرے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا، جب جنت کی طرف اس کا منہ ہو جائے گا تو جس وقت تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا خاموش رہے گا، پھر کہے گا اے رب مجھے جنت کے دروازہ تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو عہد و پیمان کر چکا تھا کہ میں پھر دوبارہ سوال نہ کروں گا افسوس ابن آدم تو بڑا عہد شکن ہے، بندہ پھر عرض کرے گا اور دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ پروردگار فرمائے گا اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کروں تو پھر تو اور کچھ تو نہ مانگے گا، وہ کہے گا نہیں، تیری عزت کی قسم اور ہمہ قسم کے عہد و پیمان کرے گا جو بھی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوں گے بالآخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازہ تک پہنچا دیں گے، جب وہاں کھڑا ہو گا تو ساری بہشت اسے نظر آئے گی جو بھی اس میں نعمتیں فرحت اور خوشیاں ہیں، پھر ایک مدت تک جب تک کہ خدا کو منظور ہو گا خاموش رہے گا اس کے بعد عرض کرے گا اے الہ العالمین مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نے یہ عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا۔ افسوس ابن آدم کتنا مکار، دغا باز ہے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار تیری مخلوق میں میں ہی سب سے زیادہ کم نصیب رہ جاؤں گا اور دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ الہ العالمین ہنس دے گا جب پروردگار عالم کو ہنسی آجائے گی تو فرمائے گا اچھا جانتے میں چلا جا، سو جب وہ جنت میں چلا جائے گا تو خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا تمنا اور آرزو ظاہر کر، حسب ارشاد وہ تمناؤں کا اظہار کرے گا

وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَنَّكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِي فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمَوَاقِفٍ فَيَقْدُمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ عَهْدُكَ وَمَوَاقِفُكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيُتْلِكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّى فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيَذْكُرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأُمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُحُولًا الْجَنَّةَ *

بالآخر اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے اور یاد دلائیں گے فدا۔ چیز مانگ، فلاں چیز مانگ، جب اس کی سب آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے یہ سب چیزیں تجھے دیں اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور دیں۔ عطاء بن یزید راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ اس روایت میں ابو ہریرہؓ ہی کے موافق تھے کہیں مخالفت نہیں کی مگر جس وقت ابو ہریرہؓ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے یہ چیزیں دیں اور اس کے برابر اور دیں تو ابو سعید خدریؓ نے (اس کے بجائے) فرمایا دس گنازاؤں دیں۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا مجھے تو یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ ہم نے یہ سب چیزیں دے دیں اور اس کے برابر اور دیں۔ ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہم نے یہ سب دیں اور اس سے دس گنا اور زیادہ دیں۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں یہ وہ شخص ہے جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

۳۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، عطاء بن یزید لیشی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اور بقیہ حدیث کو ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح نقل کیا۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيْبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الشَّيْبِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ رَأَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ *

۳۶۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعِدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنُّ

۳۶۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں یہ وہ حدیثیں ہیں جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں چنانچہ کئی حدیثوں کو بیان کیا ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجہ کا جنتی تم میں سے جو ہو گا اس سے کہا جائے گا آرزو کرو آرزو کرے گا اور آرزو

کرے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو آرزو کر چکا وہ کہے گا ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یہ سب آرزوئیں دیں اور اتنی ہی اور دیں۔

۳۶۲۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں دیکھو گے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں جبکہ وہ روشن ہو اور ابر وغیرہ نہ ہو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں جبکہ وہ منور ہو اور ابر وغیرہ نہ ہو کوئی تکلیف اور دقت ہوتی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا بس تمہیں اتنی ہی تکلیف ہوگی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں جتنی کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک پکارنے والا کہے گا ہر ایک گروہ اپنے معبود کے ساتھ ہو جائے۔ حسب الحکم جتنے لوگ خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو پوجتے تھے جیسا کہ بت گنوسالہ وغیرہ ان میں سے کوئی نہ بچے گا کیے بعد دیگرے سب دوزخ میں گر جائیں گے وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، نیک ہوں یا بد اور کچھ اہل کتاب میں سے باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد یہود کو بدایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کسے پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم عریلیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں انہیں پوجتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ بیٹا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے پروردگار ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا، حکم ہو گا جاؤ پیو، پھر انہیں دوزخ کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ انہیں ایسا معلوم ہو گا جیسا سراب اور وہ اسے شعلے مار رہا ہو گا گویا کہ اندر ہی اندر ایک دوسرے کو کھ

فَيَمْنَى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ *

۳۶۲۔ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا فِي رَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذِنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَمَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيَقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزِيرَ ابْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَآذَا تَتَّبِعُونَ قَالُوا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَامْنِمْ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَّا تَرُدُّونَ فَيَحْشَرُونَ إِلَى الدَّرِّ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ

صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ
فَيَقُولُونَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيْشَارُ
إِلَيْهِمْ أَلَا تَرُدُّونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَُا
سَرَابٌ يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي
النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ
تَعَالَى مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَنَا هُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ
فِيهَا قَالَ فَمَا تَتَخَوُّونَ تَتَّبِعْ كُلَّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَأَرَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ
مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَكِنْ نَصَاحِبُهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ نَعْبُدُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَاذُ أَنْ
يَنْقَسِبَ فَيَقُولُ هَلْ يَنْبَغُكُمْ وَيَبْنِيهِ آيَةً فَتَعْرِفُونَهُ
بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى
مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَدْنَى
اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَنْفَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ
اتِّقَاءً وَرِبَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً
كَلَمًا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ حَرًّا عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ
يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي
رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ
أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ
وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَخَضُ مَزَلَةٌ فِيهِ
خَطَاطِيفُ وَكَلَالِبُ وَحَسَكٌ نَكُونُ بِنَحْدِ
فِيهَا شَوْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ
كَطَرَفِ الْعَيْنِ وَكَالْتَرَقِ وَكَالْرِيحِ وَكَالطَّيْرِ
وَكَأَحْوَادِ الْخَيْلِ وَالرَّكَابِ فَتَنَاجٍ مُسَلِّمٌ
وَمَحْدُوسٌ مُرْسَلٌ وَمَكْثُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

رہا ہے۔ چنانچہ وہ سب دوزخ میں گزر پڑیں گے۔ اس کے بعد
نصارئی بلائے جائیں گے اور ان سے سوال ہو گا کہ تم کس کی
عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے ہم حضرت مسیح کو جو اللہ تعالیٰ
کے بیٹے ہیں پوجتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ
تعالیٰ کے نہ کوئی جو رو ہے اور نہ اس کا بیٹا ہے۔ ان سے بھی کہا
جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب
ہم پیارے ہیں ہمیں پانی پلا، حکم ہو گا جاؤ پھر وہ سب جہنم کی
طرف ہانکے جائیں گے، وہ سراب کی طرح معلوم ہوتا ہو گا اور
شدت کی وجہ سے اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہو گا چنانچہ
وہ سب جہنم میں گر پڑیں گے حتیٰ کہ جب ان لوگوں کے علاوہ جو
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک ہوں یا بد کوئی باقی نہ رہے گا
تو اس وقت سارے جہان کا مالک ان کے پاس ایسی صورت میں
آئے گا جو کہ اس صورت کے مشابہ ہو گی جس کو وہ جانتے ہیں
اور فرمائے گا تم کس بات کے منتظر ہو ہر ایک گروہ اپنے اپنے
معبودوں کے ساتھ ہو جائے، وہ کہیں گے اے رب ہم نے تو
دنیا میں ان لوگوں (یعنی مشرکین) کا ساتھ نہ دیا جب کہ ہم ان
کے محتاج تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ رہے، پھر وہ فرمائے گا میں
تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، دو یا تین
مرتبہ یہی کہیں گے یہاں تک کہ بعض حضرات ان میں سے
پھر جانے کے قریب ہو جائیں گے (اس لئے کہ امتحان بہت
سخت ہو گا) پھر وہ فرمائے گا اچھا تمہارے پاس کوئی ایسی نشانی ہے
جس سے تم اپنے رب کو پہچان لو، وہ کہیں گے ہاں، پھر اللہ تعالیٰ
کی ساق (پنڈلی) کھل جائے گی اور جو شخص بھی (دنیا میں) اللہ
تعالیٰ کو اپنے دل اور خوشی سے سجدہ کرتا تھا اسے وہاں بھی سجدہ
کرنے کی اجازت حاصل ہو گی۔ اور جو شخص دنیا میں سجدہ کسی
خوف اور نمائش کی وجہ سے کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو تختہ
کی طرح کر دے گا جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو چپت گر

حَتَّىٰ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَ الَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مَأْشَدَةً
لِّلَّهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِيَوْمِ
الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا
كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحْجُونَ فَيَقَالُ
لَهُمْ أَخْرِجُوا مِنْ عِرْقَتُمْ فَتَحَرَّمَ صُورُهُمْ عَلَى
النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ
إِلَى نِصْفِ سَاقِيهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا
مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ
ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ
خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ
يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ
نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا
وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ إِنْ لَمْ
تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ)
إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا)
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ
النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا
قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا

پڑے گا پھر یہ سب لوگ سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسی
صورت میں ہو گا جس صورت میں اسے انہوں نے پہلی مرتبہ
دیکھا تھا، وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، یہ سب کہیں گے
بے شک تو ہمارا پروردگار ہے اس کے بعد جہنم پر پل صراط قائم
کیا جائے گا اور شفاعت کرنا حلال ہو جائے گا اور سب کہیں گے
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے اللہ بچا اور محفوظ رکھ) دریافت کیا گیا
رسول اللہ اہل صراط کیسے ہو گا، فرمایا وہ ایک پھسلنے کا مقام ہو گا،
وہاں آکڑے اور کانٹے ہوں گے جیسا کہ نجد کے مقام پر ایک
کانٹا ہوتا ہے جسے سعدان کہتے ہیں۔ مومن اس پر سے گزرنے
لگیں گے جیسا کہ آکھ جھپکتی ہے، بعضے بجلی کی طرح، بعضے ہوا
اور بعضے پرندہ کی طرح، بعضے تیز گھوڑوں کی طرح اور بعضے
اونٹوں کی طرح اور بعضے بالکل جہنم سے بچ کر پار ہو جائیں گے،
بعضوں کو کچھ خراش وغیرہ لگے گی مگر پار ہو جائیں گے اور بعضے
الجہ (۱) کر جہنم میں گر جائیں گے، جب مومنوں کو جہنم سے
چھٹکارا حاصل ہو جائے گا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ
میں میری جان ہے کہ کوئی تم میں سے ان مومنوں سے زائد
اپنے حق پر جھگڑنے والا نہ ہو گا جیسا کہ وہ خدا سے قیامت کے
دن اپنے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں ہوں گے
جھگڑیں گے، وہ کہیں گے اے ہمارے رب یہ لوگ تو ہمارے
ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے اور حج کرتے تھے
چنانچہ ان سے کہا جائے گا جن حضرات کو تم پہچانتے ہو انہیں
نکال لاؤ، اور ان مسلمانوں کی صورتوں کو جلانا دوزخ پر حرام کر
دیا جائے گا تو اس وقت مومنین بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے
نکال دیں گے جن کی آدمی پندیوں تک دوزخ نے کھار کھا ہو
گا اور بعضوں کو گھنٹوں تک نار نے جلادیا ہو گا، اب وہ کہیں گے
اے ہمارے پروردگار اب تو ان آدمیوں میں سے جن کے

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ پل صراط پر گزرنے والے اجمالاً تین قسم کے ہوں گے (۱) بغیر کسی تکلیف کے گزر کر نجات پانے والے (۲) زخم
وغیرہ کچھ تکلیف کے ساتھ گزرنے والے (۳) جہنم میں گرنے والے۔

فَلْيَقْبِهِمْ فِي بُحَيْرٍ فِي أُنْوَافِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْجَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلْ تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أَصْفَرُ وَأَخْيَضُ وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَيْضَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرَعَى بِالْبَادِيَةِ قَالِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عِتْقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرَ قَدَمُوهُ ثُمَّ يَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ رِضَايَ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ نَعْدَهُ أَبَدًا *

نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار برابر بھلائی پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ بہت مخلوق کو نکال لیں گے اور کہیں گے اے پروردگار جن کے نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں چھوڑا، حکم ہو گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار برابر بھلائی ہو اسے بھی نکال لاؤ، وہ پھر بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے پروردگار جن کے نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا اب ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا، پھر حکم ہو گا اچھا جس کے دل میں رتی اور ذرہ برابر بھی خیر ہو اسے بھی نکال لاؤ، پھر وہ بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن میں ذرا سی بھی بھلائی تھی اب تو ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ ابو سعید خدریؓ جس وقت حدیث بیان کرتے تھے تو فرمایا کرتے اگر تم مجھے اس حدیث میں سچانہ سمجھو تو اس آیت کو پڑھ لو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اٰخِرٍ تک یعنی اللہ تعالیٰ رتی برابر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جو نیکی ہو تو اسے دو گن کرے گا اور اپنے پاس سے بہت کچھ ثواب دے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتے سفارش کر چکے، انبیاء کرام شفاعت کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے اور اب ارحم الراحمین کے علاوہ اور کوئی ذات باقی نہیں رہی چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی آدمیوں کی جنہم سے نکالے گا یہ وہ آدمی ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی اور پہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں ایک نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں پر ہوں گی جس کا نام نہر الحیوة ہے، اس میں ایسا جلد تروتازہ ہوں گے جیسا کہ دانہ پانی کے بھاؤ میں کوڑے پکھرے کی جگہ پر آگ آتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے اور کبھی درخت کے پاس اور جو آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سرگتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا

رسول اللہ! آپ تو ایسے بیان کر رہے ہیں گویا کہ جنگل میں جانوروں کو چرائے ہوئے ہیں، پھر آپ نے فرمایا وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلتے ہوں گے، ان کے گلوں میں (جنت) کے پٹے ہوں گے۔ جنت والے انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ انہیں خدا نے بغیر کسی عمل یا بھلائی کے جنت عطا کی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو وہی تمہاری ہے۔ وہ کہیں گے الہ العالمین تو نے ہمیں وہ چیزیں دیں جو جہان والوں میں کسی اور کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تمہارے لئے ابھی اس سے بھی افضل چیز موجود ہے، وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار اس سے بڑھ کر اور افضل چیز کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری خوشنودی اور رضا مندی، اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

۳۶۳۔ عیسیٰ بن حماد زعہ المصری، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی بلال، یزید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، آپ نے فرمایا جب صاف دن ہو تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں۔ اور باقی حدیث حفص بن میسرہ کی روایت کے طریقہ پر آخر تک بیان کی، البتہ اس روایت میں ان الفاظ کے بعد کہ انہیں خدا نے بغیر کسی عمل اور بھلائی کے یہ اضافہ ہے کہ ان سے کہا جائے گا جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے۔ اور تمہارے لئے اتنا اور ہے۔ ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہو گا۔ اور لیث کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ دیا جو سارے جہان والوں کو نہیں دیا۔ عیسیٰ بن حماد نے یہ روایت سن کر اس کا اقرار کیا۔

۳۶۳۔ قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ حَمَادٍ زُعْبَةَ الْمِصْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ أُحَدِّثْ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنْكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَادٍ أَخْبِرْكُمْ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَبَّنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحَوْ قُلْنَا لَا وَسُقَّتِ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بَغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَمُوهُ فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ نَلْغِيهِ أَنَّ الْحَسَرَ أَذَقُ مِنَ الشَّعْرَةِ وَأَحَدُ مِنَ السِّيفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ

فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ فَأَقْرَبُ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَادٍ *

۳۶۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا *

(۷۴) بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوحِّدِينَ مِنَ النَّارِ *

۳۶۵- وَحَدَّثَنِي هَارُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ انظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا حُمْمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوْ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّبِيلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً *

۳۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ ح وَ حَدَّثَنَا حجاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشْكَا وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي جَانِبِ السَّبِيلِ وَفِي حَدِيثِ وَهْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمَّةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّبِيلِ *

۳۶۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، ہشام بن سعد، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایتوں کی طرح کچھ کمی بیشی کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۷۴) شفاعت کا ثبوت اور موحدین کا جہنم سے نکالا جانا۔

۳۶۵- ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، بواسطہ والد، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اپنی رحمت سے جسے چاہے گالے جائے گا اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا، اور پھر فرمائے گا دیکھو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ میں نکال لو چنانچہ وہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے نکلیں گے، پھر انہیں نہر الحیوۃ یا حیاء (شک راوی) میں ڈالا جائے گا۔ اور وہ اس میں ایسا اگیں گے جیسا دانہ بہاؤ کے ایک طرف اگ آتا ہے، کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کیا زرد لپٹا ہوا آگتا ہے۔

۳۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، وہب (تحویل) حجاج بن شاعر، عمرو بن عون، خالد، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ انہیں ایسی نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام حیاۃ ہو گا اور اس میں راوی نے شک نہیں کیا اور خالد کی روایت ہے جیسا کہ کوڑا کچرا بہاؤ کے ایک جانب اگ آتا ہے اور وہب کی روایت میں ہے جیسے دانہ کالی مٹی میں جو بہاؤ میں ہوتی ہے اگ آتا ہے یا اس مٹی میں جسے پانی بہا کر لاتا ہے۔

۳۶۷۔ نصر بن علی جھضی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، ابو نصرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو جہنمی ہیں (کافرو مشرک) وہ تو نہ مریں گے اور نہ جہنمیں گے لیکن کچھ لوگ جو گناہوں کی بنا پر دوزخ میں جائیں گے آگ انہیں جلا بھنا کر کوئلہ بنا دے گی۔ اس کے بعد شفاعت کی اجازت ہوگی اور یہ لوگ گروہ گروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر وہ پھیلا دیئے جائیں گے اور حکم ہو گا اے جنت والو ان پر پانی ڈالو تب وہ اس طرح جہنمیں گے جیسے دانہ اس مٹی میں جتا ہے جسے پانی بہا کر لاتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص بولا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہات میں رہے ہیں (کہ آپ یہ دانہ اگنے کی کیفیت بیان کر رہے ہیں)۔

۳۶۸۔ محمد بن قثمی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو سلمہ، ابو نصرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہیں تک ہے کہ جیسے دانہ اس مٹی میں اگتا ہے جسے پانی بہا کر لاتا ہے اور اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۳۶۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہے کہ سب سے پہلے دوزخ میں سے کون نکلے گا اور جنتوں میں سے سب سے بعد جنت میں کون داخل ہوگا، وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا، آپ نے فرمایا وہ جنت کے قریب آئے گا تو اسے یہ چیز محسوس ہوگی کہ جنت بھری ہوئی ہے، وہ لوٹ آئے گا اور کہے گا اور جنت پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے، اللہ رب العزت پھر فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا، چنانچہ وہ پھر آئے گا اور اس کے خیال میں یہ چیز

۳۶۷۔ وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ قَالَ بَخْطَائِهِمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَخْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرُ ضَبَائِرٍ فَبُثُوا عَلَى أَهْلِ الْحَنَةِ ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْحَنَةِ أَيْضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ تَكَوُّدٌ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ *

۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْحَنَةِ دُخُولًا الْحَنَةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْحَنَةَ فَيَأْتِيهَا فَيَحْيِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَحَدَّثَهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْحَنَةَ قَالَ فَيَأْتِيهَا

ذیل دی جائے گی کہ جنت بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ پھر لوٹ آئے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار میں نے تودہ بھری ہوئی پائی، اللہ عزوجل فرمائیں گے جانت میں چلا جاتیرے لئے دنیا اور دس گنا دنیا کے برابر ہے یا دس دنیا کے برابر ہے، تودہ کہے گا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے یا ہنستا ہے اور تو تو احکم الحاکمین ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے حتیٰ کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا یہ سب سے کم درجہ کا جنتی ہو گا۔

۳۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس شخص کو جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا۔ وہ ایک شخص ہو گا جو گھسٹتا ہو اسرین کے بل دوزخ سے نکلے گا اس سے کہا جائے گا جانت میں چلا جا، وہ جا کر لوگوں کو دیکھے گا کہ سب مقامات پر جنتی ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس حالت پر تو تھا (یعنی دوزخ کی شدتوں میں) وہ کہے گا جی ہاں یاد ہے تو پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرزو اور خواہش کر، چنانچہ وہ آرزو کرے گا، اس سے کہا جائے گا اپنی آرزو بھی لے اور دس دنیا کے برابر لے، وہ کہے گا اے اللہ العالمین تو بادشاہ ہوتے ہوئے مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

۳۷۱۔ ابو بکر بن شیبہ، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، ثابت، انس، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے اخیر میں جو جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہو گا جو گر تا پڑتا چلے گا اور آگ سے جلاتی جائے گی جب دوزخ کی آگ سے پار ہو جائے گا تو پشت

فَيَحْيِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَحَدَّثَهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشْرَةَ امْتَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ أَتَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً *

۳۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآبُو كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الرِّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ تَمَنَّيْتَ فَيَتَمَنَّى فَيَقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ *

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً

وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا التَّفَتَّ إِلَيْهَا
فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَحَانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي
اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
فَتَرَفُّعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْنِبِي مِنْ
هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلْيَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ
مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ
أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ
وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَغْفِرُهُ لِأَنَّهُ
يَرَى مَا لَا صَبَرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَذْنِبُ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ
بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفُّعُ لَهُ شَجَرَةٌ
هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْنِبِي
مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي
أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَذْنَبْتُكَ
مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ
غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَغْفِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبَرَ لَهُ
عَلَيْهِ فَيَذْنِبُ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تَرَفُّعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْحَنَةِ هِيَ
أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلَيْنِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْنِبِي مِنْ
هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي
أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا
سَأَلْتُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَغْفِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا
صَبَرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيَذْنِبُ مِنْهَا فَإِذَا أَذْنَاهُ مِنْهَا
فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْحَنَةِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ
أَذْخَلَنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيضِي مِنْكَ
أَكْرِضِيكَ أَنْ أَعْطِيكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ يَا
رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ

پھیر کر اُسے دیکھے گا اور کہے گا بہت ہی برکت والی ہے وہ ذات
جس نے مجھے تجھ سے نجات دی بے شک اللہ تعالیٰ نے تو مجھے
اتنا دیا ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی اتنا نہ دیا ہو گا،
پھر اسے ایک درخت دکھائی دے گا تو وہ کہے گا اے میرے
پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے
سایہ میں رہوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن
آدم اگر میں تیرا یہ سوال پورا کروں تو قریب ہے کہ تو اور مجھ
سے مانگے گا، وہ کہے گا کہ نہیں میرے رب اور عہد و پیمان
کرے گا کہ پھر سوال نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول
فرمائے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمت کو دیکھے گا کہ جس پر اسے صبر
نہیں حاصل ہو سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے
قریب کر دے گا، وہ اس کے سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے
گا۔ پھر اسے دوسرا درخت دکھائی دے گا جو پہلے درخت سے
بھی عمدہ اور بہتر ہو گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اس درخت
کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایہ
میں آرام کروں اور اب اس کے بعد میں تجھ سے کسی اور چیز کا
سوال نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم کیا تو نے
عہد نہیں کیا تھا کہ میں اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور ممکن
ہے کہ میں تجھے اگر اس درخت تک پہنچا دوں تو پھر تو اور سوال
شروع کر دے، چنانچہ وہ اقرار کرے گا کہ میں اس کے بعد اور
کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھے گا اس
لئے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اسے ان چیزوں پر صبر نہیں
ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کے
سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پئے گا، اس کے بعد اسے ایک اور
درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازہ پر ہو گا وہ پہلے دونوں
درختوں سے بہتر ہو گا وہ کہے گا اے میرے رب مجھے اس
درخت کے نیچے پہنچا دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں
اور وہاں کا پانی پیوں، اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ
أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هَكَذَا ضَحِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ
تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي
عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ *

تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم کیا تو نے مجھ سے اس بات کا عہد نہیں
کیا تھا کہ اب کسی چیز کا سوال نہ کروں گا، وہ کہے گا بے شک اے
پروردگار میں نے عہد کیا تھا لیکن میرے اس سوال کو پورا کر
دے اب اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ
اسے معذور سمجھے گا اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ اسے ان
چیزوں پر صبر نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ اسے اس درخت کے بھی
قریب کر دے گا۔ جب اس درخت کے قریب آجائے گا اور
جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو کہے گا اے پروردگار مجھے تو
جنت ہی میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم
تیرے سوال کو کیا چیز بند کر سکتی ہے کیا تو اس پر راضی ہے کہ
تجھے دنیا اور دنیا کے برابر دے دیا جائے، وہ کہے گا اے پروردگار
رب العالمین ہونے کے باوجود تو مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ یہ
حدیث بیان کر کے عبد اللہ بن مسعودؓ بنے اور فرمایا مجھ سے یہ
کیوں دریافت نہیں کرتے کہ میں کس وجہ سے ہنسا۔ حاضرین
نے دریافت کیا کہ آپ کیوں بنے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے
بیان کیا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنے تھے تو صحابہ
کرامؓ نے آپؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کس وجہ سے ہنس
رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا رب العالمین کے ہنسنے سے جس وقت کہ
وہ شخص کہے گا کہ رب العالمین ہونے کے باوجود آپ مجھ سے
مذاق کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت فرمائے گا میں تجھ سے مذاق
نہیں کرتا مگر جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

۳۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، زہیر بن محمد، سہیل
بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہے جس کا منہ اللہ تعالیٰ
جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا اور اسے ایک سایہ
دار درخت دکھائے گا، وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اس درخت
کے قریب کر دے تاکہ اس کے سایہ میں رہوں، اور حدیث کو

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
مَنْزِلَةُ رَجُلٍ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قَبْلَ
الْجَنَّةِ وَمَثَلُ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ

قَدَّمَنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا
وَسَاقَ الْحَدِيثِ يَنْحُو حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيحُ مِنْكَ إِلَى
آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَذْكُرُهُ اللَّهُ سَلْ كَذَا
وَكَذَا فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ هُوَ
لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا
أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ *

اسی طرح بیان کی جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود نے ذکر کی ہے مگر
اس میں اخیر تک یہ جملہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن
آدم تیرے سوال کو کیا چیز ختم کرے گی، مگر اتنا زائد ہے کہ اللہ
تبارک و تعالیٰ اسے یاد دلائے گا کہ فلاں چیز کی تمنا کر فلاں چیز
کی تمنا کر، جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ
تعالیٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں تیرے لئے ہیں اور دس گنا اس
سے اور زائد۔ اس کے بعد وہ اپنی منزل پر جائے گا اور حوروں
میں سے دو بیہاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ اللہ تعالیٰ
کا شکر ہے جس نے تجھے ہمارے لئے زندہ کیا اور ہمیں تیرے
لئے زندہ کیا، تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے کسی کو مجھ سے زائد نہیں
دیا۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَابْنِ أَبِي جَرَرٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ
رَوَايَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَعَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنْ
الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَابْنُ أَبِي جَرَرٍ
سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ
يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهُ
أَحَدَهُمَا أَرَاهُ ابْنَ أَبِي جَرَرٍ قَالَ سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ
مَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ
بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ
مَنَارِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَحْدَانَهُمْ فَيَقَالُ لَهُ أَنْتَ رَضِيَ أَنْ

۳۔ سعید بن عمرو شعیبی، سفیان بن عیینہ، مطرف، ابن
ابجر، شعبی، مغیرہ بن شعبہ (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان،
مطرف ابن طریف، عبد الملک بن سعید، شعبی، مغیرہ بن
شعبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) بشر بن حکم،
سفیان ابن عیینہ، مطرف ابن ابجر، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے دریافت کیا سب سے کم مرتبہ والا جنتی کون ہے؟ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے جو سب جنتیوں کے جنت میں
جانے کے بعد آئے گا، اس سے کہا جائے گا جاؤ جنت میں جاؤ،
وہ کہے گا اے رب کیسے جاؤں وہاں تو سب لوگوں نے اپنے
ٹھکانے متعین کر لئے اور اپنی جگہیں بنالیں، اس سے کہا جائے
گا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنا ملک ملے جتنا دنیا کے
ایک بادشاہ کے پاس تھا، وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہوں،
حکم ہو گا جتنا ملک ہم نے تجھے دیا اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور،
اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور پانچویں مرتبہ میں وہ
کہے گا پروردگار (بس) میں راضی ہو گیا۔ پروردگار فرمائے گا

فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ
مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيَقَالَ لَهُ فَإِنَّ
لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ
عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَا هُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى
بَدَتْ نَوَاجِذُهُ *

۳۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۷۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ
بْنُ مَنْصُورٍ كِلَاهُمَا عَنْ رُوْحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ فَقَالَ نَحْيَاءُ
نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيُّ
ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتَدْعَى الْأَمَمَ بِأَوْتَانِيهَا
وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِيْنَا رَبَّنَا
بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ نَنْظُرُونَ فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ
رَبَّنَا فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ
فَيَتَحَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ
وَيَتَّبِعُونَهُ وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٌ أَوْ
مُؤْمِنٌ نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى حَسَرٍ جَهَنَّمَ
كَلَالِيبٌ وَحَسَنٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُطْفَأُ
نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْحُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْحُو أَوَّلُ
زُمَرَةٍ وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا
لَا يُحَاسِبُونَ ثُمَّ الدِّينَ يَكُونُهُمْ كَأَضْوَاءِ نَحْمٍ فِي

اور انکار نہ کر سکے گا اور اپنے بڑے گنہوں سے ڈرے گا کہ
کہیں وہ نہ پیش ہو جائیں، حکم ہو گا کہ ہم نے تجھے ہر ایک گنہ
کے بدلے ایک نیکی دی ہے، وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تو
گناہ کے اور بہت سے کام کئے ہیں جنہیں میں اس مقام پر نہیں
دیکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دانت
ظاہر ہو گئے۔

۳۷۶- ابن نمیر، ابو معاویہ، وکیع (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ،
وکیع (تحویل) ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

۳۷۷- عبید اللہ بن سعید، اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ
قیسی، ابن جریج، ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ان سے قیامت کے دن
لوگوں کے آنے کا حال دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا ہم
قیامت کے دن اس طرح اور اس طرح آئیں گے دیکھ ے
یعنی تمام آدمیوں سے اوپر (یعنی بلندی پر نمایاں ہوں گے) اس
کے بعد اور اٹھیں مع اپنے معبود اور بتوں کے بلائی جائیں گی کہ
پہلے اول پھر دوسری اس کے بعد ہمارا پروردگار آئے گا اور
فرمائے گا کہ تم کسے دیکھ رہے ہو۔ وہ کہیں گے ہم اپنے
پروردگار کو دیکھ رہے ہیں، پروردگار فرمائے گا میں تمہارا رب
ہوں، وہ کہیں گے ذرا ہم تجھے دیکھ تو لیں، چنانچہ پروردگار ہنست
ہوا ظاہر ہو گا اور ان کے ساتھ چل دے گا اور آدمی سب اس
کے پیچھے ہو جائیں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ منافق ہو یا
مومن ایک نور دیا جائے گا، آدمی اس کے تابع ہوں گے اور پہل
صراط پر کانٹے ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں
گے، اس کے بعد منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مومن نجات پا
جائیں گے، تو مسلمانوں کا پہلا گروہ جو ہو گا ان کے چہرے

السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ
حَتَّى يُخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَكَانَ فِي قَبْضِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً
فَيُجْعَلُونَ بِفَنَاءِ الْحَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْحَنَّةِ
يُرْشُونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ
فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَافُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى
تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا *

چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور یہ ستر ہزار
آدمی ہوں گے جن سے نہ حساب ہو گا اور نہ کتاب اور ان کے
بعد ایک گروہ خوب چمکتے ہوئے تاروں کے طریقہ پر ہو گا پھر
اسی طرح علیٰ حسب مراتب۔ اس کے بعد شفاعت کا وقت
آئے گا اور لوگ شفاعت کریں گے اور جو شخص بھی لا الہ الا
اللہ کہتا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی نیکی اور
بھلائی ہو تو اسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور انہیں جنت کے
سامنے ڈال دیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے اور
یہ اس طرح ٹپکیں گے جیسا کہ جھاڑ پانی کے بہاؤ میں پھٹتا ہے
اور ان کی سوزش اور جلن بالکل جاتی رہے گی۔ اس کے بعد خدا
تعالیٰ سے سوال کریں گے اور ہر ایک کو دنیا کے برابر اور دس گنا
اس جیسا اس کے ساتھ اور ملے گا۔

۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو سَمْعٍ جَابِرًا يَقُولُ
سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِهِ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيَدْخِلُهُمُ الْحَنَّةَ *

۳۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ قُتِبْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ
بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ *

۳۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے کانوں سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کچھ
لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جائے گا۔

۳۷۹- ابو الربیع، حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو
بن دینار سے دریافت کیا کہ تم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان
کرتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے شفاعت کی وجہ
سے نکالے گا انہوں نے کہا ہاں سنا ہے۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا
دَارَاتِ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يَدْخُلُوا الْحَنَّةَ *

۳۸۰- حجاج بن شاعر، ابو احمد زبیری، قیس بن سلیم عنبری،
یزید فقیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ جہنم میں جل کر
وہاں سے نکلیں گے اور جنت میں جائیں گے ان کا سب بدن
سوائے منہ کے دائرہ کے جل گیا ہو گا۔

۳۸۱- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا

۳۸۱- حجاج بن شاعر، فضل بن وکین، ابو عاصم، محمد بن ابی

ایوب، یزید فقیر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خار جیوں کی ایک بات (یعنی مرتکب کبیرہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا) رائج ہو گئی تھی چنانچہ ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے کہ پھر اس کے بعد خار جیوں کا مذہب پھیل جائے گا، جب ہمارا گزر مدینہ منورہ پر سے ہوا ہم نے دیکھا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنارہے ہیں، انہوں نے اچانک دوزخیوں کا تذکرہ کیا، میں نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تم کیا حدیث بیان کرتے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رب جس کو تو نے دوزخ میں داخل کیا تو تو نے اس کو رسوا کر دیا اور فرماتا ہے جہنم کے دو گے جب وہاں سے نکلتا چاہیں گے تو پھر اسی میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اب اس کے بعد تم کیا کہتے ہو، انہوں نے کہا تو پھر تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق سنا ہے جو اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے روز عطا فرمائے گا، میں نے کہا ہاں، جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا تو پھر یہ وہی مقام محمود ہے (۱) جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم سے جسے چاہے گا نکالے گا اس کے بعد انہوں نے پل صراط کا حال اور لوگوں کے پل صراط پر سے گزرنے کا تذکرہ کیا اور مجھے ڈر ہے کہ اچھی طرح یہ چیز مجھے محفوظ نہ رہی ہو مگر یہ کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ لوگ دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد پھر اس سے نکالے جائیں گے اور وہ اس طرح نکلیں گے جیسا کہ آنوس کی لکڑیاں (جل بھن کر) نکلتی ہیں۔ پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عَصَابَةِ ذَوْي عَدُوٍّ نُرِيدُ أَنْ نَحْجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْحَهَنِيِّينَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللَّهِ يَقُولُ (إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ) وَ (كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا) فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْنِي الَّذِي يَنْعَتُهُ اللَّهُ فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتْ وَضَعِ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَلِكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا قَالَ يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُونَ نَهْرًا مِنْ أَنْهَارِ الْحَيَةِ فَيَتَسَلَّلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ الْقَرَّاطِيسُ فَرَجَعْنَا قَلْنَا وَيَحْكُمُ أَثَرُونَ الشَّيْخُ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللَّهِ

(۱) شفاعت کی پانچ قسمیں ہیں (۱) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے تمام لوگوں کو محشر کی ہولناکی سے نجات ملے گی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اور یہی آپ کا مقام محمود ہے۔ (۲) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے لوگ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے (۳) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے بعض وہ لوگ جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے جو حساب و کتاب کے اعتبار سے جہنم کے مستحق ٹھہرے تھے (۴) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا (۵) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے جنت میں بلند درجات حاصل ہوں گے۔

مَا خَرَجَ مِنْهُ غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ *

کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے، یہ سن کر ہم وہاں سے نکلے اور کہنے لگے ہلاکت ہو تمہارے (خارجیوں کے) لئے کیا یہ شیخ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ سکتا ہے (ہر گز ایسا نہیں) چنانچہ ہم سب خارجیوں کی بات سے پھر گئے، ایک شخص اسی چیز پر قائم رہا، ابو نعیم، فضل بن دکین نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيَعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ فَيُلْتَفَتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعَذِّبْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا *

۳۸۲- ہداب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، ابو عمران، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ سے چار آدمی نکالے جائیں گے اس کے بعد وہ اللہ العالمین کے سامنے پیش کئے جائیں گے ان میں سے ایک جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا میرے مالک جب تو نے مجھے اس سے نجات دی ہے تو اب پھر اس میں مت لے جا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا کر دے گا۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحِجْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتُمُونَ لِذَلِكَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ قِيَّتُونَ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اسْتَفْعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ حَقِيقَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ اتَّوَا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ

۳۸۳- ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، محمد بن عبید، حمیری، ابو عوانہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو جمع فرمائے گا اور وہ اس پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ابن عبید راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ یہ کوشش ان کے دل میں ڈالی جائے گی چنانچہ وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس یہاں سے آرام حاصل کرنے کے لئے کسی کی سفارش کرائیں تو بہتر ہے تو سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی (پیدا کی ہوئی) روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، اپنے پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمیں اس مرحلہ سے آرام ملے۔ وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کو

اللَّهُ قَالَ فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُونَ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
 أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ أَتَوْا إِبْرَاهِيمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ حَلِيلًا
 فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ
 لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
 فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ أَتَوْا مُوسَى صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ
 التَّوْرَةَ قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُونَ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ
 الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ أَتَوْا
 عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ
 اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ يَقُولُونَ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ أَتَوْا
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غَفِرَ لَهُ
 مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَاسْتَأْذِنُ
 عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُ لِي فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
 سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ
 ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعُ سَلْ تُعْطَى اشْفَعْ تُشْفَعْ
 فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ
 رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ
 النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقْعُ سَاجِدًا
 فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
 رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعُ سَلْ تُعْطَى اشْفَعْ
 تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ
 يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ
 النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ
 أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي

یاد کر کے جو ان سے سرزد ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے
 اور کہیں گے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر
 ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ چنانچہ سب حضرت نوح
 علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں
 ہوں اور اپنی خطا کو یاد کر کے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی ہے
 اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے لیکن تم ابراہیم خلیل
 اللہ کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرف خلعت سے نوازا، تو
 سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں
 گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی خطا جو ان سے ہوئی ہے یاد
 کر کے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے (اور کہیں گے) لیکن تم
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا
 اور انہیں توریت عطا کی۔ وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس
 خطا کو جو ان سے سرزد ہوئی ہے یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے
 شرمائیں گے اور کہیں گے لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جو روح اللہ اور کلمتہ اللہ ہیں چنانچہ سب عیسیٰ روح اللہ اور کلمتہ
 اللہ کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے میں اس کے لائق نہیں
 ہوں لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کی شان یہ
 ہے کہ (اگر بالفرض و التقدیر ربوبیت کی شان کی بجا آوری میں
 کوئی کوتاہی ان سے سرزد ہوئی تو وہ بھی) اللہ تعالیٰ نے تمام اگلی
 پچھلی کوتاہیاں معاف فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں
 اپنے پروردگار سے (شفاعت کی) اجازت چاہوں گا مجھے اس چیز
 کی اجازت مل جائے گی جب میں یہ چیز محسوس کروں گا تو سجدہ
 میں گر پڑوں گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے اسی حالت پر
 چھوڑے رکھے گا، اس کے بعد کہا جائے گا اے محمد اپنا سر
 اٹھائیے، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے پورا کیا جائے گا اور
 شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں سرٹھاؤں گا اور

النَّارِ إِلَى مَنْ حَسَنَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَحَبَّ عَلَيْهِ
الْحُلُودُ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ أَيْ
وَحَبَّ عَلَيْهِ الْحُلُودُ *

اپنے پروردگار کی اس طرح حمد و ثنا کروں گا جیسا کہ مجھے میرے
پروردگار نے سکھائی ہوگی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لئے
ایک حد متعین کی جائے گی جس کے مطابق میں لوگوں کو دوزخ
سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا۔ اس کے بعد دوبارہ اپنے
پروردگار کے سامنے آکر سجدہ میں گر جاؤں گا اور جب تک
منظور ہو گا وہ مجھے اسی حال پر رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا محمد سر
اٹھائیے بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے دیا جائے گا، شفاعت
کیجئے قبول کی جائے گی، چنانچہ سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی
جس طرح مجھے میرے پروردگار نے تعلیم کی ہوگی حمد و ثنا
کروں گا، اس کے بعد سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد
متعین کی جائے گی جس کے مطابق میں لوگوں کو دوزخ سے
نکال کر جنت میں لے جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے
یاد نہیں رہا کہ آپؐ نے تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا
کہ میں اس کے بعد کہوں گا اے پروردگار اب تو دوزخ میں
سوائے ان لوگوں کے جنہیں قرآن نے روک دیا یعنی ان پر
ہمیشہ کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا اور کوئی نہیں رہا۔ ابن عبید
نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ قتادہ نے ذکر کیا یعنی جس کا
دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہنا ثابت ہو چکا۔

۳۸۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ،
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام
مومنین جمع ہوں گے اور وہ اس دن سے نجات حاصل کرنے
کے لئے کوشش کریں گے یا ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے
گی الخ۔ بقیہ حدیث ابو عوانہ کی حدیث کی طرح ہے باقی اس
میں یہ اضافہ ہے کہ میں جو تھی مرتبہ اپنے پروردگار کے پاس
آؤں گا یا لوگوں کا اور عرض کروں گا اے پروردگار اب تو دوزخ
میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا کہ جنہیں قرآن
نے روک رکھا ہے۔

۳۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيَهْتَمُونَ بِذَلِكَ أَوْ يُلْهَمُونَ ذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ آتِيَهُ الرَّابِعَةُ
أَوْ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ
حَسَنَهُ الْقُرْآنُ *

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَوْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ *

۳۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَيْشَامُ صَاحِبُ الدُّسْتَوَائِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رَوَاتِهِ قَالَ يَزِيدُ فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثَنِي بِالْحَدِيثِ فَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذَرَّةً قَالَ يَزِيدُ صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بَسْطَامَ *

۳۸۵- محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مومنوں کو جمع فرمائے گا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی۔ بقیہ حدیث پہلی دونوں روایتوں کی طرح بیان کی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں چوتھی مرتبہ عرض کروں گا کہ اے پروردگار اب تو جہنم میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جنہیں قرآن (کے حکم) نے روک دیا یعنی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں۔

۳۸۶- محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ابو غسان مسعی، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، انس بن مالک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ایک جو کہ برابر بھلائی ہوگی، پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو گا اور اس کے دل میں ایک گہیوں کے برابر بھلائی ہوگی، اس کے بعد دوزخ سے وہ شخص نکالا جائے گا جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو گا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر خیر اور بھلائی ہوگی۔ منہال نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ یزید بیان کرتے ہیں میں شعبہ سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ شعبہ نے کہا ہم سے یہی حدیث قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ مگر شعبہ نے ذرہ کے بجائے ذرہ (دانہ) بولا ہے۔ یزید بیان کرتے ہیں ابو بستم نے اس روایت میں تبدیلی کر دی ہے۔

۳۸۷- حدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَأَتَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجَلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ اشْفَعْ لِدُرَّتِكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيُوتَى مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيُوتَى عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوتَى فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَنْطَبِقُ فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُحَمِّدُهُ بِمُحَمَّدٍ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُلْهِمَنِيهِ اللَّهُ ثُمَّ أُخْبِرُهُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمِّتِي أُمِّتِي فَيَقَالَ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بَرٍّ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَيَّ رَبِّي فَأُحَمِّدُهُ بِتِلْكَ

۳۸۷- ابو الربیع عتکی، حماد بن زید، معبد بن ہلال عنزی (تحویل) سعید بن منصور، حماد بن زید، معبد بن ہلال عنزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے اور (ان سے ملاقات کے لئے) ثابت کی سفارش چاہی۔ آخر ہم ان تک پہنچے اور وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ثابت نے ہمارے لئے اندر آنے کی اجازت مانگی ہم اندر آ گئے، انس بن مالک نے ثابت کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھلایا، ثابت نے کہا ابو حمزہ (یہ ان کی کنیت ہے) تمہارے بصرہ والے بھائی چاہتے ہیں کہ تم ان کے سامنے شفاعت کی حدیث بیان کرو، چنانچہ انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اپنی اولاد کے لئے سفارش کیجئے، وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں مگر تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دے دیں گے میں اس قابل نہیں مگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، چنانچہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہہ دیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ سب میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا اچھا یہ کام میرا ہے اور میں ان کے ساتھ چل دوں گا اور خدا تعالیٰ سے اجازت مانگوں گا، مجھے اجازت ملے گی اور میں اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی ایسی حمد و ثنائیاں کروں گا کہ آج اس پر میں قادر نہیں اسی وقت وہ حمد اللہ تعالیٰ القاء کرے گا، اس کے بعد میں سجدہ میں گر جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِيرَ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ فَاقُولُ أُمِّي أُمِّي فَيَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَغْوِدُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِيرَ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ فَاقُولُ يَا رَبُّ أُمِّي أُمِّي فَيَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَحْفَفٌ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أُخَيْكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ حَدِيثِ حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ هِيَ فَحَدَّثَنَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هِيَ قُلْنَا مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكْتُ شَيْئًا مَا أَذْرِي أَنَسِي الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَكَلَّمُوا قَسَا لَهُ حَدَّثَنَا فَضَحِكُ وَقَالَ (حَبِيقُ الْإِنْسَانِ مِنْ عَجَلٍ) مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْوَهُ ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِيرَ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ فَاقُولُ يَا رَبُّ أَتَذُنُّ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ

سراٹھائیے، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا پروردگار میری امت میری امت، حکم ہو گا جاؤ جس کے دل میں گیتوں یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال دو، میں ایسے سب لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا پھر اپنے ملک کے سامنے آ کر اسی طرح تعریفیں بیان کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سراٹھاؤ، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی، میں عرض کروں گا میرے پروردگار امتی (میری امت کی معافی)، حکم ہو گا جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا اور پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور اسی طرح تعریفیں بیان کروں گا، پھر سجدہ میں گر پڑوں گا، مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سراٹھاؤ بیان کر ہم سنیں گے، مانگ دیں گے، سفارش کر قبول کریں گے، میں عرض کروں گا اے میرے مالک میری امت میری امت، ارشاد ہو گا جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم اور بہت ہی کم ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو، میں ایسا ہی کروں گا۔ معبد بن ہلال بیان کرتے ہیں یہ انس کی روایت ہے جو انہوں نے ہم سے بیان کی جب ہم ان کے پاس سے نکلے اور جہان (قبرستان) کی بلندی پر پہنچے تو ہم نے کہا کاش ہم حسن بصری کی طرف چلیں اور انہیں سلام کریں اور وہ ابو خلیفہ کے گھر میں (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) چھپے ہوئے تھے، خیر ہم ان کے پاس گئے اور انہیں سلام کیا ہم نے کہا ابو سعید! ہم تمہارے بھائی ابو حمزہ کے پاس سے آرہے ہیں انہوں نے شفاعت کے بارے میں ایک حدیث ہم سے بیان کی ویسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا بیان کرو، ہم نے وہ حدیث ان کے سامنے بیان کی، انہوں نے کہا اور بیان کرو، ہم نے جواب دیا بس اس سے زائد انہوں

إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ
بِكَيْفٍ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَايَ وَعَظَمَتِي
وَجَبْرِيَايَ لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ
فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ
يَوْمَئِذٍ حَمِيمٌ *

نے نہیں بیان کی، انہوں نے کہا یہ حدیث تو ہم سے حضرت انسؓ نے بیس سال قبل بیان کی تھی جب وہ طاقتور تھے اب انہوں نے کچھ چھوڑ دیا، میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا تم سے بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھروسہ کر بیٹھو اور نیک اعمال میں سستی کرنے لگو، ہم نے ان سے کہا تو وہ کیا ہے ہم سے بیان کیجئے، یہ سن کر حسن بصریؒ بے اور کہنے لگے انسان کی پیدائش میں جدی ہے میں نے تم سے یہ قصہ اس لئے ذکر کیا تھا کہ میں تم سے اس ٹکڑے کو (جو انس بن مالکؓ نے چھوڑ دیا) بیان کروں (چنانچہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں چوتھی مرتبہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹوں گا اور اسی طرح تعریف و توصیف کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، مجھ سے کہا جائے گا محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ، بیان کرو نہ جائے گا، سوال کرو عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو و شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا میرے پروردگار اس شخص کو بھی جہنم سے نکلانے کی مجھے اجازت دے جو کلمہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارا کام نہیں لیکن قسم ہے میری عزت و بزرگی اور جاہ و جلال کی میں جہنم سے اس شخص کو بھی نکال لوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔ معبد بیان کرتے ہیں کہ میں حسن بصریؒ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث جو انہوں نے ہم سے بیان کی اس کو انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا ہے یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بیان کیا بیس سال قبل جبکہ وہ طاقتور تھے۔

(فائدہ) تمام قسم کی شفاعتیں ہمارے رسول پاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہیں جن میں سے بعض تو آپ کی ذات اقدس کے لئے خاص ہیں سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھولنے والے ہمارے حبیب پاک ہی ہوں گے اس لئے ہمہ قسم کی شفاعتیں آپ ہی کی طرف راجع ہیں۔ شفاعت کبریٰ جو تمام مخلوق کے لئے کی جائے گی یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے اور انبیاء کرام میں سے کسی کو اس کی جرأت نہ ہوگی سب نفسی نفسی کہہ کر آپ ہی کی جانب اسے حوالہ کر دیں گے، دوسری قسم کی شفاعت لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں لانے کے لئے ہوگی اس کا ثبوت بھی آپ ہی کی ذات کے لئے ہے غرض کہ خواہ شفاعت کبریٰ ہو یا صغریٰ سب آپ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہیں۔ ۱۲

۳۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقَا فِي سَبِيْقِ الْحَدِيثِ إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ لِحَرْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَنَحِمُ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تَعُجِبُهُ فَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَذَرُونَ بِمِ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمْ أَسْعَى وَيَنْقُدُهُمُ الْبَصَرُ وَتَذَنُّو الشَّمْسُ فَيَسْمَعُ نَسْأَ مِنَ الْعَمَةِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ نَعَضُ النَّاسُ لِبَعْضِ مَا تَرَوْنَ مَا أَتَيْتُمْ فِيهِ أَنَا تَرَوْنَ مَا قَدْ نَعَمْتُكُمْ أَلَّا تَطْهَرُونَ مِنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ نَعَضُ النَّاسُ لِبَعْضِ مَا تَرَوْنَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَّا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَغَيْنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَيَّ غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَيَّ نُوحُ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَّا تَرَى إِلَى مَا قَدْ نَعَمْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ

۳۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو حبان، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک روز گوشت لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ دست کا گوشت پسند تھا اس لئے پورا دست پیش کیا گیا، آپ نے اس کو دانتوں سے نوچنا شروع کیا، پھر فرمایا میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں گا، کیا تم کو علم ہے کس وجہ سے ایسا ہو گا (صورت یہ ہو گی) کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان میں جمع کرے گا، مندی کی آواز ان سب کو سنائی دے گی اور ہر شخص کی نگاہ (یا خدا تعالیٰ کی نظر) سب کے پار جائے گی (یعنی میدان بالکل ہموار ہو گا) اس وقت لوگوں کو ناقابل برداشت خراج ازطقت غم و اضطراب ہو گا اس لئے ایک دوسرے سے کہے گا کیا تم کو نہیں معلوم کہ تمہارا غم و اضطراب کس حد تک پہنچ گیا، کیا نہیں معلوم کہ تمہاری کیا حالت ہے، لہذا ایسا کوئی شخص تلاش کرو جو تمہاری سفارت کر دے۔ مشورہ کے بعد طے ہو گا کہ چو آدم علیہ السلام کے پاس چلیں، سب آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں آپ کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اپنی روح آپ کے اندر پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دے کر آپ کو سجدہ کرایا ہے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں اور ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے قبل کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہو گا، مجھے اس نے درخت سے منع کر دیا تھا مگر میں نے اس کی نافرمانی کی (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، نوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ زمین پر خدا کے سب سے پہلے رسول

ہیں آپ کا نام خدا نے شکر گزار بندہ رکھا ہے (آج) ہماری پروردگار سے سفارش کر دیجئے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا پروردگار اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہوگا، میں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی (جس سے وہ تباہ ہو گئی آہ) نفسی نفسی، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ خدا کے نبی ہیں اور تمام زمین والوں میں سے خدا کے خلیل ہیں ہماری پروردگار سے سفارش کر دیجئے، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا پروردگار اتنا غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے جھوٹ بولنے کو یاد کر کے فرمائیں گے (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ (اچھا) موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ خدا کے رسول ہیں خدا تعالیٰ نے (اپنی زبانی) پیامات اور ہم کلامی کی وجہ سے آپ کو دوسرے لوگوں سے ممتاز فرمایا (آج) پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا، میں نے بلا حکم ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا (آہ) نفسی نفسی تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ رسول اللہ ہیں کلمۃ اللہ ہیں روح اللہ ہیں آپ نے (اپنی شیر خوارگی میں ہی) جب کہ آپ گہوارے میں تھے

يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونُ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَصَنَّتْ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَيْمَةً مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

وَعَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
 اِشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا
 تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَاَنْطَلِقْ فَاَنْبِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ
 فَاَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمْنِيْ
 مِنْ مَّحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ
 لِأَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
 سَلِّ تَعْطِ اِشْفَعْ اِشْفَعْ فَارْفَعْ رَأْسِيْ فَاَقُولُ يَا
 رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْحَنَّةَ
 مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ
 الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْحَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ
 فَيَمَّا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِيْ نَفْسُ
 مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ
 مِّصْرَاعِ الْحَنَّةِ لَكُمَْا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا
 بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى *

بات چیت (بطور معجزہ کے) کی ہے، آج پروردگار سے ہماری
 سفارش کر دیجئے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں
 ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی
 ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اتنا
 غضبناک ہے نہ اس سے پہلے اتنا غضبناک ہوا نہ آئندہ کبھی ہو
 گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے قصور کا ذکر نہیں کیا اور
 فرمایا (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ، محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے محمد
 (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خدا کے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں
 خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیئے ہیں
 اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ کو نہیں
 معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری
 تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے، میں چلوں گا اور عرش کے نیچے
 آؤں گا اور پروردگار کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا پھر خدا
 تعالیٰ میرے سینہ کو کھول دے گا اور اپنی بہترین حمد و ثناء ایسی
 میرے دل میں القاء کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے دل میں
 القاء نہ کی گئی ہوگی اس کے بعد ارشاد ہو گا محمد سر اٹھاؤ، سوال کرو
 پورا کیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں سر اٹھ کر
 عرض کروں گا یا رب امتی امتی، حکم ہو گا تمہاری امت میں سے
 جن لوگوں پر حساب نہیں انہیں جنت کے دائیں طرف والے
 دروازے سے داخل کرو اور باقی دروازوں میں یہ اور لوگوں کے
 ساتھ شریک رہیں گے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس
 کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت
 کے دروازہ کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ یا
 مقام ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصری کے درمیان۔

۳۸۹۔ زہیر بن حرب، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ٹرید کا پیالہ (ٹرید ایک کھانا ہے جو

۳۸۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
 عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ وَضِيعَتُ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْصَةُ مِنْ تَرِيدٍ وَلَحْمٌ فَتَنَّاوَرِ
الذَّرَاعِ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّيْءِ إِلَيْهِ فَهَسَ نَهْسَةً
فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ نَهَسَ
أُخْرَى فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا
رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ قَالُوا أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهُ
قَالُوا كَيْفَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي
حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكُوكَبِ (هَذَا رَبِّي)
وَقَوْلَهُ لِلَّهِتِهِمْ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) وَ
قَوْلَهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ إِنَّ مَا تَبَيَّنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِعِ الْحَنَّةِ
إِلَى عِصَادَتِي الْبَابِ لَكَمَا تَبَيَّنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ
هَجَرَ وَمَكَّةَ قَالَ لَا أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ *

روٹی اور شوربہ ملا کر بناتے ہیں) اور گوشت رکھا آپ نے
دست کا گوشت لیا اور وہ آپ کو ساری بکری میں بہت پسند تھا،
آپ نے اسے ایک مرتبہ منہ سے نوچا اور فرمایا میں قیامت کے
دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا، پھر دوبارہ نوچا اور فرمایا کہ میں
قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، جب آپ نے
دیکھا کہ صحابہ کرام اس چیز کے متعلق کچھ دریافت نہیں کرتے
تو آپ نے خود ہی فرمایا تم یہ نہیں دریافت کرتے کہ کیسے؟
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیسے (تمام امین و آخرین
کے) سردار ہوں گے، آپ نے فرمایا سب خدا کے سامنے
کھڑے ہوں گے اور حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔ باقی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں اتنا زائد ہے کہ وہ ان
قوتوں کا بھی ذکر کریں گے جو کہ ستارہ کے متعلق (ان پر حجت
قائم کرنے کے لئے) کہ یہ میرا پروردگار ہے اور ان کے بتوں
کے متعلق کہہ دیا کہ بڑے بت نے سب کو توڑا ہے اور آپ
نے فرمادیا تھا میں بیمار ہوں۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی
جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے
جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ
ہے جتنی مکہ اور مقام بصر میں یا بصر اور مکہ میں۔ مجھے یاد نہیں رہا
کہ کونسے الفاظ کہے ہیں۔

۳۹۰۔ محمد بن طریف، خلیفہ بجلی، محمد بن فضیل، ابو مالک
الشجعی، ابو حازم، ربیع بن حراس، ابو ہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو جمع کریں
گے، مسلمان کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ جنت ان کے
قریب ہو جائے گی سو سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے
اور عرض کریں گے اے ہمارے والد جنت ہمارے لئے کھوا
دیجئے، وہ جواب دیں گے جنت سے تو تمہیں تمہارے والد آدم
ہی کی لغزش نے نکالا ہے میں اس کا اہل نہیں ہوں، میرے

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ بْنُ خَلِيفَةَ
الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو
مَالِكٍ الشَّجَعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ رُبَيْعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى
تُرْتَفَعَ لَهُمُ الْحَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا
اسْتَعْتَبْنَا لَنَا الْحَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمُ مِنَ
الْحَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ

دَبُّ اَذْهَبُوا اِلَى اِنِّى اِبْرَاهِيْمَ حَبِيْبُ اللّٰهِ قَالُوْا اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ حَبِيْبًا مِّنْ وَّرَاءَ وَّرَاءَ اَعْمِدُوْا اِلَى مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى كَتَمَهُ اللّٰهُ تَكْوِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَذْهَبُوْا اِلَى عِيْسٰى كِيْمَةً لِّهٖ وَرُوْحِهِ فَيَقُوْلُوْنَ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اَذْهَبُوْا اِلَى عِيْسٰى كِيْمَةً لِّهٖ وَرُوْحِهِ فَيَقُوْلُوْنَ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُوْنَ فَيُوْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ اِلَآمَانَةٌ وَالرَّجُلُ فَتَقُوْمَانِ حَتّٰى الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلَكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّى اَيُّ شَيْءٍ كَمَرَّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِى طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرَّ الرِّيْحُ ثُمَّ كَمَرَّ الطَّيْرُ وَشَدَّ الرَّجُلُ تَحْرِى بِهْمُ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السِّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِى حَافَتِى الصِّرَاطِ كَدْلِيْبٌ مُّعَلَّقَةٌ مَّامُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ اَمَرْتُ بِهٖ فَمَحْدُوْشٌ نَّاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِى النَّارِ وَالَّذِى نَفْسُ اَبِى هُرَيْرَةَ بِيْدهٖ اِنْ فَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا *

لڑکے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے میں اس کام کو انجام نہیں دے سکتا میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل پرے ہی پرے تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا چنانچہ سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ جواب دے دیں گے میں اس کا اہل نہیں تم جیسی کلمتہ اللہ اور روح اللہ کے پاس جاؤ وہ بھی کہہ دیں گے میں اس کا اہل نہیں سو سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، چنانچہ آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو اس چیز کی اجازت ملے گی، امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے تم میں سے پل صراط سے پہلا شخص اس طرح پار ہو گا جیسا کہ بجلی۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح کوئی چیز گزرتی ہے، آپ نے فرمایا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسے گزرتی ہے اور پل مارنے میں پھر لوٹ آتی ہے۔ اس کے بعد اس طرح گزریں گے جیسے ہوا جاتی ہے پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہ رفتار ہر ایک کی اس کے اعمال کے مطابق ہو گی اور تمہارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پل صراط پر کھڑا ہوا کہتا رہے گا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے پروردگار محفوظ رکھ) حتیٰ کہ بندوں کے اعمال کم ہو جائیں گے پھر وہ شخص آئے گا جو گھسنے کے علاوہ اور کسی طرح چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا اور پل صراط کے دونوں جانبوں میں آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے متعلق حکم ہو گا اسے پکڑتے رہیں گے بعض انسان خراش وغیرہ لگنے کے بعد نجات پا جائیں گے اور بعض الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے۔

۳۹۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَجَرِيْرٌ عَنْ الْمُحْتَارِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سب سے پہلے (جنت) (۱) میں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروں ہوں گے۔

۳۹۲۔ ابو کریب، محمد بن علاء، معاویہ بن ہشام، سفیان، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تمام انبیاء کرام سے زیادہ میرے متبع ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا اور انبیاء کرام میں سے کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی کہ میری کی گئی اور انبیاء میں سے بعض نبی تو ایسے ہیں کہ ان کی امت میں ایک شخص کے علاوہ اور کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی۔

۳۹۴۔ عمروناقد، زبیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور اسے کھواؤں گا۔ دروغہ جنت دریافت کرے گا آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کہے گا آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی اور کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔

۳۹۵۔ یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، امام مالک بن انس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فُلْفُلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْحَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا *

۳۹۲۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرَعُ بَابَ الْحَنَّةِ *

۳۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْحَنَّةِ لَمْ يُصَدِّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ *

۳۹۴۔ وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ بَابَ الْحَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أَمِرتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ *

۳۹۵۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

(۱) انا اول الناس يشفع في الحنة، اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی امت کے گنہگاروں کے جنت میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے میں سفارش کروں گا یا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں رفع درجات کے لئے سب سے پہلے میں سفارش کروں گا یا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں جوتے ہوئے میں سفارش کروں گا۔

ارشاد فرمایا ہر نبی کو ایک دعا کا حق حاصل ہوتا ہے جسے وہ مانگتا ہے (اور یقینی طور پر وہ قبول ہوتی ہے) تو میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو قیامت کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے چھپا کر رکھوں۔

۳۹۶۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، بواسطہ نعم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں (۱)۔

۳۹۷۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، بواسطہ نعم، عمرو بن ابی سفین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عمرو بن ابی سفین بن اسید بن جاریہ ثقفی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے میرا ارادہ ہے اگر مشیت الہی ہوئی تو میں اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپائے رکھوں۔ کعبؓ نے ابو ہریرہؓ سے دریافت کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا جی ہاں۔

۳۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۳۹۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَرَدْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۳۹۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ بَنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۹۸۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ ابْنَ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

(۱) یعنی ہر نبی کی ایک دعا اس کی پوری امت کے بارے میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ باقی انبیاء علیہم السلام نے تو اپنی وہ دعا مانگ لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا آخرت کے لئے باقی رکھی۔

صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبی نے جہدی ہی (دنیا میں) اپنی وہ دعا مانگ لی اور میں اپنی دعا کو قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپ کر رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری شفاعت میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت میں نہ مرا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو۔

۳۰۰۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نبی کی ایک قبول ہونے والی دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے اور قبول ہوتی ہے اور دی جاتی ہے۔ اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے واسطے محفوظ کر لی ہے۔

۳۰۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطہ والد، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کو ایک دعا کا حق ہوتا ہے جو اسے اپنی امت کے لئے مانگتا ہے اور وہ دعا اس کی قبول بھی کی جاتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا کو قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر لوں۔

۳۰۲۔ ابو غسان مسعمی اور محمد بن ثنی اور ابن ہشام، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی امت کے لئے مانگتا ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے چھپا رکھی ہے۔

۳۰۳۔ زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، شعبہ، قتادہ رضی

کُرَيْبٍ وَاسْفَطُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا *

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيَسْتَحَابُّ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتَجِيبَ لَهُ وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَانَا وَالْلفظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا لَأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي

اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

حَفْصٌ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۰۴۔ ابو کریب، وکیع، (تحویل) ابراہیم بن سعید الجوهری، ابو اسامہ مسعر، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے مگر وکیع کی روایت میں اُعطیٰ کا لفظ اور اسامہ کی حدیث میں اَنْ کے بجائے عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ أُعْطِيَ وَفِي
حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۴۰۵۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ والد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قتادہ بواسطہ انسؓ والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۰۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ *

۴۰۶۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابوازیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے لئے مانگی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے محفوظ کر لی ہے۔

۴۰۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
حَفْصٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ
نَبِيٍّ دُعَاةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَحَبَّاتُ
دَعْوَانِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب (۷۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا اور ان کے حال پر بطور شفقت کے رونا۔

(۷۵) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ *

۴۰۷۔ یونس بن عبد الاعلیٰ صدقی، ابن وہب، عمرو بن الحارث، بکر بن سوادہ، عبد الرحمن بن جبیر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس میں ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے اے رب ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو بہ راہ کیا سو جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری

۴۰۷۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
الْمِصْدَقِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
نُعَصٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ
لَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ (رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّنَ

كثيراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) الْآيَةُ
وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ) مَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّتِي أُمِّتِي
وَبَكِي فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ
إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمْ فَسَلِّمْهُ مَا يَنْبَغُكَ فَإِنَّا
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ
اللَّهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا
سَرَّضْنَاكَ فِي أُمِّتِكَ وَلَا نَسْؤُكَ *

نافرمانی کی تو تو غفور رحیم ہے، اور یہ آیت جس میں عیسیٰ علیہ
السلام کا قول ہے کہ اگر تو انہیں عذاب دے سو یہ تیرے
بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو عزیز حکیم ہے۔ اس
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ
اٹھائے اور فرمایا پروردگار میری امت میری امت، اللہ تبارک و
تعالیٰ نے جبریل امین سے فرمایا جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور تمہارا پروردگار بخوبی واقف ہے اور ان سے
دریافت کرو کہ وہ کیوں روتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تمام حال بیان کر دیا اور جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے جا کر
عرض کیا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریلؑ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر کہہ دو کہ ہم
آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور
آپ کو ناراض نہ کریں گے۔

باب (۷۶) جو شخص کفر کی حالت میں مر جائے وہ
جہنمی ہے اسے شفاعت اور بزرگوں کی عزیزداری
کچھ سودمند نہ ہوگی۔

(۷۶) بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى
الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ
وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ *

۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا
رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے، آپ نے فرمایا دوزخ میں۔ جب
وہ پشت پھیر کر چل دیا تو آپ نے بلایا اور فرمایا میرا باپ اور تیرا
باپ دونوں جہنم میں ہیں (۱)۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَ أَبِي قَالَ
فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ
فِي النَّارِ *

(فائدہ) اس لئے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنمی ہے، اور آپ کا دوبارہ بلا کر اسے فرماتا اس سے مقصود یہ تھا کہ اس کا رنج کم
ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کافروں کا یہی انجام ہے خواہ نبی کا بیٹا ہو یا باپ۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے کئی
حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جنتی ہیں یا جنتی نہیں ہیں۔ متعدد روایات میں یہ مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین
دین ابراہیمی پر تھے اس لئے جنتی ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ دوبارہ زندہ کئے گئے اور مشرف باسلام ہوئے اس لئے جنتی ہیں۔ بہت سے علماء
کی یہی رائے ہے اس لئے اس مسئلہ میں گفتگو نہ کی جائے تاکہ ادب کا دامن چھوٹے نہ پائے۔

زندہ کئے گئے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۴۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَرُهَيْبٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبٍ بَنِي لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بَنِي كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاصِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمَلِّكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابِلَهَا يَبْدُلُهَا *

۴۱۰- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَمَّ وَأَشْبَعُ *

۴۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا صَغِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُمَلِّكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَوِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ *

۴۱۲- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

۴۰۹- قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عبد الملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا چنانچہ سب جمع ہو گئے سو آپ نے عمومی طور پر ڈرایا اور پھر خصوصیت کے ساتھ فرمایا اے بنی کعب بن لؤی اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ، مرہ بن کعب کی اولاد اپنے آپ کو دوزخ سے نجات دلاؤ اور اے بنی عبد شمس اپنے نفسوں کو جہنم سے محفوظ کرو اور اے عبد مناف کی اولاد اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم اپنے کو جہنم سے محفوظ کرو اور اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرو اور اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ اس لئے کہ میں خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں۔ ہاں ایک رشتہ داری ہے اس کی چھپیلیں میں تمہیں دیتا رہوں گا (صلہ رحمی کرتا رہوں گا)۔

۴۱۰- عبد اللہ بن عمر القواریری، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ باقی حدیث جریر اکمل اور بہتر ہے۔

۴۱۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، یونس، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفہ پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اور اے بنی عبد المطلب میں خدا کے سامنے تمہیں بچی نہیں سکتا البتہ میرے دل میں سے تم جو جی چاہے لے لو۔

۴۱۲- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن

میتب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش تم اپنے نفسوں کو (اعمال صالحہ کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عبدالمطلب کے بیٹوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اور اے صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا اور اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تو میرے مال میں سے جو چاہے لے لے میں اللہ رب العزت کے دربار میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔

۴۱۳۔ عمرو ناقد، معاویہ بن عمرو، زائدہ، عبد اللہ بن ذکوان، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۱۴۔ ابو کمال جحدری، یزید بن زریع، تمیمی، ابو عثمان، قبیصہ بن مخارق اور زبیر بن عمرو سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کے ایک پتھر پر گئے اور سب سے اونچے پتھر پر کھڑے ہوئے پھر آواز دی کہ اے بنی عبد مناف میں (عذاب جہنم سے) ڈرانے والا ہوں، میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے دشمن کو دیکھا اور وہ اپنے خاندان والوں کو بچانے کے لئے چلا مگر اسے خوف ہوا کہ دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے تو چیخنے لگا يَا صَبَاحَاہ (خبردار آگاہ ہو جاؤ)۔

۴۱۵۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ والد، ابو عثمان، زبیر بن حرب اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ

وَهَبِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّيِّبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّيِّبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّبَنِي بِمَا شِئْتَ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا *

۴۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا *

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَالَ نَظَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَصْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجْرًا ثُمَّ نَادَى يَا نَبِيَّ عَبْدٍ مَفَاهُ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَاذْطَلَقَ يَرْبُأُ أَهْلَهُ فَحَشِي أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاہ *

۴۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا لُثَمَيْرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

بْنِ عَمْرٍو وَفَيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوهُ *

۴۱۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصُّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَا فَقَالُوا مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ قَالُوا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَحْبَبْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا ثُمَّ قَامَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ السُّورَةَ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ *

۴۱۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا إِسْنَادٍ قَرَأَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الصُّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَا سَخَوُ حَدِيثِ أَبِي أُسَمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نَزُولَ الْآيَةِ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) *

(۷۷) بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۱۶- ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، اعمش، عمرو بن مرثہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ آپ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈرائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا یا صباحہ، لوگوں نے کہا یہ کون پکارتا ہے، تو سب کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے ہیں چنانچہ سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا اے بنی فلاں اور اے بنی فلاں اور اے فداں کی اولاد اے بنی عبد مناف اور اے بنی عبد المطلب وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیل ہے اگر میں تمہیں یہ بات بتلا دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے گھوڑے سوار لشکر ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے تو آپ کی کوئی بات جھوٹی نہیں پائی ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر میں تم کو بہت سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابو لہب بولا (عیاذ باللہ) آپ کے لئے خرابی ہو کیا آپ نے ہم سب کو اسی لئے جمع کیا تھا تو پھر آپ کھڑے ہو گئے اسی وقت یہ بیت نبت یدَا اَبی لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ یعنی ابو لہب اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک اور برباد ہوں۔ اعمش نے اس صورت کو اخیر تک یونہی (قد کے ساتھ) پڑھا ہے۔

۴۱۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور یا صباحہ پکارا جیسا کہ ابو اسامہ کی روایت میں مذکور ہے مگر اس میں آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کا نزول مذکور نہیں۔

باب (۷۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ۔
 ۴۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
 وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَلِكِ الْأَمْوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ
 الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ
 عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوِطُكَ
 وَيَغْضِبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحَضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ
 وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

شفاعت کی وجہ سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف
 ۳۱۸۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، محمد بن ابی بکر مقدمی اور محمد بن
 عبد الملک اموی، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، عبد اللہ بن
 حارث بن نوفل، عباس بن عبد المطلب نے عرض کیا یا رسول
 اللہ کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا وہ تو آپ کی
 حفاظت کرتے تھے اور آپ کے واسطے (لوگوں پر) غصہ
 ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ جہنم
 کے اوپر کے حصہ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا (اور ان کے
 لئے دعا نہ کرتا) تو وہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوتے

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ
 الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
 سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا
 طَالِبٍ كَانَ يَحْوِطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ
 قَالَ نَعَمْ وَحَدَّثَهُ فِي عَمْرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجَتْهُ
 إِلَى ضَحَضَاحٍ۔

۳۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عبد اللہ بن
 حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ ابوطالب آپ کا بچاؤ کرتے تھے آپ
 کی مدد کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ کرتے تھے
 تو کیا ان کو ان باتوں سے کچھ نفع ہوا؟ آپ نے فرمایا ہاں
 میں نے انہیں آگ کی شدت اور سختی میں پایا تو میں انہیں ہلکی
 آگ میں نکال لایا۔

۴۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
 عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ
 أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
 بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا
 الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِ
 حَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ۔

۳۲۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، عبد الملک بن عمیر،
 عبد اللہ بن حارث، عباس بن عبد المطلب (تحویل) ابو بکر
 بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ابو عوانہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۲۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
 عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي

۳۲۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عبد اللہ بن حباب، ابو سعید
 خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آپ کے چچا ابوطالب کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا شاید انہیں قیامت کے دن میری شفاعت سے فائدہ پہنچے اور وہ بالکل آگ میں ہوں جو صرف ان کے ٹخنوں تک ہو، لیکن دماغ اسی کی شدت سے کھولتا رہے گا۔

۴۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، زہیر بن محمد، سہل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی مگر انہیں کی گرمی کی بنا پر اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

۴۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو عثمان نہدی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو زنجیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہو گا وہ آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوئے ہوں گے اسی کی بنا پر ان کا دماغ کھولتا رہے گا۔

۴۲۴۔ محمد بن ثنیٰ ابن بشار، محمد بن حفص، شعبہ، ابواسحاق، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جس کے دونوں تلووں میں دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

۴۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش، اسحاق، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جو دو جوتیاں اور دو تسمے آگ کے پہنے ہو گا جن دونوں سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا جیسا کہ ہانڈی جوش مارتی ہے۔ وہ سمجھے گا اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں حالانکہ

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحَضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَنْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ *

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَذْنِي أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ *

۴۲۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو صَالِبٍ وَهُوَ مُتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ *

۴۲۴۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَيْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ *

۴۲۵۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

اس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

كَمَا يَغُلُّ الْمَرْجُلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ
عَذَابًا وَإِنَّ لَهُمْ مِنْهُمْ عَذَابًا *

باب (۷۸) حالت کفر پر مرنے والے کو اس کا کوئی عمل سودمند نہ ہوگا۔

(۷۸) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ
عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ *

۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، داؤد، شعبی، مسروق، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانہ میں صلہ رحمی کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ کام اُسے فائدہ دیں گے، آپ نے فرمایا کچھ فائدہ نہیں دیں گے، اس نے کسی دن بھی یہ نہیں کہا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ کہ اے میرے پروردگار قیامت کے دن میری خطا بخش دے۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ابْنُ جَدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ
وَيُطْعِمُ الْمَسْكِينِ فَهَلْ ذَلِكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ
إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ
الدِّينِ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ کافروں کو ان کے نیک اعمال فائدہ نہ دیں گے اور نہ ان کو کسی قسم کا اجر ملے گا اور نہ عذاب ہلکا ہوگا البتہ بعض کافروں پر دوسرے کافروں کی نسبت ان کے اعمال کے موافق عذاب سخت یا ہلکا ہوگا۔ امام حافظ فقیہ ابو بکر بہیقی نے کتاب البعث والشفور میں اہل علم سے یہ قول نقل کیا ہے اور علماء نے فرمایا ہے کہ ابن جدعان رؤساء قریش میں سے تھا اور اس نے ایک پیالہ بنار کھا تھا جس پر لوگ سیڑھی سے چڑھتے تھے اور اس کا نام عبد اللہ تھا۔ ۱۲ مترجم

باب (۷۹) مومن سے دوستی رکھنا اور غیر مومن سے قطع تعلقات کرنا۔

(۷۹) بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ
غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ *

۳۲۷۔ امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ باواز بلند فرما رہے تھے پوشیدگی سے نہیں میرے باپ کی اولاد میری عزیز نہیں، میرا مالک اللہ ہے اور میرے عزیز نیک مومن ہیں۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ
يَقُولُ أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي فَلَانًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ
إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ *

باب (۸۰) مسلمانوں کی جماعتوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونا۔

(۸۰) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ *

۳۲۸۔ عبد الرحمن بن سلام، یحییٰ بن یحییٰ بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ بْنُ عُبَيْدٍ
اللَّهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت کر گئے۔

(فائدہ) اس حدیث میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت اور اللہ جل جلالہ کے بڑے احسان کا بیان ہے۔ صحیح مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان ستر ہزار آدمیوں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ ستر ہزار اور داخل ہوں گے۔ اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو بے حساب جنت میں جائیں گے چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار ہوئی۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ ۱۲ مترجم

۳۲۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ربیع والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۲۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ *

۳۳۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے میری امت کی ایک جماعت جنت میں جائے گی جس کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محسن اسدی اپنا کمر سیٹھتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان

۴۳۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وَجُوهُهُمْ إضاءةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرات میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت کر گئے۔

۴۳۱۔ حزمہ بن یحییٰ، عبد اللہ وہب، حیوہ، ابو یونس، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یکے بعد دیگرے جنت میں جائیں گے جن کی صورتیں چاند کی طرح چمکتی ہوں گی۔

۴۳۲۔ یحییٰ بن خلف باہلی، معتمر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون حضرات ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو (بدن پر) داغ نہ لگواتے ہوں اور منتر نہ کرتے ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے، یہ سن کر عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان حضرات میں سے کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا نبی اللہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان ہی لوگوں میں سے کر دے، آپؐ نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت لے گئے۔

۴۳۳۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، حاجب ابن عمر، ابو حشیمہ ثقفی، حکم بن اعرج، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون حضرات ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا جو منتر نہیں کرتے، بد شگونئی نہیں لیتے، داغ نہیں لگاتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ اِذْ دُعِيَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ بِهَا عُكَّاشَةُ *

۴۳۱۔ وَ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو يُوْنُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ *

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتُمُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ اِذْ دُعِيَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِذْ دُعِيَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَتْ بِهَا عُكَّاشَةُ *

۴۳۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ اَبُو حُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَنْطَرُوْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ *

۳۳۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار ایسات لا کھا ابو حازم راوی کو شک ہے اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے پہلا شخص داخل نہ ہو گا تاوقتیکہ آخری داخل نہ ہو جائے (صف بنائے ہوئے ہوں گے) اور ان حضرات کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

۳۳۵۔ سعید بن منصور، ہشیم، حسین بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے اس ستارہ کو دیکھا ہے جو کل رات ٹوٹا تھا، میں نے عرض کیا میں نے دیکھا تھا، پھر میں نے کہا کہ میں نماز وغیرہ میں مشغول نہیں تھا (سبحان اللہ تقویٰ اسی کا نام ہے) مگر مجھے بچھونے ڈس رکھا تھا۔ سعید نے دریافت کیا تو پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا جھڑوایا، سعید نے کہا تم نے کیوں جھڑوایا، میں نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو تم سے شععی نے بیان کی ہے، سعید نے کہا تم سے شععی نے کیا حدیث بیان کی ہے، میں نے جواب دیا کہ انہوں نے بریدہ بن حبیب اسلمی سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جھاڑ نظر اور ڈنک کے علاوہ اور کسی چیز کے لئے فائدہ نہیں دیتی، سعید نے فرمایا جس نے جو سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا لیکن ہم سے تو عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے سامنے ساتھی امتیں پیش کی گئیں تو میں نے بعض انبیاء کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت (دس حضرات سے کم) تھی اور بعض کے ساتھ ایک اور دو آدمی تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اتنے میں ایک بہت بڑی امت مجھے دکھائی گئی، میرا خیال ہوا کہ یہ میری امت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعٌ مِائَةٌ أَلْفٍ لَا يَذَرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مَتَمَّاسِكُونَ أَحَدٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أُولَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ *

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ أَتَيْكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ أَنَا ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَافٍ وَلَكِنِّي لِدَغْتُ قَالَ فَمَازًا صَنَعْتُ قُلْتُ اسْتَرْفَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قُلْتُ حَدِيثُ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ فَقَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ الشَّعْبِيُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنَ مَنْ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ وَلَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى الْأَمِّمِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطِيُّ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رَفَعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْآفَاقِ فَتَنْظُرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي انْظُرْ إِلَى الْآفَاقِ الْآخِرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا

عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخَوْضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَتْ بِهَا عُكَاشَةُ *

ان کی امت ہے لیکن تم آسمان کے اس کنارہ کو دیکھو میں نے دیکھا تو وہ بہت بڑی جماعت ہے پھر مجھ سے کہا اچھا دوسرا اتفاق بھی دیکھو، میں نے دیکھا تو وہ بہت عظیم الشان جماعت ہے، مجھ سے کہا گویا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے آدمی ہیں جو جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے، اس کے بعد آپ وہاں سے اٹھے اور اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ان حضرات کے بارہ میں جو جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے غور و خوض کرنے لگے، بعض بولے شاید وہ حضرات ہوں جنہیں حضور کا شرف صحبت حاصل ہوا ہو اور بعض نے کہا ممکن ہے وہ حضرات ہوں جن کی پیدائش اسلام کی حالت میں ہوئی ہے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور مختلف قسم کی چیزیں بیان کیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نکل آئے اور آپ نے دریافت کیا کہ کس بات میں تم سب غور و خوض کر رہے ہو، چنانچہ آپ کو اس کی خبر دی گئی، آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں اور نہ ٹھکون لیتے ہیں اور اپنے رب پر (کما حقہ) توکل کرتے ہیں، یہ سن کر عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان حضرات میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان ہی میں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت لے گئے۔

۴۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ بقیہ حدیث ہشتم والی روایت کی طرح ہے مگر اس میں شروع کا حصہ نہ کور نہیں۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ *

باب (۸۱) آدھے جنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔

۴۳۳۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، اسحاق، عمرو بن میمون، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنتیوں کا چوتھائی ہو؟ یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنتیوں کا ایک تہائی تم ہو؟ یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپؐ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں آدھا حصہ تمہارا ہو گا اور اس کی وجہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں کہ مسلمان کی تعداد کافروں میں ایسی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل میں ہو یا ایک سیاہ بال ایک سفید بیل میں ہو۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک زمانہ میں کفار کی تعداد زائد رہی اس لئے جنتی کم ہوں گے اور امتوں میں جنتیوں کی تعداد بہت کم ہے تو اس امت کے لوگ جنتیوں کے آدھے عدد کو گھیر لیں گے۔

۴۳۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے جس میں قریب چالیس آدمی ہوں گے، آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنتیوں کے چوتھائی تم لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا بیشک (خوش ہیں)، پھر فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ جنتیوں کے ایک ثلث تم ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں اس بات کی امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں میں سے آدھے ہو گے (۱) اور یہ

(۸۱) بَاب كَوْنِ هَذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْنَاءَ فِي ثَوْبٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْبٍ أَيْضَ *

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَانَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا

(۱) اس روایت میں یہ آیا ہے کہ اس امت کے لوگ کل جنتیوں میں سے آدھے ہوں گے اور ایک دوسری روایت میں یوں آتا ہے کہ جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امت اہل جنت کے دو تہائی ہوں گے تو ممکن ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نصف کا علم دیا ہو پھر اور اضافہ فرمادیا اور دو تہائی کر دیا ہو۔ اور اس روایت سے امت محمدیہ کی کثرت تعداد اور طول مدت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی جائیں گے اور مسلمانوں کی تعداد کافروں میں اتنی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل کی کھال میں یا ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں۔ ۴۳۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، مالک بن مغول، ابواسحاق، عمرو بن میمون، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے چمڑے کے خیمہ سے ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا اور فرمایا خبردار ہو جاؤ جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی نہ جائے گا، اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اے اللہ تو گواہ رہ، کیا تم چاہتے ہو کہ جنت کے چوتھائی لوگ تم میں سے ہوں، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو، سب نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کے نصف ہو گے، آپ نے فرمایا تم اپنے علاوہ اور جماعتوں میں ایسے ہو جیسے سیاہ بال سفید بیل میں یا سفید بال سیاہ بیل میں۔

۴۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، عیسیٰ، جریر، اعمش، ابو صالح، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدمؑ وہ کہیں گے تیری خدمت اور تیری اطاعت میں حاضر ہوں اور تمام بھلائیاں تیرے ہی لئے ہیں، حکم ہو گا دوزخیوں کی جماعت نکالو، آدمؑ عرض کریں گے دوزخیوں کی کیسی جماعت؟ حکم ہو گا ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے جہنم کے لئے نکالو (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جائے گا) آپ نے فرمایا یہی وہ (ہولناک) وقت ہے جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر ایک حمل والی اپنا حمل ساقط کر دے گی، تو لوگوں کو ایسا دیکھے گا کہ جیسے وہ نشہ میں مست ہیں اور مست نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہو گا۔ صحابہؓ یہ سن کر بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دیکھئے اس ہزار میں سے ایک آدمی (جو

يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشَّرِكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ *

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى قَبَةِ آدَمَ فَقَالَ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَنْجِبُونِ أَنْكُمْ رُبْعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْجِبُونِ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَّمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ *

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ قِفْ قُلْ لِبَيْتِكَ وَسَعْدَتِكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثُ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذَلِكُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا ہے، آپؐ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ یا جوج ماجوج (۱) میں سے ایک ہزار ہوں گے اور تم میں سے ایک، پھر آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں ایک چوتھائی تم ہی ہو گے، اس پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور تکبیر کہی، پھر ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کے تہائی آدمی تم ہی میں سے ہوں گے، چنانچہ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اللہ اکبر کہا، پھر آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کے آدھے آدمی تم ہی میں سے ہوں گے تمہاری مثال اور امتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل کی کھال میں ہو یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں۔

۴۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تم آج کے دن اور لوگوں کے سامنے ایسے ہو جیسے ایک سفید بال کالے بیل میں یا ایک سیاہ بال سفید بیل میں اور گدھے کے پیر کے نشان کا تذکرہ نہیں کیا۔

بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأَمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ *

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطہارۃ

باب (۸۲) وضو کی فضیلت۔

(۸۲) بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ *

۴۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنْ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَنَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَيَاْبِعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقَتُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا *

۳۳۲ - اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان یحییٰ، زید ابو سلام، ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے اور لفظ الحمد للہ کہنا ترازوئے اعمال کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ الحمد للہ (ہر ایک کلمہ) بھر دیتے ہیں۔ ان چیزوں کو جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور قرآن کریم حیرے موافق یا حیرے خلاف دلیل ہے اور ہر ایک انسان صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کا سودا کرتا ہے اور پھر یا تو اسے آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(فائدہ) جب دن ہوتا ہے اور انسان اپنے افعال و اعمال میں امور آخرت کو پیش رکھتا ہے تو اپنے عذاب آخرت سے آزاد کرانے والا ہوتا ہے اور اگر اپنے کاموں میں دنیا کو ترجیح دیتا ہے اور آخرت کو چھوڑ دیتا ہے تو خود کو ہلاکت میں ڈالنے والا اور فَمَا رِبْحَتْ بِتَحَارُّثِهِمْ كَامِدًا بنتا ہے۔

باب (۸۳) نماز کے لئے پاکی ضروری ہے۔

(۸۳) بَابُ وَجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ *

۴۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَلَاةٌ بَغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتُ عَلَى الْبَصْرَةِ *

۳۳۳ - سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابوعوانہ، سہاک بن حرب، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عامر کی مزاج پر سی کیلئے آئے اور وہ بیمار تھے۔ انہوں نے فرمایا ابن عمر تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے۔ ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور صدقہ اس مال غنیمت میں سے جس میں خیانت کی ہو یا مطلق مال خیانت میں سے قبول نہیں کیا جاتا اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔

۴۴۴۔ محمد بن ثنیٰ ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل)، ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، اسرائیل سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ رَائِدَةَ ح قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۴۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر بن راشد، ہمام بن منہ سے روایت ہے جو وہب بن منہ کے بھائی ہیں انہوں نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ اس کے بعد کئی حدیثوں کو بیان کیا ان میں سے ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز بے وضو حالت میں قبول نہیں کی جاتی تا وقتیکہ وضو نہ کرے۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ أَخْبَى وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ *

باب (۸۴) وضو کا طریقہ اور اس کا کمال۔

(۸۴) بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ *

۴۴۶۔ ابو طاہر احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن سرح، حرمہ بن یحییٰ نجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حمران مولیٰ عثمان بن عفان بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کا پانی منگوا یا اور وضو کیا۔ پہلے ہاتھوں کو دونوں پہنچوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر گلے کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھویا اور سر کا مسح کیا پھر اپنے دائیں پیر کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا اس کے بعد بائیں پیر اسی طرح دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے جن میں اپنے نفس کے ساتھ باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴۴۶ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى النَّجَّيْبِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں یہ وضو ان تمام وضوؤں میں کامل ہے جو کہ نماز کے لئے کئے جائیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسُهُ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ *

۴۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رَجُلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسُهُ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

(۸۵) بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ *

۴۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْ لَأَبَاةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۴۷- زہیر بن حرب یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والدہ، ابن شہاب، عطاء بن یزید النخعی، حران مولیٰ عثمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک پانی کا برتن منگوا یا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا، کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اس کے بعد اپنے دونوں پیروں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت (نفل) ایسی پڑھے کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

باب (۸۵) وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

۴۴۸- قتیبہ بن سعید اور عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم حنظلی، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حران مولیٰ عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ مسجد کے سامنے تھے کہ مؤذن عصر کی نماز کے وقت ان کے پاس آیا۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا، پھر وضو کیا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر کتاب اللہ میں ایک آیت کتمان علم کی وعید کے متعلق نہ ہوتی تو میں تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اچھی طرح

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ
الْوُضُوءَ فَيُصَلِّيَ صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا *

۴۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح
وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ ح حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
جَمِيعًا عَنْ هِشَامَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي
أُسَامَةَ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ *

۴۵۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ
أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ وَاللَّهِ
لَأُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا وَاللَّهِ لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ
مَا حَدَّثْتُكُمْوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ
وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ (إِنَّ
الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى)
إِلَى قَوْلِهِ (اللَّاعِنُونَ) *

وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے
جو اس نماز سے لے کر دوسری نماز تک ہوں گے۔

۴۴۹- ابو کریب، ابو اسامہ (تحویل) زہیر ابن حرب اور
ابو کریب، وکیع (تحویل) ابن ابی عمر سفیان۔ ہشام سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابو اسامہ کی روایت میں یہ
زیادتی ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے۔

۴۵۰- زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، صالح،
ابن شہاب، عروہ، حمران بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا تو فرمایا خدا کی قسم میں تم
سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر کلام اللہ کی ایک آیت نہ
ہوتی تو میں تم سے حدیث نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ کوئی شخص بھی ایسا
نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو
اس نماز کے بعد سے لے کر دوسری نماز تک جو اس سے گنہ
سرزد ہوں وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عروہ فرماتے ہیں
آیت کریمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں ان باتوں کو جو کھلی اور
ہدایت کی باتوں میں سے ہم نے نازل کی ہیں اس کے بعد کہ ہم
نے لوگوں کے لئے انہیں کتاب میں بیان کر دیا۔ ان پر اللہ
تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

۴۵۱- عہد بن حمید، حجاج بن شاعر، ابو الولید، اسحق بن سعید،
بواسطہ والد، عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں عثمانؓ کے پاس موجود تھا آپؐ نے وضو کا پانی
منگو لیا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
آپؐ فرما رہے تھے جو مسلمان فرض نماز کا وقت پائے اور اچھی
طرح وضو کر کے نماز کے خشوع اور رکوع (سجدہ) کو اچھی
طرح ادا کرے تو یہ نماز اس کے پیچھے گن ہوں گے لئے کفارہ

۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ
الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ
حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ
عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بَطْهُورٍ فَقَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ

ہو جائے گی۔ جب تک کہ کبار کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سلسلہ پورے زمانہ ہوتا رہے گا۔

مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخَشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا
إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ
يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الذَّهْرُ كُلُّهُ *

۳۵۲۔ قتیبہ بن سعید، احمد بن عابدہ ضعی، عبد العزیز در اور دی، زید بن اسلم، حران مولیٰ عثمان بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وضو کاپانی لے کر آیا انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ بعض حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔ پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد تک جانا یہ مزید ثواب کا باعث ہو گا اور عہدہ کی روایت میں ہے کہ میں عثمانؓ کے پاس آیا اور انہوں نے وضو کیا۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ
عَبْدَةَ الضَّيَّيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ
الذَّرَّاءُورِدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ
مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
بَوْضُوءٍ فَتَوَضَّأُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ لَا
أُذْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ
قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَكَانَتْ صَدَقَتُهُ وَمَشِيئَتُهُ إِلَى الْمَسْحَدِ نَافِلَةً وَفِي
رَوَايَةِ ابْنِ عَبْدِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ *

۳۵۳۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو النضر، ابوانسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاعد (زینہ یا وہ دکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے قریب تھیں) میں وضو کیا پھر فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھا دوں، اس کے بعد ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھویا۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو النضر نے ابوانسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابی بھی موجود تھے۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفِطْرُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي
بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي
النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ
فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي
رَوَايَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ
قَالَ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فائدہ۔ ام نوویؒ فرماتے ہیں علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا واجب ہے اور تین تین بار دھونا سنت ہے اور احادیث میں بھی حسب احوال جواز و کمال کے طور پر تعدد منقول ہے او امام ابو حنیفہ مالک، احمد اور اکثر علماء کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ مسنون ہے۔ احادیث صحیحہ میں یہی منقول ہے اس پر زیادتی نہ کرنی چاہئے۔

۳۵۴۔ ابو کریب محمد بن علاء اور اسحق بن ابراہیم، وکیع، مسعر، جامع بن شداد ابو صخرہ، حران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو

كَرِيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْفَ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ جَامِعٍ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَدَانَ قَالَ كُنْتُ أَضْعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِضُ عَلَيْهِ نَظْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هَذِهِ قَالَ مُسْعَرٌ أَرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا أَذْرِي أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدَّثْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَالَلَهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيَتِمُّ الطَّهَوْرَ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيَ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا يَبْنِيهَا *

۴۵۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ بَشْرِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَالْصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا يَبْنِيهِنَّ هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ فِي إِمَارَةِ بَشْرِ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ *

۴۵۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ بِنْتُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وَضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکی کے لئے پانی رکھا کرتا تھا۔ کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرتا تھا کہ وہ تھوڑے سے پانی سے (زیادتی ثواب کے لئے) غسل نہ کر لیتے ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم اس نماز سے فارغ ہوئے ہم سے حدیث بیان کی، مسعر راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں وہ عصر کی نماز ہے، آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تم سے کچھ بیان کروں یا خاموش رہوں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بھلائی کی بات ہے تو ضرور ہم سے بیان کیجئے اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو مسلمان پوری طرح پاکی حاصل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اور پھر پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے درمیان کرے گا۔

۳۵۵- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد (تحویل) محمد بن ثنی ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، جامع بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ ابو بردہ سے اس مسجد میں بشر کی حکومت میں حدیث بیان کر رہے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کامل وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تو فرض نمازیں ان گناہوں کے لئے جو درمیان میں کرے کفارہ ہوں گی۔ یہ ابن معاذ کی روایت ہے۔ غندر (محمد بن جعفر) کی روایت میں بشر کی امارت اور فرض نمازوں کا تذکرہ نہیں۔

۳۵۶- ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، محرمہ بن بکیر بواسطہ والد، حمران مولیٰ عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمانؓ نے بہت اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا بہت اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا جو شخص کہ اس طرح وضو کرے اور پھر مسجد آئے نماز کے ارادہ سے تو

اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ *

۴۵۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْنَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَكِيمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ *

۴۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْخُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ الْخُمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرُ *

۴۵۹- حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخُمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ *

۴۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ قَالَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرَانَ أَنَّ عَمَرَ بْنَ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَايِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ

۳۵۷- ابو الطاہر، یونس بن عبد الاعلی، عبد اللہ بن وہب عمرو بن حارث، حکیم بن عبد اللہ قریشی، نافع بن جبیر، عبد اللہ ابن ابی سلمہ، معاذ بن عبد الرحمن، حمران مولى عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص نماز کے لئے کامل طور پر وضو کرے پھر فرض نماز کے لئے چل کر آئے اور اسے لوگوں کے ساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

۳۵۸- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل ابن جعفر، علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک ان کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

۳۵۹- نصر بن علی الجہضمی، عبد الاعلی، ہشام، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی (صغیرہ) گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔

۳۶۰- ابو الطاہر ہارون بن سعید اہلبی، ابن وہب، ابو صخر، عمر بن اسحاق، مولى زائدة، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ

پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک تمام درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچنا ہے۔

باب (۸۶) وضو کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے۔

۴۶۱۔ محمد بن حاتم میمون، عبد الرحمن بن یزید، ابو اور یس خولانی، عقبہ بن عامر اور ابو عثمان، جبیر بن نفیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارا اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ لے کر آیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ کر رہے ہیں۔ میں نے جوتا تو آپؐ فرما رہے ہیں کہ جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے کہ ان میں اپنے قلب اور چہرے کے ساتھ (ظاہر و باطن) متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا یہ تو بہت ہی عمدہ بات بیان فرمائی۔ ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا کہ پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تو ابھی آیا ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص بھی تم میں سے وضو کرے اور اچھی طرح پودا وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں وضو کے بعد بالاتفاق ان کلمات کا پڑھنا مستحب ہے اور جامع ترمذی کی روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ اور منقول ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاَجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ امام ابن کئی نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیہ میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ۔ (مترجم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ *

(۸۶) بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ *

۴۶۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْبَابِلِ فَجَاءَتْ نَوَائِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بَقْلِبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَتَطَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جَنَّتْ آفَافًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبَلِّغُ أَوْ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ *

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

۴۶۲۔ زید بن حبیب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید،

ابو اور یس خولانی، ابو عثمان، جبیر بن نفیر بن مالک حضرمی، عقبہ بن عامر جہنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کے بعد ان کلمات کو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

صَالِحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

باب (۸۷) طریقہ وضو پر دوبارہ نظر۔

۴۶۳۔ محمد بن صباح، خالد بن عبد اللہ، عمرو بن یحییٰ بن عمرہ، بواسطہ والد، عبد اللہ بن زید بن غاصم انصاری صحابیؓ سے روایت ہے کہ ان سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے بتلاؤ۔ انہوں نے (پانی کا) برتن منگو لیا اور اسے جھکا کر پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں تین مرتبہ دھویا اور پھر ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا اور ایک چلو سے تین مرتبہ کلی کی اور ایسے ہی ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا۔ پھر ہاتھ کو اندر ڈالا اور نکالا اور دونوں ہاتھوں کو کہنوں سمیت (بیان جواز کے لئے) دو دو مرتبہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر نکالا اور سر کا مسح کیا، اولادوں کو سامنے سے لے گئے اور پھر پیچھے کی جانب سے لے آئے، اس کے بعد اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر فرمایا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

۴۶۴۔ قاسم بن زکریا، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ٹخنوں کا تذکرہ نہیں۔

۴۶۵۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اس میں یہ ہے کہ تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ایک چلو کا تذکرہ نہیں،

(۸۷) بَابُ آخِرُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ *

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ غَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَقَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَعْبَيْنِ *

۴۶۵۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمُضَ وَاسْتَنْشَرَ

اور آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لانے کے بعد اتنا اضافہ اور ہے کہ پہلے سر کا مسح آگے سے شروع کیا اور گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اسی مقام پر لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا اور اپنے پیروں کو دھویا۔

۳۶۶۔ عبد الرحمن بن بشر العبدي، وہیب، عمرو بن یحییٰ نے حسب روایت سابق روایت نقل کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے تین چلوؤں کے ساتھ کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر ناک صاف کی اور سر کا ایک مرتبہ مسح کیا آگے سے لے گئے اور پیچھے لائے، بہر بیان کرتے ہیں وہیب بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن یحییٰ نے اس حدیث کو مجھ سے دو مرتبہ بیان کیا۔

۳۶۷۔ ہارون بن معروف (تحویل) ہارون بن سعید ایل، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابان بن واسع، بواسطہ والد، عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور دابھنے ہاتھ کو تین مرتبہ اور بائیں کو بھی تین مرتبہ اور نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک انہیں صاف کیا۔

باب (۸۸) طاق مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور ایسے ہی طاق مرتبہ استنجا کرنا بہتر ہے۔

۳۶۸۔ قتیبہ بن سعید اور عمرو ناقد، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق دھیلوں کو استعمال کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور پھر ناک

ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَعَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ *

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَاقَاتٍ وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ يَهُزُّ أَمْلَى عَلَيَّ وَهَيْبٌ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ وَهَيْبٌ أَمْلَى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ *

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْأُخْرَى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلٍ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْفَاهُمَا *

(۸۸) بَابُ الْإِيتَارِ فِي الْإِسْتِنْشَارِ وَالِاسْتِجْمَارِ *

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَحَضَرَ أَحَدُكُمْ

صاف کرے۔

فَلْيَسْتَحْجِرْ وَتَرَا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَشِرْ *

۳۶۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، معمر، ہمام بن منبہ ان چند احادیث میں سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو دونوں نکتوں کو پانی سے صاف کرے پھر ناک جھاڑے۔

۳۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجی کرے تو طاق بار کرے۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۳۷۲۔ بشر بن حکم عہدی، عبد العزیز دراوردی، ابن البہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ اپنی ناک صاف کرے (نکے) اس لئے کہ شیطان اس کی ناک کے نکتوں پر رات بسر کرتا ہے۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خِيَاشِيمِهِ *

۳۷۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق بار کرے۔

باب (۸۹) وضو میں پیروں کا اچھی طرح دھونا ضروری ہے۔

۴۷۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابو الطاہر، احمد بن عیسیٰ، عبد اللہ بن وہب، محرمہ بن بکیر، بواسطہ والد، سالم مولیٰ شداو سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا جس دن کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے انتقال فرمایا، عبد الرحمن بن ابی بکرؓ آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے وضو کیا انہوں نے فرمایا عبد الرحمن وضو کامل طریقہ پر کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے ہلاکت ہو ایڑیوں (کے خشک رکھنے والوں) کے لئے جہنم (۱) کی آگ سے۔

۴۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، حیوہ، محمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ مولیٰ شداو بن الہاد نقل کرتے ہیں کہ وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سابق روایت نقل کی۔

۴۷۶۔ محمد بن حاتم، ابو معن رقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سالم مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبد الرحمن بن ابی بکر سعد بن ابی وقاصؓ کے جنازہ میں نکلے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے دروازہ پر سے گزر ہوا، پھر بقیہ حدیث کو جیسا کہ اوپر گزری نقل کیا۔

اَنْ حُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَحَضَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ *

(۸۹) بَابُ وَجُوبِ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا *

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَعْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تَوَفَّى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَنَوَضًا عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَسْبِغِ الرُّضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۴۷۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَوَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَادٍ بْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى الْمُهَرِّيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي حَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ

(۱) وضو کرتے ہوئے پاؤں کا حکم انہیں دھونا ہے نہ کہ مسح کرنا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ اور اس کی کیفیت بڑی کثرت کے ساتھ روایات میں منقول ہے اور ان میں بھی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کو دھویا۔ اسی طرح صحابہ کرام کا اجماع ہے اس بات پر کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

أَبِي وَقَاصٍ فَمَرَرْنَا عَلَى نَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ*
۴۷۷- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ
كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَ
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ*

۴۷۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ
بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوا وَهُمْ
عِجَالٌ فَأَتَيْنَاهُمَا إِلَيْهِمْ وَأَغْفَابَهُمْ تَلَوُّحُ لَمْ يَمْسَسْهَا
الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ
لِنَاغِقَابٍ مِنَ النَّارِ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ*

۴۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى وَأَبُو
بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ
فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ وَفِي حَدِيثِهِ
عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ*

۴۸۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ
الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ
مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَحَلَّفَ عَنَّا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ
فَأَذْرَكْنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا

۳۷۷- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، فلیح، نعیم ابن عبد اللہ،
سالم مولیٰ شداد بن ہادیان کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے حسب سابق روایت نقل کی۔

۳۷۸- زہیر بن حرب، جریر، تحویل، اسحاق، جریر، منصور،
ہلال بن یساف، ابویحییٰ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ
مکرمہ سے مدینہ واپس ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ پانی پر پہنچے تو
عصر کی نماز کے لئے لوگوں نے جلدی کی اور جلدی جلدی وضو
کیا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں (خشک سے) چمک
رہی تھیں ان پر پانی نہیں لگتا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے
لئے) آگ سے، وضو کا مل طور پر کرو۔

۳۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، (تحویل) ابن شثیٰ اور
ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے اور شعبہ نے اَسْبَغُوا الْوُضُوءَ کا جملہ بیان
نہیں کیا۔ اور ان کی روایت میں ابویحییٰ الاعرج کا اضافہ ہے۔

۳۸۰- شیبان بن فروخ، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر،
یوسف بن مالک، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے
رہ گئے تھے، ہم نے آپ کو پایا تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا، ہم
اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے اعلان فرمایا ہلاکت
ہے (خشک رہ جانے والی ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے)۔

نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُنَا فَنَادَى وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۳۸۱۔ عبد الرحمن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی ایزی نہیں دھوئی تھی تو آپؐ نے فرمایا ہلاکت اور خرابی ہے ایزیوں کی جہنم کی آگ سے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِيْبَهُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۳۸۲۔ قتیبہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ ابو کریب، وکیع، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو دیکھا جو بدھنی (لوٹے) سے وضو کر رہے تھے تو فرمایا وضو کامل کرو۔ اس لئے کہ میں نے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے ہلاکت ہے ابھری ہڈیوں کو آگ سے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْعَرَائِيقِ مِنَ النَّارِ *

۳۸۳۔ زہیر بن حرب، جریر، سہل، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت اور بربادی ہے ایزیوں کی آگ سے۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

باب (۹۰) وضو میں تمام اعضا کو پورے طریقہ پر دھونا واجب ہے۔

(۹۰) بَابُ وَجُوبِ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ *

۳۸۴۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن محمد، بن امین، معقل، ابو الزہیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن بھر جگہ خشک چھوڑ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا تو فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ، وہ لوٹ گیا اور پھر آکر نماز پڑھی۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظِفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَوُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى *

باب (۹۱) وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔

(۹۱) بَابُ خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوءِ *

۴۸۵ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلِّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنِيهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَفِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ *

۴۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَعْرُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ *

(۹۲) بَاب اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّخْحِيلِ فِي الْوُضُوءِ *

۴۸۷ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ

۳۸۵ - سويد بن سعید، مالک بن انس (تحویل) ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، سہیل، ابو صالح، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو آنکھوں سے جن گناہوں (چیزوں کی طرف) دیکھا تھا تو وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ پیانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہر وہ (صغیرہ) گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے تھے، پانی کے ساتھ پیانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور ایسے ہی جس وقت پیروں کو دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جن کی طرف وہ اپنے پیروں سے چل کر گیا تھا پانی کے ساتھ پیانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ (وضو کے خاتمہ پر) سب گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

۳۸۶ - محمد بن معمر بن ربیع قیس، ابو ہشام المعرومی، عبد الواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، محمد بن منکدر، حران، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

باب (۹۲) اپنی پیشانی کی نورانیت اور ہاتھ پیر کے منور کرنے کے لئے وضو میں زیادتی کرنا۔

۳۸۷ - ابو کریب محمد بن علاء اور قاسم بن زکریا بن دینار اور عبد بن حمید، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عمارہ ابن غزیہ انصاری، نعیم بن عبد اللہ مجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اولاً چہرہ کو کامل طور پر دھویا پھر اپنے دائیں بائیں ہاتھ کو

بھی بازو تک دھویا، پھر سر کا مسح کیا اس کے بعد دائیں پیر کو پنڈلی کے ایک حصہ تک دھویا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کامل کرنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں قیامت کے دن منور ہوں گے، لہذا اپنے چہرہ اور ہاتھ پاؤں کی نورانیت کو جو بڑھاسکے سو بڑھائے۔

فَعَسَلَ وَجْهَهُ فَاسْتَبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِبْسَاقِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِيلْ غُرَّتَهُ وَتَحَجِّجْهُ*

۳۸۸۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ہلال، نعیم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنے چہرے کو دھویا اور ہاتھوں کو دھویا حتیٰ کہ شانوں کو پہنچا دیا، اور پھر دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ پنڈلیوں تک پہنچے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشان سے سفید منہ اور سفید ہاتھ والے ہو کر آئیں گے۔ لہذا جو شخص اپنی سفیدی کو بڑھاسکے وہ بڑھائے۔

۴۸۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتَّى كَادَ يُلْبِغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ*

۳۸۹۔ سوید بن سعید، ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابو مالک اشجعی سعد بن طارق، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زائد بڑا ہے جتنا کہ مقام عدن سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے اس کا پانی برف سے زائد سفید اور دودھ سے لے ہوئے شہد سے زائد شیریں ہے اور اس کے اوپر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ تاروں سے تعداد میں زائد ہیں، اور میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جیسا کہ کوئی دوسروں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکا کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض یا رسول اللہ! ہمیں ۴ پ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ التَّلَجِّ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَأَيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ

حَوْصِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ
نَعَمْ لَكُمْ سِيمًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِّنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ
عَنِّي غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِّنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ *

۴۹۰- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ وَاَصِلُ بْنُ عَبْدِ
الْأَعْنَى وَ النُّفْطُ لَوَاصِلُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ
عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْصُ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ
عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ
قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمًا
لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا
مُحَجَّلِينَ مِّنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ وَكَيْصَدُّنَّ عَنِّي
طَائِفَةً مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ فَأَقُولُ يَا رَبُّ هَؤُلَاءِ
مِنْ أَصْحَابِي فَجَحِيْبُنِي مَلَكَ فَيَقُولُ وَهَلْ
تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بِعَدْلِكَ *

اس روز پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارا ایسا نشان ہوگا
جو سابقہ امتوں میں سے کسی کے بھی نہ ہوگا، تم میرے پاس وضو
کی برکت سے سفید ہاتھ پاؤں اور روشن چہرہ لے کر آؤ گے۔

۴۹۰۔ ابو کریب اور واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل، ابی مالک
الاشجعی، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے
لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے اور میں لوگوں کو اس
پر سے ہٹاؤں گا جیسا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے اونٹوں کو
اپنے اونٹوں کے پاس سے ہٹاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ ہمیں پہچان لیں گے آپؐ نے
فرمایا ہاں تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو تمہارے علاوہ کسی اور کے
پاس نہ ہوگی تم میرے پاس وضو کے آثار سے سفید پیشانی اور
سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے اور تم میں سے ایک گروہ میرے
پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ اس وقت میں عرض کروں گا
کہ پروردگار یہ تو میرے صحابی ہیں تو ایک فرشتہ مجھے جواب
دے گا کہ آپؐ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد دنیا
میں (رسومات بدعتیں) کیا کیا چیز ایجاد کی ہیں۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ وضو اس امت کے ساتھ خاص ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ
وضو تو اس امت کے ساتھ خاص نہیں مگر یہ فضیلت صرف اسی امت کو حاصل ہوگی اس جماعت میں سے جو لوگ روک دیے جائیں گے
وہ بدعتی ہوں گے، دوسری روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ فرشتہ کا جواب سن کر میں کہہ دوں گا دوری ہو، دوری ہو ان لوگوں کے لئے
جنہوں نے دین میں تبدیلیاں کر دیں۔

۴۹۱- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعِ
بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْصِي لَأَبْعَدُ مِنْ
أَيْلَةٍ مِنْ عَدَدِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ
عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ
عَنْ حَوْصِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ

۴۹۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعد بن طارق، ربیع بن
حراش، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زائد بڑا ہے
جیسا کہ عدن سے لے کر مقام ایلہ (ایک شہر ہے شام اور مصر
کے درمیان) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے میں حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جیسا کہ
ایک شخص دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے۔

نَعْمَ تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَمَارِ
الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ *

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں
بیچان لیں گے آپؐ نے فرمایا ہاں تم میرے پاس وضو کے آثار
سے سفید پیشانی اور منور ہاتھ پیروں کے ساتھ آؤ گے جو
تمہارے علاوہ اور کسی امت کے نہ ہوں گے۔

۴۹۲۔ یحییٰ بن ایوب، سرتق بن یونس، قتیبہ بن سعید اور علی
بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمِ
مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِکُمْ لَاحِقُونَ۔ میری خواہش ہے
کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم تو میرے
اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اپنی
امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک آپؐ کی
امت میں سے نہیں آئے (یعنی آپؐ نے انہیں نہیں دیکھا)
آپؐ نے فرمایا بھلا تم دیکھو اگر ایک شخص کے سفید پیشانی سفید
ہاتھ پاؤں کے گھوڑے سیاہ فام گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ
اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا، صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یہ
رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تو وہ وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور
منور ہاتھ پاؤں والے آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش
خیمہ ہوں گا اور خبردار ہو جاؤ کہ بعض آدمی میرے حوض سے
اس طرح ہٹائے جائیں گے جیسا کہ بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا
ہے، میں انہیں پکاروں گا آؤ آؤ۔ اس وقت کہا جائے گا کہ ان
لوگوں نے آپؐ کے بعد (بدعتیں ایجاد کر کے دین کو) تبدیل
کر دیا تھا تو میں کہوں گا جاؤ دور ہو جاؤ۔ (تمہارے لئے ہلاکت
اور بربادی ہو)۔

۴۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ
يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَدَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمِ مُؤْمِنِينَ
وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَا قَدْ
رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا
بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ
أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا
لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَيْلٍ دُهُمٍ
بُهُمْ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ
وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لِيَذَادَنَّ رِجَالٌ
عَنْ حَوْضِي كَمَا يَذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أَنَادِيهِمْ
أَلَا هَلُمَّ فَيَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ
سُحْقًا سُحْقًا *

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ

۴۹۳۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دروردی (تحویل) الخلیف بن
موسیٰ النصری، معن مالک، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ والد

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَجْفُونَ۔ بقیہ حدیث اسلمیل بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔

بُرِّ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَمَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِأَجْفُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلْيَدَاذَنْ رَجَالَ عَنْ حَوْضِي *

۴۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ فَرُوخَ أَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ الْجَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ *

(۹۳) بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ *

۴۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَمَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

۴۹۴- قتیبہ بن سعید، خلف بن خلیفہ، ابومالک اشجعی، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تھا اور وہ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے تو اپنے ہاتھ کو لمبا کر کے دھوتے تھے حتیٰ کہ بغل تک دھولیا۔ میں نے عرض کیا ابو ہریرہ یہ کیا وضو ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا اے فروخ کی اولاد (عجمی) تم یہاں موجود ہو۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچا ہے۔

باب (۹۳) شدت اور ہنگامی حالت میں کامل وضو کرنے کی فضیلت۔

۴۹۵- یحییٰ بن ابی ہریرہ، قتیبہ، ابن حجر، اسلمیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس سے گناہ مٹ جائیں اور درجات بلند ہو جائیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا شدت اور سختی کے وقت (۱) کامل طور پر وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنا۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا

(۱) اس سے مراد وہ حالت ہے جس میں پانی کے استعمال سے کچھ تکلیف ہوتی ہو جیسے سخت سردی کا موسم ہو یا نئی نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہو یا

ذکر اللہ وغیرہ کے لئے وضو کرنا یا وضو نہ کرنا وغیرہ۔

انتظار کرتا یہی تمہاری رباط (سرمایہ اور پونجی) ہے۔

۳۹۶۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک (تحویل) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی شعبہ کی روایت میں لفظ رباط نہیں مگر مالک کی روایت میں دومرتبہ مذکور ہے کہ یہی تمہاری رباط ہے اور یہی تمہاری رباط ہے۔

وَكثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ *

۴۹۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ثَنَيْنِ الرِّبَاطِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ *

باب (۹۴) مسواک کی فضیلت اور اس کا اہتمام۔

۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید اور عمر و ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان، ابوالریث، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمانوں پر شاق نہ ہو تا اور زہیر کی روایت میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا انہیں حکم دے دیتا۔

۳۹۸۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابن بشر، مسعر، مقدم بن شرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے، فرمایا مسواک کرتے تھے۔

۳۹۹۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبد الرحمن، سفیان، مقدم بن شرح، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

۵۰۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، غیلان بن جریر معولی، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسواک کا ایک کونا آپ کی زبان پر تھا۔

(۹۴) بَابُ السُّوَاكِ *

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسُّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ *

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بَأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسُّوَاكِ *

۴۹۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَبْدَأُ بِالسُّوَاكِ *

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْرُوفِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَطَرَفُ السَّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ *

۵۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لَيْتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ *

۵۰۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولُوا لَيْتَهَجَّدَ *

۵۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ *

۵۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَدَا هَذِهِ الْآيَةُ فِي آلِ عِمْرَانَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّى بَلَغَ (فَقَيْنَا عَذَابَ النَّارِ) ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى *

(۹۵) بَابُ خِصَالِ الْفِطْرَةِ *

۵۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

۵۰۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، حصین، ابو وائل، حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔

۵۰۲- اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو معاویہ، اعمش، ابو وائل، حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے اٹھ اور تہجد کا ذکر نہ کریں۔

۵۰۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، منصور، حصین، اعمش، ابو وائل، حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔

۵۰۴- عبد بن حمید، ابو نعیم، اسطیع بن مسلم، ابو التوکل، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ آخر شب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر سورہ آل عمران کی یہ آیت اُن فی خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ فَقَيْنَا عَذَابَ النَّارِ (تک) پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے مسواک کی اور وضو کیا پھر کھڑے ہوئے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھ کر وہی آیت پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے، مسواک کی، وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

باب (۹۵) دین کی مسنون باتیں۔

۵۰۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان،

ابن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا فطرت و خصال دین پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور مونچھ کترنا۔

الْمُقَدِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ *

۵۰۶۔ ابو طاہر حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا فطرت پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا اور مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْإِخْتِنَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبِطِ *

۵۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں لینے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف کے بال لینے میں یہ میعاد معین کر دی ہے کہ ہم انہیں چالیس دن سے زائد نہ چھوڑیں۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَظِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وَقْتُ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

۵۰۸۔ محمد بن ثنیٰ، یحییٰ بن سعید، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مونچھیں صاف کرو، داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحَى *

۵۰۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو بکر بن نافع بواسطہ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہمیں مونچھیں صاف کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

۵۰۹۔ وَ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ *

۵۱۰۔ سہل بن عثمان، یزید بن زریج، عمر بن محمد نافع، ابن عمر

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو (بایں طور کہ) مونچھوں کو صاف کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

رُزِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَخْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللَّحَى *

۵۱۱۔ ابو بکر بن اسحق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب، مولیٰ حرقہ، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھیں کتر و او اور داڑھیاں بڑھاؤ اور (اس طرح) آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحَرْقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَزُوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللَّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ *

فائدہ۔ داڑھی کی نسبت احادیث میں امر کے صیغے آئے ہیں اور امام نووی فرماتے ہیں کہ ان کا ورود چار طریقہ پر ہے پھر یہ کہ داڑھی کے لٹکانے اور چھوڑنے کے متعلق حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ فرمادیا گیا جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں اور اسی طرح خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمیشہ داڑھی رکھنا ثابت ہے اور ریش مبارک کا خوب لانی چوڑی ہونا منصوص ہے۔ علامہ منادی نے شرح شمائل ترمذی میں چار روایتیں کیفیت ریش مبارک سے متعلق ذکر کی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سینہ مبارک یہاں تک بھرا ہوا تھا اور کسی روایت میں داڑھی کا کٹنا ثابت نہیں لہذا جب قول داڑھی چھوڑ دینے کا حکم ہے اور فعلاً عظیم و غلیظ رکھنا ثابت ہے اس لئے ائمہ مجتہدین داڑھی رکھنے کے وجوب کے قائل ہیں باوجود اس پر متفق ہونے کے کہ قدر قبضہ سے کم کرنا جائز نہیں، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ابی حنیفہ کے تین قول ذکر کئے ہیں اور اتنی تاکید کی وجہ سے ایک جماعت محدثین کی اس بات کی قائل ہو گئی کہ مدت العرد داڑھی کا کٹنا جائز نہیں۔ در مختار میں ہے محرم علی الرجل قطع لحية کہ آدمی کو داڑھی کٹنا حرام ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قدر قبضہ (مٹھی) داڑھی کا رکھنا واجب قطعی ہوا اور اس مقدار سے کمی حرام ہوئی۔ اور مرتکب حرام اور واجب قطعی کا تارک فاسق ہو اور فاسق وہی ہوتا ہے جو مرتکب گناہ کبیرہ ہو اس لئے باعتبار اصول شریعت ایسا کرنے والا فاسق جاہر ہے اور ایسے شخص کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، زکریا بن زائدہ، مصعب بن شیبہ، طلق بن حبیب، عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں سنت دین ہیں مونچھیں کترنا، داڑھی رکھنا، بغل کے بال لینا، زیر ناف کے بال صاف کرنا اور پانی سے استنجا کرنا، مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں دسویں بات بھول گیا شاید کھلی کرنا ہو۔ وکیع

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكِ وَاسْتِنْشَاقُ

بیان کرتے ہیں اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ سے مراد استنجا کرنا ہے۔

لَمَاءٍ وَقَصُّ الْأُظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ
الْإِبْطِ وَحَقُّو الْعَاثَةَ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا
قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
الْمُضْمَضَةُ زَادَ قَتِيبَةُ قَالَ وَكَيْفَ انْتِقَاصُ الْمَاءِ
يَعْنِي الْإِسْتِنْجَاءَ *

۵۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُوهُ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ *

باب (۹۶) استنجے کا طریقہ۔

باب الْإِسْتِنْجَاءِ *

۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُم نَبِيُّكُمْ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ
فَقَالَ أَحَلُّ لَقَدْ نَهَاكَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ
بَوْلٍ أَوْ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ
مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ *

۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ
قَالَ قَالُوا بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمُكُمْ الْخِرَاءَةَ فَقَالَ أَحَلُّ إِنَّهُ
نَهَاكَ أَنْ تَسْتَنْجِيَ أَحَدًا بِيَمِينِهِ أَوْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ
وَنَهَاكَ عَنِ ارْتَوِثٍ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي
أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ *

۵۱۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش (تحویل) یحییٰ
بن یحییٰ ابو معاویہ اعمش، ابراہیم عبد الرحمن بن یزید، سلمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تمہارے نبی نے تو تمہیں ہر قسم
کی باتیں سکھا دیں حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ تک کے بھی آداب
بتلا دیے۔ انہوں نے کہا جی ہاں ہمیں منع کر دیا گیا ہے کہ ہم
قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف (برجگہ)
منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا
گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔

۵۱۵- محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، منصور ابراہیم،
عبد الرحمن بن یزید، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ ہم سے مشرکین نے کہا کہ ہم تمہارے صاحب (نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتے ہیں وہ تو تمہیں ہر ایک چیز سکھاتے
ہیں حتیٰ کہ پیشاب اور پاخانے کے آداب بھی، سلمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے جواب دیا بے شک آپ نے ہمیں داہنے ہاتھ سے
استنجا کرنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے استنجا کرنے سے منع فرما
دیا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع کر دیا ہے
اور فرمایا ہے کہ (زائد صفائی اس میں ہے کہ) تم میں۔ کوئی
تین پتھروں سے کم استنجا کرے۔

۵۱۶۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحق، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہڈی اور میٹھی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۷۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ (تحويل) یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری، عطاء بن یزید، لیثی، ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پاخانہ پھرنے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو نہ پیشاب (کی حالت) میں نہ پاخانہ میں لیکن مشرق کی طرف رخ کر لویا مغرب کی طرف۔ ابویوبؓ فرماتے ہیں پھر ہم شام میں آئے تو بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے پائے سو ہم قبلہ کی جانب سے منحرف ہو کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے (کہ اگر بیٹھنے میں کوتاہی ہو جائے تو معاف فرمائے)۔

(فائدہ) یہی مذہب علماء احناف کا ہے کہ ہر ایک مقام میں استقبال قبلہ اور استدبار دونوں ممنوع ہیں اور اسی کے قائل ابویوب انصاری، مجاہد، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری اور امام احمد بن حنبل ہیں اور اس ہی کی تائید احادیث صحیحہ سے ہوتی ہے۔

۵۱۸۔ احمد بن حسن بن خراش، عمر بن عبد الوہاب، یزید بن زریع، روح، سہیل، قعقاع، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت کیلئے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت۔

۵۱۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابن سعید، محمد بن یحییٰ اپنے چچا واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی پشت قبلہ کی طرف لگائے ہوئے بیٹھے تھے جب میں نماز پڑھ چکا تو ایک طرف سے ان کی طرف مڑا، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے لوگ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعَرٍ *

۵۱۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بَبُولَ وَلَا غَائِطَ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ عَرَّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّرَفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ *

۵۱۸۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا *

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ كُنْتُ أَصْلُبُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقْيِي فَقَالَ

کہتے ہیں کہ جب حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو اور میں چھت پر چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت کے لئے دوا بیٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔

۵۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسح بن حبان، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حاجت کے لئے شام کی طرف منہ کئے ہوئے اور قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے ہیں۔

۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیشاب کی حالت میں تم میں سے کوئی اپنی پیشاب کی جگہ داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور پاخانہ کے بعد نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

۵۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، ہشام، دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۵۲۳۔ ابن ابی عمر ثقفی، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے، اپنے پیشاب کے مقام کو داہنا ہاتھ لگانے اور ایسے ہی داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدَتْ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَدُنْهَا فَمَا تَقْعُدُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَتَّيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ يَتَّيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا يَتَّيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ *

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ عَلَى يَتَّيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَذِيرَ الْقِبْلَةِ *

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمَسِّكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ *

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَمَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ *

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ *

۵۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو الاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں اور کنگھا کرنے اور جوتہ پہننے میں داہنی ہاتھ کی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

۵۲۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر ایک کام میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے (چنانچہ) جوتا پہننے میں، کنگھا کرنے اور طہارت و پاکی حاصل کرنے میں۔

۵۲۶۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل، ابن جعفر، ابن ایوب، علاء، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو سنت کی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لعنت کی کیا چیزیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ایک تو راستہ میں قضائے حاجت کر دینا دوسرے لوگوں کے سایہ دار مقامات میں قضائے حاجت کرنا (اس سے تکلیف ہوتی ہے اور پھر وہ برا بھدا کہتے ہیں)۔

۵۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے ایک لڑکا بھی گیا جس کے ساتھ بدھنا (لوٹا) تھا وہ لڑکا ہم سب میں چھوٹا تھا اس نے وہ لوٹا ایک پیری کے درخت کے پاس رکھ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی پھر پانی سے استنجا کر کے باہر ہمارے پاس تشریف لائے۔

۵۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع اور غندر، شعبہ (تحویل) محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

۵۲۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ *

۵۲۵۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي نَعْيِهِ وَتَرْجُلِهِ وَطَهُورِهِ *

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَأَيْتَ أَيُّوبُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَمَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَتَّى فِي صَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ *

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِیْضَاءٌ هُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَخَرَحَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ *

۵۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور میرے برابر ایک لڑکا پانی کا ڈول اور برچھی (زمین کھودنے کے لئے) اٹھاتا پھر آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

۵۲۹۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، اسماعیل بن علیہ، روح بن قاسم، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور میں پانی لے کر آتا پھر آپ اس سے استنجا کرتے۔

باب (۹۷) موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔

۵۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور اسحاق بن ابراہیم اور ابو کریب ابو معاویہ (تھیل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابراہیم، ہمام سے روایت ہے کہ جریرؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، جریرؓ سے کہا گیا کہ تم ایسا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے پیشاب فرمایا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ اعمش بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا لوگوں کو یہ حدیث بہت ہی عمدہ معلوم ہوئی اس لئے کہ حضرت جریرؓ سورۃ مائدہ (جس میں وضو کا حکم ہے) کے نازل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔

۵۳۱۔ اسحق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس

الْمُسْنَى وَاللَفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَعَلَامٌ نَحْوِي إِذَاؤُهُ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةٌ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ *

۵۲۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ *

(۹۷) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَانَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هَذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ *

۵۳۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ

فائدہ۔ سورہ مائدہ میں پیردھونے کا حکم ہے اس لئے جواز مسح علی الخفین میں کسی قسم کا شبہ نہیں چنانچہ یہی مسلک تمام علماء کرام کا ہے کہ موزوں پر مسح کرنا سفر و حضر ضرورت اور عدم ضرورت میں ہر وقت جائز ہے اور کسی کا بھی اس میں اختلاف منقول نہیں اور روافض و خوارج کے اقوال کا کوئی اعتبار نہیں، نووی صفحہ ۱۲۲۔ مترجم کہتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے تو اہل سنت والجماعت ہونے کی علامت ہی یہی چیز بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو تمام صحابہ کرامؓ پر فضیلت دی جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں داماد یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے محبت رکھی جائے اور جواز مسح علی الخفین کا قائل ہو۔

(تحویل) محمد بن ابی عمر، سفیان (تحویل) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش سے ابو معاویہ والی حدیث کی طرح منقول ہے۔ باقی عیسیٰ اور سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبد اللہ کے ساتھیوں کو یہ حدیث اچھی معلوم ہوئی اس لئے کہ جریر سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

خَشَرَمَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْهَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَيْسَى وَ سُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ *

۵۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو یحییٰ، اعمش، شفیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ایک قوم کی چراگاہ پر تشریف لائے، آپ نے (گھنٹوں کے درد کی وجہ سے) کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں دور چلا گیا۔ آپ نے فرمایا قریب آجا، چنانچہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب تر آ گیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَى سَبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ أَذْنُهُ فَذَنَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ *

۵۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، جریر، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ پیشاب کے معاملہ میں بہت سختی کیا کرتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کیا کرتے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں سے جب کسی کے بدن کو پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس مقام کو قینچیوں سے کاٹ ڈالتے تھے۔ (حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر) فرمایا میری خواہش ہے کہ اگر تمہارے ساتھی (ابو موسیٰ) اتنی سختی نہ کرتے تو اچھا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے دیوار کے پیچھے آپ کھڑے ہوئے جس طرح کہ تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے پھر پیشاب کیا میں دور ہٹا مجھے آپ نے اشارہ سے بلایا، میں آکر آپ کی ایڑیوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ آپ فارغ ہو گئے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى يُشَدُّ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيطِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوْ دِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدُّ هَذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى فَأَتَى سَبَاطَةَ حَلَفَ حَابِطٌ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَدَتْ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ *

۵۳۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعد (تحویل) محمد بن ریح بن المہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر، عروہ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے (چنانچہ) مغیرہ ایک لونے میں پانی لے کر آپ کے ساتھ ہوئے۔ جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ پر (وضو کے لئے) پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا اور ابن ربیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے۔

۵۳۵۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے چہرہ دھویا اور سر کا مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو الاحوص، اشعث، اسود بن ہلال، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا (آپ مکان پر سے) اترے اور اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر تشریف لائے میرے پاس ایک برتن تھا میں نے آپ پر اس سے پانی ڈالا، آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے فرمایا مغیرہ پانی کا برتن لے لے، میں نے لے لیا اور آپ کے ساتھ ہولیا، آپ (مجھے جھوڑ کر) چلے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر حاجت سے فراغت کے بعد تشریف لائے اور آپ ایک شای جب پہنے ہوئے تھے جس کی آستینیں تنگ تھیں، آپ نے اپنی آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا مگر تنگی کی بناء پر نہ نکل سکا تو پھر آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لیا۔ میں نے وضو کے لئے پانی ڈالا، آپ نے نماز کیلئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُعِيزَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَنَوَضًا وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتَّى *

۵۳۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ *

۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فَنَوَضًا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ *

۵۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُعِيزَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ حُبَّةٌ شَامِيَةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَّ عَلَيْهِ فَنَوَضًا وَضَوْعًا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى *

۵۳۸۔ اسحق بن ابراہیم اور علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آیا اور آپ (وضو کے لئے) پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر چہرہ کو دھویا اس کے بعد ہاتھوں کو دھونا چاہا جبہ تنگ تھا دونوں ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکال کر دھویا، سر پر مسح اور موزوں پر مسح کیا اس کے بعد ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۵۳۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسطہ والد، زکریا، عامر، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے، میں نے کہا جی ہاں، آپ سواری پر سے اترے اور چل دیئے۔ یہاں تک کہ اندھیری رات میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر لوٹ کر آئے تو میں نے (وضو کے لئے) ذول سے پانی ڈالا۔ آپ نے چہرہ دھویا اور آپ ایک اونٹنی جبہ پہنے ہوئے تھے تو آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکال سکے اس لئے آپ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا، پھر میں آپ کے موزے نکالنے کے لئے جھکا، آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے انہیں پاکی پر پہنا ہے اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۰۔ محمد بن حاتم، اسحق بن منصور، عمر بن ابی زائدہ، شعبی، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ مغیرہ نے آپ سے (موزے اتارنے کے متعلق) کہا آپ نے فرمایا میں نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہے۔

۵۳۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ تَفَقَّيْتُ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجَبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ فغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا *

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ فَقَالَ لِي أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَزَلَّ عَنْ رِجْلَيْهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَيْنَيْهِ جَبَّةً مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجَبَّةِ فغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خَفِيَّهُ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا *

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَوَضًا وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ *

۵۴۱۔ محمد بن عبد اللہ بن یزید بن زریج، یزید بن زریج، حمید طویل بکر بن عبد اللہ مزی، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے، اور میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا، جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے، میں پانی کا ایک بدھنلے کر آیا (۱)، آپ نے ہاتھوں کو دھویا اور چہرہ دھویا پھر جبہ میں سے ہاتھوں کو نکالنا چاہا تو جبہ کی آستینیں تنگ ہو گئیں۔ آپ نے نیچے سے ہاتھ کو نکال اور جبہ کو اپنے شانوں پر ڈال دیا اور آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور پھر پیشانی و عمامہ اور موزوں پر مسح کیا اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا جب جماعت اور قوم میں پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، عبد الرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے ایک رکعت ہو چکی تھی عبد الرحمن بن عوف کو محسوس ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو وہ پیچھے ہٹے لگے، آپ نے اشارہ سے روک دیا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے رہ گئی تھی وہ پوری کی۔

۵۴۲۔ امیہ بن بسطام، محمد بن عبد اللہ علی، معمر، بواسطہ والد، بکر بن عبد اللہ، ابن المغیرہ، مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر اور سر کے اگلے حصہ اور عمامہ پر (سر کے ساتھ میں) مسح کیا۔

۵۴۳۔ محمد بن عبد اللہ علی، معمر بواسطہ والد، بکر، حسن، ابن المغیرہ، مغیرہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۵۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ عَنْ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَتْ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُ الْحَبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ وَأَلْقَى الْحَبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خَفْيَيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحْسَسَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْرَمًا إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَمْتُ فَرَكَعْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْتَنَا *

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَمَقَدَّمَ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ *

۵۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) وضو میں دوسرا صرف وضو کا پانی لا کر دے تو کوئی حرج ہی نہیں ہے اور اگر اس طریقے سے ہو کہ دوسرا شخص پانی بھی ڈالے تو یہ خلاف اولیٰ ہے اور اگر دوسرا پانی بھی ڈالے اور اعضا بھی دھوئے تو بغیر عذر کے مکروہ ہے۔

بِمَنْثِهِ *

۵۴۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التِّيمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَكَرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ *

۵۴۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بَلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى حَدَّثَنِي الْحَكَمُ حَدَّثَنِي بَلَالٌ *

۵۴۶- وَحَدَّثَنِيهِ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُسْنَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۹۸) بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

۵۴۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْيِمَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۵۴۴- محمد بن بشار، محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید، تیمی، بکر بن عبد اللہ، حسن، ابن المغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور پیشانی و صافہ اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو معاویہ (تحویل) اسحق، عیسیٰ بن یونس، اعمش، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کعب بن عجرہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔ عیسیٰ بن یونس کی روایت میں عن بلال کے بجائے حدثنی بلال موجود ہے۔

۵۴۶- سوید بن سعید، علی بن مسمر، اعمش سے حسب سابق روایت منقول ہے مگر اس میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

باب (۹۸) موزوں پر مسح کرنے کی مدت۔

۵۴۷- اسحق بن ابراہیم حنظلی، عبد الرزاق، ثوری، عمرو بن قیس ملائی، حکم بن عتیہ، قاسم بن مخیرہ، شریح سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موزوں کا مسح دریافت کرنے کے لئے آیا، انہوں نے جواب دیا تم علی بن ابی طالب سے دریافت کرو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن تین رات اور

مقیم کے لئے ایک دن ایک رات متعین کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سفیان (ثوری) جس وقت عمر و کا تذکرہ کرتے تو ان کی تعریف فرماتے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں جمہور علماء کا یہی مسلک ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ و شافعیؒ اور احمدؒ نووی ص ۱۳۵ جلد ۱۔

۵۴۸۔ اسحق بن زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی اسیر، حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۵۴۹۔ زہیر بن حرب، ابو معاویہ، اعمش، حکم، قاسم ابن خمر، شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ اس مسئلہ میں مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں، چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی۔

باب (۹۹) ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

۵۵۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان، علقمہ ابن مرمر (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، علقمہ بن مرمر، سلیمان بن بریدہ، بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج آپؐ نے وہ کام کیا جو کبھی نہیں کیا تھا، آپؐ نے فرمایا عمرؓ، میں نے قصد ایسے کیا۔

وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنَى عَلَيْهِ *

۵۴۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۵۴۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَبِّمَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَتْ إِنَّتِ عَيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمَ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۹۹) بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ *

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْأَلْفُظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمَلًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ *

(فائدہ) امام نووی شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ ایک وضو سے باجماع علماء کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

باب (۱۰۰) تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا مکروہ ہے۔

(۱۰۰) بَاب كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكُ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسِّهَا ثَلَاثًا *

۵۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، خالد، عبد اللہ بن شقیق، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ دھوئے (۱) اس لئے کہ اسے معلوم ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوئے (۱) اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۵۵۱ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغُوسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ *

۵۵۲۔ ابو کریب، ابو سعید لیث، وکیع، (تحویل) ابو معاویہ، اعمش، ابو زرین، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمولی الفاظ کے رد و بدل کے ساتھ یہی روایت منقول ہے۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِذَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَرِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ وَكَيْعٍ قَالَ يَرْفَعُهُ بِمِثْلِهِ *

۵۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۵۵۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۵۵۴۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو الزہیر، جابر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی بیدار ہو تو

۵۵۴ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّهَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ

(۱) ہاتھوں پر نجات لگنے کا یقین نہ ہو تو سوکراٹھنے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت مازمی نہیں اولیٰ اور بہتر ہے۔ اسی طرح تین مرتبہ دھونے کا حکم بھی اس لئے ہے کہ عام طور پر نجاست زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونے سے زائل ہو ہی جاتی ہے۔

اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے اسے تین مرتبہ دھوئے
اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرۃ الحزازی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ
(تحویل) نصر بن علی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، ابوہریرہ۔
(تحویل)، ابوالکریم، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، علاء بواسطہ
والد، ابوہریرہ۔

(تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہم، ابن منہ،
ابوہریرہ۔

(تحویل) محمد ابن حاتم، محمد بن بکر۔

(تحویل) طوائفی اور ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریر، زیاد،
ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تمام روایتیں نقل کرتے ہیں اور
ان سب میں صرف دھونے کا تذکرہ ہے، تین مرتبہ کا تذکرہ
کسی کی روایت میں نہیں، سوائے جابر ابن اسمیہ، ابو سلمہ،
عبدالرحمن بن شقیق ابوصالح اور ابوزین کہ ان کی روایات
میں تین مرتبہ کا تذکرہ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُغْرِغْ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ
يَدَهُ فِي إِبْنَائِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ *

۵۵۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ
يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَازِزِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح
وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ
مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُسَبِّحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا
جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ ثَابِتٍ
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ فِي رَوَايَتِهِمْ جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَقُولُ حَتَّى
يُغْسِلَهَا وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ ثَلَاثًا إِلَّا مَا قَدَّمْنَا
مِنْ رَوَايَةِ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ وَأَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ فَإِنَّ فِي
حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ *

(۱۰۱) بَابُ حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ *

۵۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُسْهَرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ
فِي إِنَاءٍ أَحَدَكُمْ فَلْيُغْرِغْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ *

باب (۱۰۱) کتے کا جھوٹا اور اس کا حکم۔

۵۵۶۔ علی بن حجر سحدی، علی بن مسہر، اعمش، ابوزین،
ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے
برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو بہاد اور برتن کو سات مرتبہ
(استحباً) دھو لو۔

۵۵۷۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں بہانے کا تذکرہ نہیں۔

۵۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کتاب میں سے کسی کے برتن میں سے پی جائے تو اسے سات مرتبہ (احتیاطاً) دھو ڈالو۔

۵۵۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے برتنوں کی پاکی جس وقت کہ اس میں کتاب منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دلو پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

۵۶۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عائشہ میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے برتنوں کی پاکی جس وقت کہ اس میں کتاب منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھو لو۔

(فائدہ) تمام علماء کا یہ مسلک ہے کہ کتنے کاجوٹا نجس ہے اور دارقطنی اور حمادی میں ابو ہریرہ سے تین مرتبہ دھونا منقول ہے اس لئے علماء احناف وجوب تین مرتبہ کے قائل ہیں کہ اس سے دھونے میں کمی کرنا کسی حال میں بھی درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، ابوالتیاح مطرف بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کیا حال ہے ان کتوں کا، اس کے بعد شکاری کتے اور غلہ کے کتے کی اجازت دے دی (بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتابالا جائے) اور فرمایا جب کتاب کسی برتن میں منہ

۵۵۷۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فَمِثْرُهُ *

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الرِّزَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكُتُبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ *

۵۵۹۔ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورُ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكُتُبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالْثَرَابِ *

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورُ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكُتُبُ فِيهِ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ *

۵۶۱۔ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكُتَابِ ثُمَّ قَالَ مَا نَالَهُمْ وَنَالُ الْكِتَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كُلِّ الصَّيْدِ وَكُلِّبِ الْعَنْمِ وَقَالَ

ڈال دے تو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔

۵۶۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید (تحویل) محمد بن ولید، محمد بن جعفر شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر یحییٰ کی روایت میں کچھ زیادتی ہے کہ بکریوں کی حفاظت کا کتا اور شکاری اور ایسے ہی کھیتی کا کتا ان کی اجازت دی ہے اور یہ زیادتی یحییٰ کی روایت کے علاوہ کسی اور روایت میں نہیں ہے۔

باب (۱۰۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔

۵۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، (تحویل) قتیبہ، لیث، ابو الزبیر جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

۵۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہرگز کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں غسل شروع کر دے۔

۵۶۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہام بن منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے ہوئے پانی میں جو کہ جاری نہ ہو اس میں پیشاب مت کر کہ پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

إِذَا وَلَغَ الْكُتْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفَرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التَّرَابِ *

۵۶۲۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مِنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذَكَرَ الزَّرْعَ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيَى *

(۱۰۲) بَابُ النِّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ *

۵۶۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ *

۵۶۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ *

۵۶۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ *

(فائدہ) ٹھہرے ہوئے پانی میں خواہ وہ کتنا ہی ہو پیشاب پانچ نہ حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ *

۵۶۶- وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ حُسٌّ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَوَلَّاهُ تَوَلَّاهُ *

(۱۰۴) بَابُ وَجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النِّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْأَرْضَ تَطْهَرُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى حَفْرِهَا *

۵۶۷- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَلَا تَزُرْمُوهُ قَالَ فَمَّا فَرَّغَ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ *

۵۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ الدَّرَّاورِدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ

باب (۱۰۳) ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت۔

۵۶۶- ہارون بن سعید اہلی، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن ائج، ابوالساب، مولی ہشام بن زہرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنابت (ناپاکی) کی حالت میں کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے۔ حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا ابوہریرہؓ تو پھر کیا کرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاتھوں (یا کسی اور چیز سے) پانی لے کر غسل کرے۔

باب (۱۰۴) مسجد میں جس وقت نجاست وغیرہ لگ جائے تو اس کا دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے، کھودنے کی کوئی حاجت نہیں۔

۵۶۷- قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبویؐ میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ (اسے مارنے کے لئے) اٹھے، آپؐ نے فرمایا اس کے پیشاب کو مت بند (ا) کرو، جب وہ پیشاب کر چکا تو پانی کا ایک ڈول منگا کر اس کے پیشاب پر بہادیا۔

۵۶۸- محمد بن یحییٰ، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن سعید الانصاری (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، دراوردی، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن مدنی، یحییٰ بن سعید، انس بن مالک نقل کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد کے کونے میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام نے شور مچایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو جب وہ پیشاب سے فارغ ہو

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اسے مت روکو اس لئے کہ مسجد تو ناپاک ہو ہی گئی تھی اب اسے روکتے تو احتمال تھے یہ تو وہ درمیان میں ہی پیشاب روک لیتا اس سے اس کو نقصان ہوتا یہ وہ پیشاب چاری رکھتا تو اس سے مزید جگہوں کے ناپاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ قَبَالَ فِيهَا
فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُنُوبٍ فَصُبَّ عَلَى بَوْلِهِ *

(فائدہ) نماز کا وقت قریب تھا اور دن میں یہ واقعہ پیش آیا اس نے آپ نے فوری طور پر پانی بہا دینے کا حکم فرمایا۔ ورنہ امین عمر کی روایت میں اس چیز کا ثبوت موجود ہے کہ خشک ہونے کے ساتھ زمین پاک ہو جاتی ہے۔

۵۶۹۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، اسحق بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہنے لگے رک جاک جا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پیشاب مت رو کو جانے دو، چنانچہ سب نے اسے چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو بدایا اور فرمایا کہ یہ مسجد میں پیشاب اور دیگر نجاست کے مائع نہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اور نماز اور قرآن کریم پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں او کما قال۔ پھر جماعت میں سے ایک شخص کو حکم دیا وہ ایک ڈول پانی کا لایا اور اس پر بہا دیا۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّ إِسْحَاقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكَوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدُ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ *

باب (۱۰۵) شیر خوار بچے کے پیشاب کو کس طرح دھونا چاہئے۔

(۱۰۵) بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرُّضِيعِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ *

۵۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، عبد اللہ بن نمیر، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لاتے، آپ ان کے لئے دعا کرتے اور ان پر ہاتھ پھیرتے اور کچھ چبا کر ان کے منہ میں دیتے۔ ایک لڑکا ان کے پاس لایا گیا اس نے

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرُكُ عَلَيْهِنَّ

وَيُحْكُمُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ
فَاتَّبَعَهُ نَوْلُهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ *

آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا اور
اسے خوب (اچھی طرح مل کر) دھویا نہیں۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ لڑکے کے پیشاب کے دھونے میں اتنی شدت نہیں کی جاتی ہاں لڑکی کے پیشاب کو خوب اچھی
طرح دھونا واجب ہے۔

۵۷۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ
قَبَالَ فِي حَجَرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ *

۵۷۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دودھ پیتا بچہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اس نے آپ کی گود
میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس جگہ ڈال دیا۔

۵۷۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ *

۵۷۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ
ابن نمیر والی روایت کی طرح منقول ہے۔

۵۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ
يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجَرِهِ قَبَالَ قَالَ فَلَمْ
يَرِدْ عَلَى أَنْ نَضْحَ بِالْمَاءِ *

۵۷۳۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن
عبد اللہ، ام قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا لے کر آئیں جو
ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود
میں بٹھلادیا، اس نے پیشاب کر دیا، آپ نے فقط اس پر پانی بہا
دیا۔

۵۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ
بُنْ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِذُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ *

۵۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن
حرب، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول
ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے پانی منگایا اور اس پر
چھڑک دیا۔

۵۷۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ
أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ
وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ
عُكَّاشَةَ بِنْتِ مِخْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خَزِيمَةَ

۵۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن زید ابن شہاب،
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ام
قیس بنت محسن نے جو ان مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ
ابن محسن کی بہن تھیں، مجھ سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک بچے کو لے کر آئیں جو کھانا
نہیں کھاتا تھا، اس بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود

میں پیشاب کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور اسے کپڑے پر ڈال دیا اور کپڑے کو خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔

باب (۱۰۶) منی کا حکم۔

۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، ابو معشر، ابراہیم، علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص رات کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر اتر اوج کو اپنا کپڑا دھونے لگا، حضرت عائشہ نے فرمایا تجھے کافی تھا کہ اگر منی دیکھی تھی تو صرف اسی جگہ کو دھو ڈالتا اور اگر نہیں دیکھی تھی تو پانی چاروں طرف چھڑک دیتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی (کیونکہ وہ خشک ہوا کرتی تھی) پھر آپ اسی کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۷۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ والد، اعمش، ابراہیم، اسود اور ہمامؓ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں (خشک) منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

۵۷۸۔ قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن حسان (تحویل)، اسحق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، ابو معشر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، مغیرہ، (تحویل)، محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، مہدی بن مہدی، واصل احدب (تحویل) محمد بن حاتم، اسحق بن منصور، اسرائیل، منصور، مغیرہ ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منی کھرچنے کے بارے میں ابو معشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

قَالَ أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِنَ لَهَا لَمْ يَتَّبِعْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجَرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسًّا *

(۱۰۶) بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ *

۵۷۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْحَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُحَرِّثُ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحَتْ حَوْلَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكًا فَبَصَّنِي بِهِ *

۵۷۷۔ وَحَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ

وَمُغِيرَةَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي
مَعْشَرٍ *

۵۷۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ
عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۵۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ
أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ
الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا
أَنْصُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ *

۵۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ رِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
كَرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ
كُنْهُمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهَذَا السَّنَادِ أَمَّا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بَشْرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ
الْمَنِيَّ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَبِ
حَدِيثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ أُغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۸۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَوَّاسٍ الْحَنْفِيُّ أَبُو
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ
عَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ
كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبِي
فَغَسَّسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي حَارِيَةً لِعَائِشَةَ

۵۷۹- محمد بن حاتم، ابن عیینہ، منصور، ابراہیم، ہمام حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایتوں کی طرح
حدیث منقول ہے۔

۵۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عمرو بن میمون سے
روایت ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے دریافت کیا کہ اگر
منی کپڑے میں لگ جائے تو منی کو دھو ڈالے یا کپڑے کو دھو
دے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی کو
دھو ڈالتے پھر اسی کپڑے میں نماز کو تشریف لے جاتے اور میں
دھونے کا نشان آپ کے کپڑے پر دیکھتی رہتی تھی۔

۵۸۱- ابوکامل ححدری، عبدالواحد بن زیاد، (تحویل) ابن
مبارک اور ابن ابی زائدہ، عمرو بن میمون سے اسی سند کے
ساتھ روایت منقول ہے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت میں بشر
کی روایت کی طرح الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کپڑے سے منی کو دھو ڈالتے تھے، اور ابن مبارک اور
عبدالواحد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔

۵۸۲- احمد بن حواس حنفی، ابوعاصم، ابوالاحوص، شیبہ بن
عرقدہ، عبد اللہ بن شہاب خولانی سے روایت ہے کہ میں
حضرت عائشہ کے پاس اترا، مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو گیا،
میں نے انہیں پانی میں ڈبو دیا، حضرت عائشہ کی ایک باندی نے
یہ چیز دیکھ لی اور ان سے بیان کر دی، حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے میرے پاس کہلا بھیجا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ خواب میں میں نے وہ چیز دیکھی جو سونے والا دیکھتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کپڑوں میں تو نے کچھ اثر پایا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا اگر کپڑوں میں کچھ دیکھتا تو اس کا ہی دھو ڈالنا کافی تھا اور میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے سوکھی مٹی اپنے ناخنوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

(فائدہ) مٹی ناپاک ہے اگر خشک ہو تو کھرچنے اور رگڑنے ورنہ دھونے سے پاک ہو جاتی ۱۲

باب (۱۰۷) خون نجس ہے اور اسے کس طرح دھونا چاہئے۔

۵۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ، فی طہ، اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ کیا کرے، آپؐ نے فرمایا پہلے اسے کھرچ ڈالے اور پھر پانی میں ڈال کر دھو ڈالے اس کے بعد اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

۵۸۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، (تحویل) ابو الطاہر، ابن وہب یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، مالک بن انس، عمرو بن حارث، ہشام بن عروہ سے یہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح منقول ہے۔

باب (۱۰۸) پیشاب ناپاک ہے اور اس کی چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے۔

۵۸۵۔ ابو سعید الخدری اور ابو کریب، محمد بن علاء، اسحق بن ابراہیم، وکیع، اعمش، مجاہد، حاکم، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

فَأَحْرَقَهَا فَمَعَتْتَ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بَثْوَيْنِكَ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ قَالَتْ هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَأَحْكُهُ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظَفَرِي *

باب نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةُ غَسْبِهِ *

۵۸۳ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحْتُهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ *

۵۸۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ *

باب الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الْاسْتِبْرَاءِ مِنْهُ *

۵۸۵ - حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزردو قبروں پر سے ہوا، فرمایا ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گنہ کی بنا پر (ان کے گمان میں) عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان میں سے چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگائی اور اسے چیر کر دو کیا۔ ہر ایک کی قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِاللَّيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ فَذَعَا بَعْصِيْبَ رَطْبٍ فَشَقَّهَ بَاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَسَا *

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَنْبَحُ بِحَمِيهِ عَمَاءُ محققین کا یہ قول ہے کہ یہ آیت عام ہے اور ہر ایک چیز تسبیح کرتی ہے اور بعض نے کہا کہ ہر ایک چیز اپنی صورت اور سیرت اور اوصاف اور تاثیرات کی وجہ سے اپنے صالح کی قدرت پر دلالت کرتی ہے اور یہی اس کی تسبیح ہے ہذا ان شروخ کی تسبیح کی وجہ سے ان کا عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

۵۸۶۔ احمد بن یوسف از دی، معنی بن اسد، عبد الواحد، سیمان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ معمولی الفاظ کے تبدیل کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْإِرْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْنَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَتِرُهُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبُؤْسِ *

باب (۱۰۹) ازار کے ساتھ حائضہ عورت سے مباشرت کرنا۔

(۱۰۹) بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ *

۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار (تہ بند) باندھنے کا حکم دیتے پھر اس سے مباشرت کرتے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يَبَاشِرُهَا *

(فائدہ) آپ جماع نہ فرماتے کیونکہ حیض میں جماع کرنا اہل اسلام کے ہاں حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے اور اگر کوئی شخص اسے حلال جانے تو وہ کافر اور مرتد ہے یہی مسلک مالک، امام ابو حنیفہ اور احمد و شافعی، عطاء ابن ابی ملیکہ، شعبی، نجفی، کچو، زہری، ابوالنکاح ہے۔ (منہاج صفحہ ۱۴۱، فتح الملہم صفحہ ۳۵۶۔

۵۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شعبانی (تحویل) علی

۵۸۸ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابواسحق، عبدالرحمن اسود، بواسطہ واد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تہ بند باندھنے کا حکم فرماتے جس وقت حیض کا خون جوش مارتا ہوتا، پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ تم میں سے کون اپنی خواہشات پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا۔

۵۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عیسیٰ بن عبد اللہ بن شداد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے حیض کے زمانہ میں ازار کے اوپر سے مباشرت فرمایا کرتے تھے۔

باب (۱۱۰) حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔

۵۹۰۔ ابوالظاہر، ابن وہب، مخرمہ (تحویل)، ہارون ابن سعید ابی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ والد، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی اور میرے اور آپ کے درمیان صرف ایک کپڑا حائل ہوتا۔

۵۹۱۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی دفعۃً مجھے حیض آگیا تو میں کھسک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے حیض آگیا ہے، میں نے عرض

عَبِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عَيْبِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْقَفْطُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتِرَ فِي فَوْرٍ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ * وَسَمَّ يَمْلِكُ إِرْبَهُ *

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِرَارِ وَهُنَّ حَيْضٌ *

(۱۱۰) بَابُ الْإِاضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ *

۵۹۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ مَعِي وَأَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ *

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ

کی جی ہاں، آپؐ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا، پھر میں آپؐ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔

باب (۱۱۱) حائضہ عورت اپنے شوہر کا سر دھو سکتی اور کنگھا کر سکتی ہے اور یہ کہ اس کا جھوٹا پاک ہے اور اسی طرح اس کی گود میں تکیہ لگا کر بیٹھنا اور قرآن کریم پڑھنا درست ہے۔

۵۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف فرماتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اس میں (حالت حیض میں) کنگھی کر دیتی اور آپؐ حاجت انسانی (پیشاب وغیرہ) کے علاوہ اور کسی چیز کے لئے (حالت اعتکاف میں) گھر میں تشریف نہ لاتے۔

۵۹۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رحم، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبد الرحمن، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ جب میں (اعتکاف) میں ہوتی تو گھر میں حاجت کے لئے جاتی چلتے چلتے جو بیمار ہوتا اسے بھی دریافت کر لیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رہتے ہوئے (اعتکاف کے زمانہ میں اپنا سر (کھڑکی میں سے) میری طرف کر دیتے، میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپؐ زمانہ اعتکاف میں حاجت کے علاوہ اور کسی ضرورت کے لئے گھر نہ تشریف لے جاتے۔

۵۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حِیْضَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخِمِيَّةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِمَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْخَنَابَةِ *

(۱۱۱) بَابُ حَوَازِ غَسَلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُورِهَا وَالتَّكَاةِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ *

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأَرْجُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْإِنْسَانِ *

۵۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بَنَاتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَرَّةٌ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَنِّي رَأْسُهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ *

۵۹۴۔ وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے زمانہ میں اپنا سر مسجد سے میری طرف نکال دیا کرتے تھے اور میں آپ کا سر دھویا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

۵۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیمہ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے نزدیک کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی اور پھر میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی در آنحالیہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۵۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، منصور، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں حیض کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھودیا کرتی تھی۔

۵۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ثابت بن عبید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مسجد سے جائے نماز اٹھا دے، میں نے عرض کیا میں حائضہ ہوں، آپ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۵۹۸۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، حجاج بن عیینہ، ثابت بن عبید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے جائے نماز اٹھانے کا حکم دیا، میں نے جواب دیا میں تو حائضہ ہوں، آپ نے فرمایا اٹھا دے حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِيهِ وَأَنَا حَائِضٌ *

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْمَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأَرْجُلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ *

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ *

۵۹۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوليني الخُمرةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ *

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَاولَهُ الْخُمرةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ تَنَاولِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ *

۵۹۹۔ زہیر بن حرب، ابو کمال، محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کيسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں آپؐ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے کپڑا اٹھا دے، انہوں نے جواب دیا میں حائضہ ہوں، آپؐ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کپڑا اٹھا دیا۔

۶۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، مسعر و سفیان، مقدم بن شریح بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی پیتی تھی اور پھر پانی پی کر وہی برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپؐ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتے حادانکہ میں حائضہ ہوتی اور اسی طرح میں ہڈی نوچتی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپؐ اسی جگہ منہ لگاتے (اور نوچتے)، زہیر نے پانی پینے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۶۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبد الرحمن مکی، منصور، بواسطہ والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگا کر بیٹھتے اور قرآن پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی۔

۵۹۹۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَوِّلِينِي الثَّوبَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ فَنَاولَتْهُ *

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوَلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعْرِقُ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوَلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ *

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّئُ فِي جِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

۶۰۲۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي

۶۰۲۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو اسے نہ اپنے ساتھ کھاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپؐ سے یہ بات دریافت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ یعنی آپؐ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپؐ فرمادیجئے حیض پلیدی ہے تو عورتوں سے حیض کے زمانہ میں جدا رہو، رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ تمام کام کرو، یہ خبر یہود کو پہنچی تو انہوں نے کہا یہ شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری ہر بات میں مخالفت کرنا چاہتا ہے، (استغفر اللہ) یہ سن کر اسید بن خضیر اور عباد بن بشر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کیا کہتے ہیں پھر ہم حاضر عورتوں سے جماع ہی کیوں نہ کر لیا کریں، یہ سنتے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا حتیٰ کہ ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ آپ کو ان دونوں حضرات پر غصہ آیا ہے۔ وہ اٹھ کر باہر نکل گئے، اتنے میں آپ کو کسی نے تحفہ کے طور پر دودھ بھیجا تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو بلا بھیجا اور دودھ پلایا، تب ان صحابہ کو معلوم ہوا کہ غصہ ان کے اوپر نہ تھا (بلکہ یہود کی باتوں پر تھا)۔

باب (۱۱۲) مذی کا حکم۔

۶۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، ہشیم، اعمش، منذر بن یعلیٰ، ابن حنفیہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا اپنی شرم گاہ کو دھوئے اور پھر وضو کرے۔

۶۰۴۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سلیمان، منذر، محمد بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے متعلق سوال کرتے ہوئے شرم آئی چنانچہ میں نے مقداد کو حکم دیا، انہوں نے آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا اس میں وضو واجب ہے۔

(المحیی) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَنَعَ ذَلِكَ الْيَهُودُ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أَسِيدُ بْنُ خُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشَرَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا *

(۱۱۲) بَابُ الْمَذْيِ *

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهَشِيمٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى وَيُحْكِي أَبُو يَعْلَى عَنْ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً وَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ *

۶۰۴۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ اتَّوَضَّأُ *

۶۰۵۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ والد، سلیمان بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے مقداد بن اسود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزی جو کہ انسان سے نکلتی ہے اس کے متعلق دریافت کرنے کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر لو اور اپنی شرم گاہ دھو ڈالو۔

۶۰۵ - وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَرْسَلْنَا الْمُقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنْصَحَ فَرَجَحَتْ *

فائدہ۔ امام ابو حنیفہ شافعی اور احمد اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نووی)

باب (۱۱۳) نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ اور چہرہ کا دھونا۔

(۱۱۳) بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ *

۶۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، وکیع، سفین، سلمہ ابن کہیل، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے، قضائے حاجت فرمائی اور چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سو گئے۔

۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ *

باب (۱۱۴) جنبی کو بغیر غسل کے سونا جائز ہے مگر کھاتے پیتے اور سوتے اور صحبت کرتے ہوئے شرم گاہ کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے۔

(۱۱۴) بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُحَامِعَ *

۶۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ تميمی، محمد بن ریح، لیث، (تحویل)، قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے تو سونے سے قبل نماز کے طریقہ پر وضو کر لیتے۔

۶۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ *

۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور وکیع اور غندر، شعبہ، حکم ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَوَكَيْعٌ وَغَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح وضو کرتے۔

۶۰۹۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر (تحویل) عبید اللہ ابن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، ابن ثنیٰ نے اپنی روایت بواسطہ حکم اور ابراہیم نقل کی ہے۔

۶۱۰۔ محمد بن ابی بکر مقدمی اور زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو بکر بواسطہ ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سونا چاہے، آپؐ نے فرمایا ہاں وضو کر کے سو جائے۔

۶۱۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی ہم میں سے جنابت کی حالت میں سونا چاہے آپؐ نے فرمایا ہاں وضو کر کے سو جائے اور جس وقت چاہے غسل کرے۔

۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ انہیں رات جنابت ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا وضو کر لو اور شرم گاہ کو دھو کر سو جاؤ۔

۶۱۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، معاویہ بن صالح، عبد اللہ ابن ابی

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ *

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ *

۶۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَلْفَطُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْرُقْدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ *

۶۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّأَ ثُمَّ لِيَنَامَ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ *

۶۱۲۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ *

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْحَذَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قُلْتُ أَنْ يَبَامَ أَمْ يَبَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرَبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً *

قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا، پھر حدیث بیان کی حتیٰ کہ میں نے دریافت کیا کہ آپ حالت جنابت میں کیا کرتے تھے، کیا سونے سے قبل غسل فرماتے یا غسل کئے بغیر سو جیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کرتے پھر سو جاتے اور کبھی وضو فرماتے اور پھر سوتے، میں نے کہا الحمد للہ کہ جس نے ہر ایک کام میں سہولت رکھی ہے۔

۶۱۴- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۶۱۴- زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی (تحویل) ہارون ابن سعید انبلی، ابن وہب، معاویہ بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۶۱۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُتِبَهُمْ عَنْ عَصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْنُهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَيَتَوَضَّأُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا وَقَالَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ *

۶۱۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (تحویل) ابو کریب ابن ابی زائدہ، (تحویل) عمرناقد اور ابن نمیر، مروان بن معاویہ فزاری، عاصم، ابوالتوکل، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی ساتھ صحبت کرے اور پھر دوبارہ کرنا چاہے تو (پہلے) وضو کرے۔

۶۱۶- وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْخَرَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ نُكَيْرٍ الْحَدَّاءَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَنِ نِسَائِهِ يَغُسُّ وَيُجِدِّ *

۶۱۶- حسن بن احمد بن ابی شعیب خرائی، مسکین بن بکیر، شعبہ، ہشام بن زید، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی غسل سے ہوتے۔

(فائدہ) احادیث کے مضامین پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ یہ سب شکلیں درست ہیں (نووی)

باب (۱۱۵) عورت پر منی نکلنے کے بعد غسل واجب ہے۔

۶۱۷۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، اسحق ابن طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو کہ اسحق کی دادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں، ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر عورت سونے کی حالت میں ایسا دیکھے جیسا کہ مرد دیکھتا ہے اور پھر وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ام سلیم تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، آپ نے (یہ سن کر بطور شفقت) فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہاں اس حالت میں عورت غسل کرے۔

۶۱۸۔ عباس بن ولید، یزید بن زریع، سعید، قتادہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت خواب میں دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے شرم آئی اور میں نے کہا ایسا بھی ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا بھی ہوتا ہے ورنہ پھر بچہ عورت سے کیوں مشابہ ہوتا ہے، مرد کا نطفہ گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پتلا زرد پھر جو اوپر جاتا ہے یا سبقت لے جاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۱۹۔ داؤد بن رشید، صالح بن عمر، ابومالک، اشجعی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت خواب میں دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا اگر اس سے

(۱۱۵) بَابُ وَجُوبِ الْغَسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا *

۶۱۷۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ فَضَحَّتِ النِّسَاءُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرَبَّتْ يَمِينُكَ نَعَمْ فَلْتَعْتَسِلْ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ *

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتَعْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ وَهَلْ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَمَنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَيْظٌ أَبْيَضٌ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيْهَمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ *

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْنٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

وہی چیز نکلے جو کہ مرد سے نکلتی ہے تو غسل کرے۔

يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَتَغْتَسِلُ *

۶۲۰- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا اخْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْعَمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ تَرَبَّتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُتَشَبَّهَا وَلَدَهَا *

۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَهْوَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَرَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحَّتِ النِّسَاءُ *

۶۲۲- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ أُمُّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أَفْ لَكَ أَرَى الْمَرْأَةَ ذَلِكَ *

۶۲۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي

۶۲۰- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو معاویہ، ہشام، عروہ، بواسطہ والد زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اسے احتلام ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (مٹی) دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے، آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے احتلام نہیں ہوتا تو پھر بچہ عورت کے کیونکر مشابہ ہوتا ہے۔

۶۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن عروہ سے پہلی روایت ہی کے ہم معنی روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔

۶۲۲- عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زہیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے۔

۶۲۳- ابراہیم بن موسیٰ رازی، سہل بن عثمان، ابو کریب، ابن ابی زائدہ، بواسطہ والد، مصعب بن شیبہ، مسافع بن عبد اللہ، عروہ بن زہیر، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا عورت غسل کرے جبکہ اسے احتلام ہو اور وہ پانی دیکھے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلودہ اور زخمی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے آخر پچھ ماں باپ کے جو مشابہ ہوتا ہے وہ کس وجہ سے ہوتا ہے جس وقت عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو بچہ اپنی نضیل کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہو تو بچہ دادھیال کے مشابہ ہوتا ہے۔

باب (۱۱۶) عورت اور مرد کی منی کا بیان اور یہ کہ بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۲۴۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، ابواسماء رجبی، ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہود کے عاملوں میں سے ایک عالم آیا اور عرض کیا السلام علیک یا محمدؐ، تو میں نے اسے ایک دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا، وہ بولا تو مجھے دھکا کیوں دیتا ہے، میں نے کہا تو یا رسول اللہ کیوں نہیں کہتا، یہودی نے جواب دیا ہم آپ کو اس نام سے پکارتے ہیں جو آپ کے گھروالوں نے رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام جو گھروالوں نے رکھا وہ محمدؐ ہے، یہودی نے کہا میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں تجھے کچھ بتاؤں تو کیا تجھے فائدہ ہوگا، اس نے کہا میں اپنے کانوں سے سنوں گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی زمین پر لیکر کھینچی اور فرمایا پوچھ، یہودی نے کہا جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین ہو جائے گی اور دوسرے آسمان تو لوگ اس وقت کہاں ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت اندھیرے میں پل

رَائِدَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرَبْتَ يَدَاكِ وَأَلْتَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِيهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَّ إِلَّا مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ إِذَا عَلَا مَاءُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخَوَالَهُ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ *

(۱۱۶) بَابُ بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِنْ مَائِهِمَا *

۶۲۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَأَدَّ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي فَقَالَ الْيَهُودِيُّ حَتَّى أَسْأَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنِي فَتَكْتَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوذُ مَعَهُ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ

صراط کے قریب ہوں گے، اس نے دریافت کیا تو پھر سب سے پہلے کون اس بل سے پار ہوگا، آپؐ نے فرمایا فقراء، مہاجرین، یہودی نے دریافت کیا پھر جب وہ لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کا پہلا ناشتہ کیا ہوگا، آپؐ نے فرمایا مچھلی کا جگر کا ٹکڑا، اس نے عرض کیا پھر صبح کا کھانا کیا ہوگا، آپؐ نے فرمایا ان کے لئے وہ تیل کا ٹاٹا جائے گا جو جنت میں چرا کر تاتھا، اس نے دریافت کیا وہ کھا کر کیا پیئیں گے، آپؐ نے فرمایا ایک چشمہ کا پانی کہ جس کا نام سلسبیل ہے، اس یہودی نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا مگر میں آپؐ سے ایسی بات پوچھنے آیا ہوں جو زمین والوں میں نبی یا ایک دو آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا، آپؐ نے فرمایا اگر میں وہ بات تجھے بتا دوں تو تجھے کیا فائدہ ہوگا، اس نے کہا میں اپنے کان سے سن لوں گا، پھر اس نے کہا میں بچہ کے متعلق دریافت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں جمع ہوتے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے، یہودی نے کہا بے شک آپؐ نے سچ فرمایا اور آپؐ یقیناً پیغمبر ہیں، پھر پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جن جن باتوں کا مجھ سے سوال کیا وہ مجھے معلوم نہ تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے وہ تمام باتیں مجھے بتلا دیں۔

۶۲۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور کچھ الفاظ کی کمی زیادتی ہے۔

أَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ فِي الظُّلُمَةِ دُونَ الْحُسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةً قَالَ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُخَفِّتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النَّونِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تَسْمَى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجَعْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَحُلٌ أَوْ رَحْلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمِعْ بِأَذْنِي قَالَ جَعْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَتَيْصُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيَّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيَّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آتَانَا بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ الْيَهُودِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى آتَانِي اللَّهُ بِهِ *

۶۲۵۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَيْدَةُ كَبِدِ النَّونِ وَقَالَ أَذْكَرَ وَأَنْتَ وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرًا وَأَنَا *

۶۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے شرم گاہ دھوتے اس کے بعد نماز کے طریقہ پر وضو کرتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں ڈالتے، جب دیکھتے کہ بال تر ہو گئے ہیں تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی ڈالتے اور دونوں پاؤں کو دھوتے (۱)۔

۶۲۷۔ قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب، جریر (تحویل) علی بن حجر، علی بن مسہر (تحویل) ابو کریم، ابن نمیر، ہشام سے یہی روایت منقول ہے مگر اس میں پیروں کے دھونے کا تذکرہ نہیں۔

۶۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا اور اس روایت میں پاؤں دھونے کا تذکرہ نہیں۔

۶۲۹۔ عمرو ناقد، معاویہ بن عمرو، زائدہ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے طریقہ پر وضو فرماتے۔

۶۳۰۔ علی بن حجر، سعدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، سالم بن ابی

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمْرُغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ *

۶۲۷۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرَّجْلَيْنِ *

۶۲۸۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَ كَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرَّجْلَيْنِ *

۶۲۹۔ وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ *

۶۳۰۔ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ

(۱) جس جگہ غسل کیا جا رہا ہے وہاں اگر پانی جمع ہو رہا ہے تو غسل کے بعد وہاں سے ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں کو دھونا چاہئے اور اگر پانی جمع نہیں ہو رہا تو پھر علیحدہ سے پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

جعہ، کرب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میری خالہ میمونہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا، آپ نے اولاً اپنے پہنچوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا اور پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی شرم گاہ پر ڈالا اور بائیں ہاتھ سے دھویا اور پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رکھ کر زور سے رگڑا اور اس کے بعد نماز کے طریقہ پر وضو فرمایا اور پھر اپنے سر پر تین پانی کے چلو بھر کر ڈالے اور پھر سارے بدن کو دھویا اور پھر اس مقام پر سے ہٹ کر پیروں کو دھویا، اس کے بعد میں تویہ لے کر آئی تو آپ نے واپس کر دیا۔

۶۳۱۔ محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کرب اور ابن اسحق، وکیع، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو کرب، معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں سر پر تین چلو ڈالنے کا تذکرہ نہیں ہے اور اس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو بھی بیان کیا ہے اور معاویہ کی روایت میں رومال کا تذکرہ نہیں۔

۶۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، اعمش، سالم، کرب ابن عباس، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑا لایا گیا تو آپ نے نہیں لیا اور پانی کو (ہاتھوں سے) جھٹکنے لگے۔

۶۳۳۔ محمد بن قتی، عزری، ابو عاصم، حظلہ بن ابی سفیان، قاسم، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت فرماتے تو حلاب برتن کی طرح کا ایک برتن پانی کا منگواتے، پہلے ہاتھ سے پانی

حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَذْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَّاهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا ذَلِكَ شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضَبَّوَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَعَسَلَ رَجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ *

۶۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَشْجَعُ وَاسْحَقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِثَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا إِفْرَاقُ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَصَفُ الْوَضُوءِ كَمَا يَذْكُرُ الْمُضْمَضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ فِيهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ *

۶۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمْسَهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ *

۶۳۳۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

دَعَا شَيْءٌ نَحْوَ الْحَبَابِ فَأَخَذَ بِكُمَّهٖ بَدَأُ شَيْقُ
رَأْسِهِ الْيَأْمِنُ ثُمَّ الْيَاسِرُ ثُمَّ أَخَذَ بِكُمَّيْهِ فَقَالَ
بَيْنَمَا عَنَى رَأْسِهِ *

(۱۱۸) بَاب الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبُّ مِنَ
الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَغُسْلِ الرَّجُلِ
وَالْمَرْأَةِ فِي إِنْاءٍ وَاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ
وَوُغُسِلَ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ *

۶۳۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَغْتَسِلُ مِنْ إِنْاءٍ هُوَ الْفَرْقُ مِنَ الْحَبَابَةِ *

۶۳۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ
حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِذِ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْفَرْقِ وَهُوَ
الْفَرْقُ وَكُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنْاءِ الْوَاحِدِ
وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ
سُفْيَانُ وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ مالک، شافعی اور تمام علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اسی پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔

۶۳۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأُخُوها مِنَ الرِّضَاعَةِ
فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِإِنْاءٍ قَدَرِ الصَّاعِ فَاعْتَسَلْتُ وَبَيْنَمَا

لیتے اور اولاً سر کا داہنا حصہ دھوتے پھر بایاں اس کے بعد دونوں
ہاتھوں سے پانی لیتے اور سر پر بہاتے۔

باب (۱۱۸) غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے
اور مرد و عورت کا ایک ساتھ اور ایک ہی حالت
میں اور اسی طرح ایک دوسرے کے بچے ہوئے
پانی سے غسل کرنا۔

۶۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنابت کا ایسے برتن سے غسل کرتے تھے کہ جس میں
تین صاع پانی آتا ہے۔

۶۳۵- قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) ابن رمح، لیث، (تحویل)۔
قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زبیر بن حرب،
سفیان زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے برتن سے غسل
فرماتے کہ جسے فرق بولتے ہیں اور میں اور آپ ایک ہی برتن
سے غسل کرتے تھے۔ قتیبہ نے سفیان سے نقل کیا ہے کہ
فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

۶۳۶- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، ابو بکر بن
حفص، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں اور
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھائی ان کے پاس
گئے اور دریافت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل
جنابت کس طرح کیا کرتے تھے؟ چنانچہ انہوں نے صاع کے
بقدر ایک برتن منگوایا اور غسل کر کے دکھایا اور ہمارے اور ان

کے درمیان ایک پردہ تھا اور انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں کو لیا کرتی تھیں (۱) حتیٰ کہ وہ دوفرہ کی طرح ہو جاتے۔

۶۳۷۔ ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، مخرمہ بن کبیر، بواسطہ والد، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل کرتے تو دواہنے ہاتھ سے شروع فرماتے اور اس پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھوتے جب اس سے فراغت ہوتی تو سر پر پانی ڈالتے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کرتے تھے۔

۶۳۸۔ محمد بن رافع، شاہ، لیث، یزید، عراق، حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس میں تین مد یا اس کے قریب پانی آتا تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ روایتوں میں پانی کی مقدار میں جو اختلاف آرہا ہے وہ باعتبار احوال اور قلت و کثرت پانی کے تھا۔ باقی طہارت کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں۔ (نووی صفحہ ۱۳۸)۔

۶۳۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، الفح بن حمید، قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور دونوں کے ہاتھ جنابت کی حالت میں اس میں پڑ جاتے تھے۔

وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُونَ مِنْ رُءُوسِهِمْ حَتَّى تَكُونَ كَالْوُفْرَةِ *

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَعَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْاِذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْ ذَلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ *

۶۳۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ *

۶۳۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْصَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھے کر لیا کرتی تھیں۔ دیکھنے میں وہ دوفرہ کی طرح ہو جاتے جیسا کہ عموماً عورتیں غسل کرتے ہوئے اپنے سر کو دھونے کے لئے اپنے بال اکٹھے کر لیتی ہیں تاکہ نیچے جسم تک پانی با آسانی پہنچ سکے۔

۶۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عاصم، احول، معاذہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا تھا، آپ جلدی جلدی سے پانی لیتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی تھی کہ میرے لئے بھی پانی چھوڑو، اور وہ دونوں جنبی ہوتے تھے۔

۶۳۱۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، سفیان، عمرو، ابو الشعثاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۶۳۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن دینار، ابو الشعثاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

۶۳۳۔ محمد بن ثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کر لیا کرتے تھے۔

۶۳۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، (تحویل) محمد بن ثنیٰ، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْحَنَابَةِ *
۶۴۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاحِدٍ فَيَبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنَبَانِ *

۶۴۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ *

۶۴۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَكْبَرُ عَلَيَّ وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ *

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْحَنَابَةِ *

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وسلم پانچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو کرتے اور ابن معاذ نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے عبد اللہ ابن جبر کا غلط نہیں ذکر کیا۔

۶۳۵۔ قتیبہ بن سعید، کعب، مسعر، ابن جبر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک غسل کرتے۔

۶۳۶۔ ابو کامل جحدری، عمرو بن علی، بشر بن مفضل، ابو یحیٰ، سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت ایک صاع پانی اور وضو ایک مد سے فرماتے تھے۔

۶۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی علیہ، (تحویل) علی بن حجر، اسماعیل، ابو یحیٰ، سفینہ، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔

باب (۱۱۹) سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا استحباب۔

۶۳۸۔ یحییٰ بن یوب اور قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، ابو اسحق، سلیمان بن صرد، جیسر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، بعضوں نے کہا کہ ہم تو اپنے سر کو اس طرح دھوتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلوں ہوں۔

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَائِكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُوكٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَخْمَسُ مَكَائِيَّ وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ جَبْرِ *

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْذَادٍ *

۶۴۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كِذَاهُمَا عَنْ بَشَرَ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا بَشَرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رِيحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعَ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوضِئُهُ الْمُدَّ *

۶۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ *

(۱۱۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا *

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعُضُّ الْقَوْمَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا

وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفٍ *

۶۴۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْحَنَابَةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا *

۶۵۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ وَقَدْ تَقَيَّفَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ بِالْعُسْلِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رَوَاتِهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ وَقَالَ ابْنُ وَقَدْ تَقَيَّفَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۶۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي التَّقْفِيَّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ حَنَابَةٍ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ أَحْيٍ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ *

(۱۲۰) بَابُ حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ *

۶۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

۶۴۹- محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالفتح، سیمان بن صرد، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے سامنے غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

۶۵۰- یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن سالم، ہشیم، ابوالبشر، ابوسفیان، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد ثقیف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا ملک سرد ہے تو پھر غسل کس طرح کریں، آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

۶۵۱- محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، جعفر، بواسطہ والد، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے سر پر تین چو پانی بھر کر پانی ڈالتے، حسن بن محمد بولے میرے تو بال بہت ہیں، جابر بولے اے پیغمبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تجھ سے زائد تھے اور پاکیزہ تھے۔

باب (۱۲۰) حالت میں چوٹیوں کا حکم۔

۶۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحق بن ابراہیم و ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان، ایوب بن موسیٰ، سعید بن ابی سعید مقبری، عبد اللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ، ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے

الْمَقْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَمَةَ عَنْ أُمِّ سَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَمَرًا رَأْسِي فَأَنْقَضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْنِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَيَّاتٍ ثُمَّ تُفِضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ *

۶۵۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَأَنْقَضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۶۵۴- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَفَاحْتَهُ فَأَعْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ *

سر پر چوٹی باندھتی ہوں تو کیا جنابت کے غسل کے لئے اسے کھولوں، آپ نے فرمایا نہیں تجھے سر پر تین چلو بھر کر پانی ڈالنا کافی ہے اور بعد اپنے سارے بدن پر پانی بہا، تو تو پاک ہو جائے گی۔

۶۵۳- عمرو ناقد، یزید بن ہارون (تحویل) عبد بن حمید، عبد الرزاق ثوری، ایوب بن موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے صرف عبد الرزاق کی روایت میں حیض اور جنابت دونوں کا تذکرہ ہے بقیہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

۶۵۴- احمد بن سعید دارمی، زکریا بن عدی، یزید بن ذریع، روح بن قاسم، ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں کھولنے کا ذکر ہے اور حیض کا تذکرہ نہیں۔

(فائدہ) جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ اگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تو پھر چوٹی کھولنا ضروری نہیں ورنہ ضروری ہے۔ (نووی صفحہ ۱۵)

۶۵۵- یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، ابن علیہ، ایوب، ابو الزبیر، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ اطلاع پہنچی کہ عبد اللہ بن عمر عورتوں کو غسل کے وقت سر (کے بال) کھولنے کا حکم دیتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تعجب ہے، ابن عمر پر کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت سر کھولے (۱) کا حکم دیتے ہیں تو پھر سر منڈانے ہی کا کیوں حکم نہیں دے دیتے، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل

۶۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لَأَنْ عَمْرٍو هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بالوں کو کھولنے کا حکم فرماتے تھے یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وجوہاً ہو اور ان کی رائے یہ ہو کہ عورت کے لئے بہر حال اپنے بالوں کو کھولنا لازمی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ بطور استحباب اور احتیاط کے یہ فرماتے ہوں۔

کرتے اور میں فقط اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی۔

باب (۱۲۱) حیض کا غسل کر لینے کے بعد خون کے مقام پر مشک وغیرہ لگانے کا استحباب۔

۶۵۶۔ عمرو بن محمد ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، منصور بن صفیہ، بواسطہ والد، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض سے کس طرح غسل کروں، آپؐ نے اسے غسل کرنا سکھایا پھر فرمایا مشک لگا ہوا ایک پھویا لے اور اس سے پاکی حاصل کر، وہ بولی کس طرح پاکی حاصل کروں، آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو اور آپؐ نے اس سے آڑ کر لی، سفیان نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بتایا کہ آپؐ نے شرم کی وجہ سے اس طرح چہرہ چھپالیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب پہچان چکی تھی، میں نے کہا اس بچائے کو خون کے مقام پر لگا۔

۶۵۷۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، منصور، صفیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جس وقت میں حیض سے پاک ہوں تو پھر کس طرح غسل کروں، آپؐ نے فرمایا مشک لگا ہوا پھپھایا لے اور اس سے پاکی حاصل کر، پھر بقیہ حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔

۶۵۸۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابراہیم بن مہاجر صفیہ، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماءؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ

رُؤْسُهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إفْرَاقَاتٍ *

(۱۲۱) بَابِ اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ *

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلِمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطْهَرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطْهَرُ بِهَا قَالَ تَطْهَرِي بِهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَاسْتَثَرْتُ وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ *

۶۵۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطَّهَرِ فَقَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّعِي بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ

صَفِيَّةٌ تَحَدَّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ
الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا
وَسِدْرَتَهَا فَتَصْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ
عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ ذَلِكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْنَعَ
شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ
فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطْهَرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ
وَكَيْفَ تَطْهَرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِينَ
بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَبْعِينَ
أَثَرِ الدَّمِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ
مَاءً فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ
رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
نِعَمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ
الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ *

۶۵۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي بِهَا وَاسْتَتَرِ *

۶۶۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ كِذَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ شَكْلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
تَعْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهَرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ *

(۱۲۲) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا
وَصَلَاتِهَا *

حیض کا غسل کیونکر کروں، آپؐ نے فرمایا پہلے پانی کو بیری کے
پتوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرے اور اس سے خوب پاکی
حاصل کرے اور پھر سر پر پانی ڈالے اور خوب زور سے ملے حتیٰ
کہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے اور پھر اپنے اوپر پانی ڈالے
اور پھر ایک پھیلا مشک لگا ہوا لے کر اس سے پاکی حاصل کرے۔
اسماءؓ نے عرض کیا اس سے کس طرح پاکی حاصل کرے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ پاکی کرے،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خاموشی سے کہہ دیا کہ
خون کے مقام پر لگا دے، پھر اس نے جنابت کے غسل کے
متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا پانی لے کر اچھی طرح
طہارت کرے اور پھر سر پر پانی ڈالے اور ملے حتیٰ کہ پانی بالوں
کی جڑوں تک پہنچ جائے اور پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہائے،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انصار کی عورتیں
بھی کیا خوب عورتیں تھیں کہ دینی معلومات کرنے میں حیوان
کو نہیں روکتی تھی۔

۶۵۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ اسی سند کے ساتھ
کچھ الفاظ کی کمی زیادتی سے روایت منقول ہے۔

۶۶۰- یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابراہیم
بن مہاجر، صفیہ بنت شیبہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ اسماء بنت شاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے
کوئی حیض سے پاکی کے بعد کس طرح غسل کرے۔ بقیہ
حدیث بیان کی باقی جنابت کا ذکر نہیں کیا۔

باب (۱۲۲) مستحاضہ اور اس کے غسل و نماز کا
حال۔

۶۶۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضْتُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسِلِي عَنْكَ الدَّمُ وَصَلِّيْ *

۶۶۱- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں جب حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دے اور ان کے گزر جانے پر خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔

فائدہ۔ مستوفیہ عورت جملہ امور میں پاک عورت کی طرح ہے، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے ۱۲ عابد (نودی صفحہ ۱۵۱)۔

۶۶۲- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، ابو معاویہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، جریر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) خلف بن ہشام، حماد بن زید ہشام بن عروہ سے وکیع کی روایت کی طرح کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

۶۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَسَدٍ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنَّا قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةٌ حَرْفٌ تَرْكَنَادِ كَرَّةُ *

۶۶۳- قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رحم، لیث، ابن شہاب، عروہ، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں، لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب نے نہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت جحش کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا بلکہ وہ خود ایسا کرتی تھیں۔ اور ابن رحم کی روایت میں ام حبیبہ کا لفظ نہیں بلکہ بنت جحش ہے۔

۶۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضْتُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاعْتَسِلِي ثُمَّ صَلَّى فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ وَ قَالَ ابْنُ رُمَحٍ فِي رَوَاتِهِ ابْنَةُ

جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ *

۶۶۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ حَتَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتَحْيَضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاعْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ حَتَّى تَغْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرَحِمُ اللَّهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعْتَ بِهَذِهِ الْفَتَا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي *

۶۶۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اسْتَحْيَضَتْ سَبْعَ سِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلَى قَوْلِهِ تَغْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۶۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ سَحَوِ حَدِيثَهُمْ *

۶۶۳- محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عمرہ بنت عبد الرحمن، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے سو غسل کرتی رہو اور نماز ادا کرتی رہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک برتن میں غسل کرتیں تو خون کی سرخی پانی پر آجاتی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو وہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہندہ پر رحم فرمائے کاش کہ وہ یہ فتویٰ سن لیتیں۔ خدا کی قسم وہ نماز نہ پڑھ سکنے کی بنا پر روتی تھیں۔

۶۶۵- ابو عمران، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عمرہ بنت عبد الرحمن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہیں سات سال تک استحاضہ آیا، بقیہ حدیث بدستور ہے مگر آخری حصہ مذکور نہیں۔

۶۶۶- محمد بن عثی، سفیان بن عیینہ، زہری، عمرہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کا خون آیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۶۶۷۔ محمد بن ریح، لیث، (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث بن یزید بن حبیب، جعفر، عراک، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کے خون کے متعلق دریافت کیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کا نہانے کا برتن دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنے دنوں ٹھہری رہو کہ جتنے ایام میں حیض آیا کرتا تھا اور پھر غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

۶۶۸۔ موسیٰ بن قریش تمیمی، اسحق بن بکر بن مضر، بواسطہ والد، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، عروہ ابن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور خون بہنے کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اتنے دن ٹھہری رہو کہ جتنے دن حیض آیا کرتا ہے اور پھر غسل کر لو چنانچہ وہ استحبابا ہر ایک نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۶۶۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَّانَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدَرًا مَا كَانَتْ تَحْبِسُكَ حَيْضَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّيْ *

۶۶۸۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرٍ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ النَّبِيَّ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِي قَدَرًا مَا كَانَتْ تَحْبِسُكَ حَيْضَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ *

فائدہ۔ استحاضہ ہر ایک نماز کے وقت داخل ہونے پر وضو کر لے اور پھر وقت میں جو کچھ فرائض و نوافل پڑھنا چاہئے سو پڑھے اور ہاتھ علماء کسی بھی نماز کے لئے اس پر غسل واجب نہیں مگر جب ایام حیض ختم ہوں اور ابو حنیفہ العمان کا یہی مسلک ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں جمہور علماء کرام ہی کا مسلک صحیح ہے اور روایات میں جو تعدد غسل آیا وہ احادیث ضعیف ہیں (نووی صفحہ ۱۵۲)۔

باب (۱۲۳) حائضہ عورت پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے، نماز کی قضا نہیں۔

۶۶۹۔ ابو الریح زہرانی، حماد، ایوب، ابو قلابہ، معاذہ (تحویل) حماد، یزید رشک، معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ہم میں سے حیض کے زمانہ کی نمازوں کی قضا کرے، آپؓ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، ہم میں سے جس کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو

(۱۲۳) بَابُ وَجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ *

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَدِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اس کو نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ *

۶۷۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْخَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَحْزِينَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَغْيِي يَقْضِينَ *

۶۷۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْخَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُتُّ لَسْتُ بِحَرْوَرِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصَيِّنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ *

(۱۲۴) بَابُ تَسْتَرْ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهِ *

۶۷۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئِ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئِ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَحَدَنِي يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَرُهُ بِثَوْبٍ *

۶۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئِ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

۶۷۰- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید، معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا کرے، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ کی ازواج حائضہ ہوتیں تو پھر کیا آپ ان کو نماز کی قضا کا حکم فرماتے۔

۶۷۱- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، عاصم، معاذہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے حائضہ روزہ کی قضا کرتی ہے نماز کی قضا نہیں کرتی، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، میں نے کہا حروری نہیں محض دریافت کرتی ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہمیں حیض آتا تو روزوں کی قضا کا حکم ہوتا اور نمازوں کی قضا کا حکم نہ ہوتا۔

باب (۱۲۴) غسل کرنے والے کو کپڑے وغیرہ سے پردہ کرنا چاہئے۔

۶۷۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو النضر، ابو مرثہ مولیٰ ام ہانی بنت ابی طالب، ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ نے آپ پر ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔

۶۷۳- محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، سعید بن ابی ہند، ابو مرثہ مولیٰ عقیل، ام ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے لئے اٹھے اور

حضرت فاطمہؓ نے آپؐ پر ایک کپڑے کی آڑکی، اس کے بعد آپؐ نے اپنا کپڑا لے کر لپٹا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

۶۷۴- ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن ابی ہند سے اسی طرح روایت مروی ہے کہ آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے اپنے کپڑے سے پردہ کیا، جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو اسی کپڑے کو لپٹا پھر کھڑے ہو کر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

۶۷۵- اسحق بن ابراہیم خطلی، موسیٰ القاری، زائدہ، اعش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ، ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا اور آڑکی پھر آپؐ نے غسل فرمایا۔

باب (۱۲۵) کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔

۶۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبد الرحمن بن ابی سعید خدریؓ، ابوسعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت کسی عورت کا ستر دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ (جبکہ دونوں ننگے ہوں) ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ (جس وقت کہ دونوں ننگی ہوں) ایک کپڑے میں لیٹیں۔

۶۷۷- ہارون بن عبد اللہ، محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کی تبدیلی سے روایت منقول ہے۔

بِأَعْلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى غُسْبِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَحَذَتْ ثَوْبَهُ فَالتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ سُنْحَةَ الضُّحَى *

۶۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَنِمَّا اغْتَسَلَ أَحَدَهُ فَالتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ سَجَدَاتٍ وَذَلِكَ ضُحَى *

۶۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى الْقَارِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ *

(۱۲۵) بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ *

۶۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تَفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ *

۶۷۷- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرَى الرَّجُلِ وَعُرَى الْمَرْأَةِ *

(فائدہ) مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا اور اسی طرح عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے اور حتیٰ کہ مرد کو خوبصورت بے ریش لڑکے کا نہ دیکھنا بھی بغرض شبوت بالاتفاق علماء حرام سے (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۵۴)۔

باب (۱۲۶) تنہائی میں ننگے نہانا جائز ہے۔

باب (۱۲۶) بَابِ جَوَازِ الْإِغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخُلُوةِ *

۶۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاءَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاءِهِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَدْرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَمَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَحَمَحَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاءِهِ مُوسَى قَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَذَبَ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ *

باب (۱۲۷) الْإِغْتِنَاءُ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ *

۶۷۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا

۶۷۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان احادیث میں سے نقل کرتے ہیں کہ جنہیں ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر نقل کیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایتے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کا ستر دیکھتا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ مل کر نہیں نہاتے انہیں فتق (حصے بڑھ جانے کی بیماری) ہے۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے گئے اور کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے وہ پتھر (اللہ کے حکم سے) ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ان کا ستر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم ان میں تو کوئی بیماری نہیں۔ اس وقت پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ان کو دیکھ لیا، پھر انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو (غصے میں) مارنا (۱) شروع کر دیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی چھ یاسات ماروں کا نشان ہے۔

باب (۱۲۷) ستر کی حفاظت میں کوشش کرنا۔

۶۷۹- اسحاق بن ابراہیم، حنظل، محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، امین جریج، (تحویل) اسحاق بن منصور، محمد رافع عبد الرزاق، امین جریج، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ پتھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی کپڑے لے کر بھاگے لیکن ستر کھلنے کی وجہ سے بشری تقاضا بھی غالب آیا اور پتھر کو سزا دینے کی نیت سے پتھر کو عصا مارنے لگے اور اس مار کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور سبب سے پتھر کو بھاگنے کے نشانات پڑ گئے۔

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب (بعثت سے قبل) کعبہ کی تعمیر کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر ڈھونڈنے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اپنا تہ بند اٹھا کر پتھر ڈھونڈنے کے لئے شانہ پر ڈال لیں، آپ نے ایسا ہی کیا تو اسی وقت بے ہوش کر زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان سے لگ گئیں، پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے میری ازار میری ازار، چنانچہ آپ کی ازار باندھ دی گئی، ابن رافع کی روایت میں شانہ کے بجائے گردن کا لفظ ہے۔

۶۸۰۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھونڈ رہے تھے اور آپ نے تہ بند باندھ رکھا تھا تو آپ کے چچا عباسؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے تم اپنی ازار اتار کر موٹے پر ڈال لو تو اچھا ہو، آپ نے اپنی ازار کھولی اور اپنے شانہ پر ڈالی اسی وقت غش کھا گئے، پھر اس کے بعد سے آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا۔

۶۸۱۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ والد، عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری، مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے لا رہا تھا اور ہلکی ازار پہنے ہوئے تھا وہ کھل گئی اور میں پتھر کو رکھ نہیں سکا یہاں تک وہ اس کی جگہ پر لے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنا کپڑا اٹھاؤ اور نیچے مت پھرا کرو۔

إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُصَانِ حِجَارَةً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتِ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَلَى رَقَبَتِكَ وَلَمْ يَقُلْ عَلَى عَاتِقِكَ *

۶۸۰۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أُحَيٍّ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبِكَ ذَوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عُرْيَانًا *

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ بْنُ عَبَّادٍ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمَلُهُ ثَقِيلٍ وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ قَالَ فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً *

باب (۱۲۸) پیشاب کے وقت پردہ کرنا۔

۶۸۲۔ شیبان بن فروخ اور عبد اللہ بن محمد بن اسماء (ضعیف) مہدی بن میمون، محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب، حسن، ابن سعد، مولیٰ حسن بن علی، عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور پھر میرے کان میں ایک بات کہی وہ بات میں کسی سے بیان نہ کروں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ٹیلے یا کھجور کے درختوں کی آڑ پسند تھی۔

باب (۱۲۹) ابتداء اسلام میں بدون اخراج منیٰ محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہے۔

۶۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک بن ابی نمر، عبد الرحمن بن ابوسعید خدری، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں پیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد قبا کی طرف نکلا جب ہم بنی سالم کے محلہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتبان بن مالک کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور انہیں آواز دی، وہ اپنی ازار گھینٹتے ہوئے نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس شخص کو جلدی میں مبتلا کر دیا، عتبان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص جلدی میں اپنی بیوی سے عیحدہ ہو جائے اور منیٰ نہ نکلے تو اس کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا پانی (غسل) پانی سے (منیٰ) واجب ہے۔

باب (۱۲۸) التَّسْتَرُّ عِنْدَ الْبَوْلِ *

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَفَهُ فَأَسْرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَذِهِ أَوْ حَائِشُ نَحْلٍ قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي حَائِطَ نَحْلٍ *

باب (۱۲۹) بَيَانُ أَنَّ الْجَمَاعَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَا يُوجِبُ الْغُسْلَ إِلَّا أَنْ يُنْزَلَ الْمَنِيُّ وَبَيَانُ نَسِجِهِ وَأَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ بِالْجَمَاعِ *

۶۸۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَعْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْيَائِسِينَ إِلَى قُبَاءَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنْ أَمْرَاتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ *

۶۸۴ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَا سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ *

۶۸۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشَّخِيرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ حَدِيثَهُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا *

۶۸۴ - ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ پانی پانی سے واجب ہوتا ہے۔

۶۸۵ - عبید اللہ بن معاذ عنبری، معتمر، بواسطہ والد، ابو العلاء بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کو دوسری حدیث منسوخ کر دیتی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت دوسری آیت سے منسوخ ہو جاتی ہے۔

فائدہ۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مسلم کا اس حدیث سے یہ مقصود ہے کہ پہلی حدیثیں منسوخ ہیں چنانچہ بعد کی احادیث میں صراحت موجود ہے کہ خواہ انزال منی ہو یا نہ ہو محض خشہ غائب ہونے سے مرد اور عورتوں دونوں پر غسل واجب ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ واللہ اعلم بندہ مترجم

۶۸۶ - ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ذکوان، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر سے گزرے اور اس کو بلایا، وہ نکلا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ہماری وجہ سے تم نے جلدی کی، انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا جب تو جلدی کرے یا تجھے مساک ہو اور منی نہ نکلے تو تجھ پر غسل واجب نہیں، صرف وضو کرے۔

۶۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا أَعْلَنَّاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَعْلَنَتْ أَوْ أَفْحَطَتْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ إِذَا أَعْلَنَتْ أَوْ أَفْحَطَتْ *

۶۸۷ - ابو یحییٰ زہرائی، حماد، ہشام بن عروہ، (تحویل) ابوبکر بن محمد بن علاء، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ والد، ابوالیوب، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی

۶۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

کے ساتھ صحبت کرے اور انزال سے قبل انھ کھڑا ہو، آپؐ نے فرمایا جو عورت سے رطوبت وغیرہ لگے اسے دھو ڈالے اور پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔

۶۸۸۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، علی ابو ایوب، علی، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بیوی سے جماع کرے اور اس کو انزال نہ ہو تو وہ اپنا ذکر دھو ڈالے اور وضو کرے۔

۶۸۹۔ زہیر بن حرب اور عبد بن حمید، عبد الصمد بن عبد الوارث (تحویل) عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ والد، حسین بن ذکوان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عطاء بن یسار، زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لئے ہوتا ہے اور اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۶۹۰۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، عبد الصمد، بواسطہ والد، داؤد، حسین یحییٰ، ابو سلمہ، عروہ بن زہیر، ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۶۹۱۔ زہیر بن حرب، ابو غسان (تحویل) محمد بن ثقی، ابن بشار،

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْمِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي *

۶۸۸۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الْمَلِكِ عَنْ الْمَلِكِ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِكِ عَنْ الْمَلِكِ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ *

۶۸۹۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۹۰۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۹۱۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو غَسَّانَ

الْمُسْمَعِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهِمَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ
وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَفِي حَدِيثٍ مَطَرٍ وَإِنْ لَمْ
يُنْزَلْ قَالَ زُهَيْرٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بَيْنَ أَشْعُبَيْهِمَا الْأَرْبَعِ *

(فائدہ) خلاصہ کلام یہ ہے کہ خشہ عورت کی شرم گاہ میں خواہ کسی طرح سے غائب ہو اور پھر انزال ہو یا نہ ہو ذکر و حرکت ہو یا نہ ہو، آدمی
مختون ہو یا غیر مختون بہر صورت غسل واجب ہے۔ (بندہ مترجم)

۶۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبَّادِ بْنِ
جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ يَقُلْ
وَإِنْ لَمْ يُنْزَلْ *

۶۹۲- محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة، محمد بن ابی عدی (تحویل)
محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے مگر شعبہ کی روایت میں انزال کا تذکرہ
نہیں۔

۶۹۳- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ
حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ
الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ
الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ
قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقَعْتُ
فَسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا
أُمِّاهُ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ

۶۹۳- محمد بن ثنی، محمد بن عبد اللہ انصاری، ہشام بن حسان،
حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰ اشعری (تحویل) محمد بن ثنی،
عبد الاعلیٰ، ہشام حمید بن ہلال، ابو بردہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ اس مسئلہ میں مہاجرین اور انصار نے
اختلاف کیا۔ انصار نے کہا غسل اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ
منیٰ کو در نکلے اور انزال ہو اور مہاجرین نے کہا جس وقت مرد
عورت کے ساتھ محبت کرے تو غسل واجب ہے۔ ابو موسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنه نے فرمایا میں تمہاری تسلی کئے دیتا
ہوں ٹھہرو۔ چنانچہ میں وہاں سے اٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے مکان پر جا کر اجازت طلب کی۔ انہوں نے
اجازت دی میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین میں آپ سے
کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اس بات کے پوچھنے میں شرم

نہ کرو جو کہ تم اپنی حقیقی ماں سے دریافت کر سکتے ہو کہ جس کے پیٹ سے تم پیدا ہوئے، میں بھی تمہاری ماں ہوں، میں نے کہا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ تو نے اچھے واقف کار سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا ہے کہ جب مرد عورتوں کے چاروں کونوں (شرم گاہ) پر بیٹھے اور ختنہ (ذکر مرد) ختنہ (فرج) سے مل جائے (یعنی دخول ہو جائے خواہ انزال نہ ہو) تو غسل واجب ہو گیا۔

۶۹۴۔ ہارون بن معروف اور ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، عیاض بن عبد اللہ، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ، ام کلثوم، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے صحبت کرے اور انزال سے قبل اپنے ذکر کو نکال لے تو کیا دونوں پر غسل واجب ہے، آپ نے فرمایا میں اور (عائشہ) ایسا کرتے ہیں اور پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

فائدہ۔ امام نووی فرماتے ہیں ایسی باتیں اس وقت کر سکتا ہے جبکہ کوئی مصلحت اور اس میں کسی کو رنجش نہ ہو۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اسے تسلی ہو جائے۔ نووی صفحہ ۱۵۶۔ اور احقر مترجم کہتا ہے کہ یہی چیز آپ کی اپنی امت پر کمال شفقت پر دال ہے کیونکہ آپ رؤف رحیم ہیں لہذا جو شخص اس حدیث کے مضمون کو اور کسی معنی پر محمول کرے تو ایسا شخص دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہو گا۔

(۱۳۰) بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ*
باب (۱۳۰) جو کھانا آگ سے پکا ہوا اس کے متعلق وضو اور عدم وضو کا حکم۔

۶۹۵۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، بواسطہ وائد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبد الملک بن ابی بکر، خارجہ بن زید انصاری، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وضو اس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو کرنا چاہئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے بتلایا کہ عبد اللہ بن ابراہیم نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے

شئیء و انی استحبیل فقالت لا تستحبی ان تسألنی عما کنت سائلنا عنه املک الی ولکذتک فایما انا املک قلت فما یوجب الغسل قالت عنی الخیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا جلس بین شعبها الأربع ومس الحتان الحتان فقد وجب الغسل*

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ*

۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي تَكْرِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

خیبر کے ٹکڑے کھائے ہیں اس لئے وضو کرتا ہوں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے وضو کرو اس کھانے سے جو آگ سے پکا ہوا، اور ابن شہاب نے سعید بن خالد سے سنا اور وہ ان سے یہ حدیث بیان کر رہے تھے، سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کھانے کے متعلق وضو کرنے کے لئے جو کہ آگ سے پکا ہوا عروہ ابن زبیر سے دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اس کھانے سے وضو کرو جو آگ سے پکا ہوا ہو۔

۶۹۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، زید بن اسم، عطاء بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں امام مسلم نے دونوں قسم کی حدیثیں بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ وضو والا حکم منسوخ ہے اور جمہور سلف و خلف اور صحابہ و تابعین اور امام ابو حنیفہ نعمان کا یہی مسلک ہے کہ آگ کے کپے ہوئے کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ واللہ اعلم مترجم، نووی صفحہ ۱۵۶ جلد ۱۔

۶۹۷۔ زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان، محمد بن عمر بن عطاء، ابن عباس (تحويل) زہری، علی بن عبد اللہ بن عباس (تحويل) محمد بن علی، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت یا صرف گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا یا پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

۶۹۸۔ محمد بن صباح، ابراہیم بن سعد، زہری، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک دست کا گوشت چھری

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ أَنَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّمَا اتَّوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارٍ أَقْطِ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ وَأَنَا أَحَدُهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوَضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں امام مسلم نے دونوں قسم کی حدیثیں بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ وضو والا حکم منسوخ ہے اور جمہور سلف و خلف اور صحابہ و تابعین اور امام ابو حنیفہ نعمان کا یہی مسلک ہے کہ آگ کے کپے ہوئے کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ واللہ اعلم مترجم، نووی صفحہ ۱۵۶ جلد ۱۔

۶۹۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَرَقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمْسَ مَاءً

۶۹۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى

سے کاٹ کر کھا رہے ہیں پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۶۹۹- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفٍ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السَّكِينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۶۹۹- احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری، عمرو بن امیہ ضمیری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بکری کا دست چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے، اتنے میں نماز کے لئے بلائے گئے۔ آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۷۰۰- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَمِي بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ كُرَيْبٍ بْنُ الْأَشَّجِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَيْفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۷۰۰- عمرو، جعفر بن ربیعہ، یعقوب بن انس، کریم، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عمرو بن سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع، ابو عطفان، ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں اس کا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا جگر بھونتا تھا (آپ اسے کھا کر) نماز پڑھتے اور وضو نہ فرماتے۔

۷۰۱- قَالَ عَمْرُو بْنُ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَاقُوبَ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ عَمْرُو بْنُ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَظْمَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۷۰۲- قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پھر پانی منگولیا اور کلی کی اور فرمایا اس میں ایک قسم کی دُوسمت ہے۔

۷۰۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا *

۷۰۳۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عقیل، زہری سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۷۰۴۔ علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو بن صلحہ، محمد بن عمر بن عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پہنے پھر نماز کو نکلے، اس وقت ایک شخص آپ کے پاس گوشت اور روٹی کا ٹکڑہ لایا، آپ نے تین لقمے کھائے اور پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

۷۰۵۔ ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس روایت کو کچھ الفاظ کی کمی زید دتی کے ساتھ حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۳۱) اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا بیان۔

۷۰۶۔ ابوالکامل جحدری، ابو عوانہ، عثمان بن عبد اللہ، جعفر بن ابی ثور، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا بکری کا گوشت کھا کر میں وضو کروں، آپ نے فرمایا چاہے کر چاہے نہ کر، پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر (استحباً) وضو کر، اس نے کہا کہ بکریاں بٹھانے کے مقام پر نماز پڑھوں، آپ نے فرمایا ہاں، اس نے دریافت کیا اونٹوں کے بٹھانے کے

۷۰۳۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يِاسَنَادِ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلُهُ *

۷۰۴۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَتَيْتُ بِهِدِيَّةٍ خَبَزَ وَلَحْمٌ فَأَكَلَ ثَلَاثَ لُقْمٍ ثُمَّ صَنَى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَاءٌ *

۷۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَلَّى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ *

(۱۳۱) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ *

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمُحَدَّثَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأُ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أَصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ

نَعَمْ قَالَ أَصَلِّي فِي مَبَارِكِ اللَّيْلِ قَالَ لَا *

مقام پر نماز پڑھوں، آپؐ نے فرمایا نہیں (کیونکہ اونٹ سرکش اور موذی جانور ہے)۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام اور ایسے ہی تابعین اور امام ابو حنیفہ و مالک اور شافعی کا یہ مسلک ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ چار کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم یہی تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نووی صفحہ ۱۵۵ جلد ۱)

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ *

۷۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن عمرو، زائدہ، ساک، (تحویل)، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، عثمان بن عبد اللہ بن مویہ، اشعث بن ابی الشعثاء، جعفر بن ابی ثور، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو عوانہ والی روایت کی طرح یہ روایت منقول ہے۔

(۱۳۲) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ *

باب (۱۳۲) جس شخص کو اپنے با وضو ہونے کا یقین ہو پھر اسے اس چیز میں شک ہو جائے تو اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۷۰۸۔ عَمْرٍو نَاقِدٌ، زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ ابن عیینہ، زہری، سعید اور عباد بن حمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ کبھی آدمی کو نماز میں محسوس ہوتا ہے کہ اسے حدیث ہوا، آپؐ نے فرمایا وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز نہ سنے یا ابو محسوس نہ کرے، ابو بکر اور زہیر نے اپنی روایتوں میں عباد کے چچا کا نام عبد اللہ بن زید بیان کیا ہے۔

۷۰۸۔ وَ حَدَّثَنِي عَمْرٍو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شَكِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِيزُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رَوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اس سے بڑا اصول نکلتا ہے کہ یقین شک سے باطل نہیں ہوتا (نووی صفحہ ۱۵۸ جلد ۱)

۷۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں خلش محسوس ہو پھر اسے شک ہو کہ پیٹ میں سے کچھ نکلیا نہیں تو مسجد سے باہر نہ نکلے تاوقتیکہ کہ آواز نہ سنے یا محسوس نہ ہو۔

۷۰۹۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءًا أَمْ لَا فَمَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا *

باب (۱۳۳) مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۳۳) بَاب طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ بِالِدَبَاغِ *

۷۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، زہری، عبید اللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو کسی نے ایک بکری صدقہ میں دی اور وہ مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑا ہوا دیکھا تو کہا تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی دباغت کے بعد کام میں لاتے، لوگوں نے عرض کیا وہ مردار ہے، آپؐ نے فرمایا مردار کا کھانا ہی تو حرام ہے۔

۷۱۰۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَصَدَّقْ عَلَى مَوْلَاةٍ بِمَيْمُونَةٍ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا فَذَبَحْتُمُوهُ فَاتَّقَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے کہ سور کے علاوہ تمام مرداروں کی کھالیں دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہیں (نووی صفحہ ۱۵۹ جلد ۱۸)۔

۷۱۱۔ ابو طاہر اور حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری دیکھی جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی، آپؐ نے فرمایا تم نے اس کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا وہ تو مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

۷۱۱۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا اتَّقَعْتُمْ بِجُلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ

بِنَمَا حَرُمَ أَكْثُهَا *

۷۱۲- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ رَوَايَةِ يُونُسَ *

۷۱۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَالْفِظُ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاقِ مَطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَّغَوْهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ *

۷۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ التَّوْقَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مِنْهُ جِئَن قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ذَاجِنَةَ كَانَتْ لِيَعْقُظَ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ *

۷۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاقِ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا *

۷۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَغَلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۱۲- حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب سے یونس کی روایت کی طرح کی یہ حدیث منقول ہے۔

۷۱۳- ابن ابی عمر، عبد اللہ بن محمد زہری، سفیان، عمرو، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی ہوئی بکری دیکھی جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے اس کی کھال کیوں نہ لی کہ دباغت کے بعد فائدہ اٹھاتے۔

۷۱۴- احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے گھریں بکری تھی تو پھر وہ مر گئی، آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

۷۱۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کی (مری ہوئی) بکری پر سے گزر ہوا آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھالیا۔

۷۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، زید بن اسلم، عبد الرحمن بن وعلہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس وقت کھال کو دباغت دیدی جائے تو وہ پاک ہو جاتی

ہے۔

۷۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمروناقد، ابن عیینہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، (تحویل) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، زید ابن اسلم، عبد الرحمن بن وعلہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۷۱۸۔ اسحاق بن منصور، ابو بکر بن اسحاق، عمرو بن ربیع، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن وعلہ سبائی کو ایک پوستین پہنے ہوئے دیکھا، میں نے اسے چھوا، انہوں نے کہا کیوں چھوتے ہو، میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا ہے کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں برابر کے کافر آتش پرست بہت ہیں، وہ بکری ذبح کر کے لاتے ہیں، ہم تو ان کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے اور مشکیں چربی بھر کر لاتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۷۱۹۔ اسحاق بن منصور، اور ابو بکر بن اسحاق، عمرو بن ربیع، یحییٰ بن ایوب، جعفر بن ربیعہ، ابوالخیر، ابن وعلہ سبائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں کے آتش پرست پانی کی اور چربی کی مشکیں لے کر آتے ہیں، ابن عباس نے فرمایا یہ وہ پانی، میں کہا کیا اپنی رائے سے فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ دباغت سے کھل پاک ہو جاتی ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَرَ *

۷۱۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۷۱۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَّائِي فَرَوًا فَمَسِسْتُهُ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهُ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرَبُرُ وَالْمَجُوسُ نُؤْتِي بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَيَأْتُونَا بِالسَّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ دَبَاغُهُ طَهُورُهُ *

۷۱۹۔ وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَّائِي قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالسَّقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ فَقَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَبَاغُهُ طَهُورُهُ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دعاغت دینے کے بعد مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔

باب (۱۳۴) یتیم کے احکام۔

(۱۳۴) بَابُ الْيَتِيمِ *

۷۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْحَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَتَامَى وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى إِلَيْنَا مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَحَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْبَعُ رَأْسُهُ عَلَى فَحِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِي فَحِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْيَتِيمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَنَعْنَا الْبُعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ *

۷۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۲۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ والد، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، جب مقام بیداء یا بذات الحیش پر پہنچے تو میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تلاش کرنے کے لئے رک گئے، صحابہ بھی ٹھہر گئے، وہاں پانی نہ تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ صحابہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا ہے اور لوگوں کو بھی ان کے ساتھ ٹھہرا دیا ہے نہ یہاں پانی ہے اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے، یہ سن کر ابو بکر صدیق آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھ کر سو گئے تھے، انہوں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو روک رکھا ہے یہاں نہ پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے اور انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور جو کچھ منظور خدا ہوا کہہ ڈالا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کوٹنے دینے لگے، میں ضرور ہلتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس لئے میں حرکت نہ کر سکی، چنانچہ آپ سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہیں تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یتیم کا حکم نازل فرمایا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور یہ نقیبوں میں سے ہیں کہ اے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکلا۔

۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، (تحویل) ابو کریم، ابواسامہ، ابن بشر، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک ہار مستعار لے لیا تھا وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے چند حضرات کو اس کے تلاش کرنے پر مامور کیا لیکن وہ نہیں ملا، تو انہوں نے بے وضو نماز پڑھ لی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس چیز کی آپ سے شکایت کی تو اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے فرمایا جزاک اللہ خیر اعدا کی قسم جب بھی تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زائل کر دیا اور مسلمانوں کے لئے اسے باعث برکت کر دیا۔

۷۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن شیبہ اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعلم شقیق سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن مسعود سے اور ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا اے عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ہے) اگر کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو وہ نماز کس طرح پڑھے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے۔ ابو موسیٰ نے کہا تو پھر سورۃ مادہ میں جو آیت ہے کہ اگر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس آیت سے انہیں جنابت میں تیمم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو وہ رفتہ رفتہ پانی ٹھنڈا ہونے کی بھی شکل میں تیمم کرنے لگ جائیں گے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام سے بھیجا میں وہاں جھین ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا تو میں خاک میں اس طرح لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں سے تیمم کرنا کافی تھا، پھر آپ نے دونوں ہاتھ

أَسَامَةَ وَابْنُ يَشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَنَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَذْرَكَهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بغيرِ وَضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَزَكَتُ آيَةَ التَّيْمُمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بَشْرٌ أَمَرَ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَهً *

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتَيَّمُّ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهِذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُحِصَ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارِ نَعَشِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ

زمین پر (اولاً) ایک مرتبہ مارے، اور بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر مسح کیا اور پھر ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کیا، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار کی حدیث پر قناعت نہیں کی۔

(فائدہ) تیم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع امت سے ثابت ہے اور صرف منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا ہے خواہ حدیث سے ہو یا جنابت سے اور اکثر علماء کام کے نزدیک تیم میں دو ضربیں ضروری ہیں اور یہی حضرت علی بن ابی طالب اور امام ابو حنیفہ، مالک اور شافعی کا مسلک ہے۔ نووی جلد ۱ صفحہ ۱۶۰۔

۷۲۳۔ ابو کامل جحدری، عبد الواحد، اعمش، شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پھر ان کو جھٹک دیا اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔

بِيَدَيْكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ يَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفِّهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوْلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ *

۷۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّهِ *

۷۲۴۔ عبد اللہ بن ہاشم عبدی، یحییٰ بن سعید القطان، شعبہ، حکم، زر، سعید بن عبد الرحمن بن ابزی، عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ملا، آپ نے فرمایا نماز نہ پڑھنا، عمار نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ لشکر کے ایک کلوے میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا آپ نے تو نماز نہ پڑھی لیکن میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تجھے کافی تھا اپنے ہاتھ زمین پر مارتا پھر ان کو جھاڑتا اور پھر دونوں ہاتھوں پر مسح کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا سے ڈر، عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا، حکم بیان کرتے ہیں کہ ابن عبد الرحمن ابزی نے اپنے والد سے ذروالی روایت کی طرح نقل کیا ہے اور بیان کیا کہ مجھ سے سلمہ نے ذر کے واسطے اسی اسناد

۷۲۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذَكَّرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَمَنْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكَتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ يَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ قَالَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَحْدَثْ بِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَلْمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هَذَا

میں جو کہ حکم نے بیان کیا ہے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم تمہاری روایت کا بوجھ تم پر ہی ڈالتے ہیں۔

۷۲۵۔ اسحق بن منصور، نصر بن شمیل، شعبہ، ذر، ابن عبد الرحمن بن ابزی، عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور پانی نہیں ملا پھر حدیث کو بیان کیا، باقی اتنا اضافہ ہے کہ عمار نے کہا اے امیر المؤمنین خدا نے آپ کا حق مجھ پر واجب کیا ہے اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں گا۔

۷۲۶۔ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبد الرحمن بن یسار مولیٰ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالجہم بن حارث کے پاس گئے اور ابوالجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر جمل کی طرف سے آئے، راہ میں ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس آئے اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۷۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان، ضحاک بن عثمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا، آپ نے جواب نہیں دیا۔

باب (۱۳۵) مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

الْإِسْنَادُ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ فَقَالَ عُمَرُ نُؤَلِّكَ مَا تَوَلَّيْتُ *

۷۲۵ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ شَيْئًا لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ لَأُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِي سَمْعَةُ عَنْ ذَرٍّ *

۷۲۶ - قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبَيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عَمِيرَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَنْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَيْتِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ *

۷۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ *

(۱۳۵) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجَسُ *

۷۲۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَنْسَلَ فَذَهَبَ فَأَغْتَسَلَ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ *

۷۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهِ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَّ عَنْهُ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ *

۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ *

(۱۳۶) بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا *

۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ *

(فائدہ) ذکر الہی حالت جنابت میں جائز ہے مگر تلاوت قرآن کریم وغیرہ خواہ ایک آیت ہو اس سے بھی کم ہو باتفاق علماء کرام حرام ہے۔

۷۲۸- زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حمید (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حمید طویل، ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے ایک راستہ پر ملے اور جنبی تھے آپ کو دیکھ کر کھسک گئے اور غسل خانے کو چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تلاش کیا جب یہ حاضر ہوئے تو دریافت کیا کہاں تھے، تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آپ مجھ سے ملے تو میں جنبی تھا، میں نے بغیر غسل کئے ہوئے آپ کے ساتھ بیٹھنا مناسب نہ سمجھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ مومن کہیں نجس ہوتا ہے؟

۷۲۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، وکیع، مسعر، واصل، ابو وائل، ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے اور وہ جنبی تھے تو الگ ہو گئے اور غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا میں جنبی تھا، آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

باب (۱۳۶) حالت جنابت میں صرف ذکر اللہ کا جواز۔

۷۳۰- ابو کریم، محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، بواسطہ والد، خالد بن سلمہ، بہی، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی یاد ہر وقت کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) ذکر الہی حالت جنابت میں جائز ہے مگر تلاوت قرآن کریم وغیرہ خواہ ایک آیت ہو اس سے بھی کم ہو باتفاق علماء کرام حرام ہے۔

باب (۱۳۷) بے وضو کھانا کھانا درست ہے اور وضو فوراً واجب نہیں۔

۷۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو رجیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لائے اور کھانا لایا گیا، حاضرین نے آپ کو وضو دلایا، آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں۔

۷۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ بیت الخلاء سے آئے اور کھانا لایا گیا، حاضرین نے عرض کیا کیا آپ وضو نہیں فرماتے۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ کیا نماز پڑھتا ہے جو وضو کروں۔

۷۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن مسلم طائفی، عمرو بن دینار، سعید بن حویرث، مولیٰ آل سائب، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء کے لئے گئے جب لوٹ کر آئے تو کھانا لایا گیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وضو کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا کیوں نماز پڑھتی ہے۔

۷۳۴۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبہ، ابو عاصم، ابن جریج، سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اس وقت کھانا لایا گیا، آپ نے تناول فرمایا اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے اتنی

(۱۳۷) بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدَثِ الطَّعَامِ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ وَأَنَّ لَوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ *

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخُلَاءِ فَأَتَانِي بِطَعَامٍ فَذَكَّرُونَا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أَصْلِيَ فَأَتَوَضَّأُ *

۷۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأَتَانِي بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ فَقَالَ لِمَ أَصْلِي فَأَتَوَضَّأُ *

۷۳۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا جَاءَ قَدَّمَ لَهُ طَعَامٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَوَضَّأُ قَالَ لِمَ أَلْصَلَاةُ *

۷۳۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بْنُ جَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حُوَيْرِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخُلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمْسَسْ مَاءً قَالَ

زیادتی اور نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ نے وضو نہیں کیا، آپ نے فرمایا میں نماز تھوڑی پڑھتا چاہتا تھا جو وضو کرتا۔

باب (۱۳۸) بیت الخلاء جاتے وقت کیا دعا پڑھے۔

۷۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ حماد کی روایت میں لفظ خلاء اور ہشیم کی روایت میں کنیف ہے۔

۷۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز سے اسی سند کے ساتھ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کے الفاظ منقول ہیں۔

باب (۱۳۹) بیٹھنے کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۷۳۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، تمویل، شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز تیار تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے، نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوئے حتیٰ کہ آدمی سو گئے۔

۷۳۸۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ والد، شعبہ عبدالعزیز

وَرَادِیْ عَمْرُو بْنُ دُبَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ لَمْ تَوْصَأْ قَالَ مَا أَرَدْتُ صَلَاةً فَأَتَوْصَأَ وَرَعَمَ عَمْرُو أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ *

(۱۳۸) بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ *

۷۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ حَمَّادٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَفِي حَدِيثٍ هُشَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ قَانَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ *

۷۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ *

(۱۳۹) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ *

۷۳۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحِيًّا لِرَجُلٍ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ الْوَارِثِ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي الرَّجُلَ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ *

۷۳۸- حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا

بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز تیار تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے حتیٰ کہ صحابہ سو گئے، پھر آپ نے آکر انہیں نماز پڑھائی۔

۷۳۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے اور پھر نماز پڑھتے تھے مگر وضو نہیں کرتے تھے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے دریافت کیا کہ تم نے یہ انس سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم۔

۷۴۰۔ احمد بن سعید بن صحر دارمی، حبان، حماد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عشاء کی نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک شخص بولا مجھے کچھ کہنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سرگوشی فرماتے لگے حتیٰ کہ سب یا کچھ حضرات سو گئے اور پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

(نہدہ) یعنی نماز کے طریقہ پر بیٹھا ہوا اگر سو جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نووی جلد صفحہ ۱۶۳)۔

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَنَى بِهِمْ

۷۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ بِي وَاللَّهِ *

۷۴۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَحْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِي حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الصَّلَاةِ (۱)

باب (۱۴۰) اذان کی ابتداء۔

۷۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكْتُمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا نَبْعُثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱۴۰) بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ *

۷۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكْتُمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا نَبْعُثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱) لفظ "الصلاة" یا تو مشتق ہے صلوٰۃ بمعنی دعا ہے یا صلوٰۃ بمعنی رحمت سے یا اس کا اصل معنی کسی چیز کی طرف اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہونا یا اس کا معنی ہے لازمی ہونا اور لازمی بھی اس عبادت کو لازم سمجھتا ہے اور یہ عبادت اس پر لازم ہوتی ہے۔

(۲) اذان کا غوی معنی الاعلام ہے یعنی اعلان کرنا اور مطلع کرنا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ کو جماعت کی ہمت کا علم ہوا اور یہ بات بھی ان کے سامنے تھی کہ سارے لوگوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ پر بغیر اطلاع اور بغیر متنبہ کئے جمع کرنا ممکن نہیں تو اس بارے میں مشاورت ہوئی کہ جمع کرنے کا کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ ایک رائے یہ آئی کہ آگ جلائی جائے، اس رائے کو نبیوں کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا۔ دوسری رائے قرن کی آئی کہ یہ ایک آلہ تھا جس میں پھونک مارنے سے آواز آتی تھی، اس رائے کو یہود کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا۔ تیسری رائے ناقوس کی آئی یہ ایک لکڑی کو دوسری لکڑی پر مارنا ہوتا تھا کہ جس سے آواز پیدا ہوتی تھی مگر اس رائے کو بھی عیسائیوں کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا اور بغیر کسی نتیجہ پر پہنچے مجلس مشاورت ختم ہو گئی۔ بعد میں حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو خواب میں اذان اور اقامت مروجہ طریقے کے مطابق دکھائی گئی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سچا خواب ہے اور اس کی تصدیق فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَلَاءُ قُمْ فَتَادِ بِالصَّلَاةِ *
(۱۴۱) بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِتَارِ
الْإِقَامَةِ إِلَّا كَلِمَةً فَانْهَاهَا مُثْنَةً *

باب (۱۴۱) اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور
کلمات اقامت سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے ایک
ایک مرتبہ کہنے کا حکم۔

۷۴۲- حَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ جَمِيعًا عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بَلَاءٌ أَنْ يَشْفَعَ
الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ
ابْنِ عَلِيٍّ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ *

۷۴۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ
الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
ذَكَرُوا أَنْ يُعْبَثُوا وَقَتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ
فَذَكَرُوا أَنْ يُنُورُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأَمَرَ
بَلَاءٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ *

۷۴۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ
حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلَمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ
الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُنُورُوا نَارًا *

۷۴۵- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ
عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بَلَاءٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ *

(فائدہ) جامع ترمذی میں عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو مرتبہ تھی، اور اسی طرح
سے ابو ہریرہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، اور یہی چیز مسند عبد الرزاق طحاوی اور دار قطنی میں منقول ہے اور اس کے برخلاف حضرت بلالؓ
کا تعامل بھی اسی چیز پر رہا اسی لئے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسی چیز کے قائل ہیں اور یہی ہمارے زمانہ کا تعامل ہے، واللہ اعلم (فتح الملہم جلد ۱)

باب صِفَةِ الْأَذَانِ *

باب (۱۴۲) اذان کا طریقہ۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيَّ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَخْذُومَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَنَّمَهُ هَذَا الْأَذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحَقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۷۴۶۔ اَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَقَالَ اِسْحَقُ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيَّ وَحَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِي مَخْذُومَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَنَّمَهُ هَذَا الْأَذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحَقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

(فائدہ)۔ م نووی فرماتے ہیں دیگر کتب حدیث میں اللہ اکبر ابتداء میں چار مرتبہ موجود ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں مسلم کے اکثر نسخوں میں بھی چار ہی مرتبہ ہے اور شہادتین کا مکرر پڑھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسنون نہیں کیونکہ عبد اللہ بن زید کی روایت میں یہ ثابت ہے۔ حنفی کی متادل روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح المصنوع ص ۲ ج ۵ (نووی صفحہ ۱۶۵ ج ۱)

باب (۱۴۳) اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنِينَ

باب (۱۴۳) ایک مسجد کے لئے دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔

لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ *

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بَسَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى *

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بَسَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى *

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

(۱) حضرت ابو محذورہؓ کے مؤذن تھے، ان کا نام سرہیا اوس یا جابر ہے۔ غزوہ حنین کے بعد مسلمان ہوئے اور لوگوں میں عمدہ آواز والے تھے۔ ہمیشہ مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہے وہیں پر ۵۹ ہجری یا ۷۷ ہجری میں وفات ہوئی۔ بعد میں ان کی اولاد میں اذان دینے کا سلسلہ جاری رہا۔

تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب (۱۴۴) اندھا اذان دے سکتا ہے جبکہ بینا اس کے ساتھ ہو۔

۷۴۹۔ ابو کریب، محمد بن علاء ہمدانی، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ام مکتومؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دیا کرتے تھے اور آپؐ نابینا تھے اور ان کے ساتھ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۷۵۰۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ، سعید بن عبد الرحمن، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۱۴۵) دار الکفر میں اگر اذان ہوتی ہو تو وہاں لوٹ مار نہ کرے۔

۷۵۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حماد بن سلمہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) علی الصبح حملہ کرتے تھے، اور اذان پر کان لگائے رکھتے، اگر اذان سنتے تو پھر حمد نہ کرتے ورنہ حملہ کرتے، آپؐ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نار جہنم سے نکل گیا، لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

باب (۱۴۶) اذان سننے والا وہی کلمات ادا کرے جو کہ مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے۔

عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ *

(۱۴۴) بَابُ جَوَازِ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيرٌ *

۷۴۹- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى *

۷۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۴۵) بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلَى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سُمِعَ فِيهِمُ الْأَذَانُ *

۷۵۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانَ أُمَّسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَانْظُرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزَى *

(۱۴۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلُ

اللّٰهُ لَهُ الْوَسِيَّةَ *

۷۵۲- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَمَّ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ *

۷۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَن صَلَّيَ عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا اللَّهُ لِي الْوَسِيَّةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيَّةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ *

۷۵۴- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ

۷۵۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیشی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو کہ مؤذن کہتا ہے۔

۷۵۳- محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، حیوہ، سعید بن ابی ایوب، کعب بن علقمہ، عبد الرحمن بن جبیر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی کہو جو کہ مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (۱) مانگو اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو ایک بندہ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں اور مجھے امید ہے کہ بندہ میں ہی ہوں، اس لئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

۷۵۴- اسحق بن منصور، جعفر بن محمد جہضم ثقفی، اسماعیل بن جعفر، عمارہ بن غزیہ، حبیب بن عبد الرحمن بن اساف، حفص بن عاصم، بواسطہ والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے بھی کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے تو بھی اشہدان لا الہ الا اللہ، پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد

(۱) وسیلہ لغوی معنی کے اعتبار سے اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کسی چیز تک پہنچا جائے۔ یہاں مراد جنت کا سب سے اونچا مرتبہ ہے جو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملے گا چونکہ وہ درجہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی قرب حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اس لئے اسے وسیلہ کہا جاتا ہے۔

أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَصَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۷۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رَوَاتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا *

ارسل اللہ کہے، پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے، دل سے یقین رکھتے ہوئے توجہ میں داخل ہوگا۔

۷۵۵۔ محمد بن رحم، لیث، حکیم بن عبد اللہ بن قیس القرشی (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث، حکیم بن عبد اللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات کہے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد اعبده ورسوله رضیت باللہ رباً وبحمدہ رسولاً وبالإسلام دیناً تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن رحم نے اپنی روایت کے شروع میں انا کا لفظ بھی کہا ہے، باقی قتیبہ کی روایت میں مذکور نہیں۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اذان تمام عقائد ایمان کو جامع ہے اور اللہ اکبر سے اثبات ذات ہے اور پھر اشہدان لا الہ الا اللہ سے توحید اور اشہدان محمد رسول اللہ سے رسالت کا بیان ہے اس کے بعد اعمال میں جو افضل عبادت نماز ہے اس کی تاکید ہے اور حی علی الفلاح سے آخرت کی تیاری پر متنبہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد شہادت و توحید کا تکرار کرنا اس بات پر دلالت ہے کہ تمام اعمال کا دار و مدار حسن خاتمہ پر ہے۔ (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۶۷)۔

باب (۱۳۷) اذان کی فضیلت اور اذان سنتے ہی شیطان کا بھاگ جانا۔

۷۵۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبدہ، طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھ ہوا تھا اتنے میں انہیں مؤذن نماز کے لئے بلانے آیا، حضرت

(۱۴۷) بَابُ فَضْلِ الْآذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ *

۷۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے قیامت کے دن (خدا کی رحمت کے شوق میں) مؤذنوں کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

۷۵۷۔ اسحق بن منصور، ابو عامر، سفیان، طلحہ بن یحییٰ، عیسیٰ بن طلحہ، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۵۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شیطان جس وقت اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنا دور چلا جاتا ہے جیسا کہ مقام روحاء، سلیمان بن اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے روحاء کے متعلق دریافت کیا تو ابو سفیان نے کہا وہ مدینہ سے چھتیس میل دور ہے۔

۷۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جس وقت اذان کی آواز سنتا ہے تو رخ خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنائی دے، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سنائی دے، جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے اور وسوساں (نمازی کے دل میں) ڈالتا ہے۔

الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۷۔ وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرُّوحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةً وَتِلْكَ مَبْدَأُ *

۷۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ صُرَاطًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ *

۷۶۱- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَبَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ *

۷۶۱- عبد الحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبد اللہ، سہیل، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر ڈرتا ہوا بھاگتا ہے۔

۷۶۲- امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا یا ایک آدمی تھا، پھر ایک شخص نے باغ میں سے میرا نام لے کر مجھے پکارا، میرے ساتھی نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا، میں نے اپنے والد سے اس چیز کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے اس چیز کا علم ہوتا تو میں تجھے نہ بھیجتا جس وقت تو اس قسم کی آواز سے تو اذان دے جیسا کہ نماز کے لئے اذان دیتے ہیں، کیونکہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کر رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے۔

۷۶۳- قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (۱) تاکہ اذان نہ سنے، جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے، جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر لوٹ آتا ہے، آدمی اور اس کے نفس میں خطرات ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ہات یاد کر اور فلاں اور وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کہ نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں، حتیٰ کہ آدمی اس حالت میں ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی

۷۶۲- حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيَ غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ *

۷۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأَذِينَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَّ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُّ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْهَبُ كَمْ

(۱) شیطان اذان سن کر بھاگ جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن مؤذن کے حق میں اذان سننے کی گواہی نہ دینی پڑے اس لئے کہ جو جن یا انسان مؤذن کی اذان سنتا ہے وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ یا اس لئے بھاگتا ہے تاکہ بھاگ کر اذان سے اپنی نفرت کا اظہار کرے اس لئے کہ اذان سے بہترین عبادت کی طرف بہترین الفاظ کے ذریعے بلایا جاتا ہے۔

رکتیں پڑھیں۔

صَلَّى *

۷۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذُرِي كَيْفَ صَلَّى *

(۱۴۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرُّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ *

۷۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نَعْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاطِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ *

۷۶۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ *

۷۶۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَ

۷۶۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کیونکر نماز پڑھی۔

باب (۱۳۸) تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کا شانوں تک اٹھانا اور سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا نہ اٹھانا۔

۷۶۵- یحییٰ بن یحییٰ، حمیسی اور سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زبیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جس وقت نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے، اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

۷۶۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر جس وقت رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے۔

۷۶۷- محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل (تحویل) محمد بن عبد اللہ بن قہزاف، سلمہ بن سلیمان، عبد اللہ، یونس، زہری سے

یہ روایت ابن جریج والی روایت کی طرح منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کیسے اٹھتے تو دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے (۱)۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ كِنَانَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذَوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ اور تمام اہل کوفہ کا یہ مسلک ہے کہ تکبیر افتتاح کے علاوہ کسی اور مقام پر ہاتھوں کا اٹھانا مسنون نہیں اور امام نووی فرماتے ہیں یہی امام مالک کا مشہور مسلک ہے، ابن رشد مالکی بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں کہ امام مالک نے اہل مدینہ کے تعامل کی وجہ سے اس چیز کو اختیار کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اسی چیز کے قائل اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین میں سے بہت بڑی اہل علم کی جماعت ہے اور یہی سفیان ثوری کا مسلک ہے اور ترمذی و ابو داؤد اور نسائی میں عبد اللہ بن مسعود کی روایت بھی اسی طرح منقول ہے اور شرح معانی الآثار کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رفع یدین ابتداء میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ واللہ اعلم (فتح الملہم جلد ۲)

۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھی، تکبیر کہی اور پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اٹھادیا اور پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا *

۶۹۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، قتادہ، نصر بن عاصم، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مع اللہ لمن حمد کہتے اور ایسا ہی کرتے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۷۰۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں

۷۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

(۱) فقہاء حنفیہ کے ہاں تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی دوسرے موقع پر رفع یدین نہیں کرتا۔ ان کا استدلال بھی احادیث اور آثار صحابہؓ سے ہے۔ حنفیہ کے متذلات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۳ ج ۲، معارف السنن ص ۷۹ ج ۲۔

کی لو تک ہاتھوں کو اٹھایا۔

حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ *

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ، مالک، شافعی، ثوری اور احمد اور تمام صحابہ و تابعین کے نزدیک تکبیر تحریر واجب ہے (نووی صفحہ ۱۶۸ جلد ۱)

باب (۱۳۹) نماز میں ہر ایک رفع و خفض پر تکبیر کہے مگر رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔

(۱۴۹) بَابُ إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ * ۷۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُنْمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشَبَّهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا خدا کی قسم میں تم سب سے زائد نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

۷۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُوبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْتَحْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَشْنَى نَعْدُ النُّجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشَبَّهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور جب وقت رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، اس کے بعد کھڑے کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جس وقت سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، ساری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری کر دیتے اور دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد جس وقت اٹھتے تو پھر بھی تکبیر کہتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زائد مشابہ ہوں۔

۷۷۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۷۷۳۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن حارث، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے بقیہ روایت ابن جریج کی روایت کی طرح سے اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ میں تم میں نماز کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زائد مشابہ ہوں، مذکور نہیں۔

۷۷۴۔ حرمد بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مروان نے مدینہ منورہ میں خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، بقیہ روایت ابن جریج کی روایت کی طرح ہے، اس میں یہ ہے کہ جب وہ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو مسجد والوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نماز میں تم سب سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

۷۷۵۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے، ہم نے عرض کیا، اے ابو ہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے، انہوں نے فرمایا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

۷۷۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ہر ایک خفض و رفع پر تکبیر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۷۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، حماد بن زید، غیلان بن حریر، مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور عمران نے

أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشَبَّهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَحْفِلُهُ مَرَوَّانٌ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشَبَّهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْنِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے، جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ انہوں نے ایسی نماز پڑھائی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے یا یہ کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

باب (۱۵۰) نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی نہ پڑھ سکے تو اور کوئی سورت پڑھ لے۔

۷۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز (کامل) نہیں۔

۷۷۹- ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، (تحویل) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز (کامل) نہ ہوگی۔

۷۸۰- حسن بن علی طوائی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، محمود بن ربیع (جن کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں کے پانی سے کئی کر دی تھی) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ام القرآن

بُنْ زَيْدٍ عَنْ عَيَّانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ حَنَفَ عَيْبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَحَدُ عِمْرَانَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۵۰) بَابُ وَجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمَكَّنَهُ تَعَلُّمَهَا قَرَأَ مَا تيسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا * ۷۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

۷۷۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ *

۷۸۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيْبِ الْحُوَانِي حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَرِّهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ

سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز کامل نہیں ہوتی۔

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ *

۷۸۱۔ اسحق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری
سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ کچھ
اور زائد نہ پڑھے۔

۷۸۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا *

(نوٹ: اس سے پتہ چلتا ہے کہ سورت کا پڑھنا بھی واجب ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے کیونکہ ان احادیث سے وجوب سورۃ فاتحہ
بھی ثابت ہے اور اس کے ساتھ سورت کے ملانے کا بھی وجوب ثابت ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے (فتح الملہم جلد ۲، اعلاء السنن جلد ۲)

۷۸۲۔ اسحق بن ابراہیم خطلی، سفیان بن عیینہ، علاء بن
عبد الرحمن، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو
شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے، یہ تین
مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت
کیا گیا کہ کبھی ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں انہوں نے فرمایا اپنے
دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ
فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز میرے اور میرے بندے
کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہو گئی ہے اور میرا بندہ جو بھی
مانگے گا اسے وہی ملے گا چنانچہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین
کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف
کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے
بندے نے میری تعریف کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو
خدا فرماتا ہے کہ بندہ نے میری خوبی اور بزرگی بیان کی اور کبھی
یہ فرمایا کہ بندہ نے اپنے کاموں کو میرے سپرد کر دیا، پھر جب
وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ
میرے اور بندہ کے بیچ ہے اور میرے بندہ کو جو مانگے وہ ملے گا
اور پھر جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ
میرے بندہ کے لئے ہے جو وہ مانگے اسے وہی ملے گا۔ سفیان
بیان کرتے ہیں کہ علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب اپنے مکان

۷۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَطْلِيُّ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ
فَهِِيَ خِدَاجٌ ثَمَانًا غَيْرَ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ
إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ أَقْرَأْ بَهَا فِي نَفْسِكَ
فَأَبَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ
عَبْدِي بِنِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ
(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
حَمْدُنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّنِي عَلَى عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (مَا
لِكِ يَوْمَ الدِّينِ) قَالَ مَحْدَنِي عَبْدِي وَقَالَ
مَرَّةً فَوُضَّ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ هَذَا
لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي
بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ
عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ *

میں بیمار تھے میں نے پھر ان سے جا کر یہ حدیث پوچھی۔

(فائدہ) اس حدیث سے پتہ چلا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کا جزو نہیں (مترجم)

۷۸۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، علاء بن عبد الرحمن، ابوالسائب، مولیٰ ہشام بن زمرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۸۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، علاء بن عبد الرحمن، ابوالسائب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی حسب سابق نقل کرتے ہیں۔ باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے سو نصف میری ہے اور نصف حصہ میرے بندے کا ہے۔

۷۸۵۔ احمد بن جعفر معمری، نضر بن محمد، ابو اویس، علاء، بواسطہ والد، ابوالسائب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے، تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔

۷۸۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، حبیب، شہید، عطاء، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر قرأت کے درست نہیں ہوتی۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے پڑھا ہم نے بھی زور سے پڑھا اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے پڑھا ہم نے

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامَ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۸۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامَ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَسَمِعْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ فَيُصَفُّهَا لِي وَيُصَفُّهَا لِعَبْدِي *

۷۸۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُعَقَّرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ وَكَانَا جَالِسِي أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَنَاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ

أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ *

بھی آہستہ پڑھا۔

۷۸۷۔ عمروناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ساری نماز میں قرأت کرنی چاہئے پھر جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جن نمازوں میں آپ نے آہستہ قرأت کی ہم نے بھی آہستہ آہستہ سے قرأت کی۔ ایک شخص بولا میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھوں، ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تو زائد پڑھے (یعنی سورت ملائے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورۃ فاتحہ پڑھے تب بھی کافی ہے۔

۷۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر ایک نماز میں قرأت واجب ہے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو قرأت سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے قرأت کی ہم نے بھی آہستہ قرأت کی اور جو شخص صرف سورۃ فاتحہ پڑھے تو بھی کافی ہے اور جو اس سے زائد پڑھے تو افضل ہے (کیونکہ سورۃ کاملہ نا واجب ہے)۔

۷۸۹۔ محمد بن ثقی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آپ کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا کر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام کہا اور پھر فرمایا جا نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھ، حتیٰ کہ تین مرتبہ ایسی ہی ہوا بالآخر اس شخص نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْطُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لَمْ أَرِدْ عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ *

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةً فَمَا أَسْمَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ *

۷۸۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ

السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى
فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ عِزِّي هَذَا عَلَّمَنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ
حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا
ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي
صَلَاتِكَ كُلِّهَا *

۷۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ
هَذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ *

(۱۵۱) بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِه
بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ *

۷۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفَتِيَّةُ بْنُ
سَعِيدٍ كِثَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ
فَقَالَ أَتَيْكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَ نِيَّتَهَا *

۷۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ

آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو اس سے اچھی نماز
نہیں پڑھ سکتا، مجھے سکھائیے۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کے
لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اور پھر جتنا قرآن کریم پڑھ سکے وہ پڑھ،
اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا
ہو جائے، پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا کر
اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا، پھر ساری نماز اسی طرح پڑھ۔

۷۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبد اللہ بن نمیر (تحویل)
ابن نمیر بواسطہ والد، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس
نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک
کونے میں تشریف فرما تھے، بقیہ حدیث سابق ہے باقی اتنا
زائد ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرے تو کامل وضو کر اور قبلہ
کا استقبال کر اور پھر تکبیر کہہ۔

باب (۱۵۱) مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنے
کی ممانعت۔

۷۹۱۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، زرارة
بن اوفی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی پھر
نماز کے بعد فرمایا کہ تم میں سے کس نے میرے پیچھے سبح
اسم ربک الاعلیٰ پڑھی تھی، ایک شخص نے عرض کیا میں نے
صرف ثواب کی نیت سے پڑھی تھی، آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ
تم میں سے کوئی مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔

۷۹۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارة

بن ادنیٰ، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، ایک شخص نے آپ کے پیچھے سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی قرأت شروع کر دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کس نے پڑھی یا کون پڑھنے والا ہے، ایک شخص نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا میں سمجھا تم سے کوئی مجھ سے قرآن چھین رہا ہے، (یعنی ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے)۔

۷۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (تحویل) محمد بن ثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ نے یہی فرمایا۔

باب (۱۵۲)۔ بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے والوں کے دلائل۔

۷۹۴۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، غندر، محمد بن جعفر شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ (ہمیشہ) نماز پڑھی مگر میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ العمان کا یہی مسلک ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ امام مسلم بھی بظاہر اسی کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔

۷۹۵۔ محمد بن ثنیٰ، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ میں نے قتادہ سے دریافت کیا کیا تم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت سنی ہے انہوں نے کہا جی ہاں (بلکہ) ہم نے ان سے دریافت کیا ہے۔

۷۹۶۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، عبد اللہ

نَشَارَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ ابْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَيْكُمْ قَرَأَ أَوْ أَتَيْكُمْ الْفَارِيُّ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَ نِيهَا *

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوثَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَ نِيهَا *

(۱۵۲) بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبِسْمَلَةِ *

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ العمان کا یہی مسلک ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ امام مسلم بھی بظاہر اسی کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّارِيُّ حَدَّثَنَا

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کلموں (۱) کو زور زور سے پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَنَسْرُكَ اَسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اور اوزاعی کو قنادہ نے لکھا کہ ان سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی وہ الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأت کے شروع اور اخیر میں نہیں پڑھتے تھے۔

۷۹۷۔ محمد بن مہران، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۵۳) سورۃ برأت کے علاوہ بسم اللہ کو ہر ایک سورت کا جزو کہنے والوں کی دلیل۔

۷۹۸۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، انس بن مالک (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، مختار، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے، اتنے میں آپ کو ایک غفلت سی آئی پھر مسکراتے ہوئے آپ نے سر اٹھایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں مسکرا رہے ہیں، آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ اخیر تک پڑھی، پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ عرض کیا اللہ و رسولہ اعم، آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے مجھ

الْوَلِيدُ نَسِئُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَنَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُحِبُّهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَيَّتُ حَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ (الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ لِرَحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا * ۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْاَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ *

(۱۵۳) بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ الْبِسْمَلَةَ آيَةً مِنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةٍ * ۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مُسْنَرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَقْتُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسِ قَارَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهَرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقَلْنَا مَا أَصْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْزَلَتْ عَلَيَّ آيَةً سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (إِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) إِنَّا

(۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سکھانے کی غرض سے بجا کہ اللہ الخ کبھی کبھی اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ اسی طرح کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے کہ سکھانے کی غرض سے کبھی کبھی شاعر پڑھتے تھے اگرچہ اصل سنت آہستہ آواز سے ہی پڑھتا ہے۔

سے کیا ہے، اس پر خیر کثیر ہے وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے روز میری امت کے لوگ پانی پینے کے لئے آئیں گے، اس کے برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں، وہاں سے ایک بندہ کو نکال دیا جائے گا میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ تو میری امت کا ہے۔ ارشاد ہو گا کہ تم نہیں جانتے کہ جو اس نے آپ کے بعد نئے کام (بدعتیں) ایجاد کی ہیں۔ ابن حجر کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ ہمارے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے۔

شَابَنَةُ هُوَ الْأَنْثَرُ (ثُمَّ قَالَ أَنْذَرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْنَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدْنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُ بِعَدْلِكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ نِينَ أَظْهَرْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحَدْتُ بِعَدْلِكَ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بطور تبرک کے پڑھی اس سے اس خاص سورت کا جزو ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بھی نہیں تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بدعت کی مذمت بھی ثابت ہے۔ بہترین قول وہ ہے جو کہ مختار میں ہے کہ ہر ایک رکعت میں بسم اللہ ہستہ پڑھے اور یہ قرآن کریم کا جزو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے کسی خاص سورت کا جزو نہیں، واللہ اعلم۔

۷۹۹۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابن فضیل، مختار بن فضل، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی ابن مسہر کی روایت کی طرح منقول ہے اس میں یہ مذکور نہیں کہ اس کے برتن شر میں تاروں کے برابر ہوں گے۔ ہاں یہ اغظ ہیں کہ کوثر یک نہر ہے جس کے دینے کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ جنت میں اس پر ایک حوض ہے۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَعْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً يَنْخُو حَدِيثَ ابْنِ مُسْهَرٍ عَيْرٌ أَنَّهُ قَالَ نَهْرٌ وَعَدْنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ * (۱۵۴) بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوً مِنْكِبَيْهِ *

باب (۱۵۴) تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنا اور ہاتھوں کو زمین پر موٹدھوں کے برابر رکھنا۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّاءُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلَى لَهُمَا أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۰۔ زہیر بن حرب، عفان، محمد بن جحادہ، عبد الجبار بن وائل، علقمہ بن وائل، مولیٰ علقمہ وائل بن جحادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی، ہمام راوی حدیث نے ہاتھوں کا کانوں تک اٹھنا،

بیان کیا پھر کپڑا لپیٹ لیا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سمیع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو آپؐ نے دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا۔

باب (۱۵۵) نماز میں تشہد پڑھنا۔

۸۰۱۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یہ کہا کرتے تھے کہ سلام ہو اللہ پر اور سلام ہو فلاں پر، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جس وقت نماز میں تم میں سے کوئی بیٹھا کرے تو یہ کہا کرے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، اس طرح کہنے سے ہر ایک بندہ کو خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں سلام پہنچ جائے گا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے سوا لگے۔

رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَّ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ التَّحَفَّ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفْيَيْهِ *

(۱۵۵) بَابُ التَّشْهِيدِ فِي الصَّلَاةِ *

۸۰۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَنَى اللَّهُ السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَمِيقِلُ التَّحِيَّاتِ لِيهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس بات میں تین تشہد منقول ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود ابن عباس اور ابو موسیٰ اشعری کے اور علماء کرام نے اتفاق کیا ہے کہ ان میں سے جو نسا بھی پڑھ لے وہ کافی ہے۔ باقی امام ابو حنیفہ احمد اور جمہور فقہاء والحدیث کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت کے ساتھ مروی ہے۔ نووی جلد ۱ صفحہ ۱۷۳۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسی چیز پر اکثر صحابہ و تابعین کا عمل ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آٹھ وجوہ سے اس تشہد کی فضیلت ثابت کی ہے اور یہی اولیٰ بالعمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۰۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں دعا کے اختیار کرنے کا تذکرہ نہیں۔

۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ

مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ *

۸۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لِيُخَيَّرَ بَعْدَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ *

۸۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدَ مِنَ الدُّعَاءِ *

۸۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفًى بَيْنَ كَفًى كَمَا يُعَلَّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَرَ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصَرُوا *

۸۰۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّامُ غَيْبًا وَعَنَى عِبَادَ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ *

۸۰۳- عبد بن حمید، حسین بھٹی، زائدہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ پہلی روایتوں کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں اختیار دعا کا تذکرہ ہے۔

۸۰۴- یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تھے، باقی حدیث سب روایت منصور کی ہے اس کے بعد فرمایا جو جی چاہے پڑھے۔

۸۰۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو نعیم، سفیان بن ابی سلیمان مجاہد، عبد اللہ بن سحمرہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا جیسا کہ آپ مجھے قرآن کریم کی ایک سورت سکھا رہے ہوں اور تشہد کو اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

۸۰۶- قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، ابو الزبیر، سعید بن جبیر، طاووس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد سکھاتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ إِنَّ، ابن ریح کی روایت میں ہے جیسا کہ قرآن سکھاتے۔

۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، عبد الرحمن بن حمید ابو الزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد سکھاتے جیسے کہ قرآن کریم کی سورت سکھاتے ہوں۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۸۰۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، محمد بن عبد الملک الاموی، ابو عوانہ، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبد اللہ رقاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص بولا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے پھر کر پوچھا یہ کلمہ تم میں سے کس نے کہا، تمام جماعت پر سکتہ آگیا، پھر انہوں نے فرمایا تم میں سے یہ کلمہ کس نے کہا، لوگ پھر بھی خاموش رہے، ابو موسیٰ بولے اے حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں نے نہیں کہا مجھے تو آپ کا ڈر تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہوں، اتنے میں ایک شخص بولا میں نے کہا ہے اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ تم نماز میں کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور تمام سنتیں سکھا دیں اور نماز پڑھنا بھی بتا دیا آپ نے فرمایا جس وقت تم نماز پڑھنا چاہو تو اولاً صفیں درست کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے اور جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دونوں کے افعال برابر ہو جائیں گے اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ لَمِيثِ الْأُمَوِيُّ وَالْفُظْ لُأَبِي كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقُعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَقْرَبَ الصَّلَاةَ بِالْبُرِّ وَالزَّكَاةِ قَالَ فَمَا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُتِنَا قَالَ مَا قُتِنَا وَلَقَدْ رَهَيْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُتِلْتُهَا وَلَمْ أَرُدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَمْكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُحْنِكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ

اللہم ربنا ولك الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا اس لئے وہ خود اپنے پیغمبر کی زبان سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ میں جاؤ، اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ادھر کی کسر ادھر نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے سب سے پہلے یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الصَّلَواتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَواتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ۔

۸۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، سعید بن ابی عروبہ (تحویل) ابوغسان مسمعی، معاذ بن ہشام، یواسطہ واند (تحویل) اسحق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور جریر نے یواسطہ سلیمان قتادہ سے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو (خواہ سری نماز ہو یا جہری) اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔ صرف ابوکامل کی روایت میں ابوعوانہ سے منقول ہے کہ ابو اسحاق (امام مسلم کے شاگرد نے) فرمایا، ابو بکر ابوالنضر کے بھانجے نے اس روایت میں گفتگو کی ہے، امام مسلم نے فرمایا وہ صحیح ہے یعنی وہ حدیث کہ جس میں یہ ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو، ابو بکر نے کہا کہ تم نے پھر اس حدیث کو اس کتاب میں کیوں ذکر نہیں کیا، امام مسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ جو حدیث میرے نزدیک صحیح ہو میں اسے کتاب میں ذکر کروں بلکہ اس کتاب میں میں نے وہ حدیثیں بیان کی ہیں کہ جن کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَ يَتْلُكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

۸۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عُرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظُ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٌ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ *

(فائدہ) اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہے کہ مقتدی پر قرات کرنا خواہ جبری نماز ہو یا ساری کسی حال میں درست نہیں اور پھر امام مسلم نے اس حدیث کی مزید تاکید کر دی کہ جس کے بعد کسی قیل وقال کی گنجائش نہیں رہی۔ اس حدیث اور اس کے علاوہ اور کثرت دلائل کی بنا پر امام ابو حنیفہ العثمان کے ہاں امام کے پیچھے قرات کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم (بندہ مترجم)

۸۱۰۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبد الرزاق، معمر، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہ فرمایا کہ سمع اللہ لمن حمدہ۔

باب (۱۵۶) تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مسنون ہے۔

۸۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نعیم بن عبد اللہ الحمر، محمد بن عبد اللہ بن زید الانصاری، عبد اللہ بن زید، (عبد اللہ بن زید وہی ہیں جنہیں خواب میں اذان سکھائی گئی) ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے، بشیر بن سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم کیا ہے تو ہم آپ پر کیوں کر درود بھیجیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، ہم نے دل میں کہا کاش آپ سے دریافت نہ کیا ہوتا تو بہتر تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں بھیجا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور سلام تو تم کو معلوم ہی ہے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ *

(۱۵۶) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشْهِيدِ *

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخْمَرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِي النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ *

فائدہ۔ امام ابو حنیفہ، مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں درود پڑھنا مسنون ہے (نودی جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

۸۱۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفِظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سے ملے انہوں نے کہا کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ نہ دوں۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے عرض کیا آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجیں، آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ۔

۸۱۳۔ زہیر بن حرب وابو کریب، وکیع، شعبہ و مسعر، حکم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ نہ دوں۔

۸۱۴۔ محمد بن بکار، اسماعیل بن زکریا، اعمش، مسعر، مالک بن مغول، حکم سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اللّٰهُمَّ بَارِکْ کے بجائے وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے۔

۸۱۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، روح، عبد اللہ بن نافع (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، روح، مالک بن انس، عبد اللہ بن بکر، بواسطہ والد، عمرو بن سلیم، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں، آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ۔

جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ اَبِيْ لَيْسَى قَالَ لَقِیْنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةٌ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُنَّا قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُنْصِیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ *

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ إِلَّا أَهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً *

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ الْأَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُمَّ *

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ وَبَارَکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ *

۸۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ایوب، قتیبة بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

باب (۱۵۷) سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا بیان۔

۸۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم رہنا لک الحمد کہو اس لئے جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۱۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سہیل والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۸۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام آمین کہے (یعنی سورۃ فاتحہ ختم کرے) تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو جائے گی تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ ابن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں ابن شہاب کا قول مذکور نہیں۔

حُجْرٌ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَدَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا *

(۱۵۷) بَابُ التَّسْمِيْعِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّأْمِيْنِ *

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ *

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهِمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنَهُ تَأْمِيْنُ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ *

۸۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ
قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ *

۸۲۱ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ أَحْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي
السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي
السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ) فَقَالَ مَنْ حَقَّقَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلُ
أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

(فائدہ) امت کا اجماع ہے کہ امام مقتدی اور منفرد کو آمین کہنا مسنون ہے باقی امام مالک اور امام ابو حنیفہ نعمان کے نزدیک آہستہ کہنا
مستحب ہے (نودی جلد صفحہ ۱۷۶)

(۱۵۸) بَابُ اِتِّمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ *

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ

۸۲۱ - حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، یونس، ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہے اور
فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور پھر ایک آمین دوسری آمین
کے مطابق ہو جائے تو سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۲۲ - عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے آمین
کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری
آمین کے مطابق ہو جائے تو کہنے والے کے سابقہ گناہ معاف
کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۲۳ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۸۲۴ - قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل بواسطہ
والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (نماز میں) قرآن میں پڑھنے
والا غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے اور جو شخص اس
کے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے
کے مطابق ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(فائدہ) امت کا اجماع ہے کہ امام مقتدی اور منفرد کو آمین کہنا مسنون ہے باقی امام مالک اور امام ابو حنیفہ نعمان کے نزدیک آہستہ کہنا
مستحب ہے (نودی جلد صفحہ ۱۷۶)

باب (۱۵۸) مقتدی کو امام کی اتباع ضروری ہے۔

۸۲۵ - یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو
ناقد، زہیر بن حرب، ابو کریب سفیان بن عیینہ، زہری، انس

حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِحَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُوذًا أَجْمَعُونَ *

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر گئے، آپ کے داہنی طرف کا بدن چھل گیا چنانچہ ہم آپ کو دیکھنے گئے تو نماز کا وقت آگیا تو آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی۔ ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجود کرے تو تم بھی سجود کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اپنا سر اٹھاؤ اور جب وہ مسح اللہ لمن حمدہ کہے تو رہا مالک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ العمان اور امام شافعی اور جمہوری علماء کے نزدیک مقتدی کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفا میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق و تمام صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر پڑھی۔ اور جہاں قوم کے بیٹھ کر پڑھنے کا ذکر ہے تو ممکن ہے کہ وہ قوم کی نفل نماز ہو۔ اور نفل نماز بغیر عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِحَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ *

۸۲۶- قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا۔ باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۸۲۷- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَعَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِحَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَرَأَى إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا *

۸۲۷- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا۔ باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۸۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَعَ عَنْهُ فَحُجِحَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا

۸۲۸- ابن ابی عمر، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے آپ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا، بقیہ روایت حسب سابق ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے

قیاماً *

ہو کر نماز پڑھو۔

۸۲۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپ کا داہنا پہلو جھل گیا، باقی اس روایت میں یونس اور مالک والی زیادتی نہیں۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ *

۸۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کو دیکھنے کے لئے کچھ صحابہ کرام آئے، آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، چنانچہ وہ بیٹھ گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْبِسُوا فَجَبَسُوا فَمَا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُوسًا *

۸۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، تحویل، ابن نمیر بواسطہ والد، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، تحویل، محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر صدیق آپ کی تکبیرات کی آواز سن رہے تھے، آپ نے ہماری جانب جو توجہ کی تو ہمیں کھڑا ہوا پایا، آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا سو ہم بیٹھ گئے، سو ہم نے آپ کی نماز کے ساتھ بیٹھے ہوئے نماز پڑھی، آپ نے

۸۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّ كِدْتُمْ أَنْفًا لَتَفْعَلُونَ

سلام پھیرا تو فرمایا تم اس وقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم والے اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کا بادشاہ بیٹھا ہوتا ہے سوا یہ مت کرو اپنے اماموں کی پیروی کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم اس طرح نماز کے ابتدائی زمانہ میں تھا، باقی آخر میں منسوخ ہو گیا، جیسا کہ آئندہ باب اسی بیان میں ہے لہذا اب جو کھڑے ہونے پر قادر ہے، اسے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۸۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، حمید بن عبد الرحمن، و اسی، بواسطہ والد، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر فرماتے تو ابو بکر ہم کو سنا دیتے، پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۳۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس کے ساتھ اختلاف مت کرو، جس وقت وہ تکبیر کہے سو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللہم ربنا لک الحمد کہو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۳۶۔ اسحق بن ابراہیم، ابن خشرم، عیسیٰ ابن یونس، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے ہوئے فرماتے تھے کہ امام

فَعَلَ فَارِسَ وَالرُّومَ يَقُومُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَمَا تَفْعَلُوا اتَّمُوا بِأَيْمَتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا *

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيَسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنَى الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلَفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ *

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

سے جلدی نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

۸۳۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، سمیل، ابوصالح، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے کا تذکرہ نہیں ہاں اتنا زاد ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

۸۳۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء، علقمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ڈھال (۱) ہے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جس وقت وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو، اس لئے کہ زمین والوں میں سے جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے مطابق ہو جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۳۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، حیوہ، ابو یونس مولیٰ ابی ہریرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کرو، سو جس وقت وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ *
۸۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوا قِبَلَهُ *

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَالْأَفْصَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۳۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيَّوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا

(۱) امام ڈھال ہے کیونکہ بعض اوقات مقتدیوں سے ایسی غلطیاں جماعت کے دوران سرزد ہو جاتی ہیں کہ اگر وہ تنہا نماز پڑھتے ہوتے تو سجدہ سہو واجب ہوتا مگر امام کے پیچھے ہونے کی وجہ سے ان کی غلطی ظاہر نہیں ہوتی تو امام ان کے لئے ڈھال بن گیا۔ اسی طرح مقتدی بعض اوقات جماعت کی بنا پر بھولنے سے بچا رہتا ہے۔

فَصُومُوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا
أَحْمَعُونَ *

اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ مقتدی کا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ احادیث میں چار قسم کے جملہ مذکور ہیں۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ تاکہ تمام الفاظ حدیث کو جامع ہو جائے۔ یہی اونی پانچوں کا اصل ہے، (فتح القدیر)

(۱۵۹) بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسَخَ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ *

باب (۱۵۹) امام عذر کے وقت کسی اور کو خلیفہ بنا سکتا ہے اور اگر امام قیام نہ کر سکے اور مقتدی کھڑے ہونے پر قادر ہوں تو کھڑا ہونا واجب ہے، بیٹھ کر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔

۸۴۰۔ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، زَائِدُهُ، مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ رَوَايَتِهِ فِي مِثْلِ هَذَا
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ بیان نہیں کرتیں، انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں، آپ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا، آپ نے غسل کیا تو پھر چلنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے، افاقہ ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو، ہم نے رکھ دیا پھر آپ نے غسل فرمایا اور نماز کے لئے چلنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا، آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کے منتظر ہیں اور

يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ
عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي نَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ
رَسُولٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ
فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ
أَبُو بَكْرٍ ثَمَّ الْيَوْمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَخَرَجَ
بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو
بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ
لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ
فَاجْلِسَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا
أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ
فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّيْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ
الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ *

لوگ سب کے سب مسجد میں جمع تھے اور عشاء کی نماز کے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا انتظار کر
رہے تھے، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ، قاصد
آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھانے کا
حکم فرماتے ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نرم دل تھے،
انہوں نے عرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو
نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں تم اس
بات کے زائد حقدار ہو، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر
ان ایام میں ابو بکر صدیق نماز پڑھاتے رہے، ایک دن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں کے
سہارے آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے، ان دونوں
آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے اور دوسرے علی بن
ابی طالبؓ اور ابو بکر صدیقؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹا چاہا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ
ہٹیں اور ان دونوں اشخاص سے فرمایا مجھے ابو بکرؓ کے بازو میں بٹھا
دو، انہوں نے آپ کو ابو بکرؓ کے بازو میں بٹھا دیا تو ابو بکر صدیقؓ
کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اتباع
کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے۔ عبید اللہ
بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس
گیا اور ان سے کہا میں تم سے وہ حدیث بیان کروں جو عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا بیان کرو،
میں نے سارا واقعہ بیان کیا تو سب باتوں کو انہوں نے قبول کیا
اتنا اور کہا کہ حضرت عائشہؓ نے دوسرے شخص کا نام لیا جو
حضرت عباسؓ کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا
وہ حضرت علیؓ تھے۔

۸۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفِظُ لِبْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَوَّلُ مَا اسْتَكْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُعْرَضَ فِي بَيْتِهَا وَأُذِنَ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدُّ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَدُّ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَحْطُ بِرَجُلَيْنِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَذَرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةَ هُوَ عُبَيْ؟ *

۸۴۱- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت میمونہ کے مکان میں بیمار ہوئے تو آپ نے بیماری میں سب ازواج مطہرات سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں رہنے کی اجازت طلب کی، سب نے اجازت دیدی، آپ باہر نکلے ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ پر رکھے ہوئے اور دوسرا ہاتھ دوسرے شخص پر اور آپ کے پاؤں (ضعف و کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ دوسرا شخص کون تھا کہ جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نام نہیں کیا، وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۸۴۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ بِهٖ وَاجَعَهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُعْرَضَ فِي بَيْتِهَا فَأُذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْطُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَذَرِي مِنَ الرَّجُلِ الْآخَرِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عُبَيْ؟ *

۸۴۲- عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، بواسطہ واند، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج سے بیماری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہنے کی اجازت مانگی، سب نے اجازت دیدی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان باہر نکلے کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عباسؓ بن عبد المطلب اور ایک اور شخص کے درمیان، عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کو جو واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتلایا اس کی اطلاع دی تو عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ تو دوسرے آدمی کو جانتا ہے کہ جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا نہیں، عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے

۸۴۳- عبد الملک بن شعیب، شعیب بن لیث، بواسطہ واند

۸۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شُعَيْبٍ

عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ نماز (پڑھانے) کے بارے میں میں نے رسول اللہ سے اصرار کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ پر قائم ہو مگر میں یہ سمجھتی تھی کہ لوگ اس شخص سے جو آپ کی جگہ پر کھڑا ہو بد فالی لیں گے اس لئے میں نے چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس امر سے معاف رکھیں۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُجِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يُعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ *

۸۴۴- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمزة بن عبد اللہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھادیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نرم دل انسان ہیں جس وقت وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں تو وہ آنسوؤں کو نہیں روک سکتے، آپ ابو بکر صدیق کے علاوہ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہے، اور خدا کی قسم میں نے یہ اس لئے کہا کہ مجھے برا لگا کہیں لوگ اس شخص سے جو سب سے پہلے آپ کے مصلیٰ پر کھڑا ہو بد فالی نہ لیں اس لئے میں نے دو یا تین مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپ نے یہی فرمایا کہ ابو بکر نماز پڑھائیں اور تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ رَافِعٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ إِذَا قُرَأَ الْقُرْآنُ لَا يَمْلِكُ دَمْعُهُ فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنْ كُنَّ صَوَابِجُ يَوْسُفَ *

(فائدہ) یعنی جیسا کہ وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تکرار کر رہی تھیں، اسی طرح تم نے بھی شروع کر دیا۔

۸۴۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بوال آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے، آپ نے فرمایا

۸۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا

تَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِمَا
يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ
أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعَ النَّاسَ فَنُو
أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ
قَالَتْ فَقُلْتُ لِحِفْصَةِ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ
أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعَ النَّاسَ فَنُو
أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَأَنْتَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا
أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَةً
فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَانِ تَخْطَا فِي
الْأَرْضِ قَالَتْ فَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ
حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَسَّ عَنْ يَسَارِ أَبِي
بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا
يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ *

۸۴۶- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرَضَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي
تُوفِّي فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ فَأَتَى بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجْلَسَ إِلَى جَنْبِهِ

ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ نماز پڑھائیں، میں نے عرض کیا، یا رسول
اللہ! ابو بکر صدیقؓ رقیق القلب ہیں، انہیں بہت جد رونا آجاتا
ہے، جب وہ آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن
نہ سنا سکیں گے، اگر آپؐ عمر فاروقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو
زیادہ مناسب ہے، آپؐ نے فرمایا ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ ہی
نماز پڑھائیں، میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہو کہ ابو بکر صدیقؓ نرم دل آدمی ہیں اگر وہ آپؐ
کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے، اس لئے
حضرت عمرؓ کو حکم کیجئے، حفصہؓ نے ایسا ہی کیا، آپؐ نے فرمایا تم تو
یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو، ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آخر ابو بکر صدیقؓ کو حکم
دیا تو انہوں نے نماز شروع کر لی جب وہ نماز شروع کر چکے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرا بحال دیکھا، آپؐ
دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے چلے لیکن آپؐ کے پاؤں زمین پر
گھسنے جاتے تھے، جب مسجد میں پہنچے تو ابو بکر صدیقؓ نے آپؐ
کی آہٹ محسوس کر کے پیچھے ہٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اشارہ فرمایا کہ اسی جگہ پر رہیں اور آپؐ اگر ابو بکر صدیقؓ کی
بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز
پڑھا رہے تھے اور ابو بکر صدیقؓ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور صحابہ کرامؓ نے
ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

۸۴۶- منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (تحویل) اسحق بن
ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت
منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو وہ بیماری لاحق ہوئی کہ جس میں آپؐ نے انتقال فرمایا
اور ابن مسہرؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو لا کر ابو بکر صدیقؓ کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر صدیقؓ لوگوں کو تکبیر

سناتے جاتے تھے اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بیٹھے نماز پڑھاتے تھے اور ابو بکر صدیقؓ آپ کے بازو میں تھے، وہ لوگوں کو (تکبیر کی آواز) سنارہے تھے۔

۸۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریبہ، ابن نمیر، ہشام، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ہشام بواسطہ والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابو بکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا چنانچہ وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مزاج میں خفت محسوس کی تو آپؐ باہر تشریف لائے، دیکھا تو ابو بکر صدیقؓ امانت فرما رہے ہیں۔ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹ چاہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیقؓ کے بازو میں بیٹھ گئے، چنانچہ ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور صحابہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کر رہے تھے۔

۸۴۸۔ عمرو ناقد و حسن حلوانی و عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپؐ نے رحلت فرمائی ہے امانت فرمایا کرتے تھے، جب پیر کا دن ہو اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا، اور ہمیں کھڑے کھڑے دیکھا گویا آپؐ کا چہرہ مبارک (حسن و جمال میں) مصحف کا ایک ورق تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح پردیکھ کر خوشی کی وجہ سے مسکرائے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ *

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفَاظُطُهُمْ مُتْقَارِبَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ غُرُورٌ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ النَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ *

۸۴۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَظَلَّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةً مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

لانے کی خوشی کی وجہ سے نماز ہی میں دیوانے ہو گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف میں شریک ہونے کے لئے پچھلے پاؤں پیچھے بٹے اور یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لا رہے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کر لیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا اور پھر اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۸۴۹۔ عمروناقد و زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آخری مرتبہ بس بیر کے دن دیکھن تھا، جبکہ آپؐ نے پردہ اٹھایا، باقی صالح کی روایت زائد کامل ہے۔

۸۵۰۔ محمد بن ارفع و عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۸۵۱۔ محمد بن ثنی و ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، بواسطہ والد، عبد العزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک باہر تشریف نہ لائے، اور نماز کھڑی ہونے لگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بحکم نبوی) آگے بڑھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور جب آپؐ کا چہرہ النور ظاہر ہوا تو ہمیں ایسا پیار اور عجیب معلوم ہوا کہ پوری زندگی میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اور کوئی چیز پیاری نہیں دیکھی، آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ابو بکر صدیقؓ کو آگے بڑھنے کا اشارہ فرمایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ڈال

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحَرُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكْصَرُ أَبُو بَكْرٍ عَنِ عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِيَصَلَاةٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاخِيَ السُّتْرَ قَالَ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ *

۸۴۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السُّتَارَةَ يَوْمَ الْبَاقِيَيْنِ بِهَدْيِهِ الْقَبْصَةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَنَّهُ وَأَشْبَعُ *

۸۵۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْبَاقِيَيْنِ بَنَحُوا حَدِيثَهُمَا *

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا يَخْرُجُ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَنَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

دیا۔ اس کے بعد آپ کو وفات تک نہیں دیکھ سکے۔

أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحِجَابَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبدالملک بن
عمیر، ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، آپ
نے فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز
پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رقیق القلب آدمی ہیں، آپ
نے پھر فرمایا کہ ابو بکر صدیق کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں اور تم تو
حضرت یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں
کہ پھر جس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَضَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ
فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ
مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنَّ
صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ
حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۶۰) امام کے آنے میں اگر دیر ہو اور فساد کا
خوشہ ہو تو کسی اور کو امام بنا سکتے ہیں۔

(۱۶۰) بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي
بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً
بِالتَّقْدِيمِ *

۸۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے (۱) کے لئے تشریف لے گئے
اور نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابو بکر صدیق کے پاس آیا کہ اگر
آپ نماز پڑھائیں تو میں تکبیر کہہ دوں، انہوں نے کہا اچھا،
چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی
اور لوگ نماز ہی میں تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لے آئے، آپ لوگوں کو چیر کر صف میں جا

۸۵۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ
فَحَافَتِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ أَتُصَلِّيُ بِالنَّاسِ فَأَقِيمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى
أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ

(۱) ان لوگوں میں لڑائی ہو گئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرانے کی غرض سے نماز ظہر کے بعد ان کے پاس تشریف لے گئے آپ
کے ساتھ حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت سہیل بن بیضاءؓ وغیرہ حضرات بھی تھے پھر نماز عصر پڑھانے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے کیا گیا جس کا واقعہ اس روایت میں مذکور ہے۔

فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَتِمُّتُ فِي الصَّائَةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتِمَّتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ بَابِي أَبِي فَخَافَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي بِرَأْيِكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ بَابِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَيُسَبِّحُ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّفَّتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنَّسَاءِ *

۸۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ *

۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَرَادَّ فَجَاءَ

کھڑے ہوئے تو لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے شروع کئے اور ابو بکرؓ نماز میں کسی جانب ملتفت نہ ہوا کرتے تھے، جب ہاتھ مارنے کی آواز زائد ہوئی تو التفات فرمایا تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، ابو بکر صدیقؓ نے دونوں ہاتھ اٹھ کر اس فضیلت پر کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا حمد و شکر، پھر ابو بکر صدیقؓ پیچھے صف میں چلے آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر کیوں نہ ٹھہرے جبکہ میں نے تمہیں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ ابوقحافہ (والد ابو بکرؓ) کے بیٹے کی یہ مجال نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ تم نے اس قدر دستک کیوں دی، جب نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہیں اس لئے کہ جس وقت سبحان اللہ کہو گے تو اس کی جانب التفات کیا جائے گا، ہاتھ پہ ہاتھ مارنا یہ عورتوں کے لئے ہے۔

۸۵۴- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، عبد الرحمن قاری، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور الے پاؤں ہٹ گئے، حتیٰ کہ صف میں آکر مل گئے۔

۸۵۵- محمد بن عبد اللہ بزیع، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے جب آپؐ آئے تو صفوں کو چیر اور پہلی صف میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَقَ
الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمَقْدَمِ وَفِيهِ أَنْ
أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى *

۸۵۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْحُلَوَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ
الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُعِيزَةَ ابْنَ شُعْبَةَ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَبُوكَ قَالَ الْمُعِيزَةُ فَتَبَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةَ
قَلَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَخَذْتُ أَهْرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ
الْبَادَاوَةِ وَغَسَلْتُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهَهُ
ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ حَبَّتَهُ عَنْ دِرَاعِيهِ فَضَاقَ كَمَا
حَبَّتِهِ فَأَذْجَلَ يَدَيْهِ فِي الْحَبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعِيهِ
مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ وَغَسَلْتُ دِرَاعِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ
تَوَضَّأَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُعِيزَةُ فَأَقْبَلْتُ
مَعَهُ حَتَّى نَجَدْتُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرُّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ
الرُّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ صَلَاتَهُ
فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ
عَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغِطُهُمْ
أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفَتِهَا *

۸۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلَوَانِيُّ قَالَ

شامل ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے پاؤں پیچھے ہٹے۔

۸۵۶- محمد بن رافع، حسن بن حلوانی، عبد الرزاق، ابن جریج،
ابن شہاب، عباد بن زیاد، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ، مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کا جہاد کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر نکلے
میں پانی کا ایک ڈول لے کر آپ کے ساتھ صبح کی نماز سے پہلے
چلا۔ جب لوٹے تو میں ڈول سے آپ کے ہاتھوں میں پانی ڈالنے
لگا، آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر منہ دھویا اس
کے بعد جبے کو اپنے بازوؤں پر چڑھانے لگے تو آستینیں تنگ
تھیں اس آپ نے دونوں ہاتھ جبے کے اندر رکھے اور اندر کی
جانب سے نکال لئے اور پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا اور
موزوں پر مسح کیا اور پھر چلے، میں بھی آپ کے ساتھ چلا،
جب لوگوں میں آئے تو دیکھا کہ انہوں نے عبد الرحمن بن
عوف کو امام کر لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
رکعت ملی، چنانچہ آپ نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ
پڑھی، جب عبد الرحمن بن عوف نے سلام پھیرا تو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے
ہوئے، مسلمانوں کو یہ چیز دیکھ کر بہت گھبراہٹ اور پریشانی
ہوئی تو انہوں نے بہت تسبیح پڑھنا شروع کی، جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی جانب متوجہ
ہوئے اور فرمایا، کہ تم نے اچھا کیا، یا یہ فرمایا کہ ٹھیک کیا، آپ
ان کے وقت پر نماز پڑھنے کی تعریف فرمانے لگے۔

۸۵۷- محمد بن رافع و حلوانی، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن

شہاب، اسماعیل بن محمد بن سعد حمزہ بن المغیرہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے، مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف کو پیچھے کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمَادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ *

باب (۱۶۱) جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

(۱۶۱) بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيكِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ *

۸۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ہارون بن معروف و حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مردوں کے لئے ہے اور دستک عورتوں کے لئے، حرملہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی اور کی ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ میں نے کئی عالموں کو دیکھا کہ وہ تسبیح بھی کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے۔

۸۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيكِ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرَمَلَةُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُصَفِّرُونَ *

۸۵۹۔ قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۵۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۶۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق ہی روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں نماز کا اضافہ ہے۔

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَرَأَدَ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۶۲) نماز کو کمال خوبی اور خشوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم۔

۸۶۱۔ ابو کریب محمد بن علاء الہمدانی، ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن ابی سعید مقبری، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی، پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا، اے فلاں! تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتا، کیا نمازی خیال نہیں کرتا جس وقت وہ نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز اپنی ذات کے (فائدہ) کے لئے پڑھتا ہے اور خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے سے۔

۸۶۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزناد، اعراب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں، خدا کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تو تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۶۳۔ محمد بن ثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح رکوع اور سجود ادا کرو، خدا کی قسم میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جس وقت کہ تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

۸۶۴۔ ابوغسان سمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد (تحویل) محمد بن ثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا کرو کیونکہ خدا کی قسم جس وقت تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو، تو میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۱۶۲) بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا *

۸۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تَحْسِبُنْ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ *

۸۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قُبَّتِي هَاهُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي *

۸۶۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ *

۸۶۴- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كِلَابٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ

إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ *

(۱۶۲) بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ
أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوَهُمَا *

۸۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُفْلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحَهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَنَادَى تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُمُ الْحَنَةَ وَالنَّارَ *

۸۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِيهِ حَدِيثُ جَرِيرٍ وَلَا بِالْإِنصِرَافِ *

۸۶۷- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَلَفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا نَحْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ *

باب (۱۶۳) امام سے پہلے رکوع اور سجدہ وغیرہ کرنا حرام ہے۔

۸۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اک دن ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز پوری ہو گئی تو ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہذا تم مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ اور قیام نہ کرو اور نہ مجھ سے پہلے فارغ ہو کیونکہ میں تم کو اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم دیکھ لیتے جو کہ میں نے دیکھا ہے تو ہنستے بہت اور روتے زائد۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا دیکھا ہے، فرمایا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

۸۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، (تحویل) ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابن فضیل، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔ باقی جریر کی روایت میں پہلے فارغ ہونے کا تذکرہ نہیں۔

۸۶۷۔ خلف بن ہشام و ابو ربیع زہرائی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس کے سر کو گدھے کا کر دے (۱)۔

(۱) حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو رکوع سجود میں امام سے سبق کرتا ہے تو اس نے گدھے کی طرح بے وقوفی کی ہے خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صورت میں نبی گدھے جیسے بنادیں۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس طرح امام سے سبق کرنے کا عادی ہو اسے چاہئے کہ یہ سوچے کہ نماز کے آخر میں سلام تو امام سے پہلے پھیر نہیں سکتا تو پھر ان ارکان میں جلدی کرنے کا اور امام سے آگے نکلنا بے وقوفی نہیں تو کیا ہے؟

۸۶۸۔ عمرو ناقد، زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، یونس، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا اس کو ڈر نہیں کہ خدا اس کی صورت بدل کر گدھے کی صورت کر دے۔

۸۶۹۔ عبد الرحمن بن سلام نجفی، عبد الرحمن بن ریح، ریح بن مسلم، (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، حماد بن سلمہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر ریح بن مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو گدھے کا منہ نہ کر دے۔

باب (۱۶۴) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔

۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسیب، تمیم بن طرفة، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آجائیں وہ لوگ جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں جاتی رہیں گی۔

۸۷۱۔ ابو الطاہر و عمرو بن سواد، ابن وہب، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا يَأْمُرُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَحْوَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ *

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْحُمْصِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ *

(۱۶۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ *

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهَيْنَ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ *

۸۷۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهَيْنَ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيُحْطَفْنَ أَبْصَارُهُمْ *

باب (۱۶۵) نماز کو سکون کے ساتھ پڑھنے کا حکم اور ہاتھ وغیرہ اٹھانے کی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنے اور ان میں مل کر کھڑا ہونے کا بیان۔

۸۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھائے دیکھتا ہوں جیسا کہ شری گھوڑوں کی دین (ہتی ہیں)، نماز میں حرکت نہ کرو، پھر آپؐ نکلے تو دیکھا کہ ہم نے عیدہ عیدہ صفے بنا رکھے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں جدا جدا پاتا ہوں، اس کے بعد آپؐ پھر تشریف لائے تو فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جیسا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں باندھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۸۷۳۔ ابو سعید خدری، وکیع، (تحویل) اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، (تحویل) ابو کریب، ابن ابی زائدہ مسعر، عبد اللہ بن قبطیہ، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام اشارہ کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں نے کیا اشارہ کرتے ہو جیسا کہ شری گھوڑوں کی دین (ہتی ہیں) تمہیں تو ہاتھ کو اپنی ران پر رکھنا کافی ہے اور پھر

(۱۶۵) بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُولَى وَالتَّرَاصُّ فِيهَا وَالْأَمْرُ بِالِاجْتِمَاعِ *

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهُمْ أَذُنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَاقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ *

۸۷۳۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَيْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ يَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تَوْمُنُونَ

فَأَتَمُّ الْيَوْمِ أَشَدُّ اخْتِلَافًا *

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آج تم لوگوں میں بہت اختلاف پیدا ہو گیا۔

۸۷۷۔ اخنق، جریر، (تحویل) ابن خشرم، ابن یونس، (تحویل) ابن ابی عمر، ابن عیینہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۷۷- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۷۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن زریج، خالد خداء، ابو معشر، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے نزدیک وہ حضرات ہیں جو علقمہ اور زائد کچھ دار ہیں پھر ان سے جو مرتبہ میں قریب ہیں، اور پھر جو ان سے جو قریب ہیں اور پھر ان سے جو قریب ہیں، اور بازاروں کی لغویات سے بچو۔

۸۷۸- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلَيْتَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَيَا كُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ *

۸۷۹۔ محمد بن ثقیل و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے کمال سے ہے۔

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ *

۸۸۰۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صفوں کو پورا کرو اس لئے کہ میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۸۸۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أُرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي *

۸۸۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ سے روایت ہے اور یہ ان چند احادیث میں سے ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا نماز میں صفوں کو قائم کرو اس لئے کہ صف کا قائم کرنا نماز کی خوبیوں میں سے ہے۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ *

۸۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْحَفَافِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ *

۸۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ *

۸۸۴- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَهْمُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي

۸۸۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (تحویل)، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ عمرو بن مرہ، سالم بن ابی جعد غطفانی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

۸۸۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیمہ، ساک بن حرب، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا تیر کی لکڑی اس کے ساتھ سیدھا کر رہے ہیں، حتیٰ کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ہم صف سیدھا کرنا پہچان گئے، پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے، تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا کہ جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا، اے خدا کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔

۸۸۴- حسن بن ربیع و ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، (تحویل) قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۸۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سبی مویٰ ابی بکر، ابوصالح سامان، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جان لیتے کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑے ہونے میں کتنی فضیلت ہے تو پھر انہیں بغیر قرعہ ڈالے اس چیز کا موقع نہ ملتا تو وہ قرعہ ڈالتے اور اگر نماز میں جلدی جانے کی فضیلت معلوم کر لیتے تو اس چیز کی طرف سبقت کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز

میں کیا فضیلت ہے تو البتہ یہ ضرور آتے اگرچہ سرین کے بل گھٹ کر آتا پڑتا۔

۸۸۶۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، ابونضرہ عبدی، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں۔ ایک جماعت اسی طرح پیچھے ہٹی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں (اپنی رحمت و فضل سے) مؤخر کر دے گا۔

۸۸۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن عبد اللہ، رقاشی، بشر بن منصور جریری، ابونضرہ، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مسجد کے آخری حصہ میں دیکھا، پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۸۸۔ ابراہیم بن دینار، محمد بن حرب، واسطی، عمرو بن ہشیم ابوقطن، شعبہ، قتادہ، خلاص البورافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم یا وہ حضرات صف مقدم کی فضیلت جان لیتے تو البتہ اس پر قرعہ ڈالتے۔

۸۸۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں میں سب سے بری (جبکہ مردوں کے ساتھ ہوں) پہلی صف ہے اور سب سے بہتر آخری صف ہے۔

لَعْنَمَہُ وَالصُّحَّحَ لَأَنَّهُمَا وَلَوْ حَبَوَا *

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ الْعُبَيْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأَتَمُّوا بِي وَلَيَأْتِمَنَّ بِكُمْ مَن بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ *

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْخُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدِّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْأَوَّلُ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً *

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَاهَا *

۸۹۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، در اور دی، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۱۶۷) جب عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔

۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مردوں کو دیکھا بچوں کی طرح گردنوں میں ازاریں باندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے کیونکہ ازاریں چھوٹی ہوتی تھیں، ایک کہنے والے نے کہا اے عورت! تم اپنا سر مت اٹھاؤ، جب تک کہ مرد نہ اٹھالیں۔

باب (۱۶۸) اگر کسی قسم کے فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو عورتوں کو نماز کے لئے جانے کی اجازت، اور عورتوں کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت۔

۸۹۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانا چاہے تو اسے منع نہ کرو۔

۸۹۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں نہ روکو، بلکہ انہیں یہ سن کر کہا کہ خدا کی قسم ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے کیونکہ فتنہ کا زمانہ ہے، سالم بیان کرتے ہیں یہ سنتے ہی عبد اللہ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الدَّرَّاورْدِي عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
(۱۶۷) بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَأَى الرَّجَالَ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجَالُ *

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجَالَ عَاقِدِي أَرْزِهِمْ فِي أَغْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصَّبِيَّانِ مِنْ ضَيْقِ الْأُزْرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجَالُ *

(۱۶۸) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرْتَبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً *

۸۹۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا *

۸۹۳۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بَلَاءُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَمَنْعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور ایسی بری طرح ڈانٹا کہ اس سے پہلے ایسے ڈانٹتے ہوئے میں نے کبھی نہیں سنا اور کہا میں تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم منع کریں گے۔

۸۹۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، ابن اور یس عبید اللہ نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

۸۹۵۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، حظلہ، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

۸۹۶۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے مت روکو، عبد اللہ بن عمر کا ایک لڑکا بولا ہم تو اجازت نہ دیں گے کیونکہ یہ برائیاں کریں گی، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جھڑکا اور فرمایا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو اجازت نہ دیں گے۔

۸۹۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۹۸۔ محمد بن حاتم، ابن رافع، شبابہ، ورقاء، عمرو، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دو، ابن عمر کا ایک لڑکا بولا جس کو واقد کہا جاتا تھا کہ یہ تو پھر برائیاں کرنی شروع کر دیں گی، عبد اللہ بن عمر نے اس کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ میں تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

سَبَّ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبًّا مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أَحْبَبْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَنَّ *

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ *

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ *

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدْعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَحَيَّضْنَ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدْعُهُنَّ *

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذْ يَتَحَيَّضْنَ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أَحَدُكَ عَنْ

بیان کرتا ہوں اور تو اسے نہیں مانتا۔

۸۹۹۔ ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن یزید مقرئ، سعید بن ابی ایوب، کعب بن علقمہ، بلال اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے نہ رو کو جبکہ وہ تم سے اجازت طلب کریں، بلالؓ نے کہا ہم تو خدا کی قسم انہیں منع کریں گے، عبد اللہ بن عمرؓ بولے میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے ہم تو منع کریں گے۔

۹۰۰۔ ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ والد، بسر بن سعید، زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم (عورتوں) میں سے کوئی عشاء کی نماز میں آنا چاہے تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔

۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن عثمان، بکیر بن عبد اللہ بن اشج، بسر بن سعید، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبد اللہ کی بیوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔

۹۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی فروہ، یزید بن خثیفہ، بسر بن سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے وہ ہرے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

۹۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ لَا *

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُطُوطَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ *

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطِيبْ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ *

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمْسُ طِيْبًا *

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَحُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ *

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان باتوں کو دیکھتے جواب عورتیں کرنے لگی ہیں تو ضرور ان کو مسجد میں آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرہ سے دریافت کیا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے روک دی گئی تھیں، انہوں نے فرمایا ہاں!

ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أُحْدِثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعُمَرَ أَلَيْسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو ام المومنین عکشمہ صدیقہ کا زمانہ تھا اور نماز میں آنے کی بحث تھی مگر اب تو بازاروں میں نمائش کے لئے گشت لگائے جاتے ہیں، تو یہ شکل تو قطعاً حرام ہے کہ جس کے بعد عفت کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس زمانہ میں تو کسی بھی نماز کے لئے آنے کی اجازت نہیں۔

۹۰۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، (تحویل) عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، (تحویل) اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْبِي التَّقْفِيَّ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۱۶۹) جہری نماز میں درمیانی آواز سے قرآن پڑھنا اور جب فتنہ کا خدشہ ہو تو پھر آہستہ پڑھنا۔

(۱۶۹) بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً *

۹۰۵۔ ابو جعفر محمد بن صباح، عمرو ناقد، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، نماز میں نہ بہت زور سے پڑھو اور نہ آہستہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ کافروں کے ڈر سے مکہ (ایک گھر میں) میں پوشیدہ تھے، جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اس کو سن کر قرآن کو اور قرآن نازل کرنے والے اور لانے والے کو برا

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ مَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ

کہتے تو اللہ رب العزت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز میں اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرک آپ کی قرأت سنیں، اور نہ اتنا آہستہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں اور نہ اتنا بلند آواز سے پڑھو، بلکہ بلند اور پست کے درمیان پڑھو۔

۹۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت لَا تُخْفِرُ بِصَلَوَتِكَ وَلَا تُخَالِثُ بِهَا دُعَاكَ کے بیان میں نازل ہوئی ہے۔

۹۰۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

صَوْتُهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أُنْزِلَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تُخْفِرُ صَوَاتِكَ) فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ (وَلَا تُخَالِثُ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعَهُمُ الْقُرْآنَ وَلَا تُخْفِرُ ذَلِكَ الْخَفَرِ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) يَقُولُ بَيْنَ الْخَفَرِ وَالْمُخَافَةِ *

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُخْفِرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَالِثُ بِهَا) قَالَتْ أُنْزِلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ *

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكَيْعٌ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۱۷۰) قرآن سننے کا حکم۔

۹۱۰۔ قتیبہ بن سعید و ابو بکر بن ابی شیبہ و اسحق بن ابراہیم، جریر، موسیٰ بن ابی عائشہ سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق لَا تُخْفِرُ بِهٖ لِسَانُكَ منقول ہے کہ جبریل امین جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو بکسے ہلاتے جاتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جائیں، اس میں بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرہ سے محسوس ہو جاتی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اپنی زبان جلدی یاد کرنے کے لئے مت ہلائیے ہمارے اوپر اس کا جمع کر دینا اور پڑھانا لازم ہے یہ کہ ہم اسے تیرے سینے میں جمادیں اور تجھے پڑھا دیں لہذا جس وقت ہم تم پر نازل کریں تو تم غور سے سنو

(۱۷۰) بَابُ الْإِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ *

۹۱۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْفِرُ بِهٖ لِسَانُكَ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُخَفِّرُ بِهٖ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ دَبُّهُ يُعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُخْفِرُ بِهٖ لِسَانُكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) أَخَذَهُ (إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي

اور ہم پر اس کا بیان لازم ہے کہ آپؐ کی زبان سے اسے ادا کر دیں۔ اس کے بعد جب جبریل امینؑ آتے تو آپؐ گردن جھکا دیتے اور جب جبریلؑ چلے جاتے تو آپؐ پڑھنا شروع کر دیتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ فرمایا تھا۔

۹۱۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ بِهِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے نازل ہوتے وقت بہت تکلیف اٹھاتے، آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور حرکت دیتے (سعید بیان کرتے ہیں کہ) ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میں بھی تمہیں اپنے ہونٹوں کو اسی طرح ہلا کر بتاتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ ابن عباسؓ نے انہیں ہلا کر بتلایا۔ سعید نے کہا کہ میں بھی اسی طرح ہلا کر بتلاتا ہوں جیسا کہ ابن عباسؓ حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ سعید نے بھی اپنے ہونٹوں کو ہلا کر بتلایا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ یعنی ہم پر اس قرآن کریم کو آپؐ سینہ میں جمع کرنا شروع کر دینا اور پھر آپؐ کو پڑھادینا واجب ہے لہذا جب ہم پڑھیں تو آپؐ سُنیں اور خاموش رہیں کیونکہ ہم پر اس کا پڑھادینا واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد جس وقت جبریلؑ تشریف لاتے سنتے اور پھر جس وقت جبریلؑ چلے جاتے تو آپؐ اسی طرح پڑھ لیتے جیسا کہ آپؐ کو پڑھایا تھا۔

صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرُؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ أُنْزِلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ (إِنَّ عَلَيْنَا نَبِيَّاهُ) أَنْ يُبَيِّنَهُ بِلسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ *
۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ بِهِ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْضِلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرُؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ اسْتَمِعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ *

(فائدہ) ہونٹوں کو ہلا کر بتلانا باعثِ تحرک اور خوشی کے مسلسل ہے چنانچہ میرے استاد حضرت مولانا خضر احمد صاحب عثمانی بھی اپنے ہونٹوں کو ہلا کر بتلایا۔

باب (۱۷۱) صبح کی نماز میں زور سے قرآن پڑھنا اور جنوں کے سامنے تلاوت قرآن۔

(۱۷۱) بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْحَنَنِ *

۹۱۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَرَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنِّ وَمَا رَأَاهُمْ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَّثَ فَأَضْرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْضَرُّوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ بَهَامَةِ وَهُوَ سَحْلٌ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرَكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجَنِّ) *

۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنَقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ قَالَ فَقَالَ عَنَقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۱۲- شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا اور نہ ان کو دیکھا۔ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار گئے اس وقت شیاطین کا آسمان پر جانا اور وہاں سے خبریں چرانا بند ہو گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب مارے جانے لگے تھے تو شیطان اپنی جماعت میں آگئے اور کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے ہمارا آسمان پر جانا بند کر دیا گیا اور ہم پر شہاب ثاقب برسنے لگے، انہوں نے کہا کہ اس کا سبب ضروری طور پر کوئی نیا واقعہ ہے ہذا مشرق و مغرب میں پھرو اور دیکھو کہ کس بنا پر ہمارا آسمان پر جانا بند کر دیا گیا ہے چنانچہ وہ زمین میں مشرق و مغرب کا گشت لگانے لگے چنانچہ کچھ حضرات ان ہی لوگوں میں سے تہامہ کی جانب آئے، بازار عکاظ جانے کے لئے آپ اس وقت مقام نخل میں تھے اور اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، جب انہوں نے قرآن کریم کی آواز سنی تو اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے، پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن سنا جو گہری راہ کی طرف لے جاتا ہے پھر ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم خدا کے ساتھ کبھی بھی کسی کو شریک نہ کریں گے، تب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجَنِّ الخ۔

۹۱۳- محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، داؤد، عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے علقمہ سے دریافت کیا کہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ علقمہ نے کہا میں نے خود ابن مسعود سے دریافت کیا کہ کیا لیلۃ الجن میں تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، لیکن ایک رات ہم

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْحَجِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ
وَالشَّعَابِ فَقُلْنَا اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ
لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ حَاءٌ
مِنْ قَبْلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ
فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا
قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْحَجِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ
فَقَرَأْتُ عَنْهُمْ الْقُرْآنَ قَالَ فَأَنْطَلِقُ بِنَا فَأَرَانَا
آثَارَهُمْ وَأَنَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الرَّادَ فَقَالَ لَكُمْ
كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ
أَوْ فَرَّ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَغْرَةٍ غُلْفٌ
لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنَحُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامٌ
إِخْوَانِكُمْ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نگاہوں سے
او جھل ہو گئے، ہم نے آپ کو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں
حلاش کیا مگر آپ نہ ملے ہم سمجھے کہ آپ کو جن اڑالے گئے یا
کسی نے خاموشی کے ساتھ شہید کر ڈالا چنانچہ وہ رات ہم نے
بہت ہی کرب اور بے چینی کے ساتھ گزاری، جب صبح ہوئی تو
دیکھا کہ آپ مقام حرا کی طرف سے آرہے ہیں، ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں نہ ملے ہم نے حلاش
کیا تب بھی نہ پایا چنانچہ جیسا کہ کوئی جماعت پریشانی کی رات
گزارتی ہے ہم نے ویسی رات گزاری۔ آپ نے فرمایا میرے
پاس جنوں کے پاس سے ایک بلانے والا آیا تو میں اس کے ساتھ
چلا گیا، پھر آپ ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور ان کے نشان اور
ان کے آگ روشن کرنے کے نشان بتلائے، جنوں نے آپ
سے توشہ کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا ہر اس جانور کی
ہڈی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹا جائے تمہاری خوراک ہے
تمہارے ہاتھ آتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جائے گی اور ہر ایک
اونٹ کی میٹنی تمہاری خوراک ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں سے استنجامت کرو کہ
یہ تمہارے جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

فائدہ۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ دونوں جدا واقعے ہیں، ابن عباس کا واقعہ ابتداء نبوت کا ہے اور عبد اللہ بن مسعود کا واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ
اسلام خوب پھیل گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز میں زور سے قرآن کریم پڑھنا چاہئے۔ (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۸۳)۔

۹۱۴۔ علی بن حجر سہدی، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں صرف یہ ہے کہ وہ
جن تمام جزیرہ کے تھے۔

۹۱۴۔ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْإِسْنَادِ
إِلَى قَوْلِهِ وَأَثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الرَّادَ
وَكَانُوا مِنْ جَنِّ الْحَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ
قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ *

۹۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، داؤد، شعبی،
علقمہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی حدیث

۹۱۵۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

کے آخر کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْحَنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ *

۹۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد حذاء، ابو معشر، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ میں لیلۃ الحن (جس رات حضورؐ نے جنوں سے ملاقات فرمائی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا لیکن میری تمنا رہ گئی کہ میں آپؐ کے ساتھ ہوتا۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَمِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنِ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنْ لَيْلَةَ اسْتَمْعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَهُ بِهِمْ شَجَرَةً *

۹۱۷- سعید بن جری و عبد اللہ بن سعید، ابو اسامہ، مسعر، معن بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جنوں نے قرآن مجید آکر سنا تو اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی، انہوں نے کہا کہ مجھے تمہارے باپ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ آپؐ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک درخت نے آکر دی۔

(فائدہ) کبھی اللہ تعالیٰ جہاد کو بھی قوت تیز عطا کر دیتا ہے چنانچہ اس قسم کے واقعات بکثرت احادیث میں موجود ہیں پھر آپؐ کو سلام کرنا اور ستون خانہ کا آپؐ کے فراق پر رونا اور کھانے کا تسبیح پڑھنا اور پہاڑ احد کا جنبش کرنا وغیرہ ذالک۔ ان امور میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔ (نوری جلد ۱ صفحہ ۱۸۵)۔

(۱۷۲) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ *

باب (۱۷۲) ظہر اور عصر کی قرأت۔

۹۱۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسَمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ *

۹۱۸- محمد بن ثنیٰ عنزی، ابن ابی عدی، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو سلمہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی (تعلیم کی وجہ سے) ہمیں ایک دو آیت سنا دیا کرتے تھے، اور ظہر کی پہلی رکعت لمبی کیا کرتے تھے اور دوسری چھوٹی، اور اسی طرح صبح کی نماز میں۔

(فائدہ) اور احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ پہلی رکعت ہر نماز میں لمبی کرنی چاہئے یہی بہتر ہے اور یہی احمد بن الحسین کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (فتح المہم جلد ۲ صفحہ ۷۷)۔

۹۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، ابان بن زید، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دور کعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے اور پچھلی دور کعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۹۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسَمِّعُنَا آيَةً أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

(فائدہ) در مختار میں مذکور ہے کہ فرض پڑھنے والے کے لئے پہلی دور کعتوں کے بعد صرف سورہ فاتحہ ہی سنت ہے اور اگلی حدیث میں جو سورت بھی پڑھنا مذکور ہے وہ جواز پر محمول ہے۔

۹۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، منصور، ولید بن مسلم، ابو الصدیق، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دور کعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے جتنی دیر میں سورہ آلہ تنزیل السجدہ پڑھی جائے اور پچھلی دور کعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دور کعتوں میں آپ کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھا اور عصر کی پہلی دور کعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر نے اپنی روایت میں سورہ آلہ تنزیل السجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تمیں آیتوں کے برابر کہا ہے۔

۹۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً *

۹۲۱۔ شیمان بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ولید بن مسلم، ابو بشر، ابو صدیق ناجی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دور کعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں تیس آیتوں کے بقدر قرأت کرتے تھے اور پچھلی دور کعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا فرمایا کہ اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دور کعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور اخیر کی رکعتوں میں اس سے آدھا۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ بَشَرَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ صَفَّ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِ عَشْرَةِ آيَةٍ وَفِي
الْآخِرِينَ قَدْرَ بَصْفِ ذَلِكَ *

۹۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْنٌ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكُّوا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ
فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ
الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْرَمُ عَنْهَا إِنِّي
لَأَرْكُضُ بِهِمْ فِي الْأَوَّلِينَ وَأُحْذِفُ فِي الْآخِرِينَ
فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَهًا إِسْحَقْ *

۹۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ *

۹۲۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ
لِسَعْدٍ قَدْ شَكَّوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي
الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأَوَّلِينَ وَأُحْذِفُ
فِي الْآخِرِينَ وَمَا أَلَوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ
الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَلِكَ ظَنِّي بِكَ *

۹۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ
عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ

۹۲۲- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سعدؓ کی نماز کی شکایت کی۔
حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو بلوایا چنانچہ وہ آئے تو انہوں نے
کوفہ والوں کی نماز کے متعلق جو عیب جوئی کی تھی وہ بیان کی،
حضرت سعدؓ نے فرمایا میں تو انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جیسی نماز پڑھاتا ہوں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا، پہلی دو
رکعتوں کو لمبا (۱) کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا
ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابواسحق (سعد) تم سے یہی امید
تھی (کہ تم نماز میں کسی قسم کی خامی نہ کرو گے)۔

۹۲۳- قتیبہ بن سعید و اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبد الملک بن
عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول
ہے۔

۹۲۴- محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ابی عون،
جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ لوگوں نے
تمہاری ہر چیز کی شکایت کی ہے حتیٰ کہ نماز کی بھی، حضرت سعدؓ
نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخر کی دو رکعتوں کو
مختصر پڑھتا ہوں اور نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اقتداء میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم
سے یہی گمان تھا، یا میرا گمان تمہارے ساتھ تھا۔

۹۲۵- ابو کریم، ابن بشر، مسعر، عبد الملک، ابی عون، جابر بن
سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ
مذکور ہے۔ باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا یہ

(۱) پہلی رکعت کے لیے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ پہلی رکعت میں نشاط زیادہ ہوتا ہے یا اس میں حکمت یہ پیش نظر ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ
پہلی رکعت میں شریک ہو کر جماعت اور تکبیر اولیٰ کا ثواب حاصل کر لیں۔

تَعْلَمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ *

۹۲۶- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تَقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبُقْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا *

۹۲۷- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزْعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تَقَامُ فَيَنْطَبِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبُقْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى *

(۱۷۳) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ *

۹۲۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں؟

۹۲۶- داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعد بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، قزعة، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی اور پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے، اس قدر اس کو لمبا فرماتے۔

۹۲۷- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، ربیعہ، قزعة بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے آدمی موجود تھے۔ جب وہ آدمی وہاں سے متفرق ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں تم سے وہ باتیں دریافت نہیں کرتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ اس کے دریافت کرنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی کیونکہ تو ویسی نماز نہیں پڑھ سکتا، قزعة نے پھر دوبارہ دریافت کیا، تب ابو سعید خدری نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا اور مسجد کو آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہی رکعت میں ہوتے۔

باب (۱۷۳) صبح کی نماز میں قرأت کا بیان۔

۹۲۸- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر، ابو سلمہ بن سفیان، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن مسیب عابدی، عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہاں تک موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا، محمد بن عباد کو

اس چیز میں شک ہے یا راویوں کا اختلاف، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو کھانسی آگئی، آپؐ نے رکوع کر دیا، عبد اللہ بن سائبؓ اس وقت موجود تھے اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا اور ان کی روایت میں ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے عبد اللہ بن عمروؓ ہے۔

السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشْكُ أَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ الْعَاصِ *

۹۲۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابو کریم، ابن بشر، مسعر، ولید بن سریع، عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھتے ہوئے سنا۔

۹۲۹ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَحَبَرَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَرْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَفَ *

۹۳۰۔ ابوالکامل جحدری، فضیل بن حسین، ابو عوانہ، زیاد بن علاقہ، عقبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جس وقت آپؐ نے وَالنَّخْلُ بِاسِيقَاتٍ پڑھا تو میں بھی دل میں دہرانے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا۔

۹۳۰ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ الْمَجِيدَ حَتَّى قَرَأَ (وَالنَّخْلُ بِاسِيقَاتٍ) قَالَ فَحَعَلْتُ أَرَدُّهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ *

۹۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شریک، ابن عیینہ (تحویل) زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زیاد بن علاقہ، قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی نماز میں وَالنَّخْلُ بِاسِيقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ سورہ ق پڑھ رہے تھے۔

۹۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَرِيكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلُ بِاسِيقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) *

۹۳۲۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شیبہ، زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی

۹۳۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تو آپؐ نے پہلی رکعت میں
وَأَنخَلَ بِاسْفَافِ لَهَا طَلَعَ نُصَيْدِيَا يَه كَمَا هَكَ سَوْرَهٗ قِ پڑھی۔

۹۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک بن
حرب، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قِ وَالْقُرْآنِ
لَمَجِيدٍ پڑھا کرتے تھے، اور اس کے بعد والی نمازیں ہلکی پڑھتے
تھے۔

۹۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر،
سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق
دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپؐ ہلکی نماز پڑھاتے تھے اور
ان لوگوں کی طرح (لمبی) نماز نہیں پڑھاتے تھے اور مجھے بتلایا
کہ صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قِ وَالْقُرْآنِ
الْمَجِيدِ اس کی مانند سورتیں پڑھتے تھے۔

۹۳۵۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن مہدی، شعبہ، سماک، جابر بن
سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى اور عصر کی نماز میں اس
کے برابر اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو داؤد طیالسی، شعبہ، سماک، جابر بن
سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور صبح کی
نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

۹۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حمی، ابو المنہال،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھا کرتے تھے۔

عَمَّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ (وَالنَّخْلَ بِاسْفَافِ
لَهَا طَلَعَ نُصَيْدٍ) وَرَبَّمَا قَالَ قِ *

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ
حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ
وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَدَاتُهُ بَعْدَ تَحْفِيفٍ *

۹۳۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ
سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَانَ يُحَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَوْلَاءِ قَالَ
وَأَبَايَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ وَالْقُرْآنِ وَحَوَّهَا *

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي
الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ *

۹۳۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى
وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ *

۹۳۷۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ
أَبِي بَرَزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السَّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ *
 ۹۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
 سُفْيَانَ عَنْ حَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ
 أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السَّتِينَ إِلَى
 الْمِائَةِ آيَةً *

۹۳۸- ابو کریم وکیع، سفیان، خالد حذاء، ابو المنہال، ابو بزرہ
 اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھا
 کرتے تھے۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ
 الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَنَاتِ عُرْفًا
 فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ
 السُّورَةَ إِنَّهَا لَأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ *

۹۳۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ،
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام الفضل بنت
 حارث نے مجھ سے سورۃ والمرسعات پڑھتے ہوئے سنی تو
 انہوں نے فرمایا اے بیٹے تیری اس سورت کے پڑھنے نے یاد
 دلادیا کہ سب سے آخر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے یہ سورت سنی تھی، آپ نے اسے مغرب کی نماز میں
 پڑھا تھا۔

۹۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
 سَاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ
 بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ
 ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْدُسُ حُمَيْدٍ
 قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ ح وَ
 حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ
 بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى
 بَعْدَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۹۴۰- ابو بکر بن ابی شیبہ و عمرو بن سفيان، (تحویل) حرملہ بن
 یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) اسحق بن ابراہیم، عبد بن
 حمید، عبد الرزاق، معمر، (تحویل) عمرو بن قند، یعقوب بن ابراہیم
 بن سعد، بواسطہ والد، صالح، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی
 سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ پھر
 اس کے بعد آپ نے اپنی وفات تک نماز نہیں پڑھائی۔

۹۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
 مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ
 مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ *

۹۴۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں سورہ طور
 سنی۔

۹۴۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ
 بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي

۹۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، سفیان (تحویل)
 حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) اسحق بن ابراہیم،

عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۷۴) عشا کی نماز میں قرأت کا بیان۔

۹۴۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، عدی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہ والذین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔

۹۴۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے والذین والزیتون پڑھی۔

۹۴۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، معمر، عدی بن ثابت، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عشاء کی نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والذین والزیتون سنی۔ چنانچہ اس خوش الحانی کے ساتھ میں نے اور کسی سے قرآن نہیں سنا۔

۹۴۶۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر گھر آکر اپنی قوم کی امامت فرماتے، وہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور پھر گھر آکر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے منہ موڑا، سلام پھیرا اور تنہا نماز پڑھ کر چل دیا، لوگوں نے کہا اے فلاں! تو کیسا منافق ہو گیا، اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوں، میں

حَرَمْلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۷۴) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ *

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ *

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالذِّينِ وَالزَّيْتُونَ *

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالذِّينِ وَالزَّيْتُونَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ *

۹۴۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَخِذَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَتَأْفَقُ يَا فَلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَآئِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو صور تھام بتاؤں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کر دی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ کیا تو فتنے میں مبتلا کر دے گا یہ یہ سورتیں پڑھا کر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو الزبیرؓ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ آپؐ نے وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى اور سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کے متعلق ارشاد فرمایا، عمرو نے کہا بے شک اسی طرح ہے۔

۹۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن ریح، بیث، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جابر انصاریؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی، ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی، حضرت معاذؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذؓ نے جو کچھ کہا وہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے فرمایا کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو لہذا جب امامت کرو تو وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى واللیل اذا یغشی پڑھو۔

۹۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، منصور، عمرو بن دینار، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ عشاء کی نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے، پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

فَلَاخْبِرْتُهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنْ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتَانِ أَنْتَ أَقْرَأُ بِكَذَا وَأَقْرَأُ بِكَذَا قَالَ سَفِيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْرَأُ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٍو نَحْوَ هَذَا *

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِمَّا فَضَّلِي فَأَخْبَرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِتْنَانَا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَأَقْرَأُ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى *

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ *

۹۴۹۔ قتیبہ بن سعید و ابو ربیع زہرانی، حماد، ایوب، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی مسجد میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے۔

باب (۱۷۵) اماموں کو نماز کامل اور ہلکی پڑھانے کا حکم۔

۹۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی بنا پر صبح کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اتنا غصہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا کہ اس روز، چنانچہ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض حضرات ایسے ہیں جو دین سے متفرق بناتے ہیں لہذا تم میں سے جو کوئی بھی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھا، کمزور اور ضرورت مند ہوتا ہے۔

۹۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، وکیع، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۹۵۲۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو نماز ہلکی پڑھائے، اس لئے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے اور کمزور اور بیمار ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھو تو جس طرح جی چاہے سو پڑھے۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ*

(۱۷۵) بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامِ*

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فَنَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ أَمْ النَّاسُ فَيُوجِزُ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ*

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَوَكِيعٌ قَالَا ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُنْهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ*

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ*

(فائدہ) یعنی جتنی چاہے قرأت لمبی کرے، باقی امام کو مقتدیوں کی حالت ملحوظ رکھتے ہوئے قرأت کرنی چاہئے۔

۹۵۳۔ ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہم بن منہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوزھے اور کمزور بھی ہوتے ہیں، ابنتہ جب تمہا نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے اپنی نماز پڑھے۔

۹۵۴۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے اس لئے کہ لوگوں میں کمزور، بیمار، حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا قَامَ أَخَذَكُمْ يَنَاسٌ فَلْيَخَفِ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيَصِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ * ۹۵۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْ أَخَذَكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيَخَفِ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَّةَ *

۹۵۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ *

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَتْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُ فَحَلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيْ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّرَ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْ ثُمَّ

۹۵۵۔ عبد الملك بن شعیب بن لیث، بواسطہ والد، لیث بن سعید، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق ہی روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس روایت میں یہ رکے بجائے بوزھے کا لفظ ہے۔

۹۵۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عمرو بن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی امامت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں، آپ نے فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھوں کے درمیان رکھی، اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کر اور جو کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ

لوگوں میں کوئی بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے کوئی کمزور ہے اور کوئی حاجت مند ہے اور جب تمہارا نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے سو پڑھے۔

۹۵۷۔ محمد بن ثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو انہیں نماز ہلکی پڑھا۔

۹۵۸۔ خلف بن ہشام و ابو نعیم زہرائی، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید و ابو عوانہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

۹۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک بن عبد اللہ بن ابو نمیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچے کا رونا سنتے، جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپ چھوٹی

قَالَ أَمْ قَوْمَكَ فَمَرَّ أَمْ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَخَذَهُ فَيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ *

۹۵۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفْ بِهِمُ الصَّلَاةَ *

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّهْرَائِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيَتِمُّ *

۹۵۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ *

۹۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَنَيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَمَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورت پڑھ لیتے تھے۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ *

(فائدہ) اور نماز کو جلدی پورا فرمادیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زائد نہ روئے (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام پر کس قدر شفقت تھی)۔

۹۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي
عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَدْخُلُ
الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطْلَاقَهَا فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ
فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْهِ أُمِّهِ بِهِ *

(۱۷۶) بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ
وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامِ *

۹۶۲۔ محمد بن منہال عزیر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں تو بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اس خیال سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو (بچہ کے رونے کی وجہ سے) بہت سخت تکلیف ہوگی۔ باب (۱۷۶) نماز میں تمام ارکان کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنا اور نماز کو کمال کے ساتھ ہلکی پڑھنا۔

۹۶۳۔ حامد بن عمیر بکروبی، فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، ہلال بن ابی حمید، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام، رکوع اور پھر رکوع کے بعد اعتدال کے ساتھ کھڑا ہونا، پھر سجدہ اور پھر دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا اور پھر سجدہ سے فارغ ہونے تک بیٹھنا، یہ سب برابر برابر تھے۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَأَبُو
كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا
عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَامِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
هِبَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ
مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ
قِيَامَهُ فَرَكَعَتَهُ فَأَعْتَدَلَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجَدَتُهُ
فَحَسْبَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدَتُهُ فَحَسْبَتُهُ مَا
بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ *

۹۶۴ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ
عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ رَمَزَ أَسِ الْأَشْعَثِ
فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
فَكَانَ يُصَلِّيَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ

۹۶۴۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا جس کا نام بیان کیا کہ (وہ مطربین ناجیہ تھا)۔ اس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ نماز پڑھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر

کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اللہم ربنا لك الحمد
ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ
بعد اہل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما
منعت ولا ينفع ذا الجدمنت الجدم حکم بیان کرتے ہیں کہ
میں نے یہ چیز عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی، انہوں نے
فرمایا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ
فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور
رکوع کے بعد کا قیام اور سجدہ اور سجدہ کے درمیان کا جسہ یہ
سب برابر برابر ہوتے تھے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں
نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی۔

فائدہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح نماز پڑھنا بعض احوال پر مبنی ہے ورنہ آپ عموماً قیام طویل فرمایا کرتے تھے۔

۹۶۵۔ محمد بن ثنی و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم سے
روایت ہے کہ مطرب بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب آیا تو ابو عبیدہ کو
نماز پڑھانے کا حکم دیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

۹۶۶۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں اس طرح نماز پڑھانے میں
کوئی کوتاہی نہیں کرتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے، ثابت بیان کرتے ہیں کہ انس ایک
کام کرتے تھے میں تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، جب وہ
رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ
کہ کہنے والا کہتے کہ وہ بھول گئے اور اس طرح جب سجدہ سے سر
اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتے، وہ بھول گئے۔

۹۶۷۔ ابو بکر بن نافع عبدی، ہنر، حماد، ثابت، انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی ہلکی اور
پوری نماز نہیں پڑھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز منسلک اور قریب قریب ہوتی تھی، اور ابو بکر صدیق رضی

قَدَرُ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ
السَّمَاوَاتِ وَمِلءُ الْأَرْضِ وَمِلءُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ
السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ فَقَالَ قَدْ
رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَمَنْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا *

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ شَازٍ قَالَا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ
أَنَّ مَطَرًا بْنُ نَاحِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَنَا
عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَيِّبَ النَّاسَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا أَلُو أَنْ
أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ
شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ
قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ
حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ *

۹۶۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ
حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْخَزَ صَلَاةً
مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز بھی اسی طرح قریب قریب تھی، جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صبح کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم لوگ (دل میں) کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے، پھر آپ سجدہ فرماتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔

باب (۱۷۷) امام کی اقتداء کرنا اور ہر رکن کو اس کے بعد ادا کرنا۔

۹۶۸۔ احمد بن یونس، زبیر، ابواسحق، (تحویل)، یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحق، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹے نہ تھے (بلکہ صادق و امین تھے) کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے، پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے، اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ میں جاتے۔

۹۶۹۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق، عبد اللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تو ہم میں سے کوئی نہیں جھکتا تھا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہ جاتے، پھر ہم سب آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

۹۷۰۔ محمد بن عبد الرحمن بن سہم انطاکی، ابراہیم بن محمد

تَمَامُ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدًّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ *

(۱۷۷) بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ *

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرِ أَحَدًا يَخْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِيرُ مَنْ وَرَاءَهُ سَجْدًا *

۹۶۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَخْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ يَقَعُ سَاجِدًا نَعْدَهُ *

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

ابو اسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی، محارب بن دثار، عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے جب آپ رکوع کرتے تو سب رکوع کرتے، اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ گوزمین پر پیشانی رکھتے ہوئے دیکھ لیتے تو پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۹۷۱۔ زہیر بن حرب وابن نمیر، سفین بن عیینہ، ابان، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا تھا۔

۹۷۲۔ حرز بن عون بن ابی عون، خلف بن غلیفہ اشجعی، ابواحمد، ولید بن سرجع، مولیٰ آل عمرو بن حریث، عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو میں نے آپ سے فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْخَوَارِ الْكُنَّسِ (یعنی اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) پڑھتے ہوئے سنی اور ہم میں سے کوئی پشت نہ جھکاتا تھا تا وقتیکہ آپ پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے تھے۔

باب (۱۷۸) جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا دعا پڑھے؟

۹۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عبید بن حسن، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے

سَهْمُ الْاَنْطَاكِيِّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو اِسْحَقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ عَنِ الْمُبَرِّ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ نَتَبَعُهُ *

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبَانٌ وَغَيْرُهُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ اَبَانٌ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ *

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَنْفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيِّ اَبُو أَحْمَدَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ مَوْلَى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَنَيْتُ حَنْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْخَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَخْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا *

(۱۷۸) بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ *

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِي اَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ

سمع الله لمن حمده، اللهم ربنا لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد (یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اس کے بھرنے کے برابر)۔

(فائدہ) اہم تورپشتی فرماتے ہیں کہ ملاء مائت کے اندر اپنی عاجزی کا اعتراف ہے کہ پوری کوشش کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے قاصر ہوں اس لئے تیری مشیت پر اس چیز کو موقوف کرتا ہوں اور یہی کاملین کا مقام ہے۔ (مرقاہ جلد ۱ صفحہ ۵۴۲)۔

۹۷۴۔ محمد بن ثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبید بن حسن، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے انہم ربنا لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ *

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ *

۹۷۵۔ محمد بن ثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، مجاہد بن زابر، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اس کے برابر۔ اے اللہ مجھے برف اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْرَاهُ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْتَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ *

۹۷۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، (تحویل) زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۹۷۶۔ وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَارِحٌ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ *

۹۷۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، مروان بن محمد دمشقی، سعید بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، قزحہ بن یحییٰ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد، اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (تو ہی ثناء اور بزرگی کے لائق ہے، تو زائد مستحق ہے اس چیز کا جو تیرے بندہ نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اے ہمارے پروردگار جو تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کوشش کر نیوالے کی کوشش تیرے سامنے سود مند نہیں)۔

۹۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم بن بشیر، ہشام بن حسان، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وما بینہما وملاء ما شئت من شیء بعد، اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد۔ اس میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد کے الفاظ نہیں ہیں۔

۹۷۹۔ ابن نمیر، حفص، ہشام بن حسان، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں ملاء ما شئت من شیء بعد تک دعا نقل کرتے ہیں بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَحَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ*

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا*

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا نَعُدُّه*

باب (۱۷۹) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے

(۱۷۹) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

کی ممانعت۔

۹۸۰۔ سعید بن منصور و ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن حکیم، ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الوفات میں حجرہ کا) پردہ اٹھایا اور صحابہ کرام ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے کھڑے تھے، آپ نے فرمایا لوگو! اب مبشرات نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا، مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اس کے لئے اور کوئی دیکھے اور مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کر دیا گیا (۱)، رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ میں دعا میں کوشش کرو تاکہ تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔

فی الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ *

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَفَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ آلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا فِيهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ *

(فائدہ) رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا مسنون ہے۔ ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور تمام علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نودی جلد ۱ صفحہ ۱۹۱) خطابی بیان کرتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ خشوع و خضوع کی حالت ہے اور یہ دونوں مقامات تسبیح اور ذکر کے ساتھ خاص ہیں، اس واسطے آپ نے ان دونوں مقامات میں قرأت قرآن کریم سے منع فرمادیا تاکہ کلام اللہ اور کلام مخلوق کا اجتماع نہ ہو جائے اور پھر یہ کہ قرآن کریم کی عظمت کی بنا پر ان مقامات پر قرآن کریم تلاوت کی ممانعت کر دی گئی۔

۹۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن جعفر، سلیمان بن حکیم، ابراہیم بن عبد اللہ، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو فرمایا کہ اے الہ العالمین میں نے تبلیغ کر دی، تین مرتبہ اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا مبشرات نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی مگر رویائے صالحہ کہ جسے نیک بندہ دیکھے یا اس کے لئے اور کوئی دیکھے۔ پھر یقیناً حدیث سفیان کی روایت کی طرح بیان کی۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّتْرَ وَرَأْسُهُ مَغْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ ثَنَاتٌ مَرَاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ

(۱) قرأت کو حالت قیام کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور رکوع، سجدہ کی حالت میں قرأت قرآن سے منع فرمادیا گیا اس لئے کہ ارکان صلوٰۃ میں سے قیام افضل رکن ہے اور اذکار میں سے افضل ذکر تلاوت قرآن ہے تو افضل ذکر کو افضل رکن کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔ اور دوسری حالتوں میں اس سے منع فرمادیا گیا۔

أَوْ تَرَىٰ لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِعَثَلٍ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۹۸۲- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا *

۹۸۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ *

۹۸۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو يَكْرَ بْنَ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے، حضرت علیؑ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ممانعت عمومی ہے لہذا میرے کہنے کی اس میں حاجت نہیں، بلکہ جب مجھے ممانعت کی تو سب کو ہی ممانعت فرمائی۔

۹۸۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حَبِيبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا *

۹۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ

۹۸۲- ابو الطاہر و حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابراہیم بن عبد اللہ حنبل، بواسطہ والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۹۸۳- ابو کریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، ولید بن کثیر، ابراہیم بن عبد اللہ، بواسطہ والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۹۸۴- ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبد اللہ، بواسطہ والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا تھا۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے، حضرت علیؑ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ممانعت عمومی ہے لہذا میرے کہنے کی اس میں حاجت نہیں، بلکہ جب مجھے ممانعت کی تو سب کو ہی ممانعت فرمائی۔

۹۸۵- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنبل، بواسطہ والد، ابن عباسؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۹۸۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، (تحویل) عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، یزید بن ابی حبیب، ضحاک بن عثمان، (تحویل) ہارون بن

سعید الجلی، ابن وہب، اسامہ بن زید (تحویل) یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل یعنون، ابن جعفر، محمد بن عمرو (تحویل) ہناد بن السری، عبدہ، محمد بن اسحق، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان تمام راویوں نے سجدہ کی ممانعت نہیں بیان کی۔ جیسا کہ زہری، زید بن اسلم، ولید بن کثیر، اور داؤد بن قیس کی روایتوں میں موجود ہے۔

الْمَصْرِيُّ أَحْمَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ عَجَّانَ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ كُلُّهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبِيٍّ ح إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجَّانَ فَإِنَّهُمَا رَوَاهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ *

۹۸۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، محمد بن منکدر، عبد اللہ بن حنین، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت میں بھی سجدہ کا ذکر نہیں۔

۹۸۸۔ عمرو بن علی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو بکر بن حفص، عبد اللہ بن حنین، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت کی گئی اور اس سند میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں۔

۹۸۷۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ * ۹۸۸۔ وَ حَدَّثَنِي عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَأُذَكِّرُ فِي الْإِسْنَادِ عِيًّا *

باب (۱۸۰) رکوع اور سجدہ میں کیا دعا پڑھنی چاہئے۔

(۱۸۰) بَاب مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ *

۹۸۹۔ ہارون بن معروف و عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عمارہ بن غزیہ، سہی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے پروردگار کے بہت زائد قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكَوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِي السُّجُودِ *

(فائدہ) ابن ملک فرماتے ہیں سجدہ غایت، عاجزی اور تذلل کا موقع ہے اس لئے اس میں کثرت دعا کا حکم فرمایا۔ (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۱۷)۔

۹۹۰۔ ابو الطاہر یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، سہی مولیٰ، ابی بکر، ابو صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللھم اعمر لی ذنبی کسہ دفعہ وجہ واولہ و آخرہ و علانیۃ و سرہ (یعنی اے اللہ میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے کم ہوں یا زائد، اول ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا پوشیدہ)۔

۹۹۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كَنَّهُ دَفْعَهُ وَجْهَهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ *

۹۹۱۔ زہیر بن حرب و اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، قرآن پر عمل کرتے۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا رُحَيْمٌ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ *

(فائدہ) کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اس کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح اور استغفار بکثرت کرتے تھے۔ (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)۔

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت سے قبل بکثرت یہ کلمات فرمایا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ إِلَيْكَ۔ میں نے عرض کیا

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قُلْ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

یا رسول اللہ یہ کیا کلمات ہیں جو آپؐ نے نکالے ہیں آپ ان ہی کو پڑھتے رہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری امت میں ایک نشانی متعین کر دی ہے جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو ان کلمات کو کہتا ہوں اور وہ یہ ہے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحَدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَدْ جُعِلَتْ لِي عِلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ *

(فائدہ) سورہ اذا جاء مکہ مکرمہ کے فتح ہونے کے بعد نازل ہوئی تو اس وقت اسلام ہر ست میں پھیل گیا تو اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تسبیح اور استغفار کا حکم دیا اور ضمان اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کی طرف اشارہ فرمایا، واللہ اعلم (ہندہ مترجم)

۹۹۳۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، اعمش، سلیم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ جب بھی نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سُبْحَانَكَ رَبِّيَ وَيَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ اَعِزِّيْ

۹۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ تَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ لِسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّيُ صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبِّيَ وَيَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ اَعِزِّيْ *

۹۹۴۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، داؤد، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ فرمایا کرتے تھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اللَّهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس دعا سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اللَّهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ کو بکثرت پڑھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ مجھے میرے پروردگار نے بتلایا ہے کہ تو اپنی امت میں ایک نشانی دیکھے گا لہذا جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو میں بکثرت سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اللَّهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ پڑھتا ہوں۔ اور میں نے اسے دیکھ لیا ہے وہ یہ ہے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ یعنی جس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے اور مکہ مکرمہ فتح ہو جائے اور لوگ خدا کے دین میں جوق در جوق شامل ہونے لگیں تو اپنے رب کی حمد اور تسبیح پڑھ اور استغفار کر، اِنَّهٗ كَانَ تَوْبًا۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَاكَ تُكثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ فَقَالَ خَبَرَنِي رَبِّي اَنِّي سَأَرَى عِدَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتَهَا (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) فَتُحْ مَكَّةَ (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاحًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوْبًا) *

۹۹۵۔ حسن طوائی، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم رکوع میں کی پڑھتے ہو

۹۹۵۔ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

انہوں نے فرمایا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت اور مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہیں پایا میں نے خیال کیا کہ آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس ہوں گئے، میں نے آپ کو تلاش کیا اور پھر لوٹی تو آپ رکوع اور سجدہ کی حالت میں تھے اور فرما رہے تھے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت، میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس شان میں مصروف ہیں (کہ اپنے پروردگار کی مناجات فرما رہے ہیں)۔

۹۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات بستر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا، میں نے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرما رہے تھے اللھم انی اعوذ بک برضاک من سخطک و بمعافاتک من عقوبتک و اعوذ بک منک لا حصی ثناء علیک انت کما اثنت علی نفسک۔

۹۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن فضال، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ کلمات کہا کرتے تھے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح۔

۹۹۸۔ محمد بن ثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن فضال، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، مطرف، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنَا أَبُو جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاتٍ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّنْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا لَيْفِي شَأْنٌ وَإِنَّكَ لَيَفِي آخَرَ *

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ *

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوتَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّ عَائِشَةَ بَيَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ *

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ

عنبہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب (۱۸۱) سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّخَّيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنِي
هَشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *
(۱۸۱) بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ
عَلَيْهِ *

۹۹۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي
الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ
أَبِي طَمْحَةَ الْيَمْعَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُسْتُ
أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ
قَالَ قُسْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ فَسَكَتُ ثُمَّ
سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ
عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ غَيْبَتْ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ إِلَيْهِ فَإِنْ لَكَ نَ
تَسْجُدُ إِلَيْهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعْتُكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَظُّكَ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ
أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي
ثَوْبَانُ *

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ
أَمِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ
بِوَصُوبِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُسْتُ أَسْأَلُكَ
مُرَفَقَتِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُسْتُ هُوَ
ذَلِكَ قَالَ فَأَعْنِي عَنِّي نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ *

۹۹۹- زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، ولید بن ہشام
المعیطی معدان بن ابی طلحہ یمری بیان کرتے ہیں کہ میں ثوبان
مولى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور کہا کہ مجھے ایسا عمل
بتلائیے جس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے،
یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتلائیے جو سب سے زائد اللہ تعالیٰ کو
محبوب ہو، یہ سن کر ثوبان خاموش ہوئے، پھر میں نے دریافت
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس چیز کے متعلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا محض اللہ
تعالیٰ کے لئے سجدہ بکثرت کیا کر، اس لئے کہ تو اللہ تعالیٰ کی
خوشنودی کے لئے جو بھی سجدہ کرے گا تو اس سے اللہ تعالیٰ تیرا
ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔ معدان
بیان کرتے ہیں اس کے بعد میری ملاقات ابو الدرداء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہوئی، ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ثوبان
کی طرح فرمایا۔

۱۰۰۰- حکم بن موسیٰ، ابو صالح، معقل بن زیاد، اوزاعی، یحییٰ
ابن کثیر، ابو سلمہ، ربیعہ بن کعب اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں
رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا تھا، اور
آپ کے پاس وضو اور حاجت کے لئے پانی لاتا، ایک مرتبہ
آپ نے مجھ سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے، میں نے عرض کیا کہ
میں جنت میں آپ کی رفقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس
کے عداوہ اور کچھ؟ میں نے کہا بس یہی! آپ نے فرمایا تو پھر
سجدے زائد کر کے میری مدد کر۔

(فائدہ) کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے زائد قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے سجدے بکثرت کر، امید ہے کہ میری رفاقت جنت میں نصیب ہو جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۱۸۲) بَابُ أَغْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ
عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ
فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۸۲) اعضاء سجود، بالوں اور کپڑوں کے
سمیٹنے اور سر پر جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی
ممانعت۔

۱۰۰۱۔ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ
الزُّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنَهَى أَنْ
يَكْفَ شَعْرَهُ وَيَتَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَقَالَ أَبُو
الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةٍ أَعْظَمَ وَنَهَى أَنْ يَكْفَ شَعْرَهُ
وَيَتَابَهُ الْكُفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَنَبَةَ *

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو الربیع الزہرانی قال یحییٰ اخبرنا وقال ابو الربیع حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس قال امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسجد على سبعة ونهى ان يكف شعره ويتابه هذا حديث يحيى وقال ابو الربيع على سبعة اعظم ونهى ان يكف شعره ويتابه الكفتين والركبتين والقدمين والجنبه *

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أُسْجِدَ
عَنِ سَبْعَةٍ أَعْظَمَ وَلَا أَكْفَ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا *

۱۰۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دينار، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے اور (نماز کی حالت میں) کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

۱۰۰۳۔ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ابْنُ طَاوُسٍ، طَاوُسُ، ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَاتِ أَعْضَاءِ سَجْدَةٍ كَرْنَهُ كَحَكْمِ دِيَاغِيَا، كَپْڑے اور
بال سمیٹنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۱۰۰۳۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، کپڑے اور بال سمیٹنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۱۰۰۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَهَيْبٌ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ، طَاوُسُ،
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْنَهُ كَحَكْمِ دِيَاغِيَا، كَپْڑے اور
بال سمیٹنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۱۰۰۴۔ محمد بن حاتم، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، طاؤس، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور

(۱) یعنی نماز کی حالت میں مٹی سے پچانے کے لئے اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹے بلکہ اپنی حالت پر چھوڑ دے۔

دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ کپڑے بال نہ سمیٹوں۔

۱۰۰۵۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، عبد اللہ بن طاؤس، طاؤس، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑوں کے نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے یعنی پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

۱۰۰۶۔ عمرو بن سواد عمری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، کبیر، کریم مولیٰ ابن عباس، عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ بالوں کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ بن عباس کی جانب متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ میرے سر کو کیوں کھولا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص کہ بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص ستر کھول کر نماز پڑھے۔

باب (۱۸۳) سجدہ کی حالت میں اعتدال اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور کھنٹیوں کو پہلو سے، اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان۔

۱۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سجدہ میں اعتدال رکھو، اور کوئی تم میں سے اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے (بلکہ کھڑا رکھے)۔

أَعْطُمُ الْجَنْبَةَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرَّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكْفِتِ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ *

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتُ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَنْبَةَ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرَّجْلَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ *

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ كُبَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْخَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَغْفُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَمَا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ *

(۱۸۳) بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخْذَيْنِ فِي السُّجُودِ *

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَبْسُطُوا أَرْعَايَكُمْ إِبْسَاطَ الْكَلْبِ *

(فائدہ) یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پسیلوں سے ملائے جیسا کہ کتاب بیٹھتا ہے، بلکہ زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھے۔

۱۰۰۸۔ محمد بن یحییٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر (تحویل) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی ابن جعفر کی روایت میں کچھ الفاظ کا تبدل ہے۔

۱۰۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبید اللہ بن ایاد، ایاد بن لقیط، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ، اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

۱۰۱۰۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، اعرج، عبد اللہ بن مالک بن حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی ہاتھوں کی سفیدی نظر آ جاتی (۱)۔

۱۰۱۱۔ عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بیہ بن سعد، جعفر بن ربیعہ سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے، باقی عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کی سفیدی نظر آ جاتی اور لیٹ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ ہاتھوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے ہاتھوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۰۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن اصم، یزید بن اصم، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطُ خَذَكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِطَاطُ الْكَلْبِ*

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ إِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ*

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ نَاعِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّحَ نِصْرَ يَدَيْهِ حَتَّى يَذُو بَيَاضَ إِبْطَيْهِ*

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَالثَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَايَةِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضْعُ إِبْطَيْهِ وَفِي رَوَايَةِ الثَّيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّحَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ*

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ خَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ

(۱) معنی یہ ہے کہ مرد اپنی نماز میں اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو سے الگ رکھے اس میں تواضع بھی ہے اور سستی سے دوری بھی۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے نکل چاہتا، تو نکل جاتا۔

عُمَيْيَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ
عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بِهِمَةُ
أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ *

۱۰۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، مروان بن معاویہ فزاری،
عبید اللہ بن عبد اللہ بن اصم، یزید بن اصم، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں بازوؤں
کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے
دکھائی دیتی اور جب (قدہ اولیٰ و آخری میں) بیٹھتے تو اپنی ہائیں
ران پر سہارا دیتے۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ حَوَى بِيَدَيْهِ يَغْنِي
جَنْحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا
قَعَدَ اصْمَأَّتْ عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى *

۱۰۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن
ابراہیم، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، میمونہ بنت
حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو (اپنے
پہلوؤں سے) جدا رکھتے، حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کے بغلوں کی
سفیدی نظر آتی۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
السَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَالْبُقَاطُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ
حَفَى حَتَّى يُرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحُ إِبْطَيْهِ قَالَ
وَكِيعٌ يَغْنِي بَيَاضَهُمَا *

باب (۱۸۴) نماز کی صفت جامعیت اور نماز کس
طرح شروع کی جاتی ہے، رکوع و سجدہ کا طریقہ
اور اس میں اعتدال، چار رکعت والی نماز میں ہر دو
رکعت پر تشہد، سجدوں کے درمیان، اور تشہد میں
بیٹھنے کا طریقہ۔

(۱۸۴) بَاب مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ
وَمَا يُفْتَتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةُ الرُّكُوعِ
وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ
وَالْتَّشَهُدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ
وَصِفَةُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي
التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ *

۱۰۱۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو خالد احمر، حسین معمر

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

(تحویل)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، حسین معلم، بدیل بن میسرہ، ابوالجوزہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر کے ساتھ اور قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچا لیکن اس کے درمیان رکھتے اور رکوع سے جس وقت سر اٹھاتے تو تا وقتیکہ سیدھے نہ کھڑے ہو جائیں سجدہ نہ فرماتے اور سجدہ سے جب سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ فرماتے تا وقتیکہ کہ سیدھے نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس بات سے منع کرتے کہ آدمی اپنے دونوں بازو زمین پر درندہ کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم فرماتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يُعْنِي الْأَخْمَرُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مِيسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَازِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِ (أَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْجِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَقْرَأُ رَجُلَهُ الْبُسْرَى وَيَنْصِبُ رَجُلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ ذِرَاعِيَهُ افْتِرَاشَ السَّعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تشہد میں اسی طرح بیٹھنا مسنون ہے کہ بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور داہنا پیر کھڑا رکھے، واکل ابن حجر کی روایت مسند احمد، سنن ابوداؤد اور نسائی میں مذکور ہے۔ اس میں بھی اسی طرح بیٹھنے کا تذکرہ ہے اور ایسے ہی عبد اللہ بن عمر کی روایت صحیح بخاری میں موجود ہے، اسی لئے یہی چیز اولیٰ بالمعمل ہے۔

باب (۱۸۵) نماز کو سترہ قائم کرنے کا استحباب، نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنا، اور نمازی کے آگے لیٹنے کا جواز، سواری کی طرف نماز پڑھنے اور سترہ سے قریب ہونے کا بیان۔

(۱۸۵) بَابُ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي وَنَذْبِ الصَّلَاةِ إِلَى سِتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي وَحُكْمِ الْمُرُورِ وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْإِعْتِرَاضِ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْمَأْمَرُ بِالذُّنُوبِ مِنَ السِتْرَةِ وَبَيَانُ السِتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ *

۱۰۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ۔

۱۰۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ

ابوالاحوص، سماک، موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر رکھ لے تو پھر نماز پڑھ لے اور جو چیز اس پر سے چاہے گزرے اس کی پروا نہ کرے۔

سَعِيدٌ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ *

۱۰۱۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، عمر بن عبید الطائفی، سماک بن حرب، موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیز کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو، تو پھر سامنے سے کسی چیز کا گزرنا مضر نہیں۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ سِمَاكٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالِدَوَابُّ تَمُرُ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ *

۱۰۱۸۔ زہیر بن حرب، عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۱۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن یزید، حیوہ، ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں نمازی کے سترہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَيَوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۲۰۔ محمد بن ثقی، عبد اللہ بن نمیر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کو نکلتے تو اپنے سامنے بر چھی گاڑنے کا حکم دیتے، پھر نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے، اسی بنا پر حاکموں نے اس چیز کو تعین کر لیا ہے (کہ بر چھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں)۔

۱۰۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر چھی گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۰۲۲۔ احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی آڑ میں نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد احمر، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب، وکیع، سفیان، عون، ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مقام ابطح میں ایک لال چڑے کے خیمے میں تھے، تو بلال آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے سو اس میں سے کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے چمڑک لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے، گویا میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، آپ نے وضو فرمایا اور بلال نے اذان دی، میں

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتَوَضَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاجُ *

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرُكِّزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنْزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ *

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرِضُ رَاجِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا *

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاجِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ *

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَوْذُ بْنُ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قَبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءُ مِنْ أَدَمَ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ يَوْضُوهُ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاصِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُتَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ

نے ان کے منہ کی جستجو رکھی کہ جس طرح وہ دائیں اور بائیں طرف پھر جی علی الصلوة اور جی علی الفلاح کہتے تھے پھر آپ کے لئے ایک برچھی گاڑی گئی اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (کیونکہ مسافر تھے) آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے گزر رہے تھے، مگر آپ روکتے نہ تھے، پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد آپ برابر ہر چار رکعت والی نمازیں دو رکعتیں پڑھتے، یہاں تک کہ مدینہ لوٹ آئے۔

۱۰۲۵۔ محمد بن حاتم، بہز، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چڑے کے سرخ شامیانہ میں دیکھا وہ فرماتے ہیں اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو میں نے دیکھا کہ لوگ اس پانی کو لینے کے لئے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا، اور جسے نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ ترکر لیا، پھر میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے برچھا نکالا اور اسے گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اسے سیٹھے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑا ہو کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، اور میں نے آدمیوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۰۲۶۔ اسحاق بن منصور و عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، (تحویل) قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، مالک بن مغول، عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی مالک بن مغول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دو پہر کا وقت ہو گیا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز کے لئے اذان دی۔

سَاقِيهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالًا قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَهْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِبَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْجِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ *

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحِيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يُتَدَرِّوْنَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بِلَالٍ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةِ حَمْرَاءَ مُشْمَرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذُّوَابَ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ *

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ سُفْيَانَ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى نَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالنَّاهِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ *

۱۰۲۷۔ محمد بن ثنیٰ و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو مقام بلحاء کی جانب سے نکلے، وضو کیا اور پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اسی طرح عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے بر چھپی گڑی ہوئی تھی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ عون نے اس روایت میں اپنے والد ابو حنیفہ سے اتنی زیادتی اور نقل کی ہے کہ اس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۱۰۲۸۔ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، ابن مہدی، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور حکم کی حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگوں نے آپ کے وضو کا بجا ہوا پانی لینا شروع کر دیا۔

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں گدھے کی مادہ پر سوار ہو کر آیا اور ان دونوں میں یلوغ کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، میں صف کے سامنے آکر اتر اور گدھے کو چھوڑ دیا، وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا، تو مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

(فائدہ) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔

۱۰۳۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ گدھے پر چڑھ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا بعض صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا، پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْجِمَارُ *

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ *

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنَى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ الصَّفِّ فَتَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْاَتَانِ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ *

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى جِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْجِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ *

۱۰۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ و عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۰۳۲۔ اسحق بن ابراہیم و عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں منیٰ اور عرفات کا تذکرہ نہیں، جتہ الوداع یا فتح مکہ کہا ہے۔

۱۰۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، عبد الرحمن بن ابی سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے اگر وہ مانے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۰۳۴۔ شیمان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ابن ہلال حمید کا بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی حدیث کا ذکر کر رہے تھے کہ ابو صالحؒ سان نے کہا میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے ابو سعیدؒ سے سنا اور دیکھا، میں ابو سعیدؒ کے ساتھ تھا وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابو معیط کی قوم کا جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے ٹکنا چاہا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا، اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے ٹکنا چاہا، ابو سعیدؒ نے پہلی مرتبہ سے زائد سخت مار ماری، وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعیدؒ سے لڑنے لگا، لوگوں نے آکر اسے روکا، وہ وہاں سے ٹکلا اور مروان حاکم سے جا کر شکایت کی۔ ابو سعید مروان کے پاس گئے، مروان بولا تم نے کیا کیا جو تمہارا ہتھیار شکایت کرتا ہے۔ ابو سعیدؒ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے :-

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ *

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنِّي وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ *

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَمَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَذْرَأَهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي نَتَذَكَّرُ حَدِيثًا إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَا أَحَدُتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَحْتَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَفَظَرَ فَلَمْ يَحْذَرْ مَسَاعًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَثَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ زَاخَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْكُوكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَحْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَذْفَعْ فِي نَحْوِهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

۱۰۳۵ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَمَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ *

۱۰۳۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَذْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً *

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَبَّانَ

تھے جب کوئی تم سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال (۱) کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۰۳۵ - ہارون بن عبد اللہ اور محمد بن رافع، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، صدقہ بن یسار، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

۱۰۳۶ - اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر حنفی، ضحاک بن عثمان، صدقہ بن یسار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۰۳۷ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو النضر، بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابو جہیم انصاری کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے، ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ کیا گناہ اس پر ہے تو چالیس (سال) تک کھڑا رہنا اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے، ابو النضر بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ بسر نے کیا کہا۔ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

۱۰۳۸ - عبد اللہ بن ہاشم بن حیان عبدی، وکیع، سفیان، سالم،

(۱) قتال سے مراد یہ ہے کہ اسے روکا جائے اور ہٹایا جائے اور شیطان سے مراد یہ ہے کہ شیطان والا کام کیا کہ نمازی کی نماز میں خلل ڈالے اس کی توجہ ہٹائی۔

ابوالنضر، بسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

الْعَنْدِي حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي
النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَالِدٍ
الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۰۳۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن حازم، بواسطہ والد،
سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ اور دیوار کے درمیان
ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ رہتی تھی۔

۱۰۳۹ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِدَارِ مَمَرٌ الشَّاةِ *

۱۰۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، حماد بن مسعدہ، یزید بن
ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
مصحف کی جگہ میں کوئی مقام نماز پڑھنے کے لئے تلاش کرتے
تھے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ کو
تلاش کرتے تھے اور درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے
گزرنے کی جگہ تھی۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُنْثَى قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ ابْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ
يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ
الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ
الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ
بَيْنَ الْمَنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرٍ الشَّاةِ *

۱۰۴۱۔ محمد بن ثنی، یزید بیان کرتے ہیں کہ سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اس ستون کو تلاش کر کے نماز پڑھتے تھے جو مصحف
کے قریب ہے۔ میں نے ان سے کہا، اے ابو مسلم! میں دیکھتا
ہوں، جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے
ہو، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ آپ اسی ستون کو تلاش کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا
مَكِّيٌّ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى
الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ
عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا *

۱۰۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، (تحویل) زہیر بن
حرب، اسماعیل بن ابراہیم، یونس، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن
صامت، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز
پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور اس کے سامنے کجاوہ کی پچھی لکڑی

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کے برابر کوئی شے ہو تو وہ سترہ کے لئے کافی ہے۔ اگر کجاوہ کی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو تو گدھا، عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو قطع کر دیتا ہے، میں نے کہا ابو ذر! سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے، اگر لال کتا ہو یا زرد، انہوں نے کہا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری ہی طرح سوال کیا تھا، آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتَرُّهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْضَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ *

(فائدہ) یعنی ان چیزوں کے سامنے سے گزرنے سے نماز کا کمال جاتا رہتا ہے۔ ورنہ جمہور علماء کرام، ابو حنیفہ، مالک اور شافعی کے نزدیک ان چیزوں کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔ (نووی جلد ۱، صفحہ ۱۹۷)

۱۰۴۳۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ۔
(تحویل) محمد بن غنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔
(تحویل) اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بواسطہ والد۔
(تحویل) اسحاق، معتمر بن سلیمان، سلم بن ابی الذیال۔
(تحویل) یوسف بن حماد، معنی، زیاد بکائی، عاصم احوں، حمید بن ہلال سے یونس کی روایت کی طرح یہ حدیث منقول ہے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَيْضًا أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَ بْنَ أَبِي الذِّبَالِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي يَوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ *

۱۰۴۴۔ اسحق بن ابراہیم، مخزومی، عبد الواحد بن زیاد، عبید اللہ بن عبد اللہ بن اصم، یزید بن اصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت، گدھے اور کتے کے آگے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سے بچاؤ بایں طور پر ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی بچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْجِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقْبِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و عمرو تاقد و زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے آڑی پڑی ہوتی جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا ہوتا ہے۔

۱۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی، جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگادیتے، میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

۱۰۴۷۔ عمرو بن علی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو بکر بن حفص، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے، ہم نے کہا عورت اور گدھے سے، انہوں نے فرمایا تو عورت بھی برے جانور کی طرح ہے میں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھتے رہتے۔

۱۰۴۸۔ عمرو ناقد، ابو سعید اشج، حفص بن غیاث (تحویل) عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ والد، اعمش، ابراہیم، اسود، مسلم بن صحیح، مسروق، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا تم نے عورتوں کو گدھوں اور کتوں کے مشابہ کر دیا، خدا کی قسم میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف تخت پر لیٹی رہتی تھی، مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا محسوس ہوتا، میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

غُبَيْثَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْحَنَازَةِ *

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلِّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَقْفَظْنِي فَأَوْتَرْتُ *

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْجِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَذَاتُ سَوَاءٍ لَقَدْ رَأَيْتَنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْحَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي *

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكَلابِ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبَدُّوْا لِي الْحَاجَةَ فَأَكْرَهُ أَنْ أَحْبِسَ فَأَوْذَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُ مِنْ عِنْدِ رَجُلَيْهِ *

۱۰۴۹۔ اسحق بن ابراہیم، جریر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تم نے ہمیں (عورتوں کو) کتوں اور گدھوں کے مرجہ میں ڈال دیا، حالانکہ میں نے خود دیکھا کہ میں تخت پر لیٹی رہتی تھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ تشریف لاتے اور تخت کے درمیان نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے سے نکلتا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پاؤں کی طرف کھسک کر لٹاف سے باہر آتی۔

۱۰۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو النضر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی تھی اور میرے پیر آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے، جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو میرا پاؤں دبا دیتے تو میں پیر سمیٹ لیتی اور آپ سجدہ کر لیتے، پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پیر پھیلا لیتی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ان ایام میں گھروں میں چراغ نہ تھا۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمْرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأُكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ حَتَّى أُنْزَلَ مِنْ لِحَافِي *

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۰۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد بن العوام شیبانی، عبد اللہ بن شداد بن الہاد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی، اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَامِ جَمِيعًا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ *

۱۰۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں ہوتی اور میں ایک

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چادر اوڑھے ہوتی کہ جس میں سے کچھ نکلا آپ پر بھی ہوتا۔

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى حَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ
مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى حَنْبِهِ *

(۱۸۶) بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
وَصِفَةِ لُبْسِهِ *

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي
الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْلَيْكُمْ ثَوْبَانِ *

(فائدہ) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں کہ جن کے پاس ایک کپڑے کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو فرض ہے لہذا وہ ایک کپڑے میں بھی

۱۰۵۴- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ
الْمُبْدِيِّ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ *

۱۰۵۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
فَقَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَحْدُ ثَوْبَيْنِ *

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ
قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

باب (۱۸۶) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس
کے پہننے کا طریقہ۔

۱۰۵۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا ایک کپڑا پہن
کر نماز درست ہے، آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک شخص
کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

(فائدہ) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں کہ جن کے پاس ایک کپڑے کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو فرض ہے لہذا وہ ایک کپڑے میں بھی

۱۰۵۴- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) عبد الملک،
شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو
سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے۔

۱۰۵۵- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم ایوب،
محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا، کیا ہم میں
سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے، آپ نے فرمایا کیا تم
میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ،
ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس
طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانہ پر کچھ (کپڑا) نہ ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي
الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ مالک اور شافعی کے نزدیک یہ چیز مکروہ تزیینی ہے کیونکہ اس طرح نماز پڑھنے میں ستر کھلنے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم،
(نووی جلد ۱، صفحہ ۱۹۸)۔

۱۰۵۷۔ ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عمر
بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ام سلمہؓ کے مکان
میں ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں
کنارے آپ کے موٹے حوں پر تھے۔

۱۰۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ہشام بن
عروہ اپنے والد سے کچھ الفاظ کے تبدیل کے ساتھ روایت نقل
کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے توشیح کیا۔

۱۰۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي
سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ
فِي يَمِينِهِ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَضْعَفَ طَرَفِيهِ عَلَى عَاتِقِهِ *

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ
يَقُلْ مُشْتَمِلًا *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں توشیح یہ ہے کہ کپڑا کا جو کنارہ داہنے شانہ پر ہو، اسے بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے اور جو بائیں شانہ پر ہو
اسے دائیں ہاتھ کے تلے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لے۔

۱۰۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد،
عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے مکان میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے
دیکھا کہ اس کپڑے کے دونوں کناروں میں آپ نے تہدیلی کر
رکھی تھی۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي يَمِينِهِ أُمَّ سَلَمَةَ
فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ *

۱۰۶۰۔ قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن سعید، ابی امامہ
بن سہل بن حنیف، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اسے لپیٹ رکھا
تھا اور دونوں طرفوں میں مخالفت کر رکھی تھی، یحییٰ بن حماد نے
اپنی روایت میں شانوں کا لفظ اور زائد بیان کیا ہے۔

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعِيسَى بْنُ
حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالَفًا
بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ
عَنِ مَنكِبِهِ *

۱۰۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۶۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان (تحویل) محمد بن یحییٰ، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا۔

۱۰۶۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، ابو الزبیر کئی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس کپڑے موجود تھے (مگر) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۶۴۔ عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابو سفیان، جابر، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔ ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اپنے کپڑے کے دونوں جانب اپنے شانوں پر ڈال رکھے تھے، ابو بکر و سوید کی روایت میں توشیح کا تذکرہ ہے۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ تَبَاهُ وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ *

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِثَابَهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَأَضْعَا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَ مَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

۱۰۶۶- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّهُ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ *

۱۰۶۷- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنِ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السُّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ *

۱۰۶۶- ابوالکامل جحدری، عبدالواحد، اعمش، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تمیمی، بواسطہ والدہ ابوزرری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی، آپ نے فرمایا مسجد حرام (بیت اللہ) میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)، میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر میں کتنے فصل ہے، فرمایا (۴۰) چالیس سال کا اور جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے وہی مسجد ہے اور ابوالکامل کی روایت میں واینما کے بجائے ثم حیثما کا لفظ ہے۔

۱۰۶۷- علی بن حجر سہدی، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم بن یزید تمیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کو مسجد کے باہر مقام میں قرآن کریم سنایا کرتا تھا، جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو سجدہ کرتے، میں نے عرض کیا اے باپ! کیا تم راستہ ہی میں سجدہ کرتے ہو، انہوں نے کہا میں نے ابوزرری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے عرض کیا پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا کہ ان دونوں میں کتنے سال کا فصل ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال کا اور پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْعَمْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يَنْتَعُ إِلَى قَوْمِهِ حَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأَحْلَتْ لِي الْغَنَائِمَ وَلَمْ تَحُلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَبِيبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَتَصَبَّرْتُ بِالرُّغْبِ بَيْنَ يَدَيِ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ *

۱۰۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تَرْتِبَتُنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى *

۱۰۶۸- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، ایک تو یہ کہ ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور میں ہر ایک سرخ و سیاہ کے لئے بھیجا گیا، اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں تھا (۱) اور پھر میرے لئے تمام زمین طیب اور پاک مسجد بنادی گئی اور پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور میری مدد و رب کے ذریعہ کی گئی جو ایک ماہ کے فاصلے سے پڑتا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

۱۰۶۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو مالک اشجعی، ربیع، حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اور انسانوں پر تین چیزوں کی بنا پر فضیلت حاصل ہوئی ہے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں اور ہمارے لئے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی اور اس کی خاک پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی اور ایک خصلت اور بیان کی۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے بعضوں کے لئے جہاد کی اجازت ہی نہیں تھی اور بعضوں کے لئے جہاد تو مشروع تھا مگر صل ہونے والے مال غنیمت کے بارے میں حکم یہ تھا کہ اسے کھلی جگہ پر رکھ دیا جائے۔ ایک آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ اس لئے مال غنیمت کے استعمال کی اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔..... اور اسی حدیث میں ایک مہینہ کی مسافت سے رب کا ذکر ہے تو اس کی حکمت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرماتے اور آپ کے ارد گرد جو بڑے بڑے ممالک تھے جیسے شرم، عراق، مصر اور یمن ان میں کوئی بھی مدینہ منورہ سے ایک مہینہ کی مسافت سے زیادہ فاصلے پر واقع نہ تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ وہ تیسری خصلت سنن نسائی کی روایت میں مذکور ہے کہ مجھے سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے نیچے سے ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں اور نہ ملیں گی۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِثُّهُ *
۱۰۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِنَتْ لِيَ الْخُفَى كُلُّهُ وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ *

۱۰۷۱- یحییٰ بن ابوبکر، حبیب بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ والدہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے (۱) جوامع الکلم عطا کئے گئے، (۲) اور میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی (۳) اور میرے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا (۴) اور میرے لئے تمام زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی (۵) اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا (۶) اور میرے اوپر نبوت ختم کر دی گئی (یعنی میں خاتم النبیین ہوں)۔

۱۰۷۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَرْمَلَةُ بْنُ أَبِي هَبٍ، يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيَّنَّا أَنَا نَائِلٌ أَيْتُ بِمَقَاتِلِ حَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونَهَا *

(فائدہ) ہروئی بیان کرتے ہیں کہ جوامع الکلم سے قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اقوال ہیں جن کے الفاظ تو کم اور معانی بکثرت ہیں، نووی جلد ۱ صفحہ ۱۹۹۔

۱۰۷۴- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

۱۰۷۴- حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

الرَّحْمَنُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *
 ۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۷۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَقَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدَيَّ *
 ۱۰۷۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَارَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ *

۱۰۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُوَيْلِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَنِئِيبِ النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ

۱۰۷۵ - محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۷۶ - ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس مولیٰ ابی ہریرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں رعب کے ذریعہ دشمن پر مدد دیا گیا اور مجھے جو امع کلم عطا کئے گئے، اور میں سورہہ تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔

۱۰۷۷ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی، اور مجھے جو امع کلم عطا کئے گئے۔

۱۰۷۸ - یحییٰ بن یحییٰ، شیبان بن فروخ، عبد الوارث بن سعید، ابو التیاح ضعی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے جسے بنو عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں وہاں چودہ دن قیام فرمایا پھر اپنے قبیلہ بنو نجار کو بلا بھیجا، وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ اونٹنی پر ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ردیف ہیں یہاں تک کہ آپؐ ابو ایوبؓ کے مکاں کے صحن میں اترے اور رسول اللہ صلی

رَدْفُهُ وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ
وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ
قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ
يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا
وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ أَنَسُ
فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ
الْمُشْرِكِينَ وَخِزْبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقَطَّعَ وَبَقِيَورُ الْمُشْرِكِينَ
فَنَبَّشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَسَوَّيْتُ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ
قِفَّةً وَجَعَلُوا عِضَادَتِيهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا
يَرْجُزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ
الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ *

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ *

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا
خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۱۸۷) بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ

إِلَى الْكَعْبَةِ *

۱۰۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا تھا وہیں نماز پڑھ لیتے تھے
اس کے بعد آپؐ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا تو بنی نجار کے
لوگوں کو بلا بھیجا تو آپؐ نے فرمایا تم اپنا باغ مجھے بیچ دو، انہوں
نے کہا خدا کی قسم ہم تو اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے، ہم خدا
ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں اس باغ میں جو چیزیں تھیں میں انہیں بیان کرتا
ہوں، اس میں کھجور کے درخت، مشرکین کی قبریں اور
کھنڈرات تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے
درختوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے اور مشرکین
کی قبریں کھود دی گئیں اور کھنڈرات برابر کر دیئے گئے اور کھجور
کی لکڑیاں قبلہ کی جانب بچھا دی گئیں اور اس کے دونوں جانب
پتھر لگا دیئے گئے، اس وقت صحابہ کرامؓ رجز پڑھ رہے تھے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ہی کے ساتھ تھے وہ کہہ
رہے تھے، یعنی اے اللہ خیر اور بھلائی تو صرف آخرت کی ہے،
لہذا تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

۱۰۷۹- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، ابوالتیاح،
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریاں بٹھانے کی جگہ میں نماز
پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۸۰- یحییٰ بن حبیب، خالد بن وارث، شعبہ، ابوالتیاح، انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق
روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۸۷) بیت المقدس سے بیت اللہ کی

طرف قبلہ کا بدل جانا۔

۱۰۸۱- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابوالاسحاق، براء بن
عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ (۱) تک نماز پڑھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو سورہ بقرہ میں ہے کہ تم جس مقام پر بھی اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، جماعت میں سے ایک شخص یہ حکم سن کر چلا، راستہ میں انصار کی ایک جماعت کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، ان سے یہ حدیث بیان کی، یہ سنتے ہی لوگ (حالت نماز میں) بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔

۱۰۸۲۔ محمد بن ثنی، ابو بکر بن غلام، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابوالحسن، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم (بحکم الہی) بیت اللہ کی طرف پھیر دیئے گئے۔

۱۰۸۳۔ شیبان بن فروخ، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر، (تحویل) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قباہ میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہارات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

۱۰۸۴۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

غَارِبَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثَهُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ *

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَدَّادٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ *

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَقْبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ *

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کے مہینے میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور اگلے سال رجب کے نصف میں تحویل قبلہ کا حکم آیا۔

ابن عمر قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَا لَكَ *

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيكَ فِتْنَةً تَرْضَاهَا فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَوَّوْا رُكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حَوَّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ *

۱۰۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔ سو یہ آیت نازل ہوئی قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ یعنی ہم آپ کے چہرہ پھرانے کو آسمان کی طرف دیکھتے ہیں، بے شک ہم تمہارا منہ اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو تو تم اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لو، بنی سلمہ میں سے ایک شخص چارہا تھا اس نے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع میں ہیں اور ایک رکعت پڑھ چکے ہیں، اس نے یہ آواز بند کہا کہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے، یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

(۱۸۸) بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّورِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ *

۱۰۸۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَمَةَ ذَكَرَتَا كَيْسَةَ رَأَيْنَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَكُمْ إِذَا سَكَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَوَّأَ عَنَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ أَوَّلَكُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۰۸۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُمّ حبیبہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا فرمایا جسے انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں لگی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور وہیں تصویریں بناتے، یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدترین ہوں گے۔

(فائدہ) قبرستان اور قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے اور بنانے والا سزاوار لعنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں، لعنت فرمائی ہے، چنانچہ نسائی، ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت

کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر اور چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے، ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے، اس لئے کہ قبروں پر نماز پڑھنا یہود کا طریقہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی جیسا کہ آئندہ روایات میں اس کی تصریح موجود ہے، اور ایسے ہی احادیث و روایات فقہیہ کی رو سے مکان، قتبے وغیرہ اور خیمے نصب کرنا بھی حرام ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس چیز کی تصریح کی ہے ہنداب اگر کوئی شخص جواز کا قائل بھی ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے قبروں پر سجدہ کرنا حرام ہے، اگر تعظیم کا قصد ہے تو شرک کا خدشہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز نہیں اور ایسے ہی قبروں کا حوائف کرنا اور اس کے گرد اگر دھچک لگانا حرام ہے اور ان امور کا کرنے والا فاسق ہے اس لئے کہ طواف کرنا بیت اللہ کے لئے خاص ہے اس کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں اور ایسے ہی قبر کو بوسہ دینا اور پھوپھوں کی چادر چڑھانا وغیرہ تمام قسم کی چیزیں حرام ہیں اور ایسی چیزوں کا ارتکاب کرنے والا موجب لعنت ہے۔

۱۰۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے مرض الوفا میں لوگوں نے باتیں کیں اور اُمّ حبیبہؓ اور اُمّ سلمہؓ نے بھی گر جا کا حال بیان کیا، بقیہ حدیث حسب سبب سے۔

۱۰۸۸۔ ابو کریم، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے ایک گر جا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبش میں دیکھا تھا کہ جس کا نام ماریہ تھا، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۰۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، شیمان، بلال بن ابی حمید، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں کہ جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے، ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر مبارک کھلی جگہ میں ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں۔

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا تَذَكَّرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَيْبَسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَنَ أَرْوَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْبَسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَوْلَا ذَلِكَ أَتْرَبَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ *

(نمذہ) یعنی مسجدوں کی طرح وہیں روشنی کرنے، نذر چڑھانے، عبادت کرنے اور روزمرہ آنے جانے لگیں، ام نوویؒ فرماتے ہیں آپ نے اس چیز سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم میں حد سے نہ بڑھ جائیں اور یہ تعظیم کفر تک پہنچ جائے، جیسا کہ اگلی امتوں کا حال ہوا، چنانچہ اسی ڈر کی بنا پر آپ نے اپنی قبر کو کھلا نہیں رکھا۔ (نووی جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)۔

۱۰۹۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس، مالک، ابن شہاب سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کر دے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۰۹۱۔ قتیبہ بن سعید، فرازی، عبید اللہ بن اہم، یزید بن اہم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت نازل فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۰۹۲۔ ہارون بن سعید ایلی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو آپؐ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی، جب آپؐ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپؐ ان کے افعال سے ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

۱۰۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، زکریا بن عدی عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی اسیمہ، عمرو بن مرہ، عبد اللہ بن حارث نجرانی، جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پانچ روز قبل سنا آپؐ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس چیز کی برأت ظاہر کرتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو خلیل اور دوست بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنالیا تھا، اور اگر میں اپنی امت میں کسی کو دوست بنانے

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ *

۱۰۹۱۔ وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَرَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ *

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خِمِيصَهُ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذَرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا *

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ

والا ہوتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست بناتا، خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے لوگ انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد (اور سجدہ گاہ) بنا لیتے تھے، خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ *

(فائدہ) دوست سے مراد یہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی دوستی کسی اور سے نہ تھی، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو پھر تمام امت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے۔

باب (۱۸۹) مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

(۱۸۹) بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا *

۱۰۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا، حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے، اور بکیر راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپؐ نے فرمایا محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ ابن عیسیٰ اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ اس جیسا جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۱۰۹۴ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ *

۱۰۹۵۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، ضحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، یواسطہ والد، محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اس چیز کو برا سمجھا اور یہ چاہا کہ اسے اسی حالت میں چھوڑ دیں تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے تو خدا تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس جیسا مکان بنائے

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَهُ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحْبَبُوا أَنْ يَذَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى

گ۔

اللَّهُ لَهُ فِي الْحَنَةِ مِثْلُهُ *

(۱۹۰) بَابُ النَّذْبِ إِلَى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْيِيقِ *

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُنَّا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَدَاةٍ وَلَا بِقَامَةٍ قَالَ وَدَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بَأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِينَا عَلَى رُكْنَيْهِ قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِينَا وَطَبَقَ بَيْنَ كَفَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَجَدَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤَمِّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَجَدَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيَطْبِقْ بَيْنَ كَفَيْهِ فَلْيَكْأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ *

باب (۱۹۰) حالت رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور اسی ہاتھ کو جوڑ کر رانوں کے درمیان نہ رکھنا۔

۱۰۹۶۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے گھر آئے، انہوں نے دریافت کیا، کیا ان (امراء) لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی، ہم نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تو اٹھو اور نماز پڑھ لو، اور پھر ہمیں اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا، ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف کیا اور دوسرے کو بائیں جانب، جب رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انہوں نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے درمیان رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ تمہارے اوپر ایسے امراء اور حکام متعین ہوں گے جو نمازوں کو اس کے وقت سے دیر میں پڑھیں گے اور عصر کی نماز کو اتنا تنگ کریں گے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو جائے گا، لہذا جب تم ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو اور پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھ لو اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو، اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے، گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(فائدہ) تمام علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا مسنون ہے اور رانوں کے درمیان ہاتھوں کو دھبنا منسوخ ہو گیا، اس لئے اب ایسا کرنے نماز میں مکروہ ہے اور ایسے ہی جو گھر میں تنہا نماز پڑھے اس کے لئے نواہن و اقامت کہنا مسنون ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) (نووی جلد ۱۔)

۱۰۹۷۔ منجاب بن حارث تميمی، ابن مسهر، (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تحویل)، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، اعثم، ابراہیم، علقمہ اور اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق مع کچھ الفاظ کے تبدل کے روایت منقول ہے۔

۱۰۹۷ - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ كُتِبَتْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ وَالْأَسْوَدِ نُهُمَا دَخَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ وَجَرِيرٍ فَكَأَنِّي أَنْصُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَأْيٌ *

۱۰۹۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے والے نماز پڑھ چکے، انہوں نے کہا جی ہاں، پھر عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ایک کو دائیں طرف کھڑا کیا اور ایک کو بائیں جانب، پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر انوں کے درمیان رکھا، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

۱۰۹۸ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ وَالْأَسْوَدِ نُهُمَا دَخَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصْبَى مِنْ خَفِّكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِينَا عَلَى رُكْبِنَا فَضْرَبَ أَيْدِينَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخْذَيْهِ فَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۹۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو یحضور، مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے، انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر دوسری مرتبہ اسی طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا کہ ہم اس سے روک دیئے گئے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیئے گئے ہیں۔

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَيْكَ عَنِي رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَنْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضْرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهَيِّنَا عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَنِ الرُّكْبِ *

(فائدہ) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول منسوخ ہے۔

۱۱۰۔ خلف بن ہشام، ابوالاحوص، (تحويل) ابن ابی عمرو، سفین، ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا، میرے والد نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے، مگر بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۱۱۰۲۔ حکم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی، جب میں رکوع میں گیا تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا، انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا ہے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔

باب (۱۹۱) نماز میں ایڑھیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا۔

۱۱۰۳۔ اسحق بن ابراہیم، محمد بن بکر، (تحویل) حسن حلوانی
عبدالرزاق، ابن جریر، ابوالزبیر، طاؤس بیان کرتے ہیں، ہم
نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا قدموں پر بیٹھنے سے
متعلق کیا کہتے ہو، انہوں نے فرمایا یہ تو سنت ہے، ہم نے کہا ہم
تو اس طرح بیٹھنے میں مشقت کا سبب سمجھتے ہیں، ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ تو تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی سنت ہے۔

١١٠٠- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَخْوَصِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
إِلَى قَوْلِهِ فَنَهَيْتَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ *

١١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ
عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُبْتُ
بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخْذَيْهِ
فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِالرُّكُوبِ *

١١٢- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ
عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَنِّتُ إِلَى حُجْبٍ أَبِي فَمَّا
رَكَعْتُ شَبَّكَتُ أَصَابِعِي وَجَعْتُهُمَا بَيْنَ
رُكْبَتَيْ فُضْرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَوَّيْتُ قَالَ قَدْ كُنَّا
نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَهُ إِلَى الرُّكْبِ *

(۱۹۱) بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِيبِ *

١١٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السَّنَةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا نَرَاهُ جَفَاءَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سَنَةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(١٩٢) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب (۱۹۲) نماز میں کلام کی حرمت اور اباحت

کلام کی تفسیر

وَنَسَخَ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ *

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارِبًا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَآ تَكُلُّ أُمِّيَاءَ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمْتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَإَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا نَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِيهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَنْتَطِرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخْطُؤْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ

۱۱۰۴- ابو جعفر محمد بن صباح، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، ہشام بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے کہا یرحمک اللہ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا کاش مجھ پر میری ماں رو چکتی (یعنی مر جاتا) تم مجھے کیوں گھورتے ہو، یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے آپ سے پیسہ نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، نہ آپ نے مجھے جھڑکانہ مارا اور نہ گالی دی، چنانچہ فرمایا یہ نماز انسانوں کی باتوں میں سے کسی چیز کی صلاحیت نہیں رکھتی، یہ توسیع اور تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت کا نام ہے، اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جاہلیت کا زمانہ قریب ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت نصیب فرمائی ہے اور ہم میں سے بعض کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا، پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض براشگون لیتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ ان کے دلوں کی بات ہے، تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا یہ تم کو نہ روکے، پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں یعنی علم رمل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انبیاء کرام میں سے ایک نبی (۱) کو یہ علم عطا ہوا لہذا جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہو

(۱) یہ نبی حضرت ادریس یا حضرت دانیال تھے۔ اس ارشاد میں لوگوں کو اس کام سے روکنے کے لئے یہ اشارہ فرمایا کہ جس کا خط اس نبی کے خط کے موافق ہو جائے وہ کر لے اور نبی کے خط کے موافق ہو نہیں سکتا اس لئے کہ انہیں تو بطور معجزہ کے یہ علم عطا ہوا تھا۔

تو خیر (اور یہ کسی کو معلوم نہیں اس لئے یہ چیز حرام ہے) معاویہ نے کہا میری ایک لوٹڑی تھی جو احد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں جو وہاں سے آکھلا تو دیکھا بھیریا ایک بکری کو لے گیا ہے، آخر میں بھی انسانوں میں سے ایک انسان ہوں مجھے بھی سب کی طرح غصہ آجاتا ہے میں نے اسے ایک چپت مار دیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اور میرے دل میں یہ واقعہ بہت گراں گزرا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس لوٹڑی کو آزاد کر دوں، آپؐ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اسے آپؐ کے پاس لے کر گیا، آپؐ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے، اس نے کہا آسمان پر، آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں، اس نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں، تب آپؐ نے فرمایا تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

۱۱۰۵۔ اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، ابو سعید اشج، ابن فضیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے، اور آپؐ نماز میں جواب دیتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آکر سلام کیا، آپؐ نے جواب نہ دیا، نماز کے بعد ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپؐ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے لیکن اب آپؐ نے جواب نہیں دیا، آپؐ نے فرمایا اس سے نماز میں شغل ہو جاتا ہے۔

۱۱۰۷۔ ابن نمیر، اسحق بن منصور سلولی، مریم بن سفیان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، حارث بن

تَرْغَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْحَوَانِيَّةِ فَاطْلَعَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَبَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاؤِ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا بِأَسْفُونَ لَكِنِّي صَكَّكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ أَتَيْتَنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤَمِّنَةٌ *

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْوَزَائِعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ وَالْفَاظِلُ هُمْ مُتْقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِذَا فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا *

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

شعیل، ابو عمرو شیبانی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، ہر ایک شخص نماز میں اپنے پاس والے سے بات کرتا تھا حتیٰ کہ یہ بیت نازل ہوئی، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جاؤ) تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا اور کلام سے روک دیئے گئے۔

۱۱۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، وکیع، (تحویل)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ریح، لیث، ابو الزہیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کام کے لئے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ (سواری) پر چل رہے تھے، قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ نفل نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا، آپ نے اشارہ سے جواب دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ کا چہرہ اس وقت مشرق کی طرف تھا۔

۱۱۱۱۔ احمد بن یونس، ابو الزہیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتیبہ بن مصطلق کی طرف چلے گئے تھے، راستہ میں مجھے ایک کام سے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، زہیر نے جس طرح آپ نے اشارہ کیا تھا، بتلایا۔ پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا، زہیر نے اس کو بھی زمین کی طرف اشارہ کر کے بتلایا، میں سن رہا تھا کہ آپ قرآن پڑھ رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لئے) سر سے اشارہ کر رہے تھے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تو نے اس کام

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ *

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نَيْتٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَشَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَنِي وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصْنِي فَسَمِعْتُ عَلَيْهِ فَتَسَارَ إِلَيَّ فَمَا فَرَّغَ دَعَائِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آتِفًا وَأَنَا أَصْنِي وَهُوَ مُوجَّهٌ حِينَئِذٍ قَبْلَ الْمَشْرِقِ *

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُرْسِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصْنِي عَلَيَّ بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَمَا فَرَّغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أُرْسَنْتَ لَهُ فَإِنَّهُ نَمَ يَمْنَعُنِي أَنْ أَكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي

میں جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا تھا کیا کیا؟ اور میں نماز پڑھنے کی وجہ سے تجھ سے بات نہ کر سکا، زہیر بیان کرتے ہیں کہ ابو الزہیر قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے تو ابو الزہیر نے اپنے ہاتھ سے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ سے بتلایا کہ وہ کعبہ کی طرف نہ تھے۔

۱۱۱۲۔ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، کثیر، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپؐ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپؐ کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا، میں نے سلام کیا تو آپؐ نے مجھے جواب نہ دیا، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۱۱۳۔ محمد بن حاتم، معلى بن منصور، عبد الوارث بن سعید، کثیر بن شظیر، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(فائدہ) نماز میں ہم قسم کا کلام حرام ہے اور یہ کہ حالت نماز میں سلام کا جواب اشارہ اور زبان سے دینا صحیح اور درست نہیں۔

باب (۱۹۳) نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور ایسے ہی قلیل عمل کرنے کا جواز۔

كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَيَّ بَنِي الْمُصْطَبِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَيَّ غَيْرِ الْكَعْبَةِ *

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَ يَرُدُّ عَلَيَّ فَمَا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي *

۱۱۱۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَيْظَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ يَمْنَعُنِي حَدِيثُ حَمَادٍ *

(۱۹۳) بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ *

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۱۴۔ اسحق بن ابراہیم، اسحق بن منصور، نصر بن شمیل، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لئے مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ

تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا، میں نے اس کا گناہ بالیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہوتے ہی اسے سب دیکھ لیں لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت و رسوائی کے ساتھ بھگا دیا۔

۱۱۱۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، شہاب، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۶۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن زید، ابو ادریس خولانی، ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے، اعدو ذہالہ منہ۔ پھر فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی تجھ پر تین مرتبہ لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا دامن ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے نماز میں آپ کو باتیں کرتے ہوئے سنا جو پہلے کبھی نہ سنی تھیں اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بھی بڑھا ہا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لئے انکارے کا ایک شعلہ لے کر آیا تو اس لئے میں نے اعدو ذہالہ منہ تین مرتبہ کہا، پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی کامل لعنت بھیجتا ہوں، وہ تین مرتبہ تک پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے ارادہ کیا کہ اسے پکڑ لوں، خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

وَسَمِعَ اِنَّ عَفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لَيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَكْنِي مِنْهُ فَذَعْتُهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهُ اِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَصْبُحُوا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ اُجْمَعُونَ اَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِي سُلَيْمَانَ (رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ) فَرَدَّهَ اللّٰهُ حَاسِبًا *

۱۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعْتُهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ فَذَعْتُهُ *

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بَعْنَةُ اللَّهِ ثَنَانًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَمِمَّا فَرَّخَ مِنَ الصَّنَائِقِ قُنْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنْ عَذَّوْا اللَّهَ إِبْيَسَ جَاءَ بِشَيْهَابٍ مِنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بَعْنَةُ اللَّهِ الثَّامَّةُ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَحِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَمُوتُ بِهِ وَلِذَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ *

باب (۱۹۴) نماز میں بچوں کا اٹھالینا درست ہے اور جب تک نجاست کا تحقق نہ ہو ان کے کپڑے طہارت پر محمول ہیں اور عمل قلیل اور متفرق سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۱۱۱۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ابو العاص کی بیٹی (اور آپ کی نواسی تھیں) اٹھائے ہوئے تھے، اور جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے تھے۔

(۱۹۴) بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ تَيَابَهُنَّ مَحْمُولَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتَّى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَأَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَكَذَا إِذَا فَرَّقَ الْفَاعِلُ *

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُسْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثْتُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

(فائدہ) امام برآمدین مینی نے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مسلک اس بارے میں جیسا کہ صاحب بدائع نے لکھا ہے یہ ہے کہ عمل کثیر مطلق نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اور عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمل کثیر وہ ہے کہ جس میں دونوں ہاتھوں کے استعمال کی حاجت پیش آئے اور عمل قلیل کہ جس میں دونوں ہاتھوں کے استعمال کی حاجت نہ ہو اور اس کے بعد عمل قلیل کی چند شکلیں بیان کی ہیں۔ منجملہ ان کی یہ ہے کہ اگر ماں نماز کی حالت میں بچے کو اٹھائے اور اسے دودھ نہ پلائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور استدلال میں حدیث مذکور پیش کی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو مکروہ نہیں سمجھا، واللہ اعلم۔ (فتح الملہم، جلد ۲، صفحہ ۱۴۰)۔

۱۱۱۸۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، عثمان بن ابی سلیمان، ابن عجلان، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امامہ بنت ابو العاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا *

۱۱۱۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُحْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ النَّائِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنِي لِلنَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا *

۱۱۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيُّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ حَرَحَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحُوَ حَدِيثَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي بَنَتِ الصَّلَاةِ *

(۱۹۵) بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعِ ارْفَعُ مِنَ الْمَأْمُومِينَ *

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِذَا هُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمَنْبَرِ مِنْ أَبِي عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَبِي عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ حَسَنَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ أُرْسِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب (۱۹۵) نماز میں دو ایک قدم چلنا اور کسی ضرورت کی بنا پر امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا۔

۱۱۲۱- یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعید کے پاس آئے اور منبر نبوی کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا، انہوں نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں وہ کس لکڑی کا تھا اور کس نے اسے بنایا تھا اور میں نے دیکھا ہے جب پہلی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے کہا ابو عبس یہ سب واقعہ ہم سے بیان کرو، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس قاسد بھیجا، ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱۱۹- ابو الطاہر، ابن وہب، خرمد بن بکیر، (تحویل) ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، خرمد، بواسطہ والد، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی گردن پر تھیں، جب آپؐ سجدہ کرتے تو ان کو بخند دیتے۔

۱۱۲۰- قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ثنی، ابو بکر بن حنفی، عبد الحمید بن جعفر، سعید بن مقبری، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

إِلَى امْرَأَةٍ قَالَتْ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيَسْمَعُهَا يَوْمَئِذٍ
أَنْطَرِي غَنَامَكَ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَغْوَادًا أَكَلَمُ
النَّاسِ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ
أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرَفَاءِ الْغَابَةِ
وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَأَاهُ وَهُوَ عَلَى
الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى حَتَّى بَسَحَدَ فِي
أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ
ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي *

بیان کرتے ہیں کہ سہل بن سعد اس عورت کا نام لے رہے تھے
کہ تو اپنے غلام کو جو بوڑھی ہے، اتنی فرصت دے کہ میرے
لئے چند لکڑیاں (منبر) بنادے کہ جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے
خطاب کروں، چنانچہ اس غلام نے تین میڑھیوں کا منبر بنادیا،
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ مسجد میں اس
مقام پر رکھ دیا گیا، اس کی لکڑی مقام غابہ کے جھاؤ کی تھی اور
میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے
ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی
اور آپ منبر پر تھے اور پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھالیا اور اٹے
پاؤں نیچے اترے، یہاں تک کہ منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر اپنے
مقام پر لوٹے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو گئے، اس کے بعد لوگوں
کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ اس لئے کیا
ہے تاکہ تم میری اتباع کرو اور میری طرح پڑھنا سیکھ لو۔

۱۱۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، سہل
بن سعد ساعدی، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب،
ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الْقَارِي الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّ
رَجُلًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي
عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ
شَيْءٍ مَنَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلُوا
الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ *

(فائدہ) کیونکہ یہ فعل شیطان اور یہودی اور اسی طرح مغرور و تکبرین لوگوں کا ہے۔

(۱۹۶) بَابُ كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي
الصَّلَاةِ *

باب (۱۹۶) نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے
کی ممانعت۔

۱۱۲۳۔ حکم بن موسیٰ قطری، عبد اللہ بن مبارک (تحویل)
ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد، ابواسامہ، ہشام، محمد، ابو ہریرہ رضی

۱۱۲۳ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

باب (۱۹۷) نماز میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔

۱۱۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام و ستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ میں کنکریاں برابر کرنے کے متعلق ذکر کیا، آپ نے فرمایا اگر ایسا کرنا ضروری ہے تو بس ایک مرتبہ ایسا کرے۔

۱۱۲۵۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں برابر کرنے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا صرف ایک مرتبہ ایسا کرے (اگر سجدہ کرنا مشکل ہو)۔

۱۱۲۶۔ عید اللہ بن عمر قواری، خالد بن حارث، ہشام سے معقیب کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے متعلق فرمایا کہ اگر اس کی ضرورت ہی پڑے تو ایک مرتبہ کرے۔

باب (۱۹۸) مسجد میں نماز کی حالت میں تھوکنے کی ممانعت۔

أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۹۷) بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ *

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ مُعَقِّبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً *

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ مُعَقِّبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَاحِدَةً *

۱۱۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ *

۱۱۲۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً *

(۱۹۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا *

۱۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تلمیذی، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ والی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا، آپؐ نے اسے کھرچ ڈال، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے جبکہ وہ نماز پڑھتا ہے۔

۱۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، (تحویل) قتیبہ بن سعید، محمد بن رحم، لیث بن سعید، (تحویل) زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، (تحویل) ابن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک بن عثمان، (تحویل) ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَافًا فِي جِدَارِ الْقُبَّةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَتَّصِقُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ الثَّيِّثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقَّةٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُحَامَةً فِي قُبَّةِ الْمَسْجِدِ إِنَّا الضَّحَّاكُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُحَامَةً فِي الْقُبَّةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حمید بن عبد الرحمن، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب میں بغم دیکھا، آپؐ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ ڈالا، پھر آپؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی دائیں جانب یا اپنے سامنے تھو کے، لیکن بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھو کے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قُبَّةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَرُقَّ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى *

۱۱۳۱۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، (تحویل) زبیر بن

۱۱۳۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَا

حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والدہ ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطہ والدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا ریخت یا بلغم وغیرہ دیکھا، آپ نے اسے کھرچ ڈالا۔

۱۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ قاسم بن مہران، ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کر کے تھوک دے۔ جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوک دے اور اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے، قاسم راوی حدیث نے اس کا طریقہ بتلایا کہ اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر اسی کپڑے کو مل دیا۔

۱۱۳۴۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، (تحویل) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن مہران، ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن علیہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی ہشیم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي كِثَابَهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً يَمْثِلُ حَدِيثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۱۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي حِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُحَاطًا أَوْ نُحَامَةً فَحَكَهُ *

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَمِيْعًا عَنْ أَنَسٍ عَلَيْهِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَنْ عُيَيْنَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَحَّعُ أَمَامَهُ أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَتَنَحَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَحَّعَ أَحَدُكُمْ فَيَتَنَحَّعُ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَحِدْ فَيَقْبَلْ هَكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ قَتْلًا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ *

۱۱۳۴۔ وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَزَادَ

ہوں کہ آپ اپنے کپڑے کو گرہ رہے ہیں۔

فِي حَدِيثٍ هُشَيْمٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ تَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ *

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ *

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَحْبَبْنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا *

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا *

۱۱۳۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبُعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَغْمَرٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۳۵- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اس لئے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھو کے مگر بائیں جانب قدم کے نیچے تھو کے۔

۱۱۳۶- یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکن گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے۔

۱۱۳۷- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد حارثی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے مسجد میں تھوکن گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے (۱)۔

۱۱۳۸- عبد اللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، واصل مولیٰ ابن عبیدہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن مہر ابوالاسود دہلی، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے تمام اعمال پیش کئے گئے تو میں

(۱) بغیر عذر کے مسجد میں تھوکنہ ممنوع ہے اور کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے مسجد سے باہر جانے پر قدرت نہ ہو تو اپنے کپڑے سے صاف کرے۔

لے اور اگر مسجد میں تھوکا تو اسے وہاں سے صاف کر دے۔

نے ان کے نیک کاموں میں راستے سے ایذا دینے والی چیز کا ہٹ دینا دیکھا اور میں نے ان کے برے اعمال میں وہ تھوک اور آویزش دیکھی جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کی جائے۔

۱۱۳۹۔ عبید اللہ بن معاذ غنیری، بواسطہ والد، کہمس، یزید بن عبد اللہ بن غنیر، عبد اللہ بن غنیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپؐ نے تھوکا اور پھر زمین پر اپنے جوتے سے مل ڈالا۔

۱۱۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، جریری، ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن غنیر، عبد اللہ بن غنیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے تھوکا اور پھر اسے بائیں جوتے سے مل ڈالا۔

باب (۱۹۹) جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔

۱۱۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، سعید بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۱۱۴۲۔ ابو ربیع زہرائی، عہد بن عوام، سعید بن یزید، ابو سلمہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) اگر جوتوں پر نجاست نہ لگی ہو، اور ان کی پاکی یقینی ہو اور ایسے ہی تمام اگلیوں کے ساتھ سجدہ کرنا ممکن ہو، تو پھر جائز ہے۔

باب (۲۰۰) نیل بوتے والے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱۴۳۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، (تحویل)، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت

وَسَلَّمَ قَالَ غَرَضْتُ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمِّي حَسَنًا وَسَيِّئًا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُحَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّجَاسَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَرُ *

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغَنَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَلَفْنَا كَهَمْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنْحَعُ فَذَلَّكَهَا بِنَعْلِهِ *

۱۱۴۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ رُزَيْعٍ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَحَّ فَذَلَّكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى *

(۱۹۹) بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ * ۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِإِنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ *

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ *

(۲۰۰) بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ *

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں جس میں نقش و نگار تھے، نماز پڑھی تو فرمایا ان نقشوں نے مجھے الجھن میں ڈال دیا، یہ ابو جہم کو لے جا کر دیدہ اور مجھے اس کی چادر دادو۔

وَالْفَلْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَدْ شَغَفَتْنِي أَعْدَامُ هَذِهِ فَادْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةٍ *

(فائدہ) ابو جہم نے یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں پیش کی تھی، آپ نے قبول کیا مگر نماز میں یہ چیز خشوع کے خلاف ہوئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور ان کی خوشی کو ملحوظ رکھنے کے لئے اس کے بدلے ان کی سادہ چادر لے لی اور بنی رومی میں تعلیقاً یہ الفاظ منقول ہیں کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں یہ نقش و نگار نماز میں الجھن نہ پیدا کر دیں اس لئے آپ نے قبل از وقت ہی ان کا انتظام فرمایا۔

۱۱۳۴- حرملہ بن یحییٰ، امین وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے کہ جس پر نقش و نگار تھے آپ کی نظر اس کے نقشوں پر پڑ گئی چنانچہ آپ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا اس چادر کو ابو جہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کبیل مجھے لا دو کیونکہ اس چادر نے میری نماز کے خشوع میں خلل ڈال دیا۔

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَتَنَظَرَ إِلَى عِلْمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ هَذِهِ الْخَمِيصَةَ إِلَى أَبِي جَهْمٍ بِرِ حَذِيفَةَ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آيَةً فِي صَلَاتِي *

۱۱۳۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں تیل بوئے تھے اس چادر سے نماز کے خشوع میں آپ کو خلل محسوس ہوا۔ آپ نے وہ چادر ابو جہم کو دیدی اور ان سے سادہ کبیل لے لیا۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَنَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَخَذَ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًا *

باب (۲۰۱) جب کھانا سامنے آجائے اور قلب اس کا مشتاق ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۲۰۱) بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثِينَ *

۱۱۳۶- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شام کا

۱۱۴۶- أَخْبَرَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو نَكْرٍ أَنَّ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُؤُوا بِالْعَشَاءِ *
 کھانا سامنے آجائے اور نماز کھڑی ہونے کو ہو، تو پہلے کھانا کھالو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم روزہ دار کے لئے ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز شروع کرنے سے پہلے کھانا کھالو اور ایک صحیح روایت میں تصریح موجود ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اولاً وہ کھانا کھالے۔ واللہ اعلم۔ اور بعض علماء کرام نے اس حدیث کو محمول کیا ہے اس صورت پر جب بھوک شدید ہو یا کھانا خراب ہونے کا اندیشہ ہو یعنی ایسی کوئی بات ہو کہ کھائے بغیر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں توجہ کھانے کی طرف ہی رہے۔

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُرِبَ الْعَشَاءُ وَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعَجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ *
 ۱۱۴۷- ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز بھی تیار ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے شام کا کھانا کھاؤ اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو۔

۱۱۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا نُسَيْمُ بْنُ حَفْصٍ وَوَكَيْعُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ *
 ۱۱۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، حفص، وکیع، ہشام، انس بن مالک، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ، زہری، بواسطہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں۔

۱۱۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ *
 ۱۱۴۹- ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لئے جلدی نہ کرے جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہو لے۔

۱۱۵۰- مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ مَسْبُورٌ، النَّسَّابُ بْنُ عِيَّاضٍ، مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ، (تَحْوِيلُ) هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَمَادُ بْنُ مَسْعُودَةَ، ابْنُ جَرِيحٍ، (تَحْوِيلُ) صَالَتُ بْنُ مَسْعُودَةَ، سُفْيَانُ بْنُ مُوسَى، الْيُوبُ، نَافِعُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَبْعًا بِوَسْطَةِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَبَ سَابِقِ رَوَايَاتٍ مَنْقُولٍ هِيَ۔
 ۱۱۵۰- محمد بن اسحق مسبور، النساب بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، (تحویل) ہارون بن عبد اللہ، حماد بن مسعودہ، ابن جریر، (تحویل) صالت بن مسعودہ، سفیان بن موسیٰ، ایوب، نافع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے بواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت منقول ہے۔

مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ كُنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوهُ *

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لِحَاثَةً وَكَانَ يَأْمُ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عِمْتُ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ هَذَا أَذْبَتَهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَذْبَتَكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أَتَتْ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أَصَلِّي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أَصَلِّي قَالَتْ اجْلِسْ غَدَرْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ *

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ *

(۲۰۲) بَابُ نَهْيٍ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرْثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ تِلْكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ *

۱۱۵۱- محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن مجاہد، ابن ابی عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور قاسم بن محمد (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے) حضرت عائشہ کے پاس ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد بہت زیادہ گفتگو کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا، قاسم تجھے کیا ہوا کہ تو اس بھتیجے کی طرح گفتگو نہیں کرتا میں تو جانتی ہوں کہ تو کہاں سے آیا ہے اس (ابن ابی عتیق) کو اس کی ماں نے تعلیم دی ہے اور تجھے تیری ماں نے، یہ سن کر قاسم غصہ ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر خفگی کا اظہار کیا، جب انہوں نے حضرت عائشہ کے دسترخوان کو دیکھا کہ وہ لایا گیا تو وہ کھڑے ہوئے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہاں جاتا ہے، قاسم بولے نماز کو جاتا ہوں، حضرت عائشہ بولیں بیٹھ، وہ بولے نماز کو جاتا ہوں، حضرت عائشہ بولیں اے بے وقایف بھ جا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے جب کھانا سامنے آجائے یا پیشاب اور پاخانہ کا تقاضا ہو تو نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

۱۱۵۲- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابو حرزہ قاص، عبد اللہ ابن ابی عتیق، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں، باقی قاسم کے قصہ کو بیان نہیں کیا۔

باب (۲۰۲) لہسن، پیاز، اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا تاوقتیکہ اس کی بدبو منہ سے نہ جائے، ممنوع ہے۔

۱۱۵۳۔ محمد بن ثنی، زہیر بن حرب، یحییٰ، قطان، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا جو اس درخت یعنی لہسن کو کھائے تو وہ مسجدوں میں نہ آئے، زہیر نے غزوہ کا تذکرہ کیا اور خیبر نہیں بیان کیا۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ *

(فائدہ) یہ ممانعت ہر ایک مسجد کے لئے ہے اور اسی حکم میں بیڑی، سگریٹ اور حقہ وغیرہ تمام بدبودار چیزیں شامل ہیں۔

۱۱۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، (تحویل) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے تو جب تک اس کی بدبو نہ جائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَمَا يَقْرَنَ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ * ۱۱۵۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَنْتَ صُهَيْبٌ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَنَنَّ وَلَا يُصَلِّيَ مَعَنَا *

۱۱۵۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس درخت کو کھائے وہ ہمارے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۱۵۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَنَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِنُنَا بِرِيحِ الثُّومِ *

۱۱۵۶۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے ستائے۔

۱۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۱۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کثیر بن ہشام، ہشام الدستوائی، ابو الربیع، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا تو ہمیں ان

چیزوں کی ضرورت پیش آئی تو ہم نے انہیں کھایا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان بدبودار درختوں میں سے کھائے تو وہ ہمارے مسجد کے قریب نہ آئے اس سے کہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

۱۱۵۸۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا ہے یا ہماری مسجد سے عیدہ رہے اور اپنے ہی مکان میں بیٹھ جائے اور ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ہانڈی لائی گئی اس میں ترکاریاں تھیں، آپ نے اس میں بدبو پائی تو دریافت کیا اس میں کیا پڑا ہے؟ تو اس میں جو بھی ترکاریاں پڑی ہیں تو وہ آپ کو بتلادی گئیں، آپ نے فرمایا اسے فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ، جب انہوں نے دیکھا تو انہوں نے اسے کھانا پسند نہ کیا کیونکہ آپ نے پسند نہیں فرمایا تھا، اس پر آپ نے فرمایا کھالوں میں ان (فرشتوں) سے سرگوشی کرتا ہوں کہ جن سے تم نہیں کرتے۔

۱۱۵۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو اس درخت لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو فحش کہ پیاز اور لہسن کھائے اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے لئے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے، تکلیف ہوتی ہے۔

۱۱۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن کبیر، (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں کیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَاتِ وَعَسْتِ الْحَاخَةِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ شَجَرَةِ الْمُتَبَتَّةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسُ *

۱۱۵۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رَوَايَةٍ حَرَمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَنًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أَتَانِي بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرَّبُوهَا إِلَيَّ غَضِي أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلُّ فَوْبِي نَجِي مَنْ لَا تَنَاجِي *

۱۱۵۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ثُومٌ وَ قَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَ الْكُرَاتَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ *

۱۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا لِإِسْنَادٍ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ

تُؤْمَرُ فَدَّ يَعْنِي فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ
وَأَكْرَأَتْ *

۱۱۶۱- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعُدْ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِ الْبَقْلَةِ الثَّوْمِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكُنَّا مِنْهَا
أَكْمًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيحَ فَقَالَ
مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَمَا
يَقْرَبُنَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ
حُرِّمَتْ فَسَبَّحَ دَاكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمٌ مَا أَحَلَّ
لَهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا *

۱۱۶۱- عمرو ناقد، اسماعیل بن عبید، جریری، ابو نضرہ، ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوے نہ تھے،
حتیٰ کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا، اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب اس درخت لبسن پر گرے اور بوگ اس وقت
بھوکے تھے تو ہم نے اس سے خوب کھایا، پھر ہم مسجد کی طرف
چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبو محسوس کی، اس پر
فرمایا جو شخص اس خبیث درخت سے کھائے وہ مسجد کے قریب
بھی نہ آئے، سب کہنے لگے لبسن حرام ہو گیا ہن حرام ہو گیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، آپ نے
فرمایا لوگو! میں اس چیز کو حرام نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ نے
میرے لئے حلال کر دیا ہے لیکن یہ درخت لبسن ایسا ہے کہ اس
کی بدبو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

(فائدہ) جماعہ لبسن کا کھانا جائز ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اس کا کھانا درست تھا مگر اس کی بدبو آپ کو ناگوار تھی اس
لئے آپ احتراز فرماتے۔ (نووی ج ۱۰)۔

۱۱۶۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّنِي
وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ ابْنِ
حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زُرَاعَةٍ بَصَلٍ هُوَ
وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ
يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ
يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ
رِيحُهَا *

۱۱۶۲- ہارون بن سعید ابلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر
بن اشج، ابن خباب، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے
ساتھ ایک پیاز کے کھیت پر سے گزر ہوا تو ان میں سے کچھ
اصحاب اترے اور انہوں نے پیاز کھائی اور دیگر اصحاب نے
نہیں کھائی، پھر ہم آپ کے پاس گئے تو جن بوگوں نے پیاز
نہیں کھائی تھی تو انہیں تو آپ نے بلالیا اور جن حضرات نے
پیاز کھائی تھی جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہوئی آپ نے
انہیں نہیں بلایا۔

۱۱۶۳- محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، سام بن ابی
ابجد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن
خطاب نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
سَمِ بْنِ أَبِي الْحَجَلِ عَنْ مُعَدَانَ بْنِ أَبِي

وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے تین ٹھونگیں ماریں، میں اپنی موت کے قریب ہونے کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتا، بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تم اپنا خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت اور اس چیز کو کہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا، ضائع نہ کرے گا، اگر میری موت جلد ہی آجائے تو خلافت مشورہ کرنے کے بعد ان چھ حضرات کے درمیان رہے گی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرمانے تک راضی رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بعض لوگ اس کام میں جن کو خود میں نے اپنے ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر طعن کرتے ہیں، سو اگر انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اللہ کے دشمن اور گمراہ کافر ہیں، اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا کہ جتنا کلالہ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنا دریافت نہیں کیا جتنا کلالہ کے مسئلہ کو پوچھا اور آپ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنا کہ اس مسئلہ میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی مبارک سے میرے سینے میں مارا اور فرمایا اے عمر کیا تجھے وہ آیت کافی نہیں جو گرمی کے موسم میں سورۃ نساء کے آخر میں نازل ہوئی۔ (يَسْتَفْتُونَكَ) (الخ) اور اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے متعلق ایسا فیصلہ دوں گا کہ جس کے متعلق ہر ایک شخص خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو حکم کرے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الہی میں تجھے ان لوگوں پر گواہ بناتا ہوں کہ جنہیں میں نے شہروں کی حکمرانی دی ہے، میں نے انہیں اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے نبیؐ کی سنت سکھائیں اور ان کا مال غنیمت جو لڑائی میں ہاتھ آئے تقسیم کر دیں اور جس بات میں انہیں مشکل پیش آئے اس میں میری طرف رجوع کریں اور پھر اے لوگو! تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو، میں ان کو خبیث اور ناپاک

طَحْطَحَةٌ إِنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَنَا بَكَرٌ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَمَا نَقَرْنِي ثَلَاثَ نَفَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أَرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجْبِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعْ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السَّنَةِ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْطَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْطَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأُمُصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيَتَّخِذُوا إِلَيَّ مَا أَشْكُرُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا النَّصْلَ وَالْثَوَمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ

ہی سمجھتا ہوں یعنی پیر زاور لہسن اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ مسجد میں کسی شخص میں سے ان دونوں کی بدبو محسوس کرتے تو حکم فرماتے تو اسے بقیع کے قبرستان کی طرف نکال دیا جاتا سو اگر انہیں کھائے تو خوب پکا کر ان کی بدبو ماردے۔

فائدہ۔ خلافت کے مشورہ کے لئے جن چھ صحابہ کرام کو منتخب فرمایا تھا وہ یہ تھے۔ حضرت عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قربت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا تھا اور کلام وہ شخص ہے کہ جس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی وارث نہ ہو۔

۱۱۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن عیہ، سعید بن ابی عروبہ، (تحویل) زبیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم، شاپہ بن سوار، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۲۰۳) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت اور تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہئے۔

۱۱۶۵۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو، ابن وہب، حیوۃ، محمد بن عبدالرحمن، ابو عبد اللہ مولیٰ شداد بن الہاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں کسی کو اپنی گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنے کہ بلند آواز سے تلاش کر رہا ہو تو کہہ دے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لئے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

۱۱۶۶۔ زبیر بن حرب، مقرئ، حیوۃ، ابوالاسود، ابو عبد اللہ مولیٰ شداد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت منقول ہے۔

فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيَمِثْهُمَا طَبْحًا *

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ كِذَاهُمَا عَنْ شَهَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۲۰۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ *

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا *

۱۱۶۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں دنیاوی کام اور پیشے کرنے درست نہیں مسجدیں تو صرف اللہ تعالیٰ

کے ذکر اور تلاوت قرآن اور دینی امور کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے امام ابو حنیفہ نے علم دین میں بلند آواز کرنا مسجد میں جائز قرار دیا ہے۔

۱۱۶۷۔ حجاج بن شاعر، عبدالرزاق، ثوری، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا اور کہا کہ سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے کہ وہ کس کا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے، مسجدیں تو جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لئے بنی ہیں۔

۱۱۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابونان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا کہ سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے (کہ وہ کس کا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لئے ہیں۔

۱۱۶۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، محمد بن شیبہ، علقمہ بن مرثد، ابی بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک دیہاتی آیا اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے داخل کیا، پھر بقیہ حدیث یہی روایتوں کی طرح بیان کی، امام مسلم فرماتے ہیں محمد بن شیبہ بن نعامہ راوی ہیں اور ابونعامہ سے مسعر، ہشیم اور جریر وغیرہ اہل کوفہ نے روایت کی ہے۔

باب (۲۰۴) نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان۔

۱۱۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے بھلانے کے لئے اس کے پاس آتا ہے یہاں

۱۱۶۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَنْ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِلَّا مَا بُنِيَ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَ لَهُ *

۱۱۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِلَّا مَا بُنِيَ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَ لَهُ *

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمَنْثَلٍ حَدِيثَهُمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهَشِيمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ *

(۲۰۴) بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ *

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ

تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، جب ایسا ہو تو بیٹھے ہوئے (سلام کے بعد) دو سجدے کرے۔

۱۱۷۱۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، (تحویل) قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۷۲۔ محمد بن غنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر گوزارتا ہوا بھگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنا کر دے، جب ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے، جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے اور کہتا ہے وہ بات یاد کر، یہ بات یاد کر ان باتوں کو یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہیں تھیں یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، لہذا جب تم میں کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر پہلی مرتبہ نمازی کو اس قسم کا شک پیدا ہوا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر شک کی عادت پڑ گئی تو سوچے اور غالب ظن پر عمل کرے اور اگر کوئی پہلو راجح تو پھر کم پر بناء کرے اور صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہر سو میں سلام کے بعد دو سجدے کرے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو داؤد اور ابن ماجہ میں صاف طور پر فرمان منقول ہے کہ ہر ایک سو کے لئے بعد میں دو سجدے ہیں اور باتفاق علماء کرام اگر کئی سہواً نماز میں لاحق ہو جائیں تو اس کے لئے دو ہی سجدے کافی ہیں۔ واللہ اعلم، (فتح الملہم، جلد ۲، نووی صفحہ ۲۱۱)۔

۱۱۷۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، عبد ربہ بن سعید، عبد الرحمن، الاعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان گوزارتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی اور اس میں یہ زیادتی اور ہے

يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ *

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْهَبَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوبَ بَهَا أَذْهَبَ فَإِذَا قُضِيَ التَّشْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَذْرَ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ *

۱۱۷۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ

کہ پھر وہ اسے آکر رگبتیں اور آرزوئیں دلاتا ہے اور اس کی وہ ضروریات یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہ تھیں۔

۱۱۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد الرحمن، الاعرج، عبد اللہ بن بھینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر کھڑے ہو گئے اور درمیان میں بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ اب آپ سلام پھیریں گے آپ نے (ایک سلام کے بعد) تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

۱۱۷۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن ریح، لیث، ابن شہاب، اعرج، عبد اللہ بن بھینہ اسدی حلیف بنی عبد المطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو (آخری) سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے، بر سجدے کے لئے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کئے، یہ اس قعدہ کا عوض تھا جو آپ بھول گئے تھے۔

۱۱۷۶۔ ابوریح زہرائی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن الاعرج، عبد اللہ بن مالک بن بھینہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں کہ جن کے بعد بیٹھنے کا ارادہ تھا، پڑھ کر کھڑے ہو گئے پھر آپ نماز پڑھتے ہی چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو (آخری) سلام سے پہلے سجدہ سہوا کیا، پھر سلام پھیرا۔

۱۱۷۷۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، موسیٰ بن داؤد، سلیمان بن بلال، زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَرَادَ فَهَنَاهُ وَمَنَاهُ وَذَكَرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ *

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۷۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ سَمِعْتُ رُوحَ بْنَ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ *

۱۱۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشُّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۷۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھیں یا چار، تو شک کو دور کرے اور جس قدر یقین ہو اسے قائم کرے اور آخری سلام سے پہلے دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی اور ذلت کے لئے ہو جائیں گے۔

۱۷۸- احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب، داؤد بن قیس، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے جیسا کہ سلیمان بن بلال نے بیان کیا ہے۔

۱۷۹- ابو بکر و عثمان بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کی بیشی ہوئی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا، حاضرین بولے آپ نے ایسے ایسے نماز پڑھی، یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو جھکایا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں بتلاتا، بات اتنی ہے کہ میں بھی ایک انسان ہوں جیسے اور انسان ہوتے ہیں، میں بھی بھول جاتا ہوں اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادو، اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اسی پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے سلام کے بعد کرے۔

بَلَّالُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرْكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْسِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِنَّمَا لِلْأَرْبَعِ كَأَنَّا تَرْغِيمًا لِالشَّيْطَانِ *

۱۷۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَّالٍ *

۱۷۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَتَنَّى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقُبَّةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّاحِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصُّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے اس حدیث سے صاف طور پر بشریت رسول ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان اقدس سے اس چیز کا اقرار فرمایا ہے کہ میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں اور امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتوں میں بھوک چوک ہوتی ہے اور قرآن و حدیث سے یہی ظاہر ہے پر اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے آگاہ فرما دیتے ہیں اور آپ اس بھول پر قائم نہیں رہتے۔ جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نووی، صفحہ ۱۱۲)

۱۱۸۰۔ ابو کریم، ابن بشر، (تحویل) محمد بن حاتم، وکیع، مسعر، منصور اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِنَاهُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ بَشَرَ فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِي رَوَايَةِ وَكِيعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابُ *

۱۱۸۱۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، وہیب بن خالد، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب شبہ پیدا ہو جائے تو غور کرے، درنگی کے لئے یہی چیز مناسب ہے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ *

۱۱۸۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عبید بن سعید اموی، سفیان منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ فلیتحرر الصواب۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابُ *

۱۱۸۳۔ محمد بن قس، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور اسی سند سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ وہ غور کرے یہی چیز درنگی کے زائد قریب ہے۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ *

۱۱۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، منصور نے اسی سند سے یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ جو صحیح ہو، اس کے متعلق سوچے۔

۱۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ *

۱۱۸۵۔ ابن ابی عمر، عبد العزیز بن عبد الصمد، منصور نے اسی سند کے ساتھ فلیتحرر الصواب کا لفظ نقل کیا ہے۔

۱۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابُ *

۱۱۸۶۔ عبید اللہ بن معاذ عجمی، یواسطہ والد، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَجْمِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

پڑھیں، جب سلام پھیرا تو حاضرین نے کہا، کیا نماز زیادہ ہو گئی، آپ نے فرمایا کیسے، عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، تب آپ نے دو سجدے کئے۔

فائدہ۔ بعض روایات میں ہے کہ صحابہؓ نے سبحان اللہ کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ سے روایت منقول ہے کہ جب امام دور کعتوں پر کھڑا ہو جائے اگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور درمیان میں اسی طرح منقول ہے کہ اگر فرض میں قعدہ اولی بھول جائے تو جب یاد آئے بیٹھ جائے اگر سیدھا نہیں کھڑا ہوا تو ظاہر مذہب میں سجدہ سہو واجب نہیں اور یہی چیز ہدایہ میں موجود ہے۔ اگر بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو تو کھڑا ہو جائے اور سجدہ سہو کرے۔

۱۱۸۷۔ ابن نمیر، ابن اور لیس، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم، علقمہ (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں، جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابوشیل (ان کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں وہ بولے نہیں، لوگوں نے کہا تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ایک کونہ میں تھا، اور کم سن تھا، میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، وہ بولے اے اغور تو بھی یہی کہتا ہے میں نے کہا ہاں، یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا، اور پھر کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی، آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز زائد ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں، حاضرین بولے آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں اور دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا، پھر فرمایا میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *
۱۱۸۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ حَمْسًا ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بَنَّا عَقْمَةَ الظُّهْرَ حَمْسًا فَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شَيْبَةَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَنَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غَلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَضْأُ يَا أَغُورُ تَقُولُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشَّوْشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ *

(فائدہ) روایت میں یہ ترتیب جو بیان کی جا رہی ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ محض واقعہ کا بیان کرنا ہے خواہ کسی طرح ہو اور پھر اس حدیث سے صراحۃً بشریت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے، واللہ اعلم۔

۱۱۸۸- وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ *

۱۱۸۸۔ عون بن سلام کوفی، ابو بکر نہشلی، عبد الرحمن بن اسود، بواسطہ والد، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی، آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں، تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو اور آپؐ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۱۸۹- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءً فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ فإِذَا نَسِيْتُ أَحَدَكُمْ فَلَيْسَ جَدُّ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *

۱۱۸۹۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو کچھ زیادتی یا کمی کی، ابراہیم راوی حدیث بھولتے ہیں یہ وہم میری جانب سے ہے، آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کچھ زیادتی کی گئی ہے، آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، لہذا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے (غرضیکہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرے اور دو سجدے کئے۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ *

۱۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (تحویل) ابن نمیر، حفص، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام و کلام کے بعد دو سجدے سہو کے کئے۔

(فائدہ) یہ واقعہ نماز میں کلام کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا چاہئے اور یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۱۹۱۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی سو آپ نے کچھ زیادتی فرمائی یا کمی کی، ابراہیم راوی بیان کرتے ہیں خدا کی قسم یہ شب میری طرف سے ہی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا نہیں تو ہم نے وہ بات یاد دلائی جو آپ سے صادر ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا جبکہ آدمی نماز میں کچھ زیادتی کرے یا کمی کرے تو وہ دو سجدے کرے چنانچہ آپ نے بھی دو سجدے کئے۔

۱۱۹۲۔ عمر دناقد، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر ایک لکڑی کی طرف آئے جو مسجد میں قبلہ رخ لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیک لگا کر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ جماعت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے وہ دونوں آپ سے بات کرنے سے ڈرے اور جلد جانے والے حضرات یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہو گئی تو ذوالیدین نامی شخص بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کمی ہو گئی یا آپ بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں، یہ سن کر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا اور سلام پھیرا۔

۱۱۹۱۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَبَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا جَاءَ ذَلِكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ * ۱۱۹۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولًا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جِدْعًا فِي فِتْنَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضِبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرْعًا النَّاسُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأُحْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) ذوالیدین کا قصہ ابن مسعود اور زید بن ارقم کی روایت سے منسوخ ہے کیونکہ ان روایتوں میں نماز میں کلام کی حرمت بیان کی گئی ہے اور یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے اور اس وقت کلام نماز میں جائز تھا اور ذوالیدین غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور زید بن ارقم اور عبد اللہ

بن مسعود کی روایت کی بنا پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ بھولے سے ہو یا جہالت سے۔

۱۱۹۳۔ ابو الریح زہرائی، حماد، ایوب، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّحِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَى صَلَاتَيْ الْعِشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابوسفیان
مولیٰ ابن ابی احمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو
رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ
کیا نماز میں کمی کر دی گئی، یا آپؐ بھول گئے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دونوں باتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوئی
، وہ بولا یا رسول اللہ کچھ تو ضرور ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالیدین
سچ کہتے ہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جی ہاں یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی اور سلام کے بعد دو سجدے
کئے۔

۱۱۹۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ
بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ
مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ
فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو
الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ
ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ *

فائدہ۔ یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۱۹۵۔ حجاج بن شاعر، ہارون بن اسماعیل خزاز، علی بن
مبارک، یحییٰ، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں
پڑھیں پھر سلام پھیر دیا تو نبی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپؐ بھول
گئے، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۹۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
رَكَعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
نَبِيِّ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ
نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ *

۱۱۹۶۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ،
ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

۱۱۹۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، ابو قلابہ، ابو المہلب، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے، آپ کے پاس ایک شخص گیا کہ جسے خرباق (ذوالیدین) کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے جو کیا تھا وہ بیان کیا، آپ چادر کھینچے ہوئے غصے سے لٹکے اور لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا کہ کیا یہ سچ کہتا ہے، لوگوں نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۱۹۸۔ اسحق بن ابراہیم، عبد الوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو المہلب، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے، اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی، آپ غصہ کی حالت میں لٹکے اور جو رکعت رہ گئی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

باب (۲۰۵) سجدہ تلاوت اور اس کے احکام۔

۱۱۹۹۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھتے

بِی سَمْعَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ أَنَسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَمَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ *

۱۱۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بِسَمْعِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَمَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى تَنْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۹۸۔ وَحَدَّثَنَا بِسَمْعٍ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَمَامَ رَجُلٌ بِسَيْطِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغَضِبًا فَصَلَّى الرُّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ *

(۲۰۵) بَاب سُجُودِ التَّلَاوَةِ *

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى لِقَطَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

تو وہ سورت پڑھتے کہ جس میں سجدہ ہے، پھر سجدہ فرماتے اور ہم سب بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ تک نہیں ملتی تھی۔

عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ *

(فائدہ) سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے اور صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ وجوب کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سجدہ تلاوت ہر ایک سننے والے اور پڑھنے والے پر واجب ہے اور اسی طرح ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے اور بخاری میں تعلیقاً اسی کے ہم معنی الفاظ موجود ہیں اور پورے قرآن کریم میں ۱۳ چودہ سجدے واجب ہیں کہ جن میں سورہ حج کا دو سر اسجدہ واجب نہیں اور سورہ ص کا سجدہ ہے اور یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوقاات قرآن کریم پڑھتے اور آیت سجدہ تلاوت کرتے پھر ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ نجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے علاوہ ہوتا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى أَزْدَحِمْنَا عِندَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لَيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان احادیث سے خود صراحتہ وجوب سجدہ تلاوت ثابت ہوتا ہے۔

۱۲۰۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالفتح، اسود، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا، آپ کے پاس جتنے لوگ تھے (۱) ان سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہ بوڑھا اس کے بعد کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَحْذَرَ كَفًّا مِنْ حَصِيٍّ أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَتِلَ كَافِرًا *

(فائدہ) یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا، ایمان کی دولت سے محروم رہا اور بدر کی لڑائی میں مارا گیا، آپ کے ساتھ سب لوگوں نے حتیٰ کہ جنوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کیونکہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے نازل ہوا اس لئے سب سر بسجود ہو گئے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے، واللہ اعلم وعلمہ، اتم۔

(۱) مشرکین مکہ نے سجدہ کیا تھا اس کی وجہ یہ مذکور ہے کہ جب سورہ نجم میں مشرکین مکہ کے بتوں کے نام منات، عزیٰ ذکر کئے گئے تو انہوں نے اپنے بتوں کے نام سن کر تعظیماً سجدہ کیا۔

۱۲۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، یزید بن حصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں، اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وائجم پڑھی تو آپ نے سجدہ (فورا) نہیں کیا۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْفَةَ عَنْ ابْنِ قَسِيطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ فَلَمْ يَسْجُدْ *

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے کہ مقتدی پر قرأت کرنا حرام ہے اور سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً نہیں کیا اس لئے اس کی نفی ثابت نہیں ہوتی، اسی کے قائل امام ابو حنیفہ العمان اور امام شافعی ہیں۔

۱۲۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن یزید، مولیٰ اسود بن سفیان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ پڑھی تو سجدہ کیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا *

۱۲۰۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اوزاعی (تحویل) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲۰۴ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ كِسَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْتِهِ *

۱۲۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، عطاء بن میناء، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ *

۱۲۰۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا
الْثِّبْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
سُنَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ مَوْلَى بَنِي
مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ
انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ *

۱۲۰۷- وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۲۰۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَنِّتُ مَعَ أَبِي
هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
فَسَجَدَ فِيهَا فَقُتِلَ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ
سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ وَ
قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَمَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا *

۱۲۰۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۱۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ
رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ

۱۲۰۶- محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، صفوان بن
عبد الرحمن، اعرج مولی بنی مخزوم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا
السما انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ کیا۔

۱۲۰۷- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن
ابی جعفر، عبد الرحمن، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے
ہیں۔

۱۲۰۸- عبید اللہ بن معاذ غبری، محمد بن عبد الاعلیٰ، معمر،
بواسطہ والد، بکر، ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز
پڑھی تو انہوں نے سورۃ اذا السما انشقت پڑھی اور سجدہ
کیا، میں نے کہا تم یہ کیسا سجدہ کیا، وہ بولے یہ سجدہ تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اسے کرتا
رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں اور ابن عبد الاعلیٰ کی
روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ سجدہ میں ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۲۰۹- عمرو ناقد، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) ابو کامل، یزید بن
زریج، (تحویل) احمد بن عبدہ، سلیم بن احضر، تمیمی سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں خلف ابی القاسم صلی
اللہ علیہ وسلم کا لفظ مذکور نہیں۔

۱۲۱۰- محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی
میمونہ، ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ سورۃ اذا السما
انشقت میں سجدہ کرتے تھے، میں نے کہا تم اس صورت میں

عجدہ کرتے ہو؟ تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ عجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ آپ سے جا کر ملوں، شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، وہ بوسے ہاں۔

باب (۲۰۶) نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ۔

۱۲۱۱۔ محمد بن معمر بن ربیع قیس، ابو ہشام مخزومی، عبد الواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو ہاتھیں چہرہ کو ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے، اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور داہنا ہاتھ داہنی ٹانگ پر رکھتے اور (شہادت کے وقت) انگلی سے اشارہ فرماتے۔

۱۲۱۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابی عثمان، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن عثمان، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لئے بیٹھتے تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے، اور بایاں ہاتھ ران پر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے، اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور ہاتھیں ہتھیلی ہاتھیں گھٹنے پر رکھتے۔

۱۲۱۳۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، عبید اللہ بن عمر، تافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں

اُنْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَمَّا أَرَأْتُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

(۲۰۶) بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخْذَيْنِ *

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ حَمَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَسَاقِهِ وَفَرَسَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ *

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَجَّانَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَّانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِنْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ *

۱۲۱۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحِبْرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

ہاتھ گھنٹوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھاتے، اس سے دعا کرتے اور ہایاں ہاتھ بائیں گھنٹے پر بچھا دیتے۔

نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِبْصَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى بِاسِطِهَا عَلَيْهَا *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں، عبد اللہ بن زبیر کی روایت میں بیٹھے کی جو شکل آئی ہے یہ تورک ہے مگر یہ مشکل ہے کیونکہ اس میں باتفاق علماء داہنا پیر کھڑا کرنا سنت ہے اور بائیں احادیث سے ثابت ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، شاید غلطی سے ایسا بیان کر دیا گیا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں قدموں میں ہایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنے پیر کو کھڑا کرنا افضل ہے اور شہادتین کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا باتفاق علماء مسنون ہے (نووی صفحہ ۲۱۶۔ فتح المسلمین جلد ۲)۔

۱۲۱۴۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، حماد بن مسلم، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے تو ہایاں ہاتھ بائیں گھنٹے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھنٹے پر رکھتے اور شہادت کے وقت ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

۱۲۱۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ *

۱۲۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، مسلم بن ابی مریم، علی بن عبد الرحمن معاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنگریوں سے کھیلنے ہوئے دیکھا، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے منع کیا اور فرمایا ایسا کیا کر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، میں بولا وہ کیسے کیا کرتے تھے، فرمایا جب آپ نماز میں بیٹھے، تو داہنی ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ فرماتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے اور بائیں ہاتھ اپنی ران پر رکھتے۔

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِبْصَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى *

۱۲۱۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مریم، علی بن عبد الرحمن

۱۲۱۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

معاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو میں نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبَلِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سَفْيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ *

باب (۲۰۷) نماز کے اختتام پر سلام کس طرح پھیرنا چاہئے۔

(۲۰۷) بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاعِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ *

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ *

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا *

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدَّهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور سلف و خلف کا یہی مسلک ہے کہ نماز کے بعد دو سلام پھیرنے چاہئیں۔

باب (۲۰۸) نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہئے۔

(۲۰۸) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ سَفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ، عَمْرُو، أَبُو مَعْبُدٍ مَوْلَى،

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کے ذریعہ پہچان لیتے تھے۔

۱۲۲۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو سوائے تکبیر سے اور کسی چیز سے نہیں پہچانتے تھے۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے ابو معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا میں نے نہیں بیان کی، حالانکہ انہوں نے ہی مجھ سے بیان کی تھی۔

(فائدہ) اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ حدیث بیان کرنے سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں اس لئے یہ حدیث امام مسلم اور جمہور فقہاء اہل حدیث کے نزدیک حجت ہے، اور جملہ علماء کرام کے نزدیک نمازوں کے بعد آہستہ ذکر کرنا مسنون ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کے لئے بلند آواز سے ذکر فرمایا۔

۱۲۲۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، (تحویل) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو معصوم کر لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے۔

باب (۲۰۹) تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم، اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبُدٍ ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ *

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَمْرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبُدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أَحَدِّثْ بِهَذَا قَالَ عَمْرُو وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ *

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي سَحْقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتَ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعِمْ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ *

(۲۰۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَمِنْ

استحباب۔

۱۲۲۳۔ ہارون بن سعید، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ بولی کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا کہ یہودی آزمائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی کہ تمہاری قبروں میں آزمائش ہوگی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۴۔ ہارون بن سعید، حرمہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۵۔ زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کی دو یہودی بوڑھیاں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے، میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھے ان کی تصدیق اچھی معلوم نہ ہوئی، پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف دے چکے تھے میں نے آپ سے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو یہودی بوڑھیاں میرے پاس آئیں اور ان کا خیال ہے کہ قبر والوں کو

الْمَاتَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشْهَدِ وَالتَّسْلِيمِ *

۱۲۲۳ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَأَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِي نَحْنُ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيدُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۴ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيدُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِذَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أَنْعِمَ لِي بِصَدَقَتِهِمَا فَحَرَجْنَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قبر میں عذاب ہوتا ہے، آپؐ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپؐ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۶۔ ہناد بن سري، ابو الاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے بعد آپؐ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ جس میں عذاب قبر سے پناہ مانگی ہو۔

۱۲۲۷۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۸۔ نصر بن علی جمہمی، ابن نمیر، ابو کریب، زہیر بن حرب، وکیع، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن ابی عائشہ، ابو ہریرہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے نماز میں کوئی تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے اور اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ، اے اللہ میں تجھ سے عذاب جہنم اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت اور مسیح و دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۲۲۹۔ ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ *

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ *

۱۲۲۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا

أَبُو أَلِيمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثِمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِذُّ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ *

زہیر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا (۱) مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثِمِ وَالْمَغْرَمِ یعنی قبر کے عذاب سے دجال کے فتنے سے زندگی اور موت کے فتنے سے گناہ اور قرض سے، اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک کہنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیشہ قرض سے کیوں پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا لَوْيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَادِ الْآخِرِ فَيَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ *

۱۲۳۰۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن ابی عائشہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ مانگے، جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے عذاب اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۲۳۱- وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يَعْنَى عَنْ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرَ *

۱۲۳۱۔ حکم بن موسیٰ، ہشال بن زید، (تحویل) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں تشہد اخیر کا تذکرہ نہیں۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۲۳۲۔ محمد بن شعیب، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود معصوم و مغفور ہونے کے دعا مانگا کرتے تھے۔ یا تو تواضعاً، اسی طرح دوسروں کو سکھانے کے لئے یا یہ دعا اپنی امت کے لئے ہوتی تھی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ۔

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ *

۱۲۳۳۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، طاؤس، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو، اللہ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، اللہ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو۔

۱۲۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَعُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَعُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ اَعُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۱۲۳۴۔ محمد بن عباد، سفیان، ابن طاؤس، ابواسطوخ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۲۳۵۔ محمد بن عباد، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۲۳۶۔ محمد بن حنفی، محمد بن جعفر، شعبہ، بدیل، عبد اللہ بن شقیق، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر اور عذاب جہنم اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۲۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ *

۱۲۳۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دعا سکھاتے تھے جیسا کہ قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے ہوں۔ فرماتے یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ

۱۲۳۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ۔ امام مسلم بن حجاج مصنف کتاب فرماتے ہیں مجھے
یہ روایت پہنچی ہے کہ طاؤس نے اپنے لڑکے سے کہا تو نے نماز
میں یہ دعا مانگی، اس نے جواب دیا نہیں، طاؤس نے کہا اپنی نماز
پھر پڑھ کیونکہ طاؤس نے اس حدیث کو تین چار راویوں سے
نقل کیا او کمال قال۔

فمدہ۔ امام نووی فرماتے ہیں طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی تاکید ثابت ہوئی۔

(۲۱۰) بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
وَبَيَانِ صِفَتِهِ *

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
عَنِ الْوَزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَادُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ
مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَعْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقَسْتُ لِلْوَزَاعِيِّ كَيْفَ
الِاسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ *

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمَّ لَمْ يَقْعُدْ
إِلَّا بِمِقْدَارِ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي
رَوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۴۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ
يَعْنِي الْحُمْرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسَادِ وَقَالَ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۴۰۔ ابن نمیر، ابو خالد احمر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ یاد
الحلال والاکرام کے الفاظ منقول ہیں۔

۱۲۴۱- عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ والد، شعبہ، عاصم، عبد اللہ بن حارث، خالد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں یا ذا الحلال والا کرام بھی ہے۔

۱۲۴۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا ذَا الْحَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۴۲- اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسیب بن رافع، وراؤ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخُتَابَةُ مِنْكَ الْحَدِّثُ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے سلطنت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو تودے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تونہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور کسی کو شش کرنے والے کی کو شش تیرے سامنے سود مند نہیں۔

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَهُمْ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْحَدِّ مِنْكَ الْحَدُّ *

۱۲۴۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، احمد بن سنان، ابو معویہ، اعثم، مسیب بن رافع، وراؤ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ابو بکر اور ابو کریب کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ وراؤ نے کہا مغیرہ بن شعبہ نے مجھے بتلایا۔ اور میں نے یہ دعا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ دی۔

۱۲۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رَوَايَتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ *

۱۲۴۴- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وراؤ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھا اور یہ تحریر وراؤ نے لکھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ جب سلام پھیرتے تو

۱۲۴۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا جیسا کہ ابو بکر اور کرب کی روایت میں ہے مگر اس میں
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے الفاظ منقول نہیں۔
۱۲۴۵۔ حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، (تحویل) محمد بن
ثقی، ازہر، ابن عون، ابو سعید، وراذ کاتب مغیرہ بن شعبہ سے
منقول ہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ کو منصور اور
اعمش کی روایت کی طرح لکھ بھیجا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمَا
لَا قُوَّةَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ*
۱۲۴۵۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ
حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ يَعْنِي بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَزْهَرُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ
عَوْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ
حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ*

۱۲۴۶۔ ابن ابی عمر کی، سفیان، عبدہ بن ابی لبابہ اور عبد الملک
بن عمیر دونوں وراذ کاتب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی دعا لکھ
بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، چنانچہ
انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا عَصَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۲۴۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا
سُفْيَانُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُسَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
عُمَرَ سَمِعَا وَرَّادَ كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ
كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اَكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَكُتِبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَصَبِي الصُّوَّةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مُعْطِيَ
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ*

۱۲۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، ہشام، ابو الزبیر
بین کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ہر
نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت لا الہ الا اللہ سے سو کرہ
الکافرون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں
مگر اللہ تعالیٰ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی سطنت
ہے اور ہمہ قسم کی تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت
اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی دینے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ
اور کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اس
کی تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام ثناء حسن ہے،

۱۲۴۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ
كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ
يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا
تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعَمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْبِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَدِي بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ*

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا سمجھیں۔

۱۲۴۸۔ ابو بکر ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، ابوالزبیرؓ جو ان کے غلام ہیں نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز کے بعد آواز سے یہ دعا پڑھتے تھے جیسا کہ ابن نمیر کی حدیث میں گزرا ہے اور اخیر میں ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۴۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نماز یا نمازوں کے سنخ میں فرماتے، پھر ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۲۵۰۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، موسیٰ بن عقبہ سے ابوالزبیرؓ کی بیان کیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو اوپر دونوں روایتوں میں مذکور ہوئی اور وہ اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے تھے۔

۱۲۵۱۔ عاصم بن نصر تمیمی، معتمر، عبید اللہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، سہی، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء المهاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں، آپ نے فرمایا

۱۲۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهْتَلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْتَلُ بِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ *

۱۲۴۹- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِسرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَجْجَانَ كِذَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فَقَرَاءَ

لُمَهَا حَرِيرٌ ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالدَّرَجَاتِ لُعْنِي وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَوُّونَ كَمَا نُصْنِي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ وَيُعْتَقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَدَا عَتَمُكُمْ شَيْفًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتُسَبِّحُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَنِي يَاسُرٍ نَبِيٌّ قَدْ تَسَبَّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُرَّ كُلِّ صَنَاعَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فَقَرَأَ لُمَهَا حَرِيرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ بِخَوَانِنَا أَهْلُ نُمُولٍ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلٌ سَيُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَرَدَّ غَيْرَ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَجْنَانَ قَالَ سَمِعْتُ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهَمْتُ إِنَّمَا قَالَ تَسَبَّحُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَتُكَبِّرُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَتَحْمَدُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً فَقُلْتُ لَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْنَانَ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ رَجَاءَ بَنٍ حَيَوَةٍ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۵۲ - وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ لُعْنِي حَسَنًا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلِ

وہ کیوں، عرض کیا کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں لیکن ہم صدقہ نہیں دے سکتے ہیں اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں مگر ہم آزاد نہیں کر سکتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جو تم سے سبقت لے گئے ہیں تم انہیں پالو اور اپنے بعد والوں سے ہمیشہ کے لئے آگے ہو جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ ہو مگر وہی جو تمہارے جیسا کام کرے، انہوں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ بتلائیے، آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ تسبیح و تکبیر اور تحمید کرو، ابو صالح راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے سردار بھائیوں نے بھی یہ چیز سن لی ہے اور وہ بھی ہماری طرح پڑھنے لگے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُ فَضْلٌ اَللّٰهُ يُوْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ اور اس روایت میں غیر قتیبہ نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ سیث ابن عجلان سے راوی ہیں کہ کسی بیان کرتے کہ میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں میں سے کسی سے بیان کی تو وہ بولے کہ تم بھول گئے، یہ فرمایا ہے کہ اللہ کی ۳۳ بار تسبیح کرے اور اللہ کی ۳۳ بار تحمید کرے اور اللہ کی ۳۳ مرتبہ تکبیر کہے، پھر میں ابو صالح کے پاس گیا اور ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح تاکہ کل تعداد ۳۳ ہو جائے، ابن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے حدیث رجاہ بن حیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے بواسطہ ابو صالح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

۱۲۵۲ - امیہ بن بسطام عیسیٰ، یزید بن زریج، روح، سہیل بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے نقل کرتے ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حضرات درجات اعلیٰ اور نعیم مقیم لوٹ لے گئے ہیں، بقیہ حدیث قتیبہ بواسطہ لیث کی طرح ہے مگر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ابوصالح کا قول درج کر دیا ہے کہ پھر فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ کر آئے، اور یہ زیادتی بھی بیان کی کہ سمیل راوی لکھتے ہیں کہ ہر ایک کلمہ گیارہ مرتبہ کہے تاکہ سب کی تعداد تینتیس (۳۳) مرتبہ کی ہو جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالرَّحَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ قَتِيبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سَهْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ *

(فائدہ) م نووی فرماتے ہیں سمیل کی یہ زیادتی اور روایتوں کے منافی نہیں کیونکہ بعض روایتوں میں سو مرتبہ بھی آیا ہے اور ایک روایت میں تکبیر ۳۴ مرتبہ آئی ہے اور یہ چیز بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط مقصود ہو تو تسبیح اور تحمید ۳۳، ۳۳ بار اور تکبیر کو ۳۴ بار کہہ لے اور آخر میں الحمد للہ وحده الشریک کہ کو آخر تک پڑھ لے تاکہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے اور عدد کا مخصوص لحاظ رکھنے ضروری ہے ممکن ہے اس میں کوئی خاص حکمت اور مصلحت ہو تو اس پر اور کلمات کو قیاس نہیں کر سکتے جیسا کہ طیب جسانی کے نسخے میں اپنی رائے نہیں دے سکتے اسی طرح اس مقام پر اپنی عقل سے کام لینا گستاخی ہے۔ احقر کے نزدیک یہی چیز اولیٰ ہے اور شمس الدین حوانی فرماتے ہیں کہ فرض اور سنت کے درمیان اور اداء کو پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر اختیار شرح مختار میں ہے کہ جس نماز کے بعد سنتیں پڑھنے شروع ہے اس کے بعد اور اوغیرہ کیلئے بیٹھا کر وہ ہے، مگر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ جو فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اس لئے کہ اہل کتاب فرض اور سنتوں میں فصل نہ کرے، یہی کی بنا پر ہلاک ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کی درستی فرمائی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سنتیں اپنے مکاتوں میں پڑھو، اس لئے میرے نزدیک فرض نماز اور سنتوں کے درمیان اذکار اور اوغیرہ پڑھنا ہی افضل ہے تاکہ فصل زبانی حاصل ہو جائے جیسا کہ فصل مکانی کا آپ نے خود حکم فرمایا ہے، واللہ اعلم، بندہ مترجم۔

۱۲۵۳۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، مک بن مغول، حکم بن عیینہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن حجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا، سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ عِيْسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ مُثَرِّكٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نُحْكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ وَفَاعِلُهُنَّ ذُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَرَبْعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً *

۱۲۵۴۔ نصر بن علی جعفی، ابو احمد، حمزہ زیات، حکم،

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا

عبدالرحمن بن ابی لیلی، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کچھ بعد کی دعائیں ہیں کہ اُن کا کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں ہوتا سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار۔

۱۹۵۵۔ محمد بن حاتم، اسباط بن محمد، عمرو بن قیس مدانی، حکم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۹۵۶۔ عبدالحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبداللہ، سہیل، ابو عبیدہ مذحجی مولیٰ سیمان بن عبدالملک، عطاء بن یزید لیثی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار کہے تو یہ ۹۹ کمات ہوں گے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں۔

۱۲۵۷۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سہیل، ابو عبیدہ، عطاء، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب (۲۱۱) تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی دعائیں۔

۱۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، بوزرعة،

أَبُو حَمْدٍ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ الزِّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْقِبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَتَثَاوُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَتَثَاوُونَ تَحْمِيدَةً وَارْبَعٌ وَتَثَاوُونَ تَكْبِيرَةً فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ *

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى سَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الثُّمَيْيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَتَثْنَيْنِ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتَثْنَيْنِ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتَثْنَيْنِ قَتَبَتْ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

۱۲۵۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۲۱۱) بَاب مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ *

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد نماز میں قرأت کرنے سے قبل کچھ دیر خاموش رہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش ہو جاتے ہیں تو اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللھم باعد بینی و بین خطایای الخ اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بعد کر دے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ صاف کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔

۱۲۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن فضیل، (تحویل) ابو کمال، عبد الواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۲۶۰۔ مسلم، یحییٰ بن حسان، یونس مودب، عبد الواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے اور خاموش نہ رہتے۔

۱۲۶۱۔ زہیر بن حرب، عفان، قتادہ، ثابت، حمید، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور صف میں مل گیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا تم میں ان کلمات کے کہنے والا کون

جریر عن عمارہ بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كبر في الصلاة سكت هنية قبل أن يقرأ فقلت يا رسول الله بأبي أنت وأمي أرايت سكوتك بين التكبير والقراءة ما تقول قال أقول اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسلني بالتراب والماء والبرد *

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۲۶۰۔ قَالَ مُسْلِمٌ وَحَدَّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدَّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ *

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفِزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ

ہے؟ تو سب خاموش ہو گئے، پھر آپؐ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون تھا اس نے کوئی بری بات نہیں کہی، سوا ایک شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس پھول رہا تھا، میں نے ان کلمات کو کہا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سبقت کر رہے ہیں کہ کون ان میں سے انہیں اوپر لے جائے۔

۱۲۶۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابو الزہیر، عون بن محمد بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص بولا میں ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں متعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ اَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاَبَهُ لَمْ يَقُلْ بَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ جَفْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُتِلْتُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اَتْنِي عَشْرَ مَلَكًا يَتَدَيَّرُوْنَ بِهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا *

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَلِمَةً كَذًا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكَتَهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بکثرت روایات موجود ہیں یہ سب امام ابو حنیفہؒ، مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کی دلیل ہیں کہ ان قسم کی تمام ادعیہ افتتاحِ صلوٰۃ میں مستحب ہیں۔

باب (۲۱۲) نماز میں وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کا استحباب اور دوڑ کر آنے کی ممانعت۔

۱۳۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعید، زہری، سعید، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، (تحویل) حرملة بن یحییٰ، ابن وہب،

(۲۱۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتِّْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَ سَكِينَةٍ وَ النَّهْيِ عَنْ اِتِّْيَانِهَا سَعْيًا *

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو بْنُ نَاقِدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رِيَادٍ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي

نَسَّ سَعْدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ح وَ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى وَالْفَصْلُ لَهُ أَحَبُّنَا
أَنْ وَ هَبْ أَخْبَرَنِي يُوسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَا تَأْتَوْهَا تَسْعَوْنَ
وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَيْنُكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا *

یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو
دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ اس طرح چلتے ہوئے آؤ کہ تم پر
تسکین اور سکون ہو اور جو امام کے ساتھ مل جائے اسے پڑھو
اور جو نہ ملے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔

(فائدہ) مسبق سام کے بعد نماز کے اول حصہ کی قضا کرے، اس لئے اس میں سورت وغیرہ بھی پڑھے کیوں کہ روایتوں میں قضا کا لفظ آیا
ہے اس لئے امام ابو حنیفہ النعمان، امام احمد سفیان، ابن سیرین، ابن مسعود، ابن عمر اور ابراہیم نخعی، شعبی اور قلابہ اور اکثر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

۱۲۶۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن
جعفر، علاء بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر
کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکینت اور اطمینان سے آؤ
جو سے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو اس
لئے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز ہی
کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ
ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تُوبَ لِلصَّلَاةِ فَمَا تَأْتَوْهَا
وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتَوْهَا وَعَيْنُكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا
أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنْ أَحَدَكُمْ
إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ *

۱۲۶۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ابن چند
احادیث میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی
ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر
کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکینت کے ساتھ آؤ جو
مل جائے اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا
کر لو۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَثْبُغَةَ قَالَ هَذَا
مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَدِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأَتَوْهَا
وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَيْنُكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا *

۱۲۶۶۔ قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، ہشام، (تخوین) زہیر
بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین،

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَصْلُ
بِعْنِي ابْنِ عِيَّاصٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو اس کی طرف تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ آئے، لیکن سکینت اور وقار کے ساتھ چل کر آئے جو تجھے مل جائے وہ پڑھ لے اور جو امام تجھ سے پہلے پڑھ چکا ہے اسے قضا کرے۔

۱۲۶۷۔ اسحاق بن منصور، محمد بن مبارک صوری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے لوگوں کی گڑبڑ سنی (نماز کے بعد) فرمایا تمہیں کیا ہوا، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نماز کے لئے جلدی کی، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب نماز کے لئے آؤ تو تم پر سکینت کے آثار نمایاں ہوں جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔

۱۲۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، شیبان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔
باب (۲۱۳) نمازی نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں۔

۱۲۶۹۔ محمد بن حاتم، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو جس وقت تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہوں، ابن حاتم نے شک کیا کہ ادا قیمت ہے یا نووی کا لفظ ہے۔

۱۲۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، معمر، ابن عیینہ، حجاج بن ابی عثمان، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس،

رَهِيرُ بْنُ خَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْغَحْ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْسُ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكَتْ وَأَقْضِ مَا سَبَقَتْ *

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَصْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلْبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَيْنُكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكَتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتُوا *

۱۲۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *
(۲۱۳) بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ *

۱۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوْفِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيِمَتِ أَوْ نُودِيَ *

۱۲۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا

عبدالرزاق بن معمر، ولید بن مسلم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں اتنا اضافہ ہے یہاں تک کہ مجھے لگتا ہوا دیکھ لو۔

ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَاجَّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي رَوَاتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ *

۱۲۷۱- ہارون بن معروف، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی، ہم کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل صفیں برابر کرنا شروع کیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہو گئے، تکبیر تحریر سے پہلے آپ کو (غسل کرنا) یاد آگیا اور گھر تشریف لے گئے اور ہم سے کہہ گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ تشریف لائے اور آپ غسل کئے ہوئے تھے کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر تکبیر کہی اور ہمیں نماز پڑھائی۔

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَوْفٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَقُمْنَا فَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ قُلْنَا أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مِصْبَاهُ قُلْنَا أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَأَنْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانُكُمْ فَلَمَّا نَزَلَ قِيَامًا نَسْتَضِرُّهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا *

(فائدہ) دار قطنی کی روایت میں اتنی زیادتی اور موجود ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے جہالت لاحق ہو گئی تھی میں غسل کرنا بھول گیا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء کرام سے نین ہو سکتا ہے کیونکہ اقتضاء بشریت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اقامت اور نماز کے درمیان فصل درست ہے کیوں کہ آپ نے دوسری مرتبہ اقامت کہنے کا حکم نہیں دیا، مقتدیوں کے نماز کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی مقدار معین نہیں، مگر کثر علماء نے جب موزن تکبیر کہنا شروع کر دے اس وقت کھڑے ہونے کو مستحب سمجھا ہے اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب موزن قد قامت الصلوۃ کہے تو اس چیز پر لبیک کہے کا تقاضا یہی ہے کہ امام نماز کی وقت شروع کر دے مگر تکبیر ختم ہو جانے کے بعد پھر بغیر کسی عذر کے نماز کے شروع کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ (فتح الملہم، جلد ۲، نووی)۔

۱۲۷۲- زبیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں

۱۲۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَيَعْقِبُ الْوُرَاعِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

باندھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے، پھر ہمیں اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ تشریف لے گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور سب کو نماز پڑھائی۔

۱۲۷۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، وسید بن مسلم اوزاعی، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی تکبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھ لینے پر کہی جاتی تھی اور لوگ صف میں قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوں اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے تھے۔

۱۲۷۴۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن عیینہ، زہیر، سہک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زوال ہو جاتا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دے دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، جب آپ تشریف لاتے اور بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے تب اقامت کہتے۔

(فائدہ) اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے (عمدة القاری شرح بخاری)

باب (۲۱۴) جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے اس نماز کو پالیا۔

۱۲۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے نماز کو حاصل کر لیا۔

قِيَمَتِ الصَّلَاةَ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطَفُ الْمَاءُ فَصَلَّى بِهِمْ *

۱۲۷۳۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْوَيْدُ بْنُ مُسْنَمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ صَلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ *

۱۲۷۴۔ وَحَدَّثَنِي سَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بَدَأُ يُؤَدِّنُ بِدَحْصَتٍ فَمَا يَقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ *

(۲۱۴) بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ *

۱۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ لَصَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ *

(فائدہ) یعنی اسے جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

۱۲۷۶۔ حرمة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۱۲۷۶۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز کو پایا۔

۱۲۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، (تحویل) ابو کریب، ابن المبارک، معمر، اوزاعی، مالک بن انس، یونس، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، (تحویل) ابن شقی، عبد الوہاب، عبید اللہ، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی بھی روایت میں مع الامام کا لفظ نہیں اور عبید اللہ کی روایت میں ادرك المصلوة کُلُّها کا لفظ موجود ہے۔

۱۲۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، علاء بن یسار، بسر بن سعید، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل صبح کی ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز کو پایا اور جسے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پایا۔

(فائدہ) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وقت کا پانے والا حکم کا پانے والا ہو گیا، بھر بعد میں اس کی تکمیل کرے اور علامہ بیہقی فرماتے ہیں کہ وہ وجوب کا پانے والا ہو گیا، مثلاً اگر بچہ طلوع آفتاب سے قبل یا غروب آفتاب کے قبل بالغ ہو گیا تو نماز اس پر فرض ہو گئی۔ ایسے ہی اگر حائضہ عورت حیض سے پاک ہو گئی خواہ ذرا سا ہی وقت ہو اس پر نماز فرض ہوگی پھر اس کی قضا کرے اور پھر اگر عصر کی نماز میں سورج غروب ہو جائے تو اتفاقاً نماز اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اپنی نماز پورے کرے اور اگر صبح کی نماز میں سورج طلوع ہو جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ مسند عبد الرزاق میں راوی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسی پر فتویٰ موجود ہے۔ واللہ اعلم (بندہ مترجم)۔

۱۲۷۹۔ حسن بن ربیع، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، عروہ، عائشہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل)

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ *

۱۲۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّهُ هُوَلَاءُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا *

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ *

۱۲۷۹۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ

ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز کا سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سجدہ پالیا اس نے نماز کو پایا، سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

۱۲۸۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مالک عن زید بن اسلم کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۸۱۔ حسن بن ربیع، عبد اللہ بن مبارک، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ والد، ابن عباس، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اسے پایا اور جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز میں ایک رکعت پالی تو اس نے اسے پایا۔

۱۲۸۲۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، معتمر، معمر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب ۲۱۵۔ پانچوں نمازوں کے اوقات۔

۱۲۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، زہری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن عصر کی نماز میں کچھ دیر کی تو عروہ نے ان سے کہا بے شک جبرائیل امین اترے تو انہوں نے امام بن کر رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھائی تو عمر بن عبد العزیز نے کہا عروہ سمجھ کر کہو یہ

ابو زہری قال حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَالسَّيَاقُ بِحَرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْغَعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ *

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ *

۱۲۸۱۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَصْغِيَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ *

۱۲۸۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۲۱۵) بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ *

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِيْلَ قَدْ رَفَعَ فَصْنِي إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی، دیوار پر نہ چڑھنے پاتی تھی۔

۱۲۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں چمکتا تھا کہ اس کے بعد سایہ بلند نہیں ہوتا تھا۔

۱۲۸۶۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور چڑھتی نہ تھی۔

۱۲۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، ہشام، بواسطہ واد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ میرے حجرے میں ہوتی تھی۔

(فائدہ) کیونکہ حجرہ چھوٹا اور تنگ تھا اس لئے دھوپ اس میں دیر تک رہتی تھی۔

۱۲۸۸۔ ابو غسان مسمیٰ، محمد بن ثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، ابویوب، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کے اوپر کا کنارہ نہ نکلے، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو عصر تک اس کا وقت باقی ہے اور جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت بھی شفق کے غروب ہونے تک باقی ہے پھر جب عشاء کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت (مستحب) آدھی رات تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قُلَّ أَنْ تَظْهَرَ *

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو لَدَقْدُ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ *

۱۲۸۶- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا *

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةً فِي حُجْرَتِي *

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَصْفَرَ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ لِمَغْرَبِ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا

باقی ہے۔

صَيِّمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ *

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک اوقات خمسہ اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا یہ وقت استحباً ہی ہے باقی وقت جواز جیسا کہ شرح منیہ میں ہے، صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے، واللہ اعلم۔

۱۲۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ، غنبری، بواسطہ والد، شعبہ قتادہ،

ابو ایوب، یحییٰ بن مالک، ازدی، یامراغی، عبد اللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

آپؐ نے فرمایا ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت

نہ آئے اور عصر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو،

اور مغرب کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ

جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور صبح کا وقت جب

تک کہ سورج طلوع نہ ہو، باقی رہتا ہے۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

وَأَسْمَةَ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ الْمَرَاغِيُّ

وَالْمَرَاغِيُّ حَيٌّ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ

مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ

الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ نُورُ

الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ

الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ *

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا رَهْزَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ

الْعُقَيْبِيُّ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً

وَلَمْ يَرْفَعَهُ مَرَّتَيْنِ *

۱۲۹۱ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ

أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ

الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوِيلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ

الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ

وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ

صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ

صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ

الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ

فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ *

۱۲۹۰۔ زبیر بن حرب، ابو عمر عقدی، (تحویل) ابو بکر بن ابی

شیبہ، یحییٰ بن ابی کبیر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

منقول ہے۔

۱۲۹۱۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، ابو ایوب،

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے

بعد ہوتا ہے اس وقت تک کہ آدمی کا سایہ اس کے لمبان کے

برابر ہو جائے اور عصر کا وقت آفتاب کے زرد نہ ہونے تک

رہتا ہے اور مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک رہتا ہے اور

عشاء کا وقت جب تک کہ بالکل آدھی رات نہ ہو اور صبح کا

وقت صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہے پھر جب

آفتاب نکلنے لگے تو کچھ دیر کے لئے نماز سے رک جائے اس

لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔

(فائدہ) یعنی شیطان اپنا سورج کے نیچے کر دیتا ہے تاکہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں تو گویا وہ سجدہ اس شیطان مردود کو ہو جائے۔

۱۲۹۲۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن عبد اللہ بن رزین، ابراہیم بن طہمان، حجاج، قتادہ، ابویوب، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات دریافت کئے گئے، فرمایا صبح کا وقت جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کا وقت اس وقت ہے کہ جب آسمان کے درمیان سے آفتاب ڈھل جائے اور جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک کہ سورج نہ زرد ہو جائے اور اس کا اوپر کا کنارہ نہ غروب ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت اس وقت ہے کہ جب آفتاب غروب ہو جائے جب تک شفق غائب نہ ہو اور عشا کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔

۱۲۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عم آرام حلی سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۲۹۲ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَيَسْقُطَ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّقَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى يَصْفُ النِّيلُ *

۱۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ *

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں گو اس حدیث کو اوقات صلوٰۃ سے کوئی مناسبت نہیں مگر امام مسلم نے ترغیب عم کیلئے یہ چیز بھی ذکر کر دی۔

۱۲۹۴۔ زہیر بن حرب، عبد اللہ بن سعید، ازرق، سفیان، عقیقہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ سے نماز کا وقت پوچھا، آپؐ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھ کر دیکھ چنانچہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے بدال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر حکم فرمایا انہوں نے اقامت کہی، پھر عصر پڑھی تو سورج بلند تھا، سفید اور صاف، پھر حکم دیا اور سورج کے غروب ہونے پر مغرب کی اقامت کہی گئی، پھر حکم فرمایا تو صبح صادق کے طلوع ہو جانے پر فجر کی اقامت کہی گئی، جب دوسرا دن ہوا تو ظہر دن کے

۱۲۹۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلَيْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ بَيضاء نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ

ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روزاول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب شفق (ایضاً) کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی، اور عشاء تہائی رات کے بعد پڑھی اور فجر جب کہ خوب روشنی پھیل گئی اس وقت پڑھی، پھر فرمایا نمازوں کے اوقات دریافت کرنے والے کہیں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا یہ جو اوقات تم نے دیکھے اس کے درمیان تمہاری نمازوں کے اوقات ہیں۔

۱۲۹۵۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرة سنی، حرلی بن عمرہ، شعبہ، علقمہ بن مرشد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا تم ہرے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر بلاؤ کہ حکم دیا انہوں نے اندھیرے میں صبح کی اذان دی اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی اور جب درمیان آسمان سے آفتاب ڈھل گیا تو ظہر کا حکم دیا اور پھر عصر کا حکم فرمایا تو سورج بلند تھا، اور جب سورج ڈھل گیا تو مغرب کا حکم فرمایا اور شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا حکم دیا، پھر اگلی صبح کو خوب روشنی ہو جانے پر فجر کا حکم فرمایا، پھر ظہر کا حکم دیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی، پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید صاف تھا اس میں زردی کا اثر نہیں ہوا تھا اور پھر شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب کا حکم دیا، پھر ان کو ٹلث یل گزر جانے یا اس سے کچھ کم پر عشاء کا حکم دیا۔ حرلی راوی کو اس میں شک ہے پھر صبح ہونے پر فرمایا سائل کہاں ہے اور فرمایا یہ جو تم نے دیکھا اس کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۱۲۹۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ ولد، بدر بن عثمان، ابو بکر بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں

الْتَفَقْتُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَنَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنَعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً أُخْرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرَعَرَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ اسْتَهْدَ مَعَا الصَّلَاةَ فَأَمَرَ سَالًا فَأَدَّ عَنَسَ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَحَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَاةَ فَتَوَرَّ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَلِشَّمْسٍ بَيَاضًا نَقِيَّةً لَمْ تَحَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيُّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتُ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ایک نمازوں کے اوقات دریافت کرنے والا آیا آپ نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا اور صبح صادق کے طلوع ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھی کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے اور پھر حکم فرمایا اور آفتاب کے ڈھل جانے پر ظہر قائم کی اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور آپ تو بخوبی جانتے تھے، پھر حکم فرمایا اور عصر کی نماز قائم کی اور سورج بلند تھا، پھر حکم فرمایا اور سورج کے غائب ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھی اور پھر حکم فرمایا اور شفق کے غائب ہو جانے پر عشاء کی اقامت کہی اور دوسرے دن فجر کو مؤخر فرمایا، جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل گیا یا نکلنے کو ہے، اور پھر ظہر میں اتنی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کل کے عصر پڑھنے کا وقت قریب ہو گیا، پھر عصر میں اتنی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج زرد ہو گیا اور مغرب کو اتنی تاخیر سے پڑھا کہ شفق ڈوبنے کو ہو گئی اور عشاء کو اتنی تاخیر سے پڑھا کہ تہائی رات کا اوّل حصہ ہو گیا پھر صبح ہونے پر سناں کو بلایا اور فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

۱۲۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، بدر بن عثمان، ابو بکر بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ سے ابن نمیر کی روایت کی طرح منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پڑھنا منقول ہے۔

باب (۲۱۶) گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا استحباب۔

۱۲۹۸۔ قتیبہ بن سعید، سیث، (تحویل) محمد بن ریح، سیث، ابن

صَبَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَقَامَ لِفَجْرِ حِينَ اسْتَبَقَ الْفَجْرُ وَالْاَسَاسُ لَمْ يَكَاذْ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ اَنْتَصَفَ لِنَهَارٍ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْعَدِ حَتَّى اَنْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ صَعَبَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى اَنْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ النَّيِّ اَوَّلَ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ *

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَبَّيْ لِمَغْرِبٍ قُلْتُ أَنْ يَعِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ لثَانِي *

(۲۱۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي سِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ *

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَيْتٌ ح وَ

شہاب، ابن میتب، ابوسلمہ، ابن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۲۹۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعید بن میتب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۰۔ ہارون بن سعید ایللی، عمرو بن سواد، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر، بسر بن سعید، سلیمان انغر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب، ابن میتب، ابوسلمہ نے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۰۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔

۱۳۰۲۔ ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو گرمی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۲۹۹۔ وَ حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَمَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

۱۳۰۰۔ وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَ سَمَدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرُو وَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ *

۱۳۰۱۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ *

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ

سے ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے (۱)۔

۱۳۰۳۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، مہاجر، ابو الحسن، زید بن وہب، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے دو، یا یہ فرمایا ڈر انتظار کرو، ڈر انتظار کرو، اور فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے جب گرمی زائد ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لئے۔

۱۳۰۴۔ عمرو بن سواد، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے سامنے شکایت کی اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرا بعض حصہ بعض کو کھا گیا سو اسے دو سانس لینے کی اجازت دیدی گئی، ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں سو اسی وجہ سے تم شدت گرمی پاتے ہو اور اسی بنا پر تم سردی کی شدت پاتے ہو۔

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ *
۱۳۰۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَدْنَى مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَدُوا اَبْرَدُوا اَوْ قَالَ اَنْتَظِرْ اَنْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ *

۱۳۰۴ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَالْبُقَطُ لِحَرَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتُ النَّارَ إِلَيَّ رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَهِيَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِيرِ *

(فائدہ) بندہ مترجم کی ناقص رائے میں دو سانسوں کا ہونا یہ انسان کے طریقہ پر ہے ایک داغلی اور دوسرا خارجی، لہذا جب دوزخ اندر سانس لیتی ہے تو باہر کی سردی سمیٹ لیتی ہے جس کی وجہ سے سردی ہو جاتی ہے اور جب باہر سانس لیتی ہے تو گرمی ہو جاتی ہے۔

۱۳۰۵۔ اسحق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، عبد اللہ بن یزید مولیٰ، اسود بن سفیان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، محمد بن عبد الرحمن، ثوبان، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اس جملے کے بارے میں اپنی رائے تحریر فرماتے ہیں کہ حرارت کا اصل مرکز جہنم ہے اور سورج جہنم سے حرارت حاصل کرتا ہے اور پھر زمین کی اشیاء سورج سے حرارت حاصل کرتی ہیں اور یہ اشیاء اپنی استعداد کے کم زیادہ ہونے، سورج سے دوری کے کم زیادہ ہونے اور رکاوٹوں کے کم زیادہ ہونے کے اعتبار سے مختلف درجہ میں کم یا زیادہ سورج سے حرارت حاصل کرتی ہیں۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھپ سے ہے اور بیان کیا کہ نار جہنم نے اپنے پروردگار سے درخواست کی تو اسے ہر سال میں دو سانس لینے کی اجازت دے دی گئی، ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

۱۳۰۶۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوۃ، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہد، محمد بن عبد الرحمن، ابو سلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے عرض کیا پروردگار میرا بعض بعض کو کھا گیا، لہذا مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما، سو اسے دو سانس لینے کی اجازت دیدی گئی ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں، سو تم جو سردی پاتے ہو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور ایسے ہی تم جو گرمی پاتے ہو، وہ دوزخ کے سانس سے ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اور اک اور قوت حکم عطا کی ہے اور تمام مل سنت و اجماعت کا یہ مسک ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور دونوں فی الحاق موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محسوس ہیں اور جمعہ کی نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھنا جمہور علماء کرام کے نزدیک درست نہیں اس لئے اول وقت ہی پڑھنا مستحب ہے، یہ حکم صرف ظہر کے لئے گرمیوں کے زمانہ میں خاص ہے۔

باب (۲۱۷) جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

۱۳۰۷۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، یحییٰ قطان، ابن مہدی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، سماک بن حرب، جابر بن سرہ، ابن ثنیٰ، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، سماک، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھل جاتا تھا تو اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھتے تھے۔

الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا فَأُذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ *

۱۳۰۶۔ وَحَدَّثَنَا حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ رَجَبٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اكْنِ لِي نَفْصًا فَأُذِنَ لِي أَنْتَفَسُ فَأُذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَحَدَّثَنَا مِنْ رِوَايَةٍ عَنْ رَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمِنْ وَحَدَّثَنَا مِنْ خَرَّ أَوْ حَرَّ وَفَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ *

(۲۱۷) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ

فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ *

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصْنِي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ *

۱۳۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَنَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خُبَابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا *

۱۳۰۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ عَوْنٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خُبَابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَصِغْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَنَهِتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ *

(۲۱۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَكُّيرِ بِالْعَصْرِ *

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْنِي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ فَيَذْهَبُ يَذْهَبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً وَنَمْ يَذْكُرُ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِي *

۱۳۱۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ

۱۳۰۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلام بن سیم، ابواسحاق، سعید بن وہب، خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں فرمایا کیونکہ سردی تھی۔

۱۳۰۹- احمد بن یونس، عون بن سلام، زہیر، ابواسحاق، سعید بن وہب، خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی، زہیر بیان کرتے ہیں میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا کیا ظہر کی نماز کی شکایت کی تھی؟ انہوں نے ہاں! میں نے کہا کیا اول وقت پڑھنے کی، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۳۱۰- یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بہت سخت گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے سو اگر ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی سجدہ میں رکھنا ممکن نہ ہوتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

باب (۲۱۸) عصر اول وقت پڑھنے کا استحباب۔

۱۳۱۱- قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی رہتی تھی اور جانے والا بلند آبادی تک چلا جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند رہتا تھا، قتیبہ نے اپنی روایت میں عوالی کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۳۱۲- ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز عصر پڑھتے تھے اور پھر جانے والے قباء تک چلا جاتا تھا اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

۱۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عند میں جاتا تو پھر انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا تھا۔

(فائدہ) جامع ترمذی میں ام سلمہؓ سے اور مسند عبد الرزاق میں ابراہیم سے اور اسی طرح دارقطنی میں رافع بن خدیج سے اور حاکم نے زیادہ بن عبد الرحمن نخعی سے تاخیر عصر کے استحباب کے بارے میں احادیث نقل کی ہیں اور اس کے علاوہ ابوداؤد میں بھی اسی کے ہم معنی حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بہت جلدی پڑھتے تھے اور عصر کی نماز بہت تاخیر سے اس نے عشاء حنفیہ عصر میں تاخیر کے استحباب کے قائل ہیں۔

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن ایوب، محمد بن صباح، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ظہر کی نماز پڑھ کر گئے اور ان کا مکان مسجد کے بازو میں تھا پھر جب ہم ان کے ہاں گئے تو وہ بولے کیا تم نے عصر پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آئے، انہوں نے کہا عصر پڑھ لو سو ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ لی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرم رہے تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھتا ہوا دیکھتا رہتا ہے جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو اٹھ کر دو چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا مگر بہت کم۔

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً * ۱۳۱۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ * ۱۳۱۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَحْدُثُهُمْ يُصَوِّنَ الْعَصْرَ *

۱۳۱۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَمَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِحَنْبٍ لِمَسْجِدٍ فَسَمِعْنَا دَخْلًا عَلَيْهِ قَالَ أَصَبْتُمُ الْعَصْرَ فَقَبَّلَ لَهُ يَدًا نَصَرَفَتْ سَاعَةً مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَوَصَّوْا الْعَصْرَ فَقَمَدَ فَصَبَّيْنَا فَمَدَ انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبَتْ صَدَةٌ لِمُنَافِقٍ بِحَنْسٍ يَرْقُبُ شَمْسٍ حَتَّى يَذْكَرُ أَنَّ فِيهَا بِلَ قَبِيئًا * وَفِيهِ رُفْعٌ دَ يَذْكَرُ أَنَّ فِيهَا بِلَ قَبِيئًا *

(فائدہ) بے شک وقت مکروہ تک نماز عصر کو موخر کرنا مذموم ہے۔ واللہ اعلم، (فتح الملہم)

۱۳۱۶۔ منصور بن ابی مزاحم، عبداللہ بن مبارک، ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے کہا عم محترم! کون سی نماز ہے؟ فرمایا عصر، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۱۶- وَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صُنِّيَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمُّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صُنِّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نَصَلِّي مَعَهُ *

۱۳۱۷۔ عمرو بن سواد عامری، محمد بن سہم مرادی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، موسیٰ بن سعد النصارى، حفص بن عبید اللہ، اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو بنی سہم کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ آپ بھی تشریف لے چلیں، آپ نے فرمایا اچھا اور آپ تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ کو دیکھا کہ وہ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا، پھر وہ ذبح کیا اور کانا گیا پھر اس میں سے کچھ پکایا گیا اور ہم نے آفتاب غروب ہونے سے قبل اس میں سے کچھ کھا بھی لیا۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْمٍ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى وَالْفَاظِلُهُمْ مُتْقَابِرَةً قَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَيْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نُزِدَ أَنْ نَخْرَ جُزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نَحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَأَنْطَلِقْ وَأَنْطَلِقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجُزُورَ لَمْ تَنْحَرْ فَفَجَرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طَبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ *

۱۳۱۸۔ محمد بن مہران رازی، ولید بھی مسلم، اوزاعی، ابوالجوشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح کیا جاتا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم کئے جاتے تھے پھر وہ پکایا جاتا تھا اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَنْحَرُ الْجُزُورُ فَتَقْسَمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ تَطْبَخُ فَمَا كُلُّ لَحْمًا نَصِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ *

۱۳۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، شعیب بن اسحاق و مشقی، اوزاعی، اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں مگر انہوں نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عصر کے بعد اونٹوں کیا جاتا تھا اور یہ نہیں بیان کیا کہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّمَشَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ *

باب (۲۱۹) عصر کی نماز فوت کر دینے پر عذاب کی وعید۔

(۲۱۹) بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ *

۱۳۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفْوَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ *

۱۳۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفین، زہری، سالم، بواسطہ والد، عمرو نے روایت میں بسلع کا صیغہ اور ابو بکر نے رفعہ کا لفظ بولا ہے۔

۱۳۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو ابْنُ قَدَمَاءَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمْرُو يُبْلَغُ بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ *

۱۳۲۲۔ بارون بن سعید، ابن وہب، عمرو بن الحارث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔

۱۳۲۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَازِيُّ وَالْفَقْطُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ *

باب (۲۲۰) نماز وسطی نماز عصر ہے۔

(۲۲۰) بَابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ *

۱۳۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے ہمیں روکا اور نماز وسطی (نماز عصر سے) ہمیں

۱۳۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَسَبُونَا وَشَغَلُونَا

عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَاثَ الشَّمْسُ * مشغول کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(فائدہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں تصریح گئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بارے میں اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جس کا قرآن کریم میں تذکرہ ہے اس سے کون سی نماز مراد ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن مسعود، ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید خدری، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبید سمانی حسن بصریٰ ابراہیم تحفی، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند تلک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہ اور احمد داؤد ظاہری اور ابن منذر وغیرہ کا یہی قول ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں اور یہی قول اکثر علماء و صحابہ اور ان کے بعد والوں کا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں ہرے اصحاب میں سے، وروٹی نے امام شافعی کا بھی یہی قول نقل کیا ہے کیونکہ احادیث اسی نماز کے بارے میں صحت کے ساتھ منقول ہیں (بندہ مترجم، نووی جلد اول صفحہ ۲۶۶)۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۱۳۲۳ - محمد بن ابی بکر، مقدمی، یحییٰ بن سعید، (تحویل) اسحق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَى الشَّمْسُ مَنَا الْقُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ يُبَوِّتَهُمْ أَوْ يُطَوُّنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبَطُونِ * ۱۳۲۵ - محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو حسان، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول کر دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور ان کے مکانون یا ان کے پیٹوں کو آگ سے لبریز کر دے، شعبہ کو بیوت اور بطون میں شبہ ہے۔

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يُبَوِّتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشْكُ * ۱۳۲۶ - محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور انہوں نے بیوت اور قبور کو بغیر شک کے بیان کیا ہے۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ ۱۳۲۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ، حکم، یحییٰ بن جزار، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ واد، شعبہ، حکم، یحییٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب کے دن خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرما

رہے تھے کہ ان کافروں نے ہمیں نماز و سنی سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے لبریز کر دے۔

عَبَّاسٌ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرْصِ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتَنَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَبَطُونَهُمْ نَارًا *

۱۳۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم بن صبیح، شعیب بن شکل، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ ان کفار نے ہمیں نماز و سنی نماز عصر سے باز رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے لبریز کر دے۔ پھر آپؐ نے مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کو پڑھا۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ يُوتَنَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

۱۳۲۹۔ عون بن سلام کوئی، محمد بن طلحہ، زبید، مرہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکین نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یازد ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں نماز و سنی نماز عصر سے مشغول کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے پیڑوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے یا اے کے بجائے لفظ حشا اللہ فرمایا، معنی ایک ہی ہیں۔

۱۳۲۹- وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ أَجْوَأَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ قَالَ حَسَا اللَّهُ أَجْوَأَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا *

۱۳۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زبید بن اسلم، قعقاع بن حکیم، ابویونس مولیٰ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک قرآن کریم لکھ کر دوں اور فرمایا جس وقت اس آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى پر پہنچو تو مجھے اطلاع کرو۔ چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا اس طرح لکھو حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَادْنِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا سَعَتْهَا أَذْنَتَهَا فَأَمَلْتُ عَلَيْ (حَافِظُوا عَلَى

الْوُسْطَى وَصَلَوَةُ الْعَصْرِ وَ قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۳۳۱۔ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَظَلِي، یحییٰ بن آدم، فضیل بن مرزوق، شفیق بن عقبہ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوتِ وَالصَّلَوةِ الْعَصْرِ نازل ہوئی اور جب تک مشیت الہی قائم رہی ہم اس کو پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور اس طرح نازل فرمایا حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوتِ وَالصَّلَوةِ الْوُسْطَى۔ ایک شخص شفیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اب تو صلوٰۃ وسطیٰ ہی نماز عصر ہے، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں تجھے بتلا چکا ہوں کہ کس طرح یہ آیت نازل ہوئی؟ اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا؟ واللہ اعلم۔ امام مسم بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو اشجعی نے بواسطہ سفیان ثوری، اسود بن قیس، شفیق بن عقبہ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے ایک زمانہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو پڑھا جیسا کہ فضیل بن مرزوق کی روایت ہے۔

۱۳۳۲۔ ابو عثمان مسمیٰ، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ ابن کثیر، ابو سلمیٰ بن عبد الرحمن، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہو حتیٰ کہ آفتاب غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں نے ابھی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف آئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی وضو کیا، اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور پھر اس کے

الصَّلَواتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى (وَصَلَاةِ الْعَصْرِ) وَ قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَفِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَی الصَّلَواتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَفِيقٍ لَهُ هِيَ إِذْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ لِبَرَاءٍ قَدْ أَخْبَرْتَنِي كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَحَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ شُحَيْبٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبَسٍ عَنْ شَفِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ *

۱۳۳۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخِذْقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنَّ أُصْبِي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا فَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى

بعد مغرب کی پڑھی۔

۱۳۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن سہل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۲۲۱) صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس پر محافظت کا حکم۔

۱۳۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری سے آتے رہتے ہیں اور صبح و عصر کی نماز میں سب کا اجتماع ہوتا ہے جب وہ فرشتے جو کہ رات کو تمہارے ساتھ رہے اوپر چڑھتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ بخوبی واقف ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا (ا) کر آئے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم ان کو نماز پڑھتا ہوا چھوڑ کر آئے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۳۳۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح اخیر تک نقل کرتے ہیں کہ تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں۔

۱۳۳۶۔ زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ، فزاری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ نَعْدُ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ * ۱۳۳۳ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَارَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

(۲۲۱) بَابُ فَضْلِ صَلَاتِي الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا *

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ *

۱۳۳۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ *

۱۳۳۶ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَارَمٍ قَالَ

(۱) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سوا کرتے ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ فرشتے انسانوں کے بارے اچھائی اور خیر کی گواہی دیں اور اللہ تعالیٰ انسانوں کو پیدا کرنے میں اپنی حکمت کو ظاہر فرمائیں کیونکہ فرشتوں نے تخلیق انسان کے موقع پر یہ عرض کیا تھا کہ یہ لوگ توفساد پچائیں گے اور خون بہائیں گے۔

پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو بے شک اسی طرح دیکھو گے جیسا کہ اس چاند کو دیکھتے ہو، اس کے دیکھنے میں کسی قسم کی رکاوٹ اور آڑ محسوس نہ کرو گے، سو اگر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور ایسے ہی غروب ہونے سے پہلے کی نماز یعنی صبح اور عصر کو نہ فوت (۱) ہونے دو۔ اس کے بعد جریر نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ لَيْلًا نَّهَارًا رَبِّكَ تَعْلَمُ خُسْرَ الَّذِينَ إِذَا أَفْلَحُوا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَعَهُ عَهْدٌ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ دُخانًا وَسُحَابًا مَذْمُومًا (۲) رب کی تعریف کے ساتھ طلوع، آفتاب اور غروب سے قبل اس کی پاکی بیان کر۔

۱۳۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، وکیع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو، اور اس میں جریر کا نام بیان نہیں کیا۔

۱۳۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحق بن ابراہیم، وکیع، ابن ابی خالد مسعر، بختری بن مختار، ابو بکر بن عمارہ بن رویہ، عمارہ بن رویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہرگز وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج نکلنے سے پہلے نماز کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز کی یعنی صبح اور عصر پڑھی، بصرہ والوں میں ایک شخص بولا کیا تم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، وہ شخص بولا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میرے کانوں نے اس چیز کو سنا ہے اور میرے قلب نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا خُتُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ صَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَنَاءِ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلِ غُرُوبِهَا يُعْبَى الْعَصْرُ وَالْفَجْرُ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ (۱) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا *

۱۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرُونَهُ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيرٌ *

۱۳۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَمِسْعَرٍ وَابْنِ خُبَرٍ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمَارَةَ بْنِ رُوَيْتَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلْجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يُعْبَى الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) نماز افضل عبادت ہے اور پھر نمازوں میں سے بھی فجر اور عصر کی نمازیں دوسری نمازوں سے زیادہ افضل ہیں اس لئے کہ ان نمازوں کے وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں تو افضل ترین عبادت پر ثواب اور بدلہ بھی سب سے بہتر انعام کی صورت میں ملے گا اور وہ اللہ کا دیدار ہے۔

وَسَمِعَ سَمِعَتَهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَبِي *

۱۳۳۹- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْتَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ *

۱۳۴۰- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْحَنَّةَ *

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۲۲۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ *

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَنِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ *

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّارِيُّ

۱۳۳۹- یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحیی بن ابی بکیر، شیبان، عبد الملک بن عمیر، ابن عمارہ بن رویتہ، عمارہ بن رویتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے قبل کی نماز پڑھی، ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس کی، وہ شخص بول میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ایسے مکان میں سنا جہاں سے میں آپ کی بات سنتا تھا۔

۱۳۴۰- ہداب بن خالد ازدی، ہمام بن یحییٰ، ابو جمرہ ضبعی، ابی بکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو ٹھنڈی (صبح و عصر) نمازیں ادا کرتے رہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۱۳۴۱- ابن ابی عمر، بشر بن سری (تحویل) ابن خراش، عمرو، ابن عاصم، ہمام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۲۲۲) مغرب کا اول وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد ہے۔

۱۳۴۲- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا اور نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

۱۳۴۳- محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی،

ابو النجاشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اس کے بعد ہم میں سے کوئی بھی جاتا تھا تو اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّحَّاشِ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْصَرِفُ مَوَاقِعَ نَبِيلِهِ *

۱۳۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، شعیب بن اسحاق دمشقی، اوزاعی، ابو نجاشی، شعیب بن اسحاق دمشقی، اوزاعی، ابو نجاشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّحَّاشِ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ نَحْوَهُ *

باب (۲۲۳) نماز عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر۔ ۱۳۴۵۔ عمرو بن سواد عامری، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کی کہ جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف نہ لائے حتیٰ کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد والوں سے آنے کے وقت فرمایا کہ زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ اس وقت اس نماز کا اور کوئی انتظار نہیں کر رہا ہے اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام کی اشاعت سے قبل کا تھا، حرمہ نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور نقل کیا ہے کہ مجھے ابن شہاب نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز کے لئے تقاضا کرو اور یہ اس وقت فرمایا جب کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو پکارا تھا۔

(۲۲۳) بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا * ۱۳۴۵ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ زُبَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تَدْعَى الْعَتَمَةَ فَبِمَ يَخْرُجُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرَمَةُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذِكْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ وَذَلِكَ حِينَ صَاحَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ *

۱۳۴۶۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے، باقی اس میں زہری کا قول اور

۱۳۴۶ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عَقِيلٍ عَنِ

اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

أَنَّ شِهَابَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ
الرُّهْرِيِّ وَذَكَرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ *

۱۳۴۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ كِتَابَهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ ح وَ
حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حجاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي حجاجُ بْنُ الشَّاعِرِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ
عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ
فَصَنَى فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَنِّي أُمِّي
وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَنِّي أُمِّي *

۱۳۴۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ
نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ
الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ
الَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمَّا نَدَرِي أَشْيَاءَ شَغَفَتْ فِي أَهْبِهِ
أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ
صَلَاةَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينِ غَيْرِكُمْ وَلَوْ لَأَنَّ
يَنْقُلَ عَنِّي أُمِّي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ
أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى *

۱۳۴۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۳۴۷ - اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، (تحویل)
ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، (تحویل) حجاج بن شاعر، محمد
بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، مغیرہ بن حکیم، ام کلثوم بنت
ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک
رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر
فرمائی حتیٰ کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو حضرات
تھے وہ بھی سو گئے، پھر آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور
فرمایا اس کا یہی وقت ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہو کہ میں اپنی امت
کو مشقت میں مبتلا کروں، اور عبد الرزاق کی روایت میں یہ
اظہار ہیں کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہو۔

۱۳۴۸ - زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، حکم،
نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
رات ہم ٹھہرے رہے، نماز عشاء کے لئے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ آپ ہماری طرف آئے
جب تنہائی رات چلی گئی یا اس سے زائد، ہمیں معلوم نہیں کہ
آپ کو گھر کے کسی کام کی وجہ سے مشغولیت ہو گئی تھی یا اور کوئی
بات تھی چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم
ایسی نماز کا انتظار کرتے رہے کہ تمہارے علاوہ اور کوئی دین وال
اس کا انتظار نہیں کر رہا تھا، اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں
ان کے ساتھ یہ نماز اسی وقت پڑھتا، پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس
نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھی۔

۱۳۴۹ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، نافع، عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے

اس میں دیر کی حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے اور پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے علاوہ زمین والوں میں آج کی رات کوئی بھی اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے۔

۱۳۵۰۔ ابو بکر بن نافع عہدی، ہز بن اسد عمی، حماد بن سمہ، ثابت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا حل دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک تاخیر فرمائی، پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے، اور تم جس وقت تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے نماز ہی کے (حکم) میں رہو گے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ گویا کہ اب میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ فرمایا (کہ انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

۱۳۵۱۔ حجاج بن شاعر، ابو زید سعید بن ربیع، قرہ بن خالد، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہو گئی پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا اب بھی میں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی۔

۱۳۵۲۔ عبد اللہ بن صباح العطار، عبید اللہ بن عبد المجید حنفی، قرہ سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا تذکرہ نہیں۔

۱۳۵۳۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ،

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُعْبٌ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ *

۱۳۵۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ نَيْبَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَأَذَى يَذْهَبُ شَطْرَ السَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَإِنِّكُمْ لَا تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْصُرُ إِلَى وَيَبصرِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى بِالْحَنْصِيرِ *

۱۳۵۱۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبَ مِنْ نِصْفِ السَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى وَيَبصرِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ *

۱۳۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْخَنْفِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ *

۱۳۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آئے تھے یہ سب بقیع کی کنکر یلی مین پر اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں سو ایک روز میں چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کچھ کام میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہو گئی اور رات نصف کے بعد ہو گئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا راٹھرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا۔ ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کی وجہ سے خوشی خوشی واپس ہوئے۔

۱۳۵۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں، جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، خواہ امام ہو کر اور خواہ تنہا۔ عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر بیدار ہو گئے اور سو گئے اور پھر بیدار ہو گئے، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا نماز، عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ

كَرِيبَ قَالَانَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدَمُوا مَعِيَ فِي السَّيْفَةِ نَزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاقَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى اعْتَمَ بِالصَّلَوةِ حَتَّى أَبْهَارَ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رَسُولِهِمْ أَعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَذْرِي أَنَّ الْكَيْمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرَجِئَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةُ إِمَامًا وَخَلُودًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَفَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَفَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَفْطُرُ رَأْسَهُ مَاءً وَاضِعًا

علیہ وسلم تشریف لائے گویا میں اس وقت آپؐ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ اپنے سر مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہو تا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کیفیت دریافت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ کس طرح رکھا تھا؟ اور جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہیں بتلایا ہے چنانچہ عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں اور پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھیرا یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے اور پھر آپ کا انگوٹھا کنیٹی تک اور داڑھی کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز کو نہ چھوتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا، میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اس رات عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی تاخیر فرمائی؟ کہا میں نہیں جانتا، پھر عطاء نے بیان کیا میں اسی چیز کو محبوب رکھتا ہوں امام ہو کر یا تنہا نماز ادا کروں جیسے کہ اس کو اس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا ہے، اور اگر تم پر تنہائی بارگزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کر لیا کرو، نہ جلدی کر کے نہ دیر کر کے۔

۱۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ساک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۶۔ قتیبہ بن سعید، ابوالکامل جحدری، ابو عوانہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

يَدُهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمْتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبْتُ عَطَاءَ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوُجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاجِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَبْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءَ كَمْ ذَكَرْتَ أَحْرَهَا أَلَسَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسْتَبِدُّ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ عَطَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصْبِهَا بِمَامَا وَخَلِجُوا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَلْتَبِدُّ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خِيَرُوا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلَّاهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً *

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْآخُوصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ *

۱۳۵۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ

علیہ وسلم تمہارے ہی طریقہ پر نمازیں پڑھا کرتے تھے مگر عشاء کی نماز میں یہ نسبت تمہارے کچھ دیر کیا کرتے تھے اور نماز بلکی پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۵۷۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی لبید، ابو سلمہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرم رہے تھے کہ تمہاری نماز کے نام پر بدوی لوگ غائب نہ سہیں وہ عشاء ہے اس لئے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں اسی وجہ سے (وہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں)۔

۱۳۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبد اللہ بن ابی لبید، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر دیہاتی لوگ عشاء کی نماز پر غالب نہ ہوں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے اور یہ تو اونٹنیوں کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

(فائدہ) اور عتمہ کے معنی سخت میں تاخیر کرنے کے آئے ہیں، اس واسطے وہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں، ہتی تم ان سے مغلوب ہو کر عتمہ مت کہو بلکہ عشاء ہی کہو۔

(۲۲۴) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَكُّيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا *

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَرُهَيْبُ بْنُ حَرْبٍ كُتِبَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كَرُّ يَصْدَلْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَمَلِّعَاتٍ بِمُرُوضِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ *

۱۳۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مومنوں کی عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتی تھیں، پھر اپنی چادروں میں لپیٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں انہیں کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

۱۳۶۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مومن عورتیں اپنی چادر میں لپیٹی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلدی نماز پڑھنے کی وجہ سے پیچنی نہیں جاتی تھیں۔

۱۳۶۱۔ نصر بن علی جہضمی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، یحییٰ، بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپیٹی ہوئی واپس جاتی تھیں، اندھیرے کی بنا پر پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۱۳۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ منورہ آیا تو ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (نمازوں کے متعلق دریافت کیا) تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز گرمی کے وقت پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں جبکہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت میں پڑھتے، جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

۱۳۶۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، سعد، محمد بن عمرو

۱۳۶۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرُّبَيْعِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفَعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يَعْرِفْنَ مِنْ تَغْلِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ *

۱۳۶۱۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْنُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِيَ الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رَوَاتِهِ مُتَلَفَعَاتٍ *

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّهَارِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَحَبَتِ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَأَوْهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَدْ أَنْصَتُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا بَغْلَسَ *

۱۳۶۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کیا کرتا تھا تو ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، بقیہ روایت غندر والی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۶۳- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال دریافت کرتے تھے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم نے ابو ہریرہؓ سے سنا ہے انہوں نے کہا گویا کہ میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی اتنا یاد ہے) پھر سیار نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال دریافت کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپؐ پرواہ نہ کرتے تھے اگرچہ عشاء کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر ہو جائے اور نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہ فرماتے تھے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پھر ان سے ملے اور پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اور عصر اس وقت پڑھتے تھے جبکہ آدمی مدینہ کے آخر تک چلا جاتا تھا اور سورج باقی رہتا تھا، اور مغرب کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ کون سا وقت بیان کیا۔ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور دریافت کیا تو فرمایا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہنچتا تھا تو اسے پہچن لیتا تھا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۳۶۵- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، سیار بن سلامہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے اگرچہ نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر ہو جاتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا سمجھتے تھے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سے ملا تو انہوں نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غَنْدَرٍ *
۱۳۶۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرَزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي نَعَضَ تَأْخِيرَهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نَصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُجِبُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ نَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَذْرِي أَيَّ حِينَ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسُّتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ *

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَزَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي نَعَضَ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نَصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُجِبُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا

فرمایا تھا ہی رات تک۔

۱۳۶۶۔ ابو کریب، سوید بن عمرو کلبی، حماد بن سلمیٰ، سیار بن سلامہ ابو المنہال، ابو رزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تھا ہی رات تک موخر کرتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور صبح کی نماز میں سو آیتوں سے لے کر ساٹھ تک پڑھتے تھے اور نماز سے ایسے وقت میں فارغ ہوتے تھے کہ ہم میں سے ایک دوسرے کو پہچان بیٹا تھا۔

الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثَلَاثَ اللَّيْلِ *

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرزَةَ النَّاسِلَمِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجَهَ بَعْضٍ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ صبح کی نماز میں اسفار اولیٰ ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے۔

باب (۲۲۵) وقت مستحب سے نماز کو موخر کرنا مکروہ ہے اور امام جب ایسا کرے تو مقتدی کیا کریں؟

(۲۲۵) بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ *

۱۳۶۷۔ خلف بن هشام، حماد بن زید (تحویل) ابو یحییٰ زہرائی، ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ نماز کو اس کے آخر وقت میں پڑھیں گے یا نماز کو اس کے وقت سے ختم کر ڈالیں گے (۱)، میں نے عرض کیا تو اس وقت کے لئے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو جائے تو پھر پڑھ لینا، کیونکہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ اور خلف راوی نے عَنْ وَقْتِهَا کالفظ بیان نہیں کیا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمْرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَبْلَهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلْفٌ عَنْ وَقْتِهَا *

(۱) مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے مستحب وقت سے موخر کریں گے یہ معنی نہیں کہ اس کے وقت جواز اور ادا والے وقت سے موخر کریں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری بھی ہو گئی کہ بعد والے بعض اہرام اپنے کاموں میں مصروف ہو کر نماز کو موخر کر کے پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ولید اور حجاج وغیرہ حضرات نے ایسا کیا۔

۱۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سیمان، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر میرے بعد اسے حاکم ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے، رڈا لیں گے لہذا تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھ کرنا، اگر تم نماز کو وقت پر پڑھ چکے تو وہ نماز جو امراء کے ساتھ پڑھو گے تمہارے لئے نفل ہو جائے گی اور اگر تم ان کے ساتھ نہیں پڑھو گے تو اپنی نماز کو تو کامل کر ہی چکے۔

۱۳۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، شعبہ، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں، اگرچہ ہاتھ پاؤں کٹ ہو غلام ہو۔ اور نماز کو اپنے وقت پر ادا کروں سو اگر اب تو لوگوں کو پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا ورنہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا تیرے لئے نفل ہو جائے گی۔

۱۳۷۰۔ یحییٰ بن حبیب حرثی، خالد بن حرث، شعبہ، بدیل، ابو اعلیہ، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو وقت سے ہٹ کر نماز پڑھیں گے تو کیا کرو گے۔ میں نے عرض کیا آپ اس وقت کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھ کر اپنی ضرورت کو پوری کرنے کے لئے چلے جانا اس کے بعد اگر نماز کی اقامت ہو تو تم نماز پڑھ لینا۔

۱۳۷۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو اعلیہ بیان کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے ایک دن نماز میں دیر کی اور عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے، میں نے ان کے لئے کرسی ڈال دی وہ اس پر بیٹھے میں نے ان سے

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا فَإِنْ صَنَيْتَ لَوْ قَتَلَهَا كَأَنْتَ لَكَ نَافِعَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَنَاتَكَ *

۱۳۶۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عِنْدِي مُجَادَعُ الْأَصْرَافِ وَأَنْ أَصْبِيَ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَنَاتَكَ وَإِلَّا كَأَنْتَ لَكَ نَافِعَةٌ *

۱۳۷۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيََتْ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ *

۱۳۷۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّاءِ قَالَ أَخْبَرْتُ ابْنَ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَحَسَّ

عبداللہ کے کام کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اپنے ہونٹ (باعتبار افسوس کے) دبائے اور میری ران پر مارا اور فرمایا میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تھا جیسا کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے، اور آپ نے بھی میری ران پر مارا جیسا کہ میں نے تمہاری ران پر مارا، آپ نے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تجھے ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی، اب نہیں پڑھتا۔

۱۳۷۲۔ عاصم بن نصر تمیمی، خالد بن حارث، شعبہ، ابونعمرہ، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارا کیا ہو گا یا تیرا کیا ہو گا جب کہ تو ایسے لوگوں میں باقی رہے گا جو نماز کو اس کے وقت سے دیر میں پڑھتے ہیں تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لینا، پھر اگر نمازی کھڑے ہونے لگے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اس لئے اس میں نیکی میں ہی اضافہ ہے۔

۱۳۷۳۔ ابو عثمان مسمعی، معاذ بن ہشام، یواسطہ والد، مطر، ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن صامت نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی بات کو دریافت کیا تھا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی بات کو دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مسنون وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو غل کر دیا کرو، راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذر کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

عَنِہُ فَذَكَرْتُ لَهُ صَبِيحَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَعَضَ عَلَيَّ شَفْتَيْہِ وَضَرَبَ فَحِذْيَی وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَحِذْيَی كَمَا ضَرَبْتُ فَحِذْيَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَحِذْيَی كَمَا ضَرَبْتُ فَحِذْيَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ الصَّلَاةَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَبَّيْتُ فَمَا أَصْنِي *

۱۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا قَبِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةٌ خَيْرٌ *

۱۳۷۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ نَصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أَمْرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَحِذْيَی ضَرْبَةً أَوْجَعَنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَحِذْيَی وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ يَوْ قِيَّتْهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ ذِكْرٌ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَحِذْيَ أَبِي ذَرٍّ *

(۲۲۶) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ
وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا *

باب (۲۲۶) نماز کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت
اور اس کے ترک کی شدید ممانعت اور اس کا
فرض کفایہ ہونا۔

۱۳۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کی نماز اکیسے شخص کی نماز
سے ۲۵ درجے زائد فضیلت والی ہے۔

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ
أَحَدِكُمْ وَحَدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا *

۱۳۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سعید بن
مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت
کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ۲۵ پچیس درجہ افضل
ہے اور رات دن کے فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ
آیت پڑھ لو۔ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

۱۳۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
لُمَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةٍ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ
الرَّجُلِ وَحَدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ
وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ
الْفَجْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنَّ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ
الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) *

۱۳۷۶۔ ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید، ابو
سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد الاعلیٰ والی روایت کی
طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں ۲۵ پچیس جزء کا لفظ ہے۔

۱۳۷۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ
حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِخَمْسِ
وَعِشْرِينَ جُزْءًا *

۱۳۷۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ
حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ
الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ *

۱۳۷۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ، قعنب، افلح، ابو بکر بن محمد بن
عمرو بن حزم، سلمان اغر، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جماعت کی نماز اکیسے شخص کی ۲۵ پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

۱۳۷۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمر بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر بن مطعم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو عبد اللہ کا وہاں سے گزر ہوا تو نافع نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز پڑھ لینا ۲۵ پچیس نمازیں پڑھنے سے زائد فضیلت رکھتا ہے۔

۱۳۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کیلئے نماز پڑھنے سے ۲۷ ستائیس درجے افضل ہے۔

(فائدہ) تین قسم کی روایتیں مذکور ہیں، ایک میں ۲۵ درجہ دوسری میں ۲۵ درجہ اور تیسری روایت میں ۲۷ درجہ زائد فضیلت بیان کی گئی ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان روایتوں میں کسی قسم کی منافات نہیں، نمازیوں کے احوال کی وجہ سے فضیلت میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے اور تعداد ثواب مقصود نہیں، واللہ اعلم۔

۱۳۸۰۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنیٰ، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تھا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

۱۳۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی ابن نمیر نے بیس پر کئی درجہ زائد ہونے کو نقل کیا ہے اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ۲۷ ستائیس درجہ بیان کیا ہے۔

۱۳۸۲۔ ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۲۰ بیس پر کئی

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي الْخَوَّارِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى زَيْدُ بْنُ زَبَّانٍ مَوْلَى الْخُجَّعِيِّينَ فَدَعَا نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيَهَا وَحْدَهُ *

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً *

(فائدہ) تین قسم کی روایتیں مذکور ہیں، ایک میں ۲۵ درجہ دوسری میں ۲۵ درجہ اور تیسری روایت میں ۲۷ درجہ زائد فضیلت بیان کی گئی ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان روایتوں میں کسی قسم کی منافات نہیں، نمازیوں کے احوال کی وجہ سے فضیلت میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے اور تعداد ثواب مقصود نہیں، واللہ اعلم۔

۱۳۸۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ *

۱۳۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً *

۱۳۸۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ ضَحَّاكُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

درجہ زائد ہونے کو نقل کرتے ہیں۔

عَنِ السَّيِّ صُلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُا وَعِشْرِينَ *

۱۳۸۳- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ نَسَا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ يُخْلِفُ إِلَيَّ رَجُلٌ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَأَمُرُ بِهِمْ فَيُحَرِّقُونَ عَنْبَهُمْ بِحُزْمِ الْحَطَبِ يُؤْتَهُمْ وَلَوْ عَنِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَحْدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْني صَلَاةَ الْعِشَاءِ *

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَالنَّفْطُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْمُونَ مَا فِيهِمَا نَأْتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطِيقَ مَعِيَ بِرَجُلٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَيَّ قَوْمٌ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقُ عَنْبَهُمْ يُؤْتَهُمْ بِالنَّارِ *

۱۳۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ قَتِيَابِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزْمٍ مِنْ

۱۳۸۳- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہیں پایا تو فرمایا کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور اس بات کا حکم دوں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر کے ان کے گھروں میں آگ لگا دی جائے اور اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک ہڈی فرسہ جانور کی ملے گی تو ضرور آئے، مقصود عشاء کی نماز تھی۔

۱۳۸۴- ابن نمیر، بواسطہ والد، اعمش، (تخویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز عشاء اور نماز فجر من فقیہین پر بہت بھاری ہیں اگرچہ ان لوگوں کو اس کا ثواب معلوم ہو جائے تو ضرور آئیں اگرچہ گھنٹوں کے بل چل کر آنا پڑے اور میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ نماز کا حکم دوں وہ قائم کی جائے، پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں، ان کے ساتھ لکڑیوں کا ڈھیر ہو کہ جو حضرات نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

۱۳۸۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چند روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، من جملہ ان احادیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے ارادہ کیا اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر ان لوگوں

سمیت ان کے مکانوں کو جلا دیا جائے۔

حَصْبٍ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تَحَرَّقَ
يُوتَ عَنِّي مِنْ فِيهَا *

۱۳۸۶ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ
وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
بَرْقَانَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحَوْهُ *

۱۳۸۷ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي
الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ
الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ
الْجُمُعَةِ يُيَوِّتُهُمْ *

۱۳۸۸ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ دَوْرَقِيٍّ
كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا
الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ
فِيصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرُخِّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ
هَلْ تَسْمَعُ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ *

(فائدہ) یہ سائل عبد اللہ بن ام کلثوم تھے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ أَبِي
رَأْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي
الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا

۱۳۸۶ - زہیر بن حرب، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع،
جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۷ - احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو اسحاق،
ابوالاحوص، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو
کہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے، فرمایا کہ میں اس بات کا ارادہ
کرتا ہوں کہ ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر
میں ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ میں نہیں
آتے۔

۱۳۸۸ - قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، سدید بن سعید،
یعقوب دورقی، مروان فزاری، عبید اللہ بن اصم، یزید بن اصم،
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کیا، یا رسول اللہ مجھے کوئی مسجد تک لانے والا نہیں، چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ
آپ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا کر دیں چنانچہ آپ
نے اسے اس چیز کی اجازت دیدی۔ جب وہ چل دیا تو آپ نے
پھر بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو، اس نے کہا جی ہاں،
آپ نے فرمایا تو پھر تم مسجد میں آیا کرو۔

(فائدہ) یہ سائل عبد اللہ بن ام کلثوم تھے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

۱۳۸۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، زکریا بن ابی
زائدہ، عبد الملک بن عمیر، ابوالاحوص سے روایت ہے کہ
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم دیکھتے تھے جماعت
سے کوئی شخص پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفق ظاہر

ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز میں شریک ہونے کے لئے چلا آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی باتیں بتلائی ہیں ان ہی ہدایت کی باتوں میں سے اس مسجد میں نماز پڑھنا ہے کہ جس میں اذان دی جائے۔

۱۳۹۰۔ ابو بکر بن شیبہ، فضیل بن دکین، ابو العیسیٰ، علی بن اقرم، ابوالاحوص، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز مسلمان ہو کر ملاقات کرے تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے متعین کر دیئے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت ہی کے طریقوں میں سے ہیں، اگر تم ان کو گھر میں پڑھ لو جیسا کہ فناء جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنی نبی کی سنت کو چھوڑ دیا ہے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑو گے تو بے شک گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم پر جو کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ جماعت سے نہیں پیچھے رہتا تھا مگر وہ منافق کہ جس کا نفاق ظاہر ہو اور آدمی کو نماز میں دو شخصوں کے کاندھوں کے سہارے لایا جاتا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لِمَشِيٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ *

۱۳۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَيْسَى عَنْ عِيْنِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَيَحْفَظْ عَنِ هَوْلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَفُّ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْبُدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُصُوفَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ النِّفَاقَ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ *

(فائدہ) بعض روایتوں میں ہے کہ اگر تم اپنے نبی کی شریعت کو چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے، اس لئے نماز کا ترک اس کی اہانت کا باعث ہے اور نماز کی توہین اور شریعت کا ترک یقینی طور پر کفر ہے۔ ان احادیث سے وجوب جماعت ثابت ہوتا ہے اور بعض علماء ان وعیدات کی بنا پر جماعت کی فرضیت کے قائل ہو گئے اور شیخ قطب قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ نماز میں بیچ وقت حضوری کی بنا پر نمازیوں میں نظام الفت قائم رہتا ہے اور کامل کی برکات ناقص کو شامل ہو جاتی ہیں کہ جس کی وجہ سے سب کی نمازیں کامل ہو جاتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابراہیم بن مہاجر، ابوالشعنا بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ تب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(فائدہ) اذان کے بعد مسجد سے فرض نماز پڑھے بغیر کسی خاص عذر نہ ہونے کی وجہ سے ٹکنا مکروہ ہے اور طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو منافی فرمایا ہے۔

۱۳۹۲۔ ابن ابی عمر کی، سفیان بن عیینہ، عمر بن سعید، اشعث بن ابی الشعنا محارب، ابوالشعنا محارب، بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اذان کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا، اس کے متعلق فرمایا کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۹۳۔ اسحاق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلہ مخزومی، عبد الواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، عبد الرحمن بن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا اے بیٹھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھیں) (۱)۔

۱۳۹۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ اسدی، (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ابی سہل عثمان بن حکیم رضی اللہ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَةً حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۹۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْنَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَخْتَارُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا نَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةَ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ *

۱۳۹۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

(۱) اس لئے کہ نماز فجر کا پڑھنا نفس پر زیادہ شاق اور شیطان کے لئے شدید ہوتا ہے کیونکہ سونے سے پہلے نماز پڑھنا اتنا مشکل نہیں جتنے نیند سے اٹھ کر نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس میں مجاہدہ زیادہ ہے۔

تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

بُنْ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّاقِ جَمِيعًا عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مُثْنَةً *

۱۳۹۵۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، خالد، انس بن
سیرین، جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے صبح
کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے سو اللہ تعالیٰ اپنی
پناہ کا تم میں سے جس کسی سے بھی ذرا سا بھی حق طلب کرے گا
اس کو نہیں چھوڑے گا اسے دوزخ میں داخل کر دے گا۔

۱۳۹۵ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ
حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَتَى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ فَيَكْبَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

۱۳۹۶۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل، خالد، انس بن
سیرین، جندب قسری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی تو وہ
اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے، سو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کا تم میں جس
کسی سے بھی ذرا سا حق طلب کرے گا تو اس کو پکڑ کر سرنگوں
کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۳۹۶ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ
قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقُسْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَتَى صَدَاةَ الصُّبْحِ
فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ
فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ ثُمَّ يَكْبَهُ
عَنِّي وَجْهِي فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

۱۳۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ہند،
حسن، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق
روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں دوزخ میں ڈالنے کا تذکرہ
نہیں۔

۱۳۹۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ
الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكْبَهُ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ *

باب (۲۲۷) کسی خاص عذر کی وجہ سے جماعت
ترک کرنے کی گنجائش۔

(۲۲۷) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَفُّفِ عَنِ
الْجَمَاعَةِ بَعْدَ *

۱۳۹۸۔ حرمہ بن یحییٰ نجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
محمود بن ربیع انصاری، عتبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں غزوہ بدر میں شریک
ہوئے اور انصار میں سے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۳۹۸ - حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى النَّجَبِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ
شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری نگاہ جاتی رہی ہے اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب بارشیں ہوتی ہیں وہ نالہ جو میرے اور ان کے درمیان ہے بہنے لگتا ہے اور میں ان کی مسجد میں نہیں جاسکتا تاکہ ان کی امامت کر سکوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ خواہش اور آرزو ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور ایک جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ اسے نماز کی جگہ مقرر کر لوں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا، عتبہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے کہ کچھ دن چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کی اجازت لی اور میں نے آپ کو بدیا، آپ گھر میں داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں اور فرمایا کہ تم کہیں چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں میں نماز پڑھوں۔ عتبہ بن یون کرتے ہیں کہ میں نے مکان کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کر دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور ہم نے آپ کے لئے حریرہ پکار رکھی تھی اس کے بعد آپ کو روک لیا اور محلہ والے بھی آگئے یہاں تک کہ مکان میں کچھ آدمی جمع ہو گئے سوان میں سے ایک شخص نے کہا مالک بن دحس کہاں ہے؟ تو کسی نے (جذبہ میں) کہہ دیا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو کیہ نہیں دیکھتے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کہتا ہے، حاضرین نے کہا اللہ ورسولہ اعلم، پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کلمہ لا الہ الا اللہ کا قائل اور اس سے محض اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ نَاصِرٍ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ نَصْرِي وَأَنَا أَصْنِي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِيعْ أَنْ أَتِيَّ مُسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مِصْلِي فَأَتَجِدُهُ مُصْنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِثْبَانُ فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُجِبُّ أَنْ أَصْنِي مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَمَّ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرِ صَنْعَنَاهُ لَهُ قَالَ فَتَابَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رَجُلَانِ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَافِقٌ لَا يُجِبُّ إِلَهُ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ فَأَمَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَرَى وَجْهَهُ وَتَصِيحَتَهُ لِلْمُتَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الدَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَغَيَّبُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

کی خوشنودی مقصود ہو اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے روایت کی تصدیق کی اور حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

مُحَمَّدُ النَّاصِرِيُّ وَهُوَ أَخَذَ بِنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَائِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ *

۱۳۹۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، محمود بن ربیع، عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اتنا اضافہ ہے کہ ایک شخص نے کہا: مالک بن دحس کہہ رہے ہیں کہ یہ کہ محمود راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں سے بیان کی ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی ہوگی سو میں نے قسم کھائی کہ میں پھر جا کر عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کروں گا، سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ ان کی نگاہ جاتی رہی تھی اور وہ اپنی قوم کے امام تھے تو ہم ان کے بازو میں جا بیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث دریافت کی، تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح بیان کر دی جیسا کہ پہلے بیان کی تھی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد بہت سی چیزیں فرض ہوئیں اور احکام الہی نازل ہوئے جنہیں ہم جانتے ہیں کہ کام ان پر منتہی ہو گیا سو جو دھوکہ نہیں کھانا چاہتا وہ نہ کھائے۔

۱۳۹۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَتَيْتُ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشِينِ أَوْ الدُّخَشِينِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ النَّاصِرِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُتِلَ قَالَ فَحَفَفْتُ إِنَّ رَجَعْتُ إِلَى عِثْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَحَّدَنِي شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ بِمَامٍ قَوْمِي فَحَلَسْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَفَسَّطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَمَا يَغْتَرَّ *

۱۴۰۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْنِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَحَّةً مَحَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُتِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَصْرِي قَدْ سَاءَ وَسَأَقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَصِي بِهِ

۱۴۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، دہید بن مسلم، اوزاعی، زہری، محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کلی کرنا یاد ہے جو ہمارے مکان کے ڈول سے کی تھی۔ محمود بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بصارت کم ہو گئی ہے، پھر بیان کیا حدیث کو حتیٰ کہ عِثْبَانُ نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعت پڑھی اور ہم نے

جیشہ کھانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک رکھا تھا جو کہ آپ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا اور بعد والی زیادتی جو معمر اور یونس نے بیان کی ہے ذکر نہیں کی۔

(فائدہ) اور بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ محو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر کھلی اور اس وقت ان کی عمر پانچ سال کی تھی تاکہ صحبت کے فیض سے بہرہ ور ہو جائیں۔

باب (۲۲۸) نفل نماز باجماعت اور چٹائی وغیرہ پر پڑھنے کا جواز۔

(۲۲۸) بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَتَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ *

۱۳۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طحیہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی داوی ملکہ نے ایک کھانے پر جو انہوں نے پکایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا چنانچہ آپ نے اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ کھڑے ہو میں تمہاری خیر و برکت کے لئے نماز پڑھوں۔ اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک چٹائی سے کرکھڑا ہوا جو بہت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے، میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور لوٹے۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَحْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعْتُهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبَسَ فَتَضَعْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَقْتُ أَنَا وَالْيَتِيمَ وَرَأَاهُ وَالْعَجُوزُ مِنَّا وَرَأَانَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

فائدہ۔ چٹائی کو نرم کرنے کے لئے پانی چھڑکا۔

۱۳۰۲۔ شیبان بن فروخ، ابو ربیع، عبد الوارث، ابو التیاح، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب انسانوں سے بہت ہی پاکیزہ تھے۔ اوقات نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو اس بستر اور چٹائی کے متعلق حکم فرماتے جو آپ کے نیچے ہوتا، اسے جھاڑ کر پانی چھڑک دیا جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر امامت فرماتے اور ہم آپ کے پیچھے

۱۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا قَرِيبًا تَحْضُرُ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيَكْنُسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کھڑے ہوتے اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا ہستر کھجور کے پتوں کا تھا۔

۱۴۰۳۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے میں گھر میں تھا اور میری والدہ اور خالد ام حرام بھی، آپ نے فرمایا، کھڑے ہو میں تمہارے لئے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہیں تھا چنانچہ آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی، ایک شخص نے ثابت سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں کھڑا کیا، فرمایا اپنی داہنی طرف، پھر ہم سب گھروالوں کے لئے تمام بھلائیوں کی دعائے خیر کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، پھر میری والدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں چنانچہ آپ نے میرے لئے تمام بھلائیوں کی دعا مانگی اور میرے لئے جو دعا مانگی اس کے آخر میں فرمایا اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں زیادتی عطا فرما اور پھر اس میں برکت دے۔

۱۴۰۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، عبد اللہ بن مختار، موسیٰ بن انس، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میری والدہ یا خاد کو نماز پڑھائی، مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہارے پیچھے۔

۱۴۰۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، (تحویل) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، خالد بن عبد اللہ، (تحویل) ابو بکر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ يَسَاطُلُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ *

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَيَأْتِنِي بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَافٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسُ مِنْهُ قَارَ جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ لُبَيْتٍ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِيكَ اذْغُ اللَّهُ لَهُ قَارَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَدَرَكْ لَهُ فِيهِ *

۱۴۰۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا *

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۴۰۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا

بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، شیبانی، عبد اللہ بن شداد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی۔ بس اوقات جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا تھا اور آپ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

۱۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ گود دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرَبِّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصْنِي عَلَى خُمْرَةٍ *

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حُزْرًا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَحْنُ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى خَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ *

باب (۲۲۹) فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنے کی فضیلت۔

۱۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر مسجد میں آتا ہے نماز کے علاوہ اور کسی چیز نے اسے نہیں اٹھایا اور نماز کے علاوہ اور کسی چیز کا ارادہ نہیں سو کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض

(۲۲۹) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَفَضْلِ الْمَشْيِ إِلَيْهَا *

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا

ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے اور فرشتے تم میں اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے اسی مقام پر بیٹھا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے اور کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اے اللہ تو اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا اور جس وقت تک وہ حدت نہیں کرتا۔

الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَنَمَّ يَحْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَسَابِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ *

۱۴۰۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید (تحویل) محمد بن بکار بن ریان، اسماعیل بن زکریا (تحویل) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۰۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو اشعثی حُرَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ كُنْهٍ عَنْ لُاعْمَشٍ فِي هَذَا الْإِسْدِ مِنْ مَعْنَاهُ *

۱۴۱۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب سختیانی، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا ہے، کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما جب تک کہ وہ حدت نہیں کرتا اور تم میں سے ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔

۱۴۱۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِمَسَابِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ لَصَلَاةٍ تَحْبِسُهُ *

۱۴۱۱۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی میں رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا حدت کیا ہے فرمایا پھسکی

۱۴۱۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَنَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُعْبَدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مَضَاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَيَقُولُ الْمَسْبُكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثُ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَقْسُو أَوْ

یضطر*

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ *

۱۴۱۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ *

۱۴۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا *

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ *

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ

چھوڑے یا گوزمارے۔

۱۳۱۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے گھر جانے میں نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے مانع نہیں ہوتی۔

۱۳۱۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) محمد بن سلمہ مروی، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ہرمز، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے جس وقت تک حدیث نہ کرے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

۱۳۱۴- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۱۵- عبد اللہ بن براد اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، بریدہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کا سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر نماز کو آئے، اور پھر جو اس سے زائد دور سے آئے اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا منتظر رہے تو اس کا ثواب اس شخص سے زائد ہے جو خود نماز پڑھ کر سو جائے اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کا منتظر رہتا ہے۔

۱۳۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، عبث، سلیمان تمیمی، ابو عثمان نہدی، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تھا اس

سے زیادہ دور مسجد سے مکان کسی کا نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی فوت نہیں ہوتی تھی تو اس سے کہا گیا میں نے کہا کہ اگر تم ایک گدھا خرید لو کہ جس پر اندھیرے اور دھوپ میں سوار ہو کر آیا کرو تو اچھا ہو، انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بات خوشی کی نہیں ہے کہ میرا مکان مسجد کی جانب ہو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد تک نہ اور مسجد سے میرا گھر تک لوثا لکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب کا ثواب تمہارے لئے جمع کر دیا ہے۔

۱۴۱۷۔ محمد بن عبد اللہ اعلیٰ، معتمر بن سیمان، (تحویل)، اسحاق بن ابراہیم، جریر، بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَّ أَغَمٍّ رَجُلًا أُنْعِدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِثْلَهُ وَكَانَ لَا تُحْطِئُهُ صِنَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَسْتُ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرَكْتَهُ فِي لُصْمَاءٍ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَرَلِي بِأَبِي جَنْبِ الْمَسْجِدِ بَنِي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مُمْشِدِي بَنِي الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ بَنِي أَهْبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ *

۱۴۱۷۔ وَحَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْنَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَدْ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي بَهْدٍ الْإِسْنَادُ بَنَحْوَهُ *

۱۴۱۸۔ وَحَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْإِنصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُحْطِئُهُ لَصْدَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُسْتُ لَهُ يَا فُؤَادُ نَوْتُ شَرَبْتُ حِمَارًا يَقِيبُ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيبُ مِنْ هَوَاءٍ تُرْضُ قَلْبَ أُمِّهِ وَنَسَبُ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِثْلَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَسْبُكَ حِمْدُ حَتَّى تَنْتَ سَيِّدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسْبُكَ قَدْ وَدَعْتُ وَدَكَرْتُ لَهُ نَسَبُ بَرَجُو فِي تَرَهُ نَاحِرَ قَلْبِ نَسَبُ نَسَبُ نَسَبُ عَسَ وَنَسَبُ نَسَبُ مَحْسَبُ *

۱۴۱۸۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، عبد بن عبد، عاصم ابو عثمان، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انصار میں ایک شخص تھا کہ جن کا گھر مدینہ کے گھروں میں سب سے زائد دور تھا اور ان کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی جماعت فوت نہیں ہوتی تھی تو ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہوا تو میں نے کہا اے فداں اکاش کہ تم ایک گدھا خریدو جو تمہیں گرمی اور راہ کے کیرے مکوڑوں سے نجات دلائے، انہوں نے کہا سنو خدا کی قسم میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرا مکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے قریب ہو، مجھے ان کی یہ بات بہت ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو صورتیں سے مطلع کیا، آپ نے انہیں بویا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ویسی کہ جو مجھ سے کہا تھا اور بیان کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر و ثواب چاہتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے لئے وہی ثواب ہے جس کے تمام امیدوار ہوں۔

۱۴۱۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، محمد بن ابی عمر، ابن حنیہ، (تحویل)

۱۴۱۹۔ وَحَدَّثَ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو اشْعَثِيُّ

سعید بن ازہر واسطی، وکیع، بواسطہ والد، عاصم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۲۰۔ حجاج بن شاعر، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، ابو ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ہمارے مکان مسجد سے دور تھے سو ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے مکانوں کو بیچ دیں اور مسجد کے قریب مکان لے لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور فرمایا تمہارے لئے ہر ایک قدم پر ایک درجہ ہے۔

۱۴۲۱۔ محمد بن ثنی، عبد الصمد بن عبد الوارث، بواسطہ والد، جریری، ابو نصرہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئیں تو قبیہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو، انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے اس چیز کا ارادہ کیا ہے، تب آپ نے فرمایا بنو سلمہ اپنے مکانات میں رہو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں، بنو سلمہ اپنے مکانات میں ہی رہو تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔

۱۴۲۲۔ عاصم بن نضر، یحییٰ، کبسم، ابو نصرہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں بنو سلمہ نے مسجد کے قریب ہونے کا ارادہ کیا اور وہاں کچھ مکانات خالی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا بنو سلمہ اپنے ہی مکانوں میں رہو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔ بنو سلمہ بیان کرتے ہیں یہ چیز ہمارے لئے اتنی خوشی کی باعث ہوئی کہ وہاں منتقل ہونے میں اتنی خوشی نہ تھی۔

۱۴۲۳۔ اسحاق بن منصور، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو،

وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۱۴۲۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَتَقَرَّبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَهَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً *

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ لَصَمٍّ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَبَّتِ الْبَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ *

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالُوا وَالْبَقَاعُ حَابِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَانَ يَسْرُنَا أَنَا كُنَّا نَحْوَلُ *

۱۴۲۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَحْمَرْنَا

زید بن ابی امیہ، عدی بن ثابت، ابو حازم اشجعی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر میں پاکی حاصل کرے پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے کوئی فرض ادا کرنے کے لئے آئے تو اس کے قدموں میں ایک سے تو برائیاں معاف ہوں گی اور دوسرے سے درجات بلند ہوں گے۔

۱۳۲۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا تاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور ہر دن اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا پھر اس کے بدن پر کوئی میل پکیل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ آپ نے فرمایا سو یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۳۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر جاری ہو، کہ ہر روز وہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ حسن نے کہا کہ پھر اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔

۱۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو مسجد آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے

زَكَرِيَّا بْنِ عَبْدِ أَخْرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خَطْوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً *

۱۴۲۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَفَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِنَاهُمَا عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَجَتِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَجَتِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا *

۱۴۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمِثْلِ نَهْرٍ خَارَ غَمْرٌ عَنْ بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يَبْقَى ذَلِكَ مِنَ الدَّرَجِ *

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

لئے جنت میں اس کی ضیافت تیار کر رکھی ہے جب بھی وہ صبح و شام کو آئے۔

باب (۲۳۰) صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت۔

۱۳۲۷۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، سماک بن حرب (تحویل)، یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، سماک بن حرب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے، انہوں نے کہا بہت زیادہ پھر کہا آپ اسی جگہ بیٹھے رہا کرتے تھے جہاں صبح کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا اور پھر جب سورج نکل جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور لوگ باتیں کرتے رہا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کرتے رہتے تھے اور ہنستے تھے تو آپ بھی مسکرا دیتے۔

۱۳۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محمد بن بشر، زکریا، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب روشن نہ ہو جاتا۔

۱۳۲۹۔ قتیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، (تحویل) ابن شہاب، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں حسنا کا لفظ نہیں ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ *
(۲۳۰) بَاب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ
بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ *

۱۴۲۷۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي
يُصْبِي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْغَدَاةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ
فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُونَ *
۱۴۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ كِلَاهُمَا عَنْ
سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي
مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا *

۱۴۲۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُنْثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَمْ يَقُولَا حَسَنًا *

۱۴۳۰۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ
وَإِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ عِيَّاصٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ فِي رِوَايَةٍ

۱۳۳۰۔ ہارون بن معروف، اسحاق بن موسیٰ انصاری، انس بن عیاض، ابن ابی ذباب، حارث عبد الرحمن بن مہران مولیٰ ابو ہریرہؓ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہروں میں محبوب ترین مقامات اللہ تعالیٰ کی مسجدیں ہیں اور مبغوض ترین مقامات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

باب (۲۳۱) امامت کا کون زیادہ مستحق ہے۔

۱۴۳۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کے لئے (اگر اور کوئی نہ ہو) تو وہ زائد مستحق ہے جو قرآن کریم زائد پڑھا ہوا ہو۔

۱۴۳۲۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمد، سعید بن ابی عروبہ، (تحویل)، ابو غسان مسمیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۳۳۔ محمد بن ثنیٰ۔ سالم بن نوح، (تحویل) حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، جریر، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، ابو خالد، اعمش، اسماعیل بن ابی رجا، اوس بن ضمیع، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قوم کی وہ امامت کرے جو کتاب اللہ کا سب سے زائد جاننے والا ہو، اگر قرآن کے جاننے میں سب برابر ہوں تو پھر وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زائد جاننے والا ہو، اگر سنت کے جاننے میں بھی سب برابر ہوں تو جس

ہارون و فی حدیث النّصارى حَدَّثَنِی الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا *

(۲۳۱) بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ *

۱۴۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمَرُوا أَحَدُهُمْ وَأَحْفَهُم بِالْإِمَامَةِ أَفَرَوْهُمْ *

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنِی أَبُو غَسَّانٍ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی أَبِي كَثْمٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَمْعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَفَرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً

شخص نے پہلے ہجرت کی ہے سواگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوا، اور کوئی انسان کسی انسان کی حکومت (امامت) کی جگہ جا کر امامت نہ کرے اور نہ اس کے مکان میں اس کی مسند پر جا کر بیٹھے مگر اس کی اجازت کے ساتھ، اُن نے اسلام کے بجائے عمر کا تذکرہ کیا ہے۔

فائدہ۔ عالم اور حافظ قرآن کی موجودگی میں بوجہ اولیٰ شرعیہ عالم کو امامت کے لئے حافظ پر تقدیم حاصل ہے۔

۱۴۳۵- ابو کریب، ابو معاویہ (تحویل) اسحق، جریر، ابو معاویہ (تحویل) اُشع، ابن فضیل (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

فَاعْلَمْتُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمْتُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمْتُهُمْ سِلْمًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشْجُعُ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِينًا *

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْأَشْجُعُ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُنْهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۳۶- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن رجاء، اوس بن ضمیع، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا لوگوں کی وہ امامت کرے جو قرآن خوب جانتا ہو اور قرآن کریم خوب پڑھتا ہو، سواگر قرأت میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو از روئے ہجرت سب سے مقدم ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب کو برابری حاصل ہے تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے اور کوئی شخص کسی کے گھر اور اس کی حکومت کی جگہ پر امامت نہ کرے اور نہ اس کے مکان میں اس کی مسند پر بیٹھے تا وقتیکہ وہ اجازت نہ دے یا اس کی اجازت سے۔

۱۴۳۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأْتُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمْتُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيُؤْمَرُوا أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيُؤْمَرُوا أَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ *

۱۴۳۷- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جوان ہم سن تھے اور میں روز آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور رحمدل تھے آپ کو اس چیز کا احساس ہوا کہ ہمیں وطن کا شوق ہو گیا، تو آپ نے دریافت کیا کہ اپنے عزیز و اقارب میں سے کن لوگوں کو تم

۱۴۳۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَبَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنُّ أَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا

اپنے وطن چھوڑ آئے ہو، ہم نے آپ کو بتلادیا تو آپ نے فرمایا تم اپنے وطن لوٹ جاؤ اور وہیں رہو اور وہاں والوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو تم سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۴۳۸۔ ابو یزید زہرائی، خلف بن ہشام، حماد، ایوب، تھویل، ابن ابی عمر، عبد الوہاب، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم سب ہم عمر تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۴۳۹۔ اسحق بن ابراہیم خطلی، عبد الوہاب ثقفی، خالد ہذاء، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹا چاہا، تو آپ نے ہم سے فرمایا جب نماز کا وقت آجائے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور پھر جو تم سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۴۴۰۔ ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، خالد ہذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی خالد نے اتنی زیادتی بیان کی ہے ہذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ دونوں قرأت میں برابر تھے۔

باب (۲۳۲) جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں قنوت پڑھنا اور اللہ سے پناہ مانگنا مستحب ہے اور صبح کی نماز میں اس کا محل دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے؟

مِنْ أَهْلِيهَا فَأَخْبِرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَاقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَيُؤَذِّنُ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ *

۱۴۳۸ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَحَمَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بَنَحُو حَدِيثَ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۱۴۳۹ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَمِمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنْ ثُمَّ أَقِيمَا وَلِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ *

۱۴۴۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ *

(۲۳۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانُ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ *

۱۴۴۱۔ ابوطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ، رہا لک الحمد پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے، یا اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار سے نجات دے اور ضعیف مسلمانوں کو بھی نجات عطا فرما، اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی تختی نازل فرما اور ان پر بھی یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط کے سال مسط کر دے، الہی (قابل) لحيان، رعل ذکوان اور عصبہ کو رحمت سے دور کر دے، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے لیکن بعد میں ہمیں اطلاع ملی کہ آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوبَ عَلَیْہُمْ اَوْ یُعَذِّبْہُمْ فَإِنَّہُمْ ظَالِمُونَ کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے اس کو ترک کر دیا تھا۔

۱۴۴۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّہُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأْنَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِينِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنَ لِحْيَانَ وَرَعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيْبَةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَّغْنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ (لَیْسَ لَکَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوبَ عَلَیْہُمْ اَوْ یُعَذِّبْہُمْ فَإِنَّہُمْ ظَالِمُونَ) *

(فائدہ) اس حدیث کے پیش نظر اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ قنوت کا حکم منسوخ ہو گیا اس لئے کہ بزار، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور طحاوی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں صرف ایک قنوت پڑھی پھر چھوڑ دیا اس سے پہلے اور اس کے بعد پھر نہیں پڑھی اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ موطا امام مالک میں عبد اللہ بن عمر کا عمل منقول ہے کہ وہ کسی بھی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے، ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ اسی طرح سالم بھی قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے، ابن کثیر نے مجاہد سے اسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو بعد میں لوگوں نے ایجاد کر لیا۔ الغرض امام ابو حنیفہ اور محمدؐ فرماتے ہیں اگر کسی ایسے شخص کی اتباع کرنی جو نماز میں قنوت پڑھ رہا ہے تو خاموش رہے، شیخ ابن الہمام تحریر فرماتے ہیں کہ قنوت جہری نمازوں کے لئے کیسے منسوخ ہو سکتا ہے جبکہ صحت کے ساتھ ابو مالک اشجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے والد سے روایت منقول ہے۔ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپؐ نے قنوت نہیں پڑھا، اسی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہیں پڑھا اور فرمایا اے بیٹے یہ تو بدعت ہے (نسائی) اور اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں ان حدیث کے پیش نظر اتنی بات نکل سکتی ہے کہ قنوت نازلہ کا حکم ابھی باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ در مختار میں ہے کہ وتر کے علاوہ اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے مگر کسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت جہری نمازوں میں قنوت پڑھے۔ علامہ ابن عابدین نے بھی اسی چیز کی تائید کی ہے لیکن اشباہ میں مذکور ہے کہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھے اور اس کی تائید شرح

مدینہ کی عبارت سے ہوتی ہے کہ قنوت نازلہ کی مشروعیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھا وہ قنوت نازلہ ہی تھا اور یہی ہمارا اور جمہور کا مسلک ہے۔ حافظ ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ بغیر کسی مصیبت کے صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے اور اگر کوئی قنوت یا مصیبت لاحق ہو جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے، غرض کہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد امام قنوت نازلہ پڑھ سکتا ہے اور مقتدی آمین کہیں۔ شریانی نے مراقی الفلاح میں اسی چیز کی تصریح کی۔ واللہ اعلم۔

۱۴۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کسینی یوسف تک نقل کی ہے، اس کے بعد اور کچھ بیان نہیں کیا۔

۱۴۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِينِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۴۴۳- محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد نماز میں ایک مہینہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی، جب سمع اللہ لمن حمد کہہ لیتے تو اپنی قنوت میں فرماتے: الہی ولید بن ولید (۱) کو نجات عطا فرما، الہی عیاش بن ابی ربیحہ کو نجات عطا فرما، الہی ضعیف مومنوں کو بھی نجات عطا فرما، الہی اپنی سختی سے قبیلہ مضر کو پامال کر دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسی قحط سالی نازل فرما۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو مجھ سے کہا گیا کہ دیکھتے نہیں کہ جن کے لئے نجات کی دعا کی جاتی تھی وہ تو آگئے۔

۱۴۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَدَةِ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِينِينَ كَسِينِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ فَقُلْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا *

۱۴۴۴- زہری بن حرب، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ،

۱۴۴۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

(۱) ولید بن ولید، یہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے بھائی ہیں غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے پھر فدیہ دے کر آزاد ہوئے تو اسلام قبول کر لیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ فدیہ سے پہلے ہی مسلمان ہو جاتے فدیہ نہ دینا پڑتا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ یہ کہیں کہ فدیہ سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا۔ کہہ گئے تو مشرکین مکہ نے انہیں قید کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رہائی کے لئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی رہائی کی صورت پیدا فرمادی۔

حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ سَخِّ عِيَّاسَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ كَسَيْنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأَقْرَبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقِفْتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِمُؤْمِنِينَ وَيَنْعَى الْكُفَّارَ *

۱۴۴۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْرُ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذُكُوانَ وَلِحْيَانٍ وَعُصْبَةَ عَصَتِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْرُ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نَسِيخَ نَعْدُ أَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے تو سب اللہ من حمدہ کہہ کر سجدہ سے پہلے یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اس کے بعد اوزاعی کی حدیث کے مطابق روایت ذکر کی کہ سنی یوسف کے لفظ تک اور اس کے مابعد کو ذکر نہیں کیا۔

۱۳۴۵۔ محمد بن یحییٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ وائد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں چنانچہ ظہر اور عشاء اور صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لئے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔

۱۳۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے لئے صبح کے وقت بدعا کی جنہوں نے بے موعونہ دلوں کو شہید کر دیا تھا، خصوصیت کے ساتھ آپ قبیلہ رعل اور ذکوان اور حبیہ اور عصبہ کے لئے بدعا فرمایا کرتے تھے کہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اصحاب کے بارے میں جو بے موعونہ میں شہید کر دیئے گئے تھے قرآن کریم نازل فرمایا پھر ہم اس حصہ کو پڑھتے بھی رہے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہو گئی (وہ آیت یہ تھی) ہماری جانب سے ہماری قوم کو بشارت سناؤ کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس سے راضی ہو گئے۔

(فائدہ) بے موعونہ بنی، امر اور بنی سلیم کے درمیان زمین کا ایک حصہ ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے لئے قرآن کریم کے ۷۰ ستر قاری روانہ فرمائے تھے کفار نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

۱۳۴۷۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہے؟ فرمایا ہاں رکوع کے بعد کچھ زمانہ تک۔

۱۴۴۷- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُنْتُ لِأَنْسِ هَلْ قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا *

۱۳۴۸۔ عبید اللہ بن معاذ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، بواسطہ والد، ابو جہل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے لئے بدو عا فرمائی، اور فرماتے تھے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۴۸- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْمُفْطِلُ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رَعْلٍ وَذُكْوَانَ وَيَقُولُ عُصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۳۴۹۔ محمد بن حاتم، بہز بن اسد، حماد بن سلمہ، انس بن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا کہ جس میں بنو عصیہ کے لئے بدو عا فرماتے تھے۔

۱۴۴۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي حَدَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنْتُ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصِيَّةِ *

۱۳۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا کہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد میں، آپ نے فرمایا رکوع سے پہلے، میں نے کہا کہ کچھ لوگوں کا تو خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ تو ایک مہینہ کے لئے ان لوگوں کے لئے قنوت (نازلہ) پڑھا تھا کہ جنہوں نے آپ کے اصحاب میں سے ان لوگوں کو شہید کر دیا تھا کہ جنہیں قراء کہا جاتا ہے۔

۱۴۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنْتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَنَسٍ قَتَلُوا أَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ *

(فائدہ) یعنی وتر میں تو ہمیشہ رکوع سے پہلے ہی قنوت پڑھا جاتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام اور عبد اللہ بن مسعود سے اس چیز کا ثبوت موجود ہے۔

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّ عَلَيَّ سَرِيَّةً مَا وَحَدَّ عَلَيَّ السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بَرْ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقِرَاءَةَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتْلِهِمْ *

۱۴۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ كُلُّهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۴۵۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِذُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا يَنْعُنُ رِغْلًا وَذَكَوَانًا وَعَصِيَّةً عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۴۵۴- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِذُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوهُ *

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ *

۱۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْتُلُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۳۵۱- ابن ابی عمر، سفیان، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لئے اتنا غمگین ہوتے نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ ان ستر صحابہ کرام کی وجہ سے غمگین ہوئے کہ جویر معونہ میں شہید کر دیئے گئے تھے اور انہیں قراء کہا جاتا تھا آپ ان کے قاتلین کے لئے ایک ماہ تک بددعا کرتے رہے۔

۱۳۵۲- ابو کریب، حفص، ابن فضیل، (تحویل) ابن ابی عمر، مروان، عاصم، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق کچھ الفاظ کی کمی زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۳۵۳- عمرو ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قوت نازلہ پڑھا کہ جس میں رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے کہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

۱۳۵۴- عمرو ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، موسیٰ بن انس، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۵۵- محمد بن ثنی، عبد الرحمن، ہشام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قوت نازلہ پڑھا، عرب کے قبیلوں میں سے کئی قبیلوں کے لئے بددعا فرماتے تھے، پھر چھوڑ دیا۔

۱۳۵۶- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۵۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۴۵۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الثَّيْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبِيٍّ عَنْ خُفَّافِ بْنِ يَمَاءٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ اللَّهِمَّ الْعَنَ نَبِيَّ لِحَيَّانَ وَرَعْدًا وَذِكْوَانَ وَعَصِيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْمُ سَأَلَهَا اللَّهَ *

۱۴۵۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَّافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَّافُ بْنُ يَمَاءٍ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهَ وَعَصِيَّةَ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اللَّهُمَّ الْعَنَ نَبِيَّ لِحَيَّانَ وَالْعَنَ رَعْدًا وَذِكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَّافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكُفْرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ *

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبِيٍّ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ خُفَّافِ بْنِ يَمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكُفْرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ *

(۲۳۳) بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ

۱۴۵۷ - ابن نمیر، بواسطہ وابد، سفیان، عمرو بن مرہ، عبد الرحمن بن ابی لیلی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا۔

۱۴۵۸ - ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح مصری، ابن وہب، سیف، عمران بن ابی انس، حنظلہ بن علی، خفاف بن ایہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں فرمایا الہی بنی لحیان اور رعل و ذکوان اور عصیہ پر لعنت نازل فرما کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور قبیلہ غفرا کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسم کو اللہ تعالیٰ آفتوں سے محفوظ رکھے۔

۱۴۵۹ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل محمد بن عمرو، خالد بن عبد اللہ بن حرمہ، حارث بن خفاف نقل کرتے ہیں کہ خفاف بن ایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھ کر فرمایا، غفر کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سالم و محفوظ رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے، الہی بنی لحیان پر لعنت نازل فرما اور رعل اور ذکوان پر لعنت نازل فرما، پھر سجدہ میں تشریف لے گئے، خفاف کہتے ہیں کہ کفار پر اسی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔

۱۴۶۰ - یحییٰ بن ایوب، اسماعیل، عبد الرحمن بن حرمہ، حنظلہ بن علی بن اسحق، خفاف بن ایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ جملہ نہیں کہ اسی وجہ سے کفار پر لعنت کی جاتی ہے۔

باب (۲۳۳) قضا نماز اور اس کی جلدی ادائیگی کا

استحباب۔

۱۳۶۱۔ حرمہ بن یحییٰ النخعی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو ایک رات چلے، جب آپؐ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اخیر شب میں اتر پڑے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم آج کی رات ہمارا پیہرہ دو، تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنا ہو سکا نماز پڑھتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ بھی سو گئے جب صبح قریب ہوئی تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح طلوع ہونے کے مقام کی طرف توجہ کر کے اپنی اونٹنی سے ٹیک لگائی اور ان کی بھی آنکھ لگ گئی پھر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ آپؐ کے اصحابؓ میں سے اور کوئی صحابی یہاں تک کہ ان پر دھوپ پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور گھبرائے تو فرمایا اے بلال! بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے نفس کو بھی اسی نے روک لیا جس نے آپؐ کے نفس کریمہ کو روک دیا۔ آپؐ نے فرمایا یہاں سے اونٹوں کو ہانگو، پھر تھوڑی دور چلے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو حکم دیا، انہوں نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور آپؐ نے صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی اسے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ یونس راوی بیان کرتے ہیں کہ ابن شہابؓ اس آیت کو لیدکرئی یعنی یاد کے لئے پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۶۲۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم دورق، یحییٰ بن سعید، یزید بن کسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اخیر شب میں ہم رسول اللہ صلی اللہ

وَاسْتَحْبَابُ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا *

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى النَّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ أَكْمَلْنَا لَنَا اللَّيْلَ فَصَلِّ بَلَالُ مَا قَدَّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِنَانٍ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بَلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمْ اسْتَيْقَظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بَلَالٍ فَقَالَ بَلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبْيِ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا وَرَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بَلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَأُهَا لِلذِّكْرِ *

۱۴۶۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور پھر بیدار نہ ہوئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص اپنی اونٹ کی لگام پکڑے اور چلائے کیونکہ اس مقام پر ہمارے پاس شیطان سگیا ہے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے (آگے جا کر) پانی منگوایا اور وضو کی اور دو رکعت پڑھی، یعقوب راوی نے سجدہ کی بجائے صلی کا لفظ بولا ہے پھر اس کے بعد تکبیر کہی گئی اور آپؐ نے صبح کے فرض پڑھے۔

۱۴۶۳۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبد اللہ بن ابی ریحان، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر سے واپسی پر) ہمیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم دو پہر سے لے کر ساری رات سفر کرو گے اور کل صبح انشاء اللہ تعالیٰ پانی پر پہنچو گے، سو لوگ اسی طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپؐ کے پہلو میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھار آئے لگی اور آپؐ اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آکر آپؐ کو بغیر جگائے ہوئے سہارا دیا حتیٰ کہ آپؐ اپنی سواری پر پھر سیدھے ہو گئے، پھر چلے یہاں تک کہ جب بہت رات ہو گئی تو پھر آپؐ جھکے تو میں نے بغیر بیدار کئے ہوئے آپؐ کو سیدھا کیا تو آپؐ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد پھر چلے یہاں تک کہ آخر صبح کا وقت ہو گیا، پھر ایک مرتبہ اور پہلی دونوں مرتبہ سے زائد جھکے قریب تھا کہ آپؐ گر پڑیں، پھر میں آیا اور میں نے آپؐ کو سہارا دیا، آپؐ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا، ابو قتادہ! آپؐ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں رات سے اسی طرح آپؐ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبیؐ کی

قَالَ عَرَسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سَتَقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ خَضَرْنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ *

۱۴۶۳۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُؤْيَمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَاَنْطَقَتِ النَّاسُ لَا يَنْبُو أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَا عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَا مِثْلَةُ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْتَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْحَلُّ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مِنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظْتُ لِلَّهِ بِمَا حَمَصْتُ بِهِ نَبِيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَحْفَى عَنِّي لَسَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا

حفاظت کی ہے پھر آپؐ نے فرمایا تم ہمیں دیکھتے ہو، ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں، پھر فرمایا تمہیں کوئی نظر آرہا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ سے ایک طرف ہوئے اور اپنا سر مبارک رکھا اور فرمایا کہ تم ہماری نماز کا خیال رکھنا، چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور آفتاب آپؐ کی پیٹھ پر آگیا تھا تو پھر ہم لوگ بھی گھبرائے ہوئے اٹھے، آپؐ نے فرمایا چلو سوار ہو ہم سوار ہوئے اور چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور آپؐ اترے پھر آپؐ نے اپنے وضو کا برتن منگو لیا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا، پھر آپؐ نے اس سے وضو کیا جو اور وضوؤں سے کم تھا پھر بھی اس میں کچھ پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے اس لونے کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے ایک عجیب کیفیت کا اظہار ہوگا، پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت پڑھی پھر صبح کے فرض نماز اسی طرح ادا کی جیسا کہ وہ پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سوار ہوئے پھر ہم سے ہر ایک آہستہ آہستہ کہتے جاتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں قصور کیا (کہ آنکھ لگ گئی) تو آپؐ نے فرمایا میں تمہارے لئے مقتداء اور پیشوا نہیں ہوں، پھر فرمایا کہ سو جانے میں کوئی تفریط نہیں، قصور تو یہ ہے کہ ایک نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے لہذا اگر کسی سے ایسی چیز کا صدور ہو جائے تو بیدار ہو جانے کے بعد نماز پڑھ لے اور جب دوسرا دن آجائے تو پھر اپنی نماز اوقات متعینہ پڑھے، پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگوں نے کیا کیا ہوگا، پھر خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تب ابو بکر صدیق رضی اللہ

رَکِبَ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَکِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَکُنَّا سَبْعَةً رَکِبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقَعْنَا فَرَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فُسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاءٍ کَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شِیْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شِیْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِیْضَاءَكَ فَسَبَّحُوا لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أُذِنَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ كُلَّ یَوْمٍ قَالَ وَرَکِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَکِبْنَا مَعَهُ فَإِنْ فَجَعَلَ نَعَضُنَا یَهْمِسُ إِلَى بَعْضِ مَا کَفَّارَةٌ مَا صَنَعْنَا بِنَفَرِیْطِنَا فَبِی صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا لَکُمْ فَبِی أُسُوءَةٍ ثُمَّ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَیْسَ فَبِی النَّوْمِ تَفْرِیطٌ إِنَّمَا التَّفْرِیطُ عَلَى مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى یَحِیَّ وَتُتِ الصَّلَاةُ الْآخَرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلِیُصَلِّهَا حِينَ یَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا کَانَ الْغَدُ فِیُصَلِّهَا عِنْدَ وَفَّيْهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِیَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَکُمْ لَمْ یَكُنْ لِحُخْلَفَکُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِیکُمْ فَإِنْ یُطِيعُوا أَنَا بَکْرٌ وَعُمَرُ یُرْشِدُوا قَالَ فَاتَّبَعْنَا إِلَى النَّاسِ حِینَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِیَ كُلُّ شِیْءٍ

وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا عَطَيْنَا فَقَالَ لَا هُنَّ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا لِي غَمْرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِیْضَاءِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعُدُّ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِیْضَاءِ تَكَابَّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَبْرَوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبًا قَالَ فَشَرَبْتُ وَشَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ حَامِينَ رَوَاءَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْحَامِمْ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تَحَدَّثُ فَإِنِّي أُحَدِّثُ الرُّكْبَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعَمُّ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ حَدَّثْتُ فَأَنْتُمْ عَنْهُمْ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ *

توں عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہوں گے آپ کی شان سے یہ چیز جید ہے کہ آپ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور حضرات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوں گے سو اگر وہ حضرات ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے حتیٰ کہ دن چڑھ گیا اور ہر ایک چیز گرم ہو گئی، سب عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم تو ہلاک ہو گئے اور پیاسے مر گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم ہلاک نہیں ہوئے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو صرف ایک ہی لوٹے میں ہے تو وہ اس پر گرے، آپ نے فرمایا اچھی طرح سکینٹ کے ساتھ لیتے رہو تم سب سیراب ہو جاؤ گے، غرض کہ پھر سب اطمینان سے پانی لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے رہے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ رہا، بس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی باقی رہ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پانی ڈال اور مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک آپ نہ پیئیں گے میں بھی نہ پیوں گا۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، چنانچہ میں نے پانی پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا، پھر سب لوگ پانی پر خوشی خوشی اور سودہ پہنچے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن رباح نے کہا میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کرتا تھا کہ عمران بن حصین بولے اے جوان سوچو کیا بیان کرتے ہو اس لئے کہ میں بھی اس رات میں ایک سوار تھا، میں نے کہا تو آپ اس حدیث سے بخوبی واقف ہوں گے، وہ بولے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا میں

انصار میں سے ہوں تو انہوں نے کہا کہ پھر تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو، پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی، تب عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسے تم نے یاد رکھا اور کسی نے بھی یاد رکھا ہوگا۔

۱۳۶۳۔ احمد بن سعید صحرا داری، عبید اللہ بن عبد المجید، اسلم بن زریع عطاردی، ابو جہ العطار دی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، سو ایک رات ہم چپے یہاں تک کہ جب اخیر رات ہوئی تو ہم اترے اور ہماری آنکھ مگ گئی، حتیٰ کہ دھوپ نکل آئی تو سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور ہماری عادت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے بیدار نہیں کیا کرتے تھے جب تک کہ آپ خود بیدار نہ ہوں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے، جب آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ وہ نکل آیا تو فرمایا یہاں سے چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چپے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی تو ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے علیحدہ رہا، اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ کیوں نماز ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا اس نے مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر آپ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی تلاش کریں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے اور ہم چلے جا رہے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا اپنے دونوں پیر لٹکائے ہوئے دو پکھالوں (مشکیزوں) پر بیٹھی جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے کہا

۱۴۶۴۔ رَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَمُّ بْنُ زُرَيْرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءَ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَذَلَّ جُنَّا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَسْنَا فَعَبَبْنَا أَعْيُنَنَا حَتَّى بَزَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقِظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ عُمَرُ فَتَنَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمًا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَعَتْ قَالَ ارْتَجِنُوا فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا اتَيْصَتْ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَنَى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَتْنِي خَنَازَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّى ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَيَنِمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ

سَادِلَةٍ رَحْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ
قَالَتْ أَيْهَاهُ أَيْهَاهُ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ
أَهْلِكُ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةٌ يَوْمٌ وَلَيْتَهُ قُلْنَا
انْطَبِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نَمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا
شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ
الَّذِي أَخْبَرْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوْتَمَةٌ لَهَا صَبِيانٌ
أَيَّامٌ فَأَمَرَ بِرَأْوَيْتِهَا فَأَبِيحَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزَلَاوَيْنِ
الْعُبَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْوَيْتِهَا فَشَرَبْنَا وَنَحْنُ
أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشٌ حَتَّى رَوَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلُّ
قَرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوِيَّةً وَعَسَلْنَا صَاحِبِنَا غَيْرَ أَنَا لَمْ
نَسْقُ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرُجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي
الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ
فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كَسْبٍ وَتَمَرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً
فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَأَعْمِمِي
أَنَا لَمْ نَرَزْ مِنْ مَائِدٍ فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ
لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ
كَانَ مِنْ أَمْرِهُ ذَيْتٌ وَذَيْتٌ فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ
الصِّرْمَ يَتَنَبَّأُ الْمَرْأَةُ فَاسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا *

کہ پانی کہاں ہے؟ وہ بولی بہت دور ہے بہت دور ہے تمہیں پانی
نہیں مل سکتا، ہم نے کہا تیرے گھر والوں سے پانی کتنی دور ہے،
وہ بولی ایک رات دن کا راستہ ہے، ہم نے کہا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس چل، وہ بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے اس کا حال دریافت کیا
تو اس نے ویسا ہی آپ کو بتلادیا جو ہمیں بتلایا تھا اور اس نے یہ بھی
بتلایا کہ وہ تیسوں والی ہے اس کے پاس کئی یتیم بچے ہیں۔ آپ
نے اس کے اونٹ کو بٹھلا دینے کا حکم دیا، سو وہ بٹھایا گیا اور آپ
اس پکھالوں کے اوپر خانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا
گیں پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم چالیس آدمی تھے جو بہت ہی
پیاسے تھے سب سیر ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور
برتن بھر لئے اور ہمارے جس ساٹھی کو جنابت تھی اس کو بھی
غسل کروادیا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پرایا اور اس کی پکھالیں اسی
طرح پانی سے پھٹی پڑی تھیں، پھر آپ نے فرمایا تم میں سے
جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لائے سو ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور
کھجوروں کو جمع کر دیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور
اس نیک بخت عورت سے فرمایا یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور
یہ بات بھی جان لے کہ ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ کمی نہیں
کی جب وہ عورت اپنے گھر پہنچی تو (اپنی لاعلمی اور جہالت کی بنا
پر) کہنے لگی کہ آج میں ایک بہت بڑے جادوگر انسان سے ملی یا
بے شک وہ نبی ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا
معجزہ اور شان نبوت بیان کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس ساری بہتی
کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا کی، وہ بھی مشرف بہ اسلام
ہوئی اور بہتی والے بھی اسلام لائے۔

فائدہ۔ ان احادیث میں آپ کے بکثرت معجزات کا ظہور ہوا اور یہ کہ جنبی کو جس وقت پانی مل جائے فوراً غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ
ہو اور شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی وجہ سے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں تصریح ہے کہ آپ نے بلالؓ کو حکم دیا، انہوں
نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ ہمارے علماء حنفیہ کا یہ مسلک ہے کہ فوت شدہ نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں گی اور اگر

چند نمازیں فوت ہو جائیں تو پہلی نماز کیلئے تواذان اور اقامت دونوں کہی جائیں گی اور بقیہ نمازوں کیلئے اسے اختیار ہے چاہے دونوں کہے یا صرف اقامت پر اکتفا کرے۔ غزوہ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں قضا کرنے کی جامع ترمذی میں بھی کیفیت منقول ہے۔

۱۳۶۵- اسحق بن ابراہیم خطلی، نصر بن شمیل، عوف بن ابی جلیلہ اعرابی، ابو رجاہ العطار دی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہونے کو ہوئی تو لیٹ گئے اور اس لیٹنے سے زائد مسافر کو اور کوئی لیٹنا زیادہ محبوب نہیں چنانچہ پھر ہمیں دھوپ کی گرمی کے علاوہ اور کسی چیز نے بیدار نہ کیا اور روایت مسلم بن زریق کی طرح بیان کی اور انہوں نے لوگوں کی حالت دیکھی اور وہ بلند آواز والے اور قوی تھے، فرض کہ انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے، جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا، آپ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، چلو اور بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۴۶۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِينَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ قُبِيلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا يَنْتِ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَخْلَى مِنْهَا فَمَا أَتَقَطْنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ سَلَمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجُوفَ حَبِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ ارْتَجِلُوا وَاقْتَصِرُوا الْحَدِيثُ *

۱۳۶۶- ہدایہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے ادا کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

۱۴۶۶- حَدَّثَنَا هُدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي *

۱۳۶۷- یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے مگر اس میں کفارہ کا تذکرہ نہیں۔

۱۴۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهَا كَفَّارَةَ إِلَّا ذَلِكَ *

۱۴۶۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا *

۱۴۶۹ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَبُصِصَتْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُكْرَى *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

۱۴۷۰ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، صالح بن کیسان، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز حالت سفر اور اقامت میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی، سفر کی نماز تو اسی حالت پر باقی رہی اور اقامت کی نماز بڑھا دی گئی۔

۱۴۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ *

(فائدہ) طبرانی نے کبیر میں سائب بن یزید سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابی الکوزیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے مسافر کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا آسمان سے دو رکعتیں نازل ہوئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو وہاں کر دو، ہمیشگی بیان کرتے ہیں کہ اسے طبرانی نے صغیر میں نقل کیا ہے اور ابن عباس اور عمر فاروقؓ سے اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی روایت فرضیت قصر پر صراحتاً اس ہے۔ شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں اسی وجہ سے علماء کرام کی جماعت اس کی قائل ہے کہ سفر میں قصر کرنا واجب ہے اور اس پر زیادتی درست نہیں اور یہی امام ابو حنیفہؒ، العمان اور اکثر علماء کرام کا مسلک ہے۔ (فتح الملہم جلد ۲، نووی جلد ۱)

۱۴۷۱ - ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ

۱۴۷۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے نماز جب فرض کی تو دور رکعت کی اور پھر حالت اقامت میں پوری کر دی اور سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی وہی باقی رکھی۔

۱۴۷۲۔ علی بن خشرم، ابن عیینہ، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز اولاد دور رکعت فرض کی گئی تھی تو نماز سفر تو اسی حالت پر باقی رہی اور اقامت کی حالت میں نماز پوری کر دی گئی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی تاویل کی جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاویل فرمائی تھی۔

(فائدہ) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں جس وقت قیام فرماتے تو نماز پوری پڑھتے اور اس کی وجہ مسند احمد میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے مکہ میں شادی کر لی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو کسی شہر میں شادی کر لے اور سکونت اختیار کرے تو پھر وہ پوری نماز پڑھے اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، آپ نے کبھی بھی دور رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اسی طرح ابو بکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا کسی نے سفر کی حالت میں دور رکعت پر زیادتی نہیں کی حتیٰ کہ انتقال فرما گئے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے آپ کو مسافر ہی نہ سمجھتی تھیں بلکہ آپ تو ام المؤمنین تھیں جہاں آپ پہنچ گئیں وہی آپ کا مکان تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہری بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس، ابن جریج، ابن عمر، عبد اللہ بن بابیہ، یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر نماز میں تم قصر کرو تو کوئی مضائقہ نہیں، اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ کافر لوگ ستائیں گے اور اب تو لوگ امن سے ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے مجھے بھی یہی تعجب ہوا تھا جو کہ تمہیں ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک صدقہ دیا ہے لہذا اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ قَرَضَهَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأَقَرَّتْ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى *

۱۴۷۲ وَحَدَّثَنِي عَيْبِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ لَصَدَّةَ قَوْلِ مَا قَرَضَتْ رَكَعَتَيْنِ فَأَقَرَّتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَتَمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تَبَيَّنَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۴۷۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَابِيَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُسْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الْدِّينَ كَفَرُوا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ

تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْتَنُوا صَدَقَتَهُ *
(فائدہ) یعنی قصر کرو۔

۱۳۷۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ، ابن جریج، عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمر، عبداللہ بن بابیہ، یعلیٰ بن امیہ سے ابن اور یس کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ *

۱۳۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابوالریج، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، بکیر بن اخض، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حالت اقامت میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں (امم کے ساتھ) ایک رکعت مقرر کر دی۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَضِرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً *

(فائدہ) جمہور علماء کرام کا مسک یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کی طرح ہے، اقامت میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور ایک رکعت کسی بھی حال میں درست نہیں جیسا کہ روایت صحیفہ سے نماز خوف میں اس چیز کا ثبوت ہو جائے گا، مقصود اس حدیث کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ ہر ایک جماعت حالت سفر میں خوف کی نماز ایک ایک رکعت پڑھے گی۔

۱۳۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، قاسم بن مالک، مزنی، ایوب بن عائد طائی، بکیر بن اخض، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر مسافر پر دو رکعتیں اور مقیم پر چار اور حالت خوف میں (امام کے ساتھ ہر ایک طاغفہ کے لئے) ایک رکعت فرض کر دی ہے۔

۱۴۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَابِدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً *

۱۳۷۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، موسیٰ بن سلمہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھوں، تو پھر کتنی نماز

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ الْهَدَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَلِّي إِذَا

پڑھوں، فرمایا دو رکعت نماز فرض پڑھن (یہ) ابوالقاسم (آنحضرت) صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۳۷۸۔ محمد بن منہال ضریح، یزید بن زریح، سعید بن ابی عروہ، (تحویل) محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام بواسطہ واد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۳۷۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھ تو انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی، کچھ لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا دریافت کیا یہ کیا کرتے ہیں، میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں، تو وہ بولے مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا، پھر فرمایا اے بھتیجے میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ نے دو رکعت سے زائد نہیں پڑھی ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دار فانی سے بلالیا اور میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلالیا اور میں عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلالیا اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنی کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلالیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أَصَلْ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكَعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۷۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلُهُ وَخَسَرَ وَحَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْثِقَاتُ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَحْيَى إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

۱۳۸۰۔ قتیبہ بن سعید، یزید بن زریح، عمر بن محمد، حفص بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یہاں

حَفْصُ بْنُ غَاصِمٍ قَالَ مَرَضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يُعَوِّدُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

ہو اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری مزاج پر سی کے لئے آئے میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں فرض ہی پورے پڑھتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(فائدہ) شیخ بدر الدین عینی شرح بخاری میں امام ترمذی کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے سنتیں نہیں پڑھیں تاکہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا جواز ثابت ہو جائے اور جو پڑھے تو اس کے لئے بڑی فضیلت کی چیز ہے اور یہی اکثر اہل علم کا مسلک ہے اور سرخس مہسوط میں تحریر فرماتے ہیں کہ سنتوں اور نفلوں میں قصر نہیں باقی فضیلت میں اختلاف ہے کہ پڑھنا افضل ہے یا ترک اور شیخ ہندوانی نقل کرتے ہیں کہ چلتے ہوئے سفر میں سنتیں نہ پڑھنا بہتر ہے اور کسی مقام پر ٹھہرنے کی حالت میں پڑھنا افضل ہے اور امام محمد صبح اور مغرب کی سنتوں کو سفر کی حالت میں کبھی نہیں چھوڑتے تھے، مدقاری شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ معتد علیہ یہ ہے کہ ٹھہرنے کی حالت میں سنتیں پڑھے اور چلنے کی حالت میں چھوڑ دے۔

۱۴۸۱ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَقَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ أَنَسُ بْنُ رِبْعٍ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَيْتِ الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ *

(فائدہ) علماء کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کتنی مسافت پر قصر واجب ہے تو علماء حنفیہ نے آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد کرتے ہوئے تین دن اور تین رات کے بقدر سفر کو موجب قصر قرار دیا ہے جس کا اندازہ تین منزلوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ مسافر درمیانی رقبہ سے یومیہ ایک منزل طے کرتا ہے۔ یہی چیز ہادیہ اور نہایہ میں منقول ہے اور صاحب مہسوط نے اسی کی تصریح کی ہے اور امام مالک چار بردوں پر قصر کے قائل ہیں کہ ہر ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے اور امام شافعیؒ نے ۳۶ میل کا قول نقل کیا گیا ہے اور اگر فرسخ کے حساب سے سفر کر رہا ہے تو در مختار میں ہے کہ فتویٰ ہمارے علماء کرام کا ۱۸ فرسخ پر ہے کہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور ایک قول ۱۵ فرسخ کے متعلق بھی نقل کیا گیا ہے یہ چیز امام مالک کے مسلک کے قریب ہے اور بخاری نے تحلیفاً عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار برد پر قصر شروع کر دیا کرتے تھے اور یہی چیز ہمارے مشائخ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور اسی کے متعلق مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ نے فتویٰ دیا ہے اور ابن عابدین نے یہ چیز بھی بیان کی ہے کہ دنوں کی قید سے مر حل معتد کا طے کرنا مقصود ہے اور در مختار میں ہے کہ اگر کسی نے سرعت کے ساتھ دو ہی دن میں اتنی مسافت طے کر لی تو قصر واجب ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ ۳۸ میل کا ارادہ ہو، پھر چاہے کتنی ہی مدت میں پہنچے، قصر واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۲۔ سعید بن منصور، سفیان، محمد بن منکدر، ابراہیم بن میسرہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

۱۳۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، یحییٰ بن یزید، البہائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز کے قصر کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (سفر کے ارادہ سے) چلتے شعبہ کو شک ہے تو دو رکعتیں پڑھنا شروع کر دیتے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں نطوق قرآن یہ ہے کہ مسافر قصر شروع کر دے خواہ ایک میل بھی نہ گیا ہو کیونکہ جب سفر کے ارادہ سے باہر نکلتے تو پھر مسافر کہلایا اس کے لئے قصر واجب ہے۔

۱۳۸۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، یزید بن خمیر، حبیب بن عدی، جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا جو سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے ذوالحلیفہ میں (سفر کے ارادہ سے) دو رکعت پڑھیں تو میں نے ان کو ٹوکا، تو انہوں نے کہا میں وہاں ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۸۵۔ محمد بن حنفی، محمد بن جعفر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور انہوں نے ابن سمط کہا، شرحبیل ذکر نہیں کیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دو میں کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل دور ہے۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولًا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِذَا هُمَا عَنْ غَنْدَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهَنَائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِحَ شُعْبَةَ الشَّاكِّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ حَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شَرْحِبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُتِلَ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُتِلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ *

۱۴۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ ابْنِ السَّمْطِ وَلَمْ يُسَمَّ شَرْحِبِيلٌ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ حِمَصَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا *

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا *

۱۴۸۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْنٍ *

۱۴۸۸- وَحَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۴۸۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ *

۱۴۹۰- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بَيْنِي وَغَيْرِهِ رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ

۱۳۸۶- یحیی بن یحیی، ہشیم، یحیی بن ابی اسحاق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے نکلے اور آپ دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے، میں نے کہا مکہ میں کتنا قیام کیا، کہا دس روز (۱)۔

۱۳۸۷- قتیبہ، ابو عوانہ، (تحویل) ابو کریب، ابن علیہ، یحیی بن اسحق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۳۸۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، یحیی بن ابی اسحق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے حج کے ارادہ سے نکلے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۳۸۹- ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو کریب، ابو اسامہ ثوری، یحیی بن ابی اسحاق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت میں حج کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۳۹۰- حرملہ بن یحیی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ وغیرہ میں (سفر کی حالت میں) دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ابتداء خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں اور پھر پوری چار پڑھنے لگے۔

(۱) مسافت سفر یا اس سے زیادہ دوری پر واقع کسی علاقے میں جانے والا کتنے دن تک ٹھہرے تو قصر کر سکتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور حضرات علماء احناف کے ہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنا ہو تو وہ قصر کرے گا۔ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔ ان حضرات کی اس رائے کی بنیاد صریح احادیث پر ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۵۴۲ ج ۳۔

أَتَمَّهَا أَرْبَعًا *

۱۴۹۱۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی (تحویل) اسحاق
عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے اور اس میں خالی مثنیٰ کا تذکرہ ہے۔

۱۴۹۱ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ قَالِ بَيْنِي وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرُ *

۱۴۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آپ کے بعد اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد، اور حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ابتدائی خلافت میں اور پھر عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ چار رکعت پڑھنے لگے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور جب اکیلے
پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنِي رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ
بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ
عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا
صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ
صَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

۱۴۹۳۔ ابن شثی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، (تحویل)
ابو کریب، ابن ابی زائدہ، (تحویل) ابن نمیر، عقبہ بن خالد،
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت
منقول ہے۔

۱۴۹۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَ
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۹۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، خبیب بن
عبدالرحمن، حفص بن عاصم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر
والی نماز پڑھی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے، اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آٹھ برس یا چھ
برس تک، محفص بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے، اور پھر اپنے بستر پر آ جاتے، میں نے
کہا اے میرے چچا کاش آپ فرضوں کے بعد دو رکعت اور

۱۴۹۴ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي صَلَاةَ
الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِي سِنِينَ
أَوْ قَالَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يُصَلِّي بَيْنِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيُّ
عَمَّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ

لَا تَمُتُ الصَّلَاةَ *

پڑھتے، انہوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے پڑھتا۔

۱۳۹۵۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (تحویل) ابن شعیبہ، عبد الصمد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر حدیث میں منیٰ کا تذکرہ نہیں، سفر کو بیان کیا ہے۔

۱۴۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمَنَى وَلَكِنْ قَالَ صَلَّى فِي السَّفَرِ *

۱۳۹۶۔ قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، اعمش، ابراہیم، عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں ہمارے ساتھ چار رکعت نماز پڑھی، اور اس کا ذکر کسی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا تو وہ بولے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، میری آرزو ہے کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو زائد بہتر تھا۔

۱۴۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بِمَنَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ فَلَيْتَ خَطِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ *

۱۳۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تحویل) اسحاق، ابن خشرم عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو الاحوص، ابو اسحق، حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ لوگ اطمینان اور کثرت کے ساتھ تھے۔

۱۴۹۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ *

۱۳۹۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو اسحق، حارث بن

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

حَدَّثَنَا رُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخَزَاعِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمِّي وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخَزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ لِأُمِّهِ *

(۲۳۵) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ *

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَدْنَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ تَرْدٍ وَرَبِيعٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَصْرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جب ایسا قدر لائق ہو جائے تو ترک جماعت جائز ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ لفظ موجود ہیں کہ جو شخص چاہے اپنے مکان میں نماز پڑھے۔

۱۵۰۱- مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، بِوَسْطِهِ وَالِدُ، عُبَيْدِ اللَّهِ، نَافِعٌ، عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ تَرْدٍ وَرَبِيعٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ *

۱۵۰۲- أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَبُو اسَامَةَ، عُبَيْدُ اللَّهِ، نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ

۱۵۰۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلاۃ فی لیلۃ ذات ترد و ربیع و مطر فقال فی آخر نداءہ الا صلوا فی رحالکم الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر المؤذن اذا کان لیلۃ باردة او ذات مطر فی السفر ان یقول الا صلوا فی رحالکم *

۱۵۰۲- وحدثناہ ابو بکر بن ابی شیبۃ وحدثناہ ابو اسامۃ وحدثناہ عبید اللہ وحدثناہ نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلاۃ بضجنان ثم ذکر بمثلہ وقال الا صلوا فی رحالکم ولم یعد

وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ بہت تھے اور پھر آپ نے حجۃ الوداع میں بھی دو رکعت پڑھیں۔ امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حارث بن وہب، خزاعی، عبید اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔

باب (۲۳۵) بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا جواز۔

۱۵۰۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع بن عمر کرتے ہیں کہ ایک رات ابن عمرؓ نے نماز کے لئے اذان دی کہ جس رات سردی اور آمد ہی تھی تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد بلند آواز سے کہہ دیا کرو اپنے گھر میں نماز پڑھ لو۔

۱۵۰۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلاۃ فی لیلۃ ذات ترد و ربیع و مطر فقال فی آخر نداءہ الا صلوا فی رحالکم الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر المؤذن اذا کان لیلۃ باردة او ذات مطر فی السفر ان یقول الا صلوا فی رحالکم *

۱۵۰۲- وحدثناہ ابو بکر بن ابی شیبۃ وحدثناہ ابو اسامۃ وحدثناہ عبید اللہ وحدثناہ نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلاۃ بضجنان ثم ذکر بمثلہ وقال الا صلوا فی رحالکم ولم یعد

ثَانِيَةً أَلَّا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ *
 ۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
 حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنَا
 أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو
 الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَطَرْنَا فَقَالَ
 لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ *

۱۵۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو یزید، ابو الزبیر، جابر (تحویل) احمد بن
 یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
 کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو
 بارش ہونے لگی، آپؐ نے فرمایا جس کا جی چاہے اپنے کجاوے
 میں نماز پڑھ لے۔

۱۵۰۴ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ
 الزِّيَادِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا
 قُمْتَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ فَمَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا
 فِي بُيُوتِكُمْ قُلْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَلِكَ
 فَقَالَ أَتَعْبَهُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ
 مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ
 أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالْدَّخَضِ *

۱۵۰۴۔ علی بن حجر سہدی، اسماعیل، عبد الحمید صاحب زیادہ،
 عبد اللہ بن حارث، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 بارش والے دن اپنے مؤذن سے فرمایا جب تم اُٹھو کہ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہہ چکو تو حی علی الصلوۃ
 نہ کہو، بلکہ یہ کہہ دو کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ لوگوں کو یہ
 بات نئی معلوم ہوئی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
 تمہیں اس سے تعجب ہوا یہ تو انہوں نے ہی کیا ہے جو مجھ سے
 بہتر تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جمعہ اگرچہ واجب
 اور ضروری ہے مگر مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمہیں تکلیف
 دوں اور تم کچھ اور پھسلن میں ہو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آج کل اسباب و ذرائع بکثرت ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پختہ سڑکیں ہر مقام پر موجود ہیں لہذا جب تک
 مذکورہ بالا صورت حال نہ ہو جائے جماعت میں سستی کرنا ہرگز جائز نہیں اور اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ابن عباسؓ نے جمعہ کے لئے
 انہیں جمع کیا اور خطبہ دیا اور یہ رخصت دوسری نماز کے لئے وہی جمعہ کے ترک کی اجازت انہیں نہیں دی۔ شیخ ابن منیر نے یہی چیز نقل کی
 ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۵۰۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا
 حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ
 سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَذِيٍّ وَسَاقِ الْحَدِيثِ
 بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ
 قَدْ فَعَلْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۱۵۰۵۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید، عبد الحمید، عبد اللہ بن
 حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ پانی کے دن خطبہ دیا اور
 ابن عباسؓ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور جمعہ کا ذکر نہیں
 کیا، اور فرمایا یہ کام تو اس ذات نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھی
 یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابوکامل بیان کرتے ہیں کہ
 اسی طرح ہم سے حماد نے بواسطہ عاصم عبد اللہ بن حارث سے

روایت نقل کی ہے۔

۱۵۰۶۔ ابو ربیع عسکری زہرائی، حماد بن زید، ایوب، عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور یعنی نبی اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ اس میں مذکور نہیں۔

۱۵۰۷۔ اسحاق بن منصور، ابن شہیل، شعبہ، عبد الحمید صاحب زیادہ، عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس دن کہ بارش تھی، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن نے اذان دی پھر ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ تم کچھ اور پھسلن میں چلو۔

۱۵۰۸۔ عبد بن حمید، سعید بن عامر، شعبہ، تحویل عبد اللہ بن حمید، عبد الرزاق، معمر، عاصم، احول، عبد اللہ بن حارث سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۵۰۹۔ عبد بن حمید، احمد بن اسحاق حضرمی، وہیب، ایوب، عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن اور بارش کے دن میں حکم فرمایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

باب (۲۳۶) سفر میں سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہو نفل نماز پڑھنے کا جواز۔

۱۵۱۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عاصم عن عبد اللہ بن الحارث بنحوہ *
۱۵۰۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَعَاصِمُ الْأَحْوَلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزُّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّخْصِ وَالزَّلَلِ *

۱۵۰۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنُهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَهْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنُهُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

(۲۳۶) بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ *

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَافَتُهُ *
 ۱۵۱۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَنِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ *

۱۵۱۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَيْمَنِ بْنِ أَبِي سُيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَنِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ (فَأَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ) *

۱۵۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لُمْبَارِكٍ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبِي كُثَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ (فَأَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ) وَقَالَ فِي هَذَا نَزَلَتْ *

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى جِمَارٍ وَهُوَ مُوَحَّهٌ إِلَى خَبِيرٍ *

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ

علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہو۔

۱۵۱۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر (نفل) نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی وہ منہ کرے۔

۱۵۱۲- عبید اللہ بن عمر قواریری، یحییٰ بن سعید، عبد الملک بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف اس کا رخ ہوتا اور آپ مکہ سے مدینہ منورہ آتے تھے، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی چیز کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے تم جس طرف بھی منہ کرو اللہ ہی اللہ ہے۔

۱۵۱۳- ابو کریب، ابن مبارک، ابن ابی زائدہ، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک، اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت منقول ہے۔

۱۵۱۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، سعید بن یسار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ گامنہ خبیر کی طرف تھا۔

۱۵۱۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو بکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں جب صبح ہو جانے کا

عُمَرُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّحْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَتَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ *

۱۵۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنِي عَنَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۱۵۱۷- وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَحْمَرَنَا النَّيْتُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ *

(فائدہ) وتر سے مراد وتر اصطلاحی نہیں بلکہ وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل اور تہجد ہے جیسا کہ روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اور مسند احمد میں صریحاً ذکر ہے کہ ابن عمر صلوٰۃ اللیل سواری پر پڑھتے اور وتر سواری سے اتر کر پڑھتے۔

۱۵۱۸- حُزَلَةُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ دَهَبٍ، يُونُسُ، ابْنُ شِهَابٍ، سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعُوا رَوَايَتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّى سَوَادَ رَاحِلَتِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ وَيُؤْتِرَ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ *

۱۵۱۹- وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّى سَوَادَ رَاحِلَتِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ وَيُؤْتِرَ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ *

خدا شہ ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے اور ان سے جا ملا، تب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا صبح کے خیال سے اتر کر وتر پڑھے تو مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہو۔ عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۵۱۷- عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، ابن ہاد، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر (صلوٰۃ اللیل) پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۱۸- حزلہ بن یحییٰ، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی آپ کا منہ ہوتا۔ اور اسی پر وتر (صلوٰۃ اللیل) پڑھتے مگر فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

۱۵۱۹- عمرو بن سواد، حرملہ، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد نے بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفر کی حالت میں رات کو اپنی سواری پر نفل نماز

پڑھتے تھے جس طرف بھی سواری کا رخ ہو۔

۱۵۲۰۔ محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، ہمام، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ ملک شام آئے تو ملے اور ہم نے ان سے مقدم عین التمر میں ملاقات کی، سو میں نے انہیں دیکھ کر وہ اپنے گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا منہ اس جانب تھا، ہمام راوی نے قبلہ کی باتیں جانب اشارہ کر کے بتلایا میں نے ان سے کہا کہ آپ قبلہ کے علاوہ اور طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ بولے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو کبھی نہ کرتا۔

باب (۲۳۷) سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا (۱)۔

۱۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جدی چنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے۔

(فائدہ) بایں طور پر مغرب کی نماز آخر وقت میں پڑھتے، پھر عشاء کا وقت داخل ہو جاتا تو فوراً عشاء کی نماز پڑھ لیتے، سفر کی جلدی میں ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ایک ہی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا یہ حج کے زمانہ میں مقام مزدلفہ اور عرفہ کے علاوہ کسی اور مقام پر جائز نہیں کیونکہ مسند ابی شیبہ میں ابو موسیٰ کی روایت موجود ہے کہ بغیر عذر کے دو نمازوں کا جمع کرنا کھار میں سے ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۵۲۲۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، عبید اللہ، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب جدی چنا ہوتا تو غروب شفق کے بعد مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب

عَنْهُ وَسَمِعَ يُصَلِّي السُّحْرَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَنِ ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَحَّهَتْ *

۱۵۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْنِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ تَمَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَمَقَّيْنَاهُ بَعَيْنَ التَّمْرِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَنِ حِمَارٍ وَوَجْهَهُ ذَلِكَ الْحَايِبُ وَأَوَّامًا هَمَّامٌ عَنْ يَسَارَ الْقِبْلَةِ فَقُسْتُ لَهُ رَأْيُنْتُ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْصَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ *

(۲۳۷) بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ *

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ

(۱) جمع بین الصلوٰتین جائز ہے یا نہیں اس بارے میں ائمہ کرام کے مابین اختلاف ہے۔ حضرت حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ، ابراہیم نخعیؒ، اسود اور علمائے احناف کے نزدیک عرفہ اور مزدلفہ میں حج کے موقع پر جمع بین الصلوٰتین جائز ہے باقی موقعوں پر سفر کی وجہ سے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں ہیں۔ ان حضرات کا استدلال بھی روایات سے ہے ان کو دیکھنے کے لئے اور دوسرے حضرات کے مستدلّات کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح المبین ص ۵۶۸ ج ۳۔

جدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے۔

۱۵۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن عیینہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جدی چن ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے۔

۱۵۲۴۔ حر مہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو سفر میں جس وقت جدی چن ہوتا تو آپ مغرب میں دیر کر کے اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔

۱۵۲۵۔ قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر فرماتے تو ظہر کو عصر تک موخر کرتے پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو پھر ظہر ہی پڑھ کر سوار ہوتے۔

۱۵۲۶۔ عمرو ناقد، شاپہ بن سواد مدائنی، یث بن سعد، عقیل بن خالد، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر میں اتنی تاخیر فرماتے کہ عصر کا اول وقت آ جاتا پھر دونوں کو ملا کر پڑھ لیتے۔

۱۵۲۷۔ ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، جابر بن اسماعیل،

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

۱۵۲۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ *

۱۵۲۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ اسْتَيْرَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ *

۱۵۲۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَصَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ *

۱۵۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَيْبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا *

۱۵۲۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ

عقیل بن خالد، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو اتنا موخر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے اور مغرب میں بھی دیر کرتے، جب شفق ڈوب جاتی تو پھر اسے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔

۱۵۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزبیر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھیں۔

۱۵۲۹۔ احمد بن یونس، عون بن سلام، زہیر، ابو الزبیر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی دریافت کیا تھا جو کہ تم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرۃ، ابو الزبیر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں کہ آپ غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے تھے چنانچہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۱۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، ابو الطفیل

سواد قالوا أخبرنا ابن وهب حدثني جابر بن سميع عن عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينهما وبين العشاء حين يغيب الشفق *

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ *

۱۵۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَامٍ جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ *

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّافَةِ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَمَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

عامر، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو آپ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملائے تھے۔

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا *

۱۵۳۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرۃ بن خالد، ابو الزبیر، عامر بن وائلہ، ابو الطفیل، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔ عامر بن وائلہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا کیوں کیا؟ معاذ نے کہا کہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (تحویل) ابو کریب، ابو سعید بن جبیر، ابو کریب، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔ اور وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کس ارادہ سے ایسا کیا؟ بولے یہ چاہا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ وَالْلَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں (ظہر اور عصر) ایک ساتھ پڑھیں اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء) ایک ساتھ پڑھیں، میں نے کہا ابو العطاء (جابر بن زید) میں گمان

۱۵۳۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ رَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَطْنَهُ أَوْ أَحَرَ الظُّهْرَ

کرتا ہوں کہ آپؐ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور ایسے ہی مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی وہ بولے کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ
قُلْنَا وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ *

۱۵۳۵۔ ابو الریح زہرائی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعتیں یعنی ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں۔

۱۵۳۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا
لِظَهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

۱۵۳۶۔ ابو الریح زہرائی، حماد، زہیر بن خریٹ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کے بعد جب آفتاب غروب ہو گیا اور تارے نکل آئے وعظ کیا اور لوگ نماز نماز پکارنے لگے، اس کے بعد قبیلہ بن تمیم کا ایک شخص آیا کہ وہ خاموش نہ ہوتا تھا اور نہ باز رہتا تھا، برابر نماز ہی نماز کہے جاتا تھا، تب ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تیری ماں مرے تو مجھے سنت سکھاتا ہے، پھر فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ آپؐ نے ظہر اور عصر کو مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں اس سے کچھ غلش پیدا ہوئی تو میں ابو ہریرہؓ کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عباسؓ کا فرمان سچا ہے۔

۱۵۳۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْحِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ قَالَ خَصَّنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ
حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَجَعَلَ
لِنَاسٍ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْتَنِي الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُنِي بِالسَّنَةِ لَا أُمُّ لَكَ ثُمَّ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ
ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ
مَقَالَتَهُ *

۱۵۳۷۔ ابن ابی عمر، کعب، عمران بن حدیر، عبد اللہ بن شقیق عقلی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نماز، آپ خاموش رہے، پھر اس نے کہا نماز، پھر آپ خاموش رہے، پھر وہ بولا نماز پڑھو، پھر آپ خاموش رہے، اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تیری ماں مرے تو ہمیں نماز سکھاتا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ الْعُقَيْنِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ
الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ
الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمُّ لَكَ أَتَعْلَمُنَا
بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۳۸) نماز پڑھنے کے بعد دائیں اور بائیں

(۲۳۸) بَابُ جَوَازِ الْإِنصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ *

جانب سے پھرنے کا جواز۔

۱۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عمارہ، اسود، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی ذات میں شیطان کو ہر گز حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی طرف ہی پھرنا اس پر واجب ہے، میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِشَيْطَانٍ مِنْ نَفْسِهِ حِزًّا لَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ *

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ جب اتنا ساقین اپنی طرف سے شیطان کا حصہ ہو تو اب جو جاہل لوگ تیجے، دسویں یا چھٹی یا چہدہ یا بسم اللہ یا طلوہ اور تعزیہ وغیرہ دیگر خرافات اور غیوت کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں اور ان چیزوں کو ضروری سمجھے ہیں وہ تو معذرت اللہ پورے شیطان کے حصہ میں آگئے۔

۱۵۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) عی بن خشرم، عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرًا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَحْمَرًا عِيسَى حَمِيصًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مَثْنَةً *

۱۵۴۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سدئی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نماز پڑھ کر کس طرف پھرا کروں؟ اپنی دائیں جانب یا بائیں طرف، انہوں نے کہا کہ میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۴۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۵۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، سدئی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پھرا کرتے تھے۔

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ *

باب (۲۳۹) امام کے داہنی طرف کھڑے ہونے کا استحباب۔

(۲۳۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ *

۱۵۴۲۔ ابو کریم، ابن ابی زائدہ، مسعر، ثابت بن عبیدہ، ابن البراء، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول

۱۵۴۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ

الْبِرَاءُ عَنِ الْبِرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بَوَاحِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس بات کو پسند کرتے کہ آپ کی دائیں جانب ہوں کہ آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے۔ اے میرے رب بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن آپ اپنے بندوں کو جمع کریں گے۔

(فائدہ) ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کبھی دائیں جانب منہ کر کے بیٹھتے تھے اور کبھی بائیں طرف، جس نے جو دیکھا وہ بیان کر دیا اور ترمذی میں حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ اگر آپ کو دائیں جانب جانے کی حاجت ہوتی تو اس طرف منہ کر بیٹھتے اور اگر بائیں طرف کی حاجت ہوتی تو اس طرف رخ فرما لیتے، دائیں طرف پھر ناوا لی اور بہتر ہے اور اسے ضروری سمجھنا شیطان کا حصہ ہے۔

۱۵۴۳۔ ابو کریب، زہیر بن حرب، وکیع، مسعر سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے رد و بدل سے روایت منقول ہے۔

۱۵۴۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بَوَاحِهِ *

باب (۲۴۰) فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت۔

(۲۴۰) بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ *

۱۵۴۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب فرض نماز کی تکبیر ہو جائے تو سوائے فرض کے اور کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

۱۵۴۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ *

۱۵۴۵۔ محمد بن حاتم، ابن رافع، شہابہ، ورقاء سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۴۵۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۴۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز درست نہیں۔

۱۵۴۶۔ وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ *

۱۵۴۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، زکریا بن اسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۴۷۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

مِثْنَةٌ *

۱۵۴۸- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَفِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ *

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَحْلِ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَذْرِي مَا هُوَ فَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَطْنَا بِقَوْلِ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوْثِقُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ أَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطَأً *

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا *

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمِ ح وَحَدَّثَنِي رُهَيْزُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْطُ لَهُ

۱۵۴۸- حسن حلوائی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حماد بیان کرتے ہیں کہ پھر میں عمرو سے ملا اور انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر بیان کیا۔

۱۵۴۹- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، ابراہیم بن سعد، بواسطہ وائد، حفص بن عاصم، عبد اللہ بن مالک بن بحینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے لٹکے اور وہ نماز پڑھ رہا تھا اور صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی، آپ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے گھیر لیا اور پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا ہے اس نے کہا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اب تم میں سے صبح کی کوئی چار رکعتیں پڑھنے لگے گا، قعنبی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اپنے وائد سے نقل کرتے ہیں امام ابوالحسین مسلم فرماتے ہیں کہ ان کا والد کا واسطہ بیان کرنا خطا اور چوک ہے۔

۱۵۵۰- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم، ابن نمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا کہ تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

۱۵۵۱- ابوالکامل جحدری، حماد بن زید (تھویل) حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد بن زیاد (تھویل) ابن نمیر، ابو معاویہ، عاصم (تھویل) زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، عاصم، احوال، عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح

کے فرض پڑھ رہے تھے، اس نے دو رکعت سنت مسجد کے کونے میں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں! تم نے فرض نماز کے شریک کیا جو اکیسے پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَارِيُّ عَنْ عَصِمِ بْنِ حُوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَّحَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَثَا سَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَلَانُ بَأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبْصَانَيْتَ وَحَدَّثَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا *

(فائدہ) ایک طرف احادیث میں جماعت کی بہت تاکید اور فضیلت ہے اور دوسری طرف صبح کی سنتوں کی بہت سخت تاکید آئی ہے اور جماعت کی فضیلت امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے سے حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ہمارے علماء اس چیز کے قائل ہو گئے کہ اگر امام کے ساتھ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو تو پھر صبح کی سنتیں پڑھ سکتا ہے اور احادیث میں تنگی ان اسباب پر وارد ہے کہ جن کی بنا پر یہ نوبت ہو کہ صبح کی سنتوں کا وقت نہ رہے۔ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں سنت طریقہ یہ ہے کہ صبح کی سنتیں مکان میں پڑھے ورنہ مسجد کے دروازہ پر اگر کوئی جگہ ہو تو پھر وہاں پڑھ لے اور اگر یہاں بھی کوئی جگہ نہ ہو تو صفوں کے پیچھے پڑھے مگر بہتر یہی ہے کہ کسی علیحدہ جگہ ہی پڑھے۔

باب (۲۴۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھے؟

(۲۴۱) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ *

۱۵۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، عبد الملک بن سعید، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی اور انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی اور ابو اسید کہتے تھے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَسِيكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ قَالَ مُسْلِمٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بَدَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْجَمَانِيَّ يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ *

۱۵۵۳۔ حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، عیسیٰ بن غزیہ، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، عبد الملک بن سعید بن سوید انصاری، ابو حمید یا ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۵۳۔ وَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ

نَسَبُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

باب (۲۴۲) تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنے کا استحباب اور یہ ہمہ وقت مشروع ہے۔

۱۵۵۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید مالک (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

۱۵۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عمرو بن یحییٰ انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، عمرو بن سلیم بن خلدہ انصاری، ابو قتادہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، تو میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس بات سے کس چیز نے منع کیا کہ تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

باب (۲۴۳) مسافر کو پہلے مسجد میں آ کر دو رکعت پڑھنے کا استحباب۔

(۲۴۲) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ *

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَتَبَرَّكْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ *

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ قَالَ فَجَسَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ *

(۲۴۳) بَابِ اسْتِحْبَابِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ *

۱۵۵۶۔ احمد بن جواس حنفی، ابو عاصم، عبید اللہ الاشجعی، سفیان، محارب بن دثار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا کچھ قرض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا، آپؐ نے پورا فرمادیا اور زائد بھی دیا، اور میں آپؐ کے پاس مسجد میں گیا، آپؐ نے فرمایا دو رکعت پڑھ لے۔

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَوْاسٍ الْحَنْفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنَ فَقَضَايَا وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۵۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، محارب، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریداجب میں مدینہ منورہ آیا تو مجھے حکم فرمایا کہ میں مسجد آؤں اور دو رکعتیں پڑھوں۔

۱۵۵۷- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ سَمْعٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَمِمَّا قَدِيمَ الْمَدِينَةِ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۵۸۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ، وہب بن کیسان، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور وہ چلنے سے عاجز ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے آگئے اور میں اگلے دن پہنچا اور مسجد آیا تو آپؐ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، آپؐ نے فرمایا تم ابھی آئے ہو! میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد جاؤ اور دو رکعت پڑھو، چنانچہ میں مسجد گیا اور دو رکعت پڑھی، پھر واپس ہوا۔

۱۵۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَيْيَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَخَفْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَخَلَ جَمْعُكَ وَأَدْخَلَ فَصَلَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ *

۱۵۵۹۔ محمد بن ثنی، ضحاک، ابو عاصم (تحويل)، محمود بن غیلان، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، عبد اللہ بن کعب، عبید اللہ بن کعب، کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے اور دن چڑھے داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اور پھر بیٹھتے۔

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يُعْنِي أَبَا عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي

الضُّحَىٰ فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّىٰ فِيهِ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ *

(۲۴۴) بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى *

۱۵۶۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُتِلَ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا
إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيْبِهِ *

۱۵۶۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيْبِهِ *

۱۵۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ
وَإِنِّي لَأَسْبَحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُجِبُّ أَنْ يَعْمَلَ
بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ *

(فائدہ) اور فرض ہو جانے کے بعد پھر دین کے کسی کام کو نہ کرنا بہت ہی سخت گناہ ہے۔

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي الرَّشَكُ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ
أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ
الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ *

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

باب (۲۴۴) نماز چاشت اور اس کی تعداد کا بیان۔
۱۵۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سعید جریری، عبد اللہ بن
شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت
کی نماز پڑھتے تھے، فرمایا نہیں مگر یہ کہ سفر سے تشریف لاتے۔

۱۵۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ غیری، بواسطہ والد، کھمس بن حسن
قیسی، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنها سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جب
سفر سے تشریف لاتے۔

۱۵۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنها بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں
پڑھا کرتی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اعمال کو
محبوب رکھتے تھے مگر (پابندی کے ساتھ) اس خوف کی وجہ سے
نہیں کرتے تھے کہ اگر لوگ اسے کرنے لگیں گے تو کہیں وہ
فرض نہ ہو جائے۔

۱۵۶۳۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، یزید رشک، معاذ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنها سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے، فرمایا چار رکعت اور
جو چاہے زائد فرما لیتے۔

۱۵۶۴۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر یہ

اظہار ہیں کہ چار سے جتنا اللہ چاہے زاد فرماتے۔

۱۵۶۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، معاذ، عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے اور جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زاد فرماتے۔

۱۵۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ واد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۶۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے نہیں بتلایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ام ہانی نے، انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجدہ کمال اور خوبی کے ساتھ کرتے تھے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کالفظ نہیں بیان کیا۔

۱۵۶۸۔ حرملہ بن یحییٰ، محمد بن سلمہ مرادی، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن عبد اللہ بن حارث، عبد اللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھر تاکہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو مجھے کوئی نہ ملا جو مجھے یہ بتائے مگر ام ہانی بنت ابی طالب نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز دن چڑھ جانے کے بعد آئے اور ایک کپڑا لاکر اس سے پردہ کیا گیا، پھر آپ نے غسل فرمایا پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نہیں جانتی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا

یزید بهذا الإسناد مثله وقال يزيد ما شاء الله *

۱۵۶۵۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ *

۱۵۶۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۶۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَيْبَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَافٍ قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ *

۱۵۶۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبِيدَةَ عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَحَدًا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّ سَخَّ سَخَّ الصُّحَى فَنِمَّ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سجدہ یہ سب ارکان برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ مرادی نے یونس سے روایت نقل کی ہے اور اس میں خبری کا لفظ نہیں بیان کیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَيْتُ بَنُوْبَ فُسْتَبَرَّ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ تَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا أَذْرِي أَقِيَامَهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَخَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِي عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَنِي *

۱۵۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، ابو مرہ موالیٰ ام ہانی بنت ابی طالب، ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے سلام کیا، آپ نے فرمایا کون؟ میں نے کہا ام ہانی بنت ابی طالب، آپ نے فرمایا مرحبا، ام ہانی ہیں۔ غرض کہ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آنکھ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب فلاں بن ہبیرہ ایک شخص کو جس کو میں نے امان دی ہے مارے ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔ ام ہانی فرماتی ہیں یہ نماز چاشت کی تھی۔

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بَنُوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ فَلَمَّا فَوَّغَ مِنْ غَسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى تَمَانِي رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فَلَاؤُ ابْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانِيٍّ قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ ضَحَى *

۱۵۷۰۔ حجاج بن شاعر، معالی بن اسد، وہیب بن خالد، جعفر بن محمد، بواسطہ والد، ابو مرہ موالیٰ عقیل، ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اُن کے مکان میں ایک کپڑا اوڑھ کر آنکھ رکعتیں پڑھیں کہ جس کے داہنے حصہ کو بائیں طرف اور بائیں حصہ کو داہنی طرف ڈال رکھا تھا۔

۱۵۷۰ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ تَمَانِي رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ *

۱۵۷۱۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء، ضعی، مہدی بن میمون، واصل مولیٰ بن عیینہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یحمر، ابوالاسود دیلی،

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبُعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، سو ہر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ایسے ہی ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں جسے وہ پڑھ لیتا ہے کافی ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۲۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابو التیاح، ابو عثمان نہدی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے غلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے قبل دو ترپڑھ لینے کی۔

(فائدہ) جسے تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین نہ ہو، اس کو اول وقت ہی دو ترپڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ان تمام روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت غیر موکدہ ہے اور کم سے کم اس کی دو رکعت اور پوری آٹھ رکعات اور متوسطہ چار یا چھ رکعات ہیں، اور کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پڑھی اور کبھی نہیں پڑھی اس لئے جن صحابہ کرامؓ نے آپؐ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے انکار کر دیا اور آپؐ نے اس پر مداومت اور ہمیشگی اس وجہ سے نہیں فرمائی کہ کہیں فرض نہ ہو جائے، اور اس کا مستحب ہونا ہمارے حق میں ہمیشہ کے لئے ثابت ہو گیا، جیسا کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منقول ہے کہ آپؐ نے سورج بند ہو جانے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اس کے بعد چار اور صوفیاء کرام ان میں سے پہلی نماز کو اشراق اور دوسری نماز کو چاشت کہتے ہیں۔

۱۵۷۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عباس بن جریر، ابو شمر ضعیفی، ابو عثمان نہدی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۷۴۔ سلیمان بن معبد، معلى بن اسد، عبد العزیز بن مختار، عبد اللہ داناج، ابو رافع، صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے

وَأَصِلَ مَوْلَى أَبِي عَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّؤَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَامِيٍّ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى *

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَنَاتٍ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْنِ الضُّحَى وَأَنْ أَوْتَرَ قَبْلَ أَنْ أُرْقُدَ *

۱۵۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتَّاسِ الْحُرَيْرِيِّ وَأَبِي شَيْمَرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَا سَمِعْنَا أَنَّ عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۷۴۔ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَى بْنُ أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّنَاجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ

خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

۱۵۷۵۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، ابو مرہ مولیٰ ام ہانی، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں گا انہیں ہر گز نہ چھوڑوں گا، ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی نماز اور بغیر وتر پڑھنے نہ سونا۔

باب (۲۴۵) سنت فجر کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو فرض نماز سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

۱۵۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد (تحویل) زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۵۷۸۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ، زید بن محمد، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح صادق ہو جاتی تو

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۵۷۵۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَكٍ عَنْ ضَحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الصُّحَى وَبِأَنْ لَا أُنَامَ حَتَّى أُوتِرَ *

(۲۴۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيِ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا *

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ *

۱۵۷۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمُ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ *

۱۵۷۸۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ

دو ہلکی رکعتوں کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

۱۵۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۷۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

۱۵۸۰۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْإِذَاانَ وَيُخَفِّفُهُمَا *

۱۵۸۱۔ عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سن لیتے تو دو رکعت سنت فجر پڑھا کرتے اور ان کو ہلکا پڑھتے۔

۱۵۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ *

۱۵۸۲۔ علی بن حجر، علی بن مسہر (تحویل) ابو کریب، ابواسامہ، (تحویل) ابو بکر، ابو کریب، ابن نمیر، عبد اللہ بن نمیر (تحویل) عمرو ناقد، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ جب صبح طلوع ہو جاتی۔

۱۵۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ *

۱۵۸۳۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ، ابواسمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۵۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ

۱۵۸۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعتیں اس قدر ہلکی پڑھتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی تھی کہ ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَحَدَّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُحَقِّقُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ *

(فائدہ) سندی بیان کرتے ہیں کہ مبالغہ محض کا بیان کرنا مقصود ہے شک نہیں، اور قرطبی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شک نہیں ہوا بلکہ آپ نوافل میں قرأت لمبی فرمایا کرتے تھے، جب صبح کی سنتوں میں قرأت ہلکی کی تو ایسا محسوس ہوا کہ اور نمازوں کے یہ نسبت اس میں قرأت بھی کی ہے یا نہیں۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ اگلی روایات میں آ رہا ہے کہ آپ کیا قرأت کیا کرتے تھے اس سے سندی اور قرطبی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۱۵۸۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن انصاری، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے، میں کہتی کہ فاتحہ الکتاب بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

۱۵۸۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا کہ صبح کی دو سنتوں کا۔

۱۵۸۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ *

۱۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، حفص بن غیاث، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نفلوں میں سے کسی بھی نفل کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی جلدی کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی کہ صبح سے پہلی دو سنتوں کے لئے۔

۱۵۸۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرُّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ *

۱۵۸۸۔ محمد بن عبید غمری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارة بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ

علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

۱۵۸۹۔ یحییٰ بن حبیب، معتمر، بواسطہ والد، قتادہ، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے یہ ساری دنیا سے زائد پیاری ہیں۔

۱۵۹۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یزید بن
کیسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔

۱۵۹۱۔ قتیبہ بن سعید، فزاری یعنی مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم انصاری، سعید بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتوں میں پہلی رکعت میں قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰہ سے اخیر تک جو آیتیں کہ سورہ بقرہ میں ہیں پڑھتے تھے اور اس کی دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ختم ہونے والی آیت پڑھتے۔

۱۵۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، عثمان بن حکیم، سعید بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتوں میں قُولُوا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ اِلَيْنَا الْكِتَابُ اور وہ آیت جو کہ سورۃ آل عمران میں ہے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۔

۱۵۹۳ء۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ مروان فزاری کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٥٨٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ
لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا *

١٥٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَابْنِ أَبِي عُمَرَ
قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ
كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ *

١٥٩١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْفَزَارِيُّ يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
حَكِيمٍ الْأَصَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فِي
الْأُولَى مِنْهُمَا (قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا)
الآيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا (آمَنَّا
بِاللَّهِ وَاشْهَدُوا أَنَّا مُسْلِمُونَ) *

١٥٩٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَالِيَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
(قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا) وَالتَّيِّبِ فِي آلِ
عِمْرَانَ (تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) *

١٥٩٣- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي

هَذَا الْإِسْنَادُ بِحَثْلٍ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيَّ *
(۲۴۶) بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّائِبَةِ قَبْلَ
الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَبَيَانَ عَدَدِهِنَّ *

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْسَةُ بْنُ أَبِي
سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ
يَسَارُ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ بَنِي لَهُ بَهْرًا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ
حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْسَةُ فَمَا
تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ
عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ
عُبَيْسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ
سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ *

۱۵۹۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو خالد یعنی سلیمان بن حیان،
داؤد بن ابی ہند، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ
مجھ سے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنی اس بیماری میں کہ جس میں
اُن کا انتقال ہوا ہے ایسی ایک حدیث بیان کی کہ جس سے خوشی
ہوتی ہے، بیان کرتے ہیں میں نے اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے سنا، وہ فرماتی تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت
پڑھیں تو اس کے بدلہ میں اس کے لئے جنت میں مکان بنایا
جائے گا۔ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا انہیں نہیں
چھوڑا، عنبسہ بیان کرتے ہیں جب سے میں نے اُم حبیبہ سے سنا
ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا، عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ جب
سے میں نے عنبسہ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا، اور نعمان
بن سالم بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے عمرو بن اوس سے
سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

(فائدہ) ان سنتوں کے اوقات کی تعیین نسائی، ترمذی اور حاکم میں اسی اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں اس طرح منقول ہوئی ہے
کہ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو صبح سے پہلے۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ روایت
مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ اسی حدیث کے پیش نظر ہرے علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ پانچوں نمازوں میں صرف یہ بارہ رکعتیں ہی
سنت مؤکدہ ہیں۔

۱۵۹۵۔ ابو عثمان مسمیٰ، بشر بن مفضل، داؤد، نعمان بن سالم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے
کہ جس نے ہر دن بارہ رکعتیں سنت کی پڑھیں اس کے لئے
جنت میں مکان بنایا جاتا ہے۔

۱۵۹۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو
بن اوس، عنبسہ بن ابی سفیان، حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۵۹۵ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا
بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ
سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ
عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ *
۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ

عنها زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ اللہ کے لئے ہر دن بارہ رکعت سنت علاوہ فرض کے پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بناتا ہے یا اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جاتا ہے۔ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس دن سے انہیں برابر پڑھتی ہوں۔ عہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے بعد سے انہیں برابر پڑھتا ہوں اور عمر و کہتے ہیں کہ اس روز سے میں انہیں برابر پڑھتا ہوں اور اسی طرح نعمان نے بھی اپنا فعل نقل کیا۔

۱۵۹۷۔ عبد الرحمن بن بشر، عبد اللہ بن ہاشم عہدی، ہنزہ، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس، عہدہ، اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل طرح وضو کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن نماز پڑھے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۵۹۸۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، ابن عمر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے مکان میں پڑھیں۔

سَالِمٌ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنَسَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ يَنْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرَحْتُ أَصَلِّيَهُنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٍو مَا بَرَحْتُ أَصَلِّيَهُنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۵۹۷۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَنَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۹۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرَبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرَبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ *

(فائدہ) شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ظہر سے پہلے دو رکعتوں کا تذکرہ ہے مگر بخاری، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل کی چار سنتوں کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور اسی کے ہم معنی مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے خالد حذاء سے نقل کی ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں یہی اکثر علماء، صحابہ اور بعد والوں کا مسلک ہے۔ باقی بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ مکان میں چار رکعت پڑھتے اور مسجد میں آکر دو رکعت پڑھتے۔ اس لئے روایت میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کر دیا اور پھر مکان میں سنتوں کا پڑھنا افضل ہے۔ اکثر علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اسی کی تصریح دور مختار میں مذکور ہے۔

(۲۴۷) بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا
وَفِعْلُ بَعْضِ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضُهَا
قَاعِدًا *

باب (۲۴۷) نفل کھڑے اور بیٹھ کر پڑھنے اور
ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھ کر پڑھنے
کا جواز۔

۱۵۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے
ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے
پھر بابر تشریف لے جاتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز
پڑھتے اور گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ
مغرب پڑھتے اور پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں
کے ساتھ عشاء پڑھتے اور پھر میرے گھر تشریف لا کر دو
رکعت پڑھتے اور رات کو نور کھت پڑھتے انہیں میں وتر ہوتے
اور لمبی رات تک کھڑے کھڑے پڑھتے اور لمبی رات تک بیٹھ
کر پڑھتے اور کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع اور سجدہ بھی
کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور
سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعت
پڑھتے۔

۱۶۰۰۔ قتیبہ بن سعید، حماد، بدیل، ایوب، عبد اللہ بن شقیق،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لمبی رات تک نماز پڑھتے، جب کھڑے ہو کر
پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز
پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
هُسَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي
بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي
بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي
فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ
رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا
قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ
قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ
قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

۱۶۰۱۔ محمد بن ثنی، نجم بن جعفر، شعبہ، بدیل، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں ملک فارس میں بیمار ہوا تھا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ بن معاذ، حمید، عبد اللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ لمبی رات میں کھڑے کھڑے نماز پڑھتے تھے اور لمبی رات میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے تھے اور جب کھڑے ہونے کی حالت میں قرأت فرماتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور ایسے ہی جب بیٹھنے کی حالت میں قرأت کرتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کرتے۔

۱۶۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، عبد اللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہوئے بھی جب نماز کھڑے ہونے کی حالت میں شروع فرماتے تو رکوع بھی کھڑے ہونے کی حالت میں فرماتے اور جب نماز بیٹھنے کی حالت میں پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کرتے۔

۱۶۰۴۔ ابو ربیع زہرائی، حماد بن زید، (تحویل) حسن بن ربیع، مہدی بن میمون (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ نماز میں آپ بیٹھ کر قرأت کرتے ہوں

۱۶۰۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أَصْلِي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنِي لَنَا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصْنِي لَنَا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَنَا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

۱۶۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَلِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

۱۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

مگر جب آپ بوڑھے ہو گئے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب سورت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبُرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ *

۱۶۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن یزید، ابو النضر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہوئے قرأت کرتے تھے، جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیات کے بقدر رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت فرماتے اور پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔

۱۶۰۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النُّضَرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاعَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ *

(فائدہ) دونوں روایتوں سے نفل کی ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا اور کچھ بیٹھنا ثابت ہو اور یہ جائز ہے، عراقی بیان کرتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں خواہ ابتدا میں کھڑا ہو اور پھر بیٹھ جائے یا اولاً بیٹھا ہو اور پھر کھڑا ہو جائے، اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی، احمد اسحاق اور اس کے علاوہ جو کچھ منقول ہے، وہ جمہور علماء کرام کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، ولید بن ابی ہشام، ابو بکر بن محمد، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرأت کرتے جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اتنی دیر کے لئے کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں آدمی چالیس آیتیں پڑھتا ہے۔

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرَكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً *

۱۶۰۷۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، عقیقہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں بیٹھنے کی حاست میں کیا کیا کرتے تھے، فرمایا کہ ان دونوں میں قرأت کرتے، جب رکوع کا

۱۶۰۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقِيقَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ

ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور پھر رکوع کرتے۔

۱۶۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، سعید جریری، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، فرمایا ہاں! جب کہ لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تھا۔

۱۶۰۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، کہس، عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۶۱۰۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت نہیں فرمائی جب تک کہ آپ بکثرت بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

۱۶۱۱۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، عبد اللہ بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بدن مبارک بھاری اور ثقل ہو گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

۱۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سائب بن یزید، مطلب بن ابی وداعہ سہمی، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی رحلت میں ایک سال باقی رہ گیا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور آپ سورت پڑھتے اور اتنی ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ لمبی سے

وَبِهَمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ *

۱۶۰۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُنْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنِي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ *

۱۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ *

۱۶۱۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ كِذَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا *

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُجَّتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصْنِي فِي سُجَّتِهِ

لمی ہو جاتی۔

قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيَرْتَلُّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا *

۱۶۱۳۔ ابو الطاهر، حرمله، ابن وهب، یونس (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں ہے کہ جب آپ کی وفات میں ایک سال یا دو سال رہ گئے۔

۱۶۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَ بَعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ اثْنَيْنِ *

۱۶۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سہاک، جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

۱۶۱۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا *

۱۶۱۵۔ زہیر بن حرب، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابو یحییٰ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھے نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے، سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا، آپ نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو! کیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز کے برابر ہے اور آپ تو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے ہیں، آپ نے فرمایا صحیح ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

۱۶۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قُلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ *

(فائدہ) یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کو بیٹھنے کی حالت میں بھی پورا ثواب ملتا ہے لہذا اور حضرات کو اس چیز پر قیاس کرے اپنے نصف ثواب کو برابانہ کرنا چاہئے۔

۱۶۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) محمد بن شعیبہ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۶۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

يَحْيَى الْمَعْرُجُ *

(۲۴۸) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكْعَةٌ *

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

۱۶۱۸- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ

باب (۲۳۸) تہجد کی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعداد اور وتر پڑھنا۔

۱۶۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے، کہ ایک رکعت کے ذریعہ اسے وتر (۱) بنا لیتے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آتا پھر آپؐ دو رکعت بلکی پڑھتے۔

۱۶۱۸- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے، پھر جب مؤذن صبح کی اذان دے چکا اور آپؐ پر صبح ظہر

(۱) یعنی وتر تو تین ہوتے تھے، بواحدہ کا معنی یہ ہے کہ ایک رکعت کے ذریعے طاق بنا لیتے تھے۔ اور فجر کی نماز سے پہلے لیٹنا تہجد کی بنا پر ہونے والی تھکان کو دور کرنے کے لئے اور طبیعت میں نشاط پیدا کرنے کے لئے ہوتا تھا۔ اور یہ لیٹنا واجب اور ضروری نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مداومت نہیں فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کی کتنی رکعات پڑھتے تھے اس بارے میں روایات میں سترہ، پندرہ، تیرہ، گیارہ، نو اور سات مختلف تعداد بیان کی گئی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ تمام روایتوں کو دیکھنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز کا آغاز دو بلکی رکعتوں سے کرتے جو نماز تہجد کی مبادی ہوتیں پھر آٹھ رکعات پڑھتے یہ اصل تہجد کی نماز ہوتی پھر تین وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر جب مؤذن کی اذان کی آواز سنتے تو دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے۔ تو سترہ رکعات کا قول ان تمام پڑھی جانے والی روایات کے اعتبار سے ہے اور پندرہ کا قول فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ کے اعتبار سے ہے۔ تیرہ کا قول نقص کرنے والوں نے تہجد سے پہلے کی خفیف دو رکعتیں بھی شمار نہیں کیں اور گیارہ کے قول میں وتر کے بعد کی دو رکعتیں بھی شامل نہیں کی گئیں۔ بس اصل تہجد اور وتر کو شامل کیا۔ نو اور سات والی روایات بیماری اور کمزوری کے زمانہ کی ہیں۔

اور وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے ہوتی ہیں اس پر دلالت کرنے والی روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۸ ج ۵۔

اور وتر واجب ہیں، وجوب کے دلائل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۵۳۸ ج ۵۔

ہو جاتی اور آپ کے پاس (بطور اطلاع کے) مؤذن آتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی رکعت پڑھتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کے لئے آتا۔

الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُؤَيِّرُ بَوَاحِدَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ *

۱۶۱۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل سے روایت منقول ہے۔

۱۶۱۹- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرَمَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو سَوَاءً *

۱۶۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ہشام بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے، پانچ ان میں سے وتر بنا لیتے نہ بیٹھتے مگر آخر میں۔

۱۶۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤَيِّرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے آپ کی نماز کا جس طرح مشاہدہ کیا بیان کر دیا، کم سے کم آپ کی نماز کی تعداد سات اور زائد سے زائد ۱۵ ہوتی کہ جس میں صبح کی سنتیں بھی شامل ہوتی ہیں اور اکثر تیرہ رکعتیں ہوتیں کہ جن میں تین رکعت وتر بھی ہوتے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ روایات میں وتر کا جو لفظ آ رہا ہے اس سے وتر اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی بمعنی صلوۃ اللیل اور تہجد مراد ہے۔ بخاری اور مسلم ہی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت موجود ہے کہ آپ رات کو چار رکعت پڑھتے کہ ان کے حسن اور طوالت کے متعلق نہ سوال کر، پھر اسی طرح چار اور پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے، بندہ کے نزدیک روایات سے جس چیز کا اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی نماز دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ شروع فرماتے اور پھر آٹھ رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے اور اس کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جو کہ وتر کے توابعات میں ہیں، اور پھر صبح کے طلوع ہو جانے پر دو رکعتیں پڑھتے۔ اس کے بعد بیٹ جاتے تاکہ کچھ سکون حاصل ہو اور یہ لیٹنا شروع سے کوئی ضروری نہیں۔

۱۶۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابو کریب، کعب، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۶۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْهُ بَنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ

هشام بهذا الإسناد *

۱۶۲۲۔ حمید بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراق، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتوں کے تیرہ رکعت پڑھتے۔

۱۶۲۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرُكْعَتَيْ الْفَجْرِ *

۱۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کے بارہ میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہوا غیر رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت تو ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور درازی کی بابت کچھ نہ پوچھ پھر چار ایسی پڑھتے کہ ان کے حسن اور طول کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھ، پھر تین رکعت وتر پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَنَسْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَبَامَنُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي *

۱۶۲۴۔ محمد بن ثنی، ابن عدی، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا تیرہ رکعات پڑھتے، اولاً آٹھ رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے اور اس کے بعد دو رکعتیں بیٹھے ہوئے پڑھتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہوتے اور پھر رکوع کرتے اور اس کے بعد صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔

۱۶۲۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُؤْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح قول یہ ہے کہ آپ نے وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وتر کے بعد نماز درست ہے اور اس پر دوام اور یقینی نہیں فرمائی۔ اور مستند احمد اور بیہقی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے کہ آپ نے

ان دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی ہے۔ اور اسی کے ہم معنی دار قطبی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۲۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَشَرَ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُؤْتِرُ مِنْهُنَّ *

۱۶۲۶- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن ابی لیبید نے ابو سلمہ سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا اے ام المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مجھے اطلاع دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ رمضان میں تیرہ رکعت ہوتیں، انہیں میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْبَةَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيُّ أَمَةٍ أَخْبَرَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكَعَتَا الْفَجْرِ *

۱۶۲۷- ابن نمیر، بواسطہ والد، حظلہ، قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز دس رکعت تھیں کہ جنہیں ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی سنت کی پڑھتے تو یہ کل تیرہ رکعتیں ہوتیں۔

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ عَشَرَ رَكَعَاتٍ وَيُؤْتِرُ بِسُجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً *

۱۶۲۸- احمد بن یونس، زہیر، ابواسحاق (تخویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید سے ان راویات کے متعلق جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان کی ہیں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے اور آخر رات میں بیدار ہوتے۔ پھر

۱۶۲۸- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنَّ

اگر آپ کو ازواج مطہرات سے کچھ حاجت ہوتی تو پوری فرما لیتے، پھر سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے اور اپنے اوپر پانی ڈالتے اور خدا کی قسم انہوں نے نہیں فرمایا کہ غسل کرتے، اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد تھی۔ اور اگر آپ جیسی نہ ہوتے تو جیسے لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں وضو فرماتے اور دو رکعت پڑھتے۔

۱۶۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، یحییٰ بن آدم، عمار بن رزق، ابو اسحاق، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتا۔

كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ فَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَتَبَّ وَلَ وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُبًا تَوْضًا وَضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ *

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَيِّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوُتْرَ *

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے (نودی)

۱۶۳۰۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپ عمل کی پیشگی کو پسند فرماتے تھے، میں نے کہا آپ نماز کس وقت پڑھتے تھے، فرمایا جب مرغ کی آواز سننے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُتُّ أَيَّ حِينَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى *

(فائدہ) مرغ اکثر آدمی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں، محمد بن نصر نے یہی چیز بیان کی ہے اور یہ چیز ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق ہے کہ آپ آدمی رات پر بیدار ہو جاتے۔ مسند احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ میں زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً روایت ہے کہ مرغ کو گالی مت دو اس لئے کہ یہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔ (فتح الملہم)

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ أَلْعَنِي فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا *

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۱۶۳۱۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر میں یا اپنے پاس سوتا ہوا ہی پایا (کہ آپ تہجد پڑھ کر سو جاتے)۔

۱۶۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، نصر بن علی، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو النضر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی سنتیں

پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

۱۶۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، ابن ابی عتاب، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتی ہیں۔

۱۶۳۴۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، تمیم بن سمہ، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھتے، جب وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے عائشہ اٹھو اور وتر پڑھو۔

۱۶۳۵۔ ہارون بن سعید اہلی، امین وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے آڑی لیٹی رہتیں، جب وتر باقی رہ جاتے تو آپ ان کو جگادیتے اور وہ آپ کے ساتھ وتر پڑھ لیتیں۔

۱۶۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، ابو یحضر وائد (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر ایک حصہ میں وتر پڑھی یہاں تک کہ آپ کا وتر سحر کے وقت پہنچ گیا۔

۱۶۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ *

۱۶۳۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۶۳۴۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا وَتَرَ قَالَ قَوْمِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ *

۱۶۳۵۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوَتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ *

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ وَاسْمُهُ وَاقِدٌ وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ كِذَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُي وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ *

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

کے ہر ایک حصہ میں اول اور اوسط اور اخیر میں وتر پڑھی حتیٰ کہ آپ کا وتر سحر تک پہنچ گیا۔

۱۶۳۸۔ علی بن حجر، حسان، قاضی کرمان، سعید بن مسروق، ابوالفتحی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر ایک حصہ میں وتر پڑھی حتیٰ کہ آپ کا وتر اخیر رات تک پہنچ گیا۔

۱۶۳۹۔ محمد بن ثنی، عنزی، محمد بن ابی عدی، سعید، قتادہ، زرارہ سے نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام بن عامر نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہا تو مدینہ منورہ آئے اور اپنی زمین وغیرہ بیچی چاہی تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور روم سے مرنے تک لڑیں، پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ کے کچھ لوگوں سے ملے سوانہوں نے انہیں اس چیز سے منع کیا اور بتلایا کہ چھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس چیز کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کیا اور فرمایا کیا تمہارے لئے میری سیرت اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ جب ان سے یہ چیز بیان کی گئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا حالانکہ انہیں طلاق دے چکے تھے اور اس کی رجعت پر گواہ بنائے۔ پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا میں تمہیں ایسی ذات نہ بتلا دوں کہ روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو زائد جاننے والی ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سو تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو اس کے بعد میرے پاس آؤ اور وہ جو جواب دیں اس کی مجھے اطلاع دو، چنانچہ میں ان کی طرف چلا اور حکیم بن ارجح کے پاس

عَائِشَةُ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ *

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ قَاصِبٍ كِرْمَانٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ ابْنَ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سَبَّهَ أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَغْنَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْهَا فَسَأَلَهَا ثُمَّ أَتَيْتَنِي فَأَخْبَرَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ فَاسْتَدْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْئًا

فَأَتَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ
فَحَاءَ فَأَطْلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا
فَأَدْبَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحْكِمِمْ فَعَرَفْتُهُ
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ
هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٍ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ
فَفَرَحِمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَدَّاهُ وَكَانَ
أُصِيبَ يَوْمَ أَحَدٍ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي
عَنْ حَقِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ
حَقِّ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا
عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ
أَنْبِئِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ قُلْتُ
بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ
فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوًّا وَأَمْسَكَ اللَّهُ
حَابِئَتَهَا أَنْتِي عَشْرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى
أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ
فَصَارَ قِيَامُ النَّبِيِّ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ
يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنْ وَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ
سَبَاكِهِ وَضُهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ
مِنْ النَّبِيِّ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ
رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ
اللهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ
يَقُومُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ
وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ

آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلیں،
وہ بولے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس تمہیں نہیں لے جاتا
اس لئے کہ میں نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں
کے درمیان کچھ نہ بولیں سوائے انہوں نے نہ مانا مگر چلی گئیں۔ سعد
بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حکیم کو قسم دی غرض کہ
وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ کی طرف چپے، انہیں اطلاع
دی، انہوں نے اجازت دی اور ہم سب ان کی خدمت میں
حاضر ہوئے تب انہوں نے (آواز سن کر) فرمایا کیا یہ حکیم
ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، غرضیکہ حضرت عائشہ نے انہیں
پہچان لیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟
حکیم بولے سعد بن ہشام، بولیں کہ کون ہشام؟ حکیم نے کہا
ابن عامر، تب ان پر انہوں نے بہت مہربانی کی اور نرمی کا معاملہ
فرمایا۔ قدادہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے
، پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق خبر دیجئے۔ انہوں نے
فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں،
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن
ہی تھا، پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور اس بات کا قصد کیا کہ
مرنے تک اب کسی سے کوئی نہ دریافت کروں گا، پھر میرے
خیال میں آیا تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہجد کے متعلق خبر دیجئے، وہ بولیں کیا تو نے سورہ مزمل
نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے قیام لیل کو اس سورت کی ابتداء میں فرض کیا تھا پھر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک
رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے خاتمہ
کو بارہ مہینے تک آسمان پر روکے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اس سورت کا آخری حصہ نازل فرمایا اور اس میں تخفیف کی،
چنانچہ پھر قیام لیل فرض ہونے کے بعد سنت ہو گیا، پھر میں

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتَبْدَأُ
 بِحَدِيثِ عَشْرَةِ رَكْعَةٍ يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ الْمَحْمُ أَوْ تَرَ
 بِسَنَعٍ وَصَنَعَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ
 فَبَدَأَ بِسَنَعٍ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَوِّمَ
 عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ
 اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا
 أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ
 كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا
 صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ
 إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتُ
 لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى
 تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا
 تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا *

نے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے وتر کے متعلق بتلائیے، انہوں نے فرمایا کہ ہم
 آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ
 رات کو جس وقت چاہتا آپ کو بیدار کر دیتا، آپ مسواک
 کرتے اور وضو فرماتے اور نور رکعت پڑھتے، درمیان میں شاید نہ
 بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حمد
 کرتے اور دعا مانگتے، پھر اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے
 ہوتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور
 اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام
 پھیرتے کہ ہمیں سنا دیتے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے
 بیٹھے دو رکعت پڑھتے غرضیکہ اے میرے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں
 ہوئیں، پھر جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زائد ہو گیا اور
 آپ کے بدن پر گوشت آگیا تو سات رکعات وتر پڑھنے لگے
 اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے اے
 میرے بیٹے تو یہ نور رکعتیں ہوتیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس پر بیٹھتی اور دوام کو محبوب
 رکھتے تھے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ جس کی
 بناء پر تہجد نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے اور میں نہیں
 جانتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن
 کریم پڑھ لیا ہو اور نہ یہ جانتی ہوں کہ آپ نے ساری رات صبح
 تک نماز پڑھی ہو اور نہ یہ کہ سارے مہینہ روزے رکھے ہوں
 سوائے رمضان المبارک کے، پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا
 اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا حضرت
 عائشہؓ نے یہ سب سچ بیان فرمایا اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان
 کے پاس جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہؓ بولے اگر مجھے علم
 ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی باتیں آپ
 سے نہ بیان کرتا۔

بن اوفی، سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر مدینہ روانہ ہوئے تاکہ اپنی زمین فروخت کریں۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۶۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق دریافت کیا۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر، وہ بولیں وہ کیا خوب شخص تھے، اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۱۶۴۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، قتادہ، زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام ان کے پڑوسی تھے، سو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور سعید کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے دریافت کیا کہ کون ہشام؟ انہوں نے کہا، ابن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ کیا ہی خوب شخص تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث تم سے نہ بیان کرتا۔

۱۶۴۳۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کا تہجد جب کسی درد وغیرہ کی بنا پر فوت ہو جاتا تو دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

سُ هِشَامُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَسِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *
۱۶۴۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوُتْرِ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ *

۱۶۴۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِذَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَقُصِّرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَأَن أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحٍ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَتَيْتُكَ بِحَدِيثِهَا *

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً *

(فائدہ) اگر وتر فوت ہو جائیں تو بالاتفاق علماء کرام ان کی قضا واجب ہے۔

۱۶۴۴ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرِمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۱۶۴۴۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، قتادہ، زرارہ بن

اولیٰ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اس پر بیٹھتی اور دوام فرماتے۔ اور جب رات کو سو جاتے یا بیدار ہو جاتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ساری رات بیدار رہے ہوں، اور آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے مسلسل روزے نہیں رکھے۔

۱۶۳۵۔ ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، (تحویل) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سائب بن یزید، عبید اللہ بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن عبد القاری، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفہ سے یا اس میں سے کسی عمل سے سو گیا، سو اسے صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لیا تو وہ دیباہی لکھ دیا جاتا ہے جیسا کہ اس نے رات کو پڑھ لیا ہو۔

۱۶۳۶۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ابوب، قاسم شیبانی بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک جماعت چاشت کی نماز پڑھ رہی ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ نماز اس کے علاوہ اور وقت میں افضل ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ الاوائین یعنی نماز چاشت اس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

۱۶۳۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن ابی عبد اللہ، قاسم شیبانی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبایلوں کی طرف تشریف لے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا صلوٰۃ الاوائین کا وقت اس وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچوں کے پیر جھن لگیں۔

وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصُّبْحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ *

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حَرْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ *

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ *

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قَبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ إِذَا رِمَضَتِ الْفِصَالُ *

۱۶۴۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوَرَّ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى *

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ وَالتَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ صَاوِسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ *

۱۶۵۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ *

۱۶۵۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُذَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

۱۶۴۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، سو جب صبح ہونے کا خدشہ ہو جائے تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت اور پڑھ لے جو ساری نماز کو جو اس نے پڑھی ہے طاق کر دے گی۔

۱۶۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، بواسطہ والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن عباد، سفیان، عمرو، طاووس، ابن عمر (تحویل) زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے (آخری دو رکعتوں کو) دترنا لے۔

۱۶۵۰- حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ارات کی نماز کس طرح ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے دترنا لے۔

۱۶۵۱- ابوالربیع زہرانی، حماد، ایوب، بدیل، عبد اللہ بن شقیق، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور میں حضرت کے اور سائل کے درمیان تھا، اس نے عرض کیا یا

رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو (ان دو رکعتوں کے ساتھ) ایک رکعت پڑھ لے پھر اپنی آخر نماز میں وتر ادا کر۔ پھر ایک شخص نے ایک سال کے بعد دریافت کیا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح تھا سو میں نہیں جانتا کہ یہ وہی شخص تھا یا اور کوئی آدمی تھا، پھر آپؐ نے اسی طرح فرمایا۔

۱۶۵۲۔ ابوالکامل، حماد، ایوب، بدیل، عمران بن حدر، عبد اللہ بن شقیق، ابن عمر (تحویل) محمد بن عبید الغمری، حماد، ایوب، زبیر بن خریط، عبد اللہ بن شقیق، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اور اس میں یہ نہیں ہے کہ سال کے ختم ہونے پر پھر دریافت کیا۔

۱۶۵۳۔ ہارون بن معروف، سرج بن یونس، ابو کریب، ابن ابی زائدہ، ہارون، عاصم احوال، عبد اللہ بن شقیق، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے کے قریب پڑھ لیا کرو۔

۱۶۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب نماز کے آخر میں ادا کرے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی حکم فرماتے تھے۔

۱۶۵۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) زبیر بن حرب، ابن ثقی، یحییٰ، عبید اللہ، نافع،

السَّائِلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ *

۱۶۵۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبَدِيلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ *

۱۶۵۳۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ *

۱۶۵۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ *

۱۶۵۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی نماز میں وتر کو سب سے آخر میں پڑھو۔

۱۶۵۶۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اپنی نماز کے آخر میں صبح سے پہلے وتر پڑھے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حکم فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۵۷۔ شیان بن فروخ، عبد الوارث، ابو التیج، ابو مجلز، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر رات میں وتر ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے۔

۱۶۵۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو مجلز، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا وتر آخر رات میں ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے۔

۱۶۵۹۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، ابو مجلز کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے وتر آخر رات میں ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے اور میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وتر آخر شب میں ایک رکعت (ملانے کی وجہ سے) ہے۔

۱۶۶۰۔ ابو کریب، ہارون بن عبد اللہ، ابواسامہ، ولید بن کثیر، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

أَبِي ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ كُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا *

۱۶۵۶۔ وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَمَجَّعًا آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ *

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ نَوَّارٍ عَنْ أَبِي لَتَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۵۸۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشْرٍ قَالَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۵۹۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۶۰۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ

پکارا اور آپؐ مسجد میں تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز پڑھے وہ دو رکعت پڑھے، جب صبح ہونے کا احساس ہو تو ایک رکعت ان کے ساتھ اور پڑھ لے جو تمام پڑھی ہوئی نماز کو دو رکعت بنا دے گی۔

عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحْسَأَ أَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتِرَتْ لَهُ مَا صَلَّى قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ عُمَرَ *

۱۶۶۱۔ خلف بن ہشام، ابوکامل، حماد بن زید، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھے ان دو رکعتوں کے متعلق خبر دیجئے جو میں صبح کی نماز سے پہلے پڑھتا ہوں میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھا کرتے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو دو رکعت بنالیتے۔ ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا میں یہ نہیں دریافت کرتا، ابن عمرؓ نے فرمایا تم موٹی عقل والے آدمی ہو مجھے اتنی بھی مہلت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت ملا کر دو رکعت پڑھ لیتے اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے گویا کہ اذان کی آواز آپؐ کے کانوں ہی میں ہوتی۔ خلف نے اپنی روایت میں صرف ارأیت الکرکعتین کا لفظ بیان کیا ہے اور نماز کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۶۶۱۔ وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَوْ طِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَصَحْبُكَ أَلْ تَدْعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ خَلْفٌ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً *

۱۶۶۲۔ ابن قتی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو اتم موئے آدمی ہو۔

۱۶۶۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَعْ بَعْ إِنَّكَ لَصَحْبُكَ *

۱۶۶۳۔ محمد بن قتی، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریش، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ

وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کے قریب دیکھو تو ایک رکعت ملا کر تہ پڑھ لو، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دو دو رکعت کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہئے۔

۱۶۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

۱۶۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ، شیبان، یحییٰ، ابو نضرہ عوفی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اس بات کا خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ اول شب ہی میں (عشاء کے بعد) وتر پڑھ لے اور جسے اس بات کی آرزو ہو کہ آخر شب میں قیام کرے گا تو وہ آخر شب ہی میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخر شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ ابو معاویہ نے مشہودہ کے بجائے محضورہ کا لفظ بولا ہے۔

۱۶۶۷۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل بن عبید اللہ، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اگر تم میں سے جو کوئی اس بات کا خوف کرے کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا، سو وہ وتر پڑھ لے اور پھر سو جائے اور جسے رات کو اٹھنے

عُقَّةُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْثِرْ بَوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِبْنِ عُمَرَ مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ * ۱۶۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْثِرُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبَحُوا *

۱۶۶۵ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْفِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَوْثِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ *

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَيُوتِرَ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ *

۱۶۶۷ - وَحَدَّثَنِي سَمْعَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَيْكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ ثُمَّ لِيَرُقْدَ

وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ *

پر یقین ہو، تو وہ آخر شب میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخری شب کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقَنُوتِ *

۱۶۶۸- عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین نماز لمبی قرأت والی ہے۔

۱۶۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كَرِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ صُورُ الْقَنُوتِ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ *

۱۶۶۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معویہ، اعمش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے، آپ نے فرمایا جس میں قرأت لمبی ہے۔ ابو بکر نے حدیث الاعمش کے بجائے عن الاعمش کہا ہے۔

۱۶۷۰- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيَّ اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ *

۱۶۷۰- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ رات میں ایک ساعت ایسی (۱) ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے۔

۱۶۷۱- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

۱۶۷۱- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر اور بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۶۷۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو عبد اللہ اغر، ابو سلمہ

(۱) اس خاص گھڑی کو متعین نہیں فرمایا بلکہ مبہم رکھا۔ اسے مبہم رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ آدمی اسے پانے کے لئے زیادہ کوشش کرے گا۔ کچھ وقت گزرنے سے مایوس نہیں ہوگا۔ خود پسندی اور غرور سے بچا رہے گا، امید اور خوف کے مابین رہے گا جیسا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں مبہم رکھا گیا۔

بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آخری تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، اور کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں اور کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

۱۶۷۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہل بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر رات جب تہائی رات کا اوّل حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے، میں اس کی دعا قبول کروں، اور کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے، میں اس کی مغفرت کروں، غرضیکہ صبح کے روشن ہونے تک اسی طرح فرماتا رہتا ہے۔

۱۶۷۴۔ اسحاق بن منصور، ابو المغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے کوئی سائل جسے دیا جائے اور ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

۱۶۷۵۔ حجاج بن شاعر، محاضر ابو المورع، سعد بن عید، ابن مرجانہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدھی رات یا آخری تہائی رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور

عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

۱۶۷۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ دُنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُصْبِيَ الْفَجْرُ *

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ *

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ أَبُو الْمَوْرِعِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے دوں، پھر فرماتا ہے کہ کون اس ذات کو قرض دیتا ہے جو کبھی مفلس نہ ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں ابن مرجانہ سعید بن عبد اللہ ہیں اور مرجانہ ان کی ماں ہیں۔

(فائدہ) اللہ تبارک و تعالیٰ بندوں پر بطور شفقت و رحمت کے یہ کلمات فرماتا ہے تاکہ اس کی عبادت کے لئے تیار ہوں۔

۱۶۷۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سیمان بن ہلال، سعد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں کو دراز فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اسے جو کبھی مفلس نہ ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

۱۶۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابواسحاق، اغرابی مسم، ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تمہاری رات گزر جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مغفرت طلب کرے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

۱۶۷۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر منصور کی روایت پوری اور مفصل ہے۔

(فائدہ) ان احادیث کے ظاہر پر بلا کیف ایمان لانا سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔

باب (۲۴۹) تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لَثَلِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ قَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ

۱۶۷۶۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَسْطُ يَدِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ *

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَالْأَلْفَظُ لِأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْنِمٌ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ نُتُ الْبَيْتِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجَرَ الْفَجْرُ *

۱۶۷۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

(۲۴۹) بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ *

۱۶۷۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان (کی رات) میں ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کیا (تراویح پڑھی) تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۸۰- عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (یعنی تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے بغیر اس کے کہ بہت تاکید کے ساتھ حکم دیں، چنانچہ فرمایا کرتے تھے جو رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر تراویح پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور یہ معاملہ اسی طرح باقی رہا۔ اور پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں یہ حکم اسی طرح باقی رہا۔

۱۶۸۱- زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر روزہ رکھ کر تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کیا تو اس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۶۸۲- محمد بن رافع، شہاب، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شب قدر میں قیام کرے اور اس کا شب قدر ہونا جان لے، میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا ایمان اور ثواب کی غرض سے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۱۶۸۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۱۶۸۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِصَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۶۸۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۱۶۸۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُؤَافِقُهَا أَرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ *

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مسجد میں نماز پڑھی، آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے نماز پڑھی، پھر دوسرے روز نماز پڑھی تو لوگ بہت زائد ہو گئے، پھر سب تیسری یا چوتھی رات میں بھی جمع ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا تھا مگر مجھے تمہاری طرف آنے سے یہی چیز مانع ہوئی کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ کر دی جائے اور یہ سارا واقعہ رمضان ہی میں تھا۔

۶۸۳- حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان رات میں نکلے، آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز پڑھی، صبح کو لوگ اس کا ذکر کرنے لگے، چنانچہ دوسرے دن لوگ اس سے زائد جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے، پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگ پھر اس کا تذکرہ کرنے لگے، تیسری رات مسجد والے بکثرت ہو گئے پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد صحابہ کرام سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تشریف لائے تو کچھ حضرات نماز نماز پکارنے لگے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے حتیٰ کہ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کہ فرمایا کہ تمہاری آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ مخفی نہ تھا لیکن میں نے خوف کیا کہ کہیں تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

عَلَى مَا بَشَّرَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ *

۱۶۸۴- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ حَوْفِ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَنِمَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَمِمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ شَأْنَكُمْ أَسْئَلُهُ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعَجِزُوا عَنْهَا *

(فائدہ) ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حکم اسی پر دائر ہو گیا۔ علی قاری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی نے جو حدیث اسناد صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ لوگ عمر فاروق اور عثمان اور علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اسی پر اجماع ہو گیا۔ بحر الرائق میں ہے کہ یہی جمہور علماء کرام کا قول ہے اس لئے کہ موطاء، لکھ میں یزید بن رومان سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی پر مشرق و مغرب کا تعامل ہے۔ واللہ اعلم

باب (۲۵۰) شب قدر میں نماز پڑھنے کی تاکید اور ستائیسویں رات کو شب قدر ہونے کی دلیل۔

۱۶۸۵۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی عبدہ، ذر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو سال بھر تک جاگے اور اسے شب قدر ملے، ابی بن کعب بولے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، شب قدر رمضان میں ہے، اور قسم کھاتے تھے مگر ان شاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے اور وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جاگنے کا حکم فرمایا ہے اور وہ وہی رات ہے کہ جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے مگر اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔

۱۶۸۶۔ محمد بن غنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدہ بن ابی لہابہ، ذر بن حبیش، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا خدا کی قسم میں اسے جانتا ہوں اور وہ اسی رات میں ہے کہ جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جاگنے کا حکم فرمایا تھا اور وہ ستائیسویں رات ہے اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ ابی بن کعب نے فرمایا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات میرے ایک ساتھی نے ان سے نقل کی ہے۔

(۲۵۰) النَّذْبِ الْكَئِدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذَلِيلٍ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ *

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زُرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَنِي وَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَرْتُهَا أَنْ تَطْعَمَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا *

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرٍّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ *

۱۶۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ کا شک اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

باب (۲۵۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دعائے شب کا بیان۔

۱۶۸۸۔ عبد اللہ بن ہاشم بن حیان عہدی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریم، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر رہا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی قضاء حاجت کے لئے گئے، پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے۔ اس کے بعد پھر اٹھے اور

مٹکیزے کے پاس آئے، اور اس کا منہ کھلا اور پھر دو وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا اور زائد پانی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی، میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لئے بیدار تھا۔ میں نے وضو کیا اور آپ کی باتیں جانب کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب سو جاتے تو خراٹے لیتے تھے، پھر بلال آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا اور آپ کی دعا یہ تھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا سے وَعَظَمْتُ لِيْ نُورًا تک یعنی اے اللہ میرے قلب میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور

۱۶۸۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ *

(۲۵۱) صَلَوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَاؤُهُ بِاللَّيْلِ *

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَنِي حَاجَتُهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَنِي الْفِرْبَةُ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَيْتُهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ يَدَيَّ فَأَذَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَامَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بَنَاتٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَعَنْ يَمِينِيْ نُورًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُورًا وَفَوْقِيْ نُورًا وَتَحْتِيْ نُورًا وَأَمَامِيْ نُورًا وَخَلْفِيْ نُورًا وَعَظَمْتُ لِيْ نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَقَبِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِمْ فَذَكَرَ عَصِيَّيْ وَلَحْمِيَّ وَدَمِيَّ وَشَعْرِيَّ وَبَشْرِيَّ وَذَكَرَ

حَصْلَتَيْنِ

اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور میرے لئے نور کو زاد
فرما۔ کریم راوی بیان کرتے ہیں کہ سات الفاظ اور فرمائے جو
میرے دل میں۔ پھر میں نے عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات
کی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ الفاظ یہ ہیں کہ آپؐ نے
بیان کیا میرے چٹے اور میرے گوشت اور میرے خون اور
میرے بال اور میری کھال میں نور کر دے اور دو چیزیں اور
بیان کیں۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ آپ کو علم غیب حاصل نہیں جیسا کہ آج کل جاہل اور ہوا پرست اولیاء اور صوفیاء کے ساتھ اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

[illegible]

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّصَفَ النَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قرأ العَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الَّتِي عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الَّتِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَوتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمَوْزِدُ فَقَامَ فَصَلَّى

رکعتیں پڑھیں اور پھر نکلے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۱۶۹۰۔ محمد بن سلمہ مروی، عبد اللہ بن وہب، عیاض بن عبد اللہ فہری، مخرمہ بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اتنی زیادتی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کی طرف ارادہ کیا اور مسواک کی اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور پانی کم گرایا۔ پھر مجھے حرکت دی، تو میں اٹھا۔ اور باقی روایت مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۶۹۱۔ ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، عمرو بن عبد ربہ بن سعید، مخرمہ بن سلیمان، کریب، مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سویا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی، میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر لیا اور اس رات تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتیٰ کہ خراسے لینے لگے، پھر مؤذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے یکبر بن اشج سے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ کریب نے مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۶۹۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک، مخرمہ بن سلیمان، کریب مولیٰ ابن عباس، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تو مجھے بھی اٹھا دینا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا اور جب ذرا اونگھنے

رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ *

۱۶۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَحْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَكَنِي فَقُمْتُ وَسَافِرُ الْحَدِيثِ نَحْنُو حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ قَالَ عَمْرُو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ *

۱۶۹۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُمْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقَظَنِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ

لگتا تو آپ میرا کان پکڑ لیتے، چنانچہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے سونے کے خراٹے سنتا رہا۔ جب صبح صادق ہوئی تو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔

۱۶۹۳۔ ابن ابی عمر، محمد بن حاتم، ابن عیینہ، سفیان، عمرو بن دینار، کریب مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا، پھر وضو کا طریقہ بتلایا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور کم پانی سے کیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، پھر میں آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پیچھے کیا اور پھر اپنی داہنی طرف کھڑا کر دیا، پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، پھر بلال آئے اور نماز کی اطلاع کی، آپ باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس لئے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور اس لئے وضو نہیں ٹوٹا تھا۔

۱۶۹۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہا اور اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں، آپ اٹھے، پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے، پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالہ میں پانی ڈالا اور اسے

فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقْوَةِ الْإِيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّيْ أَحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَيْ حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مَعْلَقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جُفْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اصْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَنَا بَلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّيْتُ الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ بَلَّغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامَ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ *

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَاتَ فِي يَمِينِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ قِبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْحَقْنَةِ أَوْ الْقَصْعَةِ فَأَكْبَهُ

اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر بہت ہی اچھا وضو فرمایا دو وضوؤں کے درمیان کا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، پھر میں آیا اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل نماز تیرہ رکعتیں ہوئیں، پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو آپ کے خراٹوں ہی سے پہچانتے تھے، پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور آپ اپنی نماز (تہجد) اور سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَخَلْفِيْ نُورًا وَفَوْقِيْ نُورًا وَتَحْتِيْ نُورًا وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا يَّابِيْہ فرمایا وَاجْعَلْنِيْ نُورًا کہ مجھے نور کر دے۔

۱۶۹۵۔ اسحاق بن منصور، نصر بن مہمیل، شعبہ، سلمہ بن کہیل، کبیر، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غندر کی روایت کی طرح منقول ہے اور بغیر شک کے راوی نے وَاجْعَلْنِيْ نُورًا ذکر کیا ہے۔

۱۶۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابو الاحوص، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، رشد بن مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔ باقی اس میں چہرہ اور ہاتھ دھونے کا تذکرہ نہیں کیا صرف اتنا بیان کیا کہ پھر آپ مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا اور دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا، پھر اپنے بستر پر تشریف لائے اور سوئے پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس تشریف لائے اور اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں اَعْظُمْ لِيْ نُورًا کو بیان کیا

يَبْدِه عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَعَلَتْ فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةِ رَكَعَةٍ ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَحَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ اِذَا نَامَ بَنَفْحِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَنَّى فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ اَوْ فِي سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِي سَمْعِيْ نُورًا وَفِي بَصَرِيْ نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَامَامِيْ نُورًا وَخَلْفِيْ نُورًا وَفَوْقِيْ نُورًا وَتَحْتِيْ نُورًا وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا اَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِيْ نُورًا *

۱۶۹۵۔ وَحَدَّثَنِيْ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيْلٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلْمَةُ فَلَقِيْتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْثَ حَدِيْثِ غَنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِيْ نُورًا وَلَمْ يَشْكُ *

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهْنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ رَشِيْدٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ وَاَقْتَصَصْتُ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوُجُوْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ اَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرَى فَاتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

وَاجْعَلْنِي نُورًا كَوَيِّانَ نَحْسٍ كَمَا۔

وَضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ اعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا *

۱۶۹۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عبد الرحمن بن سلیمان، حمزہ، عقیل بن خالد، سلمہ بن کھیل، کریم بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور محکم کے پاس تشریف لے گئے اور اسے جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہیں کی اور بقیہ حدیث بیان کی۔ باقی اس میں یہ بھی ہے کہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کلمات کے ساتھ دعا کی۔ سلمہ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے کریم نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے بقیہ بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِرَّةً فِيْ دَلِّ فِيْ نُوْرٍ كَرِيْمٍ اور میرے دل میں نور کر دے اور میرے زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور میرے نفس میں نور کر دے اور مجھے بڑا نور دے۔

۱۶۹۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجَرِيِّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كَهَيْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يَقْصُرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْتَمِذَ بِسَعِ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتِي عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَمِنْ فَوْقِيْ نُورًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْ نُورًا وَمِنْ خَلْفِيْ نُورًا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُورًا وَاعْظِمْ لِيْ نُورًا *

۱۶۹۸۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن ابی نمر، کریم، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے سویا، تاکہ آپ کی نماز دیکھوں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی بیوی سے باتیں کیں پھر سو گئے۔ بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

۱۶۹۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَعْرِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتٍ مِمُّونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَانْظُرَ كَيْفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ * ۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا

۱۶۹۹۔ واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد بن فضیل، حصین بن

عبدالرحمن، حبیب بن ابی ثابت، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ، بواسطہ والد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے، آپؐ بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور آپؐ یہ آیتیں پڑھتے تھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمَوَاتِ سَآءٌ مِّنْ اٰیٰتٍ لِّمَنۡ یَّرٰى۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا فرمایا پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، غرضیکہ اسی طرح تین مرتبہ کیا اور چھ رکعتیں پڑھیں، ہر ایک مرتبہ وضو کرتے، مسواک کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھے اور مؤذن نے اذان دی، آپؐ نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ الْخِاۤءَ مِنْ وَّرَیِّیْ عَلَیَّ نُوْرًا۔ میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور، اے اللہ مجھے نور عطا کر۔

۱۰۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے، آپؐ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میں بھی اسی طرح کھڑا ہوا جیسا کہ آپؐ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مشکیزے سے وضو کیا پھر آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپؐ نے پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، میں نے دریافت کیا کہ کیا یہ نفل میں کیا ۱۴۱ بن عباسؓ نے فرمایا یا نفل میں کیا۔

مُحَمَّدٌ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَفَعَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقِظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ (إِنَّ
فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ) فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ
الآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ
انصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ
وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ
فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي
قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي
نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي
نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ قُدُّمِي نُورًا
وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا *

١٧١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ ذَاتِ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَنَوَضًا فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَنَوَضَاتُ مِنَ الْقُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَغْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ *

۱۷۰۱- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاولَنِي مِنْ خَلْفٍ ظَهْرَهُ فَحَقَّنِي عَلَى يَمِينِهِ *

۱۷۰۲- حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۷۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنَدُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةِ رَكْعَةً *

۱۷۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بْنَ مَحْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَتَرَ فَذَلِكَ

۱۷۰۱- ہارون بن عبد اللہ، محمد بن رافع، وہب بن جریر، بواسطہ والد، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تھے چنانچہ میں اس رات آپ کے ساتھ رہا، آپ رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۱۷۰۲- ابن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۷۰۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) ابن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو جرمہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۷۰۴- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن ابی بکر بواسطہ والد، عبد اللہ بن قیس بن خرمہ، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز دیکھوں گا، سو آپ نے دو رکعتیں ہلکی پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی، پھر دو رکعت پڑھیں جو ان سے کم تھیں، پھر دو رکعتیں جو ان سے کم تھیں، پھر دو رکعتیں جو ان سے بھی کم تھیں۔ پھر ان دو کے ساتھ وتر پڑھے تو کل یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً *

١٧٠٥ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَائِنِيِّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
وَرَقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ
أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَحَاءَ
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ
بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ حَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي
عَنْ يَمِينِهِ *

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

١٧٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ
مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحْ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

١٧٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
 أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ
 اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نَوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

۷۰۵۔ حجاج بن شاعر، محمد بن جعفر مدائنی، ابو جعفر ورقا، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا چنانچہ ہم ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا جابرؓ تم پار ہوتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پار اترے اور میں بھی، پھر آپؐ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپؐ کے وضو کا پانی رکھا، آپؐ نے آکر وضو کیا پھر کھڑے ہو کر ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھنے لگے جس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال رکھا تھا اور میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا تو آپؐ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔

۱۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، ابو حرہ، حسن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

۷۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔

۷۰۸۔ قمیہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْعِزَّ الْعَالَمِیْنَ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں کہ تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تو آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان چیزوں کا جو

کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، الہی میں تیری اطاعت کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر توکل کرتا ہوں، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے ہی ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں لہذا میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو بخش دے تو ہی میرا معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۷۰۹۔ عمروناقد، ابن نمیر، ابن ابی عمر، سفیان (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، سفیان، احول، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں، ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کے بجائے قِیَمَ کہا اور مَا أَسْرَرْتُ کا لفظ بولا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں بعض باتیں زائد ہیں اور مالک اور ابن جریج کی روایت سے بعض باتوں میں مختلف ہے۔

وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْحِجَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ *

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قِيَامٍ قِيمَ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عِيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَأَبْنُ جُرَيْجٍ فِي أَحْرَفٍ *

۱۷۱۰۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران قصیر، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۰۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنَ الْفَاطِمَةِ *

۱۷۱۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن یحییٰ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی نماز کس طرح

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ

الْمُؤْمِنِينَ بَأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِيرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ *

۱۷۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجَشُونُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْدِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَّا بَكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيِي

شروع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جب آپ رات کو اٹھتے تو اس دعا سے اپنی نماز شروع کرتے اَللّٰهُمَّ الْخَاسِعُ الْجَبْرِيْلُ، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرتا ہے اپنے حکم سے، مجھے سیدھا راستہ بتلا، بے شک تو ہی جسے چاہے صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

۱۷۱۳- محمد بن ابی بکر مقدمی، یوسف ماجشون، بواسطہ والد، عبد الرحمن، اعرج، عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے اِنِّیْ وَجَّهْتُ سَے اَتُوْبُ اِلَیْکَ تک یعنی میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمان و زمین کو یکسو ہو کر بنایا اور میں مشرکین میں نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا، سو میرے تمام گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما، اس لئے کہ اچھے اخلاق کی ہدایت عطا کرنے والا تیرے علاوہ اور کوئی نہیں اور مجھ سے بری عادتوں کو دور کر دے اس لئے کہ بری عادتوں کا دور کرنے والا تیرے علاوہ اور کوئی نہیں، میں تیری خدمت کے لئے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور تمام خوبیاں تیرے شایان شان ہیں اور شر تیری طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا، میری توفیق تیری طرف سے

ہے اور میری التجا تیری جانب ہے تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
 اَسْتَغْفِرُكَ وَاتُوبُ إِلَيْكَ اور جب رکوع کرتے تو فرماتے
 اَللّٰهُمَّ تَاوَعَصْبِيْ یعنی اے اللہ میں تیرے لئے رکوع کرتا
 ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں تیرے
 لئے میرے کام جھک گئے اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور
 میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جو رکوع سے سر اٹھاتے تو
 فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ
 الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا بَيْنَهُمَا وَمَلَأْ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ
 اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ اِلٰى
 اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے سجدہ
 کیا ہے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا فرمانبردار ہوں میرے منہ
 نے اس ذات کو سجدہ کیا ہے کہ جس نے اسے بتایا اور تصویر
 کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا ہے تَبَارَكَ اللّٰهُ
 اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ پھر آخر میں سلام اور تشہد کے درمیان
 کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ آخر تک اے اللہ میرے ان گن ہوں کو
 بخش دے جو میں نے آگے کئے اور جو میں نے پیچھے کئے اور جو
 چھپائے اور ظاہر کئے اور حد سے زائد کئے اور جو تو مجھ سے زائد
 جانتا ہے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

۱۷۱۳-۱۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی (تحویل) اسحاق
 بن ابراہیم، ابوالنضر، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماحون
 بن ابی سلمہ، اعرج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے
 اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تو اللہ اکبر
 کہتے اور وَجْهَتْ وَجْهِيْ پڑھتے اور اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ
 کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
 حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور وَصُورُهُ فَاحْسَنَ صُورُهُ
 فرماتے اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا
 قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا تذکرہ
 نہیں کیا۔

وَعَظْمِيْ وَعَصْبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
 الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا
 بَيْنَهُمَا وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَاِذَا
 سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
 وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ
 وَصُورُهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ
 الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ
 التَّشْهَدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
 اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ
 وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
 الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ *

۱۷۱۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
 إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ
 بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرُ ثُمَّ قَالَ وَجْهَتْ وَجْهِيْ وَقَالَ
 وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
 الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ
 الْحَمْدُ وَقَالَ وَصُورُهُ فَاحْسَنَ صُورُهُ وَقَالَ وَاِذَا

سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ إِلَيَّ أَخِيرَ
الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ يَتَيْنِ التَّشَهُّدَ وَالتَّسْلِيمَ *

(۲۵۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ

فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ *

باب (۲۵۲) تہجد کی نماز میں لمبی قرأت کا
استحباب۔

۱۷۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ (تحویل)
زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش (تحویل) ابن
نمیر، بواسطہ والد، اعمش، سعد بن عبیدہ، مستورد بن احنف،
صلہ بن زفر، خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی آپ نے سورہ بقرہ شروع کر دی میں نے دل میں سوچا کہ
آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے
ہیں میں نے خیال کیا کہ شاید ایک دو گانہ میں پوری سورت
پڑھیں، پھر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے خیال کیا کہ آپ
پوری سورت پر رکوع فرمائیں گے اس کے بعد آپ نے سورہ
نساء شروع کر دی وہ پوری پڑھی، اس کے بعد سورہ آل عمران
شروع کر دی آپ ترتیل اور خوبی کے ساتھ پڑھتے تھے جب
کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سبحان
اللہ کہتے اور جب کسی سوال کی آیت پر سے گزرتے تو آپ
سوال فرماتے اور جب تَعَوُّذ کی آیت پر سے گزرتے تو آپ پناہ
مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے
رہے حتیٰ کہ آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہو گیا پھر سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا اس کے بعد رکوع کے برابر دیر تک قیام
کیا پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپ کے قیام کے برابر تھا۔
اور جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ کے ساتھ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہا۔

۱۷۱۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو
واکل سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوَاءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ *

۱۷۱۶- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۲۵۳) بَابُ الْحُثِّ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ *

۱۷۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ *

۱۷۱۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تَصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَجِذَةً وَيَقُولُ (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) *

۱۷۱۹- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ

بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے قرأت بہت طویل کی یہاں تک کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کر لیا، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں۔ ۱۷۱۶- ۱۷۱۷- اسی سند کے ساتھی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۲۵۳) تہجد کی ترغیب اگرچہ کمی ہی ہو۔

۱۷۱۷- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شخص کے کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

۱۷۱۸- قتیبہ، بن سعد، لیث، عقیل، زہری، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور فاطمہؑ کو تہجد کے لئے جگایا اور فرمایا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑ دیتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے، پھر میں نے سنا کہ آپ جاتے ہوئے فرماتے تھے اور اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگتے اور فرماتے تھے کہ انسان بہت زائد جھگڑا لگتا ہے۔

۱۷۱۹- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعراب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی

گردن پر جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر ایک گرہ پر پھونک مار دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے، سو جب کوئی بیدار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے ورنہ تو خبیث النفس اور ست ہوتا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تہجد کے ساتھ بیدار ہونے پر ہر ایک مسلمان کو ذکر الہی ضرور کرنا چاہئے تاکہ خباثت نفس دور ہو۔

باب (۲۵۳) نفل نماز کا گھر میں استحباب۔

(۲۵۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي

بَيْتِهِ *

۱۷۲۰۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنی کچھ نمازیں اپنے گھر میں ہی ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ (جیسا کہ وہ نماز سے خالی رہتے ہیں)۔

۱۷۲۱۔ ابن ثنی، عبد الوہاب، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنے مکانوں میں بھی نماز پڑھو اور انہیں قبرستان مت بناؤ (۱)۔

۱۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس میں سے اپنے گھر کے لئے بھی کچھ حصہ باقی رکھ لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری فرمائے گا۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا *

۱۷۲۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا *

۱۷۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَيَجْعَلُ لَبَنَتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا *

(۱) گھروں میں بھی نماز پڑھنی چاہئے یعنی سنن و نوافل۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کی طرح مت بنو کہ وہ اپنے گھر یعنی قبروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ نماز نہ پڑھی تو تمہارے گھر بھی قبروں کی طرح ہو جائیں گے۔ گویا کہ گھر میں نماز نہ پڑھنے والا مردے کی طرح ہے۔

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ النَّبِيِّ يُذَكِّرُ اللَّهُ فِيهِ وَالنَّبِيِّ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ *

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ *

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةَ بِخَصْفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَعَ إِلَيْهِ رَجُلًا وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَيْنُكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ *

۱۷۲۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

۱۷۲۳- عبد اللہ بن براد الاشعری، محمد بن علام، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس مکان کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اس مکان کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

۱۷۲۴- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے کہ جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

۱۷۲۵- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، عبد اللہ بن سعید، سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، بسر بن سعید، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے چٹوں وغیرہ یا چٹائی کے ساتھ ایک حجرہ بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے، پھر آپ کے پیچھے بہت لوگ اقتداء کرنے لگے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپ نے دیر کی اور باہر تشریف نہ لائے، لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کٹکڑیاں ماریں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ میں نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا برابر یہی عمل رہا تو میرا خیال ہے کہ تم پر یہ چیز فرض نہ کر دی جائے، اس لئے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ فرض کے علاوہ بہترین نماز آدمی کی وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

۱۷۲۶- محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ابو النضر، بسر بن سعید، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے سے ایک حجرہ بنا لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی رات تک اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ لوگ جمع ہونے لگے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو جاتی تو پھر تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔

باب (۲۵۵) عمل دائم کی فضیلت۔

۱۷۲۷۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی، آپ رات کو اس کا ایک حجرہ سا بنا لیتے اور پھر اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسے بچھا لیتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرامؓ نے جھوم کیا تو آپ نے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو کہ جس کی طاقت رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں ٹھکتے تم عمل کرنے سے تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے کہ جب پردوام اور بیچھٹی کر سکو اگرچہ کم ہی ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا کہ جب کوئی عمل کرتے اس پر دوام اور بیچھٹی کرتے۔

۱۷۲۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زائد محبوب ہے، آپ نے فرمایا جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۷۲۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا طریقہ تھا۔ کیا

سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كَتَبَ عَلَيْكُمْ مَا فُتِمْتُمْ بِهِ *

(۲۵۵) بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ *

۱۷۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْطُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُرِوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَبْتُوهُ *

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۱۷۲۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

دنوں میں سے کسی دن کو کسی عبادت کے لئے خاص فرماتے تھے، انہوں نے فرمایا نہیں آپ کی عبادت ہمیشہ ہوتی تھی اور تم میں سے کون اس عبادت کی طاقت رکھتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

۷۳۰۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، سعد بن سعید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین عمل وہ ہے کہ جس پر ہیشگی ہو اگرچہ کم ہی ہو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو پھر اس پر ہیشگی فرماتیں۔

۷۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل، عبد العزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ایک رستی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی اور دریافت کیا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رستی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اسے پکڑ لیتی ہیں، آپؐ نے فرمایا اسے کھول ڈالو، تم میں سے ہر ایک کو نماز اپنے نشاط اور خوشی کے وقت تک پڑھنی چاہئے۔ پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے اور زہیر کی روایت میں ہے چاہئے کہ بیٹھ جائے۔

۷۳۲۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، عبد العزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۳۳۔ حرمہ بن یحییٰ، محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ حوا بنت تویبؓ ان کے پاس سے گزریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے، میں نے عرض کیا یہ حوا بنت تویبؓ ہیں اور لوگوں کا

کَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ *

۱۷۳۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَذْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلَ لَرَمَتْهُ * ۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِرَيْبٍ تَصْنِي فَإِذَا كَسَلْتُ أَوْ فَتَرْتُ أَمْسَكْتُ بِهِ فَقَالَ حُلُوهُ لِيَصِلَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَيَقْعُدُ *

۱۷۳۲۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۷۳۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بَنَتْ تَوَيْبَةَ بِنْتُ حَبِيبٍ بِنْتُ أَسَدِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزْزَى مَرَّتَ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رات بھر نہیں سوتیں، اتنا عمل اختیار کرو کہ جس کی تم میں طاقت ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں جھکے گا، پر تم تھک جاؤ گے۔

۱۷۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے، آپ نے فرمایا اتنا عمل کرو کہ جتنی طاقت ہو، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں جھکے گا مگر تم تھک جاؤ گے اور آپ کو دین میں وہی چیز پسند تھی کہ جس پر بیشکلی اور دوام حاصل ہو اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی عورت تھی۔

باب (۲۵۶) نماز یا تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی حالت میں اونگھ اور سستی کے غلبہ پر اس کے زائل ہونے تک بیٹھ جانا یا سو جانا۔

۱۷۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، (تحویل) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آجائے تو سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے عالم میں اونگھ آتی ہے تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اپنے نفس ہی کو برا کہنے لگے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوَالَاءُ بَنْتُ تَوَيْتَ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا *

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ *

(۲۵۶) بَابُ أَمْرٍ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بَأَن يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ *

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسْبُ نَفْسَهُ *

۱۷۳۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ اُن چند احادیث میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن کریم میں اٹکنے لگے اور نہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھ رہا ہے تو لیٹ جائے۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذَرْ مَا يَقُولُ فَلْيُضْطَجِعْ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

باب (۲۵۷) قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے یاد رکھنے کا حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةً كَذَا *

۱۷۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک شخص کا مسجد میں قرآن کریم پڑھنا سنتے تھے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی کہ جسے میں فلاں سورت سے چھوڑ دیتا تھا۔

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ لَقَدْ ذَكَرْنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

۱۷۳۸۔ ابن نمیر، عہدہ، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا مسجد میں قرآن کریم پڑھنا سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے کہ مجھے اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا (۱)۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَابُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرْنِي آيَةً كُنْتُ أُسِيئُهَا *

(۱) قرآن کریم کی کوئی آیت یا کوئی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول جانا دو طرح سے ہوتا تھا ایک تو اس حصہ کا بھول جانا جس کو منجانب اللہ منسوخ کرنا ہوتا تھا، اس کا بھول جانا تو ہمیشہ کے لئے ہوتا تھا دوسرے طبعی اور بشری تقاضے سے کسی حصے کا بھول جانا، ایسی بھول پر آپ قائم نہیں رہتے تھے، یاد دلایا جاتا تھا۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تبلیغ کے طریقوں کے علاوہ ابتداء بھول ہو سکتی ہے اور یہی جمہور محققین کا مسلک ہے۔

۱۷۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أُنْسُكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ*

۱۷۳۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال اس اونٹ کے طریقہ پر ہے کہ جس کا ایک چیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا ورنہ چل دیا۔

۱۷۴۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عِيَّاضٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ*

۱۷۴۰- زہیر بن حرب، محمد بن غنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ (تحویل) ابن ابی عمر، عبد الرزاق، معمر، ایوب (تحویل) قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن (تحویل) محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔ باقی موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ قرآن پڑھنے والیارات اور دن کو اٹھ کر پڑھتا رہتا ہے تو یاد رکھتا ہے اور اگر نہیں پڑھتا رہتا تو بھول جاتا ہے۔

۱۷۴۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ

۱۷۴۱- زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ہی برا ہے کہ تم میں سے کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔ قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چار پاؤں سے زائد بھاگنے والا ہے کہ جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

الرَّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا *

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرَبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرَّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ *

۱۷۴۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَندهُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ *

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْلَتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَادٍ *

(۲۵۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ

بِالْقُرْآنِ *

۱۷۴۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۷۴۲- ابن نمیر بواسطہ والد، ابو معاویہ (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم کا خیال رکھو اس لئے کہ وہ سینوں سے ان چوپاؤں سے زائد بھاگنے والا ہے جن کا ایک پاؤں بندھا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے کہ بھلا دیا گیا۔

۱۷۴۳- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدہ بن ابی لبابہ، شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ آدمی کے لئے یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔

۱۷۴۴- عبداللہ بن براد اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قرآن کریم کا خیال رکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یہ قرآن کریم اونٹ سے زائد بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔

باب (۲۵۸) خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔

۱۷۴۵- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسی محبت

اور خوشی کے ساتھ کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے اس نبی خوش آواز کو جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھے۔

۱۷۴۶۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (تحویل) یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جیسا کہ اس نبی سے سنتا ہے جو کہ خوش ایلی کے ساتھ قرآن کریم پڑھے۔

۱۷۴۷۔ بشر بن حکم، عبد العزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ خوش الحان نبی کی آواز سنتا ہے جو کہ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتا ہے۔

۱۷۴۸۔ ابن اثی ابن وہب، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن مالک، حیوۃ بن شریح، ابن ہاد اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں سمیع کا لفظ نہیں کہل۔

۱۷۴۹۔ حکم بن موسیٰ، مقل، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جیسا کہ اس نبی کی آواز کو سنتا ہے جو بلند آواز کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔

۱۷۵۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں کاذبہ کا لفظ بولا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ *

۱۷۴۶۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَأْذِنُ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ *

۱۷۴۷۔ وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۱۷۴۸۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَحَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ *

۱۷۴۹۔ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِجْلٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ كَاذِبُهُ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۱۷۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ

ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ فِي رَوَاتِهِ كَذِبُهُ *

۱۷۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، مالک بن مغول، عبد اللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن قیس یا اشعری کو داؤد علیہ السلام کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔

۱۷۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوْ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ *

۱۷۵۳۔ داؤد بن رشید، یحییٰ بن سعید، طلحہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے (تو بہت خوش ہوتے) جب کل رات میں تمہاری قرأت سن رہا تھا۔ بے شک داؤد علیہ السلام کی آوازوں میں سے تمہیں ایک آواز دی گئی ہے۔

۱۷۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةُ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَعَ فِي قِرَائَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ *

۱۷۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، وکیع، شعبہ، معاویہ بن قرہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال راستہ میں اپنی سواری پر سورۃ فتح پڑھی اور آپ اپنی قرأت میں آواز دہراتے تھے۔ معاویہ بیان کرتے ہیں اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپ کی قرأت تمہیں سناتا۔

۱۷۵۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مَغْفَلٍ

(فائدہ) خوش الحانی اور سادگی کے قرآن کریم پڑھنا مستحب ہے، اس کا دل پر اثر ہوتا ہے مگر گویوں اور فساق کی آواز سے گستاخی اور بے ادبی ہے۔

۱۷۵۷۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھ رہے تھے چنانچہ ابن مغفل نے پڑھا اور اپنی آواز کو دہرایا (کہ جس سے لرزہ پیدا ہوتا تھا) معاویہ بیان کرتے ہیں کہ اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی

۱۷۵۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مَغْفَلٍ

قرأت کرتا جیسا کہ ابن مغفل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی ہے۔

۱۷۵۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھتے جاتے تھے۔

باب (۲۵۹) قرآن کریم کی قرأت پر سکینت کا نازل ہونا۔

۱۷۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیمہ، ابواسحاق، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا تھا سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اسے دیکھ کر بھاگنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ چیز بیان کی، آپ نے فرمایا یہ سکینت ہے جو کہ قرآن کریم کی برکت سے نازل ہوئی ہے۔

(فائدہ) سکینت اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک چیز ہے کہ جس سے اطمینان اور رحمت حاصل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

۱۷۵۷۔ ابن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا تو وہ بھاگنے لگا، جب اس نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک بدلی ہے جس نے اُس کو گھیر رکھا، اس نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا اے فلاں پڑھتا جا یہ سکینت ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت یا تلاوت کے لئے نازل ہوتی ہے۔

وَرَجَعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَمِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَنِ رَاحِلَةَ بِسِيرٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ * (۲۵۹) بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ *

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطِطَيْنِ فَتَغَشَّتُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَلْوُرُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلُ لِلْقُرْآنِ *

(فائدہ) سکینت اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک چیز ہے کہ جس سے اطمینان اور رحمت حاصل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

۱۷۵۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْهَيْثَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَتَنْظَرُ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرَأَ فَلَانٌ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنْزَلُ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنْزَلُ لِلْقُرْآنِ *

۱۷۵۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَذْكُرًا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُرُ *

۱۷۵۹- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَحِجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَطَّأَ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَعَدَوْتُ عَنَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَاءَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَنْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَّأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَأَنَّهُ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَرُ مِنْهُمْ *

۱۷۵۸- ابن شعیبہ، عبد الرحمن بن مہدی، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں تنقُر کا لفظ بولا ہے۔

۱۷۵۹- حسن بن علی خلوانی، حجاج بن شاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، یزید بن ہاد، عبد اللہ بن خیاب، ابو سعید خدری، اسید بن حنیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کھجوروں کے کھلیان میں ایک شب قرآن کریم پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا، انہوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر وہ کودنے لگا، پھر وہ بڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا، بیان کرتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں بچی کو نہ کچل ڈالے سو میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، دیکھا کیا ہوں کہ ایک سائبان سامنے سر پر ہے اور اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں پھر اسے نہ دیکھ سکا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ رات کو میں اپنے کھلیان میں قرآن کریم پڑھ رہا تھا کہ ایک باری میرا گھوڑا کودنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حنیر پڑھے جاؤ، انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا پھر وہ کودنے لگا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حنیر پڑھے جاؤ، انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا پھر وہ کودنے لگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھے جاؤ، ابن حنیر بولے جب میں فارغ ہوا تو بچی گھوڑے کے قریب تھا مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ بچی کو نہ کچل ڈالے اور میں نے ایک سائبان سادیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ پھر میں اسے نہ دیکھ سکا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری قرأت سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو لوگ ان کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، قتادہ، انس، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزہ اچھا ہے اور اس مومن کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا بھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے کہ خوشبو اچھی مگر مزہ کروڑا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

۱۷۶۱۔ ہداب بن خالد، ہمام، (تحویل) محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بجائے فاجر کا لفظ ہے۔

باب (۲۶۰) حافظ قرآن کی فضیلت۔

۱۷۶۲۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبید غنری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا ماہر (حافظ) اُن بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے قریب لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اس میں اکٹھا ہے اور اس کو محنت ہوتی ہے اس کو دو گنا ثواب ہے (۱)۔

۱۷۶۳۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سعید (تحویل) ابو بکر بن ابی

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْزَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ *

۱۷۶۱۔ وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ حَدِيثَ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرَ *

(۲۶۰) بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ *

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَنَعُّ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ *

۱۷۶۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ

(۱) اٹکنے والے کوئی نفع دو گنا اجر ملتا ہے ایک پڑھنے کا دوسرا مشقت برداشت کرنے کا۔ یہ بات ایسے شخص کی حوصلہ افزائی کے لئے ارشاد فرمائی تاکہ وہ مایوس ہو کر تلاوت چھوڑ نہ دے۔ یہی معنی نہیں کہ ماہر قرآن سے بھی زیادہ اجر ملتا ہے اس لئے کہ اس کو اجر زیادہ ملتا ہے کیونکہ اسے مقرب ملائکہ کی معیت حاصل ہے۔

شعبہ، وکیع، ہشام و ستوائی، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر سختی ہوتی ہے تو اس کے دو ثواب ہیں۔

باب (۲۶۱) افضل کا اپنے سے کم مرتبہ والے کے سامنے قرآن پڑھنے کا استحباب۔

۱۷۶۳۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں، انہوں نے عرض کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مجھ سے لیا ہے تو ابی بن کعب رونے لگے۔

۱۷۶۵۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے اُمّ یسّٰیٰ یَکُنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا پڑھوں۔ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے میرا نام لیا ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں، تو ابی بن کعبؓ رونے لگے۔

۱۷۶۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۲۶۲) حافظ سے قرآن کریم سننے کی درخواست کرنا اور بوقت قرأت رونا اور اس کے معافی پر غور کرنا۔

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ *

(۲۶۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَاقِ فِيهِ وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ *

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا هَدَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيٍّ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أَنِي يَنْكِي *

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيٍّ بْنُ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّيْنِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَى *

۱۷۶۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَغْيِيٍّ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيٍّ بِمِثْلِهِ *

(۲۶۲) بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدْبِيرِ *

۱۷۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَى الْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْني أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ *

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْنَرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَادُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَقْرَأُ عَلَيَّ *

۱۷۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَقْرَأُ عَلَيَّ قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْني أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النَّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حُرَيْتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا

۱۷۶۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سامنے پڑھوں اور آپ ہی پر نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری طبیعت چاہتی ہے کہ میں اور سے سنوں، چنانچہ میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْخ تو میں نے اپنا سر اٹھایا، یا میرے بازو میں کسی نے چٹکی لی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ کے آنسو جاری ہیں۔

۱۷۶۸- ہناد بن سری، منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی ہناد نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

۱۷۶۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، مسعر، عمرو بن مرہ، ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے پڑھوں اور آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کسی اور سے سنوں، غرض کہ عبد اللہ بن مسعود نے سورہ نساء کے شروع سے اس آیت تک پڑھا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ تو آپ روئے۔ مسعر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے معن، جعفر بن عمرو بن حریت نے بواسطہ والد، عبد اللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهِيدًا عَلَيْهِمْ الْخ الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا، جب تک کہ

اُن میں تھا (زندہ تھا) مسعر کو شک ہے کہ کُنْتُ کہا یا دُنْتُ معنی ایک ہی ہیں۔

دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ شَكٌّ مِسْعَرٌ *

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نساء کی یہ آیت جب سنی تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کا قول نقل کیا کہ وہ ہر گاہ الہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا، اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا پھر اُن کا حال تو ہی جانتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو علم غیب نہیں ہوتا جب کہ آج کل کے جہال اور فساق اولیاء کو بھی اس صفت کے ساتھ موصوف کرتے ہیں۔

۱۷۷۰۔ عثمان، ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حمص میں تھا، مجھ سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں قرآن سناؤ، میں نے اُن کے سامنے سورہ یوسف پڑھی۔ سوا یک شخص بولا خدا کی قسم ایسا نزل نہیں ہوا۔ میں نے کہا تیرے لئے ہلاکت، میں نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی ہے انہوں نے مجھ سے کہا اچھا ہے، غرض میں اس سے بات ہی کر رہا تھا کہ شراب کی بدبو اس کے منہ سے آئی۔ میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو یہاں سے جانے نہ پائے گا یہاں تک کہ میں تیرے حد نہ ماروں۔ چنانچہ میں نے اس پر حد قائم کی۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُنُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَكَلِمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْنَاهُ الْحَدَّ *

۱۷۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں أَحْسَنْتَ کا لفظ نہیں ہے۔

۱۷۷۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ *

باب (۲۶۳) نماز میں قرآن کریم پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی فضیلت۔

(۲۶۳) بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ *

۱۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید، اشج، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب گھروٹ آئے تو تین حاملہ اونٹیاں پائے جو نہایت ہی

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّجِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ

قریب ہوں بڑی بڑی۔ ہم نے عرض کیا بے شک، آپؐ نے فرمایا سو وہ تین آتمیں کہ جنہیں آدمی نماز میں پڑھتا ہے تین موتی موتی اور بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۱۷۷۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، موسیٰ بن علی، بواسطہ والد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم صفہ (چبوترہ) پر تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کون چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بظہان یا عقیق (بازار) جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے بڑے کوہان والی بغیر کسی گناہ اور حق تلفی کے لے کر آئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سب اسے چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا پھر تم میں سے کوئی مسجد کیوں نہیں جاتا کہ سکھائے یا پڑھے اللہ کی کتاب میں سے دو آیتیں جو بہتر ہوں اس کے لئے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح آیتوں کے شمارے کے مطابق اونٹوں کی تعداد ہے۔

باب (۲۶۴) قرأت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت۔

۱۷۷۴- حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا اور دو چمکتی ہوئی اور روشن سورتیں پڑھو، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس لئے کہ وہ میدان قیامت میں اس طرح آئیں گی گویا کہ دو ہال ہیں یا دو سائبان ہیں یا اڑتے ہوئے جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں صفیں بنائے ہوئے اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جمت کرتی ہوں گی۔ اور سورہ بقرہ پڑھو اس لئے کہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کی طاقت

إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَحْدِثَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَلِلثَلَاثِ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلْفَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ *

۱۷۷۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَنُّ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيهِ غَيْرُ إِيْثَمٍ وَلَا قَطْعٍ رَجِمَ فَقَسَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَيَّ الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَائِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ *

(۲۶۴) بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ *

۱۷۷۴- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا عَيَّائَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُحَاجَّجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا

نہیں کر سکتے۔ معاویہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بطلۃ کے معنی جادوگر کے ہیں۔

۱۷۷۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن حسان، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر دونوں مقام پر او کے بجائے وَكَانَهُمَا كَالْفُظُولَا ہے اور معاویہ کا قول بھی ذکر نہیں کیا۔

۱۷۷۶۔ اسحاق بن منصور، یزید بن عبد ربہ، وید بن مسم، محمد بن مہاجر، ولید بن عبد الرحمن جرشی، جبیر بن نفیر، نواس بن سمان الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز قرآن کریم کو لایا جائے گا اور ان حضرات کو جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہوں گی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تین مثالیں دیں جو میں آج تک نہیں بھولا۔ فرمایا گویا کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے، یا ایسی ہیں کہ جیسے دو کالے کالے ساتیان کہ ان کے درمیان روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں کہ جیسے قطار باندھی ہوئی پرندوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف سے احتجاج کرتی ہوں گی۔

باب (۲۶۵) سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقرہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت۔

۱۷۷۷۔ حسن بن ربیع، احمد بن جواس حنفی، ابوالاحوص، عمر بن زریق، عبد اللہ بن عیسیٰ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اوپر سے ایک زور کی آواز سنائی دی، چنانچہ آپ نے اپنا سر اٹھایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج

بَرَكَهٖ وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي أَنَّ الْبَطْلَةَ السَّحَرَةُ *

۱۷۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَهُمَا فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَّغْنِي *

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَىٰ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْأُمُّ عَمْرَأَ وَضُرِبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ أَمْثَالٍ مَا سَيِّئَتُهُنَّ بَعْدَ قَالَ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ صُلْتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا حِرْقَانِ مِنْ طَبَرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا *

(۲۶۵) بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ *

۱۷۷۷۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنْفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَيْسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَتِمُّمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْصًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَقَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا

نَابَ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا
الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَنَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَيَّ
الْأَرْضَ لَمْ يَزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَشِيرُ
نُورَيْنِ أَوْ تَيْتُهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ
الْكِتَابِ وَحَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ
مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ *

کھلا ہے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس سے ایک فرشتہ اُترا،
جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ فرشتہ ہے جو آج زمین کی
طرف اُترا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا تھا، اس نے
سلام کیا اور کہا آپ کو ایسے دو نوروں کی خوش خبری ہو جو آپ
کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے اور کسی نبی کو نہیں دیئے
گئے ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کا آخری حصہ، کوئی
حرف اس کا تم نہیں پڑھو گے مگر اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں
دیدی جائے گی۔

۱۷۷۸- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ
الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَّغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ
فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ *

۱۷۷۸- احمد بن یونس، زہیر، منصور، ابراہیم، عبد الرحمن بن
یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو مسعودؓ سے
بیت اللہ کے قریب ملا اور میں نے کہا کہ مجھے سورۃ بقرہ کی دو
آیتوں کی فضیلت میں ایک حدیث تم سے پہنچی ہے، انہوں نے
فرمایا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ کی
آخری دو آیتیں کہ جو انہیں رات کو پڑھے اس کے لئے وہ کافی
ہیں۔

(فائدہ) یعنی ہمہ قسم کی آفتوں اور شیطانی اثرات یا تہجد سے کافی ہیں۔

۱۷۷۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كِتَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۷۹- اسحاق بن ابراہیم، جریر (تحویل) محمد بن ثنی، ابن
بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے۔

۱۷۸۰- وَحَدَّثَنَا مِنْحَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَقْمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ
سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَقَيْتُ أَنَا مَسْعُودٌ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ
فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۸۰- منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم،
عبد الرحمن بن یزید، علقمہ بن قیس، ابو مسعود انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو سورۃ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں کسی رات میں پڑھے تو وہ
اس کے لئے کفایت کر جائیں گی۔ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں
کہ پھر میں ابو مسعودؓ سے ملا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے
تھے، سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پھر نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا۔

۱۷۸۱۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد الرحمن بن یزید، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۷۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ ابو مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۶۶) سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت۔

۱۷۸۳۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، سالم بن ابی جعد عطفانی، معدان بن ابی طلحہ یحمری، ابوا بدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں یاد کرے وہ دجال کے قتل سے محفوظ رہے گا۔

(فائدہ) اس زمانہ میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور پڑھنا ضروری ہے اس لئے کہ نچری لوگ مزاج لعین دجال ہی کا پیش خیمہ ہیں اور ان کے خیالات فسادہ بکثرت پھیل رہے ہیں اس لئے ان سے پناہ مانگنا ضروری ہے۔

۱۷۸۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (تحویل) زبیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ شعبہ نے بیان کیا سورہ کہف کی آخری دس آیتیں اور ہمام نے کہا سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں، جیسا کہ ہشام نے بیان کیا۔

۱۷۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ابی جعد، جریر، ابوالسلیل، عبد اللہ بن ربیع انصاری، ابی بن کعب رضی اللہ

۱۷۸۱۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۷۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

(۲۶۶) بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ *

۱۷۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ *

۱۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَقَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ *

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمزدر تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت تمہارے پاس بڑی ہے، انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بخوبی جانتے ہیں، آپؐ نے پھر فرمایا اے ابوالمزدر تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی آیت تمہارے پاس سب سے بڑی ہے، میں نے عرض کیا اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (آیہ الکرسی) تو آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابوالمزدر تمہیں علم مبارک ہو۔

باب (۲۶۷) سورہ قل ہو اللہ احد کی فضیلت۔

۱۷۸۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کس طرح پڑھ لے، آپؐ نے فرمایا سورہ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے (۱)۔

۱۷۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، سعید بن ابی عروبہ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، عفاں، ابان، عطار، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے تین حصے کئے ہیں اور قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا ہے۔

۱۷۸۸۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، یزید

أَبِي السَّيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُسْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُسْتُ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ وَاللَّهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ *

(۲۶۷) بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ *

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ *

۱۷۸۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ *

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ

(۱) سورہ اخلاص ثلث قرآن یعنی تہائی قرآن کے برابر ہے یا تو معانی و مفہوم کے اعتبار سے کیونکہ قرآن کے معانی تین قسم کے ہیں احکام، اخبار اور توحید اور چونکہ اس میں توحید کا ذکر ہے اس لئے یہ ثلث قرآن کے برابر ہوئی۔ یا پڑھنے کے اعتبار سے کہ سورہ اخلاص کو پڑھا جائے تو ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور تین مرتبہ پڑھنا پورے قرآن پڑھنے کی طرح ہے۔ اور اس کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ کے ایسے دو ناموں پر مشتمل ہے کہ کوئی اور سورت ان کو مشتمل نہیں ہے اور وہ نام احد اور صد ہیں۔

بن کیسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں، سو جنہیں جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے قل هو اللہ احد پڑھی اور پھر اندر چلے گئے۔ سو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے کہ جس کی بنا پر آپؐ اندر تشریف لے گئے ہیں، پھر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا، سو یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۷۸۹۔ واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل، بشیر، ابی اسماعیل، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھتا ہوں سو آپؐ نے سورہ قل ہو اللہ احد ختم تک پڑھی۔

۱۷۹۰۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے اصحاب کی نماز میں قرأت کرتے اور قرأت کو قل هو اللہ احد پر ختم کرتے، جب وہ لشکر واپس آیا تو لوگوں نے اس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں، پوچھا تو انہوں نے کہا یہ رخص کی صفت ہے اور میں اس کے پڑھنے کو محبوب رکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھتا ہے۔

ثُمَّ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشَدُوا فَلَمَّا سَافَرْنَا عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قُتِلْتُ لَكُمْ سَافَرْنَا عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ *

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا *

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَيْبٍ أَنَّ أَبَا الرَّجَاءِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجَرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أَحِبُّ

أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ *

(۲۶۸) بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ *

۱۷۹۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَبَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ *

۱۷۹۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ أَوْ أَنْزَلَتْ عَلَيَّ آيَاتِ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوَّذَتَيْنِ *

۱۷۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۶۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيَعْلَمُهُ *

۱۷۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ

باب (۲۶۸) معوذتین پڑھنے کی فضیلت۔

۱۷۹۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، بیان، قیس بن ابی حازم، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہیں دیکھتے کہ آج رات ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۱۷۹۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، اسماعیل، قیس، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایسی آیتیں نازل کی گئی ہیں کہ اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں یعنی معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔

۱۷۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابواسامہ کی روایت میں عقبہ بن عامر کے متعلق ہے کہ یہ صحابہ کرامؓ میں بلند مرتبہ والے تھے۔

باب (۲۶۹) قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت۔

۱۷۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم بواسطہ والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا رشتک دو آدمیوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہو سکتا۔ ایک تو وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت سے نوازا ہو اور وہ رات دن کے گوشوں میں اسے پڑھتا اور عمل کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص کہ جسے

النَّهَارَ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ *

اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ رات دن کے گوشوں اور حصوں میں اسے خرچ کرتا ہو۔

(فائدہ) حسد کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ دوسرے کی زوال نعمت کی تمنا کرے اور اس بات کی خواہش کرے کہ مجھے مل جائے، یہ بافاق حوائج کرام حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ صاحب نعمت سے زوال کی تمنا نہ کرے بلکہ اس بات کی خواہش رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے نواز دے، اسے عربی میں غبطہ اور اردو میں رشک کہتے ہیں، اور یہ محمود ہے اور حدیث میں حسد سے یہی مراد ہے، واللہ اعلم۔

۱۷۹۵- حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ *

۱۷۹۵۔ حزمہ بن یحییٰ، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ والد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشک دو آدمیوں کے علاوہ اور کسی پر نہیں ہو سکتا، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کی دولت عطا کی اور وہ رات دن کے گوشوں میں اس پر عمل پیرا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن کے حصوں میں اسے صدقہ کرتا ہے۔

۱۷۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَنَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا *

۱۷۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، عبد اللہ بن مسعود (تحویل) ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، قیس، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک دو شخصوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہو سکتا۔ ایک تو وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرے وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی کہ اس کے مطابق حکم کرتا ہے اور سکھاتا ہے۔

۱۷۹۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ سَفْثَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أَبِيزَى قَالَ وَمَنْ ابْنُ أَبِيزَى قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوَالِنَا قَالَ فَاسْتَحْلَفَتْ

۱۷۹۷۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عسکان میں ملاقات کی اور حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا تھا کہ وادی مکہ پر کسی کو حاکم بنا دینا، سوانہوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے جنگ والوں پر کس کو حاکم بنایا، انہوں نے کہا ابن ابزی کو، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ ابن ابزی کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ

غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے غلام کو ان پر حاکم بنا دیا، انہوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے قاری ہیں اور علم فرائض کو بخوبی جانتے ہیں؟ حضرت عمرؓ بولے سو تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب اللہ کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو گرا دیتا ہے۔

۱۷۹۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، عامر بن وہب، لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح منقول ہے۔

باب (۲۷۰) قرآن کریم کا سات حرفوں پر نازل ہونا اور اس کا مطلب۔

۱۷۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عبد القاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو سورۃ فرقان اس طریقہ کے علاوہ پڑھتے سنا جیسا کہ میں پڑھتا ہوں، اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھا چکے تھے، سو قریب تھا کہ میں انہیں جلد پکڑوں مگر میں نے انہیں اس کے پڑھ لینے تک مہلت دی، پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان سے سنا کہ یہ سورۃ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہیں جیسا کہ آپ نے مجھے پڑھائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا انہیں چھوڑ دو اور پھر ان سے کہا پڑھو، سو انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسا کہ میں نے ان سے پڑھتے ہوئے سنا تھا، سو

عَلَيْهِمْ مَوَلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ *

۱۷۹۸۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخَزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَعْصِفَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

(۲۷۰) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ *

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أُفْرِئُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَأَ بِهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبِئْتُهِ بِرَدَائِهِ فَحُتُّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أُفْرَأُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ أَفْرَأَ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل کی گئی، پھر مجھ سے کہا پڑھو، میں نے پڑھا تب بھی آپ نے فرمایا اسی طرح نازل کی گئی ہے اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان ہو، اسی طرح پڑھو۔

۱۸۰۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ، عبد الرحمن بن عبد القاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورہ فرقان پڑھ رہے تھے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ قریب تھا کہ میں انہیں نماز ہی میں پکڑ لوں مگر میں نے ان کے سلام پھیرنے تک صبر کیا۔

۱۸۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی روایت کی طرح منقول ہے۔

أَقْرَأُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنزِلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ*

۱۸۰۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَوَكَّدْتُ أَسَاوِرَهُ فِي الصَّنَاءِ فَتَصَوَّرْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ*

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرَوَاتِهِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سات حرفوں میں قرآن کریم کا نازل ہونا محض آسانی اور امت کی سہولت کے لئے تھا جیسے کہ اور روایتوں میں بتصریح موجود ہے کہ آپؐ نے ہر گاہ الہی میں درخواست کی کہ میری امت پر آسانی، اس لئے سات حرفوں کی اجازت ملی۔ علماء کرام کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے۔ سوا کثر کا قول تو یہ ہے کہ سات کا عدد حصر کے لئے ہے اب اس کے مطلب میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ سات کے عدد سے مضامین قرآن مراد ہیں، اور بعض بولے کہ کیفیات اور کلمات مراد ہیں۔ باقی بندہ مترجم کے نزدیک صحیح چیز یہ ہے کہ سات حرف سے ساتوں قرأت مراد ہیں جو آج کل پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہرت مروی ہیں۔ اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے، واللہ اعلم۔

۱۸۰۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امینؑ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کریم پڑھایا، اور میں ان سے زیادتی کی درخواست کرتا رہا اور وہ زائد کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچ گئی۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ

۱۸۰۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ حَرْفٌ فَأَجَعَلْتُهُ فَمَ أَرَأَيْتَ أُسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ

أَحْرَفَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ
الْأَحْرَفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا
لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ *

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ
فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً
أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى
قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ
فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ
التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ
غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفَضْتُ عَرَقًا
وَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لِي
يَا أَبُي أُرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَيَّ حَرْفٍ
فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ
أَقْرَأْ عَلَيَّ حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ

بات پہنچی ہے کہ ان سات حرفوں (۱) کا مطلب ایک ہی ہوتا
ہے، کسی حلال اور حرام میں مختلف نہیں ہوتے۔

۱۸۰۳- عبد اللہ بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۸۰۴- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، اسماعیل بن ابی
خالد، عبید اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک
قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا شخص آیا
اور اس نے اس کے علاوہ ایک اور قرأت پڑھی، پھر جب ہم
لوگ نماز پڑھ چکے تو سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی
قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اس کے
علاوہ ایک اور قرأت پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان دونوں کو حکم دیا تو انہوں نے قرأت کی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی قرأتوں کی تحسین فرمائی اور
میرے نفس میں ایسی تکذیب سی آگئی کہ اس جیسی جاہلیت میں
بھی نہیں تھیں تو آپ نے میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں
پسینہ پسینہ ہو گیا اور گویا کہ خوف کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نظر
آنے لگا، تب آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھے حکم دیا گیا
تھا کہ میں قرآن ایک حرف پر پڑھوں، سو میں نے بارگاہ الہی
میں عرض کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر دوبارہ مجھے دو
حرفوں میں پڑھنے کا حکم ہوا، پھر میں نے دوبارہ عرض کیا کہ

(۱) سات حرفوں سے کیا مراد ہے اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں جیسا کہ سابقہ فائدہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اب
ان اقوال میں سے راجح قول کونسا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے یہ ہے کہ دلائل کی روشنی میں یہ
قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ قراء کے مابین جو قرأت متواترہ میں کل جو اختلاف پائے جاتے ہیں وہ سات قسم کے ہیں۔ اس موضوع پر عمدہ
تفصیلی اور سیرہ صحت بحث کے لئے ملاحظہ ہو علوم القرآن مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم۔

أُمِّي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ أَفْرَاهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ
فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُيْهَا
فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ بِأُمِّي
وَأَحْرَتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمَ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتَّىٰ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

میری امت پر آسانی فرما تو تیسری مرتبہ مجھے حکم ہوا است
حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت کی آسانی
کے لئے عرض کیا ہر مرتبہ کے عوض ایک مقبول دعا تم ہم سے
مانگو، میں نے عرض کیا الہی میری امت کی مغفرت فرما، پھر
عرض کیا الہی میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا میں
نے اس دن کے لئے محفوظ رکھ لی کہ جس دن تمام مخلوق میری
طرف متوجہ ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام۔

۱۸۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد،
عبد اللہ بن عیسیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے
کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قرأت کی، باقی حدیث ابن
نمیر کی روایت کی طرح بیان کی۔

۱۸۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَىٰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا
فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً
وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۸۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) ابن ثنی، ابن
بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم ابن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار
کے تالاب پر تھے کہ آپ کے پاس جبریل امین تشریف لائے
اور فرمایا اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر
قرآن کریم پڑھاؤ، آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی
معافی اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہ رکھے
گی، پھر دوبارہ آپ کے پاس آئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ
حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ،
آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا
ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا، پھر وہ تیسری مرتبہ
آئے اور فرمایا کہ اپنی امت کو تین حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ،
آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا
ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا، پھر وہ چوتھی بار
تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ بے شک اپنی

۱۸۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُنْثَىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُنْثَىٰ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ
مُحَايِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةٍ
بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَاتَّاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى
حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَعْفِرَتَهُ وَإِنَّ
أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ
أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَعْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ
ذَلِكَ ثُمَّ حَاضَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ
أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَعْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ

امت کو سات حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ اور ان حروف میں سے جس حرف پر پڑھیں گے صحیح ہوگا۔

۱۸۰۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

باب (۲۷۱) قرآن کریم ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان۔

۱۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، اعمش، ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جسے نہیک بن سنان بولتے تھے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں یا مین مَاءَ غَيْرِ اِسِيْنَ ہے یا مین مَاءَ غَيْرِ يَاسِيْنَ، عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا تو نے اس حرف کے علاوہ سارے قرآن کریم کو یاد کیا ہے، اس نے کہا کہ مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا تو ایسا پڑھتا ہے جیسے کہ اشعار جلدی جلدی پڑھے جاتے ہیں، بہت سے حضرات قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسی سے پیچھے نہیں اترتا، مگر قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جتنا ہے تب نفع دیتا ہے، نماز میں افضل ارکان رکوع اور سجدہ ہیں اور میں ان نظائر میں سے دوسو توں کو پچھانتا ہوں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سو سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے، پھر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ ان کے پیچھے گئے، پھر تشریف لائے اور فرمایا مجھے اس چیز کی خبر دی ہے۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ قبیلہ جبیلہ کا ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کی خدمت میں آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَإِذَا حَرَفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا *

۱۸۰۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۲۷۱) بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَهُوَ الْإِفْرَاطُ فِي السَّرْعَةِ وَابْحَاةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ *

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهَيْتُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءٌ (مِنْ مَاءَ غَيْرِ اِسِيْنَ) أَوْ (مِنْ مَاءَ غَيْرِ يَاسِيْنَ) قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَسْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفْعٌ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّائِفِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عُلُقَمَةَ فِي إِبْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ إِنَّ نُمَيْرَ بْنَ رَوَاطَةَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيَّةٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهَيْتُ ابْنَ سِنَانٍ *

۱۸۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ نھیک بن سنان نامی ایک شخص عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا، پھر وکیع کی روایت کی طرح کیا۔ باقی اس میں یہ ہے کہ پھر علقمہ آئے اور وہ حضرت حضرت عبد اللہ کے پاس گئے، ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دودو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے تھے، سو وہ گئے اور ان سے جا کر پوچھا پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ مفصل میں سے ہیں سورتیں ہیں جو دس رکعتوں میں پڑھی جاتی تھیں، عبد اللہ بن مسعود کے مصحف میں۔

۱۸۰۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْعٌ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عُلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ *

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سورتیں ایک ایک رکعت میں ملا کر پڑھتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں اس طرح مذکور ہیں کہ سورہ رحمن اور انجم ایک رکعت میں، اور ایسے ہی اقتریت اور الحائضہ، اور طور و ذاریات اور واقعہ اور نون، اور سورہ سال ساکن اور والنازعات ایک رکعت میں، اور سورہ مطففین اور عبس ایک رکعت میں، مدثر اور حزل، اور حلل آتی اور لا اقسام ایک رکعت میں، اور عم اور مرسلات ایک میں اور سورہ دخان اور ازا لشمس کورت ایک رکعت میں۔ اور یہ جدا جدا ہیں اس لئے انہیں مفصل کہتے ہیں۔

۱۸۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ پہلی دونوں روایتوں کی طرح مذکور ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

(۱۸۱۰) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ *

۱۸۱۱۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، واصل احدب، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور دروازہ پر سے میں نے سلام کیا، ہمیں اندر آنے کی اجازت دی مگر ہم دروازہ پر کھڑے رہے، پھر گئے تب ایک باندی آئی اور اس نے کہا تم آتے نہیں چنانچہ ہم اندر گئے اور انہیں دیکھا، بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھ رہے ہیں وہ بولے جب تمہیں اجازت دی گئی تو پھر کیوں نہیں آ رہے تھے، ہم نے کہا کچھ اور بات نہ تھی مگر یہ خیال ہوا کہ گھر

۱۸۱۱ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ عُذُّونَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَّنَّا بِالْبَابِ هُنَيْةً قَالَ فَحَرَجَتِ الْحَارِيَةُ فَقَاتَتْ أَلَّا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَا ظَنَنَّا أَنَّ

نَعُصَ أَهْلَ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ غَفَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَظَرَّتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا طَلَعَ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَظَرَّتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالْنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلُّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَّائِينَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَّائِينَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُوهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَم *

والوں میں سے کوئی سوتا ہو، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے ابن ام عبد (یہ ان کی والدہ کا نام ہے) کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا، پھر انہوں نے تسبیح پڑھنی شروع کر دی حتیٰ کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تو انہوں نے لوٹ دی سے کہا کہ دیکھو تو کیا سورج نکل آیا ہے، اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں نکلا، حضرت عبداللہ نے پھر تسبیح پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ پھر خیال ہوا کہ سورج نکل آیا ہے تو پھر لوٹ دی سے کہا دیکھ تو سہی کہ کیا سورج نکل گیا؟ پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا، تو حضرت عبداللہ نے فرمایا الحمد للہ الذی اقالنا یومنا هذا۔ مہدی راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ جملہ بھی فرمایا ولم یہلکنا بذنوبنا (کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا) حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے آج رات مفصل کی ساری سورتیں پڑھی ہیں، عبداللہ بولے تم نے ایسا پڑھا جیسے کوئی اشعار (تیزی کے ساتھ) پڑھتا ہے، ہم نے بیشک قرآن کریم سنا ہے اور ہمیں سورتیں یاد ہیں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور وہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں ہیں اور دو وہ ہیں کہ جن کے شروع میں حَم کا لفظ ہے۔

۱۸۱۲۔ عبد بن حمید، حسین بن علی بھٹی، زائدہ، منصور، شفیق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بن بجیلہ کا جسے بھیک بن سنان کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، عبداللہ بولے تو ایسا پڑھتا ہے جیسے کہ شعروں کو پڑھا جاتا ہے، میں ان نظائر کو جانتا ہوں کہ جن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۱۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَفِيقٍ قَالَ خَاءَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ بَهِيْتُ بْنُ سِنَابٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا اسْتَغْرَ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ *

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

مرہ، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا میں نے مفصل کی ساری سورتوں کو رات ایک رکعت میں پڑھا ہے۔ عبد اللہؓ بولے یہ تو اشعار کی طرح پڑھنا ہوا۔ حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا میں ان نظموں کو پہچانتا ہوں کہ جنہیں ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر عبد اللہؓ نے مفصل کی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا جو ایک ایک رکعت میں دو دو پڑھا کرتے تھے۔

باب (۲۷۲) قرأت کے متعلقات۔

۱۸۱۴۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کر رہا تھا اور وہ مسجد میں قرآن کریم پڑھا رہے تھے کہ تم فہل من مَدکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال، انہوں نے کہا بلکہ دال، میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہل من مَدکر میں دال سنی ہے۔

۱۸۱۵۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اسود، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فہل من مَدکر (دال کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

۱۸۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شام میں گئے تو ابوالدرداءؓ ہمارے پاس آئے اور بولے کہ تمہارے پاس کوئی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن پڑھنے والا ہے میں بولا کہ میں ہی ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس آیت کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس طرح پڑھتے ہوئے سنا وہ الیل اذا یغشی، میں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفْصِلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصِلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ *

(۲۷۲) بَاب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ *

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَرِيدَ وَهُوَ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ) أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ ذَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مُدَكِّرٍ) ذَالًا *

۱۸۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ (فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ) *

۱۸۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ)

پڑھتے تھے والیل اذا یغشی والذکر والانثی، وہ بولے کہ خدا کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے اور یہاں والوں کی خواہش ہے کہ میں وما خلق الذکر والانثی پڑھوں مگر میں ان کو نہیں مانتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مازری لکھتے ہیں کہ یہ قرأتیں پہلے تھیں پھر منسوخ ہو گئیں اور جن حضرات کو ان کے نسخ کی اطلاع نہیں ملی وہ معذور ہیں۔ مگر مصنف عثمانی کے ظہور کے بعد پھر کسی کا اختلاف منقول نہیں اور اسی پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ مترجم عابد، وابتدا علم (نووی اس ۲۷۷)

۱۸۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مِغْيَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَحَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنَابِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِحَيْثِهِ *

۱۸۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ آيِهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى) وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا *

۱۸۱۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۱۸۱۹۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلی، داؤد، عامر، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام آیا اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، پھر ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

(۲۷۳) بَابُ الْاَوْقَاتِ الَّتِي عَنْ الصَّلَاةِ فِيهَا *

باب (۲۷۳) ان اوقات کا بیان کہ جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۱۔ داؤد بن رشید، اسماعیل بن سالم، ہشیم، منصور، قتادہ، ابو العالیہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ان میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، اور وہ سب سے زیادہ مجھے پیارے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز پڑھنے سے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۱۸۲۱۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ بِحَمِيصًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوُدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۲۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، (تحویل) ابو عثمان مسمی، عبد الاعلیٰ، سعید، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر سعید اور ہشام کی روایت میں حتی تشرق الشمس (تا وقتیکہ سورج نہ نکلے) کا لفظ موجود ہے۔

۱۸۲۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانٍ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیش، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد

۱۸۲۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا سَعِيدٌ

سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔

الْخُدْرِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے سورج نکلنے اور سورج غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کی فکر نہ کرے۔

۱۸۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصْبِي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا *

۱۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نماز کو سورج نکلنے اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھنے کی کوشش نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سیٹھوں کے درمیان نکلتا ہے۔

۱۸۲۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرُّوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ *

۱۸۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، ابن بشر، ہشام، بواسطہ والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو سورج کے خوب روشن ہونے تک نماز کو مؤخر کرو اور جب آفتاب کا کنارہ غائب ہو جائے تو پورے غائب ہو جانے تک نماز کو مؤخر کرو۔

۱۸۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بَشْرٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَحْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَحْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ *

(فائدہ) کنز الدقائق میں ہے کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے اور استواء کے وقت نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے۔ مگر اس دن کی عصر کی نماز اگر کسی نے نہ پڑھی ہو تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں عصر کے بعد نماز پڑھنے سے سورج کے غروب ہونے تک اور اسی طرح صبح کے بعد نماز پڑھنے سے سورج نکلنے تک ممانعت کے لئے حد تو اترا تک احادیث موجود ہیں اور اسی پر عمل ہے۔ لہذا اس کی مخالفت درست نہیں۔ اور ابن بطلال بھی یہی فرماتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے پر صحابہ کرام کے مجمع میں لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ سراج منیر میں ہے کہ اس بیان کی احادیث بخاری و مسلم، نسائی و ابن ماجہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسند احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے امام ابو حنیفہ النعمان اسی چیز کے قائل ہیں کہ ان اوقات غلطی میں کسی قسم کی نماز درست نہیں۔ مگر ہاں عصر کی نماز سورج کے زور ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ کذا فی المرقاة، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُحَمَّصِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النُّجْمُ *

۱۸۲۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَسِبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَّائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۲۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ *

۱۸۲۷- قتیبہ بن سعید، لیث، خیر بن نعیم حضرمی، عبد اللہ بن ہبیرہ، ابو تمیم جیشانی، ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام محمص میں ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور فرمایا یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی اور انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہذا جو اس کی حفاظت کرے اسے دو گنا ثواب ہو گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ لگے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

۱۸۲۸- زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، ابن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، خیر بن نعیم حضرمی، عبد اللہ بن ہبیرہ سبائی، ابو تمیم جیشانی، ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی الخ۔

۱۸۲۹- یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، موسیٰ بن علی، بواسطہ والد، عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وقتوں میں ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روتے تھے ایک تو سورج نکلنے کے وقت جب تک کہ وہ بلند نہ ہو جائے اور دوسرے ٹھیک دوپہر کو تا وقتیکہ زوال نہ ہو جائے، تیسرے سورج کے غروب ہونے کے وقت جب تک کہ پورا غروب نہ ہو جائے۔

(فائدہ) بحر الرائق میں ہے کہ مردوں کو دفن کرنے سے مراد نماز جنازہ ہے اس لئے کہ مردوں کو دفن کرنا ممکن نہیں اور زمینی اور مٹی نے ابن مہرک سے نقل کیا ہے کہ مردوں کے دفن سے مراد نماز جنازہ ہے اور حافظ ابن حجر نے درایہ میں اس حدیث کے نقل کے بعد ابن شہین کے حوالہ سے یہی چیز بیان کی ہے اور شیخ علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان اوقات میں فرائض و نوافل صلوٰۃ جنازہ اور سجدہ تلاوت سب حرام ہیں ہاں اگر اس وقت جنازہ آ موجود ہو یا آیت سجدہ پڑھی جائے تو پھر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت مکروہ نہیں مگر ان اوقات کے نکلنے تک ان کا مؤخر کرنا بہتر ہے۔ اور بندہ مترجم کے نزدیک صاحب تحفہ کی رائے سے ہی یہ قول بہتر ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (فتح الملہم ج ۲ ص ۷۰۷)

۱۸۳۰- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرَمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادُ أَبَا أُمَامَةَ وَوَائِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بَرَجَلًا بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَحْبَارًا فَقَعَدْتُ عَنِّي رَاجِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْفِيًا جُرْعَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَنَطَفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أُرْسَلَنِي اللَّهُ فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ قَالَ أُرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوحِدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ وَمَعَهُ يَوْمِيذُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَنْخَبِرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ

۱۸۳۰۔ احمد بن جعفر معقري، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، شداد بن عبد اللہ، ابو عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ شداد نے ابو امامہ اور وائیلہ سے ملاقات کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام تک رہے اور ان کی فضیلت و منقبت بیان کی ہے) کہ عمرو بن عبسہ سلمی نے بیان کیا کہ میں جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور وہ کسی راہ پر نہیں اور وہ سب بتوں کی پرستش کرتے تھے میں نے ایک شخص کے متعلق سنا کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں بیان کرتا ہے چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کیا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ چھپے ہوئے ہیں، کیونکہ آپ کی قوم آپ پر مسلط تھی۔ پھر میں نے تدبیر اور حیلہ کیا حتیٰ کہ آپ کے پاس داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں، میں نے کہا نبی کسے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام دے کر بھیجا ہے، میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے، آپ نے فرمایا مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کی جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور ایک اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، میں نے پھر عرض کیا کہ اس چیز میں آپ کے کون حامی ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اس وقت آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایمان لا چکے تھے، میں نے عرض کیا میں بھی آپ کی اتباع کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اس وقت تم سے یہ نہ ہو سکے گا کیونکہ تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے لیکن اس وقت تم اپنے گھر واپس ہو جاؤ پھر جب سنو کہ میں غالب اور ظاہر ہو گیا تب میرے پاس آنا، بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور میں اپنے گھر والوں ہی میں تھا اور لوگوں سے خبر لگاتا

سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ
فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ
قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا
عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَنَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ
صَلِّ صَدَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى
تَطْبُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ
تَطْبُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا
الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ
حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظَّلُّ بِالرُّمَحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ
الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تَسْحَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ
الْفَيءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ
حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ
يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَشْبِقُ فَيَتَبَرَّأُ إِلَّا
خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَبَائِصِهِ ثُمَّ إِذَا
غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
أَنْبَالِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ
يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْبَالِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ
أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبُهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ
كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ

رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا، جب آپ مدینہ آئے حتیٰ کہ مدینہ
والوں میں سے مدینہ سے کچھ آدمی میرے پاس آئے تو میں نے
دریافت کیا کہ ان صاحب کا جو مدینہ سے آئے ہیں کیا حال ہے؟
انہوں نے کہا کہ لوگ اُن کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم
نے انہیں قتل کرنا چاہا مگر وہ اس چیز پر قادر نہ ہو سکے، چنانچہ میں
مدینہ منورہ آیا اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ مجھے پہچانتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ
میں ملے تھے، میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر عرض کیا اے اللہ
کے نبی مجھے بتلائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں
نہیں جانتا مجھے نماز کے متعلق بھی بتلائیے، آپ نے فرمایا صبح
کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رُکے رہو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر
بلند ہو جائے، اس لئے کہ جب وہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں
سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ
کرتے ہیں اس کے بعد پھر نماز پڑھو اس لئے کہ اس وقت کی نماز
کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے (یعنی منقول ہوگی)
یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے تو پھر نماز سے رک
جاؤ اس لئے کہ اس وقت جہنم جھوکی جاتی ہے پھر جب سایہ آ
جائے سورج ڈھل جائے تو پھر نماز پڑھو اس لئے کہ اس وقت کی
نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ
تم عصر کی نماز پڑھو پھر اس کے بعد سورج غروب ہونے تک
نماز سے رُکے رہو اس لئے کہ یہ شیطان کے سینگوں کے
درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے
ہیں، پھر میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وضو کے متعلق بھی
مجھے کچھ فرمائیے، آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو
وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک صاف
کرے مگر یہ کہ اس کے چہرے اور منہ اور نھتوں کے سب گناہ
جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ منہ دھو تا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کے داڑھی کے

کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنوں سمیت دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ اس کے بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب اپنے دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف اور خوبیاں اور ویسی بڑائی کی جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو خالص اسی کے لئے غیر اللہ سے فارغ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے چنانچہ یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا عمرو بن عبسہ غور کرو کیا بیان کرتے ہو کیا ایک ہی مقام میں انسان کو اتنا ثواب مل سکتا ہے تو عمرو بن عبسہ بولے اے ابو امامہ میں بوڑھا ہو گیا اور میری ہڈیاں گل گئیں اور میری موت قریب آگئی تو پھر مجھے کیا حاجت پیش آئی کہ میں (عیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھوں اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو کبھی بھی نہ بیان کرتا لیکن میں نے تو اس سے بھی بہت زائد مرتبہ سنا ہے (تب یہ تحقیق بیان کرتا ہوں)۔

۱۸۳۱۔ محمد بن حاتم، ہمزہ، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہم ہو گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ کوئی سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھے۔

۱۸۳۲۔ حسن حلوانی، عبد الرزاق، معمر، طاؤس، بواسطہ والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي أُمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ *

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهَمَّ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا *

۱۸۳۲۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

اللہ علیہ وسلم نے کبھی عصر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں چھوڑیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نمازوں کو طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نہ پڑھو بلکہ ان کے اوقات پر پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ کی عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا یہ صرف آپ ہی کی خصوصیت تھی اور کسی کے لئے جائز نہیں، جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

۱۸۳۳۔ حرملہ بن یحییٰ نجیبی، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد الرحمن بن ازیہ اور مسور بن مخرمہ اور ان سب نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال دریافت کر دو جو عصر کے بعد پڑھی جاتی ہیں، اور بتلاؤ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پڑھتی ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منع فرماتے تھے، ابن عباسؓ نے فرمایا اور میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ ہو کر ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارتا تھا۔ کریب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور جس چیز کے لئے مجھے بھیجا تھا میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو، پھر میں ان حضرات کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جواب کی انہیں اطلاع کی، پھر انہوں نے وہی پیغام دے کر جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دیا تھا مجھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاس بھیجا، تب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ اس سے منع فرماتے تھے پھر میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا جب میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتَصْنُوا عِنْدَ ذَلِكَ *

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى النَّجَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ أُرْسِلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّمْ عَنْ نَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّ صَلَاتَيْنَهُمَا وَقَدْ نَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ ضَرْبُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسِلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلِّ أَمْ سَلِّمْ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلِّمْ بِمِثْلِ مَا أُرْسِلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمِّ سَلِّمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا جِئَ صَاحِبَاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي بِسُوءَةٍ مِنْ نَبِيِّ حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأُرْسِلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِحَبْنِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمِّ سَلِّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَمَا رَأَى
تُصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْجَرِي عَنْهُ قَالَ
فَفَعَلَتِ الْحَارِثَةُ فَاسْتَأْجَرَتْ عَنْهُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنْ
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ
الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنْ
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ *

میرے گھر تشریف لائے تو میرے پاس قبیلہ بنی حرام کی چند
عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تب میں نے ایک لڑکی کو روانہ کیا اور
اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو میں کھڑی رہنا اور آپ سے
عرض کرنا کہ ام سلمہ دریافت کرتی ہے یا رسول اللہ مجھے علم ہوا
تھا کہ آپ ان رکعتوں سے منع کرتے ہیں اور پھر آپ کو
پڑھتے دیکھتی ہوں اگر آپ تجھے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے
کھڑی رہنا، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ویسا ہی
کیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہو گئی جب آپ نماز
سے فارغ ہو گئے تو فرمایا اے بنی امیہ کی بیٹی تم نے ان رکعتوں کا
حکم پوچھا جو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں اس کا سبب یہ ہے
کہ میرے پاس کچھ لوگ بنی عبد القیس کے اپنی قوم کی طرف
سے مشرف بہ اسلام ہونے آئے تھے تو انہوں نے مجھے ظہر
کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا سو وہ دو رکعتیں یہ ہیں۔

۱۸۳۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن
جعفر، محمد بن ابی حرمہ، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں
پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے
تھے، انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے، پھر
ایک مرتبہ آپ کو کچھ کام ہوا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی۔
اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا
کرتے، اس لئے انہیں بھی ہمیشہ پڑھنے لگے۔

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَعَلِيُّ
بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ
جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ
السَّحَدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيَهُمَا
قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا
فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَيْتُهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى
صَلَاةً أَتَيْتُهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ
تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهِمَا *

(فائدہ) ظہر کے بعد کی دو سنتیں عصر سے پہلے ہی پڑھی جاتی ہیں اس لئے اس روایت میں اس طرح تعبیر کر دی۔

۱۸۳۵۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد،
ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس
عصر کے بعد کی دو رکعت تو کبھی نہیں چھوڑیں۔

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
وَح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُ *

۱۸۳۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَطُ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (تحویل) علی بن حجر، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، عبد الرحمن بن اسود، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں، نہ علانیہ اور نہ پوشیدگی کے ساتھ دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

(فائدہ) جب سے آپ بھول گئے تھے اور یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۳۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۸۳۷۔ ابن شئی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے بیان کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر ہوتی، اس دن ضرور آپ دو رکعت پڑھتے، یعنی عصر کے بعد کی۔

باب (۲۷۴) مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کا بیان (۱)۔

صَلَاةُ الْمَغْرِبِ *

۱۸۳۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يُضْرِبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ

۱۸۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن فضیل، مختار بن قلفل، عنہ سے ان نفلوں کے بارے میں پوچھا جو عصر کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نماز پر جو عصر کے بعد پڑھی جائے (افسوس کر کے) ہاتھوں کو مارتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں

(۱) نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے یا مباح، بعض حضرات علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ مسنون و مستحب ہے جبکہ اکثر فقہاء و علماء کے ہاں یہ مسنون یا مستحب نہیں ہے۔ بعض حضرات کے متدلات کا جواب اور جمہور حضرات کی متدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح البہیم ص ۷۶ ج ۲۔

پڑھتے تھے، میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے، نہ اس کا حکم کرتے اور نہ اس سے منع فرماتے۔

۱۸۳۹۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ہم لوگ جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان دیتا تو ستونوں کی آڑ میں ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ اگر نیا آدمی کوئی مسجد میں آتا تو اتنی بکثرت نماز پڑھنے کی بنا پر سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔

۱۸۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، وکیع، کہمس، عبد اللہ بن بریدہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (وہ سنتیں جو مکہ مکرمہ میں نہیں)۔

۱۸۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، جریر، عبد اللہ بن بریدہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر آپؐ نے چوتھی بار فرمایا جس کا جی چاہے۔

(فائدہ) حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ اور اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اسی طرح امام مالک اور اکثر فقہاء کرام اور امام ابو حنیفہ الصمان کے نزدیک یہ دو رکعتیں مسنون نہیں ہیں۔ (نودوی ج ۱ ص ۷۸)۔

باب (۲۷۵) نماز خوف کا بیان۔

۱۸۴۲۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا، پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے سامنے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا، اور

الشَّمْسُ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا *

۱۸۳۹۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَدَّاهُ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِي فَبَرَكَعُونَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا *

۱۸۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمُرِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آدَائِينَ صَلَاةً قَالَهَا ثَمَانًا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ * ۱۸۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ لِمَنْ شَاءَ *

(۲۷۵) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ *

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ يَأْخُذُ الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاكِفَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہر ایک جماعت نے ایک رکعت اپنی علیحدہ علیحدہ ادا کی۔

وَقَامُوا فِي مَقَامٍ أَصْحَابُهُمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً *

(فائدہ) صلوٰۃ خوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی شروع ہے کیونکہ سنن ابو داؤد میں ہے کہ عبدالرحمن بن سرہ نے کابل کی جنگ میں صلوٰۃ خوف پڑھی، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین میں، اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے اصبہان میں، اور سعد بن ابی وقاصؓ نے طبرستان میں مجوسیوں سے جنگ کے وقت پڑھی اور اس وقت ان کے ساتھ حسن بن علیؓ، حذیفہ بن یمانؓ اور عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بھی موجود تھے۔ اور فتح القدر میں ہے کہ اس طریقہ پر نماز خوف اس وقت پڑھی جائے گی جب کہ سب ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں ورنہ افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک جماعت کو ایک امام پوری نماز پڑھا دے اور دوسری جماعت کو دوسرا امام پوری نماز پڑھا دے۔ اور ترکیب مختار کتب فقہ میں دیکھ لی جائے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ یا کسی عالم سے معلوم کر لی جائے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۴۳۔ ابو رجیع زہرائی، طلحہ، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ اسی طرح جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

۱۸۴۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا فُتَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۱۸۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفین، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دنوں میں نماز خوف پڑھی بائیں طور کہ ایک جماعت آپؐ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے سامنے، پھر آپؐ نے اس جماعت کے ساتھ جو کہ آپؐ کے ساتھ تھی ایک رکعت پڑھی، پھر یہ لوگ دشمن کی طرف چلے گئے پھر دوسری جماعت آئی اور اسے آپؐ نے ایک رکعت پڑھائی پھر دونوں جماعتوں نے اسی ترتیب کے ساتھ (اپنی ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ اور ابن عمرؓ نے فرمایا جب خوف اس سے بھی زائد ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھیں۔

۱۸۴۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ يَارَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ دَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلَّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تَوَمَّيْضًا إِمَاءً *

(فائدہ) یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے اور در مختار میں ہے کہ اگر خوف زائد ہو اور سواری سے اترنے سے عاجز ہوں تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۴۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَيْنِ صَفٌّ خَفِيفٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعُدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرِهِمْ*

۱۸۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَرَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَنْهُمْ

۱۸۴۵- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف میں حاضر تھا، ہم نے دو صفیں کیں ایک صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے اور ہم سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کے لئے جھکے اور آپ بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی، اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف بھی سجدہ میں گئی اور جب وہ کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا، پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی سجدہ کر چکی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انہوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۴۶- احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبیلہ جہینہ کی ایک جماعت سے جہاد کیا، انہوں نے ہم سب سے بہت سخت قتال کیا جب ہم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مشرکین بولے کہ کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ آور

ہوتے تو انہیں کاٹ ڈالتے چنانچہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز سے مطلع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا اور مشرکین نے کہا کہ ان کی ایک اور نماز آئے گی جو انہیں اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے، جب عصر کا وقت آیا تو ہم نے دو صفیں باندھ لیں اور مشرک ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہی اور آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا اور آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا، پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور صف اول پیچھے اور صف ثانی آگے ہو گئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا اور ہم سب نے بھی آپ کے ساتھ صف اول نے سجدہ کیا اور دوسری صف کھڑی رہی، پھر جب یہ سجدہ کر چکی تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ پھر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے امراء نماز پڑھاتے ہیں۔

۱۸۴- عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ والد، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ والد، صالح بن خوات، صالح بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہاں طور کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ کے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، پھر آپ کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے اپنی ایک باقی رکعت ادا کر لی، پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہو گئے، پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک باقی رکعت

مِنَہ لَاقَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوُلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفْنَا صَفَيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ فَبِمَا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَمِعَ عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ *

۱۸۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ *

ادا کر لی، پھر آپؐ نے سلام پھیرا۔

۱۸۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یزید بن رومان، صالح بن خوات نے اُن صحابی سے روایت نقل کی ہے کہ جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی باس طور کہ ایک جماعت نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی، پھر آپؐ نے اپنی قریب والی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپؐ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے اور پھر دوسری جماعت آئی اور آپؐ نے اس کے ساتھ بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپؐ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی اس کے بعد آپؐ نے سلام پھیرا۔

۱۸۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ذات الرقاع پہنچے، سو جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے چھوڑ دیتے، پھر مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اور اس نے تلوار لے کر میان سے نکال لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپؐ مجھ سے نہیں ڈرتے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں! یہ بولا آپؐ کو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تیرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟ غرضیکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈر لیا تو اس نے تلوار میان میں کر لی، اتنے میں نماز کے لئے اذان ہوئی تو آپؐ نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ پیچھے چل گئی پھر آپؐ نے دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کی دو رکعتیں۔

۱۸۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَّاهُ الطَّائِفَةِ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ *

۱۸۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ طَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْطَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَقَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلَقُومُ رَكْعَتَانِ *

(فائدہ) غزوہ ذات الرقاع مشہور غزوہ ہے۔ ۵ ہجری میں مقام غطفان میں ہوا ہے۔ اس غزوہ میں صحابہ کرامؓ کے قدموں پر چھتھرے لپٹے ہوئے تھے اس لئے اسے ذات الرقاع بولتے ہیں اور اس وقت آپؐ متیم ہوں گے اس لئے آپؐ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر ایک جماعت نے آپؐ کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں پھر بعد میں اپنی بقیہ نماز پوری کی ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۸۵۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں اور ہر جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

۱۸۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن روح بن مہاجر، لیث (تحویل) قتیبہ، لیث، نافع، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو غسل کرے۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُوحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيُغْتَسِلْ *

۱۸۵۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن روح، لیث بن شہاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے منبر پر کھڑے ہونے کی حالت میں فرمایا جو تم میں سے

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُوحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو غسل کرے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ *

۱۸۵۳- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۸۵۴- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَبْنَاهُ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ آيَةً سَاعَةَ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شَغِغْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَقِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ *

(فائدہ) اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور ہمارے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا مسنون ہے کیونکہ ترمذی، ابو داؤد اور سنن نسائی اور مسند احمد، سنن بیہقی اور مصنف ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے اسناد کار میں سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن، وضو کیا تو غنیمت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے اور امام ترمذی نے اس روایت کی تحسین اور ابو حاتم نے صحت بیان کی ہے۔ اور امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی مسلک ہے اور اس کے لئے بکثرت احادیث میں دلائل موجود ہیں۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاموش ہونا اور پھر غسل کا دو بارہ حکم نہ فرمانا خود اس کی مسنونیت پر وال ہے۔

۱۸۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ

۱۸۵۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسا ہوا فرمان حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۴- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آئے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پکارا اور کہا یہ کون سا وقت آنے کا ہے، وہ بولے آج میں مصروف ہو گیا، گھر پہنچنے نہیں پایا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے اور کچھ نہ ہو سکا صرف وضو ہی کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صرف وضو ہی، اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور ہمارے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا مسنون ہے کیونکہ ترمذی، ابو داؤد اور سنن نسائی اور مسند احمد، سنن بیہقی اور مصنف ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے اسناد کار میں سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن، وضو کیا تو غنیمت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے اور امام ترمذی نے اس روایت کی تحسین اور ابو حاتم نے صحت بیان کی ہے۔ اور امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی مسلک ہے اور اس کے لئے بکثرت احادیث میں دلائل موجود ہیں۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاموش ہونا اور پھر غسل کا دو بارہ حکم نہ فرمانا خود اس کی مسنونیت پر وال ہے۔

۱۸۵۵- اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے، کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر نے تعریضاً فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو

اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں، تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے امیر المؤمنین جب سے میں نے اذان سنی ہے وضو کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا صرف وضو ہی کر کے آیا ہوں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اور وضو ہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو غسل کرے۔

۱۸۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ پر واجب ہے۔

(فائدہ) یعنی اس کے اخلاق کریمہ کا تقاضا یہ ہے کہ وہ غسل کر کے آئے اور بندہ مترجم کہتا ہے کہ جمعہ کے حقوق اور آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے لئے انسان غسل کرے۔ اسی چیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ غسل جمعہ ہر ایک بالغ پر واجب ہے۔

۱۸۵۷۔ ہارون بن سعید ابی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے نوبت پہ نوبت آتے تھے اور عبائیں پہنے ہوئے ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی، چنانچہ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے پاس تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر آج کے دن غسل کر لیا کرو تو بہت ہی خوب ہو۔

۱۸۵۸۔ محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام سختی تھے اور ان کے پاس نوکر وغیرہ نہیں تھے تو ان میں سے بدبو آنے لگی اس لئے انہیں حکم دے دیا گیا کہ جمعہ کے دن غسل کر لیا کریں تو

عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانٍ فَعَرَضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رَجُلٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ * ۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ *

۱۸۴۷ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغَبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَاءٍ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ يَوْمَ هَذَا *

۱۸۵۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كَفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ ثَقَلٌ فَقِيلَ

اچھا ہو۔

لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ *

۱۸۵۹- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرُو بْنِ سَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ وَسَوَاكٍ وَيَمَسُّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ بُكِّرَ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ *

۱۸۵۹- عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، بکیر بن اشج، ابو بکر بن منکدر، عمرو بن سلیم، عبد الرحمن بن ابی سعید خدری، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نوجوان کو جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور جتنی ہو سکے خوشبو لگانا ضروری ہے۔ مگر بکیر راوی نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

۱۸۶۰- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ *

۱۸۶۰- حسن طوائی، روح بن عبادہ، ابن جریج، (تحویل) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے غسل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تیل یا خوشبو لگائے اگرچہ گھر والی کی ہو تو ابن عباس نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

۱۸۶۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَحْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۶۱- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، (تحویل) ہارون بن عبد اللہ ضحاک بن مخلد، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۸۶۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ *

۱۸۶۲- محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک بار غسل کرے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۱۸۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سی مولیٰ ابی بکر، ابو صالح سامان، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل جنابت کرے اور پھر مسجد جائے تو گویا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں) ایک اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک گائے قربان کی، اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو اس نے ایک اٹھ (۱) قربان کیا اور جب امام خطبہ دینے کے لئے نکل آتا ہے تو وہ فرشتے جو حاضری لکھتے تھے خطبہ سننے کے لئے اندر چلے آتے ہیں۔

۱۸۶۳ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسَلَ الْجَنَابَةَ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَحَاةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ *

(فائدہ) ان گھڑیوں کے حساب اور شمار کے متعلق جمہور علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ ان کا شمار دن کے شروع ہونے سے ہے اور سنن نسائی و صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے، غرض دلائل قویہ سے یہی امر ثابت ہے کہ زواہر سے پہلے ہی مسجد میں جانا افضل ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اور غسل جمعہ کے بارے میں قاضی ابویوسف کا یہ مسلک ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لئے مسنون ہے۔ اور شیخ ابن عابدین فرماتے ہیں یہی چیز صحیح ہے اور یہی ظاہر روایت ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۶۴۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رحمٰن بن مہاجر، ابن رحمٰن، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تم نے یہ گناہ کا کام کیا۔

۱۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُتِلَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور تمام علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ خطبہ کے وقت خاموش رہنا واجب ہے اور کسی قسم کا کلام کرنا حرام اور ہر وہ چیز جو کہ نماز کی حالت میں حرام ہے وہ خطبہ کے وقت بھی حرام ہے خواہ کھانا پینا ہو یا کلام و تسبیح یا سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہمہ قسم کے امور صحیح اور درست نہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱) اس حدیث پاک سے کئی فوائد معلوم ہوتے ہیں (۱) جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے (۲) نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہئے (۳) فضیلت کا یہ اسی کو حاصل ہوتی ہے جو غسل بھی کرے اور جلدی بھی آئے اور اگر آداب کا خیال رکھے۔ (۴) اجر و ثواب میں اعمال کے اعتبار سے لوگوں کے مراتب مختلف ہوتے ہیں (۵) شرعاً کسی اونٹنی چیز کا صدقہ بھی حقیر نہیں سمجھا جاتا۔

نام پر صحیح قول یہ ہے کہ وہ میں درود شریف پڑھے، زبان کے ساتھ اور پھر بلند آواز سے قطعاً درست نہیں، واللہ اعلم۔

۱۸۶۵۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عمر بن عبد العزیز، عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ، ابن مسیب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۶۵- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ الْكَيْسِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِحَثْلِهِ *

۱۸۶۶۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ۔

۱۸۶۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ حُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ *

۱۸۶۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کچے چپ رہو اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ لغیت ابو ہریرہ کی لغت ہے ورنہ اصل میں لفظ لغوت ہے۔

۱۸۶۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ *

۱۸۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان بندہ بھی اس میں نماز پڑھے یا اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ دیدے، قتیبہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کو بیان فرماید۔

۱۸۶۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِلَّاهَ زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رَوَاتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَقُولُهَا *

۱۸۶۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ وہ اسے دیدے اور آپؐ اپنے ہاتھ سے اس کی کمی کا اشارہ فرماتے اور اس کی رغبت دلاتے تھے۔

۱۸۷۰۔ ابن شئی، ابن عدی، ابن عون، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک حسب سابق نقل فرماتے ہیں۔

۱۸۷۱۔ حمید بن مسعدہ ہاشمی، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۲۔ عبد اللہ بن سلام جمحی، ابو الریح بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے دیتے ہیں اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

۱۸۷۳۔ ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں ساعت خفیفہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۷۴۔ ابو الطاہر علی بن خشرم، ابن وہب، خرمہ بن بکیر (دوسری سند) ہارون بن سعید ابلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، خرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اپنے والد سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَانِمٌ يُصْنِي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ يَأَهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُرْهِدُهَا *

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِثْلِهِ * ۱۸۷۱۔ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَقْمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِثْلِهِ *

۱۸۷۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ *

۱۸۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ *

۱۸۷۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَحْرَمَةَ بِنْتِ بَكْرِ بْنِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رُزْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ

کرتے ہوں، میں نے کہا ہاں، میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ گھڑی امام کے (خطبہ کے لئے) بیٹھنے سے نماز کے اختتام تک ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ *

(فائدہ) اس ساعت اجابت کی تعیین میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، تقریباً ۴۲ قول علماء کرام نے اختیار کئے ہیں اور ہر ایک کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار مروی ہیں۔ بعض علمائے کرام مذکورہ بالا حدیث کی طرف گئے ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ جمعہ کی آخری ساعت ہے کہ عصر کے بعد سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک ہے اور در مختار اور اس کے حاشیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساعت اجابت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امام کے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے اور یہی چیز زیادہ صحیح ہے۔ اور کتاب معراج میں ہے کہ اس وقت اپنے دل میں دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے کہ زبان سے دعا مانگنا ممنوع ہے اور ہمارے بعض مشائخ نے یہ قول اختیار کیا ہے کہ وہ عصر ہی کے وقت ہے اور شیخ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ ان کا مقصود اس سے جمعہ کی آخری ساعت ہے، اور یہی نام غزالی سے منقول ہے اور علامہ زر قانی سے منقول ہے کہ ۴۲ اقوال میں سے یہ دونوں قول صحیح ہیں اور ان دونوں ہی اوقات میں دعا مانگنا چاہئے اور اسی کے قریب قریب شہ ولی اللہ محدث دہلوی سے منقول ہے اور قاضی سے یہ مراد ہے کہ دعا اور عبادت میں مصروف رہے۔ باقی بندہ مترجم کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز اور اسی طرح دوسرے قوں کے پیش نظر عصر کی نماز اس نے تمام حقوق اور آداب کے ساتھ ادا کی ہو۔ اور اس کے نزدیک صاحب در مختار کا قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف کی مذکورہ بالا حدیث میں اس کی تصریح آگئی ہے باقی احوط قول شیخ زر قانی کا ہے جس کا فائدہ کے ابتدا میں ذکر کر دیا گیا ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم واكمل۔

۱۸۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین ان دنوں کا جن میں آفتاب نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، کیونکہ اسی دن میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی روز جنت میں داخل کئے گئے اور اسی روز جنت سے نکالے بھی گئے۔

۱۸۷۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا *

(فائدہ) علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام جنت سے باہر پیدا کئے گئے اور پھر جنت میں داخل کئے گئے اور شیخ ابو بکر عربی نے احوذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ خروج آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فضیلت کا باعث ہے کیونکہ یہ سب ہے انبیائے کرام کی ولادت اور خیر کثیر کا اور سب ہے جنت میں داخلے کا، واللہ اعلم۔

۱۸۷۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کا بہترین دن جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی روز وہاں سے نکلے، اور قیامت

۱۸۷۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا

جمعہ کے علاوہ اور کسی دن قائم نہ ہوگی۔

۱۸۷۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں مگر قیامت کے روز سب سے سبقت لے جائیں گے، فرق اتنا ہے کہ ہر ایک امت کو ہمارے سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد، پھر یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہمیں اس کی ہدایت دی اور سب لوگ ہمارے بعد میں ہیں کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن اور نصاریٰ کی تیسرے دن ہوتی۔

۱۸۷۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۹۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے فرق اتنا ہے کہ ان لوگوں کو ہمارے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد سوا انہوں نے اختلاف کیا، سو اللہ نے ہمیں اس حق بات کی ہدایت دی جس میں انہوں نے اختلاف کیا سو یہ وہی دن ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ عزوجل نے ہمیں اس کی ہدایت دی، سو جمعہ کا دن ہمارا ہے اور دوسرا دن یہود کا اور تیسرا نصاریٰ کا۔

(فائدہ) آج کل سکول اور کالجوں میں جو اتوار کی چھٹی ہوتی ہے یہ نصاریٰ کا شیوہ ہے اور گمراہی کی دلیل ہے۔

۱۸۸۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی

تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ * ۱۸۷۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيِّنَةٌ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْإِنْسَانُ لَنَا فِيهِ تَبِعَ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ *

۱۸۷۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيِّنَةٌ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاحْتَخَفُوا فَهَذَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَذَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى *

۱۸۸۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے سبقت لے جانے والے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتابیں دی گئی ہیں اور ہمیں ان کے بعد، اور یہ وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا سوائے انہوں نے اس میں اختلاف کیا، اللہ نے ہمیں ان کی ہدایت دی اور یہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں، چنانچہ یہود اگلے دن اور نصاریٰ اس کے بعد والے دن ہیں۔

۱۸۸۱۔ ابو کریب، واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل، ابو ہکیم الشجعی، ابو حازم، ابو ہریرہ، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن کے بارے میں بے راہ کر دیا سو یہود کے لئے ہفتہ اور نصاریٰ کے لئے اتوار ہے سو اللہ تعالیٰ ہمیں لایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت فرمائی غرض کہ جمعہ، ہفتہ، اتوار اور اسی طرح یہ لوگ ہمارے قیامت کے دن تابع ہیں اور ہم دنیا والوں میں سب سے بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے کہ جن کا تمام حقت سے پہلے فیصلہ کر دیا جائے گا اور واصل کی روایت میں 'المقضيٰ بینہم' کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۸۸۲۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، سعد بن طارق، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت کی گئی اور ہم سے پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا۔ یقیناً روایت ابن فضیل کی حدیث کی طرح بیان کی۔

۱۸۸۳۔ ابو الطاہر، حرملہ، عمرو بن سواد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو عبد اللہ اغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ

عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُ أَنْهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتَيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاحْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ *

۱۸۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللَّهُ عَنْ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلُ الْمَقْضِيِّ بَيْنَهُمْ *

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ قَبْلَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلُ الْمَقْضِيِّ بَيْنَهُمْ *

۱۸۸۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

کادن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ پر فرشتے پہنچے آنے والے اور اس کے بعد میں آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفہ لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لئے آ موجود ہوتے ہیں اور جدی آنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ قربان کرے پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ گائے قربان کرے پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ بکرا ذبح کرنے والا اور اس کے بعد آنے والا جیسا کہ مرغی ذبح کرنے والا اور اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ اٹھ قربان کرنے والا۔

(فائدہ) قاضی فرماتے ہیں جمعہ کے اندر مرغی اور انڈے کے قبوں کرنے میں اللہ تعالیٰ کی وسعت و رحمت اور فضل و کرم کی طرف اشارہ ہے، اور پھر یہ کہ جمعہ ہر ایک پر فرض ہے خواہ فقیر ہو یا غنی، برخلاف قربانی کے کہ وہ صرف مہداروں ہی پر فرض ہے اس لئے اس میں مرغی اور انڈے کی قربانی کا کوئی سوا ہی پیدا نہیں ہوتا، وانداعلم۔

۱۸۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۸۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سمیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد کے ہر ایک دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو سب سے پہلے آنے والے کو لکھتا ہے سب سے پہلے آنے والا ایسا ہے جیسا کہ اونٹ کی قربانی کرنے والا پھر درجہ بدرجہ حتیٰ کہ اس کے مثل کہ جس نے راہ خدا میں ایک اٹھ قربان کیا پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے تو نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہیں اور ہر ایک دروازہ کے فرشتے خطبہ سننے کے لئے آ جاتے ہیں۔

۱۸۸۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، سمیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے غسل

حَبْرِي يُونُسُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ الْأَعْرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْلَ فَيَذَا جَسَسَ الْإِمَامُ صَوْرًا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمْعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ *

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۸۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْلَ مَثَلُ الْجَزُورِ ثُمَّ نَزَلَتْهُمْ حَتَّى صَغُرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَيَذَا جَسَسَ الْإِمَامُ طَوَيْتِ الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ *

۱۸۸۶۔ وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور جتنا اس کے مقدر میں تھا (خطبہ سے پہلے) نماز میں مصروف رہا پھر خاموش رہا یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے گناہ اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور تین دن اور زائد کے بخش دیئے گئے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت نماز وسیع اور کلام وغیرہ کسی قسم کی اجازت نہیں ہے، اور سنتیں بھی خطبہ سے پہلے ہی پڑھنی چاہئیں، واللہ اعلم۔

۱۸۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اور خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کو ہاتھ لگائے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۸۸۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَرِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَعَا *

(فائدہ) خطبہ سنا واجب ہے خواہ سمجھے یا نہ سمجھے، اور جن حضرات تک واز نہ پہنچے ان کو خاموش رہنا واجب ہے۔

۱۸۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، حسن بن عیاش، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر لوٹ کر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ حسن راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا اس وقت کیا وقت ہوتا تھا، فرمایا آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

۱۸۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِيَجْعَلَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تَسُبُّ قَالَ زَوَالِ الشَّمْسِ *

۱۸۸۹- قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کس وقت پڑھتے تھے، انہوں

۱۸۸۹- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ مَتَى كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَبُ إِلَى جَمَانَا فَنُرِيهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحُ *

۱۸۹۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنِبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۹۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ *

نے فرمایا جب آپ جمعہ پڑھ لیتے تب ہم جاتے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے، عبد اللہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ اپنے اونٹوں کو آرام دیتے جب آفتاب ڈھل چکتا۔

۱۸۹۰- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قیلوہ (دوپہر کو لیٹنا) اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کھاتے تھے۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

۱۸۹۱- یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، یحییٰ بن حارث محاربی، ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج زائل ہو جاتا تھا تو جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علمائے کرام اور صحابہ اور تابعین کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ صحیح نہیں، باقی البتہ تمام علماء کرام کے نزدیک زوال کے بعد فوراً جمعہ کی نماز پڑھنا مسنون ہے اور اس میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۸۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحَيْطَانِ فَيُنَا نَسْتَقِيلُ بِهِ *

۱۸۹۳- وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَابِدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۸۹۳- عبد اللہ بن عمر القواریری، ابو کامل محمد ری، خالد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، پھر بیٹھ

جاتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسا کہ آج کل تم کرتے ہو۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ *

۱۸۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، حسن بن ربیع، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دو خطبے پڑھا کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

۱۸۹۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ زُبَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَدْ نَاحِرًا حَدَّثَنَا أَبُو الْإِخْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ *

۱۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، سماک، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جس نے تم سے بیان کیا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا، خدا کی قسم! میں نے تو آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں ہیں۔

۱۸۹۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَكَاهُ نَهْ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَلَّيْهِ صَنِيتُ مَعَهُ كَثْرًا مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ *

۱۸۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، حصین بن عبد الرحمن، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے تو ایک دفعہ ایک اونٹوں کا قافلہ شام کی طرف سے (غدے لے کر) آیا اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے، صرف ہارہ آدمی رہ گئے تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی، واذا رآوا الخ کہ جب کوئی تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِذَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَاءَتْ عَيْرٌ مِنَ الشَّامِ فَأَنْفَتَلَ نَسْ بِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأُتِيَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ (وَإِذَا رَأَوْا بَحَارَةً أَوْ لَهْوًا أَنْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) *

(فائدہ) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا مسنون ہے اور اسی طرح دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا بھی مسنون ہے۔ مدد مہینی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہی مسلک ہے اور ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ امام مالک اور اہل عراق اور تمام فقہاء اہل مصر کا یہی مسلک ہے، علامہ زبیدی شارح احیاء فرماتے ہیں کہ امام کو دونوں خطبوں کے درمیان آہستہ سے دعا مانگنا مسنون ہے کہ جس میں ہاتھ وغیرہ کچھ نہیں اٹھائے جائیں گے اور قاری حنفی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ بہتر قرأت کرنا ہے کیونکہ ابن حبان سے مروی ہے کہ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطبوں کے درمیان قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور کہا گیا ہے کہ امام تہمتہ سے سورہ خدص پڑھے، واللہ اعلم (فتح المہم ج ۲ نووی ص ۱۸۳) کذا فی شرح الطیسی۔

۱۸۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا *

۱۸۹۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اور کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۹۸- وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَدِمْتُ سُبُوقَةً قَالَ فَجَرَحَ النَّاسُ بَيْنَهُ فَمَنْ يَقُ إِذَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَدَّ فِيهِمْ قَالَ فَأُزِلَ اللَّهُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) إِلَى آخِرِ آيَةٍ *

۱۸۹۸- رفاعہ بن ہشیم واسطی، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک قافلہ آیا اور لوگ اس کی طرف چلے گئے اور بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہ رہا میں بھی ان میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے سخر تک یہ آیت نازل فرمائی کہ جب کوئی تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۸۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَسَالِمٍ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمْتُ عَمِيرًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُفَضُّوا إِلَيْهَا) *

۱۸۹۹- اسماعیل بن سالم، ابو سفیان، سالم بن ابی جعفر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ میں ایک قافلہ آیا، سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سبقت کی اور آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں رہا ان بارہ (آدمیوں) میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ بھی تھے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب کوئی تجارت یا کھیل وغیرہ کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف سبق کرتے ہیں۔

۱۹۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ شَازَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعِنْدَ الرَّحْمَنِ أُنْ أُمُّ الْحَكَمِ يَخْصُبُ قَاعًا

۱۹۰۰- محمد بن ثنی، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، عمرو بن مرہ ابو عبیدہ حضرت کعب بن عجرہؓ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمن بن ام حکمؓ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھا رہا تھا انہوں نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کسی تجارت اور کھیل وغیرہ کو دیکھتے

ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑے ہوئے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْحَبِيبِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَإِذَا رَأَوْا تَحَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) *

۱۹۰۱۔ حسن بن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، حکم بن میناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر فرما رہے تھے کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ عاقلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۹۰۱۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ أَغْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمْ اِجْمَعَاتٍ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ *

۱۹۰۲۔ حسن بن ربیع، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ درمیان تھے (نہ زیادہ لمبائے مختصر)۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا *

۱۹۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں سو آپ کی نماز اور خطبہ درمیانہ ہوا تھا اور ابو بکر کی روایت میں زکریا عن سماک ہے۔

۱۹۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّلُواتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَاءُ عَنْ سِمَاكٍ *

۱۹۰۴۔ محمد بن ثنی، عبدالوہاب بن عبدالحجید، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا کہ آپ ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں کہ وہ صبح و شام میں حملہ آور ہونے والا ہے، اور فرماتے تھے کہ میں

۱۹۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبِّحَكُمْ

وَمَسَاكُمُ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ
وَيَقْرُنُ بَيْنَ أَصْبَغِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ
أَمَّا نَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ
إِهْدَى هَذِي مُحَمَّدٌ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلِي بِكُلِّ
مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيَأْخُذْ بِهِ وَمَنْ تَرَكَ
دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْخُذْ بِهِ وَعَلَيَّ *

اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور اپنی شہادت کی
انگی اور درمیانی انگلی ملا کر بتاتے اور فرماتے اما بعد کہ بہترین
بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی سیرت ہے اور سب کاموں میں برے کام خود تراشیدہ
ہیں اور ہر ایک بدعت گمراہی (۱) ہے، پھر فرماتے کہ میں ہر
مومن کو اس کی جان سے زیادہ محبوب ہوں پھر جو مومن مال
چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو قرض یا بچے
چھوڑے اس کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچہ بھی
مجھ پر ہے۔

(فائدہ) حدیث سے صراحۃً ہمہ قسم کی بدعتوں کی مذمت اور اس کی سراسر گمراہی ہونا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۵۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد (دوسری سند) ابو بکر
بن ابی شیبہ، محمد بن میمون زعفرانی، جعفرؓ سے اسی سند کے
ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور عبد العزیز کی حدیث
میں ہے کہ آپؐ اپنی دونوں انگلیاں ملا دیتے، اور ابن میمون کی
روایت میں ہے کہ آپؐ اپنی بیچ کی انگشت اور انگوٹھے کے
ساتھ کی انگشت ملائے۔

۱۹۰۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ جَمِيعًا
عَنْ جَعْفَرٍ بِهِذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ ثُمَّ يَقْرُنُ بَيْنَ أَصْبَغِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
مَيْمُونٍ ثُمَّ قَرَنَ بَيْنَ أَصْبَغِيهِ الْوُسْطَى وَالْيَنِي تَلِي
الْيَا بَهُمَا *

۱۹۰۶۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، جعفر بن
محمدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں
نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما
رہے تھے کہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ
یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرماتے، پھر بلند آواز سے
فرماتے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۹۰۶ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَالٍ حَدَّثَنِي
جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ حُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُمْعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي
عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِبْرَ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ
ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمَثَلِهِ *

(۱) بدعت لغت میں ہر نئی چیز کو کہتے ہیں۔ شرعاً وہ بدعت جس کی احداث میں شدید مذمت بیان کی گئی اور جسے گمراہی قرار دیا گیا ہے اس
سے مراد یہ ہے کہ دین میں کوئی بات ایجاد کرنا یعنی ایسی چیز جو دین کا حصہ نہیں ہے اسے دین بنا کر پیش کرنا۔ معلوم ہو گیا کہ وہ نئی ایجادات
جو دین کا حصہ سمجھ کر پیش نہیں کی جاتیں وہ بدعت کے زمرے میں داخل نہیں ہیں جیسے سواریوں میں کپڑوں میں اور کھانے پینے کی چیزوں
میں نئی ایجادات۔

۱۹۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ کے ساتھ حمد و ثنا کرتے جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرماتے من یرہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ وخیر الحدیث کتاب اللہ، پھر بقیہ حدیث ثقیفی کی روایت کی طرح بیان کی۔

۱۹۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، عبد الراسی یعنی ابوہام، داؤد، عمرو بن سعید، سعید بن جبیر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ضاد مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازد شنوءہ میں سے تھا اور جنوں و آسیب وغیرہ کو جھڑاتا تھا تو مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں، تو اس نے کہا ذرا میں انہیں دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھ سے شفا دیدے، غرضیکہ وہ آپ سے ملا اور بولا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنوں وغیرہ کو جھڑاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفا عطا کر دیتے ہیں، تو آپ کی کیا مرضی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یرہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد! ضاد بولے کہ ان کلمات کا اعادہ فرمائیے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ضاد کے سامنے ان کلمات کا اعادہ کیا، ضاد نے کہا کہ میں نے کانوں کا کلام سنا، جاوگروں کی باتیں سنیں، شاعروں کے اشعار سنے، مگر اس کلام جیسا میں نے کسی کا کلام نہیں سنا، یہ کلام تو دریائے بلاغت تک پہنچ گیا، آپ اپنا دست مبارک بڑھائیے کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں، غرضیکہ انہوں نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اور تمہاری قوم

۱۹۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ *

۱۹۰۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِذَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَامٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ وَكَانَ يَرْفِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ نَعَلَ اللَّهُ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أُرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَنِّي يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا نَعُدُّ قَالَ فَقَالَ أَعِدُّ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ لَمَعْنَ نَاعُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ

يُعْتُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ
وَعَسَى قَوْمِي قَالَ فَنَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَعَمَرُوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ
السَّرِيَّةِ لِنَجِيشٍ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِعْطَهْرَةً
فَقَالَ رُدُّوَهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ ضِمَادٌ *

۱۹۰۹ - حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبَجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ عَطَبَنَا
عَمَارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا
الْيَقْظَانَ لَقَدْ أَهْبَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ
تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ
وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مِفْتَاحُ مِنْ فَفْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ
وَأَفْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا *

۱۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ نُمَيْرٍ عَنْ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ
بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَصَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ
يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْخُطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِي اللَّهَ
وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوَى *

کی طرف سے بیعت لیتا ہوں، انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں
اپنی قوم کی طرف سے بھی کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا وہ ان کی قوم پر سے گزرا تو
اس لشکر کے سردار نے کہا تم نے اس قوم کی طرف سے تو کچھ
نہیں لوٹا، تب ایک شخص نے کہا ہاں میں نے ان سے ایک لوٹ
لیا، انہوں نے کہا جاؤ اسے واپس کر دو یہ خدا کی قوم کا ہے (وہ
خدا کی بیعت کی وجہ سے امن میں آچکے ہیں)۔

۱۹۰۹۔ شریح بن یونس، عبد الرحمن بن عبد الملک بن ابجر،
عبد الملک بن ابجر، واصل بن حبان روایت کرتے ہیں کہ
ابو وائل نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خطبہ پڑھا اور بہت مختصر اور نہایت بلیغ پڑھا، جب وہ منبر
سے اترے تو ہم نے کہا اے ابو یقظان تم نے بہت مختصر اور
نہایت بلیغ خطبہ پڑھا اگر میں ہوتا تو ذرا لمبا کرتا، عمار بولے کہ
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے آدمی کا نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھنا یہ اس کی سمجھ
داری کی دلیل ہے، سو تم نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھا کرو اور
بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔

۱۹۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان،
عبد العزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور کہا میں بطع اللہ
ورسولہ فقد رشد ومن یعصیہما فقد غوی، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہت برا خطیب (۱) ہے، اس
طرح پڑھ ومن یعصی اللہ ورسولہ۔ ابن نمیر نے اپنی
روایت میں فَقَدْ غَوَى کا لفظ کہا ہے۔

(۱) اس خطیب کو ”برا خطیب“ کیوں فرمایا اس بارے میں کئی احتمال ذکر کئے جاتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی رائے یہ
ہے کہ یہ اس لئے فرمایا کہ خطبہ کا موقع تو بات کو کھول کر تفصیل سے بیان کرنے کا ہوتا ہے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کا تذکرہ ایک ہی ضمیر میں کر دیا۔

(فائدہ)۔ میں بعضہما میں اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایک ضمیر میں ادا کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پسند نہیں فرمایا۔ یہ تو تمہ اس سے تہ تو ان اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ثابت ہوتی ہے، اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ دونوں کو جدا جدا بیان کرنا چاہئے، غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ میں بھی خدا اور اس کے رسولؐ کی برابری پسند نہیں کرتے تو جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب وغیرہ ثابت کر کے خدا کے ساتھ آپؐ کی برابری قائم کرتے ہیں، وہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۱۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق خطلی، ابن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت صفوان بن یحییٰ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سار سال تہ مآب صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے ونادوا یا مالک لیفص عیسا ربک۔

۱۹۱۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ عَصَاءَ يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمُنْبَرِ (وَنَادُوا يَا مَالِكُ) *

۱۹۱۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بدل، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورہ ق والقرآن المجید میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جمعہ کے دن سن کر یاد کی ہے کہ آپؐ اسے ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُحْتِ لِعَمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمُنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ *

۱۹۱۳۔ ابوالظاہر، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عمرہ، عمرہ بنت عبدالرحمن کی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں جو کہ عمرہ سے بڑی تھیں، اور سلیمان بن بدل کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۹۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُحْتِ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ كَثُرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بَشَّارٍ *

۱۹۱۴۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، خبیب، عبداللہ بن محمد بن معن، حضرت حارث بن نعمان کی صاحبزادی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سورہ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک ہی سے سن کر یاد کی ہے کہ آپؐ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توں بھی ایک ہی تھا۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ لِحَارِثَةَ بِنِ السُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قِ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَوْرًا وَتَوْرًا رَسُولُ

لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا *

۱۹۱۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
بِرْهَيْمٍ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَحْيَى
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّارَةَ
عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ جَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاحِدًا سِتْنَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضُ سَنَةٍ وَمَا
أُخَذْتُ قَوْلَ الْفَرَّازِ لَمْحِيدٍ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ
عَلَى نَسْرِ يَدِ حَصْبِ سَاسٍ *

۱۹۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُرَيْسٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
رُوَيْثَةَ قَالَ رَأَى بَشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ رَافِعًا
يَدَيْهِ فَقَالَ قُبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى
أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ *

(فائدہ) خطبہ کے وقت ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور یہ کسی امام کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے اور ایسے ہی عربی زبان کے علاوہ اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا صحیح و درست نہیں ہے۔

۱۹۱۷- وَحَدَّثَنَا هُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَّانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ
بَشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ
عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْثَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۹۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو لُرَيْعٍ الزَّهْرَانِيُّ وَهَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ رَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيَّنَّا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا

۱۹۱۵- عمرو ناقد، یعقوب بن سعد بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد محمد بن اسحاق، حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یحییٰ بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ، امام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہمارا دو سال یا ایک سال یا کچھ ماہ تک ایک ہی تنور تھا اور میں نے سورہ ق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ہی سے سن کر یاد کی ہے، آپ اس کو ہر ایک جمعہ میں منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تو پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۱۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادريس، حصین بن عمرہ بن رویب نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ وہ منبر پر (خطبہ میں) ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے، تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اپنی انگلی سے اس طرح کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(فائدہ) خطبہ کے وقت ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور یہ کسی امام کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے اور ایسے ہی عربی زبان کے علاوہ اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا صحیح و درست نہیں ہے۔

۱۹۱۷- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، حصین بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ اس نے جمعہ کے دن (خطبہ میں) اپنے ہاتھوں کو اٹھا رکھا ہے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

۱۹۱۸- ابو الریح زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ السَّيُّ صَيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصْنَيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ *

اس سے فرمایا اے فلاں نماز پڑھ لی، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو۔

(نقدہ) جمہور علمائے کرام کا یہ مسلک ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور کوئی شخص مسجد میں آئے تو کسی قسم کی نماز صحیح اور درست نہیں اور قاضی عیاض نے یہی مسلک امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور تمام صحابہ و تابعین کا نقل کیا ہے اور عراقی نے محمد بن سیرین، شریح قاضی اور غنی ورقطہ اور زہری سے بھی یہی چیز نقل کی ہے اور یہی قول ابن ابی شیبہ نے حضرت علیؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، ابن مسیبؓ، مجاہدؓ، عطاء بن ابی رباح اور عروہ بن زبیرؓ سے نقل کیا ہے۔ اور امام نوویؒ نے یہی مسلک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے کتب درایہ میں حضرت سائب بن یزیدؒ سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے مگر جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا تو پھر نماز کو چھوڑ دیتے تھے غرض کہ یہ چیز صحابہ کرامؓ سے اجماع کے درجہ میں منقول ہے۔ اور عدیمہ یعنی امام طحاویؒ نے بکثرت احادیث اور آثار صحابہؓ اس بارے میں نقل کئے ہیں جن کے لئے تفصیل درکار ہے، ہندہ مترجم کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس شخص کو جو نماز پڑھنے کا حکم دیا یہ خاص مصلحت پر مبنی تھا یعنی اس کی خستہ حالی پر لوگوں کو مطلع کر کے لوگوں کو اس پر خرچ کرنے کے لئے ابھارنا جیسا کہ کتب احادیث میں وہ واقعہ مذکور ہے اور آپؐ کے علاوہ اور کسی کے لئے یہ چیز صحیح اور درست نہیں۔ واللہ اعلم

١٩١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَيَعْقُوبُ الدَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكَعَتَيْنِ *

١٩٢٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ
أَصَيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي
رَوَايَةٍ قُتَيْبَةُ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ *

١٩٢١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ
حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَاءُ رَجُلٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَسْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْضِبُ
فَقَالَ لَهُ أَرَكُنْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَا فَقَالَ أَرَكُنْتَ *

۱۹۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یعقوب دروقی، ابن علیہ، ایوب، عمر، حضرت چار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجاز کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۲۰۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، سفین، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کیا نماز پڑھ لی ہے، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ دو رکعت پڑھ ہو۔

۱۹۳۱۔ محمد بن رافع، عہد بن حمید، عہد الرزاق، ابن جریج، عمر بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، تو آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو نے دو رکعت پڑھ لیں، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو دو رکعت پڑھ لو۔

۱۹۲۲۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام بھی نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت (تحیۃ المسجد کی خطبہ سے پہلے) پڑھ لے۔

۱۹۲۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیم غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے تو سلیم نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو۔

۱۹۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیم غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا اے سلیم اٹھو اور دو مختصر سی رکعتیں پڑھ لو، پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو مختصر سی رکعتیں پڑھ لے۔

۱۹۲۵۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ خطبہ پڑھ رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسافر آدمی ہے، اپنے دین کے متعلق سوال کرنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ آپؐ میری جانب متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے پاس آئے، پھر ایک کرسی

۱۹۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ *

۱۹۲۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سَلِيمٌ الْغُطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سَلِيمٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَمَ فَاَرَكَعَهُمَا *

۱۹۲۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ كِلاَهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سَلِيمٌ الْغُطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَسَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سَلِيمُ فَمَ فَاَرَكَعِ رَكَعَتَيْنِ وَتَحَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَمِيرَكَعِ رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَحَوَّزْ فِيهِمَا *

۱۹۲۵ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُتِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ حُصْنَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ

كُرْسِيٍّ حَسْبَتْ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَشَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا *

لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے، آپ اس پر بیٹھ گئے اور مجھے وہ علوم سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائے تھے، پھر آپ نے اپنا خطبہ تمام کیا۔

(فائدہ) کتاب بدائع الصنائع میں ہے کہ ہمارے علمائے کرام کے نزدیک خطیب کو خطبہ کی حالت میں کلام کرنا مکروہ ہے، اور اگر ایسا کرے تو خطبہ فاسد نہیں ہوگا، باقی یہ چیز صحیح نہیں ہے بندہ مترجم کہتا ہے کہ خطبہ عربی زبان کے علاوہ ہو نہیں سکتا اس لئے اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا قطعاً صحیح نہیں ہے اور اسی طرح دور ان خطبہ کسی اور زبان میں پند و نصیحت شروع کر دینا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ پر خلیفہ کیا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقوں پڑھی، پھر میں آپ سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں پڑھتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ جمعہ میں ان ہی دو سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْمَدِينَةِ وَحَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَتْ عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ *

۱۹۲۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل (دوسری سند) قتیبہ، عبدالعزیز در اور دی، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبید اللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا اور حسب سابق روایت نقل کی، فرق صرف اتنا ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے کہ آپ نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقوں پڑھی اور عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رَوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرَوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

۱۹۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق، جریر، ابراہیم، محمد بن منشر، بواسطہ اپنے والد، حبیب بن سالم مولیٰ نعمان بن

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى

بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی نماز میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل انتك حدیث الغاشیة پڑھا کرتے تھے، اور جب عید اور جمعہ دونوں ایک ہی دن (جمع) ہو جاتے تب بھی آپ دونوں نمازوں میں (یعنی عید اور جمعہ) میں ان ہی سورتوں کو پڑھتے۔

۱۹۲۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابراہیم بن منذر سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

۱۹۳۰۔ عمروناقد، سفیان بن عیینہ، ضمرہ بن سعید، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن کثیر نے بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ سورہ جمعہ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں اور کون سی سورت پڑھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ هل انتك حدیث الغاشیة (۱)۔

۱۹۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سیمان، سفین (تحویل) مسلم البطين، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں آثم تنزیل السجدة اور هل انتك حدیث الغاشیة انسان حین من الدھر پڑھا کرتے تھے اور یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۳۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو کریب، کعب، سفین سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالُوا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ *

۱۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّبِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۱۹۳۰۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الصَّحَّاحُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ *

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْوَلٍ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ فِي الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ *

۱۹۳۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ

(۱) ان احادیث کی بنا پر مسنون یہ ہے کہ امام نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ دوسری رکعت میں سورہ منافقین یا پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربك الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ یا پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ هل انتك حدیث الغاشیہ پڑھے۔

سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ فِي الصَّائِتَيْنِ كِتَابَهُمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ *

۱۹۳۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى *

۱۹۳۵- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ أَلَمْ تَنْزِيلُ فِي الْمَرْكَةِ أَوَّلَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا *

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا *

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصُومُوا أَرْبَعًا زَادَ عَمْرُو فِي رَوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجَلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ *

۱۹۳۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ

۱۹۳۳- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مخول سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، دونوں نمازوں کے بارے میں جیسا کہ سفیان نے بیان کیا۔

۱۹۳۴- زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ المبارک کے دن نماز فجر میں آتم سجدہ اور سورہ ہس اتنی پڑھتے تھے۔

۱۹۳۵- ابو الطاہر، ابن وہب، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ آتم سجدہ اور دوسری رکعت میں هل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۳۶- یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔

۱۹۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، عبد اللہ بن ادریس، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو چار رکعت (سنت) پڑھ لو، عمرو نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ ابن ادریس نے سہیل کا قول روایت کیا ہے کہ اگر تمہیں جلدی ہو تو پھر دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر جا کر پڑھ لو۔

۱۹۳۸- جریر بن حرب، وکیع، سفیان، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو کریم،

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی حدیث میں 'منکم' کا لفظ نہیں ہے۔

۱۹۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن روح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو پھر اپنے گھر آکر دو رکعت (اور) پڑھتے اور پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمدؒ اور ایک قول میں امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھنا مسنون ہے اور قاضی ابو یوسفؒ کے نزدیک چھ رکعت کا پڑھنا مسنون ہے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہو جائے اور کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جو جمعہ کے بعد سنتیں پڑھے تو وہ چھ رکعت پڑھے اور یہی امام طحاوی کا عقیدہ ہے، اور مجدد مترجم کے نزدیک یہی چیز اولیٰ بالعمل ہے۔ ہاتی امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چار سنت پہلے پڑھے پھر اس کے بعد دو پڑھے، اس طرح چھ پڑھے اور یہی افضل ہے، واللہ اعلم۔

۱۹۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفوس کے متعلق بیان کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے یہاں تک کہ گھرنہ لوٹ آتے، پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میں نے یہ الفاظ حدیث (امام مالک کے سامنے) پڑھے ہیں کہ پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

۱۹۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو، زہری، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مزید) دو رکعت (اور) پڑھتے۔

قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصْبًى بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ أَرْبَعًا وَلَيْسَ فِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ مِنْكُمْ *

۱۹۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ *

۱۹۴۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَصَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَطْلُبُنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَنَةُ *

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ

۱۹۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، ابن جریر، عمرو بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جبیرؒ نے انہیں سابق بن اخت نمر کے

پاس بھیجا، کچھ ایسی باتیں دریافت کرنے کے لئے جو انہوں نے معاویہ سے نماز میں دیکھی تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ پڑھا ہے پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی، پھر جب وہ اندر آ گئے تو مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آج جیسا کام پھر نہ کرنا، جب جمعہ پڑھ چکو تاوقتیکہ کوئی کلام نہ کرو یا اپنے مقام سے نہ چلے جاؤ تو کوئی دوسری نماز نہ پڑھنا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دو نمازوں کو ایسا نہ ما دیں کہ نہ درمیان میں کلام کریں اور نہ دوسری جگہ نکلیں۔

(فائدہ) تاکہ دو نمازوں کے مل جانے کا شبہ نہ ہو، اس لئے یہ حکم فرمایا تو یہ چیز استحبی ہے ضروری نہیں۔

۱۹۴۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جابر نے انہیں حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر کے پاس بھیجا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہے کہ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا رہا اور امام کا تذکرہ نہیں ہے۔

بُنْ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أَخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَنْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمْ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوَصَّلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ *

۱۹۴۳۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ أَخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب صلوٰۃ العیدین

۱۹۴۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا، سب کے سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور پھر خطبہ دیتے تھے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر اترے گویا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے

۱۹۴۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَتَبُوا بِصَلَاتِهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي

نَظَرُ إِلَيْهِ حِينَ يُحَسِّنُ الرَّجُلُ بَيْدَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ
يَسْتَفْتُهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ (يَا
أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ عَلَى
أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِإِلَهِ شَيْئًا) فَقَلَّا هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى
فَرَّغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا أَتْنَنَ عَلَى
ذَلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةً لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا
مِنْهُمْ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُدْرِي حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ
قَارَ فَتَصَدَّقَنَّ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ
فِدَى لَكَرَّ أَبِي وَأُمِّي فَحَقَلْنِ يُلْقِينَ الْفَتْخَ
وَلِخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ *

(فائدہ) صحیح قول کے مطابق جس پر جمعہ واجب ہے اس پر عید کی نماز بھی واجب ہے، خواہ فطر ہو یا اضحیٰ اور ایسے ہی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور اسی پر تمام صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ اور سلف و خلف کا تعلق ہے، ابن منذرؒ فرماتے ہیں کہ تمام فقہاء کا یہی پر اجماع ہے کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور اس کے خلاف درست نہیں، اور قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اور اسی پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

۱۹۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر خطبہ پڑھا، اور خیال ہے کہ آپؐ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا، پھر آپؐ ان کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور حضرت بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انکو ٹھکی ڈالتی تھی اور کوئی چھلا اور کوئی کچھ اور شے۔

۱۹۴۶۔ ابو الریح زہرانی، حماد (دوسری سند) یعقوب دورق، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۴۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ الفطر کے دن پہلے نماز

۱۹۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٍ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَحَقَعَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتِمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ *

۱۹۴۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَعْوَهُ *

۱۹۴۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنْ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

پڑھی اور پھر خطبہ پڑھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آپ حضرت بلالؓ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا یہ صدقہ فطر تھا، انہوں نے کہا نہیں اور صدقہ تھا جو کہ وہ دے رہی تھیں غرضیکہ ہر ایک عورت چھپے تک ڈالتی تھیں اور یکے بعد دیگرے ڈالتی جاتی تھیں، میں نے عطاء سے پوچھا اب بھی امام پر واجب ہے کہ خطبہ کے بعد عورتوں کے پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے، انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی کہ اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور معلوم نہیں کہ ائمہ اب یہ کیوں نہیں کرتے۔

۱۹۳۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے دن موجود تھا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور تکبیر کے نماز پڑھی، پھر بلالؓ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی فرمانبرداری کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں بھی نصیحت کی اور پھر فرمایا صدقہ کرو اس لئے کہ اکثر تم میں سے جہنم کا اندھن ہیں، سو ایک عورت ان کے اخیر میں کالے رخساروں والی کھڑی ہوئی اور بولی کیوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کیونکہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ اپنے زیورات کی خیرات کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے چھلے ڈالنے شروع کر دیئے۔

اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَصَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّمُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءَ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءَ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُنْفِي الْمَرْأَةُ فَتَحَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءَ أَحَقُّ عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيَذَكُرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ *

۱۹۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكَّمًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنْكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سلف اور خلف صحابہ کرام اور تابعین سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیدین کے سنے اذان اور تکبیر سنت

نہیں ہے۔

۱۹۴۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اذان نہ عید الفطر میں ہوتی تھی اور نہ عید الاضحیٰ میں، پھر میں نے ان سے کچھ دیر کے بعد اسی بات کو دریافت کیا تو انہوں (یعنی عطاء استاد ابن جریج) نے کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے خبر دی ہے کہ عید الفطر میں نہ امام کے نکلنے کے وقت اذان ہوتی تھی اور نہ بعد میں اور نہ تکبیر ہوتی اور نہ اذان، اور نہ اور کچھ، اور اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

۱۹۵۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اوّل اول لوگوں نے بیعت کی تو ان کے پاس عبد اللہ بن عباسؓ نے پیغام بھیجا کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی، سو تم آج اذان نہ دلوانا تو اس روز حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہئے اور وہ یہی کرتے تھے، چنانچہ ابن زبیرؓ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔

۱۹۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، حسن بن روح، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نمازیں پڑھی ہیں۔

۱۹۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ابواسامہ، عید اللہ، ناٹ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۱۹۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ نَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ لَأَ اَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا نِدَاءً وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً *

۱۹۵۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَذَا تَوَذَّنَ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذَّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ *

۱۹۵۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صُنِّيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ *

۱۹۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بَكْرٌ وَعُمَرُ كُنَّا نُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ *

۱۹۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَصَدِّهِمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ ذَكَرَهُ لِنَاسٍ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بغيرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا رَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَنَزَلَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانَ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مُحَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَبَدَأَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مَبْنًى مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدُهُ كَأَنَّهُ يَحْرُبُنِي نَحْوُ الْمَبْنَى وَأَنَا أَجْرُهُ نَحْوُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُتِلْتُ أَيْنَ الْإِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مَرَرٍ ثُمَّ انْصَرَفَ *

(فائدہ) ہماری اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر عید کا خطبہ پہلے پڑھ لے تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوگی، باقی نماز جمعہ میں یہ چیز درست نہیں اس لئے جمعہ کے دن خطبہ پہلے ہی پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

۱۹۵۴ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْيِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْرُجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمْرُ الْحُصْنِ أَنْ يَغْتَرِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ *

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو

۱۹۵۳ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، داؤد بن قیس، عیاض بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید قربان میں جس وقت نکلتے تو اذان نماز پڑھتے، پھر جب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے ہڑے ہوتے اور سب اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ اب اگر آپ کو کسی لشکر کے روانہ کرنے کی حاجت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اس کے علاوہ اور کسی چیز کی ضرورت پیش آتی تو انہیں اس کا حکم فرماتے اور آپ فرمایا کرتے صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو اور عورتیں اس روز بکثرت صدقہ دیتیں، پھر آپ واپس تشریف لاتے اور یہی دستور چلتا رہا حتیٰ کہ مروان بن حکم حاکم مقرر ہوا اور میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے نکلا یہاں تک کہ عید گاہ آئے اور وہاں کثیر بن صلت نے گارے اور اینٹوں سے ایک منبر بنا رکھا تھا، مروان مجھ سے اپنے ہاتھ چھڑانے لگا گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف، جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے اس سے کہا کہ نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا، تو وہ بولے ابو سعید وہ سنت جو تم جانتے تھے چھوٹ گئی، میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور تم وہ بہتر کام کرو جو میں جانتا ہوں، تین مرتبہ یہ کہا جس پر وہ لوٹا۔

(فائدہ) ہماری اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر عید کا خطبہ پہلے پڑھ لے تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوگی، باقی نماز جمعہ میں یہ چیز درست نہیں اس لئے جمعہ کے دن خطبہ پہلے ہی پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

۱۹۵۴ - ابو الربیع الزہرانی، حماد، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جوان اور پردہ نشین عورتیں عیدین میں آئیں لیکن حیض والی عورتیں مسلمانوں کے مصلیٰ (عید گاہ) سے دور رہیں۔

۱۹۵۵ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عاصم انول، حفصہ بنت سیرین،

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو عیدین میں ننگے کے متعلق حکم دیا گیا، باقی حیض والیاں لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہیں۔

حَبِئْمَةُ عَنْ غَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نَوْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِيهِ الْعَبْدَيْنِ وَالْمُحْصَّاتُ وَالْبُكَرُ قَالَتِ الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنُّ خُفَّ النَّاسِ يُكَبِّرُونَ مَعَ النَّاسِ *

(فائدہ) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی خصوصیت تھی، باقی اب جب کہ معاصی اور بے حیائی اور بے شرمی، فسق و فجور، بد معاشرے، بازاروں میں گشت لگانا، سینما اور تھیٹروں میں جانا عام ہو گیا ہے اور یومیہ اس میں ترقی ہوتی جا رہی ہے (معاذ اللہ) تو اب قطعاً اجازت نہیں ہے ورنہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ کی عورتوں کو دیکھ لیتے تو آپ ان کو مساجد میں آنے سے روک دیتے، باقی بازاروں میں گشت لگانا اور سینما و تھیٹروں اور نمائشوں میں جانے کی تو کسی بھی زمانہ میں اجازت نہیں ہے، اور اگر کسی صاحب کو مترجم کے کلام پر شبہ ہو تو علمائے ربانین سے دریافت کرے یا محققین کی کتابوں کا مطالعہ کرے تو انشاء اللہ حقیقت خود بخود واضح ہو جائے گی۔

۱۹۵۶- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْرُجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحَيْضُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمَسَاءَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِيَتَبَسَّهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا *

۱۹۵۶- عمرو ناقد، عیسیٰ بن یونس، ہشام، حفصہ بنت سبرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید فطر اور قربان میں جوان حیض والیاں اور پردہ والیوں کو لے جائیں، سو حیض والیاں نماز کی جگہ سے دور رہیں اور کار خیر اور مسلمانوں کی دعوت خیر میں حاضر رہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی (وہ کیسے آئے) آپ نے فرمایا اسے اس کی بہن اپنی چادر اڑھا دے۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ معلوم ہوا ہے پردہ آنے کا کوئی سوال ہی نہ تھا اور حدیث شریف میں جو پردے والیوں کا لفظ آ رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پردے کے قابل ہوں اور آپ یہ حکم اس لئے فرماتے تاکہ امور خیر اور نیکیوں میں اضافہ کا جذبہ پیدا ہو، اور آپ کی موجودگی میں تو کسی قسم کے فتنے کا سوال ہی نہیں تھا، لہذا اس زمانہ کو زمانہ خیر القرون پر قیاس کرنا سراسر حماقت اور جہالت پر مبنی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۷- عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مدنی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید قربان میں تشریف لائے اور صرف دو رکعتیں پڑھیں، نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں، پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا تو کوئی عورت

۱۹۵۷- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْأَضْحَى أَوْ فِطْرِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ تَوَلَّى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہار، جو گلے میں تھے۔

۱۹۵۸۔ عمرو ناقد، ابن ادریس (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، محمد بن بشر، غندر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اضحیٰ اور فطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ آپ ان میں ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة پڑھتے تھے۔

۱۹۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو عمر عقدی، فلیح، ضمرہ بن سعید، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید (الفطر) میں کیا پڑھتے تھے تو میں نے جواب دیا کہ اقتربت الساعة وانشق القمر اور سورۃ ق والقرآن المجید۔

۱۹۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کی دو پچیاں جنگ بھاٹ کا وہ واقعہ جو انصار نے نظم کیا تھا پڑھ رہی تھیں اور وہ (عیاذ باللہ) گانے والیاں نہیں تھیں، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ شیطان کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں، اور یہ عید کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکرؓ

فَجَعَلْتَ لِمَرْأَةٍ تُلْقِي حُرُصَهَا وَتُلْقِي سِبْخَانَهَا *
(فائدہ) یعنی عید گاہ میں عید کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۹۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِذَا هُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ الشَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ *

۱۹۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَحْمَرْنَا أَبُو غَامِرٍ الْعُقَيْدِيُّ حَدَّثَنَا فُصَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ الشَّيْثِيَّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ قِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ *

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَنِّي أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَغْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلْتُ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغْنِيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبْزَمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا

وہذا عیدنا * ایک قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(فائدہ) یعنی انہیں خوشی کرنے دو، خوشی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، آلات موسیقی کے ساتھ گانا، گراموفون اور ریکارڈ بجان اور ڈومبو کا گانا وغیرہ، یہ تمام امور حرام ہیں، آئندہ احادیث کے ابواب میں اس کی خود تفصیل آجائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان امور کی حرمت بیان کی ہے۔ اور درمختار میں ہے کہ اس قسم کے تمام لہو و لعب حرام ہیں ”الملاہی کلہا حرام“ والہذا علم۔

۱۹۶۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا السَّنَدِ وَفِيهِ جَارِيَتَانِ تَتَعَبَانِ بِدُفٍّ *

۱۹۶۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ وہ دونوں لڑکیاں دف سے کھیلتی تھیں۔

۱۹۶۳- ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس دو لڑکیاں تھیں، منی کے دنوں میں جو اشعار پڑھ رہی تھیں اور دف پیٹ رہی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کو چادر سے پیٹے ہوئے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابو بکر! ان بیچوں کو چھوڑ دے اس لئے کہ یہ عید کے دن ہیں (۱۱، ۱۲/ ذی الحجہ) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا

کھیل دیکھ رہی تھی جو کھیل رہے تھے، اور میں لڑکی تھی اب تم خیال کرو کہ جو لڑکی کمسن ہو اور کھیل کی راغب ہو، وہ کتنی دیر تک دیکھے گی۔

فائدہ) آپ نے اس نئے چہرہ مبارک پر کپڑا ڈال رکھا تھا کہ بچیاں آپ سے نہ شرمائیں اور یہ حبشی لوگ فوجی کرتب دکھا رہے تھے کہ جن کے دیکھ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اگر مردوں پر نظر نہ پڑے جیسا کہ آئندہ حدیث میں تصریح ہے۔

۱۹۶۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
زُبَيْرٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ
حُجْرَتِي وَالْحَمْسَةُ يَتَعْبُونَ بِحِجَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ

۱۹۶۳- ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میرے حجرے کے
دروازے پر کھڑے ہو کر مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے
اور حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے

ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھوں اور آپ میری وجہ سے کھڑے رہے حتیٰ کہ میں ہی لوٹ گئی تو خیال کرو، جو لڑکی کمسن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک کھیل دیکھے گی۔

(فائدہ) آپ برابر کھڑے رہتے اور آتے نہ تھے، سبحان اللہ یہ آپ کا کمال خلق تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۱۹۶۵۔ ہارون بن سعید ابلی، یونس بن عبد الاعلیٰ، عمرو، محمد بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں تھیں جو بعثت کی لڑائی کے اشعار پڑھ رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے پھیر لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مجھے جھڑکا کہ شیطان کا کھیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور فرمایا چلو رہے دو، جب وہ غافل ہوئے تو میں نے ان دونوں کی چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان (حبشی) ڈھالوں اور نیزوں سے کھیل رہے تھے سو مجھے (یاد نہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپؐ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتی ہو، میں نے کہا ہاں! سو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپؐ کے رخسار پر تھا، اور آپؐ فرماتے تھے اولادِ ارفدہ تم اپنے کھیل میں مصروف رہو حتیٰ کہ جب میں تھک گئی تو آپؐ نے فرمایا بس میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا تو جاؤ۔

۱۹۶۶۔ زبیر بن حرب، جریر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حبشی لوگ آکر مسجد میں کھیلنے لگے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا تو میں نے آپؐ کے شانہ مبارک پر سر رکھ دیا اور ان کے کھیل کو دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے سیر ہو گئی۔

۱۹۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ (دوسری سند)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرَفُ فَأَقْدِرُوا قَدَرَ الْحَارِيَةِ الْحَدِيثَةَ السَّنَّ حَرِيصَةً عَلَى الْبُهِرِ *

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي حَارِيتَانِ تَغْنِيَانِ بَغْنَاءَ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالْدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا قَالَ تَشْتَهِيَن تَنْظُرِينَ فَقَسْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَاهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مَبَسْتُ قَالَ حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبِي *

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزِفُّونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَحَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرَفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ *

۱۹۶۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی دونوں سندوں میں مسجد کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۶۸۔ ابراہیم بن دینار، عقبہ بن مکرم عمی، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (ان ہی) کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میرا بھی دروازے پر کھڑی ہوئی، کہ آپ کی گردن اور کانوں کے درمیان سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، عطاء (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ وہ فارسی یا حبشی تھے اور ابن عتیق (عمیر) بیان کرتے ہیں کہ وہ حبشی ہی تھے۔

۱۹۶۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن میتب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور کنکریوں کی طرف جھکے تاکہ انہیں ماریں تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے عمر! ان کو چھوڑ دو (یعنی کھیلنے دو)۔

يَحْيَى بْنُ رَكْبَاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا
أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ
هَشَامِ بْنِ هَاشِمٍ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْمَسْجِدِ *
۱۹۶۸۔ وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ
مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي
عَاصِمٍ وَالْفَضْلُ لِعُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ
أَبْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ بْنُ
عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلْعَبَّائِينَ وَدِدْتُ
أَنْي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ
وَهُمْ يَمْشُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فَرَسْتُ أَوْ
حَبَشْتُ قُلْتُ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشْتُ *

۱۹۶۹۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قُلْتُ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ
يَمْشُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحِجَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى
الْحَبَشَاءِ يَخْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ صَلَوةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۹۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عہد بن تمیم، حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی کی دعا مانگی اور اپنی چادر کو جس وقت کہ قبہ کی طرف رخ کیا پڑا۔

۱۹۷۰۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَتَادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ
الْمَازِنِيَّ يَقُولًا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمِعَ إِلَى الْمُصَنَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِذَاءَهُ حِينَ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ *

(فائدہ) استقاء کے معنی بارش کے لئے دعا کرنے کے ہیں اور اس کا ثبوت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ہے، اور ہدایہ میں ہے کہ اس میں کوئی جماعت مسنون نہیں ہے، باقی اگر سب تنہا تنہا نماز پڑھ لیں تو جائز ہے اور آپؐ نے بھی بسا اوقات نماز پڑھی اور بسا اوقات نہیں پڑھی، جیسا کہ روایات ہذا اس پر شاہد ہیں اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف استغفار ہی کیا کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے فقلت استغفروا ربکم اللہ اور ایسے ہی آپؐ نے نیک فال لینے کے لئے اپنی چادر الٹی لیکن بخاری شریف کی روایت میں اس کا ثبوت نہیں ہے اور امام بخاری نے اس کے عدم ثبوت کے متعلق باب بھی بند نہ کیا ہے، باقی امام محمد رحمۃ اللہ کے نزدیک چادر کا پلٹنا مسنون ہے اور امام قدوری رحمۃ اللہ نے امام محمدؒ کے قول کو پسند کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن ابی بکر، عہد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف لٹکے اور پانی کی دعا کی، پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا، اور دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۹۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن دلال، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو، عباد بن تمیم، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف بارش طلب کرنے کے لئے لٹکے اور جب آپؐ نے دعا کرنا چاہی تو قبلہ کا استقبال کیا اور اپنی چادر کو پلٹا۔

۱۹۷۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَنَّى فَاسْتَسْقَى
وَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَبَلَ رِذَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

۱۹۷۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ
ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ ثُمَّ
صَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

۱۹۷۳۔ ابو طاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت عہد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لئے لٹکے اور لوگوں کی طرف اپنی پشت کر لی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور قبلہ کا استقبال کیا اور چادر الٹی، اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۱۹۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، ابی بکر، ابی بکر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا کرنے میں ہاتھ اٹھاتے اٹھاتے تھے کہ آپ کے بغل کی سفیدی نظر آ جاتی۔

(فائدہ) یہ صرف نماز استقواء کی خصوصیت ہے، باقی اور ادعیہ میں اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند نہیں اٹھانا چاہئے کیونکہ تقریباً تین احادیث صحیحہ سے ادعیہ میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔

۱۹۷۵۔ عبد بن حمید، حسن بن موسیٰ، حماد بن سمہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا کی اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۱۹۷۶۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقواء کے علاوہ اور دعاؤں میں سے کسی بھی دعا میں اپنے ہاتھوں کو (اتنا) نہیں اٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جائے، اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں راوی کو ایک بغل اور دو بغلوں میں شبہ ہے۔

۱۹۷۷۔ ابن ثنی، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۹۷۸۔ یحییٰ بن مالک، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک ابن ابی نمر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازہ سے جو کہ دار القضاء کی جانب ہے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کے مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر بارش نازل فرمائے، چنانچہ رسول

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

۱۹۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ *

۱۹۷۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ أَوْ يَبَاضُ إِبْطَيْهِ *

۱۹۷۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۹۷۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ لِمَسْجِدٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ نَابِ كَانَ نَحْوُ دَارِ قَصَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ حُضْبٌ فَاسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ

وَانْقَطَعَتِ السَّبِيلُ فَادْعُ اللَّهَ يُغْنِنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغْنِنَا
اللَّهُمَّ أَغْنِنَا اللَّهُمَّ أَغْنِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى
فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَرَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ
سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا ذَارٍ قَالَ فَطَلَعْتُ مِنْ وَرَائِهِ
سَحَابَةٌ مِثْلُ الثُّرَيَّا فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ
انْتَشَرْتُ ثُمَّ أَفْطَرْتُ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا
الشَّمْسَ سَبْتُ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ
فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السَّبِيلُ
فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَامِ وَالظَّرَابِ وَيُطْلُونَ
الْأَوْدِيَةَ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي
فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْهَبُ *

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف دعائی کافی ہے اور بارش کی موقوفی کے لئے نماز شروع نہیں ہے۔

۱۹۷۹- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ
قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ
وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ
اللَّهُمَّ حَوِّنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا
مانگنی شروع کی، اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب کر الہی ہمیں
بارش سے سیراب فرما الہی ہم کو بارش سے سیراب فرما، انسؓ
کہتے ہیں کہ بخدا ہم نہ آسمان میں گھٹا دیکھتے تھے اور نہ ہی بدلی کا
کوئی ٹکڑا، اور ہم میں اور سلع پہاڑی کے درمیان نہ کوئی گھر تھا
اور نہ حملہ، غرض سلع کے پیچھے سے ڈھال کے بقدر ایک بدلی
اٹھی، جب آسمان کے درمیان آئی تو پھیل گئی اور بارش ہونے
لگی، بخدا پھر ہم نے ایک ہفتہ تک آفتاب نہیں دیکھا، پھر وہی
شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے آیا اور حضور خطبہ پڑھ
رہے تھے تو آپؐ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ!
مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا
فرمائیے کہ وہ اب بارش روک دے، چنانچہ آپؐ نے اپنے
ہاتھوں کو اٹھایا اور عرض کیا الہی ہمارے گرد برسانہ ہم پر، الہی
ٹیلوں پر، بلند یوں پر اور نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر
برسا، بارش فوراً بند ہو گئی اور ہم نے دھوپ میں چنا شروع کر
دیا۔ شریک راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا
کہ یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

۱۹۷۹- دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، وَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَوْزَاعِيٌّ، إِسْحَاقُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَضْرَتُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بَيَانُ كَرْتِے هِے كِه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كِه زَمَانِہٖ مِیں
اِكِ قَطْ پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر
خطبہ پڑھ رہے تھے تو ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول
اللہ مال ہلاک ہو گئے اور بال بچے بھوکے مر گئے پھر بقیہ حدیث
حسب سابق بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا
الہی ہمارے چاروں طرف برسانہ ہم پر غرضیکہ آپؐ جہد
ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اسی طرف سے بدلی کھل جاتی تھی

حتیٰ کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ محسن کی طرح درمیت سے کھل گیا اور قناہ کا نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ہارش کی خبر دی۔

۱۹۸۰۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، محمد بن ابوبکر مقدمی، معمر، عبید اللہ ثابت بناتی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھا رہے تھے تو لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہایا نبی اللہ! میں نے نہیں برستا، درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے، اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں ہے کہ مدینہ پر سے کھل گیا اور چاروں طرف برستا رہا اور مدینہ منورہ میں ایک بوند بھی نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ وہ گول دائرہ (پتی جو کسی چیز کے چاروں طرف باندھو کی طرح کھلا ہوا تھا۔

۱۹۸۱۔ ابوبکر ربیع، ابواسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدلیوں کو جمع کر دیا اور میں نے دیکھا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جاتا ہوا ڈرتا تھا۔

۱۹۸۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، حفص بن عبید اللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنا اضافہ ہے کہ میں نے بادل کو اس طرح پھٹتے ہوئے دیکھا جیسا کہ ایک چادر کو لپیٹ دیا جائے۔

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سیمان، ثابت بناتی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پرینہ برس اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو آپ نے اپنا

ناحیۃ إلیا تفرّحت حتّٰی رَأِیتُ الْمَدِینَةَ فِی مِثْلِ الْجَوْنَةِ وَسَالَ وَادِی قَدَاةَ شَهْرًا وَلَمْ یَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِیَةِ إلیا أَحْبَرَ بِحَوْدِ *

۱۹۸۰۔ وَحَدَّثَنِی عَبْدُ الْأَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا عُیْبُدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَیْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِیَّ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِیْثُ وَفِیْهِ مِنْ رِوَایَةِ عَبْدِ الْأَعْلٰی فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِینَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالِیْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِینَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِینَةِ وَإِنَّهَا لَفِی مِثْلِ الْإِكْلِیلِ *

۱۹۸۱ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُعْمِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بَنَحْوِهِ وَزَادَ قَالَ لَفَ اللَّهُ بَیْنَ السَّحَابِ وَمَكْنَنًا حَتّٰی رَأِیتُ الرَّجُلَ الشَّدِیدَ تَهْمُهُ نَفْسُهُ أَنْ یَأْتِیَ أَهْلُهُ *

۱۹۸۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِیدٍ الْأَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی أُسَامَةُ أَنَّ حَفْصَ ابْنَ عُیْبُدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِیْثُ وَزَادَ فَرَأِیتُ السَّحَابَ یَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِینَ تُطْلَوُی *

۱۹۸۳ وَحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی أَحْبَرَ نَا حَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِیِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَصَانَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کپڑا کھول دیا یہاں تک کہ آپ کے سر پر بارش پہنچی، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا یہ اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

وَسَمِ مَطَرٌ قَالَ فَخَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى *

(فائدہ) معصوم ہو کہ بارش کسی مون سون وغیرہ کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ یہ صرف حکم الہی ہے (اِذَا ارَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ نَهْ كُنْ فَكُنْ)۔ ۱۹۸۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ جب آمدھی اور بادل کا دن ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اس کے خوف کے اثرات پہچانے جاتے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر، سو اگر بارش ہو جاتی تو آپ خوش ہو جاتے اور پریشانی جاتی رہتی، عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ شاید کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور بارش دیکھتے تو فرماتے یہ رحمت ہے۔

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَصْرَتْ سُرٌّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرُ رَحْمَةً *

۱۹۸۵۔ ابو طاہر، ابن وہب، ابن جریج، عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب زور سے ہوا چلتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الہی میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں جو اس میں ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور وہ بہتری جو اس میں بھیجی گئی ہے، اور اس کی برائی سے اور اس برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگتا ہوں، اور فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر اندر آگے پیچھے ہوتے رہتے اور جب بارش ہونے لگتی تو یہ چیز جاتی رہتی، میں نے یہ چیز پہچان لی اور آپ سے پوچھ فرمایا عائشہ (میں ڈرتا ہوں) کہیں ایسا نہ ہو جیسا کہ عادی قوم نے کہا تھا یہ بدلی ہے جو ہمارے نالوں کے سامنے سے آئی ہے، اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے (لیکن اس میں عذاب الیم تھا)۔

۱۹۸۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَحَيَّيْتُ السَّمَاءَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ (فَلَمَّا رَوَاهُ غَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا غَارِضٌ مُضْطَرَبٌ) *

۱۹۸۶۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث (دوسری سند) ابوطاہر عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابونصر، سلیمان بن یسار، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبۃہ مبارک میں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آجائے، آپ مسکرایا کرتے تھے اور جب بادل یا آندھی کو دیکھتے تو آپ کے چہرے پر خوف کے اثرات نمایاں ہونے لگتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ بادل دیکھ کر اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور جب آپ بادل کو دیکھتے ہیں تو مجھے آپ کے چہرے پر خوف کا اثر معلوم ہوتا ہے، آپ نے فرمایا اے عائشہ! مجھے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم ہوائی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب اس نے عذاب کو دیکھا تو بولی یہ ہم پر برسنے والا بادل ہے۔

۱۹۸۶ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَنْ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَ حَدَّثَنِي أَبُو لَاصِهٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِمَّا كَانَ يَبْسِمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرَفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا (هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا) *

۱۹۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شبہ، حکم، مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے صبا (مشرق کی ہوا) سے مدد دی گئی اور قوم عاد، دبور (مغرب کی ہوا) سے ہلاک کی گئی۔

۱۹۸۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَصِيرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلَيْكَتُ عَادَ بِالذَّبُورِ *

۱۹۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ (دوسری سند) عبد اللہ بن عمرو بن محمد بن ابان الجعفی، عبدہ بن سلیمان، اعمش، مسعود بن مالک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۹۸۸ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَاعِمِ بْنِ مُسْعُودٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الخسوف

۱۹۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جَدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنْهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَلَذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْمُونَ مَا أَعْمَمَ لَسَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَغْتُ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ

۱۹۸۹- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، بہت دیر تک قیام کیا، پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا، اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا اور خوب لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا اور خوب لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اس کے بعد کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم تھا اس کے بعد رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا مگر یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا، اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی کی موت اور زندگی سے یہ گہن میں نہیں آتے، جب تم ان دونوں کو گہن ہوتے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی غیرت والا نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت خدا کی قسم! اگر تم وہ جان لیتے جو کہ میں جانتا ہوں تو تم روتے بہت اور ہنستے کم، آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے احکام الہی کی تبلیغ کر دی ہے، اور مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

آیات اللہ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر مرضی الہی کوئی چاند میں بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، حضرت ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ بھی اضافہ ہے کہ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا کہ خداوند میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے۔

۱۹۹۱۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابو الطاہر، محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے، کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبی قرأت کی، پھر تکبیر کہی اور بہت لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سمح اللہ لمن حمد، ربنا لک الحمد کہا اور پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قرأت کی مگر پہلی قرأت سے کم، پھر تکبیر کہی اور پہلے رکوع سے کم لمبا رکوع کیا، اس کے بعد سمح اللہ لمن حمد، ربنا لک الحمد کہا اور پھر سجدہ کیا اور ابو الطاہر نے اپنی روایت میں سجدہ کا تذکرہ نہیں کیا اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا یہاں تک کہ چار رکعتیں پوری کیں اور ان میں چار سجدے کئے اور آپؐ کے فارغ ہونے سے پہلے پہلے سورج روشن ہو گیا، پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثنا کی جو اس کی شان کے مطابق ہے اور پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیں ہیں کسی کی موت اور زندگی سے ان میں گہن نہیں ہوتا لہذا جب تم انہیں گہن ہوتا دیکھو تو نماز کی طرف سبقت کرو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک

۱۹۹۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَنَيْتُ *

۱۹۹۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَثَرَ وَصَفُ النَّاسِ وَرَأَوْهُ فَأَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرُكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَأَقْرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنِي مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرُكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذْنِي مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَأَنْحَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصُرِفَ ثُمَّ قَامَ فَحَطَبَ النَّاسَ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ

کہ نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر انہیں روشن کر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اس جگہ پر وہ تمام چیزیں دیکھ لیں کہ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جنت کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لے رہا ہوں جبکہ تم نے مجھے گئے ہوتے ہوئے دیکھا اور مرادی راوی نے اقدام کا لفظ کہا ہے معنی ایک ہی ہیں، اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو پاش پاش کر رہا ہے جبکہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اور میں نے دوزخ میں عمرو بن لُحی کو دیکھا اسی نے سب سے پہلے ساند چھوڑے، اور ابو الطاہر راوی کی حدیث وہیں پوری ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا نماز کی طرف سبقت کرو اس کے بعد کچھ بیان نہیں کیا۔

۱۹۹۲۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابو عمرو، ابن شہاب زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک منادی اعلان کے لئے بھیج دیا کہ نماز تیار ہے، آپ آگے بڑھے تکبیر کہی اور نماز پڑھائی کہ دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

۱۹۹۳۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن عمر، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی اور دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے، زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے کثیر بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُمُ آيَاتِ اللَّهِ لِيَخْشِفَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا حَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْرَعُوا لِبَصَائَةِ وَقَدْ أَتَيْتُمْ فَصَوُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي رَيْدًا أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي حَعَيْتُ قُدُمُ وَقَالَ الْمُرَادِي أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لَحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَبَبَ لِسَوَّابٍ وَأَتَيْتُ حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَفَرَعُوا لِبَصَائَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۹۹۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ بْنُ مُسَيْمٍ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ عَمَرُو وَعِيزَةُ سَمِعَتُْ ابْنَ شَهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ حَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّاهُ فَكَثَّرَ وَصَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

۱۹۹۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا لَوْيْدُ بْنُ مُسَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَعِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شَهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَهَرَ فِي صَلَاةٍ لِحُسُوفٍ بِقَرَأَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَيِّ صَالِي اللَّهِ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

۱۹۹۴۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زبیدی، زہری، کثیر بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج گرہن ہونے کی نماز اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسا کہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

۱۹۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے انہوں نے حدیث بیان کی جنہیں میں سچ جانتا ہوں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا اور آپؐ نے نماز میں بہت ہی لمبا قیام کیا، بایں طور کہ آپؐ قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے، پھر قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے اور پھر قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے غرضیکہ دو رکعت پڑھتے کہ ہر ایک رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعت میں چار سجدے غرضیکہ جب آپؐ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمد کہتے، پھر نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں کہ اللہ ان سے ڈرتا ہے تو جب گہن دیکھو تو ان دونوں کے روشن ہونے تک اللہ کا ذکر کرو۔

۱۹۹۶۔ ابو عسان، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، یواسطہ اپنے والد، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کئے اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۹۹۷۔ وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَبِيعُ بْنُ لُحَيْمٍ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ شَمْسُ بَيْتِ لَمَّا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ *

۱۹۹۸۔ وَحَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَصَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقَ حَسْبَهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ شَمْسًا كَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَحَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَحَسَّبَ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَادْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجَلِيَ *

۱۹۹۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ لُمَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَصَاءَ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ

۱۹۹۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَذَّبَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذِّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ: عُمَرُ فَقَالَتْ: عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ قَالَتْ: عَائِشَةُ فَحَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ: عَائِشَةُ فَحَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِي الْحَجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَأَاهُ قَالَتْ: عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَحَسَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفْتِنَةِ الدَّجَالِ قَالَتْ: عُمَرُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنَ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور بولی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا، عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر سوار ہوئے اور سورج گرہن ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ نمازوں میں امامت کرتے تھے اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا اس کے بعد سر اٹھایا اور پھر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا اور پھر سر اٹھایا اور سورج روشن ہو چکا تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ تم دجال کے فتنہ کی طرح قبروں کے بارے میں فتنوں میں مبتلا ہو گئے (بعوذ بک من عذاب القبر وفتنه القبر) عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرما رہی تھیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذاب نار اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہیں۔

۱۹۹۸۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۹۹۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

۱۹۹۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورق، اسماعیل بن علیہ، ہشام
دستوائی، ابوالزیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سخت
گرمی کے دن میں سورج گرہن ہوا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی اور بہت ہی لمبا قیام کیا
یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے اور پھر بہت لمبا رکوع کیا پھر سر
اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا قیام کیا اور پھر سر اٹھایا، پھر دو
سجدے کئے اور پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا غرض چار
رکوع ہوئے اور چار سجدے، پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں
کہ جن میں تم جاؤ گے وہ میرے سامنے آئیں اور جنت تو ایسی
آئی کہ اگر ایک خوشہ میں اس میں سے لینا چاہتا تو لے بیٹھتا یہ
فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا تو میرا ہاتھ
نہیں پہنچا، اور میرے سامنے دوزخ لائی گئی اور میں نے ایک بنی
اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بیٹی کی وجہ سے اسے عذاب
ہو رہا ہے کہ اس نے ایک بلی کو پکڑ رکھا تھا کہ اسے نہ تو کھانے
کو دیتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی ہی تھی کہ زمین کے کیڑے
مکوڑے ہی کھا لیتی، اور میں نے دوزخ میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک
کو دیکھا کہ وہ آنتیں دوزخ میں رہا ہے (استغفر اللہ) اور
عرب کے لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن نہیں ہوتے
مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے پر تو آپؐ نے فرمایا یہ تو اللہ
تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہذا جب گرہن ہوں
تو روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

۲۰۰۰۔ ابو عثمان سمعی، عبد الملک بن صباح، ہشام سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے
ایک بڑی آواز والی لمبی کالی حمیری عورت کو دیکھا اور یہ نہیں کہا
وہ بنی اسرائیل سے تھی۔

۲۰۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (تحویل) محمد بن
عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر

۱۹۹۹۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ
الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ
شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا
يَجْرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ
رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ
أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ
عَرَضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ فَعَرَضْتُ عَلَيَّ
الْحِصَّةَ حَتَّى لَوْ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ
قَالَ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصَرْتُ يَدَيَّ عَنْهُ
وَعَرَضْتُ عَلَيَّ النَّارَ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتَهَا فَلَمْ
تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ
وَرَأَيْتُ أَبَا ثَمَامَةَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْرُ قُصْبَةً
فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا
آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا
فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ *

۲۰۰۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حَمِيرِيَّةً
سَوْدَاءَ طَوِيلَةً وَلَمْ يَقُلْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ *

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهُ نَبِيٌّ مُبَرِّقٌ وَقَارِبًا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُبْدِي عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِر قَالَ
 انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا
 انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ
 سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ
 رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
 فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا
 مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً
 دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ
 رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ
 فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَكَرَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ
 رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكَعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلَ
 مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ
 تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا
 وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ
 وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ
 فَأَنْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتْ الشَّمْسُ
 فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ
 مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنْهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
 مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا
 رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا
 مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي
 هَذِهِ لَقَدْ حَيَّءَ بِاللَّارِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي
 تَأَخَّرْتُ مُحَافَةً أَنْ يُصَيِّبَنِي مِنْ لَفْجِهَا وَحَتَّى
 رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَحْجُرُ قُصْبَهُ فِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے زمانہ میں جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا سورج گرہن ہوا تو لوگ
 کہنے لگے کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن
 ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ کے
 ساتھ چھ رکوع اور چھ سجدے کئے بایں طور کہ اول تکبیر کہی اور
 پھر قرأت کی اور بہت لمبی قرأت کی اور پھر قیام کے بقدر رکوع
 کیا اور پھر پہلی قرأت سے کم قرأت کی اور پھر قیام کے بقدر
 رکوع کیا اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا اور اس کے بعد دوسری
 قرأت سے کم قرأت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور اس کے
 بعد رکوع سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ میں گئے اور دو سجدے کئے
 اور پھر کھڑے ہوئے اور اس رکعت میں بھی تین رکوع کئے اور
 اس میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی مگر اس میں ہر ایک پہلار رکوع
 پچھلے رکوع سے لمبا تھا اور اس کار رکوع سجدہ کے برابر تھا اس کے
 بعد پیچھے بٹے اور تمام صفیں پیچھے ہوئیں یہاں تک کہ ہم
 عورتوں کے قریب پہنچ گئے اور پھر آپ آگے بڑھے اور تمام
 آدمی آپ کے ساتھ آگے ہوئے، پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے
 ہو گئے غرضیکہ نماز سے جس وقت فارغ ہوئے تو سورج روشن
 ہو چکا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ
 تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ انسانوں میں سے
 کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتا لہذا جب تم اس قسم کی
 کوئی چیز دیکھو تو اس کے روشن ہونے تک نماز پڑھو اور کوئی چیز
 بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مگر میں نے
 اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے دوزخ کو بھی میرے سامنے لایا
 گیا اور یہ اس وقت جب کہ تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے
 ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ مجھ تک نہ آجائے وہ اتنی
 قریب ہوئی کہ میں نے اس میں میڑھے منہ کی لکڑی والے کو
 دیکھا کہ وہ اپنی لکڑی کو آگ میں رہا تھا اور وہ دنیا میں

الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاحَ بِمُحْجِنِهِ فَإِنْ فَطِنَ لَهُ
قَالَ بِمَا تَعْلَقُ بِمُحْجِنِي وَإِنْ غَمِلَ عَنْهُ ذَهَبَ
بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي
رَبَّصَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْنَهَا وَلَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلْ مِنْ
خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ
بِالْحَنَّةِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقْدُمْتُ حَتَّى
قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ
أَنْ أَتَدَاوَى مِنْ لَمَرِّهَا لِنَظَرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ لِي
أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تَوَعَّدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ
فِي صَنَائِي هَذِهِ *

اس میزھی لکڑی سے جاجیوں کی چوری کرتا تھا اگر اس کا تک
کچھ گیا تو کہہ دیا یہ میری لکڑی میں ایک لگی اور اگر خبر نہ ہوتی تو
لے جاتا، اور اس میں میں نے بی والی کو بھی دیکھا کہ جس نے
بلی باندھ رکھی تھی جسے نہ کھلاتی اور نہ چھوڑتی کہ حشرات
الارض میں سے کچھ کھائے حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی اور
میرے سامنے جنت بھی مائی گئی اور یہ اس وقت ہوا جبکہ تم نے
مجھے آگے بڑھتے دیکھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا اور میں
نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میرا خیال تھا کہ اس کے پھلوں میں سے
کچھ لے لوں تاکہ تم اسے دیکھ لو پھر میرا خیال ہوا کہ ایسا نہ
کروں اور جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ان میں سے ہر ایک کو
میں نے اپنی نماز میں دیکھ لیا۔

۲۰۰۲۔ محمد بن عبد ہدانی، ابن نمیر، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء
بیون کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس گئی تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے
کہ وہ اس وقت نماز پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے اپنے سر سے
آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی
ہے، انہوں نے (اشارہ سے) ہاں کہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اتنا سہا قیام کیا کہ مجھے غشی آنے لگی اور میں نے
ایک مشک سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالا
شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ
ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے
بعد! کوئی چیز ایسی نہیں رہی کہ جسے میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا
مگر میں نے اسے اپنے اس مقام پر دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت بھی اور
دوزخ بھی اور مجھ پر وحی نازل کی گئی کہ تم اپنے قبروں میں مسج
دجال کے فتنہ کی طرح یا اس کے برابر آزمائے جاؤ گے، معلوم
نہیں کہ کون سا جسد کہا، اسماء بیان کرتی ہیں تم میں سے ہر ایک

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَاءِ الْهَمْدَانِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاصِمَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ تَحَلَّيْتُ الشَّمْسُ عَنِي عَهْدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَعْتُ
عَنِّي عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَنِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ
يُصَوِّونَ فَانْتَدَرْتُ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ
آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَاطَّأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ جَدًّا حَتَّى تَحَابَّنِي الْغُشْيُ
فَأَخَذْتُ قَرِيبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي فَجَعَلْتُ
أَصْبُ عَنِّي رَأْسِي أَوْ عَلَيَّ وَجْهِي مِنَ الْمَاءِ
قَالَتْ فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ تَحَلَّيْتُ الشَّمْسُ فَخَصَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ
تَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى
الْحَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوجِيءَ إِلَيْكُمْ تُفْتَنُونَ
فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا حکم ہے، سو اگر وہ مومن یا مومن ہو گا، معصوم نہیں کہ کون سا لفظ کہا تو وہ کہہ دے گا کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ لے کر آئے تو ہم نے آپ کی نبوت پر لبیک کی اور آپ کی اطاعت کی تین مرتبہ کہے گا، تو اس سے کہا جائے گا کہ سو جا ہمیں معصوم تھا کہ تو مومن ہے لہذا صاحب ہونے کی حاست میں سو جا اور منافق یا مرتب کہے گا مجھے کچھ معصوم نہیں میں تو لوگوں سے سنتا تھا کہ وہ کچھ کہتے تھے، سو میں نے بھی کہہ دیا۔

(فائدہ) حدیث سے معصوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا کیونکہ آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں مجھے پہلے سے معصوم نہیں تھیں وہ بتلا دی گئیں، سو یہ اطلاع غیب ہے اور نبی کو یہی چیز حاصل ہوتی ہے، علم غیب اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۲۰۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی تو لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے، اور باقی حدیث ابن نمیر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۲۰۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ بیان کرتے ہیں کہ یہ نہ کہو کہ سورج کو کسوف (گرہن) ہوا ہے بلکہ یوں کہو کہ سورج کو خسوف ہوا۔

(فائدہ) کسوف اور خسوف دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور چاند اور سورج کے لئے ان الفاظ کا استعمال صحیح اور درست ہے۔

۲۰۰۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریج، منصور بن عبد الرحمن، صفیہ بنت شیبہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھبرائے یعنی جس روز سورج گرہن ہوا اور آپ نے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کو لکڑی لگی اور نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ اگر کوئی شخص آتا تو وہ بھی نہ سمجھ سکتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے

لَا أَذْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُؤْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَا عَمُوتَ بِهِذَا الرَّجُلُ قَالَتِ الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنُ لَا أَذْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْتَنِبُوا وَأَطِيعُوا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَيَقُولُ لَهُ نَهْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَتَمُ صَابِحًا وَأَمَّا مُنَافِقٌ أَوْ الْمُؤْمِنُ لَا أَذْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَذْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ *

۲۰۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَصِيْمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا *

۲۰۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ *

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي نَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ نَعْبِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دَرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ رَدِيهِ فَقَامَ قِيَامًا صَوِيًّا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى

لَمْ يَسْتَعْرِزْ سَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعٌ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ *
جیسا کہ بہت دیر قیام کرنے کی وجہ سے آپؐ سے رکوع کرنے مروی ہوئے ہیں۔

(فائدہ) سنن ابی داؤد شریف، نسائی شریف اور شمائل ترمذی شریف میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت صریحہ مذکور ہے اور اس میں سورج گرہن پر جو آپؐ نے نماز پڑھی ہے اس میں تعدد رکوع اور سجود کا تذکرہ نہیں ہے اس لئے اسی روایت پر عمل کیا جائے گا اور جیسا کہ اس نماز میں ایک رکوع کی رکعت اور دو سجدوں کے ساتھ پڑھی جاتی تھی اسی طرح یہ بھی پڑھی جائے گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز سورج گرہن ہوا گرمی کی شدت اور پریشانی تھی اور پھر آپؐ نے قیام بہت طویل فرمایا تھا اور آپؐ کو نماز میں احوال عجیبہ و رنج اور دوزخ تک دکھائی گئی تو کبھی آپؐ تکبیر کہتے اور کبھی تسبیح، توان امور کی بناء پر روایت میں یہ اختلاف ہو گیا ہے چنانچہ اس کے برخلاف مسند احمد اور حاکم میں صریح روایات موجود ہیں، اور حدیث بالا خود اس چیز کو بیان کر رہی ہے۔ اور در مختار میں ہے کہ اس نماز میں رکوع، سجدہ، قیام ادعیہ اور اذکار ان تمام امور کو طویل کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور تم از کم دور رکعت پڑھی جائے گی اور چار سے زائد بھی پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور جب تک سورج روشن نہ ہو جائے نماز میں مصروف رہے۔ اور در مختار میں قبستانی کا قول منقول ہے کہ اس نماز میں خطبہ وغیرہ نہیں پڑھا جائے گا، تنہا محیط کافی در بدایہ وغیرہ میں سی کی تصریح کی گئی ہے، اور شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ روایت میں جو خطبہ مذکور ہوا ہے وہ شبہ کے زمانہ کے لئے آپؐ نے دینا تھا بقصد شریعت اور عبادت نہیں تھا، باقی چاند کے گرہن ہونے پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مسنون نہیں ہے، سب صحیحہ صحیحہ و نماز پڑھیں اور یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

۲۰۰۶۔ سعید بن یحییٰ اسوی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں ایک عورت کو دیکھتی تھی جو مجھ سے زیادہ بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

۲۰۰۶۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ وَقَالَ فِيمَا صَوَيْنَا يَقُومُ ثُمَّ يَرُكْعُ وَزَادَ فَجَعَلَتْ تُصْرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسْنَى مِنِّي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي *

۲۰۰۷۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، منصور، صفیہ بنت شیبہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپؐ گھبرائے اور غلطی سے کسی عورت کی چادرے ن، اس کے بعد آپؐ کو آپؐ کی چادر لا دی گئی اور میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کہ نماز میں کھڑے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور آپؐ نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ میں اپنے کو دیکھتی تھی کہ طبیعت چاہتی تھی کہ بیٹھ جاؤں مومنین نے ایک ضعیف عورت کو دیکھا اور اپنے دل میں کہا یہ تو مجھ سے بہت زیادہ کمزور ہے پھر

۲۰۰۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتْ لَشَّمْسُ عَنِّي عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَأَحْطَطُ بِدِرْعٍ حَتَّى أَذْرَكَ بِرَدَائِهِ بَعْدَ ذَيْبٍ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُ رِيْدُ أَنْ أُحْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفَتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي فَأَقُومُ

فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خَيْلٌ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرَكُعَ *

۲۰۰۸- وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَبْسُورَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَصَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدَرْنَا نَحْوَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا صَوِيًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا صَوِيًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ الرُّكُوعُ الْأَوَّلُ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاولْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعَفْتِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاولْتُ مِنْهَا عُقُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَظْهَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النَّسَاءَ قَالُوا بَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيْكُفَرْنَ بِاللَّهِ

میں کھڑی رہی اور آپؐ نے رکوع کیا اور بہت لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا حتیٰ کہ اگر کوئی اور شخص آتا تو جتنا کہ آپؐ نے ابھی رکوع نہیں کیا۔

۲۰۰۸- سوید بن سعید، حفص بن مہسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گرہن ہوا اور صحابہ کرام آپؐ کے ساتھ تھے، آپؐ نے بہت لمبا قیام بقدر سورہ بقرہ کے کیا پھر بہت لمبا رکوع کیا اور پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا اور پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع (۱) سے کم تھا اور پھر سجدہ کیا اور پھر بہت لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اس کے بعد اتنا لمبا رکوع کیا جو پہلے پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا، تو فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتی ہے، لہذا جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنے اس مقام میں کسی چیز کو لیا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ رک گئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اس میں سے ایک خوشہ لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو دنیا کی بقا تک تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا مگر آج کی طرح اسے اور کبھی نہیں دیکھا، اور دوزخ میں زیادہ رہنے والیاں میں نے عورتیں ہی دیکھیں، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں، آپؐ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے، عرض کیا کیا اللہ کی ناشکری کرتی ہیں، فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسن

(۱) عہد حنفیہ کے ہاں صلوٰۃ کوف میں بھی باقی نمازوں کی طرح ایک رکعت میں ایک ہی رکوع شروع ہے اور ان حضرات کا استدلال

احادیث کثیرہ و آثار صحابہ سے ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۶۳۹ ج ۲۔

نہیں۔ نئی اگر زندگی بھر کوئی ان سے احسان کرے پھر اس کی طرف سے کوئی خلاف مرضی بات دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۰۰۹۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا ہے۔

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۰۱۱۔ محمد بن ثنی، ابو بکر بن خالد، یحییٰ قطان، سفیان، حبیب، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کسوف کی نماز پڑھی، قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا، اور پھر دوسری بھی اسی طریقہ سے ادا فرمائی۔

۲۰۱۲۔ محمد بن رافع، ابو النضر، ابو معاویہ، شیبان نخوی، یحییٰ، ابو سلمہ، عبداللہ عمرو بن العاص (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو اعلان کر دیا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

قَالَ بِكُفْرِ الْعَتِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَيَّ إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْتَ خَيْرًا قَطُّ *

۲۰۰۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْتُكَ تَكْفُكْتُ *

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ صَاوُسَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَحَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ *

۲۰۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو نَكْرٍ عَنْ خُثَيْدٍ كِذَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ صَاوُسَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْآخَرَى مِثْلَهَا *

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّخَوِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع اور سجدے نہیں دیکھے۔

يُودِي بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتَ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتَ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ *

۲۰۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل، قیس بن ابی حازم، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ جن سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے منکف نہیں ہوتے، لہذا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تم سے دور کر دے۔

۲۰۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنْهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصُورُوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشِفَ مَا بَكُمْ *

۲۰۱۴۔ عبید اللہ بن معاذ غنیری، یحییٰ بن حبیب، معتز، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند انسانوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے منکف نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں ہند جب تم انہیں گرہن ہو تا دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۲۰۱۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَسْ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا *

۲۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو اسامہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، وکیع (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان اور مروان، اسماعیل سے اسی اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ جس روز آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال ہی کی بنا پر ہوا ہے۔

۲۰۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ *

۲۰۱۶۔ ابو عامر اشعری، عبد اللہ بن براد، محمد بن علاء، ابو اسامہ، بریدہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن

۲۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

قَالَ حَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي رَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَرَعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ سَاعَةً حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ آيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَأَنْ تَكُونُوا لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَنَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ وَفِي رَوِيَةِ ابْنِ الْعَصَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ *

۲۰۱۷ حَسْبِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْحَزْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعْدٍ حَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَسِمْتُ أُرْمِي بِأَسْهَمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَسَدَّتْهُنَّ وَقِفْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيُهْتَلُ حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ *

ہوا تو آپ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے حتیٰ کہ مسجد میں آئے اور اتنے لمبے قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھتے رہے کہ میں نے کبھی بھی آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی نماز میں ایسا کرتے ہوں، پھر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں وہ بھیجتا ہے کسی کی موت و حیات کی وجہ سے یہ منکشف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور استغفار کی طرف سہقت کرو اور ابن علاء کی روایت میں ”حسفت“ کے بجائے ”کسفت“ کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

۳۰۱۷ عبید اللہ بن عمر قواریری، بشر بن مفضل، جریری، ابوالعلاء حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ اتنے میں سورج گرہن ہو گیا تو میں نے تیروں کو پھینک دیا اور خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ آج آپ سورج گرہن ہونے پر کیا کرتے ہیں، تو میں آپ تک پہنچا تو آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا، تکبیر و تحمید اور تہلیل میں مصروف ہیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا اور آپ نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

(فائدہ) اور یہی چیز مسنون بھی ہے کہ اور نمازوں کی طرح کم از کم دو رکعت پڑھی جائیں گی لیکن یہ نماز دوسری نمازوں سے لمبی پڑھی جائے گی۔

۳۰۱۸ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، جریری، حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا تو میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہہ کہ خدا کی قسم!

۲۰۱۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ الْحَزْرِيِّ عَنْ أَبِي حَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أُرْتَمِي بِأَسْهَمِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہوں کہ آپ سورج گرہن ہونے پر کیا کرتے ہیں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل اور دعا میں مصروف ہیں، یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا اس کے بعد آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت تمام کیں۔

۲۰۱۹۔ محمد بن ثنی، سالم بن نوح، جریری، حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی۔

۲۰۲۰۔ ہارون بن سعید ایبی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد بن ابوبکر اصدیق، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتے بلکہ یہ تو اللہ رب العزت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہذا جب تم ان میں گہن ہو تا دیکھو تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

۲۰۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، مصعب بن مقدم، زائدہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس روز حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے یہ منکسف نہیں ہوتیں لہذا جب تم ان کو منکسف ہو تا ہو دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو

كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَيَّ مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ شَمْسٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُحَمِّدُ وَيُتَهَلَّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ *

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْنَمِهِمْ لِي عَمَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ خَوْفَ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۲۰۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ أَيْبِيُّ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبِي بَكْرَ الصَّدِيقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصُورُوا *

۲۰۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِيَاقَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ عِيَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا

يُنْكِسِفَانِ يَمُوتِ أَحَدٌ وَلَا لِخِيَابِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا
فَادْعُوا اللَّهَ وَاصْنُوا حَتَّى تَنْكَسِفَ *

اور نماز پڑھو حتی کہ یہ روشن ہو جائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

۲۰۲۲۔ ابو کامل جدری، فضیل بن حسین، عثمان بن ابی شیبہ، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کو کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ کی تلقین کرو۔

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ ابْنِ حُسَيْنٍ وَ عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بَشَرَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا بَشَرَ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عَمَارَةَ ابْنُ غَزِيَّةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَانَا كُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

(فائدہ) تاکہ اس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو جائے اس لئے کہ جس کا آخری کلام یہ ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین پابجا امت مستحب ہے، ایسے ہی مریض کو حکم کرنا اور بار بار اس کو پڑھنے پر مجبور کرنا مکروہ ہے۔

۲۰۲۳۔ قتیبہ بن سعید، عبد اعزیز در اور دی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن محمد، سیمان بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۳ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مُخَيَّدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْأَسْنَادِ *

۲۰۲۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ (دوسری سند) عمرو ناقد، ابو خالد احمر، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو (۱)۔

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَانَا كُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۲۰۲۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، سعد بن سعید، عمر بن کثیر بن الحارث، ابن سفینہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۵ - وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ

(۱) مردوں سے مراد وہ جن پر موت کی علامات ظاہر ہو جائیں یعنی موت کے قریب ہوں تو انہیں لا الہ الا اللہ کے ساتھ تلقین کرنا مستحب ہے یعنی ان کے پاس اس کلمہ کو قدرے بند آواز سے پڑھا جائے تاکہ وہ بھی پڑھ میں انہیں پڑھنے کا کہنا جائے جب ایک مرتبہ پڑھ میں تو دوبارہ تلقین نہ کی جائے ہاں اس دوران اگر کلمہ پڑھ کر کوئی اور بہت کر لی تو پھر دوبارہ تلقین کی جائے تاکہ آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کرے جسے کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ کہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کا امر ہوا (سو ہوا) ان اللہ وانا الیہ راجعون، الہی مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس سے بہتر چیز مجھے عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اسے عنایت کر دیتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہو گا، اس لئے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی تو پھر میں نے یہی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں عنایت کر دیا، فرماتی ہیں کہ میری جانب سے آپ نے حاطب بن ابی جحہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے آپ کی جانب سے پیغام دیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ایک بیٹی ہے اور میں غیرت والی ہوں، آپ نے فرمایا ان کی بیٹی کیلئے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ انہیں اس سے بے فکری عطا کرے اور اللہ سے دعا کروں گا کہ غیرت بھی دور ہو جائے۔

۲۰۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، سعد بن سعید، عمر بن کثیر بن افرح، ابن سفینہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی مصیبت میں کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واحفف لی حیرا منها، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اس چیز کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس سے بہتر چیز اسے عطا کرتا ہے، چنانچہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دعا پڑھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر دولت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا۔

يُوسُفُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَحْفِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَمَتَى أَبُو سَلَمَةَ قُتِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُتِلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْصُمُنِي لَهُ فَقُتِلْتُ إِنَّ لِي بَنَاتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَدْ أَمَّا ابْنَتَاهَا فَنَدَعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ *

۲۰۲۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَلْفَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَحْفِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَزَّهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِي وَأَحْفَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَمَتَى تُوْفِي ثَو سَلَمَةَ قُتِلَ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، عمرو بن کثیر، ابن ابی سلمہ، مولیٰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ جب حضرت ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا، تو میں نے اسی دعا کو پڑھا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی۔

۲۰۲۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحَ نِسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَمْتَلِئُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوَفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُتِلَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُتِلْتُ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس آؤ تو خیر کا کلمہ کہو، اس لئے کہ فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں، چنانچہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا (۱) تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال کر گئے، آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی مہ عقی حسنة، چنانچہ میں نے اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ان سے بہتر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دیا۔

۲۰۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ أَنْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مِنْ خَيْرٍ لِي مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۹۔ زہیر بن حرب، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، خالد خذاء، ابو قلابہ، قبیصہ بن ذویب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لئے آئے تو ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، نہیں بند کر دیا پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہ بھی اس

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ

(۱) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقین اولین میں سے ہیں یعنی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شروع شروع میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ابو سلمہ نے دس افراد کے بعد اسلام قبول کیا۔ غزوہ احد میں ایک زخم لگ گیا تھا اسی زخم کے باعث ان کا انتقال ہوا۔

کے پیچھے جاتی ہے، ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا، آپؐ نے فرمایا اپنے لئے بھدائی اور خیر کی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا الہی ابو سہمہؓ کی مغفرت فرما اور ہدایت والوں میں ان کے درجہ کو بلند کر اور ان کے باقی رہنے والوں میں تو خفیہ ہو جا اور ہم کو اور انہیں بخش دے اے رب العالمین ان کی قبر کشادہ کر اور اس کو روشن کر۔

۲۰۳۰۔ محمد بن موسی القطن الواسطی، ثنی بن معاذ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن الحسن، خالد حذاء سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے فرق اتنا ہے کہ آپؐ نے دعا کی کہ الہی تو ان کے ہاں بچوں میں خفیہ ہو جا اور فرمایا الہی ان کی قبر کو کشادہ فرما، باقی افسح کاللفظ نہیں کہا، خالد نے یہ بھی بیان کیا کہ ساتویں چیز کے لئے بھی آپؐ نے دعا کی جو میں بھول گیا۔

۲۰۳۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء بن یعقوب، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو دیکھو جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا یہ اس بناء پر کہ اس کی نگاہ جان کے ساتھ چلی جاتی ہے۔

۲۰۳۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دراوردی، علاء سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، ابن ابو نجیح، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا یہ مسافر (مہاجر) مسافرت کی زمین میں مر گیا، میں اس کے لئے ایہ روؤں گی کہ اس کا لوگوں میں خوب چرچا ہو جائے غرضیکہ میں نے رونے

شَقَّ نَصْرَهُ فَأَعْمَصَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُصَّ تَبِعَهُ النَّصْرُ فَضَحَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَ تَدْعُوا عَنِّي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بَحِيرٌ فَإِنَّ الْمَنَابِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَنِّي مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَاسَيِّ سَمَةِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَفْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ * ۲۰۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذٍ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِيبِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَقْرَأْ أَفْسَحْ لَهُ وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَذَاءُ وَدَعَا أُخْرَى سَابِعَةً نَسِيْتُهَا *

۲۰۳۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ *

۲۰۳۲ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۲۰۳۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَمَةَ قُبْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَهُ نِكَاءٌ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ

فَدُ تَهَيَّأْتُ لِلْبِكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ
الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ
تُدْحِيِيَ الشَّيْطَانَ بَيْنَنَا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ
فَكَفَفْتُ عَنِ الْبِكَاءِ فَلَمْ أَهْلِكْ *

کی تیاری کی کہ ایک عورت مدینہ کے بالائی حصہ سے اور سگنی
جو میرا ساتھ دینا چاہتی تھی، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اس کے سامنے سے آگئے اور فرمایا کیا تو شیطان کو اس گھر
میں کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرا مرحہ نکالا (۱) ہے بلانا
چاہتی ہے، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ سن
کر میں رونے سے باز رہی اور پھر نہیں روئی۔

(فائدہ) نوحہ کرنا اور اسی طرح عورتوں کا مل کر رونا شیطان کو دعوت دینا ہے اور یہ چیز صحیح اور درست نہیں۔

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ
أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا
أَوْ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ
إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ إِلَيْهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمَرَّهَا فَلْتَصْبِرْ
وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ
أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ وَانْصَقَتْ مَعَهُمْ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ
تَفْعَقُ كَأَنَّهَا فِي شَيْءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ
سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ
مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ *

۲۰۳۴ - ابو کامل محمد ری، حماد بن زید، عاصم احول، ابو عثمان
نہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سہ کی ایک
صاحبزادی نے آپ کو بلا بھیجا اور خبر دی کہ ایک لڑکا مرنے
کے قریب ہے، آپ نے قاصد سے فرمایا تو چلا جا اور جا کر کہہ
دے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے
دے دیا، اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے، ان کو
حکم دو کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، وہ
قاصد پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ سہ
ضرور آئیں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی چلے اور میں
بھی ان کے ساتھ چلا چنانچہ بچہ کو آپ کے سامنے لایا گیا تو اس
کا سانس اکھڑ چکا تھا جیسا کہ پرانے مکے میں پانی ڈالتے ہیں (اور
وہ آواز کرتا ہے) یہ منظر دیکھ کر سہ کی آنکھوں سے آنسو
جاری ہو گئے، سعد بولے یا رسول اللہ یہ کیا، فرمایا یہ رحمت ہے
جو اللہ اپنے بندوں کے دل میں پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں میں سے انہیں پرہم کرتا ہے جو رحم دل ہیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ صرف آنکھوں سے رونا اور بے اختیار آنسوؤں کا جاری ہو جانا صبر کے خلاف نہیں لیکن چیخ چلانا، بین کرنا، کپڑے
پھڑنا، بال نوچنا، چھاتی کو کھنکھانا، رانیں پیٹنا وغیرہ یہ ایمان کا طریقہ نہیں ہے۔

(۱) شیطان کو دوسرا تہ نکالا اول ایمان کے وقت دوسرے ہجرت کے وقت۔ یا اول جب جہشہ کی طرف ہجرت کی تھی دوسرے جب مدینہ کی
طرف ہجرت کی۔

۲۰۳۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن فضیل (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی حدیث کی روایت کامل اور مفصل ہے۔

۲۰۳۶۔ یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی، عمرو بن سواد العمری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن حارث انصاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ان کی بیمار پرستی کے لئے تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو انہیں بے ہوش پایا، آپ نے فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا، حاضرین نے کہا نہیں، آپ رونے لگے، صحابہ نے جب آپ کو روتے دیکھا تو انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا، آپ نے فرمایا سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا اور آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی کی بناء پر عذاب کرتا ہے اور یا اس پر ہی رحم کرتا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو غم غیب نہیں ہوتا اس لئے آپ نے ان کے انتقال کے متعلق ان کے گھروالوں سے پوچھا۔

۲۰۳۷۔ محمد بن ثنیٰ، العنزی، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن غزیہ، سعید بن الحارث بن معقل، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انصار کے بھائی! میرا بھائی سعد بن عبادہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، اچھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس سے

۲۰۳۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا لِسَانِهِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ *
۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَصَدِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَمَرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ شَتَكَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكَوَى نَهَ فَنَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ نَبِيٍّ وَقَاصُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ وَحْدَهُ فِي عَشِيَةِ فَقَالَ قَدْ فَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَى لِقَوْمٍ يُكَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَوْ فَقَالَ لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ لِي مَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحَزَنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهِدَا وَأَشَارَ إِلَى بَسِيئِهِ وَيَرْحَمُ *

(۲۰۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ خُرَيْقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعْتَمِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا جُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَمِعْنَا عَلَيْهِ نَهْمًا أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسْحَا الْأَنْصَارُ كُفْ حَتَّى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ ضَالِحٌ فَقَالَ

کچھ زیادہ تھے، نہ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے نہ ٹوپیاں اور نہ کرتے اور ہم اس کنکریلی زمین میں چلے جاتے تھے اور وہ جو حضرت سعدؓ کے پاس تھے ہٹ گئے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے وہ صحابہ جو آپؐ کے ساتھ تھے ان کے قریب آگئے۔

۲۰۳۸۔ محمد بن بشار عبدی، محمد بن جعفر، شعبہ، ثابت بن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو کہ صدمہ کے ابتدائی وقت (۱) میں اختیار کیا جائے۔

۲۰۳۹۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، شعبہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے ایک بچے پر رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر، وہ بولی آپؐ کو میری مصیبت کا علم نہیں ہے، جب آپؐ چل دیے تو اس سے کہا گیا آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے تو یہ بات اسے موت کی طرح لگا گئی، وہ آپؐ کے دروازے پر حاضر ہوئی اور وہاں چوکیداروں کو نہیں پایا اور عرض کیا رسول اللہ میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا، آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کی ابتداء میں ہو۔

۲۰۴۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند) عقبہ بن مکرم عمی، عبد الملک بن عمرو (تیسری سند) احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ، عثمان بن عمر کی روایت کی طرح منقول ہے باقی عبد الصمد کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ فِقَامٌ وَقُمًا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضَعَةِ عَشْرٍ مَا عَيْنًا نِغَالًا وَلَا حِفَافًا وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمْصُ نَمِشِي فِي تِلْكَ السَّبَاحِ حَتَّى جَنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ الَّذِينَ مَعَهُ *

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى * ۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَنَى امْرَأَةً تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُدَلِّي بِمُصِيبَتِي فَمَا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِثْلَ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَنِمَّ تَحْدُ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ *

۲۰۴۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ

(۱) جب مصیبت پہنچتی ہے تو اول اول صبر کرنا نفس پر شاق گزرتا ہے اس لئے اس لمحے صبر کرنے پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ بعد میں تو آہستہ آہستہ خود بخود غم کا اثر کم ہوتا جاتا ہے اور انسان صبر کر رہی لیتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ صبر تو ابتدائی صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔

ابْنُ عُمَرَ يَقْصِدُهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ *
۲۰۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُيَمَّرٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو
نُكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ
بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلاً يَا بَنِيَّةُ أَلَمْ تَعْنِي أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ
يُعَذَّبُ بِكُأَاهِلِهِ عَلَيْهِ *

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ
قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ *
۲۰۴۳- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُفِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ
عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَاهِلِهِ *

۲۰۴۴- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ السَّيِّدَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صَهِيْبٌ يَقُولُ وَآ
نَحَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صَهِيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَاهِلِهِ *

۲۰۴۵- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَيْدِ

۲۰۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن بشر،
عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت دیکھ
کر حضرت حفصہؓ رونے لگیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹی
خاموش ہو جاؤ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے والے پر اس کے گھر والوں
کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۰۴۲- محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن
مسیب، ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میت کو قبر
میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۲۰۴۳- علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، الأعمش، ابوصالح، ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ فروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے تو ان
پر لوگ چیخ کر رونے لگے، جب انہیں ہوش آیا تو فرمایا تمہیں
معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مرنے والے کو زندہ کے رونے کی بنا پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۰۴۴- علی بن حجر، علی بن مسہر، شیبانی، حضرت ابو بردہؓ اپنے
والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
زخمی ہو گئے تو حضرت صہیبؓ رو کر کہنے لگے ہائے میرے بھائی
تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ اے صہیبؓ تو نہیں جانتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے
سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۲۰۴۵- علی بن حجر، شعبہ بن صفوان، ابو یحییٰ، عبد الملک بن
عمیر، ابو بردہ بن موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِأَبِي عَمِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَنْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَنْكِي أَعَلَيْكَ تَبْكِي قَالَ إِي وَلَهُ لَعِينُكَ أَنْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَيَّمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُنْكِي عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ غَائِبَةً تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أَوْلَئِكَ الْيَهُودُ *

۲۰۴۶- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طَعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمْعَوُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَمْعَوُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ *

۲۰۴۷- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُبَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ حَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے پھر حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کس پر روتے ہو کیا مجھ ہی پر روتے ہو! وہ بولے ہاں خدا کی قسم اے امیر المؤمنین آپ ہی پر روتا ہوں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر رویا جاتا ہے اسے عذاب (۱) دیا جاتا ہے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ موسیٰ بن طلحہؓ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود ہیں جن کے متعلق آپؐ نے ایسا فرمایا تھا۔

۲۰۴۶- عمرو ناقد، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی کر دیئے گئے تو حضرت حفصہؓ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے حفصہؓ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ جس پر آواز کے ساتھ رویا جائے اسے عذاب ہوتا ہے اور حضرت صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو انہیں بھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اے صہیبؓ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس پر چیخ کر رویا جائے اسے عذاب ہوتا ہے۔

۲۰۴۷- داؤد بن رشید، اسماعیل بن علیہ، ایوب، عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازہ کے منتظر تھے اور ابن عمرؓ کے پاس عمرو بن

(۱) میت کے گھروالوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں رونے سے مراد نوحہ کرنا ہے یعنی یہ بات کہ روتے تو گھروالے ہیں تو عذاب میت کو کیوں دیا جاتا ہے۔ محدثین کرام نے اس جملے کی مراد بیان کرتے ہوئے کئی احتمال ذکر فرمائے ہیں (۱) ایب مرنے والا، مراد ہے جس نے اپنے گھر میں یہ نوحہ کرنے کا طریقہ جاری کیا تھا (۲) وہ میت مراد ہے جس نے اس کام کی وصیت کی ہو (۳) ایسا شخص مراد ہے جسے معلوم تھا کہ میرے مرنے پر میرے گھروالے نوحہ کریں گے تو باوجود روکنے پر قادر ہونے کے اس نے اپنے گھروالوں کو نہ روکا۔ اور بھی کئی قوال موجود ہیں۔

عُثْمَانُ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأَرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عَمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ نِيَّهِمَا فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عَمَرَ كَأَنَّهُ يَعْزُضُ عَلَى عَمْرُو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُيِّكَ أَهْلِهِ قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي إِذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمْكَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ مَرُّهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلُهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرُّهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلِثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَأَخَاهُ وَصَاحِبَاهُ فَقَالَ عَمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِعُضِّ بَيْكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عَمَرُ فَقَالَ بَعْضُ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عَمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُيِّكَ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِكُيِّكَ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ (أَصْحَكَ وَأَبْكِي) (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

عثمانؓ بھی تھے اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، (انہیں ایک شخص لے کر آیا کیونکہ وہ نابینا تھے) میرا خیال ہے کہ انہیں ابن عمرؓ کی جگہ بتلائی گئی چنانچہ وہ آئے اور میرے پہلو ہی میں بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان تھا کہ اتنے میں گھر سے رونے کی آواز آئی تو ابن عمرؓ سے کہا گویا کہ عمرؓ کی طرف اشارہ کیا کہ انہیں کھڑا ہو کر منع کر دیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ میت کو انہیں کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے عام فرمایا، اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے جب مقام بیداء میں پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہے تو مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا جاؤ معلوم کرو کہ کون شخص ہے، میں گیا تو دیکھ کہ وہ صہیبؓ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا جاؤ انہیں حکم دواور کہو کہ ہم سے ملیں میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے، پھر جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو کچھ دیر نہ لگی کہ امیر المؤمنین زخمی کر دیئے گئے اور صہیبؓ آئے تو وہ کہنے لگے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم جانتے نہیں یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے یہ سب کچھ بیان کیا جو کہ ابن عمرؓ نے کہا تھا، حضرت عائشہؓ بولیں بخدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ مردہ کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ یہ فرمایا تھا کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زائد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب راوی کہتے ہیں

کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوا کہ یہ قول عمرؓ اور ابن عمرؓ کا ہے تو فرمایا تم ایسی شخصیتوں کا قول بیان کرتے ہو جو کہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ ان کی بات کو کوئی جھوٹا سمجھتا ہے لیکن سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مردہ اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ غم کھاتا ہے باقی اگر مرنے والا وصیت کر جائے کہ مجھ پر نوحہ کرنا تو اس مرنے والے پر رونے سے ضرور عذاب ہوگا۔ حضرت عمرؓ فروقؓ کے فرمان کا یہی مطلب ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۴۸۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، عبد اللہ ابن ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا اور ہم ان کے جنازہ میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا یہ فرمایا کہ ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو دوسرے (ابن عباسؓ آئے) تو وہ میرے پاس بیٹھ گئے تو عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے سامنے تھے کہ تم رونے سے نہیں روکتے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ بولے کہ حضرت عمرؓ تو فرماتے تھے کہ بعض کے رونے سے عذاب ہوتا ہے پھر اس کے بعد بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹ کر آ رہا تھا جب مقدم بیداء میں پہنچے تو چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے نظر آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا (دیکھو) یہ سوار کون ہیں، میں نے دیکھا تو وہ صہیبؓ تھے، پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا، انہیں بلاؤ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا چلو امیر المؤمنین سے ملو، پھر جب حضرت عمرؓ غمی ہو گئے تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے

اُخْرٰی) قَالَ اَيُّوبُ قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتَحْدُثُونَنِي عَنْ غَيْرِ كَذِبَيْنِ وَلَا مُكْذِبَيْنِ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ *

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتِ ابْنَةَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَحُفْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَصَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَابْنِي لِحَالِسٍ نِيَّهُمَا قَالَ حَسَنَتْ إِلَيَّ أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَحَسَنَ إِلَيَّ حَبِيبِي فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهَةٌ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْمَكَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَلَمِيَّتَ لَيُعَذَّبُ بِمَكَاةٍ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرُّكْبُ فَانْظُرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اذْعُهُ إِلَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقَسْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ نِيَكِي يَقُولُ يَا أَلْحَاهُ وَيَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَنِيكَ عَنِّي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُعَذَّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزُرْ وَازِرَةً وَزَرَ أُخْرَى) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ (أَضْحَكَ وَأَبْكَى) قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ نَسِيءٍ *

صاحب، تو حضرت عمرؓ نے صہیبؓ سے فرمایا، اے صہیبؓ کیا تم مجھ پر روتے ہو، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب عمرؓ انتقال فرما گئے تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس چیز کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے، بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہیں قرآن کریم کافی ہے اللہ فرماتا ہے کسی کا بوجھ کوئی دوسرا نہیں اٹھائے گا اور ابن عباسؓ نے اس وقت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بنساتا اور مانتا ہے، ابن مسیکہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا ابن عمرؓ نے پھر اس پر کچھ نہیں فرمایا۔

۲۰۴۹۔ عبدالرحمن بن بشر، سفیان، عمرو بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ام ابان بنت حضرت عثمانؓ کے جنازہ پر حاضر تھے اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی یہ روایت ایوب اور ابن جریج کی روایت کی طرح بواسطہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع نہیں کی اور ان دونوں کی روایتیں عمروؓ کی روایت سے پوری اور کامل ہیں۔

۲۰۵۰۔ حرمة بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد مسلم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے مردے کو عذاب ہوتا ہے۔

۲۰۴۹ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمَرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ أُمَّ أَدَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنْصُرْ رَفَعَ الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ ابْنُ أَبِي جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمَرُو *

۲۰۵۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ *

۲۰۵۱۔ خلف بن ہشام، ابوالریج زہرائی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی

۲۰۵۱ وَحَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ رَهْرَاسِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَلَفٌ حَدَّثَنَا

حَمْدُ مَنْ رَأَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
ذَكَرَ عَبْدُ عَائِشَةَ قَوْلُ أَبِي عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ
بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَمَنْ يَحْفَظُهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَازَةُ يَهُودِي
وَهُمْ يَنْكُورُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنتُمْ تَنْكُورُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ*
۲۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ عَائِشَةَ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَيِّتِ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ
فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِحُطْيَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ
أَهْلَهُ لَيَنْكُورُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى
لَقِيْبِ يَوْمٍ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتَلَ مِنْ الْمُشْرِكِينَ
فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالُوا إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ وَقَدْ
وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ
أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتَى) (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ)
يَقُولُ حِينَ تَبْوُءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ*

اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمرؓ کے قول کا تذکرہ کیا گیا
کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو فرمایا
اللہ ابو عبد الرحمنؓ پر رحم کرے، انہوں نے جو سنا اسے محفوظ نہ
رکھ سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور وہ اس پر رو رہے تھے
آپؐ نے فرمایا تم اس پر روتے ہو اور اسے عذاب دیا جاتا ہے۔

۲۰۵۲۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
سامنے بیان کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا
مرنے والے کو اس کے لوگوں کے رونے سے اس کی قبر میں
عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا وہ بھوں گئے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اس کے گنہ اور خطا
کی بنا پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے آدمی اس پر رو رہے ہیں اور
یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے
کنوئیں پر جس میں بدر کے مقتول مشرک تھے کھڑے ہو کر فرمایا
تھا تو ابن عمرؓ نے یہ روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا
ہوں تو عبد اللہ بھول گئے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اب وہ
جانتے ہیں جو میں ان سے کہا کرتا تھا کہ وہ حق ہے پھر حضرت
عائشہؓ نے آیت پڑھی کہ تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور وہ جو ان
کو جو قبروں میں ہیں ان کی اس حال کی خبر دیتا ہے جب کہ وہ
دورخ میں ٹھکانا حاصل کر چکے (۱)۔

(۱) نصوص کو دیکھنے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ سماع موتی یعنی مردوں کا سننا فی الجملہ ثابت ہے۔ احادیث کثیرہ صحیحہ اس پر
دلالت کر رہی ہیں۔ نص قرآنی میں نفی سننے کی ہے نہ کہ ان کے سننے کی۔ کہ تم سنا نہیں سکتے، اس نفی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو کام
اسباب عادیہ کے تحت ہو اور ان کے مطابق ہو تو اس کی نسبت تو کرنے والے کی طرف ہی کر دی جاتی ہے اور جو کام اسباب عادیہ سے مافوق
ہو، اوپر ہو اس کی نسبت بندوں سے کاٹ دی جاتی ہے جیسا کہ ”وَمَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى“ میں ہے اور مردوں کا منوں مٹی
تھے سننے یہ اسباب عادیہ سے اوپر کی بات ہے اس لئے بندوں سے اس کی نسبت منقطع کر دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں جتن چاہیں جو
چاہیں مردوں کو سنوا سکتے ہیں۔

۲۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابواسامہؓ کی روایت کی طرح منقول ہے لیکن ابواسامہ کی حدیث پوری ہے۔

۲۰۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بن عبد الرحمنؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا اور ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مردہ کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کی مغفرت فرمائے انہوں نے جھوٹ (ہرگز) نہیں بولا مگر بھول چوک ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر سے گزرے، آپؐ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

۲۰۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سعید بن عبید طائی محمد بن قیس، علی بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا تو قیامت کے روز اسی نوحہ کی وجہ سے اس پر عذاب کیا جائے گا۔

۲۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَمَّ *

۲۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُنْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُنْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا *

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الطَّائِبِ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ نوحہ کی رسم ہمیں سے شروع ہوئی ہے اور اسی وقت سے اس کی حرمت بیان کرنے والے موجود ہیں ہذا حرمت بیان کرنا اور نوحہ وغیرہ نہ کرنا یہ سنت اور دین اسلام کا طریقہ ہے اور ایسے افعال کریمہ یہود وغیرہ کا شیوہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۰۵۶۔ علی بن حجر سہدی، علی بن مسہر، محمد بن قیس اسدی، علی بن ربیعہ اسدی، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۰۵۷۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری، سعید بن عبید طائی، علی بن ربیعہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۵۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الطَّائِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۰۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن یزید (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یحییٰ، زید، ابوسد، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے حسب و نسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر بہن کرنا، تاروں کے ذریعہ سے ہارش وغیرہ کی امید رکھنا اور نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والے (یعنی بین کر کے رونے والے) اگر اپنے مرنے سے قبل توبہ نہ کریں تو قیامت قائم ہونے کے دن ان پر گندھک کا پیر بن اور کھلی والی چادر ہوگی۔

عَنْ عِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِيَّ أُمِّيَّةٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْأَسْتِسْقَاءُ بِالْجُحُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّارِخَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرَّالٌ مِنْ قَصْرٍ وَدَرْعٌ مِنْ حَرَبٍ *

(فائدہ) اس سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور مسند احمد سنن ابن ماجہ اور مسند ابن ابی شیبہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۹۔ ابن شثی، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن ابی رواحہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور میں انہیں دروازے کی درز سے دیکھتی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اس طرح رونے سے منع کرو، پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انہوں نے نہیں مانا، آپ نے پھر اسے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں روک دو، پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم وہ تو ہم پر غالب آگئیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں گمان کرتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جان کے منہ میں خاک ڈال

۲۰۵۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ حَسَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظَرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَنَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَنَاءَ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِيعْنَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيَّةُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَنَاءَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلَّسْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

وے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے (اندر سے) کہا کہ تیری ناک خاک سلو ہو، نہ تو وہ کام کرتا ہے کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف سے نجات دیتا ہے۔

۲۰۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح (تیسری سند) احمد بن ابراہیم دورق، عبد الصمد، عبد العزیز بن مسلم، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور عبد العزیز کی روایت میں ہے کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سے نہیں چھوڑتا۔

۲۰۶۱۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم کسی پر نوحہ نہ کریں گی تو سوائے پانچ عورتوں کے اور کسی نے اس عہد کو پورا نہیں کیا، ام سلیم، ام علاء اور ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بیوی تھی یا یہ کہ کہا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیٹی۔

۲۰۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، اسباط، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم کسی پر نوحہ نہ کریں تو پانچ عورتوں کے علاوہ جن میں ام سلیم بھی ہیں کسی نے اس عہد کو پورا نہ کیا۔

۲۰۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، محمد بن حازم، یحییٰ بن حم، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت ”یٰٰبَاعِدُ“ آگ کہ آپ ان سے چیز پر بیعت لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

سُئِيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَذْهَبْ فَاحْتُ فِيْ اَهْوَاهِمْنَ مِنْ اَثَرِ بٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اُرْغِمَ اللّٰهُ اَنْفُسَ وَلَيْهِ مَا تَفْعَلُ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاۗءِ *

۲۰۶۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُتِبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِي *

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نُنُوحَ فَمَا وَقَّتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سَلِيمٍ وَأُمُّ الْعَدَاۗءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ *

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا اسْبَاطُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنْحَنَ فَمَا وَقَّتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ *

۲۰۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَارَمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ

هَذِهِ آيَةُ (يُبَاعِنْتُ عَلَى أَنْ لَا يُشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا) (وَلَا يُعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ) قَالَتْ كَانَ مِنْهُ السَّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أَسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا آلَ فُلَانٍ *

شریک نہ ٹھہرائیں اور وہ کسی نیک کام میں آپ کی، فرمائی نہ کریں تو ان باتوں میں نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کسی جگہ نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں قبیلہ میں، کیونکہ وہ میرے نوحہ میں زہر نہ جہلیت میں شریک ہوتی تھیں تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو آپ نے فرمایا خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

(فائدہ) اس سے نوحہ کی حرمت ثابت ہوئی، اور یہ صرف انہیں کی خصوصیت تھی، اور شارع علیہ السلام کو حق ہے کہ بعض احکام میں کسی کو خاص اجازت دیدیں۔

۲۰۶۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نَنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَمْ يُعْزِمُ عَلَيْنَا *

۲۰۶۳- یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ چلنے سے منع کیا جاتا تھا، لیکن بہت سختی کے ساتھ نہیں۔

۲۰۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نَهَيْنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

۲۰۶۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا مگر سختی کے ساتھ نہیں۔

۲۰۶۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ مَاءً وَسِدْرًا وَاجْعَلْنَ فِيهِ الْآخِرَةَ كَأَفْوَرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأَفْوَرٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا آدَنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَاهَا بِيَاهُ *

۲۰۶۶- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا انہیں تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار غسل دو۔ اگر مناسب سمجھو، پانی سے اور پیری کے پتوں سے، اور آخر میں کافور ڈال دو یا کچھ کافور اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو، جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو اطلاع دی، آپ نے اپنا تہہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا اس کو سب سے اندر کا کپڑا دو۔

۲۰۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بَرِيدٌ عَنْ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۰۶۷- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین لڑیاں کردی تھیں۔

سَبْرِينَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ مَسْطَنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

۲۰۶۸۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس (دوسری سند) ابوالریح
زہرائی، قتیبہ بن سعید، حماد (تیسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن
علیہ، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے
ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا اور ابن علیہ کی روایت میں ہے
کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے، اور مالک کی
روایت میں ہے کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل
ہوئے جبکہ آپ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی اور پھر یزید بن
زریح، ایوب، محمد، والی روایت کی طرح مضمون واحد ہے۔

۲۰۶۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ كُلُّهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ
قَالَتْ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ *

۲۰۶۹۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں مگر اس
میں ہے کہ انہیں تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر
مناسب سمجھو غسل دو اور حفصہ ام عطیہ سے نقل کرتی ہیں کہ
ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لڑیاں کر دیں۔

۲۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بَنَحْوِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ
عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

۲۰۷۰۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، حفصہ، حضرت ام
عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا انہیں
تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ ہم
نے ان کے بالوں کی تین لڑیاں کر دیں۔

۲۰۷۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عُثَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ
عَطِيَّةَ قَالَتْ اغْسِلْنَهَا وَثَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا
قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَسْطَنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

۲۰۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابو معاویہ، محمد بن حازم،
عاصم احو، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ انہیں حلق
مرتبہ غسل دو، تین یا پانچ بار اور پانچویں بار میں کانوریا کچھ حصہ

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ حَمِيصًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمَرُو
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرِينَ عَنْ أُمِّ
عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا
وَأَجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ
كَافُورٍ فَإِذَا غَسَّيْنَهَا فَأَعْلِمْنِي قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ
فَأَعْطَانَا حَقَّوهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَاهَا إِيَّاهُ *

۲۰۷۲- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ
بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ
يَحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا خَمْسًا أَوْ
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ يَنْحُو حَدِيثُ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ
أَثَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَيْهَا *

۲۰۷۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَمَرَهَا
أَنْ تَغْسِلَ أُمَّتَهُ قَالَ لَهَا ابْدَأِي بِمِائِمَتِهَا وَمَوَاضِعِ
الْوُضْوءِ مِنْهَا *

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كُتِبَ عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ
حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ أُمَّتِهِ ابْدَأِي
بِمِائِمَتِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضْوءِ مِنْهَا *

۲۰۷۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ
يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

کافور کا ملا دو اور جب غسل دے چکو تو مجھے اطلاع کر دو۔ چنانچہ
ہم نے غسل دے دیا تو آپ کو اطلاع کر دی تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسے کفن کے اندر کر دو۔

۲۰۷۲- عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، حفصہ بنت
سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم
آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کو غسل دے
رہے تھے، آپ نے فرمایا انہیں طاق بارپانچ مرتبہ غسل دو یا اس
سے زائد، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں یہ ہے کہ ام
عطیہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین مینڈھیاں
کر دیں دو کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے سامنے۔

۲۰۷۳- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، حفصہ بنت سیرین، حضرت
ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب ہمیں اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کا حکم دیا
تو فرمایا دائیں جانب سے، اور اعضا وضو سے غسل شروع کریں۔

۲۰۷۴- یحییٰ بن ایوب، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن علیہ،
خالد، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی بیٹی کے غسل
کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ دائیں طرف سے اور وضو کے
اعضاء (۱) سے غسل دینا شروع کریں۔

۲۰۷۵- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ
بن نمیر، ابو کریم، ابو معاویہ، اعش، شقیق، حضرت خباب
بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ
کے راستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت

کی، ہمارا مقصود رضاء الہی تھا تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو چکا، سو ہم میں سے کچھ ایسے گزر گئے کہ جنہوں نے اپنی مزدوری کا دنیا میں کچھ نہیں کھایا، ان میں حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے کہ جن کے پاس کفن کے لئے بھی کوئی شے نہ تھی، سوائے ایک چادر کے وہ بھی ایسی کہ جب ہم اسے ان کے سر پر ڈالتے تو پھر کھل جاتے اور جب پیروں پر ڈالتے تو ان کا سر کھل جاتا، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کپڑے کو ان کے سر کے قریب کر دو اور ان کے پاؤں پر از خر گھاس ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن چن کے کھا رہے ہیں۔

۲۰۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) منجاب بن حارث تميمی، علی بن مسہر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو ملک سحول کے بنے ہوئے تھے اور عمدہ نہیں تھا اور حلہ کے متعلق لوگوں کو شبہ ہو گیا، حلہ آپ کے لئے خریدا گیا تھا تاکہ آپ کو کفن دیں پھر نہیں دیا اور تین چادروں میں دیا گیا جو سفید اور ملک سحول کی بنی ہوئی تھیں اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لے لیا کہ میں اسے رکھ چھوڑوں گا تاکہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ پھر فرمانے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہو تا تو اس کے نبی کے کفن کے کام آتا، چنانچہ اسے بچھا ڈالا اور اس کی قیمت کو خیرات

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُبَغْيِي وَحَةَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا نَعِيرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعُوهَا مِنِّي يَبِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِيرَ وَمِنَّا مَنْ أُنْبِغَتْ لَهُ تَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا *

۲۰۷۶۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُبَّةُ فَإِنَّمَا شُبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكْفَنَ فِيهَا فَتَرَكْتَ الْحُبَّةَ وَكَفَّنَ فِي ثَدَاةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَكْرٍ فَقَالَ لَا أَحْسَنَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَنَهُ فِيهَا

کر دیا۔

فَنَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِمَنَهِهَا *

فائدہ۔ کفن سنت آدمی کے لئے تین ہی کپڑے ہیں کہ جس کی کیفیت اس روایت سے ظاہر ہوتی ہے جو کہ ابن عدی نے کامل میں حضرت جابر بن سمرہ سے نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، قمیص، ازالہ اور لفافہ، اور یہی عمامے حنفیہ کا مختار ہے۔

۲۰۷۸- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْبُ بْنُ مُسْهَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُبَّةٍ يَمَانِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نَزَعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُتَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يَكْفَنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا *

۲۰۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُتِبَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ *

۲۰۸۰- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمِ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ *

۲۰۸۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْحُنَائِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْخَرَاءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

۲۰۷۸- علی بن حجر سعدی، علی بن مسهر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی حلہ میں پینا گیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکرؓ کا تھا، پھر اسے نکال لیا گیا اور آپؐ کو تین حوالی یہی کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں عمامہ اور کوئی (نی) قمیص نہیں تھا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے پھر اس حلہ کو لے لیا اور کہا میں اسے اپنے کفن کے لئے رکھوں گا پھر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس میں کفن نہیں دیا گیا اور میں اسے اپنے کفن کے لئے رکھوں؟ چنانچہ اسے خیرات کر دیا۔

۲۰۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن عیینہ، ابن ادریس، عبدہ، وکیع (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

۲۰۸۰- ابن ابی عمر، عبد العزیز، یزید، محمد بن ابراہیم، حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کتنے کپڑوں میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ تین حوالی کپڑوں میں (آپؐ کو کفن دیا گیا)۔

۲۰۸۱- زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وسلم نے جب انتقال فرمایا تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

۲۰۸۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۸۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن شاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا تذکرہ کیا کہ جن کا انتقال ہو گیا کہ انہیں ایسا کفن دیا گیا کہ جس سے ستر نہیں چھپتا تھا اور رات کو دفن کیا گیا۔ آپ نے اس بات پر غصے کا اظہار کیا کہ رات کو انہیں دفن کر دیا جس کی وجہ سے آپ ان کی نماز نہ پڑھ سکے کہ بغیر مجبوری کے کسی کو ایسا نہ کرنا چاہئے، پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

۲۰۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنازہ کو سرعت کے ساتھ لے جاؤ کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو شر اور برائی کو اپنی گردنوں سے جلد رکھ دو۔

۲۰۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ، محمد بن ابی حفصہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی

آبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَجَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ بِثَوْبٍ حَبِيرَةٍ *

۲۰۸۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَبِضَ فَكُفْنٍ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقَبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَنْ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ *

۲۰۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَلَاحَةٌ فَخَيْرٌ لَعَنَهُ قَالَ تَقْدُمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ *

۲۰۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں لیکن معمر کی روایت میں ہے کہ میں اس حدیث کو مرفوع جانتا ہوں۔

۲۰۸۶۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جنزہ کو تیزی کے ساتھ لے جاؤ اگر وہ نیک ہے تو خیر اور بھلائی کے تم اسے قریب کر رہے ہو اور اگر بد ہے تو شر اور برائی کو تم اپنی گردنوں سے رکھ رہے ہو۔

۲۰۸۷۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن بن ہرمز، الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے جانے تک حاضر رہا تو اس کے لئے ثواب کا ایک قیراط ہے اور جو دفن تک حاضر رہے تو اس کے لئے ثواب کے دو قیراط ہیں، دریافت کیا گیا کہ قیراطان سے کیا مراد ہے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔ ابو طاہر کی حدیث پوری ہو گئی اور بقیہ دو راویوں نے زیادتی نقل کی ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے نقل کی ہے کہ ابن عمر نماز جنازہ پڑھ کر چے جاتے تھے مگر جب حضرت ابو ہریرہ کی حدیث سنی تو فرمایا ام نے تو بہت قیراطوں کو ضائع کر دیا۔

۲۰۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْنَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ *

۲۰۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْحَنَازَةِ فَإِنَّ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ *

۲۰۸۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونُ وَحَرَمَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْحَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْحَبْلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْأَخْرَانُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَنِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً *

۲۰۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدَ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ ابْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن ابی روايت میں ہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے (یعنی دفن کرنے سے) اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے یہاں تک کہ میت کو قبر میں رکھ دیا جائے (مطلب ایک ہی ہے)۔

۲۰۸۹۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ کہا کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو دفن کیا گیا۔

۲۰۹۰۔ محمد بن حاتم، بہز، وسیب، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے جنازہ پڑھا اور ساتھ نہ گیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر ساتھ بھی گیا تو دو قیراط ہیں، پوچھا گیا قیراط کیا ہے؟ فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر ہے۔

۲۰۹۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو قبر میں رکھے جانے تک ساتھ رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے کہا، ابو ہریرہؓ قیراط کتنا ہوتا ہے، فرمایا احد پہاڑ کے برابر۔

۲۰۹۲۔ شہان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا ابو ہریرہؓ بکثرت احادیث بیان

حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رَهْرِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ الْجَبَيْنِ لِقَضِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْنَى حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تَوْضَعَ فِي السَّحَابِ *

۲۰۸۹۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَيْتِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْمَيْتِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ حَدَّثَ مَعْمَرٌ وَقَالَ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ *

۲۰۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِرٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى حَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَهُوَ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَهُوَ قِيرَاصَانِ قِيرَاطٍ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ *

۲۰۹۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى حَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تَوْضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ مِثْلُ أَحَدٍ *

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ حَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأُجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ غَنِيًّا أَوْ هُرَيْرَةَ

کرتے ہیں، پھر حضرت عائشہؓ کے پاس پوچھنے کے لئے آدمی بھیجا، انہوں نے ابو ہریرہؓ کی تصدیق کی تو ابن عمرؓ بولے ہم نے بہت قیراط چھوڑ دیے۔

۲۰۹۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن یزید، حیوہ، ابو صخر، یزید بن عبد اللہ بن قسیط، داؤد بن عامر، سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت خبابؓ مقصورہ والے آئے اور کہنے لگے کہ عبد اللہ سنتے نہیں کہ ابو ہریرہؓ کیا بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے چلے اور اس پر نماز پڑھ کر دفن ہونے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، ہر ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف نماز پڑھ کر واپس آجائے تو اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر ثواب ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے حضرت خبابؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ آئیں اور حضرت عائشہؓ کے فرمان سے مطلع کریں اور حضرت ابن عمرؓ نے مسجد کی کنکریوں میں سے ایک مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انہیں لوٹ پوٹ کرنے لگے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے اور کہا حضرت عائشہؓ نے ابو ہریرہؓ کے فرمان کی تصدیق کی ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے وہ کنکریاں جو ان کے ہاتھ میں تھیں زمین پر پھینک ماریں اور فرمایا ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔

۲۰۹۴۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، بھری، حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) ہے۔ اور اگر اس کے بعد اس کے دفن میں بھی شریک رہا تو دو قیراط ہیں اور ہر ایک قیراط ان میں سے احد

فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قِرَاطٍ كَثِيرَةٍ *

۲۰۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيَوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَابُ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تَدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقْبِئُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قِرَاطٍ كَثِيرَةٍ *

۲۰۹۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ

پہلا کے برابر ہے۔

۲۰۹۵۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن شقی، ابن عدی، سعید (تیسری سند)، زبیر بن حرب، عفان، ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا احد کے برابر۔

دَفَّهَا فَهُ قِيرَاصُ الْفَقِيرِ طُ مِثْلُ أَحَدٍ *
۲۰۹۵۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابَانُ كُثَيْبٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ سَأَلَ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَقِيرِ أَصْرٍ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ *

۲۰۹۶۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ایوب، ابو قلاب، عبد اللہ بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے کہ جس کی تعداد سو ہو اور پھر وہ اس کی شفاعت کریں مگر ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مِثْبَ تَصْنَعِي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنْ مُسْلِمِينَ يَتُغَوُّونَ مِثْلَهُ كُفُّهُمْ يَتَفَعَّلُونَ لَهُ بِأَنْ يَتَفَعَّلُوا فِيهِ فَإِنْ وَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبُ بْنُ جَحْظَابٍ فَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۹۷۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایل، ولید بن شجاع سکونی، ابن وہب، ابن صخر، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، کریب مولیٰ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا ایک فرزند مقام قدید یا عسفن میں انتقال کر گیا تو انہوں نے کریب سے فرمایا کہ دیکھو! کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں، کریب بیان کرتے ہیں میں نکلا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں چنانچہ انہیں اس بات کی خبر دی، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تمہارے اندازے میں وہ چالیس (۱) ہیں، میں نے کہا جی ہاں!

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ نَائِبِيَّ وَالْوَيْلِدُ بْنُ شُعَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ لَوَيْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ ابْنُ لَهُ بِقَدِيدٍ وَ بَعْسَفَنَ فَقَدْ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَحَرَاجَتْ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا

(۱) جو لوگ نماز جنازہ کے لئے جائیں ان میں دو صفوں کا پیا جانا حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک یہ کہ وہ سفارش کرنے والے ہوں یعنی میت کے لئے دعائے مغفرت کرنے والے ہوں دوسرے یہ کہ وہ مومن ہوں ان میں کوئی مشرک نہ ہو۔

پھر کتنے لوگوں کے جنازہ پڑھنے کی برکت سے میت کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس بارے میں تعداد مختلف مروی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۲۰۹۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ *

۲۰۹۹- ابوالربیع زہرانی، حماد بن زید (دوسری سند) یحیی بن یحیی، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، پھر عبدالعزیز کی روایت نقل کرتے ہیں، مگر عبدالعزیز کی حدیث کامل ہے۔

(فائدہ) جس کی صحابہ کرام نے مدت کی تھی وہ متفق تھا لہذا جس کا اتفاق اور بدعتی ہونا ظاہر اور نمایاں ہو اسے مرنے کے بعد بھی برا کہنا روا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۱۰۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْحَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رُبْعٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدُّوَابُّ *

۲۱۰۰- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، محمد بن عمرو بن حنبلہ، معبد بن کعب بن مالک، ابو قتادہ بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپؐ نے فرمایا یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل ہوگا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل ہوگا، اس کا کیا مطلب؟ آپؐ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے اور برے آدمی کے مرنے سے بندے، شجر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

(فائدہ) معصوم ہوا کہ گناہ گار اور فاسق سے تمام مخلوقات الہی کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے مرنے سے ہر ایک کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ لِكَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَسْتَرِيحُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ *

۲۱۰۱- محمد بن ثنی، یحیی بن سعید (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، محمد بن عمرو، فرزند کعب بن مالک، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور یحیی بن سعید کی روایت میں ہے کہ مومن دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے۔

۲۱۰۲- یحیی بن یحیی، مالک ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی خبر دی جس روز انہوں نے انتقال کیا اور پھر آپ عید گاہ گئے اور چار تکبیریں کہیں۔

الْمُسَيَّبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ *

(فائدہ) عید گاہ کے قریب بقیع غرقہ کا حصہ تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، اور وہاں نجاشی پر کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا اس لئے آپ نے نماز پڑھی اور تمام علمائے کرام کے نزدیک نماز جنازہ میں چار تکبیر مشروع ہیں اور قاضی عیاض نے شقا میں نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے نجاشی کا جنازہ منکشف ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھا اور مقتدیوں نے نہیں دیکھا۔

۲۱۰۳۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شاہ حبشہ نجاشی کی موت کی اسی دن خبر دی کہ جس روز انہوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے استغفر کرو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں نمازیوں کے ساتھ صف باندھی اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ النُّسَيْبِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ *

۲۱۰۴۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب نے عقیل کی روایت کی طرح دونوں سندوں سے نقل کی ہے۔

۲۱۰۴۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عَقِيلٍ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا *

۲۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَرِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيَّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا *

۲۱۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۲۱۰۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

۲۱۰۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مات الیوم عند اللہ صالح
ضحمة فقام وصلى علیہ *

۲۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا
عَلَيْهِ قَالَ فَقَمْنَا فَصَفْنَا صَفِينِ *

۲۱۰۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي
قِدَاسَةَ عَنْ أَبِي لُمَيْلَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ
فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّحَاشِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ
زُهَيْرُ بْنُ أَحَاكُمَ *

۲۱۰۹- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ
مَا دُفِنَ فَكَثَرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ
لِشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثَّقَفَةُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةٍ
ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ تَتَمَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا
حَنَفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِغَالِمٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ
لِثَّقَفَةٍ مِنْ شَهَدَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ
اصحمت نے انتقال کیا آپ نے کھڑے ہو کر ہماری امامت فرمائی
اور ان کی نماز پڑھی۔

۲۱۰۷- محمد بن عبید غمری، حماد، ایوب، ابو الزبیر، جابر بن
عبد اللہ (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ ایوب،
ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے
ہو کر نماز پڑھو، پھر ہم کھڑے ہوئے اور دو صفیں باندھ لیں۔

۲۱۰۸- زہیر بن حرب، علی بن حجر، اسماعیل (دوسری سند)
یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، ابو قتلابہ، ابو الہلب، حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا
ہے اس لئے کھڑے ہو اور ان پر نماز پڑھو یعنی نجی شئی کا۔ اور
زہیر کی روایت میں ”اخاکم“ کا ہے۔

۲۱۰۹- حسن بن الربیع، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن
ادریس، شیبانی، شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبر میں میت کے دفن کے بعد نماز پڑھی اور
چار تکبیریں کہیں، شیبانی نے شعبی سے دریافت کیا کہ آپ سے
یہ کس نے بیان کیا، بولے ایک معتبر شخص یعنی حضرت عبد اللہ
بن عباس نے، یہ حسن کی حدیث کے لفظ ہیں اور ابن نمیر کی
روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازہ قبر پر پہنچے
اور اس پر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور
چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے یہ
بیان کیا، فرمایا ایک ثقہ آدمی نے کہ جن کے پاس عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔

۲۱۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشتم (دوسری سند) حسن بن رافع، ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن حاتم، وکیع، سفین (پانچویں سند) عبداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (چھٹی سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، قسعی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۲۱۱۱۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن عمر درازی، یحییٰ بن ضریس، ابراہیم بن طہمان، ابی حصین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبانی کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں چار تکبیروں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۱۲۔ ابراہیم بن محمد بن عمر، غندر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی۔

۲۱۱۳۔ ابوالریح زہرائی، ابوکامل، فضیل بن حسین حمدری، حماد بن زید، ثابت بنانی، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کالی عورت تھی جو مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی یا ایک جوان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ پایا تو دریافت کیا۔ صحابہ نے کہا وہ مر گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع نہ کی، گویا کہ انہوں نے اس معاملہ کو اتنا اہم نہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ، چنانچہ صحابہ نے آپ

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَكِيدُ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا *

۲۱۱۱۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو رَرَارِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الصَّرَّيْسِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صُهَيْمَانَ عَنْ أَبِي خَصِيرٍ كِذَا هُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَثُرَ أَرْبَعًا *

۲۱۱۲۔ وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرُورَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ *

۲۱۱۳۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَضْرِيُّ وَالْفِطْرُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ السَّامِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَفَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَدَاكُمْ أَذْشَمُوبِي قَالَ

کو اس کی قبر جلادی۔ آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی، پھر فرمایا یہ قبریں قبر والوں پر اندھیرا کئے رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان قبروں کو میری نماز کی وجہ سے ان پر روشن کر دیتا ہے۔

فَكَأَنَّهُمْ صَغَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمَرَهُ فَقَالَ ذَلُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُورُ مَمْنُوءَةٌ طَلَمَةٌ عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ *

۲۱۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبد الرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں، میں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا *

(فائدہ) ہم نووی فرماتے ہیں یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اس کے نسخ پر اجماع نقل کیا ہے کہ اب کوئی چار تکبیروں سے زائد نہ کہے۔

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے چلا جائے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔

۲۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخْلَفَكُمْ أَوْ تَوْضَعَ *

فائدہ۔ مترجم کہتا ہے کہ اگر جنازہ کے ساتھ نہ جایا جائے تو کم از کم اتنا ادب تو ضروری ہے کیونکہ ایک دن سب کو اس مرحلہ پر جانا ہے۔

۲۱۱۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث (تیسری سند) حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے۔

۲۱۱۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۱۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث، نافع، ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی

۲۱۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ آگے نکل جائے یا آگے جانے سے قبل رکھ دیا جائے۔

۲۱۱۸۔ ابو کامل، حماد (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، ایوب، (تیسری سند) ابن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (چوتھی سند) ابن ابی عدی، ابن عون (پانچویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ لیث بن سعد کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے لیکن ابن جریج کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے، اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ *

۲۱۱۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَبِعِهَا *

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تَوَضَّعَ *

۲۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تَوَضَّعَ *

(فائدہ) کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ ہونا بھی جائز ہے، یہی قول پسندیدہ ہے، واللہ اعلم۔

۲۱۱۹۔ عثمان بن ابی، شبیبہ، جریر، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھانہ جائے بیٹھے نہیں۔

۲۱۲۰۔ سرج بن یونس، علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ہشام، دستوائی (دوسری سند) محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسعید بن عبد الرحمن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے تو وہ اس کے رکھا جانے تک نہ بیٹھے۔

۲۱۲۱- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ بْنُ حُحْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ حِزَابَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَابَةَ فَقُومُوا *

۲۱۲۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِزَابَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ *

۲۱۲۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِحِزَابَةٍ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ *

۲۱۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا حِزَابَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ نَارِصٍ فَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ حِزَابَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَيْسَتْ نَفْسًا *

۲۱۲۵- وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

۲۱۲۱- سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ، إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، هِشَامُ بْنُ سَهْلٍ، يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ایک یہودیہ کا جنازہ ہے، فرمایا موت ایک گھبراہٹ ہے لہذا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۱۲۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر جو گزر رہا تھا کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

۲۱۲۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

۲۱۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادیسیہ میں تھے، دونوں کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو دونوں کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا کہ یہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کافر ہے) انہوں نے کہا آخر نفس تو ہے۔

۲۱۲۵- قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، الأعمش، عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ایک جنازہ نماز۔

عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ يَهْدِي الْإِسْدَادَ وَفِيهِ فَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَزَتْ غَنِيًّا حَدِيثُ *

۲۱۲۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے دیکھا اور ہم ایک جنازہ میں کھڑے تھے اور وہ بیٹھے ہوئے جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو، میں نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے، جنازہ کے رکھے جانے کا منتظر ہوں، نافع بولے کہ مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۱۲۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ عَنْ لُمَاهِجِرٍ وَالْقُصْدُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَقْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي حَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَسَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تَوْضَعَ الْحَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يَقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تَوْضَعَ الْحَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عُبَيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ *

۲۱۲۷۔ محمد بن ثنی، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر ثقفی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری، نافع بن جبیر، حضرت مسعود بن حکم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے، پھر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس واسطے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے۔

۲۱۲۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَقْدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْإِنصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْإِنصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْحَنَازِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَبِمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ نَافِعٌ عَنْ جُبَيْرٍ رَأَى وَقْدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضِعَتِ الْحَنَازَةُ *

۲۱۲۸۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِئْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَهْدِي الْإِسْدَادَ *

۲۱۲۹۔ زبیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، محمد بن منکدر، مسعود بن حکم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ کے

۲۱۲۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ ابْنَ

لئے کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہونے لگے، پھر آپ نے بیٹھنا شروع کر دیا تو ہم بھی بیٹھنے لگے، یعنی جنازہ میں۔

۲۱۳۰۔ محمد بن ابی بکر مقدنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۳۱۔ ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، معاویہ بن صاع، حبیب بن عبید، جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو میں نے آپ کی دعائیں سے یہ الفاظ یاد رکھے کہ الہی اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر اور اپنی عنایت سے اس کی مہمانی کر اور اس کے داخل ہونے کے مقام کو کشادہ کر، اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کے گھر سے بہتر گھر اسے بدلہ میں دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر اسے گھر والے عطا کر اور اس کی بیوی (یا شوہر) سے بہتر بیوی (یا شوہر) دے اور اسے جنت میں داخل کر، اور عذاب قبر اور عذاب نار سے اسے بچا، حتیٰ کہ میری تمنا ہوئی کہ کاش میں ہی یہ جنازہ ہو۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہی حدیث عبد الرحمن بن جبیر نے بواسطہ والد، عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کی ہے۔

۲۱۳۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح نے دونوں سندوں سے ابن وہب کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۱۳۳۔ نصر بن علی جمہمی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابی حمزہ جمہمی (دوسری سند) ابو الطاہر، ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو حمزہ بن سلیم، عبد الرحمن بن

الْحَكَمُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَغْنِي فِي الْجَنَازَةِ *

۲۱۳۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّنِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۳۱۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا *

۲۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

۲۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْجَمْهَمِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو

جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی اور اس میں یہ دعا مانگی، اللھم اغفرہ، وارحمہ، واعف عنه وعافہ اکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بماء وثلج وبرد و نقہ من الخطایا کما ینقی الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خیرا من دارہ واهلا خیرا من اہلہ، وزوجا خیرا من زوجہ وفہ فتنة القبر وعذاب النار (ترجمہ پہلے مذکور ہو چکا) حضرت عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میت کے لئے دعا کرنے کی وجہ سے میری یہ تمنا اور آرزو ہوئی کہ کاش میں ہی یہ میت ہوتا۔

۲۱۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تميمی، عبد الوارث بن سعید، حسین بن ذکوان، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور آپؐ نے کعبؓ کی والدہ کی نماز پڑھائی، جو کہ نفاس کی حالت میں انتقال کر گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز کے لئے ان کے درمیان کھڑے ہوئے۔

۲۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مبارک، یزید بن ہارون (دوسری سند) علی بن حجر، ابن مبارک، فضل بن موسیٰ حسین سے سب نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے لیکن ام کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۱۳۶۔ محمد بن ثنی، عقبہ بن کرم عمی، ابن ابی عدی، حسین، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الطاهر وھارون بن سعید التميمي واللفظ لأبي الطاهر قالاً حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو بن الحارث عن أبي حمزة بن سليم عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن أبيه عن عوف بن مالک الأشجعي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وصلى على جنازة يقول اللهم اغفر له وارحمه واعف عنه وعافه وأكرم نزلته ووسع مدخله واغسله بماء وثلج وبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس وأبدله داراً خيراً من داره وأهلاً خيراً من أهله وزوجاً خيراً من زوجة وفه فتنة القبر وعذاب النار قال عوف فتمنيت أن لو كنت أنا الميت لددعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ذلك الميت *

۲۱۳۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَيَّ أُمُّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَصَلَّةٍ عَلَيْهَا وَسَطَهَا *

۲۱۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ *

۲۱۳۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور آپ کی احادیث یاد کیا کرتا تھا مگر اس لئے نہیں بولتا تھا کہ مجھ سے بڑھے لوگ وہاں موجود تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز پڑھی جو کہ نفاس کی حالت میں انتقال کر گئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے، اور ابن ثنی کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے وسطہ میں کھڑے ہوئے۔

۲۱۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول، مالک بن حرب، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا چنانچہ جب آپ ابن دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے سے واپس ہوئے تو آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپ کے چاروں طرف پیدل چے۔

۲۱۳۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک بن حرب، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کی نماز پڑھی پھر آپ کے پاس ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا، اسے ایک شخص نے پکڑا پھر آپ اس پر سوار ہوئے اور وہ آپ کی وجہ سے کودنے لگا اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور آپ کے پیچھے چل رہے تھے، جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے خوب خوشے تک رہے ہیں اور شعبہ نے ابو دحداح کہا ہے۔

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن جعفر مسوری، اسماعیل بن محمد

حُسَيْن عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ حُذَيْبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُهُ عَنْهُ فَلَمَّا يَمْعِي مِنَ الْقَوْمِ إِذَا هَ هُنَا رَجُلًا هُمْ نَسُّ مَنِي وَقَدْ صَنِيتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِي مُرَافِقَةً فِي نَفْسِيهَا فَقَدِمَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُتَّةٍ وَسَطَهَا وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِمُتَّةٍ وَسَطَهَا *

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُطَيْلِيُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لَبِىَّ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مَعْرُورِي فَرَكِبُهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ *

۲۱۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُطَيْلِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِي ابْنَ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ لَبِىَّ بِفَرَسٍ عُرِّيَ فَعَقَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَوْقُضُ بِهِ وَيَحْنُ شَعْرَهُ سَنَعِي حَفِيفَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عَدَقٍ مُعَبِقٍ أَوْ مُدْلَى فِي الْحَبَةِ نَسْ دَحْدَاحٍ أَوْ قَالَ شُعْبَةُ لَبِىَّ الدَّحْدَاحِ *

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہوا، فرمایا، میرے لئے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنائی گئی تھی۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ لحد یعنی بقی قبر بنانا مستحب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتفاق صحابہ کرام ایسی ہی قبر بنائی گئی تھی کہ جس میں نام اور کچی اینٹیں تھیں، معلوم ہوا کہ پختہ قبر بنانا خلاف شریعت اور امر غیر مشروع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع (دوسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، وکیع، شعبہ (تیسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو حمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈال گئی تھی، امام مسلم فرماتے ہیں ابو حمزہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے اور دونوں نے مقدم سرخس میں انتقال کیا ہے۔

نُ جَعْفَرُ النُّسُورِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ لَحَدُّوا بِي لَحْدًا، وَأَنْصُبُوا عَلَيَّ اللَّبْنَ نَصْبًا كَمَا فُتِحَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَ وَكِيعٌ جَمِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْنِيٍّ وَ لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُفِيَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْنِمٌ أَبُو حَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَ أَبُو التَّيَّاحِ وَ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حَمِيدٍ مَا نَسَرَ خَسَنَ *

(فائدہ) تمام صحابہ کرام کے نزدیک قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا مکروہ ہے اور یہ کپڑا شقرا الن مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھایا تھا کہ جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے بھی پسند نہیں کیا، واللہ اعلم۔

۲۱۴۱۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو، ابن وہب، عمرو بن حارث (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلّی، ابن وہب، عمرو بن حارث، علی ہمدانی، ثمامہ بن ثنی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید کے ساتھ سرزمین روم مقدم بروم میں تھے کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قبر (زمین کے) برابر کر دی جائے، پھر فرمایا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کو (زمین کے ساتھ) برابر کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

۲۱۴۱۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فِي رَوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ وَ فِي رَوَايَةِ هَارُونُ أَنَّ ثَمَامَةَ بْنَ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كَمَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ رُومٍ بِرُودِسَ قَتُوفِي صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةَ أَنْ يُعْبِدَ بِقَبْرِهِ فَسَوَّيْتُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيتِهَا *

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اوپر نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوبان کی طرح بنائی جائے بلکہ ایک بالشت کے بقدر، اور بعض علماء نے فرمایا کہ چار انگل کے برابر اونچی کی جائے، اس سے زیادتی کرنا درست نہیں ہے، بحر الرائق، نہر الفائق اور در مختار اور ظہریہ، فتاویٰ عالمیہ، زیلعی اور یحییٰ میں یہی مرقوم ہے، اور یہی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور ان امور پر اصرار کرنے والا مرتکب گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح اونچی قبریں بنانا، پختہ کرنا اور گنبدوں وغیرہ کا تعمیر کرنا، یہ تمام چیزیں باجماع امت اور اتفاق علمائے کرام حرام ہیں اور ان امور کو ضروری سمجھتے ہوئے کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منظرہ اور مجاولہ کرنا ہے۔ اس لئے ان مہلکات سے احتراز اشد ضروری ہے۔

۲۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ابو وائل، ابو الہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آگاہ رہو میں تم کو اس کام کے لئے بھیجتا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، وہ یہ کہ میں کسی تصویر کو باقی نہ چھوڑوں مگر یہ کہ اسے مٹا دوں اور نہ کسی اونچی اور ابھری ہوئی قبر کو، مگر یہ کہ اسے (زمین) کے برابر کر دوں۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ مِمَّا نَالَا إِلَّا طَمَسْتُهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تصویر رکھنا، اور اس کا بنانا یہ تمام امور خلاف شریعت اور حرام ہیں جیسا کہ آئندہ اس کی تفصیل آجائے گی۔

۲۱۴۳۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، یحییٰ قطان، سفیان، حبیب اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ”ولا صورة الا طمسها“ کے الفاظ موجود ہیں۔

۲۱۴۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتَهَا *

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ *

۲۱۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ بنانے اور اس پر بیٹھنے اور ان پر تعمیرات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قبروں کا پختہ بنانا اور ان پر عمارتیں تعمیر کرنا اور وہاں بیٹھنا حرام اور ممنوع معلوم ہوا اور یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور یہی چیز امام مالک نے موطا میں بیان کی ہے اور امام شافعی کتاب الامام میں فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام گنبدوں اور قبوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے چلے آئے ہیں یہاں تک کہ فقہاء نے اس مٹی سے جو قبر سے زائد نکلے زائد مٹی ڈالنے بھی مکروہ بیان کیا ہے چہ جائیکہ قبروں کو پختہ بنایا جائے۔ اور ایسے ہی قبروں پر مسجدیں وغیرہ بنانا حرام ہے اور بنانے والا سزاوار لعنت ہے کیونکہ کتب حدیث مشکوٰۃ، نسائی، ترمذی اور ابوداؤد میں احادیث ہیں کہ جن میں ان امور کے کرنے والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنت فرمائی ہے۔ غرضیکہ روایات اور کتب فقیہ کی رو سے قبرستان میں مسجد بنانا اور قبہ وغیرہ بنانا سب حرام ہیں، شرح مشکوٰۃ اور بیہقی شرح بخاری میں اس کی تصریح ہے اور جامع الاصول میں تونسائی کی سند کے ساتھ صاف مذکور ہے کہ آپ نے قبر پر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے منع فرمایا ہے اور مواہب الرحمن مدہب النعمان میں ہے کہ قبر کی زیارت کے لئے کسی قسم کی عداوت بنانا حرام ہے اور فتاویٰ عیسیٰ، یعنی شرع کنز، مستخلص، شرح کنز اور بحر الرائق وغیرہ میں ان تمام امور کی حرمت صراحتاً مذکور ہے۔

۲۱۴۵۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۱۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن علیہ، ایوب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۴۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی انگارے پر بیٹھ جائے اور اس سے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال تک پہنچ جائے تو یہ چیز اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۴۵۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ۲۱۴۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِسَمْعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ * ۲۱۴۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حُمْرَةٍ فَتُحْرَقَ ثِيَابُهُ فَتُحْصَلَ إِلَيَّ جَنْدُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ * (فائدہ) اسی طرح قبر پر شمینہ اور خیمہ وغیرہ نصب کرنا ممنوع ہیں، صحیح بخاری میں موجود ہے کہ عبد الرحمن کی قبر پر حضرت عبد اللہ بن عمر نے ایک خیمہ تھاپا ہوا دیکھا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے اس خیمہ کو یہاں سے ہٹا دے اس پر تو اس کے اعمال سایہ کئے ہوئے ہیں اور شرعت اسلام میں بھی اس چیز کی تصریح موجود ہے اور امور ممنوعہ کی اصلیت حرمت ہے اور اس پر اصرار کرنے والا مرتکب گناہ کبیرہ ہے اور ایسے ہی قبر پوش وغیرہ ممنوع ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک قبر پر تشریف لے گئے کہ اس پر غلاف ڈال رکھا تھا۔ آپ نے اس فعل سے انہیں روکا۔ نصاب الاحساب، مطالب المؤمنین، اور اسی طرح پھولوں وغیرہ کی چادر چڑھانا، اگر تقرب میت کے لئے وہ چادر ڈالتے ہیں تب تو ناجائز اور حرام ہے، درمختار وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے اور اگر پھولوں کی چادر قبر کی زیب و زینت کے لئے ہو تو تب بھی کراہت سے خالی نہیں ہے اس لئے کہ قبر زیارت اور خوشی کا مقام نہیں ہے بلکہ قبرستان میں تو ایسے افعال کئے جانے چاہئیں جن سے آخرت کی یاد تازہ ہو، چنانچہ زیارت قبور کا مقصد حدیث شریف میں یہی بیان کیا گیا ہے، لہذا جو کام زہد اور یاد آخرت کے خلاف ہو گواہ زیارت قبول کا مقصد نہیں بن سکتا اس لئے قبر کی زیارت اور آسائش شرع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصود کے خلاف ہو جائے گی۔ باقی رہا میت کی تعظیم تو اس کی تعظیم ویسی ہی کی جائے گی جیسا کہ زندگی میں کی جاتی تھی، مگر اس کو دفن کرنے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہو گیا۔ اب قبر کی تعظیم کا سوال باقی رہ گیا تو شریعت میں تعظیم قبر صرف اتنی ہے کہ نہ اس پر بیٹھیں اور نہ بیڑ رکھیں اور نہ جوتیاں بکھریں اور نہ چڑھیں اور نہ پیشاب پاخانہ کریں، باقی قبر کو بوسہ دینا، ہاتھ پھیرنا، چومنا اور سجدہ کرنا، طواف کرنا، جھلکنا اور چہرے پر مٹی ملنا اور باقی تمام

خرافات جو آج کل بکثرت رائج ہیں سب ناجائز و حرام ہیں، یہاں تک کہ بعض امور میں تو کفر کا خدشہ ہے، اس لئے ان سب سے احتیاز ضروری ہے۔

۲۱۴۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اورودی (دوسری سند) عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۱۴۹۔ علی بن حجر سعدی، ولید بن مسلم، ابن جابر، بسر بن عبید اللہ، واثلہ، حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

۲۱۵۰۔ حسن بن رفیع بجلی، ابن مبارک، عبد الرحمن بن یزید، بسر بن عبید اللہ، ابو ادريس خولانی، واثلہ بن اسقع، حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

(فائدہ) قبرستان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ بکثرت احادیث میں اس چیز کی ممانعت آئی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثیں، اور اسی طرح جامع ترمذی، ابو داؤد، سنن دارمی اور ابن ماجہ کی روایتوں میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور کتب فقیہ مثلاً عیسیٰ اور زبیلی میں بھی یہی چیز مرقوم ہے اب اگر قبر کی طرف رخ کر کے بشرط تعظیم قبر نماز پڑھے تو یہ چیز حرام ہے بلکہ اس کے کفر کا فتویٰ دیا جائے گا۔ شرح مناسک میں صراحۃً اس چیز کو بیان کر دیا ہے، اور اگر عبادت و تعظیم کا قصد نہیں ہے تو نماز مکروہ ہے۔ ہندو ادیس صورت اگر کوئی شخص احادیث اور روایات فقیہہ کا خلاف کرے گا تو یقیناً گنہگار ہو گا اور ان پر اصرار کرانے والے مرتکب گناہ کبیرہ سمجھے جائے گا کیونکہ گنہ صغیرہ کو بار بار کرنا ہی کبیرہ ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۵۱۔ علی بن حجر سعدی، اسحق بن ابراہیم حنفی، عبد العزیز بن محمد، عبد الواحد بن حمزہ، عبد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تاکہ آپؐ بھی نماز پڑھیں تو صحابہ کرامؓ نے اس چیز کو اچھانہ بھی۔

۲۱۴۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيانُ كِذَا هُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۹۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى بْنُ مُسَيْمٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا *

۲۱۵۰۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْسُوا عَلَيْهَا *

۲۱۵۱۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَالْفَلْطُ بِإِسْحَاقَ قَالَ عُبَيْدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمْرُ

تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا لوگ اس چیز کو بہت ہی جلد بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیض رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مسجد میں ہی نماز پڑھی تھی۔

حَنَارَةُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتَصَلَّى عَلَيْهِ فَذَكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهِيلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ *

(فائدہ) سنن ابی داؤد شریف میں حدیث مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کچھ (ثواب) نہیں ہے اسی لئے امام ابو حنیفہ اور امام مالکؒ عدم جواز نماز جنازہ فی المسجد کے قائل ہو گئے۔ مترجم کہتا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد نبویؐ کے قریب ایک حصہ بنا ہوا تھا تو آپؐ نے یہ نماز اسی میں پڑھی تھی اسی لئے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بات کو منکر سمجھا چنانچہ آئندہ روایت میں خود اس طرف اشارہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ اگر بارش وغیرہ کوئی عذر ہو تو مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے۔

۲۱۵۲۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، عبد الواحد، عباد بن عبد اللہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہو گیا تو ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لے جاؤ تاکہ ہم بھی ان کی نماز پڑھیں، چنانچہ ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے سامنے جنازہ رکھ دیا گیا تاکہ وہ بھی نماز پڑھ لیں اور پھر جنازہ کو باب الجنائز سے جو کہ مقاعد کی طرف تھا باہر لے گئے اور انہیں لوگوں کے متعلق علم ہوا کہ وہ اس پر نکیر کر رہے ہیں کہ کہیں جنازے بھی مسجد میں لے جائے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا کیا لوگ اس چیز پر بہت جلدی نکیر کرنے لگے ہیں کہ جسے وہ جانتے نہیں، انہوں نے ہم پر نکیر کی کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سہیل بن بیضا پر مسجد ہی میں نماز پڑھی تھی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں سہیل بن بیضا ہی سہیل بن بیضا ہیں۔ ان کی ماں کا نام ہی بیضا ہے۔

۲۱۵۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِمَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَوْجَدِ عَنْ عَمَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تَوَفَّى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رُسُلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَمُرُوا بِحَنَارَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوَقَفَ بِهِ عَنِي حُجْرُ بْنُ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَفْهَمُوا أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسُ إِلَى أَنْ يَعْشُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَيْنًا أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهِيلِ بْنِ بَيْضَاءٍ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ مُسْنِبَةَ سَهِيلِ بْنِ وَعْدٍ وَهُمْ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّ بَيْضَاءَ *

۲۱۵۳۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک بن عثمان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ

۲۱۵۳۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا

جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں نماز پڑھوں، تو صحابہ کرامؓ نے ان پر تکبیر کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی حضرت سہیلؓ اور اس کے بھائی پر مسجد میں نماز پڑھی۔

نَبِيُّ أَبِي فَدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهْلٍ وَأَخِيهِ *

۲۱۵۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، شریک بن ابی نمر، عطاء بن بشار، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب میرے یہاں کی باری ہوتی تو اخیر شب قبرستان بقیع میں تشریف لے جاتے اور کہتے تم پر سلام ہو مومنوں کے گھر والو، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ تمہارے پاس آ گیا کہ جس کو کل ایک مدت کے بعد پڑ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے مٹنے والے ہیں، الہی بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما۔ اور قتیبہ کی روایت میں ”وَأَنَا كُمْ“ کا لفظ مذکور نہیں۔

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَارَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيَلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ النَّبْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَا تَوَعَدُونُ غَدًا مُوَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ يَقُمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا كُمْ *

(فائدہ) قبروں کی زیارت کرنا، اس طریقہ پر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مستحسن اور اچھا ہے اور اس زمانہ میں جس طریقہ سے قبروں پر جیا جاتا ہے اور جو امور کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں حرام اور مکروہ ہیں اور بعض کے ارتکاب پر کفر کا خدشہ ہے۔ سنت طریقہ یہی ہے کہ جو حدیث مذکورہ ہوا میں بیان ہوا ہے۔ اس میں سوائے سلام اور دعا کرنے کے کچھ ثابت نہیں اس لئے کہ اس کے علاوہ تمام امور ناجائز ہیں۔ بحر، نہر، فتح القدر، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ اور ایسے ہی قبروں کی زیارت کے لئے کوئی خاص دن معین کرنا اور اسے ضروری سمجھنا صحیح اور درست نہیں ہے۔ احادیث اور کتب فقہیہ سے ان امور کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور عرس وغیرہ کرنا اور اس کے لئے دن کا تعین کرنا اور پھر اسے ضروری سمجھنا اور وہاں ہمہ قسم کے لہو وحب کرنا یہ تمام امور منہی عنہ اور حرام ہیں کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کوئی ان امور کے جواز کا قائل ہے اور جو چیز یہاں ثبوت کو نہ پہنچے اس کی اصلیت حرمت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے لہذا یہ تمام امور حرام ہیں۔

۲۱۵۵۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ ۲۱۵۵۔ ہارون بن سعید ابلی، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج۔

عبداللہ بن کثیر بن مطلب، محمد بن قیس، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حجاج اعور، حجاج بن محمد، ابن جریج، عبداللہ، محمد بن قیس بن مخزومہ سے منقول ہے کہ ایک دن انہوں نے کہا کیا میں تم کو اپنی جانب سے اور اپنی والدہ کی طرف سے نہ بیان کروں، ہم سمجھے کہ والدہ سے ان کی وہ مراد ہے کہ جس نے انہیں جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بیان نہ کروں، ہم نے کہا ضرور فرمائیے، فرمایا کہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تھے آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتے نکال کر اپنے قدموں کے سامنے رکھے اور چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھ دیا اور لیٹ گئے اور تھوڑی دیر اس خیال سے رکے رہے کہ شاید میں جاگ نہ جاؤں، پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا اور میں نے اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور اپنی چادر لپیٹی، پھر آپ کے پیچھے چلی حتیٰ کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھایا پھر آپ کوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپ جلدی چلے تو میں بھی جلدی چلی، اور آپ جھپٹے تو میں بھی جھپٹی، اور آپ گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے پہلے آئی اور آتے ہی لیٹ گئی۔ آپ داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہ کیا ہوا کیوں سانس چڑھ رہا ہے اور پیٹ پھول رہا ہے، میں نے عرض کیا کچھ نہیں، آپ نے فرمایا تم خود ہی بتلا دو ورنہ لطیف خبر (اللہ تعالیٰ) مجھے بتلا دے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، چنانچہ میں نے آپ سے صورتحال بیان کی، آپ نے فرمایا وہ کالی کالی چیز جو مجھے اپنے آگے نظر آتی تھی وہ تم ہی تھیں، میں نے عرض کیا جی ہاں! تو آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ فَقَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّي قُنَّا بَلَى ح وَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجَ الْأَعْوَرِ وَالْفُظْ لُهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ فُرَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَانَ فَظَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنَّا نَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاصْطَجَعَ فَلَمْ يَبْسُ إِلَّا رَيْثَمًا ظَنَّ أَنَّ قَدْ رَقَدَتْ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلَتْ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاحْتَمَرْتُ وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَنِّي إِثْرَهُ حَتَّى جَاءَ الْبَيْعُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفَتْ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعَتْ فَهَزَوْلَ فَهَزَوْلَتْ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرَتْ فَسَبَقَتْهُ فَدَخَلَتْ فَلَيْسَ إِلَّا أَنَّ اضْطَحَعَتْ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِيًّا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ تُحَرِّيِي أَوْ لِيُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْحَبِيرُ قَالَتْ قُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ

مارا کہ مجھے تکلیف ہونے لگی اور فرمایا تو نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دہالے گا، تب میں نے کہا جب کوئی چیز چھپاتے ہیں تو ہاں اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، فرمایا جب کہ تو نے دیکھا کہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے پکارا اور تم سے انہوں نے چھپانا چاہا تو میں نے تم سے چھپا دیا اور وہ تمہارے پاس آنا نہیں چاہتے تھے اور تم اپنے کپڑے اتار چکی تھیں اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں، میں نے تمہیں بیدار کرنا چھانہ سمجھا اور یہ بھی خوف ہوا کہ تم گھبراؤ گی، پھر فرمایا کہ تمہارا پروردگار تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم بقیع والوں کے پاس جاؤ اور ان کے لئے استغفار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کروں، آپ نے فرمایا کہو السلام علی اہل الدیار من المومنین و المسلمین الخ۔ اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہم اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ پروردگار سے ہی واجب تھا اس لئے کہ حضرت عائشہ نے اس تاریک شب میں بھی چادر اوڑھی اور یہ چیز بھی صراحتاً معلوم ہو گئی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا ورنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سواں کی اور پھر اس پر یہ کہنے کی کہ حیف و خیر مجھے بتلاوے گا، کیا ضرورت ہے۔ بس یہ وہی چیز ہے جو بار بار لکھی جا چکی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ اسدی، سفیان، علقمہ بن مرثد، حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو ان میں کا ایک کہنے والا کہتا، ابو بکر کی روایت میں ہے، ”السلام علی اہل الدیار“ اور زہیر کی روایت میں ہے ”السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون، نسأل اللہ لنا ولكم العافیۃ“۔

۲۱۵۷۔ یحییٰ بن ایوب، محمد بن عباد، مروان بن معاویہ، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

قَالَ فَانْتَ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهْدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعْتَنِي ثُمَّ قَالَ أَصْنَنْتُ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مِنْهُمْ يَكْتُمُ النَّاسُ يَغْلُمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنِّي فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنِّي وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَيْنِي وَقَدْ وَضَعْتَ يَدَايَكَ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَفَضْتَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْجِشَنِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّنَا بِأَمْرِكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْبِرِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَنَاجِقُونَ *

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رَوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَنَاجِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ *

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَدَادٍ وَالْمُظْطَّيْحِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی والدہ کے استغفار کی اپنے پروردگار سے اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں ملی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کے لئے اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی۔

۲۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن عبید، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی روئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی کہ اپنی والدہ کے لئے استغفار کروں مگر مجھے اجازت نہیں ملی اور ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی تو تم بھی قبروں کی زیارت کرو، اس لئے کہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

۲۱۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن ثقی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب بن دثار ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشد فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا سوا ب کیا کرو، اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کرتا تھا سوا ب جب تک چاہو رکھو اور مشکیزوں کے علاوہ اور چیزوں میں نیبہ بنانے سے منع کرتا تھا سوا ب اپنے پینے کے برتنوں میں جس میں چاہو بناؤ، مگر نشہ والی چیز نہ ہو، ابن نمیر نے اپنی روایت میں عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ کے لفظ کہے ہیں۔

۲۱۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، زہید یابی، محارب بن دثار، ابن بریدہ، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ

عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَمَنْ يَأْذُنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أُرْوَرَ قَبْرَهَا فَأْذَنَ لِي *

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَابْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أُرْوَرَ قَبْرَهَا فَأْذَنَ لِي فَرُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُدَكِّرُ الْمَوْتَ *

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْفِيَةِ كَسَهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ *

۲۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشُّكُّ مِنْ أَبِي خَثِيمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ

علیہ وسلم (تیسری سند) ابن ابی محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ان تمام سندوں کے ساتھ ابوشان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

بُنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُقْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا بُنْ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَان *

۲۱۶۱۔ عون بن سلام کوئی، زہیر، سماک، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ جس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے تیر سے مار ڈالا تھا تو آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَوْذُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصٍ فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر نماز پڑھی جائے گی کیونکہ اس شخص پر تمام صحابہ نے نماز پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زجر اس کی نماز نہیں پڑھی۔ (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الزَّكَاةِ (۱)

۲۱۶۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے۔

۲۱۶۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرُو بْنَ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا

(۱) زکوٰۃ کا لفظ لغت عرب میں کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔ طہارت پاکیزگی، ثناء یعنی زیادتی، برکت، تعریف، ثناء جمیل اور زکوٰۃ جو فرض ہے اس کی ادائیگی میں یہ تمام معانی موجود ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے دوسرے مال میں پاکیزگی آجاتی ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے، اجر و ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اور قرآنی آیت کی روشنی میں زکوٰۃ صدقات کے ذریعے مال بڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے کی قرآن کریم میں تعریف کی گئی ہے۔

فِيمَا دُونَ خَمْسٍ دَوْدٌ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ أَوْاقٌ صَدَقَةٌ *

(فائدہ) وقت ساتھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہیں۔

۲۱۶۳۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث (دوسری سند) عمرو ناقد، عبد اللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا الْبَيْهَقِيُّ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۱۶۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، یحییٰ بن عمارہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے پھر ابن عیینہ کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۲۱۶۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسٍ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۲۱۶۵۔ فضیل بن حسین خدری، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوۃ (۱) واجب نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔

۲۱۶۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْخَدْرِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مِثْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَرْيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ دَوْدٌ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ *

۲۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اسماعیل بن امیہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

(۱) حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز، مجاہد، ابراہیم نخعی وغیرہ حضرات کی احادیث کی روشنی میں یہ رائے ہے کہ جتنی بھی پیداوار ہو جائے اس پر زکوۃ (عشر) واجب ہے البتہ حکومت عشر لینے کے لئے پانچ وسق کی مقدار مقرر کرے گی۔ ان حضرات کے مستدال کے لئے ملاحظہ ہو فتح المصالح ص ۳ ج ۳۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجوروں میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ غنہ میں اس سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

۲۱۶۷۔ اسحاق بن منصور، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان اسماعیل بن امیہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، یحییٰ بن عمرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غنہ اور کھجور جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

۲۱۶۸۔ عبد بن حمید، یحییٰ بن آدم، سفیان ثوری، اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مہدی کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۲۱۶۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ثوری، معمر، اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مہدی اور یحییٰ بن آدم کی روایت کی طرح منقول ہے، مگر کھجوروں کے بجائے پھولوں کا لفظ ہے۔

۲۱۷۰۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، عیاض بن عبد اللہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں، اور نہ کھجوروں کے پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

يَحْيَى بْنُ حَبَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبِّ صَدَقَةٍ *

۲۱۶۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خُمْسَةَ أَوْسَاقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ *

۲۱۶۸۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ ابْنِ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ *

۲۱۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ تَمْرٌ *

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ *

۲۱۷۱- ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن السرح، ہارون بن سعید ایثی، عمرو بن سواد، ولید بن شجاع، ابن وہب، عمرو بن ای رث، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جن زمینوں کو نہریں اور بارش سیراب کرے اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جو اونٹ وغیرہ کے ذریعہ پہنچی جائیں اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۲۱۷۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْجٍ وَهَارُونَ بْنِ سَعِيدِ النَّيْبِيِّ وَعَمْرٍو بْنُ سَوَادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ كُنْهُمْ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّائِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ *

(فائدہ) یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

۲۱۷۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراق بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام میں اور اس کے گھوڑے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۱۷۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْنِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ *

(فائدہ) زید بن ثابت نے جس وقت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت سنی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچ فرمایا، غازی کے گھوڑے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہاں اگر نسل بڑھانے کے لئے گھوڑے پال رکھے ہوں اور نرودادہ سب مخلوط ہوں تو پھر ہر ایک گھوڑے پر ایک دینار واجب ہے کیونکہ حضرت عمرؓ گھوڑوں کی زکوٰۃ لیا کرتے تھے اور جابر بن عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف فرمان نقل کیا ہے کہ ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار واجب ہے اور اسی طرح جب کہ غلام خدمت کے لئے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں، تو ان پر زکوٰۃ دی جائے گی۔

۲۱۷۳- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، کھول، سلیمان بن یسار، عراق بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۱۷۳- وَحَدَّثَنِي عَمْرٍو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهِ لَيْسَ عَلَى الْمُسْنِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ *

۲۱۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن ہلال۔

۲۱۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد بن زید۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، شمیم بن عراق بن مالک، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۵- ابو الطاہر، ہارون بن سعید ایل، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، اپنے والد سے، عراق بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپؐ نے فرمایا غلام پر زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

۲۱۷۶- زبیر بن حرب، علی بن حفص، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ آپؐ سے کہا گیا کہ ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباسؓ عم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ نہیں دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل تو اس چیز کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالدار کر دیا اور خالد بن ولید پر تو تم زیادتی کرتے ہو (۱) اس لئے کہ انہوں نے اپنی زر ہیں اور ہتھیار تک اللہ کے راستہ میں دیدیئے ہیں اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور مجھ پر واجب ہے، پھر ارشاد فرمایا عمرؓ تمہیں معلوم نہیں کہ انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

باب (۲۷۶) صدقہ فطر اور اس کا وجوب۔

۲۱۷۷- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے

بُن رِيْدِحَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ شَمِيمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۷۵- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ *

۲۱۷۶- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عِيْثُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ الْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفَعُ ابْنَ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَلَا يَنْفَعُكُمْ تَطْلِيمُونَ خَالِدًا قَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعُهُ وَاعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْ أَبِيهِ *

(۲۷۶) بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ *

۲۱۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَ قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

(۱) خبر دینے والے نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو خبر دی تھی وہ ان کے اپنے گمان پر مبنی تھی کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کو رد کر دیا اور فرمایا کہ تم ان کے بارے میں یہ بات کر کے ان پر زیادتی کر رہے ہو اس لئے کہ انہوں نے اپنا مال جہاد کے لئے وقف کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے بعد لوگوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر ایک تزاویا غلام، مرد یا عورت پر جو کہ مسلمان ہو۔

۲۱۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے یا جو سے، ہر ایک غلام یا آزاد، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے۔

۲۱۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر ایک آزاد اور غلام، مذکر اور مؤنث پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے۔ لوگوں نے اس ایک صاع کے برابر آدھا صاع گےہوں کا کر لیا (کیونکہ قیمت میں برابر ہیں)۔

۲۱۸۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رحم، لیث، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کے دینے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ لوگوں نے گےہوں کے دو مدوں کو اس کے برابر کر لیا ہے۔

۲۱۸۱۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے بعد صدقہ فطر کا تعین کیا ہے۔ ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا

نُ یَحْيَىٰ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ *

۲۱۷۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ يَنْصَفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ *

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مَدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ *

۲۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْهِ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ

عورت، چھوٹا ہویا بڑا، ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا۔

۲۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع طعام سے، یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پیڑ سے، یا ایک صاع انگور سے۔

مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ أَوْ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ صَغِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ *
۲۱۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ *

۲۱۸۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنعب، داؤد بن قیس، عیاض بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر ایک چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع طعام یا ایک صاع پیڑ یا جو یا کھجور یا انگور کا نکالا کرتے تھے، ہم اسی طرح نکالتے رہے مگر جب ہمارے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں سے کلام کیا تو فرمایا میری رائے میں شام کے سرخ گیلہوں کے دو دم (نصف صاع قیمت میں) ایک صاع کھجور کے برابر ہوتے ہیں تو لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں تو جب تک زندہ رہوں گا وہی ادا کرتا رہوں گا جو ہمیشہ سے نکالتا تھا (۱)۔

۲۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ إِذْ كُنَّا فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ فِطْرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ صَاعًا أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُحْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَهُ النَّاسُ عَلَى الْمَنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَهُ بِهِ النَّاسُ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مَدَنِيٍّ مِنْ سَمَرَاءَ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ نُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ *

(فائدہ) یہ ان کا جو شایمانی ہے اس سے لونی تعارض نہیں۔

۲۱۸۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، اسماعیل بن امیہ، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر نکالا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما تھے، ہر

۲۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا

(۱) حضرات امام ابو حنیفہ اور متعدد صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ گندم سے صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع ہے اور ان حضرات

نے یہ موقف حدیث کی بنا پر ہی اختیار کیا ہے ان کے متدلالت کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۵ ج ۳۔

ایک چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے تین قسموں میں ایک صاع کھجور کا ایک صاع پیاز کا اور ایک صاع جو کا۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہؓ نے سمجھ کہ گیہوں کے دوہ (نصف صاع قیمت میں) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔ ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں میں تو اسی طرح صدقہ فطر نکالتا رہا ہوں گا۔

۲۱۸۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب، عیاض بن عبد اللہ، ابن ابی سرح، حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین قسموں سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے پیاز، کھجور اور جو۔

۲۱۸۶۔ عمرو ناقد، حاتم بن اسماعیل، ابن عجلان، عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح، حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیہوں کے آدھے صاع کو کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعیدؓ نے اس پر تکبر کی اور فرمایا کہ میں تو وہی دوں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتا تھا ایک صاع کھجور کا، یا ایک صاع انگور کا، ایک صاع جو یا پیاز کا۔

۲۱۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو یوسف، موسیٰ بن عقبہ، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے متعلق حکم دیا کہ نہ گوں کو عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

۲۱۸۸۔ محمد بن رافع، ابن ابی ذباب، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

نَحْرُحُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا نَزَلَ نُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأَى أَنَّ مُدَّتَيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَذَلِكَ *

۲۱۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ *

۲۱۸۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ يَصِفُ الْمِصَاعَ مِنَ الْخِطْطَةِ عَدَلَ صَاعَ مِنْ تَمْرٍ أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ لَا أَخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أَخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ *

۲۱۸۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى لِبَاسَاتِهِ *

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُبَيْتٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر لوگوں کے عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

باب (۲۷۷) زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔

۲۱۸۹۔ سید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، ابو صالح، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو سونے یا چاندی والا اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن آگ کی چٹائیں اس کے لئے بچھائی جائیں گی اور دوزخ کی آگ سے انہیں خوب گرم کر کے اس کے پہلو، پیشانی اور سینہ پر داغ لگائے جائیں گے جب یہ چٹائیں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوبارہ گرم کر لی جائیں گی، اس روز برابر یہ کام ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، بالآخر جب بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یا تو جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا پھر دوزخ کا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ اونٹوں کا کیہ حق ہے، آپؐ نے فرمایا اونٹ والا بھی ہے جو اونٹ وال ان حقوق کو ادا نہیں کرے گا جو ان میں واجب ہیں اور اس کے حقوق یہ ہیں کہ پانی پلانے کے دن ان کا دودھ دودھ کر غریبوں کو پلایا جائے، تو قیامت کے دن اسے ایک چھیل زمین پر اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ نہایت فرہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں کوئی بھی بچہ باقی نہ رہے گا اور وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کانٹیں گے، جب ان کی پہلی جماعت گزر جائے گی تو فوراً پچھلی جماعت آجائے گی، یہ عذاب اس روز تک ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی حتیٰ کہ جب بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا جہنم کا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کا کیا حکم ہے، فرمایا کوئی گائے اور بکری والا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، جو گائے بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو

اللہ بن عمر أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ *

(۲۷۷) بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ *

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مَيْسَرَةَ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْنَمٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذُكِرَ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُخِصِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَبَكَوَى بِهَا جَنَّتُهُ وَجَبِينَتُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّهَا قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِلَّا لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبَهَا يَوْمَ وَرَدَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُطْبَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرُ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعْصُهُ بِأَفْرَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رَدَّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّهَا قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُطْبَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرُ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جِلْحَاءٌ وَلَا عَصَبَاءٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ

أُولَٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ
فَإِذَا سَبَّحَهُ بِمَا إِلَى الْحَنَةِ وَإِنَّمَا إِلَى النَّارِ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحَيْلُ قَالَ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ
بِرَّحُلٍ وَزَّرَ وَهِيَ لِرَّحُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَّحُلٍ أُخْرَى
فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَزَّرَ فَرَّحُلٌ رَّبَطَهَا رِيَاءً
وَفَخْرًا وَبَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وَزَّرَ
وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَّحُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا
رَقَابَتِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أُخْرَى
فَرَّحُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي
مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلْتُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ
الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلْتُ
حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَائِهَا وَأَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوْلُهَا فَاسْتَشْتِ شَرْفًا أَوْ
شَرْفِينَ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَائِهَا
حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ
فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا بُرِيدٌ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ
لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَالْحُمْرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا
هَذِهِ آيَةُ الْفَاذَةِ الْجَامِعَةِ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)*

قیامت کے دن چٹیل میدان میں گائے میں اور بکریوں کی
جھپٹ سے اسے روندنا جائے گا اور تمام گائے اور بکریاں اسے
اپنے کھروں سے پامال کریں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی،
اس روز نہ کوئی الٹی سینگوں والی ہوگی، نہ بے سینگوں والی اور نہ
شکستہ سینگوں والی جب ان کی پہلی جماعت گزر جائے گی تو فوراً
دوسری جماعت آجائے گی اور یہ فعل اس روز ہوتا رہے گا جس
کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی حتیٰ کہ جب بندوں
کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو اسے جنت یا دوزخ کا راستہ بتادیا
جائے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے، فرمایا
گھوڑے تین قسم کے ہیں، ایک مالک پر بار، ایک مالک کا بچاؤ،
ایک مالک کے لئے باعث ثواب ہے۔ بار وہ گھوڑے ہیں کہ جسے
مالک نے نمائش اور غرور اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھ
ہو، ایسے گھوڑے مالک پر بار ہیں۔ اور جو گھوڑے مالک کا بچاؤ
ہیں تو وہ گھوڑے ہیں جن کو مالک نے راہ خدا میں باندھا ہو اور جو
حقوق گھوڑوں کی پشتوں اور گردنوں سے وابستہ ہیں، انہیں بھی
ادا کرتا ہو ایسے گھوڑے بچاؤ کا باعث ہیں اور باعث ثواب وہ
ہیں جن کو انسان نے مسلمانوں کے صرف کے لئے فی سبیل
اللہ سبزہ میں باغ میں باندھ رکھا، یہ گھوڑے سبزہ زار میں جو
بھی کھائیں گے ان کی مقدار کے مطابق مالک کے لئے نیکیاں
لکھی جائیں گی، لید اور پیشاب کی مقدار کے برابر بھی، لک کے
لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اگر گھوڑے رسی توڑ کر ایک یودو
ٹیوں کا پکر لگائیں گے تو ان کے قدموں کے نشانات اور لید
کے بقدر اللہ تعالیٰ مالک کے لئے نیکیاں لکھ لے گا، اگر مالک
گھوڑوں کو لے کر نہر پر سے گزرے اور پانی پلانے کے ارادہ
کے بغیر بھی گھوڑے کچھ پانی وغیرہ پی لیں تو پئے ہوئے پانی کے
قطرات کے مطابق اللہ مالک کے لئے نیکیاں لکھ لے گا۔ عرض
کیا گیا یا رسول اللہ! گدھوں کے متعلق کیا حکم ہے، فرمایا گدھوں
کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں کیا گیا یہ آیت جامعہ یگانہ

(موجود ہے) فمن يعمل الخ یعنی جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ بھی دیکھ لے گا۔

۲۱۹۰۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے جس طرح حفص بن میسرہ کی روایت ہے لیکن الفاظ حدیث میں کچھ فرق ہے کہ اس روایت میں ”ما من صاحب اہل لا یودی حقہا“ ہے، اور دوسری روایت میں ”منہا حقہا“ ہے اور اس میں ”لا یفقد منہا فصیلًا واحدًا“ اور اسی طرح ”یکوی بہا جنبہا وجہتہ وظہرہ“ کے الفاظ ہیں۔

۲۱۹۱۔ محمد بن عبدالملک اموی، عبدالعزیز بن مختار، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خزانہ والا خزانہ کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا (تو قیمت کے دن) اس کے خزانہ کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے چٹانوں کی طرح بنا کر ان سے صاحب مال کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی پر داغ لگائے جائیں گے حتیٰ کہ جب اللہ اپنے بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرما چکے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھلایا جائے اور جو اونٹ والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو انہیں اونٹوں کی جھپٹ سے اس کو چمیل میدان میں منہ کے بل گرایا جائے گا، اونٹوں کی تعداد پوری ہوگی اور یہ سب اسے روندیں گے، جب کچھلی جماعت روندتی ہوئی گزر جائے گی تو اگلی جماعت دوبارہ روندے گی، حتیٰ کہ جب اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ کر چکے گا تو اس وقت اسے یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا دوزخ کا اور ایسے ہی جو بکریوں والا اپنی بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دے گا تو انہیں بکریوں

۲۱۹۰۔ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ *

۲۱۹۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُخِمْ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُحْمَلُ صَفَائِحُ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْحَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا يُطْحَمَ لَهَا بَقَاعُ قَرَقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتُرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْحَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا يُطْحَمَ لَهَا بَقَاعُ قَرَقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطْوُهُ بِأُظْفَانِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا

کی جھپٹ سے اسے چنیل میدان میں اوندھے منہ گرا دیا جائے گا، بکریوں کی تعداد پوری ہوگی یہ بکریاں اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گی اور سینکڑوں سے ماریں گی، ان میں کوئی بکری بے سینک یا لٹے سینک والی نہ ہوگی، جب پچھلی جماعت گزر جائے گی، اگلی آجائے گی حتیٰ کہ اس روز جس کی تعداد پچاس ہزار سال کی ہوگی، اللہ اپنے بندوں سے فیصلہ فرما چکے گا تو اس کو جنت کا راستہ بتا دیا جائیگا یا دوزخ کا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑوں کا کیا حکم ہے تو فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک خیر وابستہ رہے گی اور گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں بعض کے لئے ثواب، بعض کے لئے باعث تحفظ عزت اور بعض کے لئے باعث وبال جان۔ باعث ثواب تو گھوڑے وہ ہوتے ہیں کہ جن کو آدمی راہ خدا میں صرف کرنے کے لئے تیار رکھتا ہے۔ ایسے گھوڑے اپنے پیٹ میں جو کچھ بھی اتارتے ہیں اللہ اس کے عوض اس کے مالک کے لئے ثواب لکھ دیتا ہے، اگر مالک ان کو سبزہ میں چراتا ہے تو جو کچھ گھوڑے کھاتے ہیں اس کی مقدار کے برابر اللہ ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر دریا سے ان کو پانی پلاتا ہے تو پیٹ میں اترنے والے ہر قطرہ کے عوض اسے ایک ثواب ملے گا، حتیٰ کہ لید اور پیشاب کرنے پر بھی مالک کو ثواب ملے گا، اگر یہ گھوڑے ایک یا دو نبیوں کا چکر لگائیں گے تو جو قدم اٹھائیں گے ہر ایک قدم پر مالک کے لئے ثواب لکھ دیا جائے گا اور بچاؤ والے گھوڑے وہ ہیں کہ جنہیں آدمی برقراری عزت اور اظہار نعمت الہی کے لئے باندھ رکھتا ہے مگر جو حقوق گھوڑے کی پشت اور شکم سے وابستہ ہیں ان کو فراموش نہیں کرتا خواہ تنگی ہو یا فراخی، اور وبال وہ گھوڑے ہیں جن کو مالک نے رپا، غرور، تکبر اور اترانے کے سئے باندھ رکھ ہو، ایسے گھوڑے وبال ہیں۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ گدھوں کے متعلق کیا حکم ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جامعہ یگانہ فمیں بعمل منقاد

نَبَسَ فِيهَا عَقَصَاءُ وَلَا جَنَحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أَجْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى النِّجْنَةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَذْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَةَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْحَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا أَوْ قَالَ الْحَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشْكُ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَإِذَا تَعَيَّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَّتْ مِنْ شَيْءٍ بَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَدَّ لَهُ بِكُلِّ قَصْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرُ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَائِهَا وَلَوْ اسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَحَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظَهْرِهَا وَيُطْبُونَهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطْرًا وَيَذْخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَلِذَلِكَ الَّتِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ قَالُوا فَالْحُمْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَنِّي فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاضِلَةُ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) *

ذرة خیراً یرہ، ومن یعمل مثقال ذرة شراً یرہ۔

۲۱۹۲۔ قمیہ سعید، عبدالعزیز دراوردی، حضرت سہیلؑ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۹۳۔ محمد بن عبد اللہ بن بزیع، یزید بن زریع، روح بن قاسم، سہیل بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں خمیدہ سیگوں کی بجائے شکستہ سیگوں والی بکری ہے اور پیشانی کا ذکر نہیں۔

۲۱۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث کبیر، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے اس حق کو ادا نہ کرے جو اونٹوں میں واجب ہے یا اونٹوں کا صدقہ نہ دے، باقی روایت بدستور سابق ہے۔

۲۱۹۵۔ اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو اونٹوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو وہ قیامت کے دن اصلی تعداد سے بھی بڑھ کر آئیں گے، چھیل میدان میں ان کے سامنے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ دوڑتے ہوئے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے نکل جائیں گے، اور جو گائے والا حق ادا نہیں کرے گا تو وہ گائیں قیامت کے دن اصلی مقدار سے بڑھ کر آئیں گی، چھیل میدان میں ان کے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ سیگوں سے ماری اور پیروں سے کچلتی ہوئی نکل جائیں گی اور جو بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ بکریاں اصلی مقدار سے بڑھ چڑھ کر سامنے آئیں گی اور چھیل میدان میں

۲۱۹۲۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۱۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلٌ عَقْصَاءُ عَضْبَاءُ وَقَالَ فَيْكُوَى بِهَا حَبْنُهُ وَظَهَرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبْنُهُ *

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدَّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحُو حَدِيثَ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ تَسْتَنْ عَيْنُهُ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبَ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ

بکریوں کے سامنے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ سیٹگوں سے مارتی اور کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی، اس روزانہ میں نہ کوئی بے سیٹگ ہوگی اور نہ شکستہ سیٹگ والی، اور جو خزانہ والا خزانہ میں سے حق الہی ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا، مالک خزانہ سے بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا کہ اپنا خزانہ لے لے، ہمیں اس کی حاجت نہیں، جب مالک خزانہ کوئی مفر نہ دیکھے گا تو اس سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور سانپ نرا اونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کو چالے گا۔ ابو زبیر کہتے ہیں کہ ہم نے عبید بن عمیر سے سنا وہ اسی طرح بیان کرتے تھے پھر ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے عبید بن عمیر کی طرح بیان کیا۔ ابو زبیر کہتے ہیں میں نے عبید بن عمیر سے سنا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کا کیا حق ہے فرمایا اس کو پانی پر دوہ بیٹا اور اس کا ڈول عاریتاً دے دینا اور اس کے نر کو جفتی کے لئے دے دینا اور اس پر راہ خدا میں کسی کو سوار کرانا۔

۲۱۹۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا ان میں حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اسے ہموار چھیل میدان میں بٹھایا جائے گا کھروں والے جانور اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گے اور سیٹگوں والے جانور سیٹگوں سے ماریں گے، اس دن ان جانوروں میں نہ کوئی بے سیٹگ ہوگا اور نہ شکستہ سیٹگ والا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں حق کیا ہے، فرمایا نروں کو بطور عاریتاً دینا اور ان کے ڈولوں کو دینا اور اس جانور کو کسی کو بخش دینا اور پانی پر انہیں دوہ لینا (تاکہ دودھ غربا کو مل جائے) اور راہ خدا میں ان پر کسی کو سوار کرانا، اور جو مالدار مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل ہو کر اپنے

وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقروها ونطوه بأصافها ليس فيها حماء ولا منكسر قرنها ولا صاحب كنز لا يفعل فيه حقه إلا جاء كنزه يوم القيامة شجاعا أقرع يتبعه فاتحاً فاه فإذا أتاه قر منه فناديه خذ كنزك الذي حباته فأتنا عنه غني فإذا رأى أن لا بد منه سنن يده في فيه فيقضها قضم الفحل قال أبو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول هذا القول ثم سألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال مثل قول عبيد بن عمير و قال أبو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول قال رجل يا رسول الله ما حق الإبل قال حبها على الماء وإعارة ذلها وإعارة فحلها ومبيحتها وحمل عليها في سبيل الله *

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعَ قَرْقَرٍ تَطْوُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمِيذٌ حِمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنُ قُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ ذَلْوِهَا وَمَبِيحَتُهَا وَحَبْلُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَقْرَعٌ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَبْرُ مِنْهُ وَيُقَالُ هَذَا

مالک کا تعاقب کرے گا، مالک بھاگے گا مگر جہاں وہ جائے گا
سانپ بھی اس کے پیچھے جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ
تیرا وہی مال ہے کہ جس پر تو بھل گیا کرتا تھا، بالآخر جب
صاحب مال کوئی چارہ کار نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں
ڈال دے گا تو وہ سانپ اس کے ہاتھ کو زاونٹ کی طرح چبا
ڈالے گا۔

باب (۲۷۸) عمال زکوٰۃ کو راضی کرنا۔

۲۱۹۷۔ ابو کائل، فضیل بن حسین محدثی، عبد الواحد بن زیاد،
محمد بن ابی اسماعیل، عبد الرحمن بن ہلال عسی، حضرت جریر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابیوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کیا یا رسول اللہ زکوٰۃ وصول کرنے والے آکر ہم پر
زیادتی کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی
زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کر دیا کرو۔ جریر بیان کرتے ہیں کہ
جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا
اس وقت سے کوئی زکوٰۃ وصول (۱) کرنے والا مجھ سے ناراض
ہو کر نہیں گیا۔

۲۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان (دوسری سند)
محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) اسحاق، ابواسامہ، محمد بن
اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۲۷۹) زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سخت

عذاب۔

۲۱۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معمر بن سوید،
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول

مَالِكِ الَّذِي كُنْتُ تَبْعَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا يُدْ
مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضُمُهَا كَمَا
يَقْضُمُ الْفَحْلُ *

(۲۷۸) بَابُ إِرْضَاءِ السَّعَاةِ *

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ
الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
هِدَالٍ الْعَسِّيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ
نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا
فَيُظْمِئُونَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ
عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ *

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۲۷۹) بَابُ تَغْلِيظِ عِقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي

الزَّكَاةَ *

۲۱۹۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا وَ كَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ

(۱) ان کے آنے پر خوش ہو کر ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کر کے اور جتنی مقدار واجب ہے وہ تمام ادا کر کے ان کو خوش کرو۔

سُوَيْدٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ هُمْ الْأَحْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقِيلَ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِأُظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفَدَتْ أَحْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ *

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ وَكَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَدْعُ إِلَا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا *

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْحُمْصِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرِينِي أَنَّ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أَرْضُدُهُ لِيَدَيْنِ عَلَيَّ *

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے جب مجھے دیکھا تو فرمایا کعبہ کے پروردگار کی قسم! وہی لوگ خسارے والے ہیں چنانچہ میں آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے خرچ کیا ادھر ادھر اور اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے دیا اور ایسے لوگ بہت کم ہیں، اور جو اونٹ، گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ان کے وہ جانور ان سب دنوں سے مونے اور چرے میلے ہو کر آئیں گے، جیسا کہ دنیا میں تھے اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے، جب پچھلا ان میں سے گزر جائے گا اگلا آجائے گا، بندوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

۲۲۰۰- ابو کریم، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، معرور بن سويد، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، باقی روایت و کتب کی طرح مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی ایسا نہیں جو زمین پر مر جائے اور اونٹ، گائے اور بکری چھوڑ جائے کہ ان کی اس نے زکوٰۃ نہ دی ہو اس عذاب کے معلوم ہونے کے بعد۔

۲۲۰۱- عبد الرحمن بن سلام حجتی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے یہ چیز خوشی کا باعث نہیں کہ یہ احد پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے اور تین دن سے زائد میرے پاس ایک دینار بھی رہ جائے مگر وہ دینار کہ میں اپنے قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

۲۲۰۲- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت

مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۲۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَحُدَا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أَمْسَى ثَلَاثَةَ عَشْرِ مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا دِينَارًا أَرْضَدُهُ لِذَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا حَتَّى يَبْنِي يَدِيهِ وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَمِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ ثُمَّ مَشِينَا قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتَيْتَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَقَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبَعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتَيْتَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ رَأَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۲۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یحییٰ، ابن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی زمین حرہ میں پیدل چل رہا تھا اور ہم کوہ احد کو دیکھ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ذر! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا اگر یہ احد پہاڑ میرے لئے سونے کا بن جائے تو میں نہیں چاہتا کہ تیسری رات تک اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہے بلکہ میں تو خدا کے بندوں کو لپ بھر بھر کر سامنے کی طرف دائیں طرف اور بائیں طرف دیدوں، ہاں ادائے قرض کے لئے کوئی دینار باقی رکھ لوں وہ جدا ہے، اگر بعد ہم کچھ اور چلے آپ نے فرمایا ابو ذر! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمائیے، فرمایا کہ مالدار لوگ قیامت کے روز نادار ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اور اس طرح دیتے ہیں، اس کے بعد ہم کچھ اور چلے تو آپ نے فرمایا ابو ذر! اسی جگہ رہو تا وقتیکہ میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں، یہ فرما کر چل دیئے اور میری نظر سے غائب ہو گئے، کچھ بے معنی اغاظ اور آواز مجھے سنائی دی، مجھے فوراً خیال پیدا ہوا کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ پیش آیا، یہ خیال کر کے میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا مگر فرمان یاد آ گیا کہ جب تک میں نہ آؤں اپنی جگہ سے نہ ہٹا، مجبوراً انتظار کرنے لگا، بالآخر آپ تشریف لائے تو میں نے واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے مجھ سے انہوں نے آکر کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص بحالت عدم شرک مر جائے گا جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، فرمایا اگرچہ

اس نے زنا اور چوری کی ہو۔

(فائدہ) کلمہ لا الہ الا اللہ کا خاص یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جنت میں ضرور پہنچوائے گا، اگرچہ یہ امور تو اس چیز کی اجازت نہیں دیتے۔

۲۲۰۴۔ قتیبہ بن سعید، جویر، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات نکلا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی نہیں ہے میں نے سوچا کہ شاید کسی کا ساتھ چلا آپ کو ناگوار گزرے تو میں چاند کے سایہ میں چنے لگا (تاکہ مجھ پر نظر نہ پڑے) تو آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا، کون ہے؟ میں نے کہا ابو ذر، اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر فدا کرے، آپ نے فرمایا ابو ذر چلو، تو میں تھوڑی دیر آپ کے ساتھ چلا تو آپ نے فرمایا زیادہ مال والے قیامت میں کم درجہ والے ہیں مگر جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اسے اڑا دے اپنے دائیں بھی اور بائیں بھی اور سامنے بھی اور پیچھے بھی، اور اس مال سے بہت خیر کے کام کرے، پھر میں کچھ دیر اور آپ کے ساتھ چلا رہا، پھر آپ نے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ مجھے ایک صاف زمین پر بٹھادیا کہ اس کے گرد سیاہ پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں تم یہیں بیٹھے رہو، اور آپ ان پتھروں میں چلے گئے یہاں تک کہ میں آپ کو نہیں دیکھتا تھا اور وہاں آپ بہت دیر تک ٹھہرے رہے، پھر میں نے سنا آپ کہتے ہوئے آ رہے تھے کہ اگر چوری اور زنا کرے، چنانچہ جب آپ آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ، اللہ مجھ کو آپ فدا کرے، ان کالے پتھروں میں کون تھا میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا جو آپ کو جواب دے رہا تھا، فرمایا وہ جبریلؑ تھے جو ان پتھروں میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دو کہ جو کوئی اس حال میں انتقال کر جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے کہا اے جبریلؑ اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے، انہوں نے کہا اگرچہ شراب بھی پئے۔

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ الْبَيْتِ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ضِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَأَانِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُسْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَى قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْتَبِرِينَ هُمْ الْمُقْبِلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعَصَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَمَحَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ وَتَبِنَ يَدَيْهِ وَوَرَأَاهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْصَبْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَبَثَّ عَنِّي فَأَطَالَ الْبَثُّ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى فَإِنْ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي حَنَابِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي حَنَابِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْحَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُسْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا۔

۲۲۰۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي
الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ
الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْفَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ
إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ أَحْسَنُ الْحَسَدِ
أَحْسَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَافِرِينَ
بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ
عَنْ حِمَّةٍ تُذِي أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ
نُغْضٍ كَيْفِيهِ وَيُوضَعُ عَنْ نُغْضٍ كَيْفِيهِ حَتَّى
يَخْرُجَ مِنْ حِلْمَةٍ تُذِيهِ يَتَرَلَّزَلُ قَالَ فَوَضَعَ
الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ
إِلَيْهِ شَيْئًا قَالِ فَأَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى
سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرَهُوا مَا
قُلْتُ لَهُمْ قَالِ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّ
خَبِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ أَحَدًا فَنَظَرْتُ مَا
عَمِيَ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَنْعَثُنِي فِي
حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنَّ لِي
مِثْنَةً ذَهَبًا أَنْفَعُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَابِيرٍ ثُمَّ هَؤُلَاءِ
يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالِ قُلْتُ مَا
لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَغْتَرِبُهُمْ وَتُصِيبُ
مِنْهُمْ قَالِ لَا وَرَبِّكَ لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا
أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى الْحَقَّ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ *

۲۲۰۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالعلاء،
احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں
مدینہ منورہ آیا اور ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اس میں قریش کے
سردار بھی تھے کہ اتنے میں ایک شخص مولے کپڑے پہنے
ہوئے سخت جسم اور سخت چہرے والا آیا اور ان کے پاس کھڑے
ہو کر فرمایا، خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی جو
جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور ان کی چھاتی کی نوک پر رکھا
جائے گا یہاں تک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانے
کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا اور
وہ پتھر اسی طرح آر پار ہوتا رہے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ
لوگوں نے اپنے سر جھکائے اور میں نے ان میں کسی کو انہیں کچھ
جواب دیتے ہوئے نہیں دیکھا، پھر وہ لوٹے اور میں ان کے
ساتھ ہولیا، یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے تو میں
نے عرض کیا کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا
انہیں برا لگا، انہوں نے کہا یہ کچھ عقل نہیں رکھتے، میرے
خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں گیا، تو فرمایا
تم کوہ احد دیکھتے ہو، میں نے اوپر کی دھوپ کا خیال کیا اور یہ سمجھا
کہ آپ مجھے کسی حاجت کے لئے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں تو میں
نے عرض کیا جی ہاں دیکھتا ہوں، آپ نے فرمایا میں یہ نہیں چاہتا
کہ میرے پاس اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو سب
خیرات کردوں مگر تین دینار (جو قرض کی ادا کے لئے رکھ
لوں) اور یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے، میں نے
ان سے کہا کہ تمہارا اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا حال ہے
کہ تم ان کے پاس کسی ضرورت کے لئے نہیں جاتے ہو اور نہ ان
سے کچھ لیتے ہو، انہوں نے کہا کہ مجھے تمہارے پروردگار کی قسم
کہ میں ان سے دنیا مانگوں گا اور نہ دین میں کچھ پوچھوں گا، یہاں
تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

(فائدہ) حدیث سے دین پر عمل نہ کرنے والوں اور اس کی خبر گیری نہ رکھنے والوں کی جہالت ثابت ہوئی، اور زہد و دنیا کی بے رغبتی کی فضیلت معلوم ہوئی، جمہور علمائے کرام کے نزدیک اگر کسی بھی سال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تب اس کے لئے یہ عذاب ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے اور اگر زکوٰۃ دیدے تب وہ اس وعید سے نجات حاصل کر لے گا، باقی امیر الزہدین حضرت ابوذر کا مسلک یہ ہے کہ ضرورت سے زائد جو مال بھی آدمی رکھے اس پر مواخذہ ہو گا اور وہ ان وعیدات کا مستحق ہے جو کہ احادیث میں موجود ہیں۔

۲۲۰۶۔ شیبان بن فروخ، ابو الاشہب، خلید عمری، اخف بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کنز (خزانہ) جمع کرنے والوں کو ایسے داغ کی بشارت دو جو ان کی پیٹھوں پر لگائے جائیں گے تو ان کے پہلوؤں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل جائیں گے پھر وہ ایک جانب ہو گئے اور بیٹھ گئے، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں، حاضرین نے جواب دیا، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں چنانچہ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا یہ کیا تھا، جو میں نے ابھی سنا کہ آپ کہہ رہے تھے، انہوں نے کہا میں وہی بیان کر رہا تھا جو میں نے ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ اس عطا میں (جو مال غنیمت سے امراء دیتے ہیں) کیا فرماتے ہیں، فرمایا تم اسے لیتے رہو کیونکہ آج کل اس سے تم کو مدد حاصل ہوگی مگر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تو چھوڑ دو۔

باب (۲۸۰) صدقہ کی فضیلت اور خرچ کرنے والے کے لئے بشارت۔

۲۲۰۷۔ زہیر بن حرب، محمد عبد اللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر کہ میں بھی تجھ پر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کے خرچ کرنے سے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

۲۲۰۶۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خَلِيدُ الْعَصْرِيِّ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَافِرِينَ بِكَيْفٍ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيْفٍ مِنْ قِبَلِ أَفْئِدَتِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّيْ فَقَعَدَ قَالَ قَسْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قِيلَ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ سَيِّئِهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَوَيْدًا كَانَ ثَمَنًا لِيَدِيكَ قَدَعَهُ *

(۲۸۰) بَابُ الْحَثِّ عَلَى النِّفْقَةِ وَتَبَشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلْفِ *

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا آدَمُ أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ نَعِيمٌ اللَّهُ مَدَّيْ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلَأَتْ

سَحَاءٌ لَّا يَعْصِيهَا شَيْءٌ النَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۲۲۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ أَخْبَى وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى لَّا يَغِيضُهَا سَحَاءُ النَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَحْفِضُ *

۲۲۰۸۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، معمر بن راشد، ہمام بن منبہ، ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرنے سے اس میں کسی قسم کی کمی پیدا نہیں ہوتی، تم غور کرو کہ جب سے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کیا ہے کہ اب تک جو اس کے داہنے ہاتھ میں ہے اس میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش پانی پر ہے اس کے دوسرے ہاتھ میں صفت قبض ہے جسے چاہتا ہے بلند اور پست کرتا ہے۔

فائدہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں ان پر بلا کیف معلوم کئے ہوئے ایمان لانا واجب اور ضروری ہے، تمام اہل سنت والجماعت کا یہی مسک ہے اور ان میں تاویلات کرنا، یہ جھمکے اور معتزلہ کا شیوہ ہے، جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔

باب (۲۸۱) اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان پر تنگی کرنے کی ممانعت اور اس کا گناہ۔

(۲۸۱) بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمُ مَنْ ضَيَعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُ عَنْهُمْ *

۲۲۰۹۔ ابو الریح الزہری، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ابوب، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دینار جسے آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے آدمی اپنے گھروالوں پر خرچ کرے، اور وہ دینار کہ جسے اپنے جانور پر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے اور ایسے ہی وہ دینار کہ جسے اپنے ساتھیوں پر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے، ابو قلابہ کہتے ہیں کہ عیال سے ابتداء کی، پھر ابو قلابہ نے کہا کہ اس شخص سے زیادہ کون مستحق ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے تاکہ ان

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّيِّعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ

کی آبرو بچتی رہے، یا اللہ تعالیٰ ان کو اس وجہ سے نفع دے اور غنی کر دے۔

۲۲۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، مزاحم بن زفر، مجاہد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دینار وہ ہے کہ جسے تو مسکین کو دے اور ایک دینار وہ ہے کہ جسے تو اپنے بال بچوں پر صرف کرے، ان میں سب سے زیادہ ثواب اس میں ہے جسے تو اپنے بال بچوں پر خرچ کرے۔

۲۲۱۱۔ سعید بن محمد جری، عبد الرحمن بن عبد الملک بن ابرہہ کتانی، بواسطہ والد، طلحہ بن مصرف، حضرت خثیمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ان کا داروغہ آیا، انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا، اس نے کہا نہیں، فرمایا جاؤ دیدو، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے لئے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دینے کا مالک ہے اس کا خرچہ روک دے۔

باب (۲۸۲) پہلے اپنی ذات اور پھر گھروں اور اس کے بعد رشتہ داروں پر خرچ کرنا۔

۲۲۱۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رحم، لیث، ابو زہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد ایک غلام آزاد کیا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع پہنچ گئی۔ آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اس کے علاوہ مال ہے اس نے کہا نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے تو نعیم

أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ أَوْ يُنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيَغْنِيَهُمْ *

۲۲۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ *

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِیْهِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَثِيمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أُعْطِيتَ الرِّقِيقُ قَوْتُهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْطَلِقْ فَأَعْطَاهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَخْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ *

(۲۸۲) بَابُ الْإِيتِدَاءِ فِي النِّفْقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةَ *

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَاكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَّلَ
شَيْءٌ فَيَأْهُبِكَ فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ
فِيذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ
شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ
يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ *

بن عبد اللہ نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ درہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، آپ
نے وہ غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ
کر پھر اگر بچے تو گھر والوں پر، پھر اگر گھر والوں سے بھی بچ
جائے تو قرابت والوں اور اگر رشتہ داروں پر خرچ کے بعد بھی
بچ جائے تو پھر ادھر اور ادھر اور آپ سامنے اور دائیں و بائیں
اشارہ فرماتے تھے (یعنی پھر صدقہ و خیرات خوب کرو)۔

۲۲۱۳- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو
مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبَيْرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ
وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۲۲۱۳- یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ابوزبیر،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
شخص نے انصار میں سے جس کا نام ابو مذکور تھا، ایک غلام کو
مدبر بنالیا جس کا نام یعقوب تھا، بقیہ حدیث لیث کی حدیث کی
طرح روایت کی۔

(۲۸۳) بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ
عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ
وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ *

باب (۲۸۳) اقرباء، شوہر، اولاد اور ماں باپ پر
اگرچہ وہ مشرک ہوں، خرچ اور صدقہ کرنے کی
فضیلت۔

۲۲۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو
طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ
أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ يَبْرَحِي وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةً
الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ
قَالَ أَنَسٌ فَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا
مِمَّا تُحِبُّونَ) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ يَبْرَحِي

۲۲۱۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابو طلحہ مدینہ منورہ میں بہت مالدار تھے اور ان کو بہت محبوب
مال میر جا کا باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا، رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا میٹھ پانی
پیتے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت
نازل ہوئی (ترجمہ) کہ نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک اپنی
محبوب چیز خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا (یا رسول اللہ) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم
نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو، اور
میرے مالوں میں بہترین مال میر جا کا باغ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

میں صدقہ ہے، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا اور آخرت میں اس کے جمع ہو جانے کا طالب ہوں، سو اس کو آپ جہاں چاہیں لگا دیں، آپ نے فرمایا کیا خوب یہ تو بہت نفع کا مال ہے، یہ تو بڑے نفع کا مال ہے، تم نے جو کہا میں نے سنا، اور مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو، چنانچہ ابو طلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۲۱۵۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، تو ابو طلحہ نے عرض کیا ہمارا پروردگار ہم سے ہمارا مال طلب کرتا ہے تو یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام میرحاء ہے اللہ تعالیٰ کی نذر کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو، تو انہوں نے حسان بن ثابت اور ابن ابی کعب کو دے دی۔

۲۲۱۶۔ ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، عمرو، بکیر، کریم، حضرت میمونہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک باندی آزاد کی تو میں نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا۔

۲۲۱۷۔ حسن بن رمح، ابو الاحوص، اعمش، ابو وائل، عمرو بن حارث، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہی ہو، چنانچہ میں اپنے شوہر عبد اللہ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے تو تم آپ سے جو کر دریافت

وَابْتِهَا صَدَقَةً لِلَّهِ اَرْجُو بِرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْفُقَرَاءِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ *

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَرِيحًا لِلَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ *

۲۲۱۶۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْنَاهَا أَخَوَالَكُ كَانَ أَعْظَمَ لِيَأْجُرَكَ *

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ خُلْيُكُكُمْ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُضِيَ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ دَاتِ الْبِدِّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا

بِالصَّدَقَةِ فَأَتَتْهُ فَاسْأَلَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَحْزِي عَنِّي
وَلَا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ
بَلِ الْبَيْتِ أَنْتِ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجَّتَنِي حَاجَّتَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْقَيْتَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ قَالَتْ
فَخَرَجَ عَيْنًا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ
تَسْأَلَانِكَ أَنْحَرِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاحِهِمَا
وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرَهُ مَنْ نَحْنُ
قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَرَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الرِّبَابِ قَالَ امْرَأَةٌ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ
الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ *

۲۲۱۸- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ
لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سِوَاءَ
قَالَ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ
وَسَاقِ الْحَدِيثِ نَحْنُو حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ *

۲۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

کرو کہ اگر میں تم کو دے دوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ
کسی اور کو دے دوں، تو عبد اللہ نے مجھ سے کہا کہ تم ہی جا کر
دریافت کر لو، چنانچہ میں آئی اور ایک انصاری عورت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑی تھی اور اس کی اور
میری حاجت ایک ہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
رعب بہت تھا، چنانچہ حضرت بلالؓ باہر آئے تو ہم نے ان سے
کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور جا کر
دریافت کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ
اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو صدقہ ادا ہو جائے گا یا نہیں، یا ان
قیسوں کو دیں جو کہ ان کی پرورش میں ہیں اور یہ نہ بتاؤ کہ ہم
کون ہیں، بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کون
ہیں تو حضرت بلالؓ نے کہا کہ ایک انصاری عورت ہے اور ایک
زینبؓ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ
کون سی زینبؓ، انہوں نے کہا حضرت عبد اللہ کی بی بی، تب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دو ثواب
ہیں، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کا۔

۲۲۱۸- احمد بن یوسف ازوی، عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ
اپنے والد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث، حضرت زینب رضی
اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت عبد اللہ سے یہی مضمون مروی
ہے۔ ابراہیم، عمرو بن الحارث، حضرت زینب زوجہ حضرت
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت ہے، البتہ اتنی
عبارات کا اضافہ ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ صدقہ کرو، اگرچہ
اپنے زیورات میں سے ہو، بقیہ حدیث ابوالاخوص کی روایت
کی طرح ہے۔

۲۲۱۹- ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ،

بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ابو سلمہؓ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي
وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ
فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ
رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ *

(۲۸۴) بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ
عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ *

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَفْتَلَتْ
نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَطْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ
أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۲۲۲۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ تُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ
بَشَرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ *

والدہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ
مشرکہ ہے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپؐ نے کفار قریش
سے صلح کی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرکین کی طرف، کس
ہے تو کیا میں اس کے ساتھ احسان کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں!
اپنی ماں کے ساتھ احسان کر۔

باب (۲۸۴) میت کی طرف سے صدقہ دینے کا
ثواب اس کو پہنچ جاتا ہے۔

۲۲۲۵- محمد بن عبید اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے
ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری والدہ اچانک فوت
ہو گئی ہے اور وصیت نہیں کر سکی اور میرا خیال ہے کہ اگر بولتی
تو صدقہ کرتی کیا میں اس کی جانب سے صدقہ کروں، آپؐ نے
فرمایا، ہاں!

۲۲۲۶- زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند)
ابو کریم، ابواسامہ (تیسری سند) علی بن حجر، علی بن مسہر
(چوتھی سند) حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، ہشام سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابواسامہ کی روایت میں
ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی، جیسا کہ ابن بشر نے بیان
کیا ہے اور بقیہ راویوں نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

(فائدہ) عمامہ احناف کے نزدیک مفتی بہ قول یہ ہے کہ اعمال انسان خواہ بدنی ہوں یا مالی، ان کا ثواب مرنے والے کو ضرور ملتا ہے۔ چنانچہ
کتب فقہ، ہدایہ، فتاویٰ عالمگیری، بحر الرائق، نہر الفائق، زیلعی، یعنی اور اس کے علاوہ اور معتبر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے، خبرۃ
زیلعی کی نقل کرتا ہوں، فرماتے ہیں: کہ اس بارے میں قانون کلی یہ ہے کہ آدمی اپنے نیک اعمال کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ اہل
سنت والجماعت کے نزدیک خواہ نماز ہو یا روزہ ہو، یا حج یا صدقہ یا خیرات، یا قرآن کریم کی تلاوت یا وظائف وغیرہ اور ان سب کا ثواب مردہ کو
پہنچتا ہے اور اس کو نفع بھی دیتا ہے لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ اسے ثواب پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں اور نہ مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اور نہ اسے نفع

دیتا ہے ور علماء خفیہ کی دلیلیں بکثرت ہیں۔ چنانچہ دار قطنی اور سنن ابوداؤد میں اس مضمون کی بکثرت احادیث موجود ہیں اور عالمگیری میں مرقوم ہے کہ قانون اس باب میں یہ ہے کہ انسان کو اپنے اعمال کا ثواب کسی اور کے لئے پہنچانا درست ہے، عام ہے کہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ صدقہ ہو یا اور دیگر اعمال صالحہ اور انبیاء کرام اور شہداء اور اولیاء اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کرنا صحیح اور درست ہے اور ایسے ہی مردوں کو کفن دینا وغیرہ، باقی اس کے علاوہ اور جملہ امور و خرافات جو آج کل کے زمانہ میں رائج ہیں کہ جن کی شرح کی یہاں منجبت نہیں، درست نہیں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو تفصیل کا شوق ہو تو علماء حق سے ان امور کی تحقیق کرے اور ایسے ہی اکثر علماء خفیہ کے نزدیک سماع موتی ثابت نہیں چنانچہ کافی شرح دانی، فتح القدیر، یعنی شرح کنز، اور کفایہ شرح ہدایہ میں یہ امور صراحتاً مذکور ہیں اس کے علاوہ اور کتب فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۲۸۵) اس چیز کا بیان کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔

۲۲۲۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، ابومالک اشجعی، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، قتیبہ راوی کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور ابن ابی شیبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ روایت کرتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔

(۲۸۵) بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ *

۲۲۲۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ لَعُومٍ كِذَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ فِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

۲۲۲۸۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء ضعیفی، مہدی بن میمون واصل مولیٰ ابی عیینہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن عمر، ابوالاسود دہلی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مال والے ثواب لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں، اور روزہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم رکھتے ہیں، باقی اپنے زائد مالوں سے صدقہ دیتے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھی صدقہ کا سامان کر دیا ہے ہر ایک تسبیح صدقہ ہے اور ہر ایک تکبیر صدقہ ہے اور ہر ایک تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور خواہش پوری کرنا

۲۲۲۸ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاءَ لُضْبَعِي حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَصِيلٌ مَوْلَى أَبِي عَيِّنَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ لَدَيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفَضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوْ يَسِّرْ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تحميدة صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ

بھی صدقہ ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی ثواب ہے، فرمایا کیوں نہیں اگر اسے حرام میں صرف کرتا تو کیا اس پر گناہ نہ ہوتا، سو اسی طرح جب اسے حلال میں پورا کرے تو اس کے لئے ثواب ہے۔

۲۲۲۹۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، عبد اللہ بن فروخ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے سو جس نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کے راستہ سے ہٹا دیا، یا کوئی کانشیا بڑی راہ سے دور کر دی، یا اچھی بات کا حکم دیا، یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کے برابر تعداد میں تو وہ اس روز اس حالت میں چل رہا ہو گا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر رکھا ہو گا اور ابو توبہ نے کبھی اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی کہے ہیں کہ وہ شام اس حالت میں کرتا ہے۔

۲۲۳۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن حسان، معاویہ، ان کے بھائی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں او امر بمعروف (آؤ عطف کے ساتھ) ہے۔

۲۲۳۱۔ ابو بکر بن نافع عبدی، یحییٰ بن کثیر، علی بن مبارک، یحییٰ، زید بن سلام، ابو سلام، عبد اللہ بن فروخ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک انسان پیدا کیا گیا ہے اور پھر معاویہ عن زید والی روایت کی طرح نقل کی ہے۔

لَمَعْرُوفٍ وَنَهَىٰ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَہُ وَفِي نُصْعٍ أُحَدِّثُكُمْ صَدَقَہُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّتِي أُحَدِّثُ شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَنْ وَصَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ فَكَذَلِكَ بِذَا وَصَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا *
۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثَ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَسُرُّ كَبْرٌ لَهُ وَحَبْدٌ لِلَّهِ وَهَلَلٌ لِلَّهِ وَسَخَّ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَىٰ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَاتَّخَذَ مِائَةَ السَّلَامِ فَإِنَّهُ يُمَسِّي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحَرَخَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرَبَّمَا قَالَ يُمَسِّي *

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَىٰ زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمَسِّي يَوْمَئِذٍ *

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ حَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ

مَعَاوِيَةَ عَنْ رَبِيعٍ وَقَالَ فِيهِ لَمْ يَسْمَعْ يَوْمَئِذٍ *

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
أَوْ سَمِعَهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَنِيٍّ صَنِىَ لَهُ عَلَيْهِ
وَسَمِعَهُ قَالَ عَنِ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَبِيلَ أَرَأَيْتَ
بْنَ لَمْ يَحْدُثْ قَالَ يَغْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ
وَيَنْصَدُقُ قَبِيلَ أَرَأَيْتَ بْنَ لَمْ يَسْتَطِيعْ قَانَ
يُعِينُ دُنْحَاةَ الْمُنْهَوِّفِ قَالَ قَبِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ
بْنَ لَمْ يَسْتَطِيعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْحَيْرِ
قَالَ أَرَأَيْتَ بْنَ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُنْسَبُكَ عَنِ الشَّرِّ
فِيهَا صَدَقَةٌ *

۲۲۳۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ
رَاحِمِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ هَذَا لِأَسَدٍ *

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَنْ
سَرَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُسَيْبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ
يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْبَاقِينَ
صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا
أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَيْمَةُ
الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الْمَصْنَةِ
صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ *

۲۲۳۵ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا
حَبْدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنِي سَيْمَانُ وَهُوَ بْنُ بَدْرٍ
حَدَّثَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُرَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۳۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، سعید بن ابی بردہ،
بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر ایک مسلمان پر
صدقہ واجب ہے، عرض کیا گیا اگر وہ صدقہ دینے کے سے پہلے
نہ پائے، فرمایا اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنی جان کو نفع
پہنچائے اور صدقہ دے، عرض کیا گیا اگر اس سے یہ بھی نہ
ہو سکے، فرمایا حاجت والے مضطرب پریشان کی مدد کرے، عرض
کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا تنگی یا خیر کا حکم کرے، عرض
کیا گیا اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا برائی سے باز رہے
کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

۲۲۳۳ - محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۳۴ - محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، معمر، ہمام بن منبہ
ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کی ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز
جب آفتاب نکلتا ہے انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب
ہوتا ہے، دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی ایک
صدقہ ہے اور کسی کی اتنی مدد کر دینا کہ اسے سواری پر سوار کرا
دیا یا اس پر اس کا مال لا دینا صدقہ ہے اور کلمہ طیبہ بھی صدقہ
ہے اور ہر قدم جو نماز کو جانے کے لئے وہ رکھتا ہے، صدقہ
ہے اور تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

۲۲۳۵ - قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سیمان بن بذر،
معاویہ بن ابی مرزہ، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہر روز صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک بہت

ہے الہی خرچ کرنے والے کو اور عطا کر اور دوسرا کہتے ہیں الہی
بخیل کا مال تباہ کر۔

۲۲۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، شعبہ۔
(دوسری سند) محمد بن غنی، محمد بن جعفر، شعبہ، معبد بن خالد،
حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے
تھے صدقہ کیا کرو کیونکہ غنقریب ایسا وقت آ رہا ہے کہ آدمی
اپنے صدقہ کا مال لئے پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ملے گا اور
جس شخص کو وہ دے گا وہ کہے گا کل لے آتے تو میں لے لیتا،
آج تو مجھے حاجت نہیں، غرضیکہ کوئی نہ ملے گا جو صدقہ قبول
کرے۔

۲۲۳۷۔ عبد اللہ بن یزید اشعری، ابو کریب محمد بن علاء،
ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لئے
سوتا لے گھومتا پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ملے گا اور مردوں کی
کمی اور عورتوں کی کثرت کی یہ حالت ہوگی کہ ایک مرد کے
پچھپے چالیس عورتیں پناہ پذیر ہونے کے لئے پھرتی دکھائی دیں
گی۔

(فائدہ) یعنی قاتل اور لڑائیاں بکثرت ہوں گی کہ مرد اس میں مارے جائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی اور مال کی اتنی کثرت اور فراوانی
ہوگی کہ چاندی وغیرہ تو کچا سونے کی بھی کوئی قدر و منزلت نہ رہے گی، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، یہ سب دجال ملعون کی آمد کے بعد
ہوگا۔ اللہم انی اعوذ بک من الفتن ما ظہر منها وما بطن۔

۲۲۳۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی تا وقتیکہ مال بکثرت نہ ہو جائے اور
بہہ پڑے یہاں تک کہ آدمی اپنی زکوٰۃ کا مال نکالے گا تو اسے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانُ
يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا
وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا *

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ
قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ
حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ
يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا
بِالْأُمْسِ قَبِئْتَهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا
يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا *

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو
كَرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ
لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ
يَتَّبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يُلْذَنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ
وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ *

(فائدہ) یعنی قاتل اور لڑائیاں بکثرت ہوں گی کہ مرد اس میں مارے جائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی اور مال کی اتنی کثرت اور فراوانی
ہوگی کہ چاندی وغیرہ تو کچا سونے کی بھی کوئی قدر و منزلت نہ رہے گی، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، یہ سب دجال ملعون کی آمد کے بعد
ہوگا۔ اللہم انی اعوذ بک من الفتن ما ظہر منها وما بطن۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهِيلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثَرَ
الْمَالُ وَيَبْغِضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ

کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا اور سر زمین عرب چراگاہ اور نہروں والی ہو جائے گی۔

(فائدہ) آدمیوں کی قلت کی بنا پر کوئی کاشت نہیں کریگا تو وہ زمین جانوروں کے چرنے کے علاوہ اور کسی مصرف کی نہیں رہے گی۔

۲۲۳۹۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ مال بہت ہو کر بہہ نکلے اور اتنی کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اب اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور صدقہ دینے کے لئے آدمی کو بلایا جائے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے۔

۲۲۴۰۔ واصل بن عبد ادا علی، ابو کریب، محمد بن یزید رفاعی، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے چاندی کے ستونوں کی طرح زمین اپنے جگر پارے باہر نکال کر پھینک دے گی، قاتل آئے گا تو وہ کہے گا اسی (مال) کے لئے میں نے قتل کیا تھا، قاطع رحم کہے گا اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری قطع کی تھی اور چور آئے گا تو وہ کہے گا کہ اسی کی بدولت میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کے سب اس کو چھوڑ دیں گے اور کوئی نہ لے گا۔

۲۲۴۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی پاکیزہ (حلال) مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کے علاوہ کوئی مال قبول نہیں کرتا تو اللہ اسے اپنے واسطے ہاتھ سے لیتا ہے اگرچہ وہ کھجور ہو، تو وہ بھی رحمن کے ہاتھ میں بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے پھجڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔

فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا *

۲۲۳۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثَرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةٌ وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولَ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ *

۲۲۴۰۔ وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كَرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ وَالْقُفْطُ لَوَاصِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْنَادَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَجُلِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا *

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْتُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْحَبْلِ كَمَا يُرْتِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ أَوْ فَصِيلَهُ *

۲۲۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ - يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ
كَسْبٍ طَيِّبٍ إِنَّا نَحْذَرُ اللَّهَ بِبَيْمِينِهِ فَبُرَيْبِهَا
كَسَبُ بُرَيْبٍ أَحَدَكُمْ فَنُفُوَّةً أَوْ قُلُوصَةً حَتَّى
تَكُونَ مِثْلَ لُجْلِ وَ أَعْصَمُ *

۲۲۴۳ - وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سُبَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ كِلَاهُمَا
عَنْ سُهَيْلٍ هَذَا الْإِسْنَدُ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ مِنْ
الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَصْعُقُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيثِ
سُبَيْمَانَ فَيَصْعُقُهَا فِي مَوْضِعِهَا *

۲۲۴۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ
عَنْ سُهَيْلٍ *

۲۲۴۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَمَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ
حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُهَا النَّاسُ إِنَّ لِلَّهِ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ
يُفَرِّقُ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا
رُسُلُ كُنُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي
بِمَا تَعْمَلُونَ عَابِدٌ) وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُنُوا مِنَ صَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ

۲۲۴۲ - قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
کوئی شخص بھی حلال کی کمائی سے کسی کھجور کا صدقہ نہیں کرتا
مگر اللہ اسے اپنے واسطے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسے بڑھاتا رہتا
ہے جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچے یا اونٹنی کو
پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ یا اس سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

۲۲۴۳ - امیہ بن سلیمان، یزید بن زریع روح (دوسری سند)
احمد بن عثمان اودوی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، حضرت
سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی
ہے اور روح کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس صدقہ کو اس
کے حق میں خرچ کرے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس
کے مصرف میں خرچ کرے۔

۲۲۴۴ - ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ہشام بن سعد، زید بن
اسلم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یعقوب بواسطہ سہیل کی روایت کی
طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۲۴۵ - ابو کریم محمد بن علاء، ابو اسامہ، فضیل بن مرزوق،
عدی بن ثابت، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک (حلال) کے علاوہ کسی کو
چیز قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومن کو وہی حکم دیا ہے جو کہ
رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ
اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں، اور فرمایا
اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو کہ ہم نے تم کو
دی ہیں پھر آپ نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو کہ لمبے بے سفر

کرتا ہے اور گردوغبار میں بھرا ہے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھ کر کہتا ہے اے پروردگار، اے پروردگار حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام ہے تو اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔

يُصَلُّ سَمَرًا شَعْتًا أَعْبَرُ يَمْدُ يَذِيهِ إِلَى سَمَاءٍ يَرْبُّ يَرْبِّ وَمَضْعُمُهُ حَرَامٌ وَمُسْتَرْبُهُ حَرَامٌ وَمَبْسُتُهُ حَرَامٌ وَعُذِي بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِدَعْوَتِهِ *

فردہ) یہ حدیث اصول دین میں سے ہے، معلوم ہوا کہ انسان کو امور حلال پر کاربند ہونا ضروری ہے ورنہ پھر دنیا و آخرت میں نیکیوں سے محروم ہو جائیگا۔

باب (۲۸۶) صدقہ اور خیرات کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا اچھی بات ہی کیوں نہ ہو، اور یہ کہ صدقہ جہنم کو روکتا ہے۔

(۲۸۶) بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَيْمَةِ طَبِيبَةٍ وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ *

۲۲۴۶۔ عون بن سلام کوئی، زہیر بن معاویہ جعفی، ابو اسحق، عبد اللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو تم میں سے ہلکے سے بچ سکے، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر تودہ ایسا کرے۔

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَصَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَيَفْعَلْ *

۲۲۴۷۔ علی بن حجر سعدی، اسحق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، خثیمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام کرے گا کہ الہ العالمین اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور عام آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اس کے ترم سابقہ اعمال نظر آئیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو بھی سابقہ اعمال نظر آئیں گے اور آگے دیکھے گا تو سوائے دوزخ کی آگ کے کچھ نظر نہ آئے گا تو آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، ابن حجر نے بواسطہ اعمش اور عمرو بن مرہ کے خثیمہ سے اس طرح روایت کی ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے اگرچہ نیک بات ہی کے ذریعے سے اور اسحق نے یہ روایت خثیمہ سے بلفظ عن نقل کی ہے۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكُونُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَرْجُمَاتٍ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَمَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَمَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهَهُ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ رَأَى ابْنُ حَجْرٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ حَبِثَمَةَ مِنْهُ وَرَأَى فِيهِ وَلَوْ بِكَيْمَةِ طَبِيبَةٍ وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ حَبِثَمَةَ *

۲۲۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، خثیمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا تذکرہ کیا اور آپ کے چہرے پر اس کے اثرات ظاہر ہوئے اور بہت زیادہ ظاہر ہوئے، پھر فرمایا آگ سے بچو، اور پھر جب آپ کے چہرے پر اثرات ظاہر ہوئے اور آپ نے منہ پھیرا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک کٹڑے کے ساتھ اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو کسی اچھی بات کے ذریعہ، اور ابو کریب کی روایت میں گویا کالفظ نہیں ہے۔

۲۲۳۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، خثیمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے دوزخ کا تذکرہ فرمایا اور اس سے پناہ مانگی اور تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا، دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک کٹڑے ہی کے ساتھ ہو اور اگر یہ نہ پاؤ تو نیک بات کہہ کر۔

۲۲۵۰۔ محمد بن ثنی، عزری، محمد بن جعفر، عون بن ابی جحیہ، منذر بن جریر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم دن کے اول حصہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک جماعت ننگے پیر، ننگے بدن آئی، گلے میں چمڑے کی کھلیاں ڈالے ہوئے یا عمامیں پہنے ہوئے اور تلواریں لٹکائے ہوئے کہ جن میں سے اکثر بلکہ سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر خفیر ہو گیا، آپ اندر گئے، پھر باہر آئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں (کیونکہ نماز کا وقت قریب تھا) اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی، اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو، اور غور کرو کہ تم نے

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَثِيمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ *

۲۲۴۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَثِيمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۲۲۵۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُثَنِّ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلَّ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْعَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَنَى ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) إِلَى

کل کے لئے اپنی جانوں کے لئے کیا پہنچا رکھا ہے، آپؐ نے فرمایا صدقہ دے انسان اپنی اشرفی، درہم، کپڑے، گےہوں کے صاع اور کھجور کے صاع سے، حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ انصار میں سے ایک صاحب ایک خضلی لے کر آئے، گویا کہ ان کا ہاتھ اس سے تھکا جاتا ہے بلکہ تھک گیا تھا، پھر تو لوگوں کا تانا بنداہ گیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کھانے اور کپڑے کے دیکھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا کہ وہ چمک رہا ہے گویا کہ وہ سونے کا ہو گیا ہے، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہوں ان کا بھی ثواب ہے، بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسدم میں بری بات نکالی تو اس پر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں ان کا بھی گناہ ہے بغیر اس کے کہ ان کے بار میں کچھ کمی ہو۔

۲۲۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ابتدائی حصہ میں تھے، بقیہ حدیث ابن جعفر کی حدیث کی طرح روایت کی اور معاذ کی حدیث میں اس قدر زیادتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ دیا۔

۲۲۵۲۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، ابو کامل، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر منذر بن جریر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کے پاس ایک قوم جو چمڑے کی کفدیں ڈالے ہوئے تھی، آئی۔ بقیہ

الْخَيْرِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيًّا) وَالْآيَةِ الَّتِي فِي الْحَشْرِ (اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنْتَظِرْ نَفْسَ مَا قَدَّمْتَ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ) تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصُرَةٍ كَادَتْ كَفُهُ تَعْجُزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَتِيَابِ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَوَزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُثَنِّبَ بْنَ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ *

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُثَنِّبِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي

روایت وہی، بس اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم، الخ۔

۲۲۵۳۔ زبیر بن حرب، جریر، اعمش، موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید، ابی النعمان، عبد الرحمن بن ہلال، عیسیٰ، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر اون کے کپڑے تھے آپ نے ان کا برا حال دیکھا کہ محتاج بیان نہیں، پھر بقیہ حدیث اسی طرح بیان کی۔

باب (۲۸۷) محنت و مزدوری کر کے صدقہ دینا اور صدقہ کم دینے والے کی برائی کرنے کی ممانعت۔

۲۲۵۴۔ یحییٰ بن معین، غندر، شعبہ (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو داؤد، حضرت ابو سعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا اور ہم بوجہ ڈھویا کرتے تھے، چنانچہ ابو عقیل نے آدھا صاع (دوسرا) صدقہ دیا اور دوسرا شخص اس سے زائد لے کر آیا، منافق کہنے لگے اللہ تعالیٰ کو اس کے صدقہ کی حاجت نہیں ہے اور دوسرے نے تو محض ریا کی وجہ سے صدقہ کیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ خوشی سے صدقہ والے مومنوں کو طعن کرتے ہیں اور ان حضرات کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت اور مزدوری سے (ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے) بشر کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۵۔ محمد بن بشر، سعید بن ربیع (دوسری سند) اسحاق بن منصور، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ

اسمار و ساقوا الحدیث بقصصہ و فیہ فصلی الظہر ثم صعد منبراً صغیراً فحمد اللہ و اتنى علیہ ثم قال اما بعد فذن اللہ انزل فی کتابہ (یا ایہا الناس اتقوا ربکم) الآیۃ *

۲۲۵۳۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ وَأَبِي الصُّحَيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ صَانَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

(۲۸۷) بَابُ الْحَمْلِ بِأَجْرَةٍ يُتَصَدَّقُ بِهَا وَاسْهَى الشَّدِيدُ عَنْ تَنْقِصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَبِيل *

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِيهِ بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَتَزَلَّتْ (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) وَلَمْ يَلْفِظْ بِشَرٍّ بِالْمُطَّوِّعِينَ *

۲۲۵۵۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ ح وَ حَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

روایت منقول ہے اور سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم اپنی کمروں پر بوجھ مادا کرتے تھے۔

ثَبُو دَاوُدَ كِنَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسَادِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ عَلَى ظُهُورِنَا *

باب (۲۸۸) دودھ کے جانور مانگنے پر دینے کی فضیلت۔

(۲۸۸) بَاب فَضْلِ الْمَنِيحَةِ *

۲۲۵۶۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بلاشبہ جو کسی گھروالوں کو ایک ایسی اونٹنی (عاریتا یا ملکیت) دیتا ہے جو صبح و شام ایک گھڑا بھر کر دودھ دیتی ہے تو اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

۲۲۵۶ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ أَنَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ نَيْبِ نَاقَةٍ تَغْدُو بِعَسٍّ وَتَرُوحُ بِعَسٍّ إِنْ أَجَرَهَا عَصِيَّةٌ *

۲۲۵۷۔ محمد بن احمد بن ابی خف، زکریا بن عدی، عبید اللہ زید، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے کوئی دودھ کا جانور دیا تو اس کے لئے ایک صدقہ کا ثواب صبح ہو اور ایک کاشام کو، صبح کا صبح کے دودھ پینے سے اور شام کا شام کے دودھ پینے سے۔

۲۲۵۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَارَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى فَلَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَبِيحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبَّوْجَهَا وَعَبَّوْجَهَا *

باب (۲۸۹) خنّی اور بخیل کی مثال۔

(۲۸۹) بَاب مَثَلِ الْمُتَفِقِ وَالْبَخِيلِ *

۲۲۵۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج (دوسری سند) عمرو سفیان بن عیینہ، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس طرح ہے کہ جس پر دو کرتے سو یا دو زریں ہوں، اس کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے، اور دوسرے راوی نے کہا کہ صدقہ دینے والا چاہے تو زرہ کشادہ ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے اور جب بخیل خرچ کرنا چاہتا ہے تو

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُتَفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ حُتَاتٌ أَوْ حُتَاتَانِ مِنْ لَدُنْ تَلْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ

الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ
وَأَبَدًا أَرَادَ الْبَحِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ
وَأَخَذَتْ كُلُّ حَقِّقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تَجَنَّ بَنَانَهُ
وَتَعْفُو أَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يُوسَعُهَا
فَمَا تَتَّسِعُ *

وہ زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے (اور تنگی کی یہ شان ہوتی ہے) کہ وہ زرہ کشادگی کی بجائے اس کے پورے بدن تک کو گھیر لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو منہ دیتی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ بخیل اس زرہ کو) کشادہ کرنا چاہتا ہے، مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۵۹۔ سلیمان بن عبید اللہ، ابو ایوب غیلانی، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح بیان کی کہ جن دونوں پر لوہے کی دوزر ہیں ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینوں اور گردنوں سے جکڑے ہوئے ہوں، پھر جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس قدر کشادہ ہو جائے کہ وہ اس کے پورے بدن کو بھی گھیرے اور اس کے نشان قدم کو بھی منہ دے اور بخیل جب بھی صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو اس کی زرہ تنگ ہو جائے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ پر پھنس جائے، راوی بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس چیز کی طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ اگر تم انہیں دیکھتے، تو وہ کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے تھے، مگر کشادہ نہیں ہوتی۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ کرتہ پہننا مستحب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا گریبان سینہ پر ہونا چاہئے، چنانچہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں یہی باب ہاندھ کر حدیث کو ذکر کیا ہے، واللہ اعلم۔

۲۲۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحق حضرمی، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے کہ جن پر لوہے کی دوزر ہیں ہیں، کہ جب صدقہ دینے والا کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ کشادہ ہو

۲۲۶۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وَهْبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ
عِنْدَهُمَا خُتَّانٌ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ

جائے حتیٰ کہ اس کے نشان قدم تک کو گھیر لے، اور جب بخیل کسی صدقہ کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر ایک حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ پھر وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتی۔

باب (۲۹۰) صدقہ دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اگرچہ صدقہ کسی فاسق وغیرہ کو دیا جائے۔

۲۲۶۱۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص نے کہا، کہ سب رات میں کچھ صدقہ کروں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (اپنی ماعی) میں ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں دے دیا، صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص نے ایک زناکار عورت کو صدقہ دے دیا، وہ بولا اللہ العالمین تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں میرا صدقہ زناکار کو دے دیا، آج کی رات پھر صدقہ کروں گا، پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ دیا، صبح کو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ آج رات ایک مالدار کو صدقہ دیا گیا، اس نے کہا اللہم لك الحمد، میرا صدقہ غنی کو مل گیا، میں اور صدقہ دوں گا چنانچہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا، صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے، کہ آج چور کو صدقہ دیا گیا ہے، وہ کہنے لگا الہی تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، میرا صدقہ زانیہ، مالدار اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا پھر اس کے پاس (منجانب اللہ) ایک شخص آیا اور اس نے کہا تیرے تمام صدقات قبول ہو گئے، زانیہ کا تو اس بنا پر کہ شاید وہ زنا سے باز آجائے، اور غنی کا اس لئے کہ شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے وہ بھی صدقہ دینا شروع کر

بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَعْفَى أَثَرَهُ وَإِذَا هُمُ السَّحِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقْنَصَتْ عَلَيْهِ وَانْصَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ *

(۲۹۰) بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ غَيْرِ أَهْلِهَا *

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مِيسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَنِّي غَنِيٌّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأَتَنِي فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَغْفِرُ بِهَا عَنْ زَنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَغْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَغْفِرُ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ *

دے اور چور کا اس لئے کہ شاید چوری سے باز رہے (کیونکہ کھانے کو مل گیا)۔

(فائدہ) یہ حکم صدقات نافلہ کا ہے، زکوٰۃ کا نہیں۔

باب (۲۹۱) خازن امین اور اس عورت کا ثواب جو کہ اپنے شوہر کے مکان سے شوہر کی کسی بھی اجازت کے بعد صدقہ دے۔

(۲۹۱) بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوْ الْعُرْفِيِّ *

۲۲۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، ابن نمیر، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وہ خزانچی جو کہ مسلمان اور امین ہو اور جس کا حکم دیا جائے اس کو خرچ کرنا ہو یا دیتا ہو، اور پوری رقم اور چوری چیز اپنے دل کی خوشی کے ساتھ جس کے متعلق حکم ہوا ہو اسے دے دے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ لِمُسْتَبْنٍ الْأَمِينِ الَّذِي يُنْفِقُ وَرَبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا مَرُّ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَأَمَّا مَوْفَرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَنْفَعُهُ لِي الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ *

۲۲۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جرید، منصور، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کہ عورت اپنے گھر سے بغیر کسی مفسدہ کے خرچ کرے تو اس عورت کو خرچ کرنے کا ثواب ہوگا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی اسی طرح (ثواب میں شامل) ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں سے کسی قسم کی کوئی کمی یا نقص نہیں ہوگا۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا *

۲۲۶۴۔ ابن ابی عمر، فضیل بن عیاض، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں شوہر کے کھانے کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۲۶۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا *

۲۲۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا أَكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْحَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا *

۲۲۶۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۲۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِّ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ يَنْتَكِمَا بِصَفَانِ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے مکان سے بغیر کسی مفسدہ کے خرچ کرے تو اس کے لئے ثواب ہے اور شوہر کے لئے اتنا ہی ثواب اس کے کمانے کا ہے اور عورت کے لئے اس کے خرچ کرنے کا اور خراچی کے لئے بھی اس کے بقدر ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی ہو۔

۲۲۶۶- ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، اعمشؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۶۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، حفص بن غیاث، محمد بن زید، عمیر مولیٰ ابی اللہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں غلام تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے مالکوں کے مال میں سے کچھ صدقہ و خیرات دوں آپؐ نے فرمایا ہاں (اگر اجازت ہو) اور ثواب تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔

(فائدہ) ابی اللہم کے معنی گوشت سے انکار کرنے والا، یہ ان کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے ایام جاہلیت میں ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے، ان کا نام عبد اللہ تھا، جنگ حنین میں شہید ہوئے، سبحان اللہ! یہ صحابہ کرام کا فطری تقویٰ تھا، اور ایک زمانہ یہ ہے کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدوک کے نام کے ہضم کر جاتے ہیں مگر ڈکار تک نہیں لیتے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

۲۲۶۸- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، عمیر، مولیٰ ابی اللہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے آقاؐ نے حکم دیا کہ گوشت سکھاؤں، اتنے میں میرے پاس ایک فقیر آگیا تو میں نے کھانے کے مطابق اسے دے دیا، میرے مالک کو جب اس چیز کا علم ہوا تو اس نے مجھے مارا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے میرے مالک کو بلایا اور فرمایا اسے کیوں مارتے ہو، انہوں نے جواب دیا یہ میرا کھانا بغیر میرے حکم کے دے دیتا ہے، فرمایا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

۲۲۶۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِّ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدُدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ فَقَالَ الْآخِرُ يَنْتَكِمَا *

(فائدہ) غلام اور بیوی وغیرہ کے لئے اذن ضروری ہے خواہ قوی طور پر حاصل ہو جائے یا اس کے عادات و اطوار سے معلوم ہو جائے کہ وہ اتنی چیز کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا اور اگر ان صورتوں میں سے کسی قسم کا اذن حاصل نہیں تو پھر غلام، باندی اور عورت کے لئے تصرف جائز نہیں اور عمیر نے جو یہ کیا، تو ان کا خیال تھا کہ ان کا مالک ان سے خفا نہیں ہوگا۔

۲۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعِثَهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ *

۲۲۶۹- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے روایت کرتے ہیں جو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت جبکہ اس کا شوہر موجود ہو (نفل) روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور اس کے مکان میں اس کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے (اپنے کسی نامحرم کو) آنے کی اجازت نہ دے، اور جو بھی بغیر اس کی اجازت کے اس کی کمائی سے خرچ کرے گی تو آدھا ثواب اس کو بھی ملے گا۔

(فائدہ) نامحرم کے آنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں، ہاں محرم کو بھی اس کے شوہر کی اجازت پر آنا چاہئے۔

باب (۲۹۲) جو صدقہ کے ساتھ اور دیگر امور خیر کرے اس کی فضیلت۔

(۲۹۲) بَابُ مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَالَ الْبِرِّ *

۲۲۷۰- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْحَنَةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّائِغَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّيَّامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَنَى أَحَدٌ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

۲۲۷۰- ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن شہاب، ابی شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مال سے اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کیا تو وہ جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ خیر اور بھلائی ہے سو جو نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو جہاد کا عاشق تھا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ و خیرات والا تھا وہ صدقہ و خیرات کے دروازے سے اور جو روزہ دار ہو گا وہ باب الریان (سیرابی کے دروازہ) سے بلایا جائے گا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی کو ان سب دروازوں سے بلانے کی تو ضرورت نہیں ہے پھر بھی کیا کوئی ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہو گے۔

(فائدہ) اس حدیث نے روافض کی کمر توڑ دی اور ان کے منہ میں خاک جھونک دی، الحمد للہ علی ذلک۔

۲۲۷۱۔ عمرو الناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۷۱۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوْنِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِذَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۲۲۷۲۔ محمد بن رافع، محمد بن عبد اللہ بن زبیر، شیبان (دوسری سند) محمد بن حاتم، شبابہ، شیبان بن عبد الرحمن، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک جوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے سب خزانچی بلائیں گے، ہر ایک دروازہ کا خزانچی کہے گا کہ اے فلاں ادھر آؤ، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر ایسے شخص پر تو کوئی خرابی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہو۔

۲۲۷۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةٍ بَابٍ أَيْ فُلْ هَلَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

۲۲۷۳۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم اشجعی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کون روزہ دار ہے، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا تم میں سے آج کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے، ابو بکر نے عرض کیا میں گیا ہوں، پھر آپ نے پوچھا کہ آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے، ابو بکر نے عرض کیا میں نے، پھر آپ نے فرمایا کہ آج تم میں سے مریض کی پیار پر سی کس نے کی، ابو بکر نے عرض کیا میں نے، تو آپ نے فرمایا یہ سب کام جس میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔

۲۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي مَرِيٍّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

باب (۲۹۳) خرچ کرنے فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی ممانعت۔

۲۲۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کرو اور گن گن نہ رکھو، ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی گن کر دے گا۔

۲۲۷۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، عباد بن حمزہ اور فاطمہ بنت منذر، اسماء (بنت ابوبکر) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرچ کرو اور گن گن نہ رکھو ورنہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا اور محفوظ نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ سے محفوظ کر لے گا۔

۲۲۷۶۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، عباد بن حمزہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

۲۲۷۷۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبد اللہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے مگر جو مجھے ذییر ڈے دیتے ہیں، سو اگر میں اس مال میں سے کچھ خرچ کروں تو مجھے گناہ ہوگا، آپ نے فرمایا جتنا دے سکو دو اور محفوظ کر کے نہ رکھو اللہ تعالیٰ بھی تم سے

(۲۹۳) بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ*

۲۲۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِقِي أَوْ انْضَحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ*

۲۲۷۵- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَافِلِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْرَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِقِي أَوْ انْضَحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُوعِي فَيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ*

۲۲۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْرَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَحْوُ حَدِيثِهِمْ*

۲۲۷۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ حُنَاحٌ أَنْ

محفوظ کر لے گا۔

أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ أَرْضَخِي مَا اسْتَصْعَبْتَ وَلَا تُوعِي فَبَوَّعِي اللَّهُ عَلَيْكَ *

(۲۹۴) بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاخْتِقَارِهِ *

۲۲۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْبِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ حِمَارَةَ لِحَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِينَ شَاةً *

(فائدہ) یعنی نہ لینے والا اس کی حقارت کی بنا پر انکار کرے اور نہ دینے والا اس کی کمی کی بنیاد پر دینے میں شرم کرے۔

(۲۹۵) بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ *

باب (۲۹۵) پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔

۲۲۷۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَمِيصًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابُّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ *

۲۲۷۹- زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید عبید اللہ، حصیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا سات حضرات ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے سایہ (رحمت) میں جگہ دے گا جس روز اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (۱) امام عادل، (۲) وہ جو اللہ کی عبادت میں مصروف ہو، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (۴) وہ دو شخص جو آپس میں محض اللہ کیلئے محبت کریں، اسی کے لئے ملیں اور اسی کے لئے جدا ہوں، (۵) وہ آدمی جسے کوئی حسب و نسب اور مال و جمال والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) وہ شخص جو اس پوشیدگی سے صدقہ کرے کہ دہانے ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ بائیں نے کیا خرچ کیا، (۷) وہ شخص کہ تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

۲۲۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ضعیف بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو سعید خدریؓ یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق حدیث روایت کی، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور مسجد میں جانے تک اس کا دل مسجد میں ہی لگا رہے۔

باب (۲۹۶) سب سے افضل صدقہ حریص
تندرست انسان کا ہے۔

۲۲۸۱۔ زبیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ ثواب میں بڑا ہے، فرمایا اس حال میں صدقہ دیا کہ تو تندرست اور حریص ہو، محتاجی کا خوف رکھتا ہو اور امیری کی امید رکھتا ہو، اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور پھر تو کہے کہ اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا، ایسا نہیں بلکہ وہ خود فلاں کا ہو چکا۔

۲۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ثواب میں کون سا صدقہ بڑھا ہوا ہے، آپ نے فرمایا آگاہ ہو جا قسم ہے میرے باپ کی یہ کہ تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست اور حریص ہو، محتاجی کا خوف کرتا اور تو نگر کی امید رکھتا ہو اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور تو پھر کہے کہ اتنا فلاں کا اور اتنا فلاں کا اور وہ فلاں کا ہو بھی چکا۔

(فائدہ) آپ سے یہ قسم حسب اتفاق زبان سے نکل گئی ارادہ اور قصد کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔

۲۲۸۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ خُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُثَيْبِ اللَّهِ وَقَالَ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ *
(۲۹۶) بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ *

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تُمَهِّلَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحَقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

۲۲۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا فَقَالَ أَمَّا وَأَيْلِكَ لَتُبْنَانُهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمَهِّلَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحَقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۸۳۔ ابوالکامل جحدری، عبد الواحد، عمارہ بن قعقاع سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَيْ
إِصْدَاقَهُ أَفْضَلُ *

(۲۹۷) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ
الْيَدِ السُّفْلَى وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَنَفِّقَةُ
وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ *

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالْتِفَافَ
عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى
وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَنَفِّقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ *

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعٍ عَنْ يَحْيَى
الْقَطَّانِ قَانَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ
طَلْحَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ
الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَالْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ *

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
الْأَقْدُقُ قَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
بِئْسَ الرُّبُوبُ وَسَعِيدٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ
هَذَا الْمَالُ خَضِيرَةٌ حُلُوةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ
تُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ

سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی
اس میں یہ الفاظ ہیں کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔

باب (۲۹۷) اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے
اور اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نچلا ہاتھ لینے والا ہے!

۲۲۸۴ - قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، نافع، حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما
تھے، صدقہ دینے اور سوال نہ کرنے کا تذکرہ فرما رہے تھے، فرمایا
اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے
والا اور نچلا مانگنے والا ہے۔

۲۲۸۵ - محمد بن بشار، محمد بن حاتم، احمد بن عبدہ، یحییٰ قطان،
عمرو بن عثمان موسیٰ بن طلحہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ افضل ترین یا بہترین صدقہ وہ ہے جو مال
داری کے بعد ہو اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے
والے) ہاتھ سے بہتر ہے، اور صدقہ سب سے پہلے انہیں دو جو
تمہاری پرورش میں داخل ہیں۔

۲۲۸۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان زہری، عروہ،
سعید، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو آپ نے
مجھے دے دیا، پھر فرمایا یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، سو جس نے
اسے بغیر مانگے یا دینے والے کی خوشی کے ساتھ لیا تو اس میں
برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا اس
میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا حال اس شخص کی صرح ہوتا

ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۲۸۷۔ نصر بن علی جہضمی، زہیر بن حرب، عہد بن حمید، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، شداد، حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم تیرے لئے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور اس کا روکے رکھنا یہ تیرے لئے برا ہے اور ضروری خرچ کے مطابق رکھنے پر تجھے کوئی ملامت نہیں اور پہلے ان پر خرچ کر جو تیری پرورش میں داخل ہیں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب (۲۹۸) سوال کرنے کی ممانعت۔

۲۲۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید دمشقی، عبد اللہ بن عامر جہضمی کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم احادیث کی روایات سے بچو، مگر وہ احادیث جو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں منقول تھیں اس لئے کہ حضرت عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں لہذا جسے میں دل کی خوشی سے دوں اس میں برکت ہوتی ہے، اور جسے میں مانگنے اور اس کی حرص سے دوں تو اس کا حال ایسا ہے کہ گویا وہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۲۸۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، ہمام، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سوال لپٹ کر نہ کیا کرو، اس لئے کہ خدا کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز

لے گا وہی کالذی یا کُلْ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی *

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی *

(۲۹۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ *

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْجَهْضَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُحِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرٍّ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَحْبَبِهِ هَمَّامٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْجِفُوا فِي

مانگتا ہے اور اس کے سوال کی بنا پر وہ چیز میرے پاس سے نکلتی ہے اور میں اسے برا سمجھتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہو سکتی ہے۔

۲۲۹۰۔ ابن ابی عمر کی، سفیان، عمرو بن دینار، وہب بن منہ سے نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ان کے گھر ملک صنعاء میں گیا اور انہوں نے مجھے اپنے احاطہ کے اخروٹ کھلائے، اور ان کے بھائی کی روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنا وہ رسول اللہ کا فرمان نقل کر رہے تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا دینا اور نہ دینا کسی کے قبضہ میں نہیں، لہذا جو انبیاء کرام سے اور اولیاء سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں یہ سراسر بے دینی، اور جہالت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اس چیز کی نفی کر دی ہے۔

۲۲۹۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنا وہ عطیہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔

۲۲۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے درمیان چکر لگاتا ہے، اور پھر ایک رقمہ دو رقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجوریں لے کر واپس ہوتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر مسکین کون ہے، آپؐ نے فرمایا جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اسے کافی ہو جائے اور نہ اسے لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کسی سے کوئی چیز مانگتا ہو۔

الْمَسْأَلَةُ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرَجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ *

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنْبَهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بَصْنَعَاءَ فَأَطْعَمَنِي مِنْ حَوْزَةٍ فِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۹۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَحْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِيهِ اللَّهُ *

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْغَزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ فَرَدُّهُ النِّقْمَةُ وَالنِّقْمَتَانِ وَالْتِمَرَةُ وَالْتِمَرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ فَيَنْتَصِدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے ایسے غرباء اور مساکین کو دین ہزاروں فقیروں کے دینے سے اولیٰ اور بہتر ہے۔

۲۲۹۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكَ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِذَا شِئْتُمْ (لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) *

۲۲۹۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكَ أَخْبَرَنِي عَطَاءَ بْنُ يَسَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ *

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَقْنَى اللَّهُ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ لَحْمٌ *

۲۲۹۶- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةً *

۲۲۹۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ

۲۲۹۳- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، شریک، عطاء بن یسار مولى ميمونة، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ جسے ایک کھجور اور دو سوال سے عقیف اور بچا ہوا رہتا ہے، تمہارا جی چاہے تو (تائیداً) یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔

۲۲۹۴- ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک، عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بقیہ حدیث اسماعیل کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، معمر، عبد اللہ بن مسلم، حمزہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک ہمیشہ سوال کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں جا کر ملے گا کہ اس کے منہ پر ایک ٹکڑا (۱) بھی گوشت کا نہ ہوگا۔

۲۲۹۶- عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری کے بھائی سے اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں گوشت کے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۹۷- ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، لیث، عبید اللہ بن ابی جعفر، حمزہ بن عبد اللہ، اپنے والد سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ آدمی ہمیشہ

(۱) یہ سز بھروسہ نشی کے ہوگی کہ یہ شخص لوگوں سے سوال کرتا رہا۔ جس طرح اس نے دنیا میں اپنے آپ کو سواں کر کے ذلیل کیا اسی طرح اس کی سزا آخرت میں بھی ایسی ہی ہوگی۔

لوگوں سے سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیمت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

۲۲۹۸۔ ابو کریب، واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگوں سے ان کا مال اپنا مال بڑھانے کے لئے مانگتا رہتا ہے تو وہ چنگاریاں مانگتا ہے اب چاہے کم کر لے یا ان چنگاریوں کو زیادہ کر لے۔

۲۲۹۹۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، بیان ابی بشر، قیس بن حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ چاہے کوئی صبح کو جائے اور ایک لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد جائے کہ اس سے صدقہ بھی دے اور لوگوں سے سوال کرنے سے غنی بھی رہے، یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے کہ اسے دیں یا نہ دیں اور اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتداء ان سے کہ جو تیری پرورش میں داخل ہیں۔

۲۳۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر کوئی تم میں صبح کو (جنگل) جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑی لاد کر لائے اور اس کو بیچے، پھر بقیہ حدیث کی طرح بیان کی روایت کی۔

۲۳۰۱۔ ابو طاہر، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابی عبیدہ مولیٰ عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی لکڑی کا گٹھا باندھے، پھر اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ دے تو

أَنَّهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ لَقِيْمَةٍ وَيَنْسَى فِي وَجْهِهِ مَرْعَةُ لَحْمٍ *

۲۲۹۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ حِمْرًا فَيَسْتَقِيلُ أَوْ لَيْسَتْ كَثِيرٌ *

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانَ أَبِي بَشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَعْبِيَ بِهِ مِنَ الدَّسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَحِمًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَبْتَ فَإِنَّ الْيَدَ الْغَنِيَاءَ أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ لِسْفَى وَابْتَدَأُ بِمَنْ تَعُولُ *

۲۳۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانَ *

۲۳۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَمِعَ لَأَن يَحْتَرِمَ أَخَذَكُمْ حُرْمَةً مِّنْ حَطَبٍ
فِيحْمِنَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا خَيْرٌ لَهُ مِمَّنْ أُنْ
يَسْأَلُ رَجُلًا يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ *

۲۳۰۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنَا
وَقَالَ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ
الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ
الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي
فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ
تَمَائِمَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ
وَكُنَّا حَدِيثٌ عَهْدٍ بَبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ
فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا
تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا
قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَامَ تَبَايَعُكَ قَالَ
عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَتُطِيعُوا وَأَسْرَ كَلِمَةً
خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ
أَوْلِيَتِ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ
أَحَدًا يُنَالُوهُ إِلَّا هُ *

یہ اس کے حق میں کسی سے مانگنے سے بہتر ہے کہ وہ اسے چاہے
تو دے ورنہ نہ دے۔

۲۳۰۲- عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، سلمہ بن شیب، مروان
بن محمد دمشقی، سعید بن عبد العزیز، ربیعہ بن یزید، ابی ادريس
خولانی، ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ
سے ایک حبیب امانت دار نے روایت بیان کی ہے اور بے شک وہ
میرے حبیب اور میرے نزدیک امین ہیں، عوف بن مالک اشجعی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس نویا آٹھ یا سات آدمی تھے آپ نے فرمایا تم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم انہی دنوں
بیعت کر چکے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو بیعت
کر لی ہے پھر آپ نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں
کرتے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو بیعت کر لی ہے،
پھر آپ نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت
نہیں کرتے، بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائیے اور
عرض کیا یا رسول اللہ بیعت تو کر چکے ہیں اب کس چیز پر بیعت
کریں، آپ نے فرمایا اس پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچوں نمازوں پر اور اللہ تعالیٰ کی
اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز
کا سوال نہ کرو، تو میں نے اس جماعت میں سے بعض حضرات کو
دیکھا ان کا سواری پر سے کوڑا گر جاتا تھا تو کسی سے اس کے اٹھانے
کا سوال نہیں کرتے تھے۔

(فائدہ) ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ راوی حدیث بڑے زاہد اور صاحب کرامات حضرات میں سے گزرے ہیں اسود علی مردود نے انہیں
آگ میں ڈال دیا پر یہ نہ جھے، مجبوراً انہیں چھوڑ دیا، یہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے ابھی راستہ ہی میں
تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے انہوں نے ملاقات کی ہے۔

(۲۹۹) بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ * باب (۲۹۹) سوال کرنا کس کیلئے جائز ہے؟

۲۳۰۳- یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہارون بن

۲۳۰۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ

ریاب، کنانہ بن ضیم عدوی، قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک بڑی رقم کا قرضدار ہو گیا چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ سے اس کے بارے میں کچھ سوال کروں، آپ نے فرمایا تم ٹھہرنا آگے ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے تو ہم اس میں تمہارے دینے کے لئے کچھ حکم کر دیں گے، پھر فرمایا اے قبیصہ سوال تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے حلال نہیں ایک وہ جس پر قرضہ ہو جائے تو اس کو اتنا سوال کرنا حلال ہے کہ جس سے اس کا قرضہ ادا ہو جائے، پھر وہ رک جائے، دوسرا وہ جس کے مال میں کوئی آفت پہنچی کہ جس سے اس کا مال ضائع ہو گیا تو اس کو سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ اسے اتنی رقم مل جائے کہ اس سے گزران صحیح ہو جائے، اور تیسرا وہ شخص کہ جسے فاقہ لاحق ہو گیا ہو کہ اس کی قوم کے تین عقل والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ فلاں آدمی کو فاقہ پہنچا ہے تو اس کے لئے بھی اتنا سوال درست ہے کہ جس سے اس کا گزران ہو سکے اور ان تین شخصوں کے علاوہ اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

باب (۳۰۰) بغیر سوال اور طمع کے اگر کوئی چیز آجائے تو اس کا حکم۔

۲۳۰۴۔ ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ فرمایا ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت کرتے تو میں کہہ دیا کرتا تھا کہ مجھ سے زیادہ جو ضرورت مند ہو اسے دے دیں حتیٰ کہ ایک بار آپ نے مجھے کچھ مال دیا میں نے عرض کیا مجھ سے جو زیادہ ضرورت مند ہو اسے دے دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے لو، اور اس مال میں سے جو

سعیہ کِلَاہُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيَىٰ أَحْمَرًا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نَعِيمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهَدَلِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمِ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَارَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحْمَلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُنْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَنَحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةَ مِنْ دَوِي الْجَحَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ قُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَخَنَّا بِأَكْلِهَا صَاحِبُهَا سَخَنَّا *

(۳۰۰) جَوَازِ الْآخِذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطْلُحُ *

۲۳۰۴۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أُعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور سوال کے آئے، اسے لے لو،
اور جو اس طرح نہ آئے تو اپنے نفس میں اس کا خیال بھی نہ دیا
کرو۔

۲۳۰۵۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب،
سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کو کچھ مال دیا کرتے
تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا کرتے تھے یا
رسول اللہ! کسی ایسے شخص کو عنایت فرمائیے جو مجھ سے زیادہ
حاجت مند ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے
لے لو، اپنے پاس رکھو، یا صدقہ دے دو اور جو اس قسم کا مال
تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی اور نہ لگا ہو تو
اسے لے لیا کرو اور جو اس قسم کا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے
پیچھے نہ لگایا کرو۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ اسی وجہ سے ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور
اگر کوئی چیز انہیں دی جاتی تو اسے واپس نہ کرتے۔

۲۳۰۶۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، اسی طرح
بواسطہ سائب بن زید، عبد اللہ بن سعدی، حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، ابن سعدی
مالکی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے صدقات وصول کرنے کے لئے بل باندیا جب
میں اس سے فارغ ہوا اور مال لا کر انہیں دیا تو مجھے کچھ اجرت
دینے کا حکم فرمایا، میں نے کہا میں نے تو یہ کام اللہ کے لئے کیا
ہے اور اللہ ہی پر میری مزدوری ہے، آپ نے فرمایا جو تمہیں
دیا جائے وہ لے لو، اس لئے کہ میں بھی ایک بار رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقات وصول کرنے کا بل تھا،

وَسَمَّ خُدُّهُ وَمَا حَاكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ
غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُدُّهُ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ
نَفْسُكَ *

۲۳۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ
فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ
مِنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُدُّهُ فَمَمْلُوكُهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا حَاكَ مِنْ هَذَا
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُدُّهُ وَمَا
لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسُكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ
شَيْئًا أُعْطِيَهُ *

۲۳۰۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ عَمْرُو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنْ
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ
السَّعْدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَنِي عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّدَقَةِ فَمِمَّا
فَرَعْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعَمَلَةٍ فَقُتْتُ
بِمَا عَمِيتُ بِهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُدِّمْ
أَعْطَيْتُ فَإِنِّي عَمِيتُ عَنِ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي فَقُتْتُ مِثْلُ

آپؐ نے مجھے اجرت دی تو میں نے بھی تمہاری طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا جب بغیر، نگے تمہیں کچھ دیا جائے تو کھاؤ اور صدقہ دو۔

۲۳۰۸۔ ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن انج، ہمر بن سعید، ابن سعدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کسی جگہ کا عمل مقرر فرمایا، بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۰۱) حرص دنیا کی مذمت۔

۲۳۰۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہے، زندگی کی محبت اور مال کی محبت۔

۲۳۱۰۔ ابو طاہر و حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہوتا ہے، زندگی کی درازی اور مال کی محبت۔

۲۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم (انسان) بوڑھا ہوتا ہے مگر وہ باتیں اس میں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص و طمع اور عمر کی حرص۔

۲۳۱۲۔ ابو غسان مسعمی، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، واسطہ

قَوْلْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُنْ وَتَصَدَّقْ *

۲۳۰۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ اسْتَعْدِي أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ النَّبِيِّ *

(۳۰۱) بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا *

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ *

(فائدہ) صحیح ہے مرد چوں پیر شود حرص جو اے گرد۔

۲۳۱۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طَوْلُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْمَالِ *

۲۳۱۱۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَسْوُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُتِبَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَنْتَبِئُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ *

۲۳۱۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ

اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۳۱۳۔ ابن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ابن آدم (انسان) کے لئے مال کی دو وادیاں اور جنگل ہوں تو بھی تیسری وادی تلاش کرے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

۲۳۱۵۔ ابن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرم رہے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ پر کچھ نازل ہوا تھا یا خود ہی فرما رہے تھے، پھر ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۲۳۱۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر انسان کے لئے ایک سونے کی وادی ہو تو اس بات کی خواہش کرے گا کہ ایک اور ہو، اور انسان کا منہ مٹی ہی پر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر توجہ کرتا ہے جو توبہ کرے۔

۲۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۲۳۱۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۲۳۱۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَأَتْبَغَى وَادِيَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ *

۲۳۱۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَلَا أُدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

۲۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ لَهُ وَادِيَا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتَوَبُّ عَلَى مَنْ تَابَ *

۲۳۱۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ رہے تھے کہ اگر انسان کے لئے ایک واوی مال سے لبریز ہو تو اس بات کی خواہش کرے گا کہ اس جیسی ایک اور ہو اور انسان کے نفس کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہوتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں، اور زہیر کی روایت میں بھی اسی طرح ہے، مگر ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۱۸۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، داؤد، ابو حرب بن ابیاسود، ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلا بھیجا تو وہ سب کے سب تین سو قاری ان کے پاس آئے تو ابو موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے پسندیدہ حضرات میں سے ہو اور وہاں کے قاری ہو، سو قرآن پڑھتے رہو اور مدت طویل ہونے کی وجہ سے تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے سخت ہو گئے تھے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طوالت اور سختی میں سورۃ براءۃ کے برابر تھی سو میں اسے بھول گیا باقی اتنی بات یاد رہ گئی کہ اگر انسان کے لئے مال کی دو ادیاں ہوں تو وہ تیسری واوی کی خواہش کرے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور ہم ایک اور سورت پڑھا کرتے تھے اور اسے سمحات کی ایک سورت کے برابر سمجھتے تھے مگر میں اسے بھی بھول گیا اس سے صرف ایک آیت یاد رہ گئی کہ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اور جو بات ایسی کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے، قیامت کے دن تم سے اس کا سوال ہو گا۔

باب (۳۰۲) قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

۲۳۱۹۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد،

ابن جریج قال سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ مِلَّةً وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنَ هُوَ أَمْ لَا وَفِي رَوَايَةٍ زُهَيْرٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلَى قُرَاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةٍ رَجُلٍ قَدْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَتُمُّ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقَرَأْتُمُهَا فَاتْلُوهُ وَلَا يَطْوِلَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُسَبِّحُهَا فِي الطُّوْلِ وَالشَّدَةِ بِرَاءَةً فَأَنْسَبْتُهَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَأَتَفَعَّى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ خَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُسَبِّحُهَا بِأَحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأَنْسَبْتُهَا غَيْرَ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتَكْتُبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(۳۰۲) بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا *

۲۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ

اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غنا اور ماداری کی کثرت مال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ غنا تو نفس کا غنا ہوتا ہے۔

فائدہ۔ سامان دنیا بکثرت ہے مگر حرص کا غلبہ ہے تو بھی امیر نہیں اور غنی ہے تو بغیر مال ہی کے غنا ہے۔

باب (۳۰۳) دنیا کی زینت اور وسعت پر مغرور ہونے کی ممانعت۔

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سیف بن سعید (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، سیف، سعید بن ابی سعید مقبری، عیاض بن عبد اللہ بن سعد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! خدا کی قسم! میں تمہارے لئے کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر جو دنیا کی زینت اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالتا ہے، تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا خیر اور بھلائی کے بعد شر بھی ہو جاتا ہے؟ تو کچھ دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا، اس نے عرض کیا میں نے کہا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خیر کے بعد شر اور برائی بھی ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ خیر اور بھلائی کے بعد تو خیر ہی ہوتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنوں جو سبزہ اگتا ہے نہیں مارتا ہے یا قریب الموت کرتا ہے مگر ہر چرانے والے کو، کہ وہ اتنا کھا لیتا ہے کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر گھنے لگتا ہے یا موتنا شروع کر دیتا ہے، پھر جنگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے لگتا ہے، لہذا جو شخص ماں کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو ناحق لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا۔

۲۳۲۱۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن

قلا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الرَّبَادِّ عَنْ
الْعُرْجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ
الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى لِنَفْسٍ *

(۳۰۳) بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْإِغْتِرَارِ بِزِينَةِ
الدُّنْيَا وَمَا يَسْتَطِيعُ مِنْهَا *

۲۳۲۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارِبًا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخَشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُتِّ قُتُّ قَالَ قُتُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ إِنَّ كُلَّ مَا يُبْتَغَى الرِّبْعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُبْمُ إِلَّا أَكَلَةً انْخَصِرَ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْنَتِ الشَّمْسُ نَطَطَتْ أَوْ نَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلْتُ فَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَشَتْ كَمَثَرِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۲۳۲۱ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَرًا عَبْدُ اللَّهِ

اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امور خوف میں سے جس چیز کا مجھے تم پر زائد خوف ہے وہ اس دنیا کی تروتازگی کا ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکال دے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا کی تازگی کیا ہے، فرمایا زمین کی برکتیں (فتوحات وغیرہ) عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر کے ذریعہ شر بھی ہوتی ہے، فرمایا خیر نہیں لاتی مگر خیر کو، خیر کے ساتھ خیر ہی ہوتی ہے، خیر نہیں لاتی مگر خیر کو، موسم بہار میں جو بھی چیزیں اگاتا ہے وہ نہیں مار ڈالتیں، مارنے کے قریب کر دیتی ہیں مگر ہر چرنے والے کو کہ وہ کھاتا ہے کہ اس کی کوٹھیں پر ہو جاتی ہیں پھر وہ دھوپ میں لوٹ لگاتا اور جگالی کرتا ہے، پھر گوہر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اس کے بعد کھانا شروع کر دیتا ہے، یہ مال شاداب اور بیٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے اور اسی کے حق میں اس کو صرف کرتا ہے تو یہ مشقت اچھی چیز ہے اور جو بغیر حق کے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۳۲۲۔ علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام صاحب دستاوی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمون، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھے، آپ نے فرمایا میں اپنے بعد تم پر جن چیزوں کا خوف کرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر دینوی تازگی اور زمینت کے دروازے کھول دے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر کے ساتھ شر بھی آتا ہے، آپ خاموش رہے، لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ تو نے ایسی بات کیوں کہی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بات نہیں کی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، آپ کو افاقہ ہوا اور آپ نے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے،

بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ كُفْرًا مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتِ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُسَمُّ إِلَّا أَكِمَّةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اخْتَوَتْ وَبَالَتْ وَتَلَطَّتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلُوةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بغيرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۲۳۲۲۔ وَخَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تَكُنُّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَوَقَّعَ يَمْسُحُ عَنْهُ الرَّحَضَاءُ وَقَالَ إِنَّ هَذَا

گویا آپؐ نے اس کی بات کو اچھا سمجھا، پھر فرمایا خیر کے ساتھ شر نہیں آتا، اور جو کچھ بھی فصل بہار لگاتی ہے وہ مار ڈالتی ہے یا مارنے کے قریب کر دیتی ہے مگر ہر اچر نے والے کو، کیونکہ وہ کھاتا رہتا ہے جب اس کی کونٹھیں پر ہو جاتی ہیں تو دھوپ میں لیٹ جاتا ہے اور گوبر اور پیشاب کرنے لگتا ہے، پھر چرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ مال سبز اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کا بہت اچھا رفیق ہے جو اس سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دے، او کمال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بغیر حق کے اس مال کو لیتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا، اور وہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔

باب (۳۰۴) تعفف صبر وقناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

۲۳۲۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپؐ نے انہیں دے دیا، پھر انہوں نے سوال کیا آپؐ نے پھر دے دیا حتیٰ کہ جو آپؐ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا، آپؐ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اس کو تم سے محفوظ نہیں رکھتا ہوں، باقی جو سوال سے بچنا چاہے اللہ میں اسے بچائے رکھتا ہے اور جو استغنا برتنا چاہے تو اللہ اسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو صابر بننا چاہتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے اور کوئی شخص بھی صبر سے بہتر اور کشادہ کوئی چیز نہیں دیا گیا۔

۲۳۲۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۳۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سعید بن ابی ایوب، شریح بن شریک، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

السَّائِلِ وَكَأَنَّهُ حَمِيدُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ فَرَنَهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَقَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَمَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْهُ الْمِسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بَغِيرَ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(۳۰۴) بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثُّ عَلَى كُلِّ ذَلِكَ *

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفَدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْجِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرَ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ *

۲۳۲۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شَرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کامیابی حاصل کی جو اسلام لایا اور بقدر کفاف اس کو روزی دی گئی، اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا اس پر اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

۲۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابو سعید انشج، وکیع، اعمش، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن فضیل بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قنقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روزی بقدر کفاف (یعنی بقدر ضرورت) رکھ۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْتَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ *

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا *

(فائدہ) معصوم ہوا کہ بقدر ضرورت روزی لینا، فقر اور غنی دونوں چیزوں سے افضل ہے کیونکہ خیر الامور اوسطہا (مترجم)

باب (۳۰۵) مؤلفہ قلوب (یعنی وہ لوگ جن کو اسلام کی طرف رغبت دلانے کے لئے دیا جائے) اور جن لوگوں کو نہ دینے میں ان کے ایمان کا خدشہ ہو اور خوارج اور ان کے احکام۔

(۳۰۵) بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلَيَّ إِيمَانِهِ إِنْ لَمْ يُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِحِفَاءٍ لِحَظْلِهِ وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ *

۲۳۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم خطابی، جریر، اعمش، ابو وائل، سلیمان بن ربیعہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ! اس کے مستحق اور لوگ تھے، آپ نے فرمایا انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ یا تو یہ مجھ سے بے حیائی سے مانگیں یا میں ان کے سامنے بخیل بنوں، تو میں بخیل نہیں ہوں۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَغَيْرِ هَؤُلَاءِ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَتْ لَهُمْ خَيْرُونِي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يَخْلُونِي فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ *

(فائدہ) اس نے دے دیا کہ اتنا صراحتاً ایمان کی دلیل ہے اور ان کی مدارات ضروری ہے۔

۲۳۲۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَيْمَانَ الرَّازِي قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ح وَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِثَاءُ نَجْرَانِي غَيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكَ أَعْرَابِي فَجَبَذَهُ بِرِثَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّثَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ يَوْمِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ *

(فائدہ) سبحان اللہ! یہ آپ کا کمال خلق اور حلم تھا کہ ناگواری کے اثرات چہرہ انور پر بھی نمایاں نہیں ہوئے، نفسی العداء بقرات ساکنہ، فیہ العفاف (فی الجود والکرم)۔

۲۳۲۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الرَّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبَذَةً رَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْرِ الْأَعْرَابِي وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَادَتِهِ حَتَّى انشَقَّ الْبَرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۲۸- عمرو ناقد، اسحاق بن سلیمان، رازی، مالک (دوسری سند) یونس بن عبد الاعلی، عبد اللہ بن وہب، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس کا کنارہ مونٹا تھا، آپ کو ایک بدوی ملا اور آپ کو آپ کی چادر سمیت بہت سختی کے ساتھ، میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر چادر کے موہرے کا نشان بن گیا اور اس کے سختی کے ساتھ کھینچنے کی بنا پر چادر کا نشان پڑ گیا، پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مال میں سے جو اللہ کا دیا ہوا آپ کے پاس موجود ہے، مجھے دینے کے لئے حکم کرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف التفات کیا اور مسکرائے اور پھر اسے دینے کا حکم دیا۔

۲۳۲۹- زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار (تیسری سند) سلمہ بن شیب، ابو المغیرہ اوزاعی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، باقی عکرمہ بن عمار کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اتنا زور سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کے سینہ سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس اعرابی نے آپ کو اتنا سخت کہ وہ چادر پھٹ گئی اور اس کا کنارہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

عَنْهُ وَسَلَّمَ *

۲۳۳۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ طَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَأَدْعُهُ لِي قَالَ فَادْعَوْنِي لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ *

۲۳۳۰- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کوئی نہیں دی، تو مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے بیٹے میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا، انہوں نے کہا کہ تم گھر میں جا کر آپ کو بلاؤ، میں نے آپ کو بلایا، آپ تشریف لائے اور ان قبائوں میں سے آپ پر ایک قبا تھی، آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی، پھر آپ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا، مخرمہ خوش ہو گئے۔

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخَّيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُثَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطَيْنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَخَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ *

۲۳۳۱- ابو خطاب زیاد بن یحییٰ حسانی، حاتم بن وردان، ابو صالح، ایوب سختیانی، عبد اللہ بن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئیں تو میرے والد مخرمہ نے کہا کہ ہمیں بھی آپ کی خدمت میں لے جاؤ شاید ہمیں بھی ان میں سے کچھ مل جائے، غرضیکہ میرے والد دروازہ پر کھڑے رہے اور گفتگو کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی، آپ باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی کہ آپ اس کے پھول بونوں کو دکھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ یہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی ہے، یہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی ہے۔

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَعْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ

۲۳۳۲- حسن بن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ ماں دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک شخص کو چھوڑ دیا، اسے کچھ نہیں دیا اور وہ ان سب میں مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا، میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور خاموشی کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہ فلاں کو آپؐ نے کیوں نہیں دیا، میں تو بخدا اسے مومن سمجھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، میں کچھ دیر خاموش رہا پھر اس کی خوبی جو مجھے معلوم تھی اس نے غلبہ کیا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں کے متعلق کیا خیال ہے، بخدا میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، پھر میں خاموش ہو گیا، پھر مجھے اس کی جو خوبی معلوم تھی اس نے مغلوب کیا، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ فلاں کو آپؐ نے کیوں نہیں دیا، میں تو بخدا اسے مومن جانتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، پھر آپؐ نے فرمایا میں ایک کو دیتا ہوں مگر دوسرا شخص مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے، محض اس خوف سے کہ وہ اوں دھمے منہ دوزخ میں نہ چلا جائے، حلوانی کی روایت میں یہ قول دوسرا ہے۔

۲۳۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۲۳۳۴۔ حسن بن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اسماعیل بن محمد بن سعد، محمد بن سعد، زہری ہی کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے درمیان ہاتھ مارا اور پھر فرمایا کیا لڑتے ہو، اے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک آدمی کو دیتا ہوں، الخ۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَهُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلَّيْنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَشَّيْنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَفِي حَدِيثِ الْحُلَوَانِيِّ تَكَرَّرَ الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ *

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ عُنُقَيْهِ وَكَيْفَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَقْتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ *

۲۳۳۵- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازَنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلَمَاءَةً مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرُسُوفِ اللَّهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَحَدَّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبَّةٍ مِنْ أَدَمَ فَمَا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثُ بَعْضِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا ذُووُ رَأَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أَنَسٌ مِنَّا حَدِيثُهُ أَسَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأْلَفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنِ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رَحَالِكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ لَمَّا تَقْبَلُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا تَقْبَلُونَ بِهِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَهُ شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا سَنَصْبِرُ *

۲۳۳۵- حرملة بن یحییٰ تحیبی، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کے چند لوگوں نے غزوہ حنین کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن بغیر لڑائی وغیرہ کے عطا فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں سے چند لوگوں کو سوانٹ دیئے، تو انصار کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے جاتے ہیں اور ہماری تلواریں ابھی تک ان کا خون پکار رہی ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی یہ بات بیان کی گئی آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان سب کو ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا، جب وہ سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ انصار میں سے سمجھدار حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو ہم میں فہیم حضرات ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا اور بعض کم سن لوگ ہم میں سے بولے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے قریش کو تو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ جاتے ہیں درآں حالانکہ ہماری تلواریں ابھی تک ان کا خون بہا رہی ہیں، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے کہ ان کا دل مال لے کر خوش رہے، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ، بخدا جو تم اپنے گھر لے کر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ اپنے گھر لے کر جائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہو گئے، پھر آپؐ نے فرمایا تم عنقریب اپنے آپ پر بہت ترجیح کو دیکھو گے، تم صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے جا کر مواور میں حوض کوثر پر ہوں گا، انہوں نے عرض کیا ہم

صبر کریں گے۔

۲۳۳۶۔ حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن بغیر کسی لڑائی کے عطا فرمائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، باقی اتنا زائد ہے کہ پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اناس کا لفظ نہیں ہے۔

۲۳۳۷۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، اپنے چچا سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے، مگر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے، جیسا کہ یونس عن الزہری کی روایت میں مذکور ہے۔

۲۳۳۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے، انہوں نے کہا نہیں ہماری بہن کا لڑکا، آپ نے فرمایا بہن کا لڑکا قوم ہی میں داخل ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قریش نے ابھی ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی فریاد رسی اور دلجوئی کروں، کیا تم اس بات پر راضی اور خوش نہیں ہوئے کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھروں کو واپس ہو (اور تم سے محبت اور رفاقت یہ ہے) اگر تمام انسان ایک داوی (جنگل) میں چلیں، اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو اہل بیت میں انصار ہی کی گھاٹی میں چلوں گا۔

(فائدہ) اس حدیث سے انصار کی فضیلت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کا علم ہوا کہ آپ کو انصار سے کس قدر تعلق تھا۔

۲۳۳۹۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازَنَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَأَمَّا أَنَسُ حَدِيثَهُ أَسنَانَهُمْ *

۲۳۳۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالُوا نَصْبِرْ كَرَوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ ابْنُ قُرَيْشٍ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٌ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبِرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى يُؤْيِيكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَأَدْيَا وَسَنَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ *

۲۳۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فَتِحَتْ مَكَّةَ قَسَمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سَيُوفَنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي سَعَتْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَنَكْتُ وَادِيِ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبِ الْأَنْصَارِ *

۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرَفَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الرَّحْرِ الْحَرْفُ نَعَدَ الْحَرْفِ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَغَطَفَانَ وَغَيْرَهُمْ بِذُرَارِيهِمْ وَنَعَمِيهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطَّلَقَاءُ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءً لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِيرُ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِيرُ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَعْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مال غنیمت قریش میں تقسیم کیا گیا تو انصار نے کہا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواریں تو ان کا خون بہائیں اور مال غنیمت یہ لے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، آپ نے ان سب کو جمع کیا اور فرمایا یہ کیا بات ہے تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے، انہوں نے عرض کیا بے شک وہی بات ہے جو آپ کو پہنچی ہے اور وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر واپس ہو، اگر لوگ ایک میدان یا گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں تو البتہ میں انصار کی وادی اور انصار ہی کی گھاٹی میں چلوں گا۔

۲۳۴۰ - محمد بن ثنی، ابراہیم بن محمد بن عرعہ، معاذ بن معاذ ابن عون، ہشام بن زید بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس روز جنگ حنین ہوئی تو ہوازن اور غطفان اور دیگر قبیلے اپنی اولادوں اور چوپائوں کو لے کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس روز دس ہزار کا مجمع تھا اور آپ کے ساتھ حنظل (جو فتح مکہ کے دن اسلام لائے) تھے، تو آپ کے پاس سے سب بھاگ گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو آپ نے اس روز دو آوازیں دیں کہ ان کے درمیان کچھ نہیں کہا، آپ داہنی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار، انصار بولے یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں، آپ خاطر جمع رکھیں کہ ہم آپ ہی کے ساتھ ہیں، پھر آپ نے بائیں جانب التفات فرمایا اور آواز دی کہ اے گروہ انصار، انہوں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ آپ خوش رہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے، آپ اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، چنانچہ

مشرک شکست کھا گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے اموال غنیمت حاصل ہوئے، آپؐ نے مہاجرین اور طلقاء میں اسے تقسیم فرمایا اور انصار کو کچھ نہیں دیا تو انصار بولے کہ سختی کے وقت تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت ہمارے علاوہ دوسروں کو دیا جاتا ہے، آپؐ کو ان کی یہ بات پہنچی تو آپؐ نے انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار تمہاری جانب سے مجھے کیا بات پہنچی ہے، سب خاموش ہو گئے، آپؐ نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے گھروں میں لے جا کر محفوظ کرلو، انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی اختیار کروں گا، ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو حمزہ تم اس وقت موجود تھے تو انہوں نے کہ میں آپؐ کو چھوڑ کر اور کہاں جاتا۔

۲۳۴۱- عبید اللہ بن معاذ، خالد بن عمر، محمد بن عبد الاعلیٰ، ابن معاذ، مختار بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، سمیط، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا اور پھر غزوہ حنین کیا اور مشرکین خوب صفیں باندھ کر آئے جو میں نے دیکھیں، پہلے گھوڑوں کی صف، پھر لڑنے والوں کی اور پھر عورتوں کی اور بکریوں کی صف باندھی اور ہماری تعداد بھی اس روز بہت تھی کہ ہم لوگ چھ ہزار کی تعداد کو پہنچ گئے تھے (یہ راوی کی غلطی ہے) اور ہماری ایک جانب شہ سواروں پر حضرت خالد بن ولیدؓ سردار تھے اور یک بارگی ہمارے گھوڑے ہماری پشتوں کی طرف مائل ہونے لگے، اور ہم نہیں ٹھہرے یہاں تک کہ ہمارے گھوڑے ننگے ہوئے اور گاؤں والے اور وہ حضرات جن کو ہم جانتے تھے بھگنے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی، اے مہاجر و! اے

عَنْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَرَمُ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَفَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطَّلَاقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتِ الشَّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعَى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرُنَا فَلَبَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَنْهَبَ النَّاسُ بِالْذُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلَى يَبُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاوْدِيَا وَسَدَكْتَ الْأَنْصَارُ شَيْعًا لَأَخَذْتُ شَيْعَةَ الْأَنْصَارِ قَالَ هِشَامُ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَلَيْسَ شَاهِدٌ ذَلِكَ قَالَ وَآيِنَ أَعِيبُ عَنْهُ *

۲۳۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عَمْرٍو وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي السَّمِيطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ فَصَفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صَفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صَفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صَفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صَفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بِشَرِّ كَثِيرٍ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُحَسِّنَةٍ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَنْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْتُمْ أَنْ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعَلَمَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ

مہاجر! پھر فرمایا اے انصار! اے انصار! انس کہتے ہیں کہ یہ روایت ایک جماعت کی ہے غرضیکہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، انس بیان کرتے ہیں قسم بخدا ہم وہاں تک پہنچے بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ہم نے ان کا سارا مال لے لیا، پھر ہم طائف کی طرف چلے گئے اور ان کا چالیس روز تک محاصرہ کئے رکھا، پھر ہم مکہ لوٹ آئے اور وہاں نزول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایک ایک سواونٹ دینے لگے، پھر بقیہ روایت قتادہ، ابو التیاح اور ہشام بن زید کی روایت کی طرح بیان کی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ قَالَ يَالَ الْأَنْصَارِ يَالَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ هَذَا حَدِيثُ عَمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَايُمُ اللَّهُ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَزَلَّزْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهَشَامِ بْنِ زَيْدٍ *

۲۳۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَفْرَعُ بْنَ حَابِسٍ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأُعْطِيَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ دُونَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ شِعْرُ

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعَبِيدِ
بَيْنَ عَيْنَةٍ وَالْأَفْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرِي مِنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضُ الْيَوْمَ لَأُزِفِعَ

قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً *

۲۳۴۳ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ أَخْبَرَنَا

آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا، عیینہ اور اقرع کے درمیان مقرر کرتے ہیں، حالانکہ عیینہ اور اقرع، عباس بن مرداس سے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچی ہو گئی وہ پھر اوپر نہ ہوگی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی سواونٹ دیے۔

۲۳۴۳ احمد بن عبدہ ضعی، ابن عیینہ، عمر بن سعید بن مسروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے غنائم تقسیم کر رہے تھے تو ابو سفیان بن حرب کو سواونٹ دیئے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ علقمہ بن علاشہ کو بھی سواونٹ دیئے۔

۲۳۴۳۔ محمد بن خالد شعیری، سفیان، عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی روایت حدیث میں علقمہ بن علاشہ، صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شعروں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۳۴۵۔ شریح بن یونس، اسماعیل بن جعفر، عمر بن یحییٰ بن عمارہ، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین میں فتح حاصل کر لی اور غنیمت تقسیم فرمائی تو مؤلفہ القنوب کو زیادہ دیا، آپ کو معلوم ہوا کہ انصاریہ چاہتے ہیں کہ جتنا مال اور لوگوں کو دیا گیا ہے ان کو بھی دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور انہیں خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا، پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہاری ہدایت فرمائی اور محتاج پایا، پھر اللہ نے میری وجہ سے تم کو مالدار کر دیا، اور متفرق پایا، اللہ نے میری وجہ سے تم سب کو جمع کر دیا، وہ کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ احسان کرنے والے ہیں، پھر آپ نے فرمایا تم مجھے جواب نہیں دیتے، تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ احسان کرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو، کئی چیزوں کا آپ نے ذکر فرمایا، عمر راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا پھر فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر واپس ہو جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر واپس ہو، پھر فرمایا کہ انصار استر ہیں (یعنی ہمارے بدن

اِنْ عَيْشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حَنِينٍ فَأَعْطَى أَبَا سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بَنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عُلْقَمَةَ بْنِ عَدَاةٍ مِائَةً *

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عُلْقَمَةَ بْنَ عَدَاةٍ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّعْرَفِيُّ فِي حَدِيثِهِ * ۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبَهُمْ قَبْلَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنَّ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي وَغَالَةً فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي وَيَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَرَ فَقَالَ أَلَا تُحِبُّونَنِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَرَ فَقَالَ أَمَّا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذًا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذًا وَكَذَا لِأَشْيَاءٍ عَدَدُهَا زَعَمَ عُمَرُ وَأَنْ لَا يَحْفَظَهَا فَقَالَ أَلَا تَرَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّيْءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمُ الْأَنْصَارِ شِعَارًا وَالنَّاسُ دِنَارًا وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ

سے وابستہ ہیں) اور دوسرے لوگ ابرہہ (یعنی یہ نسبت ان کے ہم سے دور ہیں) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چھیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اور تم میرے بعد اپنے اوپر ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے حوض کوثر پر جا کر ملو۔

وَدِيٍّ وَشَعْبٍ سَنَكْتُ وَاِدَى الْأَنْصَارِ وَشَعْبَهُمْ
اَنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ عِدَى اَثَرُهُ فَاَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْا
عَسَى الْحَوْصِ *

(فائدہ) من جملہ اور فوائد کے حدیث سے صاف طور پر بشریت رسوں ثابت ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا اور اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ قرآن حکیم ناطق ہے کہ اگر ہم دنیا میں فرشتوں کو آباد کرتے، تو فرشتے ہی کو رسوں بنا کر بھیجتے، مگر چونکہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہاں آباد کیا اس لئے انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو کفار کا کہنا غلط ہے اور پھر میں کہتا ہوں کہ اللہ العالین نے آپ کو مقام عہدیت کا عطا کرنا تھا اور عہدیت انسانوں ہی کے لئے خاص ہے۔ اس لئے رسول کا انسان ہونا ضروری ہے تاکہ خوارق عادت اور بے شمار معجزات کا ظہور کمال نبوت پر اس ہو سکے اور فرشتوں سے ان امور کا ظہور کوئی حیران کن امر نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

۲۳۴۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ
سَيِّفٍ شَيْبَةَ وَسَحْقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحَقُ اَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْاَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي
وَالِيسَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَنْزَلَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسًا فِي
الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَفْرَْعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ
وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَاَعْطَى اُنَاسًا مِنْ
شُرَافِ الْعَرَبِ وَاَنْزَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ
رَجُلٌ وَاللهِ اِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا
رِيدَ فِيهَا وَجْهَ اللهِ قَالَ فَقُنْتُ وَاللهِ لَا اُخْبِرَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ
فَاُخْبِرْتُهُ بِمَا قَالَ قَالَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ
كَالْصَّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ اِنْ لَمْ يَعْدِلِ اللهُ
وَرَسُوْلُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَرَحِمُ اللهُ مُوسَى قَدْ اُوْذِيَ
بَاَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَرَ قَالَ قُنْتُ لَا جَرَمَ لَا اُرْفَعُ
اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا *

(فائدہ) کیونکہ میرے خبر دینے پر آپ کو ایسی تکلیف ہوئی ورنہ تو جب تک آپ کے سامنے اور کوئی ذکر نہ کرتا، آپ کو اس چیز کا علم نہ ہوتا، اس سے صاف طور پر اس چیز کا ثبوت ہے کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا ورنہ آپ کو بغیر بتائے ہی معلوم ہو جاتا اور پھر یہ

بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ خود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کسی کے لئے علم غیب ثابت نہیں، دونوں باتوں کا اسی حدیث میں ثبوت ہے۔

۲۳۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لِقَسَمَةُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَحَهُ اللَّهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبِرَ *

۲۳۴۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص بولا یہ ایسی تقسیم ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے آکر آہستہ سے کہہ دیا، یہ من کر آپ بہت غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور میں آرزو کرنے لگا کہ کاش میں نے آپ سے اس چیز کا تذکرہ ہی نہ کیا ہو تا تو بہت اچھا ہوتا، پھر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زائد ستایا گیا پر انہوں نے صبر کیا۔

(فائدہ) یہ انبیاء علیہ السلام کی سنت چلی آرہی ہے کہ ان کو طرح طرح کی تکلیف دی جاتی ہیں اور یہی رویہ خدام اور وارثان علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ان کو ایذا اور تکلیف پہنچائی جائے اور ان کے پریشان کرنے میں کسی قسم کا کوئی دقیقہ نہ رکھا جائے۔ اور یہ سلسلہ ہر ایک قرن اور زمانہ میں موجود ہے جو دین سے بے بہرہ اور جاہل ہیں وہ عالم ہونے کے مدعی ہیں اور جو عوام کے سامنے کھلمن منعقد کر اگر صلحاء اور اقلیاء امت کو گالیاں دیتے ہیں، وہ متقی اور پرہیزگار ہیں بس جس نے سفید ٹوپی لگائی یا داڑھی بڑھائی اور اس میں تیل لگالیا یا زلفیں لکالیں اور قبروں پر ناچنا شروع کر دیا، وہ معصوم امت بن گیا۔ استغفر اللہ! جملہ ان خرافات و لغویات اور بہتان تراشیوں کے ایک یہ بھی ہے کہ حدیث بالا اور اگلی روایتوں میں جس منافق کی بے ہودہ کلامی پر حضرت عمرؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی اور جس فرقہ باطلہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تہ تیغ کیا، اور حضرت ابو سعید خدریؓ اس کی شہادت دیتے ہیں اس کا مصداق یہ ہوا پرست علمائے حق، صلحائے امت اور اہل سنت الجماعت کو ٹھہراتے ہیں اور ان علامات کو ان پر چسپاں کرتے ہیں، ہاں اب قارئین خود ان احادیث سے اس چیز کا اندازہ لگالیں، جاء الحق و زهق الساطل ان الباطل كان زهوفا، واللہ اعلم وعمہ اتم۔

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا الْبَيْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْفَرَانَةِ مُنْصَرَفَةً مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبٍ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اغْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ

۲۳۴۸- محمد بن ریح بن المہاجر، یحییٰ بن سعید، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حنین سے واپسی پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرانہ میں تھے اور حضرت بلالؓ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لے لے کر لوگوں کو دے رہے تھے تو ایک شخص بولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عدل کرو، آپ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو اور کون عدل کرے گا جبکہ

میں عدل نہیں کروں گا، اور اس صورت میں تو میں خائب و خاسر ہوں گا اگر میں عدل نہیں کروں گا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس متناقض کی گردن مار دوں۔ آپؐ نے فرمایا معاذ اللہ لوگ کہیں گے کہ میں اپنے اصحاب کو مارتا ہوں، یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ قرآن سے ایسے صف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

۲۳۴۹۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، قرہ بن خالد، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۲۳۵۰۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، سعید بن مسروق، عبد الرحمن بن ابی نعم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مٹی ماسونا بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمایا (۱) اقرع بن حابس خطلی، (۲) عیینہ بن بدر فرزاری، (۳) اور علقمہ بن علاش عامری، پھر بنی کلاب کے، ایک اور شخص زید خیر کو دیا اور پھر بنی مہمان میں سے ایک اور شخص کو دیا اس پر قریش ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ آپؐ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے، اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی، گال ابھرے ہوئے اور آنکھیں اندر دھنسی ہوئی

وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِيتُ وَخَسِرْتُ إِنَّ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ*

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ* ۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَيْشٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تَرْبِئِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْخَنْصَازِيُّ وَعَيْشَةُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَنَاتَةَ الْغَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْحَبَرِ الطَّائِي ثُمَّ أَحَدُ بَنِي تَبَهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَعْطَى صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعْنَا فَقَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي إِنَّمَا فَعَنْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثَّ

الْحَيَّةِ مُشْرِفُ الْوُجْهَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِيُ
الْحَبِيبِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ
قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِنَّ عَصِيئَتَهُ أَيْمَانِي عَلَى أَهْلِ
الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ
فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يُرَوْنَ أَنَّهُ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضَيْضِي هَذَا قَوْمًا يَفْرَعُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُحَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ
الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ لَئِنْ
أَذْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ *

تھیں، ماتھا اونچا، اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمدؐ (عیاذاً
باللہ) اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا، اور
اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر مجھے امین مقرر کیا ہے اور تم امین
نہیں سمجھتے، پھر وہ آدمی پشت پھیر کر چل دیا، قوم میں سے ایک
نے اس کے قتل کی اجازت مانگی، لوگوں کا خیال تھا کہ وہ
حضرت خالد بن ولیدؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس کی اصل میں سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی
مگر قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا، اہل اسلام
سے قال کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اسلام
سے ایسا نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں
ان کو پالیتا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دیتا۔

(فائدہ) یعنی ان کی جڑ ہی ختم کر دیتا، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سعادت کو حاصل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنہ کو
پورا کیا۔ جہاں تک مشہدہ کا تعلق ہے تو تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ بچہ پرست، تحریر پرست، جھنڈے پرست، گور
پرستوں اور قبر پرستوں کے یار بے نمازیوں کے دوست، شیعوں، مجذدوں، رنڈیوں، زانیوں، فحلوں، قوالوں کے وفادار، فاسقوں،
فاجروں، شراب خانہ، بالغان مسکرات عقیان اور لغویات کے جویاں رہتے ہیں اور متبع سنت ماحی بدعت حضرات کے دشمن شب و روز ان کا
یہی معاملہ ہے معاذ اللہ۔ حدیث میں حضرت عمرؓ کی درخواست مذکور ہے کہ انہوں نے اس منافق کے قتل کرنے کی اجازت طلب کی اور اس
روایت میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی دونوں صحیح ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے دونوں نے اجازت طلب کی
ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ بحکم شرع کافر اور واجب القتل ہے اور آپؐ نے اس وقت وجہ خاص کی بنا پر اسے قتل
نہیں ہونے دیا (یا کہ کیونکہ آپؐ رحمت للعالمین ہیں اور آپؐ کی رحمت ابتداء ہی سے اس بات کی متقاضی رہی کہ شاید کوئی ہدایت قبول
کر لے۔) واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۲۳۵۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، عمارہ بن قعقاع، عبد الرحمن
بن ابی نعم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں یمن سے ایک چمڑے میں کچھ سونا بھیجا
جو بیوں کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور منی سے بھی جدا نہیں کیا گیا
تھا تو آپؐ نے چار آدمیوں میں اس کو تقسیم کر دیا (۱) عیینہ بن
بدر (۲) اقرع بن حابس (۳) زید خیل (یا خیر) اور چوتھے عتقہ

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ
بِذَهَبٍ فِي أُدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا
قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عَيْنَةَ بِنِ

بن علاشیہ عامر بن طفیل ہیں۔ ایک شخص نے آپ کے اصحاب میں سے کہا ہم ان لوگوں سے اس سے زائد کے حقدار تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہو گئی، آپ نے فرمایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے میں تو اس امین کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس تو صبح و شام کی خبریں آتی ہیں چنانچہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا کہ جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور دونوں گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا، نہ بند اٹھا رکھا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈر، آپ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت اور بربادی ہو کیا تمام زمین والوں سے بڑھ کر میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ مستحق نہیں، پھر وہ شخص چل دیا، حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی گردن نہ مار دوں، آپ نے فرمایا نہیں شاید کہ وہ نماز پڑھتا ہو، حضرت خالدؓ نے عرض کیا بہت سے نماز پڑھنے والے اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں اور نہ اس چیز کا کہ ان کے پیٹ پھڑ کر دیکھوں، پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پشت پھیرے ہوئے جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب خوب پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی (۱)، دین سے ایسے نکلیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں۔

۲۳۵۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ روایت منقول

حَصْنٌ وَالْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَزَيْدُ الْحَيْلِ وَالرَّابِعُ إِذَا عُنُقْمَةُ بْنُ عُلَّاتَةَ وَإِمَا عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَيْنِ نَاشِزُ النِّجْبَةِ كَثُ الدَّحِيَّةِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ مُشْتَمُّ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ وَيَسْتَ أَوْلَسْتُ أَحَقُّ أَهْلِي الْأَرْضِ أَنْ يَقْبِيَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَصْرَبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصْنِي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أَنْقَبَ عَنْ قُتُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشَقَّ بَطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٌّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَبْطِي هَذَا قَوْمٌ يَتَّبِعُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَسْتَهُمْ لَأَقْتَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ

(۱) یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ تلاوت تو کریں گے مگر اسے سمجھیں گے نہیں۔ یا اشارہ ہے عدم قبولیت کی طرف کہ انکا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگا۔

ہے، باقی اس میں علقمہ بن عدشہ کہا ہے اور عامر بن طفیل کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ بھی زیادتی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس منافق کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر وہ چل دیا تو حضرت خالد سیف اللہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس منافق کی گردن نہ مار دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں اور فرمایا کہ اس کی اصل سے ایک قوم ہوگی جو اللہ کی کتاب تازی و نرمی سے پڑھے گی، عمارہ راوی کا بیان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں، تو شہود کی طرح انہیں قتل کروں۔

۲۳۵۳۔ ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپؐ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا (۱) زید خیر، (۲) اقرع بن حابس، (۳) عیینہ بن حصن، (۴) علقمہ بن علاش یا عمر بن طفیل، باقی اس میں اخیر کا جملہ نہیں ہے کہ اگر میں ان کو پالیتا تو ان کو (عداور) شہود کی قوم کی طرح ہلاک اور فصل کر دالتا۔

۲۳۵۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ تم نے حروریہ (خوارج) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں حروریہ کو نہیں جانتا، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ اس امت میں ایک جماعت نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی، غرضیکہ وہ ایسے ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے بیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں یا گلوں سے بیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے، کہ شکاری اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور اس کے بھال کو اور اس کے پر کو اور

وَعَلَقَمَةُ بْنُ عَلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَابِئُ الْحَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِيزُ وَرَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ كِتَابًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَيْنٌ أَذْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

۲۳۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلَقَمَةُ بْنُ عَلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِيزُ الْحَبْهَةِ كَرَوَايَةٍ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَيْنٌ أَذْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

۲۳۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَنَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْحَدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا أَذْهَبُ مِنَ الْحَرُورِيَّةِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُحَاوِرُ خُلُوقَهُمْ أَوْ حَاوَرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي

اس کے اخیر کنارہ کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہیں اسے کچھ خون لگا ہے۔

۲۳۵۵۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، احمد بن عبد الرحمن فہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ضحاک ہمدانی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نامی بنی تمیم کا ایک شخص آیا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول عدل کرو، آپ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت اور بربادی ہو اور کون عدل کر سکتا ہے جبکہ میں عدل نہیں کروں گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن مار دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو کیونکہ اس کے ساتھی ایسے ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر سمجھو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے صاف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ تیر انداز اس کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس میں کچھ نظر نہیں آتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا، پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے اور کچھ نہیں پاتا اور تیر جو ہے اس کے شکار کے بیٹ اور خون سے نکل گیا، اور اس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہو گا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہو گا جیسے گوشت کا لو تھرا حرکت میں ہو اور یہ گروہ اس وقت نکلے گا جب کہ لوگوں میں تفریق ہو گی، ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہی سہمہ اِلٰی نَصْلِهِ اِلٰی رِصَافِهِ فَيَتَمَارِي فِي الْمَوَقَةِ هَلْ عَبِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ *
۲۳۵۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لَخْدَرِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا آتَاهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْدِلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلَيْتُ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ حَبِئْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى تَضْيِئِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قَدْدِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْدَّمُ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عِصْمَتَيْهِ مِثْلُ تَلْدِي الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَتَدَرَدُرُ يَحْرُجُونَ عَلَى حِينٍ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ ملا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا گیا اور میں نے اسے اسی طرح پایا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

۲۳۵۶۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سلیمان ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی اور وہ اس وقت نکلے گی جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور اس کی علامت سر منڈانا ہوگی۔ آپ نے فرمایا وہ مخلوق میں بدترین ہوں گے اور ان کو دونوں جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی اور آپ نے ان کی ایک مثال بیان فرمائی کہ آدمی جب شکاریاں نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے، تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں دیکھتا اور پھر اس حصہ کو نظر کرتا ہے جو تیر انداز کی چنگی میں رہتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا، ابو سعید نے کہا عراق والو! تم نے تو ان کو قتل کیا ہے۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں جماعتیں یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

۲۳۵۷۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدانی، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کی دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زائد قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

۲۳۵۸۔ ابو الریح زہرانی، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں دو جماعتیں ہو جائیں گی اور ان میں ایک فرقہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ فَوُجِدَ فَأَتَيْتُ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُ *

۲۳۵۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيَمَاهُمْ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَذْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ قَالَ فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّصْبِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْعُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں جماعتیں یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُقُ مَارَقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ *

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي

پیدا ہوگا اور اس فرقہ کو وہ قتل کرے گا جو ان میں حق کے زائد قریب ہوگا۔

۲۳۵۹۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نصرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ پیدا ہو جائے گا تو اس کا قتل وہ شروع کرے گا جو دونوں جماعتوں میں حق کے زائد قریب ہوگا۔

۲۳۶۰۔ عبد اللہ قواریری، محمد بن عبد اللہ بن زبیر، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ضحاک مشرقی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت اختلاف کے وقت نکلے گی چنانچہ دونوں جماعتوں میں جو حق کے زائد قریب ہوگا وہ اسے قتل کرے گا۔

۲۳۶۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور عبد اللہ بن سعید انج، وکیع، اعثم، خثعمہ، سدید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر پڑنا میرے لئے زیادہ بہتر ہے، اس سے کہ میں آپ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میں اپنے اور تمہارے درمیان کی باتیں کروں تو لڑائی میں تدبر روا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کہ کم سن ہوں گے اور کم عقل، بات تمام مخلوقات میں سب سے اچھی کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے صاف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے خطا کر جاتا ہے، لہذا جب ان سے ملو تو ان سے لڑو کیونکہ ان کی لڑائی میں لڑنے والے کو اللہ کے نزدیک قیامت کے دن ثواب ہوگا۔

۲۳۶۲۔ اسحق، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمد بن ابی بکر

أُمِّي وَرَقَّانَ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوَّلَهُمْ بِالْحَقِّ *

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوَّلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ *

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُحْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ *

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْشَجِيُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَنْشَجِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَفْفَةَ قَالَ قَالَ عُبَيْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أُخِيرَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

عِيسَىٰ بْنِ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ كِلَاهُمَا
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
كِسَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي
حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ *

۲۳۶۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو
نُكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا
قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجُ
فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ
مُشْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ
اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبُّ الْكَعْبَةِ إِي
وَرَبُّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبُّ الْكَعْبَةِ *

۲۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ
عَبِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا *

۲۳۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

مقدمي، ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش
سے اسی سند کے ساتھ اسی معنی میں حدیث روایت کرتے
ہیں۔

۲۳۶۳- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی
شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں یہ مضمون نہیں ہے
کہ وہ دین سے ایسا نکلیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے خطا کر جاتا
ہے۔

۲۳۶۴- محمد بن ابی بکر مقدمی، ابن علیہ، حماد بن زید (دوسری
سند) قتیبہ بن سعید، حماد بن زید (تیسری سند) ابو بکر بن ابی
شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، محمد، عبیدہ سے
روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خوارج کا تذکرہ کیا
اور فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص ہو گا جس کا ہاتھ نہ قص ہو گا
مثل پستان زن کے اور اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کر دوں اس
چیز کو کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پر ان کے قتل کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے،
راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ تم نے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ایسا سنا ہے، انہوں نے کہا ہاں کعبہ
کے پروردگار کی قسم ہاں کعبہ کے پروردگار کی قسم ہاں کعبہ کے
پروردگار کی قسم۔

۲۳۶۵- محمد بن حنفی، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، عبیدہ نے
ایوب کی روایت کی طرح مرفوعاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے حسب سابق روایت نقل کی۔

۲۳۶۶- محمد بن حمید، عبدالرزاق بن حمام، عبدالملک بن ابی
سلیمان، سلمہ بن کھیل، زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بین کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج سے قتال کے لئے گیا تھا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرم رہے تھے میری امت میں ایک قوم نکمے گی کہ وہ قرآن کریم ایسا پڑھیں گے کہ تمہارا پڑھنا ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھے گا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی، اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزہ کا مقابلہ کر سکے گا، قرآن پڑھ کر وہ اسے اپنے فائدہ کا سبب گمان کریں گے مگر اس میں ان کا نقصان ہوگا، نماز کی حقیقت ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے اگر وہ لشکر جو ان کی سرکوبی کے لئے جا رہا ہے اس کا ثواب جان لے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرمؐ کی زبان پر بیان فرمایا ہے تو اسی پر بھروسہ کر بیٹھے اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ہے کہ اس کے شانہ میں ہڈی نہیں ہے اور اس کے شانہ کا سر عورت کے پستان کے سر کی طرح ہے، اس پر سفید رنگ کے بال ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم معاویہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور انہیں چھوڑتے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری امواد اور اموال کو ایذا دیں اور بخدا مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے کیونکہ انہوں نے ناحق خون بہایا اور لوگوں کے مراعی کو لوٹ لیا سو اللہ کا نام لے کر ان کے قتل کے لئے چلو، سمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ پھر مجھ سے زید بن وہب نے ایک ایک منزل کا تذکرہ کیا چنانچہ بیان کیا کہ ہمارا ایک بل پر سے گزر ہوا جب ہم ان سے جا کر ملے اور اس روز خوارج کا سپہ سالار عبد اللہ بن وہبؓ راہی تھا، اس نے حکم دیا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلواریں مین سے نکال لو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ تم پر اس طرح حملہ کریں گے جیسا کہ یوم حراء میں کیا تھا چنانچہ وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں

سُئِمَ حَدَّثَنَا سَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْحَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَبِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَيَّ قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَيَّ صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَيَّ صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَنْهُمْ لَا تَحَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَفِيقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْحَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قَضَى لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَكْلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّوْدِيِّ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتَرَكُونَ هَؤُلَاءَ يَحْتَفُونَكُمْ فِي ذُرَارِيِّكُمْ وَأُمُورِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ فَزَلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنَزِلًا حَتَّى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ فَمَّا التَّقِيْنَا وَعَنِ الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْفُوا أَرْمَاحَ وَاسْلُوا سِيُوفَكُمْ مِنْ حُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَفُ أَنْ يَأْتِبِدُوكُمْ كَمَا نَأْتِبِدُوكُمْ يَوْمَ خُرُورَاءَ فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاجِهِمْ وَاسْلُوا اسْتَبَوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاجِهِمْ قَالَ وَقَتِلَ

نکال لیں لوگوں نے انہیں اپنے نیزوں سے جادو چا اور ایک کے بعد دوسرا قتل ہونا شروع ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے اس روز دو ہی آدمی شہید ہوئے، حضرت علیؑ نے فرمایا اس میں محمدؐ کو تلاش کرو، اسے ڈھونڈا گیا پھر نہیں ملا، حضرت علیؑ خود کھڑے ہوئے اور ان مقتولین کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے تھے، آپؑ نے فرمایا ان لاشوں کو اٹھاؤ تو اسے زمین سے لگا ہوا پایا، حضرت علیؑ نے اللہ اکبر کہا اور کہا اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ نے صداقت کے ساتھ احکام کو پہنچا دیا تو عبیدہ سلیمانی کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المومنین قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا آپؑ نے یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی حتیٰ کہ تین مرتبہ آپؑ سے قسم لی اور آپؑ نے تین مرتبہ قسم کھائی۔

۲۳۶۷۔ ابو طاہر، یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن الحج، بسر بن سعید، عبید اللہ بن ابی رافع، مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حروریہ جس وقت نکلے تو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے تو انہوں نے کہا لا حکم الا للہ تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ کلمہ تو حق کا ہے مگر انہوں نے اس سے باطل کا ارادہ کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کی نشانیاں بتائی تھیں اور میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان لوگوں میں ان کی نشانیاں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے آگے نہیں بڑھتا اور عبید اللہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے بتایا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مغضوب ترین یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ اس کا ایک ہاتھ ایسا ہے جیسا بکری کے تھن یا عورت کے پستان کی گھنڈی، جب حضرت علیؑ ان

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ التَّمَسُّوا فِيهِمُ الْمُخْدَجُ فَالتَّمَسُّوا فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَخْرَوْهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا بِلِي الْأَرْضِ فَكَبَّرُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلِلَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ *

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشْجَعِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحُرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَبِيٌّ كَيْفَ حَقَّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا مِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِالْإِسْتِثْنَاءِ لَا يَحُورُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَنْغَضَ حَلَقَ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طَبِي شَاةٌ أَوْ حَلْمَةٌ تَذِي فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ

سے قتال کر چکے تو فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو چنانچہ اسے دیکھا مگر نہیں ملا، پھر فرمایا کہ جاؤ پھر تلاش کرو، بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا دو پاریا تین ہار فرمایا پھر اسے ایک کھنڈر میں پایا اور اسے لائے حتیٰ کہ اس کی لاش کو حضرت علیؓ کے سامنے رکھ دیا، عبید اللہ کہتے ہیں کہ ان کے اس معاملہ میں اور حضرت علیؓ کے اس فرمانے میں اس وقت میں وہاں موجود تھا، یونس نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ بکیر نے کہا کہ مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے اس شخص کو دیکھا ہے۔

۲۳۶۸۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد میری امت میں ایسی قوم ہوگی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن کریم ان کے حقوق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے وہ ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہ آئیں گے اور ساری مخلوق اور خلق خداوندی میں وہ بدترین لوگ ہوں گے، ابن صامت بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں رافع بن عمرو غفاریؓ سے ملا جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور ان سے کہا وہ کیا حدیث ہے جو میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سنی ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے۔

۲۳۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یسیر بن عمرو، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ خوارج کا تذکرہ فرما رہے تھے، انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ملک نجد کی طرف سے فرمایا کہ وہ ایسی قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے قرآن پڑھے گی مگر ان کے

أَنَّ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَنُصِرُوا فَهُمْ يَحْدُوْنَ شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَحَدُوهُ فِي خَرَبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ ابْنِ حَنِينٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ *

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْضِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيِّكُونُ بَعْضِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُحَاوِرُ حَلَا قِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْحَقِيقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ قُلْتُ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْنِيفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو

تَرَأَيْتَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّبْرِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَةِ *

۲۳۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ *

۲۳۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ
جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ عَنْ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ
الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ
حُثَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيَهُ
قَوْمٌ قَبْلَ الْمَشْرِقِ مُحَقَّقَةً رُءُوسُهُمْ *

(۳۰۶) بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ
بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ *

۲۳۷۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ
زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
كَيْفَ أَرُمُ بِهَا أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ *

۲۳۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَرُحَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ
شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنَا لَا نَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةَ *

۲۳۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ كِذَا هُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا
قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ *

حلق سے انہیں اترے گا، ان سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ
تیر شکار سے۔

۲۳۷۰- ابو کامل، عبد الواحد، سلیمان شیبانی سے اسی سند کے
ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان
سے کئی قومیں نکلیں گی۔

۲۳۷۱- ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق، یزید بن ہارون، عوام بن
حوشب، ابواسحاق شیبانی، اسیر بن عمرو، حضرت سہل بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم مشرق کی طرف
سے نکلے گی اور ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

باب (۳۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کی آل پاک یعنی بنی ہاشم و بنو المطلب پر زکوٰۃ
کا حرام ہونا۔

۲۳۷۲- عبید اللہ بن معاذ عنبري، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد
بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی
کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تھو تھو! اسے پھینک
دے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم اموال صدقہ نہیں کھاتے۔

۲۳۷۳- یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب،
دکھ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس
میں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۲۳۷۴- محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن ثنی،
ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ ابن معاذ کی طرح
حدیث منقول ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔

۲۳۷۵۔ ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، عمرو ابو یونس، مولیٰ ابو ہریرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں تو اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں مگر اس خوف کی وجہ سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا ورنہ خود معلوم ہو جاتا، اس تردد کی گنجائش ہی نہ رہتی اور پھر آپ نے تو احکام الہی کا خود اپنی زبان اقدس سے حکم خداوندی اس طرح اعلان فرمادیا قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ۔

۲۳۷۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، معمر، ہمام، بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث آپ نے بیان فرمائیں اور انہی میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے گھر جاتا ہوں تو اپنے بستر یا اپنے مکان میں کھجور گری ہوئی پا کر اسے کھانے کیلئے اٹھاتا ہوں، مگر اس خوف سے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو اسے پھینک دیتا ہوں۔

۲۳۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، سفیان، منصور طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا اگر (معلوم ہو جاتا کہ) یہ صدقہ کی نہیں ہے تو میں کھا لیتا۔

۲۳۷۸۔ ابو کریب، ابواسامہ، زائدہ، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ میں ایک کھجور پر گزر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھا لیتا۔

۲۳۷۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا رُوَيْهْبٌ أَحْمَرُنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِأَكْتُهَا ثُمَّ أَحْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقِيهَا *

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكْتُهَا ثُمَّ أَحْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَلْقِيهَا *

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكْتُهَا *

۲۳۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكْتُهَا *

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی، آپؐ نے فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھا لیتا۔

(فائدہ) محض شبہ سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی مگر تقویٰ یہ ہے، اور ایسی چیزوں کی تشہیر بھی ضروری نہیں ہے۔

۲۳۸۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ
الرُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ نَوْفَلٍ بْنُ
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطِيبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ
الْمُطِيبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ
اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطِيبِ فَقَالَا وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ
قَالَا لِي وَلِلْمُضَلِّ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَأَمَرَهُمَا عَلَى
هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَذَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا
مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ قَالَ فَنِيَسَا هُمَا فِي ذَلِكَ
جَاءَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا
لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَيْيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا
فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِمَاعِلٍ فَاتَّخَذَهُ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ
فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا
فَوَاللَّهِ لَقَدْ نَسَتْ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفْسَنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ
أَرْسِلُوهُمَا فَاَنْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَيْيُّ قَالَ فَنَمَا
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحِجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ
فَأَخَذَ بِأَذَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرَّرَانِ ثُمَّ
دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمِيذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ
بَنَتْ حَجَّشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ
أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَكْبَرُ النَّاسِ
وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَعْنَا النِّكَاحَ فَحَنَّا لِنُؤْمَرَنَا

۲۳۸۰- عبد اللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، جویریہ، مالک، زہری،
عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب بن
ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن
عبد المطلب دونوں جمع ہوئے اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم
ان لڑکوں یعنی مجھے اور فضل بن عباسؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں بھیج دیں اور یہ دونوں آپؐ سے جا کر عرض
کریں کہ آپؐ ان دونوں کو زکوۃ وصول کرنے پر عامل بنادیں اور
یہ دونوں حضرات آپؐ کو کچھ لا کر دیں جیسے اور لوگ لا کر دیتے
ہیں اور اوروں کی طرح انہیں بھی کچھ مل جائے، غرضیکہ یہ
گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب تشریف لائے اور
ان کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے، ان دونوں نے حضرت علیؓ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا
مت بھیجو کیونکہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا
کرنے والے نہیں ہیں، تو ربیعہ بن حارث حضرت علیؓ کو برا
کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم یہ جو کچھ کرتے ہو محض ہم سے تافس
اور حسد کی بنا پر کرتے ہوئے، خدا کی قسم! تم نے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل کیا ہے اس کا تو ہم تم
سے کچھ بھی حسد نہیں کرتے، حضرت علیؓ نے فرمایا اچھا ان
دونوں کو روانہ کر دو، ہم دونوں گئے اور حضرت علیؓ لیٹ گئے،
جب رسول اکرمؐ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم حجرے تک
آپؐ سے پہلے چاہنے لگے اور آپؐ کے تشریف لانے تک حجرے
کے پاس کھڑے رہے، چنانچہ آپؐ تشریف لائے اور (بظور
شفقت) ہمارے دونوں کے کان پکڑے اور فرمایا جو تمہارے دل
میں ہے اسے ظاہر کرو، پھر آپؐ حجرہ میں گئے اور ہم آپؐ کے
ساتھ تھے اور اس روز آپؐ حضرت زینب بن جحشؓ کے پاس

عَنْ بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَيُؤَدِّي إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلْتُ زَيْنَبَ تَلْمِيعَ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَتَّبِعِي لِأَلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوا لِي بِمَحْمِيَةٍ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنُوفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةٍ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَسَى فَأَنْكِحَهُ وَقَالَ لِنُوفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِي فَأَنْكِحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةٍ أَصْدُقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّ لِي *

تھے، ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا کہا، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم نکاح کے قابل ہو گئے ہیں اور حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل بنادیں کہ ہم بھی اموال وصول کر کے آپ کو لا کر دیں جیسا کہ اور لوگ دیتے ہیں اور جیسے اوروں کو اس سے حصہ مل جاتا ہے ہمیں بھی مل جایا کرے، یہ سن کر آپ دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے دوبارہ گفتگو کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر وہ کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کر رہی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو۔ آپ نے فرمایا اموال زکوٰۃ کا استعمال آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے درست نہیں، یہ تو لوگوں کا میل ہے لیکن تم حمیہ کو بلا لاؤ اور یہ خمس کی حفاظت پر مامور تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بلا لاؤ، یہ دونوں آگئے، آپ نے حمیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے فضل بن عباسؓ سے نکاح کر دو، انہوں نے اسی طرح شادی کر دی اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم بھی اپنی لڑکی سے اس لڑکے کی شادی کر دو، غرضیکہ انہوں نے میری (راوی حدیث) شادی کر دی اور حمیہ سے آپ نے فرمایا کہ خمس سے ان کا اتنا مہر ادا کر دو، زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے شیخ نے مہر کی تعداد بیان نہیں کی۔

۲۳۸۱۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عبد اللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی، عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے، عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباسؓ سے کہا کہ تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ پھر بقیہ حدیث مالک کی اسی طرح بیان کی اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ گئے، اور فرمایا کہ

۲۳۸۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلِ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اثْنَيْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ يَنْخُو

میں حسن کا باپ ہوں، خدا کی قسم اپنی جگہ سے نہ ہٹوں گا تاوقتیکہ تمہارے بیٹے تمہاری اس بات کا جواب لے کر نہ لوں جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابھی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائز نہیں ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس محمد بن جزء کو بلا لاؤ اور یہ قبیلہ بن اسد میں سے ایک شخص تھے کہ انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہما کے وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر رکھا تھا۔

باب (۳۰۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لئے ہدایہ کا حلال ہونا، اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ کے طریقے سے مالک ہوا ہو اور صدقہ لینے والا جب اس پر قبضہ کرے تو وہ ہر ایک کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔

۲۳۸۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عبید بن سباق، حضرت جویریہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ کھانا ہے، انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے مگر بکری کی چند ہڈیاں جو میری آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں، آپ نے فرمایا لاؤ اس لئے کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔

۲۳۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم،

حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ فِيهِ فَأُلْقَى عَلَيَّ رِذَاءُهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقُرْمِ وَاللَّهُ لَا أَرِيكُمْ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا إِنَّا كَمَا يَحُورُ مَا بَعَثْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّمَا لَهَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلِآلِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُوا لِي مَحْمِيَةً بَنِ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَحْمَاسِ *

(۳۰۷) بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِي مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانَ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصَفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتْ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ *

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ جَوَيْرِيَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاؤٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِيبِي فَقَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا *

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، وکیع

(دوسری سند) محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔

(تیسری سند) قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت ہدیہ میں پیش کیا جو ان کو صدقہ دیا گیا تھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۲۳۸۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گوشت گائے کا لایا گیا تو آپؐ سے یہ کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۲۳۸۶۔ زہیر بن حرب، ابو کریم، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے، لوگ انہیں صدقہ دیتے اور وہ ہمیں ہدیہ دیتیں تو میں نے اس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔

۲۳۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک، (فائدہ) اس مقام پر صرف ایک ہی حکم شرعی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور دوسرے دونوں حکم انشاء اللہ تعالیٰ کتاب النکاح میں آجائیں گے۔

عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ،

النَّاقِذُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصَدَّقُ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ بَقِرَ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ فَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتَهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ *

۲۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ

عبدالرحمن بن قاسم، قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل فرماتی ہیں۔

۲۳۸۸۔ ابو طاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ربیعہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتی ہیں مگر اس میں یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے ان کی طرف سے ہدیہ ہے۔

۲۳۸۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، حفصہ، ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو میں نے اس میں کچھ حضرت عائشہ کے پاس روانہ کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے، انہوں نے کہا نہیں مگر نسیہ (ام عطیہ) نے اس بکری میں سے جو آپ نے انہیں بھیجی تھی، ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے، آپ نے فرمایا تو وہ اپنی جگہ پہنچ چکی۔

۲۳۹۰۔ عبدالرحمن بن سلام، محمد بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جس وقت کھانا لایا جاتا، تو اس کے متعلق دریافت فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے، تو پھر اس میں سے نہ کھاتے۔

باب (۳۰۸) صدقہ لانے والے کو عادی بنا۔

۲۳۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبد اللہ بن ابی اوفی (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمر دین مرہ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۲۳۸۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنَّ نُسِيَّةً بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا *

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا *

(۳۰۸) بَاب الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ * ۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرُو

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی جماعت صدقات لے کر آتی تو آپؐ فرماتے الہی ان پر رحمت فرما، چنانچہ میرے والد ابو اونی بھی صدقہ لے کر آئے تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ! ابو اونی کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

۲۳۹۲۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ان پر رحمت فرمائے۔

باب (۳۰۹) زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا تا وقتیکہ وہ مال مزام طلب نہ کرے۔

۲۳۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو خالد احمر (تیسری سند) محمد بن ثقی، عبد الوہاب اور ابن ابی عدی اور عبد الاعلیٰ، داؤد (چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، شععی، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے پاس سے راضی ہو کر جانا چاہئے۔

بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى * ۲۳۹۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ *

(۳۰۹) بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا *

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْذَرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ *

الحمد للہ کہ مسلم شریف جلد اول ختم ہوئی